

آدابِ زندگی سے متعلق احادیث و آثار کا پیش بہا مجموعہ

الآداب المفرد

تالیف

امیر المؤمنین فی الحریث

أبو عبد الله محمد بن الفضل بن عیال البخاری

www.KitaboSunnat.com

قال رسول الله

ترجمہ

مولانا محمد ارشد کمال

تحقیق و افادات

علامہ ناصر الدین البانی

نظر ثانی

شیخ الحدیث حافظ عبدالستار الحمادی

تقدیم

محقق العصر مولانا ارشاد الحق اثری

مکتبہ اسلامیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب

← عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔

← مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload)

کی جاتی ہیں۔

← دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشر و اشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

← کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔

← ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

← نشر و اشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com



www.KitaboSunnat.com

الادب المفرد

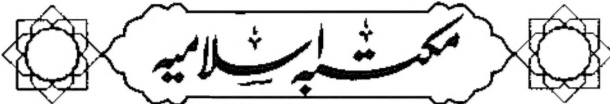
أمیر المؤمنین فی الحدیث
ابو عبد اللہ محمد بن یوسف بن اسماعیل البخاری

تحقیق و افادات
علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

ترجمہ
مولانا محمد ارشد کمال رحمہ اللہ

تقدیم
محقق العصر مولانا ارشاد الحق اثری

نقد و ثنائے
شیخ الحدیث حافظ عبد الستار الحماد رحمہ اللہ



بجملہ حقوق بنیامین سلووظین

الادب المفرد

میر المصطفیٰ فی الحدیث

ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری
علامہ محمد بن اسماعیل بخاری

ناشر..... مجبزو دہلی

اشاعت..... 2015ء

مطبع

مکتبہ اسلامیہ پرنٹنگ پریس لاہور
0300-8661763

مکتبہ کا پتہ

مکتبہ اسلامیہ

لاہور غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
041-2631204 - 2641204
042-37244973 - 37232369

Email: maktabaislamiapk@gmail.com, Visit on Facebook page: maktabaislamiapk



وَالْحَمْدُ لِلَّهِ

”اور بے شک آپ (ﷺ) اخلاق کے بلند ترین مرتبے پر فائز ہیں۔“

(القلم 68: 4)

فہرست مضامین

عرض ناشر	38
تقدیم	40
۱- بَابُ: قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا﴾	48
فرمان باری تعالیٰ ہے: ”اور ہم نے انسان کو والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا“	
۲- بَابُ: بِرُّ الْأُمِّ	49
والدہ کے ساتھ حسن سلوک کرنا	
۳- بَابُ: بِرُّ الْأَبِ	50
والد کے ساتھ حسن سلوک کرنا	
۴- بَابُ: بِرُّ وَالِدَيْهِ وَإِنْ ظَلَمَا	50
والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اگرچہ وہ ظلم کریں	
۵- بَابُ: لَيْسَ الْكَلَامُ لِوَالِدَيْهِ	51
والدین سے نرم لہجے میں گفتگو کرنا	
۶- بَابُ: جَزَاءُ الْوَالِدَيْنِ	52
والدین کے احسانات کا بدلہ دینا	
۷- بَابُ: عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ	54
والدین کی نافرمانی کرنا	
۸- بَابُ: لَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ	54
اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو اپنے والدین پر لعنت کرے	
۹- بَابُ: بِيَرُّ وَالِدَيْهِ مَا لَمْ يَكُنْ مَعْصِيَةً	
والدین کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے بشرطیکہ (ان کا حکم) گناہ پر مبنی نہ ہو	55
۱۰- بَابُ: مَنْ أَدْرَكَ وَالِدَهُ فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ	56
جو والدین موجود ہونے کے باوجود جنت نہ پاسکا	
۱۱- بَابُ: مَنْ بَرَّ وَالِدَهُ زَادَ اللَّهُ فِي عُمْرِهِ	
جو اپنے والد سے حسن سلوک کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں اضافہ فرمائے گا	56
۱۲- بَابُ: لَا يَسْتَغْفِرُ لِأَبِيهِ الْمُشْرِكِ	57
مشرک باپ کے لیے استغفار نہ کرے	
۱۳- بَابُ: بِرُّ الْوَالِدِ الْمُشْرِكِ	57
مشرک باپ سے حسن سلوک کرنا	
۱۴- بَابُ: لَا يَسْبُ وَالِدَيْهِ	59
کوئی اپنے والدین کو گالی نہ دے	

- ۱۵۔ بَابُ: عُقُوبَةُ عُقُوقِ الْوَالِدَيْنِ
والدین کی نافرمانی کی سزا
- ۱۶۔ بَابُ: بُكَاءُ الْوَالِدَيْنِ
والدین کو رونا
- ۱۷۔ بَابُ: دَعْوَةُ الْوَالِدَيْنِ
والدین کی بددعا
- ۱۸۔ بَابُ: عَرْضُ الْإِسْلَامِ عَلَى الْأُمِّ النَّصْرَانِيَّةِ
عیسائی ماں کو اسلام کی دعوت دینا
- ۱۹۔ بَابُ: بِرُّ الْوَالِدَيْنِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا
والدین کی وفات کے بعد ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا
- ۲۰۔ بَابُ: بِرُّ مَنْ كَانَ يَصِلُهُ أَبَوُهُ
والد کے ساتھ میل جول رکھنے والوں سے اچھا سلوک کرنا
- ۲۱۔ بَابُ: لَا تَقْطَعَنَّ مَنْ كَانَ يَصِلُ أَبَاكَ فَيُطْفَأُ نُورُكَ
تیرے والد کا جس سے تعلق تھا اس سے قطع تعلقی نہ کر، ورنہ تیرا نور بجھ جائے گا
- ۲۲۔ بَابُ: الْوُدُّ يَتَوَارَثُ
محبت ورثہ میں ملتی ہے
- ۲۳۔ بَابُ: لَا يُسَمِّي الرَّجُلُ أَبَاهُ، وَلَا يَجْلِسُ قَبْلَهُ، وَلَا يَمْسِي أَمَامَهُ
کوئی اپنے والد کو نام سے نہ بلائے، نہ اس سے پہلے بیٹھے اور نہ اس کے آگے چلے
- ۲۴۔ بَابُ: هَلْ يَكْنِي أَبَاهُ؟
کیا اپنے والد کو کنیت سے پکارا جاسکتا ہے؟
- ۲۵۔ بَابُ: وَجُوبُ صَلَاةِ الرَّحِمِ
صلہ رحمی کرنا واجب ہے
- ۲۶۔ بَابُ: صَلَاةُ الرَّحِمِ
صلہ رحمی کرنا
- ۲۷۔ بَابُ: فَضْلُ صَلَاةِ الرَّحِمِ
صلہ رحمی کرنے کی فضیلت
- ۲۸۔ بَابُ: صَلَاةُ الرَّحِمِ تَزِيدُ فِي الْعُمُرِ
صلہ رحمی کرنے سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے
- ۲۹۔ بَابُ: مَنْ وَصَلَ رَحِمَهُ أَحَبَّهُ أَهْلُهُ
صلہ رحمی کرنے والے سے اس کے رشتہ دار محبت کرتے ہیں
- ۳۰۔ بَابُ: بِرُّ الْأَقْرَبِ قَالًا أَقْرَبُ
حسب مراتب قرابت داروں کے ساتھ حسن سلوک کرنا
- ۳۱۔ بَابُ: لَا تَنْزِلِ الرَّحِمَةَ عَلَى قَوْمٍ فِيهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ
ان لوگوں پر رحمت الہی نہیں اترتی جن میں قطع رحمی کرنے والا ہو
- ۳۲۔ بَابُ: إِنْ تَمَّ قَاطِعُ الرَّحِمِ
قطع رحمی کرنے والے کا گناہ
- ۳۳۔ بَابُ: عُقُوبَةُ قَاطِعِ الرَّحِمِ فِي الدُّنْيَا
دنیا میں قطع رحمی کرنے والے کی سزا
- ۳۴۔ بَابُ: لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ
صلہ رحمی کرنے والا وہ نہیں جو بدلے میں صلہ رحمی کرے
- ۳۵۔ بَابُ: فَضْلُ مَنْ يَصِلُ ذَا الرَّحِمِ الظَّالِمِ
ظالم رشتہ دار کے ساتھ صلہ رحمی کی فضیلت
- ۳۶۔ بَابُ: مَنْ وَصَلَ رَحِمَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ أَسْلَمَ
جس نے زمانہ جاہلیت میں صلہ رحمی کی پھر مسلمان ہو گیا

- ۳۷۔ بَابُ: صَلَٰةُ ذِي الرَّحِمِ الْمُشْرِكِ وَالْهَدِيَّةِ
 ۳۸۔ بَابُ: تَعَلَّمُوا مِنْ أَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُونَ بِهِ
 أَرْحَامَكُمْ
 ۳۹۔ بَابُ: هَلْ يَقْبُولُ الْمَوْلَى: إِنِّي مِنْ بَنِي
 قُلَانٍ؟
 ۴۰۔ بَابُ: مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ
 ۴۱۔ بَابُ: مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ أَوْ وَاحِدَةً
 ۴۲۔ بَابُ: مَنْ عَالَ ثَلَاثَ أَخَوَاتٍ
 ۴۳۔ بَابُ: فَضْلُ مَنْ عَالَ ابْنَتَهُ الْمَرْدُودَةَ
 ۴۴۔ بَابُ: مَنْ كَرِهَ أَنْ يَتَمَتَّى مَوْتَ الْبَنَاتِ
 ۴۵۔ بَابُ: أَلَوْلَدٌ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ
 ۴۶۔ بَابُ: حَمْلُ الصَّبِيِّ عَلَى الْعَاتِقِ
 ۴۷۔ بَابُ: أَلَوْلَدٌ قُرَّةُ الْعَيْنِ
 ۴۸۔ بَابُ مَنْ دَعَا لِصَاحِبِهِ أَنْ أَكْثِرَ مَالَهُ وَوَلَدَهُ
 ۴۹۔ بَابُ: أَلْوَالِدَاتُ رَحِيمَاتٍ
 ۵۰۔ بَابُ: قُبْلَةُ الصَّبِيَّانِ
 ۵۱۔ بَابُ: أَدَبُ الْوَالِدِ وَبِرُّهُ لَوَلَدِهِ
 ۵۲۔ بَابُ: بِرُّ الْأَبِ لَوَلَدِهِ
 ۵۳۔ بَابُ: مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يَرْحَمُ
 ۵۴۔ بَابُ: الرِّحْمَةُ مِائَةُ جُزْءٍ
 ۵۵۔ بَابُ: الْوَصَاةُ بِالْجَارِ
 ۵۶۔ بَابُ: حَقُّ الْجَارِ
 ۵۷۔ بَابُ: يَبْدَأُ بِالْجَارِ
 ۵۸۔ بَابُ: يُهْدِي إِلَى أَقْرَبِهِمْ بَابًا
 76۔ مشرک رشتہ دار کے ساتھ صلہ رکھ کرنا اور اسے ہدیہ دینا
 اپنے نسب نامے کا علم رکھنا کہ اپنے رشتہ داروں
 سے صلہ رکھ کر سکو
 76۔ کیا غلام یہ کہہ سکتا ہے کہ میں فلاں (قبیلہ) میں سے
 ہوں؟
 77۔ قوم کا غلام انہی میں سے شمار ہوتا ہے
 78۔ جس نے ایک یا دو بیٹیوں کی پرورش کی
 79۔ جس نے تین بہنوں کی پرورش کی
 اس بیٹی کی پرورش کرنے کی فضیلت جو اس لے پاس
 واپس آگئی ہو
 79۔ جس شخص نے بیٹیوں کی موت کی تمنا کو برا سمجھا
 80۔ اولاد کنجوسی اور بزدلی کا سبب ہے
 80۔ بچے کو کندھے پر بٹھانا
 81۔ اولاد آنکھوں کی ٹھنڈک ہے
 81۔ جس نے اپنے ساتھی کے لیے یہ دعا کی کہ اللہ اس
 کے مال اور اولاد میں اضافہ کرے
 83۔ مائیں رحم دل ہوتی ہیں
 83۔ بچوں کا بوسہ لینا
 84۔ والد کا اولاد کو ادب سکھانا اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا
 84۔ والد کا اپنی اولاد سے حسن سلوک کرنا
 85۔ جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا
 85۔ رحمت کے سو حصے ہیں
 86۔ پڑوسی کے متعلق وصیت
 87۔ ہمسائے کا حق
 87۔ حسن سلوک میں پڑوسی سے ابتدا کی جائے
 88۔ قریبی دروازے والے پڑوسی کو (پہلے) ہدیہ دیا جائے
 89۔ کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

- 89 پڑوسیوں میں قریب سے قریب ترکا لحاظ رکھا جائے
- 90 جس نے پڑوسی پر دروازہ بند کر دیا
- 90 اپنے پڑوسی کو چھوڑ کر پیٹ بھر کر نہ کھائے
- شور بے کا پانی زیادہ کر کے اسے پڑوسیوں میں تقسیم کیا جائے
- 91 بہترین پڑوسی
- 91 نیک پڑوسی
- 92 برا پڑوسی
- 93 اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے
- خاتون اپنی پڑوسن (کے ہدیے) کو حقیر نہ سمجھے، گو
- 94 بکری کا ایک پایہ ہی کیوں نہ ہو
- 95 پڑوسی کی شکایت کرنا
- جس نے اپنے پڑوسی کو اذیت دی حتیٰ کہ وہ گھر
- 96 چھوڑ کر چلا گیا
- 97 یہودی پڑوسی
- 97 کون؟
- 98 نیک و بد کے ساتھ احسان کرنا
- 98 اس شخص کی فضیلت جو کسی یتیم کی پرورش کرے
- 98 اپنی اولاد کی پرورش کرنے کی فضیلت
- 98 اس شخص کی فضیلت جو کسی یتیم کی پرورش کرے
- 99 بہترین گھروہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ اچھا
- 100 سلوک کیا جائے
- 100 یتیم کے لیے رحم دل باپ کی طرح ہو جا
- اس عورت کی فضیلت جو بیوہ ہونے کے باوجود، دوسرا
- 102 نکاح کرنے کی بجائے، اپنی اولاد کی تربیت کرے
- 102 یتیم کو ادب سکھانا
- 59۔ بَابُ: الْأَدَنَى فَلَا دَنَى مِنَ الْجِيرَانِ
- 60۔ بَابُ: مَنْ أَعْلَقَ الْبَابَ عَلَى الْجَارِ
- 61۔ بَابُ: لَا يَسْبَعُ دُونَ جَارِهِ
- 62۔ بَابُ: يَكْثُرُ مَاءُ الْمَرْقِ فَيَقْسَمُ فِي الْجِيرَانِ
- 63۔ بَابُ: خَيْرُ الْجِيرَانِ
- 64۔ بَابُ: الْجَارُ الصَّالِحُ
- 65۔ بَابُ: الْجَارُ السُّوِّ
- 66۔ بَابُ: لَا يُؤْذِي جَارَهُ
- 67۔ بَابُ: لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةً لِجَارَتِهَا وَلَوْ فَرَسْنِ شَاةٍ
- 68۔ بَابُ: شِكَايَةُ الْجَارِ
- 69۔ بَابُ: مَنْ آذَى جَارَهُ حَتَّى يَخْرُجَ
- 70۔ بَابُ: جَارُ الْيَهُودِيِّ
- 71۔ بَابُ: الْكَرَمُ
- 72۔ بَابُ: الْإِحْسَانُ إِلَى الْبَرِّ وَالْفَاجِرِ
- 73۔ بَابُ: فَضْلُ مَنْ يَعُولُ يَتِيمًا
- 74۔ بَابُ: فَضْلُ مَنْ يَعُولُ يَتِيمًا لَهُ
- 75۔ بَابُ: فَضْلُ مَنْ يَعُولُ يَتِيمًا بَيْنَ أَبَوَيْهِ
- 76۔ بَابُ: خَيْرُ بَيْتٍ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُحْسَنُ إِلَيْهِ
- 77۔ بَابُ: كُنْ لِلْيَتِيمِ كَأَلَابِ الرَّحِيمِ
- 78۔ بَابُ: فَضْلُ الْمَرْأَةِ إِذَا تَصَبَّرَتْ عَلَى وَلَدِهَا وَلَمْ تَتَزَوَّجْ
- 79۔ بَابُ: أَدَبُ الْيَتِيمِ

- ۸۰- بَابُ: فَضْلُ مَنْ مَاتَ لَهُ الْوَلَدُ
اس شخص کی فضیلت جس کا بچہ فوت ہو جائے
- ۸۱- بَابُ: مَنْ مَاتَ لَهُ سَقَطَ
جس کا ادھورا بچہ ضائع ہو جائے
- ۸۲- بَابُ: حُسْنُ الْمَلَكَه
غلاموں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا
- ۸۳- بَابُ: سُوءُ الْمَلَكَه
غلاموں کے ساتھ برا سلوک کرنا
- ۸۴- بَابُ: بَيْعُ الْخَادِمِ مِنَ الْأَعْرَابِ
خادم کو گنواروں کے ہاتھ فروخت کرنا
- ۸۵- بَابُ: أَلْعَفُو عَنِ الْخَادِمِ
خادم کو (اس کی غلطی پر) معاف کرنا
- ۸۶- بَابُ: إِذَا سَرَقَ الْعَبْدُ
جب غلام چوری کرے
- ۸۷- بَابُ: الْخَادِمُ يَذْنِبُ
خادم غلطی بھی کرتا ہے
- ۸۸- بَابُ: مَنْ خَتَمَ عَلَى خَادِمِهِ مَخَافَةَ سُوءِ الظَّنِّ
بدگمانی کے ڈر سے مال پر مہر لگا کر خام کے حوالے کرنا
- ۸۹- بَابُ: مَنْ عَدَّ عَلَى خَادِمِهِ مَخَافَةَ الظَّنِّ
بدگمانی کے ڈر سے خادم کو گن کر مال دینا
- ۹۰- بَابُ: آدَبُ الْخَادِمِ
خادم کو ادب سکھانا
- ۹۱- بَابُ: لَا يَقُلْ: قَبَّحَ اللَّهُ وَجْهَهُ
یوں نہ کہو: اللہ اس کا چہرہ بد صورت کرے
- ۹۲- بَابُ: لِيَجْتَنِبَ الْوَجْهَ فِي الضَّرْبِ
چہرے پر مارنے سے بچنا چاہیے
- ۹۳- بَابُ: مَنْ لَطَمَ عَبْدَهُ فَلْيُعِفَّهُ مِنْ غَيْرِ إِيْجَابٍ
جو اپنے غلام کو تھپڑ مارے وہ اسے آزاد کر دے، لیکن یہ حکم واجب نہیں
- ۹۴- بَابُ: قَصَاصُ الْعَبْدِ
غلام کو بدلہ دینا
- ۹۵- بَابُ: اُكْسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ
غلاموں کو ویسا ہی پہناؤ جیسا خود پہنتے ہو
- ۹۶- بَابُ: سَبَابُ الْعَبِيدِ
غلاموں کو گالی دینا
- ۹۷- بَابُ: هَلْ يُعِينُ عَبْدُهُ؟
کیا مالک اپنے غلام کی مدد کر سکتا ہے؟
- ۹۸- بَابُ: لَا يُكَلِّفُ الْعَبْدُ مِنَ الْعَمَلِ مَا لَا يُطِيقُ
غلام سے وہ کام نہ لیا جائے جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا
- ۹۹- بَابُ: نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلَى عَبْدِهِ وَخَادِمِهِ صَدَقَةٌ
آدمی کا اپنے غلام اور خادم پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے
- ۱۰۰- بَابُ: إِذَا كَرِهَ أَنْ يَأْكُلَ مَعَ عَبْدِهِ
مالک جب اپنے غلام کے ساتھ کھانا پسند کرے
- ۱۰۱- بَابُ: يُطْعَمُ الْعَبْدُ مِمَّا يَأْكُلُ
غلام کو وہی کھاتا ہے جو خود کھاتا ہے

۱۰۲- بَابُ: هَلْ يَجْلِسُ خَادِمُهُ مَعَهُ إِذَا أَكَلَ

مالک جب خود کھائے تو کیا اپنے خادم کو ساتھ

بٹھائے

۱۰۳- بَابُ: إِذَا نَصَحَ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهِ

جب غلام اپنے مالک کی خیر خواہی کرے

۱۰۴- بَابُ: أَلْعَبْدُ رَاعٍ

غلام ذمہ دار ہے

۱۰۵- بَابُ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ عَبْدًا

جو غلام ہونے کو پسند کرے

۱۰۶- بَابُ: لَا يَقُولُ أَحَدُكُمْ: عَبْدِي

تم میں سے کوئی غلام کو ”میرا بندہ“ کہہ کر نہ پکارے

۱۰۷- بَابُ هَلْ يَقُولُ: سَيِّدِي؟

کیا غلام اپنے مالک کو ”سیدی“ کہہ سکتا ہے؟

۱۰۸- بَابُ: الرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ

آدمی اپنے گھر والوں کا ذمہ دار ہے

۱۰۹- بَابُ: الْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ

عورت ذمہ دار ہے

۱۱۰- بَابُ: مَنْ صَنَعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفٌ فَلْيَكُفِّهِ

جس کے ساتھ کوئی نیکی کی جائے اسے اس کا بدلہ

دینا چاہیے

۱۱۱- بَابُ: مَنْ لَمْ يَجِدِ الْمُكَافَأَةَ فَلْيَدْعُ لَهُ

جو بدلے میں کوئی چیز نہ پائے تو اسے چاہیے کہ اس

کے لیے دعا کرے

۱۱۲- بَابُ: مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ

جو لوگوں کا شکر گزار نہ ہو

۱۱۳- بَابُ: مَعُونَةُ الرَّجُلِ أَخَاهُ

آدمی کا اپنے بھائی کی مدد کرنا

۱۱۴- بَابُ: أَهْلُ الْمَعْرُوفِ فِي الدُّنْيَا أَهْلُ

دنیا میں بھلائی والے (نیک لوگ) ہی آخرت میں

الْمَعْرُوفِ فِي الْآخِرَةِ

بھلائی حاصل کریں گے

۱۱۵- بَابُ: إِنَّ كُلَّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ

یقیناً ہر نیکی صدقہ ہے

۱۱۶- بَابُ: إِمَاطَةُ الْأَذَى

راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا

۱۱۷- بَابُ: قَوْلُ الْمَعْرُوفِ

اچھی بات کہنا

۱۱۸- بَابُ: الْخُرُوجُ إِلَى الْمُبَقَّلَةِ، وَحَمْلُ

سبزیوں کے کھیت کی طرف جانا اور ٹوکری میں اپنے

الشَّيْءِ عَلَى عَاتِقِهِ إِلَى أَهْلِهِ بِالزَّيْبِلِ

گھر والوں کے لیے کندھے پر کوئی چیز اٹھا کر لانا

۱۱۹- بَابُ: الْخُرُوجُ إِلَى الضَّيْعَةِ

جائیداد کی دیکھ بھال کے لیے جانا

۱۲۰- بَابُ: الْمُسْلِمُ مِرَّةً أُخْبِرَ

مسلمان اپنے بھائی کا آئینہ ہے

۱۲۱- بَابُ: مَا لَا يَجُوزُ مِنَ اللَّعِبِ وَالْمُزَاحِ

جو کھیل کود اور مذاق جائز نہیں

۱۲۲- بَابُ: الدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ

خیر کی طرف راہنمائی کرنے والا

- ۱۲۳۔ بَابُ: اَلْعَفْوُ وَالصَّفْحُ عَنِ النَّاسِ
 137 لوگوں کو درگزر اور معاف کرنا
- ۱۲۴۔ بَابُ: اَلْاِنْسَاطُ اِلَى النَّاسِ
 138 لوگوں کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آنا
- ۱۲۵۔ بَابُ: اَلتَّبَسُّمُ
 140 بیان میں
- ۱۲۶۔ بَابُ: اَلضَّحْكُ
 141 ہنسنے کے بیان میں
- ۱۲۷۔ بَابُ: اِذَا اَقْبَلَ، اَقْبَلَ جَمِيعًا، وَاِذَا اَدْبَرَ، اَدْبَرَ جَمِيعًا
 142 جب متوجہ ہو یا رخ پھیرے تو پوری طرح متوجہ ہو یا رخ پھیرے
- ۱۲۸۔ بَابُ: اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ
 142 جس سے مشورہ لیا جائے وہ امانت دار ہے
- ۱۲۹۔ بَابُ: اَلْمَشْوَرَةُ
 143 مشورہ کرنا
- ۱۳۰۔ بَابُ: اِثْمٌ مِّنْ اَنْشَارٍ عَلٰى اَخِيهِ بِغَيْرِ رُشْدٍ
 143 (مسلمان) بھائی کو غلط مشورہ دینے کا گناہ
- ۱۳۱۔ بَابُ: اَلتَّحَابُ بَيْنَ النَّاسِ
 144 لوگوں کے درمیان باہمی محبت
- ۱۳۲۔ بَابُ: اَلْاَلْفَةُ
 144 الفت و محبت کا بیان
- ۱۳۳۔ بَابُ: اَلْمِزَاجُ
 145 مذاق کرنے کے بیان میں
- ۱۳۴۔ بَابُ: اَلْمِزَاجُ مَعَ الصَّبِيِّ
 146 بچے کے ساتھ مذاق کرنا
- ۱۳۵۔ بَابُ: حُسْنُ الْخُلُقِ
 147 حسن اخلاق
- ۱۳۶۔ بَابُ: سَخَاوَةُ النَّفْسِ
 148 نفس کی سخاوت کا بیان
- ۱۳۷۔ بَابُ: اَلشُّحُ
 150 کنبجی کے بیان میں
- ۱۳۸۔ بَابُ: حُسْنُ الْخُلُقِ اِذَا فَقَهُوْا
 151 حسن خلق (کی فضیلت) اگر لوگ سمجھ بوجھ رکھیں
- ۱۳۹۔ بَابُ: اَلْبُخْلُ
 155 بخل کے بیان میں
- ۱۴۰۔ بَابُ: اَلْمَالُ الصَّالِحُ لِلْمَرْءِ الصَّالِحِ
 156 اچھا مال اچھے آدمی کے لیے ہے
- ۱۴۱۔ بَابُ: مَنْ اَصْبَحَ اٰمِنًا فِيْ سِرْبِهِ
 156 جو شخص اپنے اہل و عیال میں امن و امان سے صبح کرے
- ۱۴۲۔ بَابُ: طِيبُ النَّفْسِ
 157 طبیعت کا ہشاش بشاش رہنا
- ۱۴۳۔ بَابُ: مَا يَجِبُ مِنْ عَوْنِ الْمَلْهُوْفِ
 158 مصیبت زدہ انسان کی مدد کرنا ضروری ہے
- ۱۴۴۔ بَابُ: مَنْ دَعَا لِلّٰهِ اَنْ يَّحْسَنَ خُلُقَهُ
 159 جو شخص اللہ تعالیٰ سے اچھے اخلاق کی دعا کرے
- ۱۴۵۔ بَابُ: لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ
 160 مومن طعن دینے والا نہیں ہوتا
- ۱۴۶۔ بَابُ: اَللَّعْنُ
 161 لعنت کرنے والے کے بیان میں
- ۱۴۷۔ بَابُ: مَنْ لَعَنَ عَبْدَهُ فَاَعْتَقَهُ
 162 جس نے اپنے غلام پر لعنت کی پھر اسے آزاد کر دیا

- ۱۴۸۔ بَابُ: التَّلَاعُنْ بِلَعْنَةِ اللَّهِ وَبِعَظْبِ اللَّهِ
وَبِالنَّارِ
اللہ کی لعنت، اللہ کے غضب اور جہنم کے الفاظ میں
لعنت کرنا
162
- ۱۴۹۔ بَابُ: لَعْنُ الْكَافِرِ
کافر پر لعنت کرنے کے بیان میں
163
- ۱۵۰۔ بَابُ: التَّنَامُ
چغل خور کے بیان میں
163
- ۱۵۱۔ بَابُ: مَنْ سَمِعَ بِفَاحِشَةٍ فَأَفْشَاهَا
جس نے فحش بات سنی اور اسے پھیلا دیا
164
- ۱۵۲۔ بَابُ: الْعِيَابُ
عیب جوئی کرنے والے کے بیان میں
164
- ۱۵۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي التَّمَادُحِ
ایک دوسرے کی تعریف کرنے کے بیان میں
166
- ۱۵۴۔ بَابُ: مَنْ أَثْنَى عَلَى صَاحِبِهِ إِنْ كَانَ آمِنًا
جس نے اپنے دوست کی تعریف کی بشرطیکہ وہ اس
سے مامون ہو
167
- ۱۵۵۔ بَابُ: يُخْتَى فِي وَجُوهِ الْمَدَاحِينَ التُّرَابُ
تعریف کرنے والوں کے چہروں پر مٹی ڈالی جائے
168
- ۱۵۶۔ بَابُ: مَنْ مَدَحَ فِي الشَّعْرِ
جو شخص شعروں میں تعریف کرے
170
- ۱۵۷۔ بَابُ: إِعْطَاءُ الشَّاعِرِ إِذَا خَافَ شَرَّهُ
شاعر کو اس کے شر کے خوف کی وجہ سے کچھ دنیا
170
- ۱۵۸۔ بَابُ: لَا تُكْرِمَ صَدِيقَكَ بِمَا يَشُقُّ عَلَيْهِ
اپنے دوست کا ایسا اکرام نہ کر جو اس پر شاق ہو جائے
171
- ۱۵۹۔ بَابُ: الزِّيَارَةُ
ملاقات کرنے کا بیان
171
- ۱۶۰۔ بَابُ: مَنْ زَارَ قَوْمًا فَطَعِمَ عِنْدَهُمْ
جو کسی قوم کی زیارت کے لیے گیا اور کچھ کھالیا
172
- ۱۶۱۔ بَابُ: فَضْلُ الزِّيَارَةِ
زیارت کرنے کی فضیلت
173
- ۱۶۲۔ بَابُ: الرَّجُلُ يُحِبُّ قَوْمًا وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ
جو شخص کسی قوم سے محبت کرتا ہے لیکن ان تک نہیں
پہنچ پاتا
174
- ۱۶۳۔ بَابُ: فَضْلُ الْكَبِيرِ
بڑوں کی فضیلت کا بیان
174
- ۱۶۴۔ بَابُ: إِجْلَالُ الْكَبِيرِ
بڑوں کی عزت کرنے کا بیان
175
- ۱۶۵۔ بَابُ: بَيِّنَاتُ الْكَبِيرِ بِالْكَلَامِ وَالسُّوَالِ
گفتگو اور سوال میں بڑا ابتدا کرے
176
- ۱۶۶۔ بَابُ: إِذَا لَمْ يَتَكَلَّمِ الْكَبِيرُ هَلْ لِلْأَصْغَرِ
جب بڑا بات نہ کرے تو کیا چھوٹا بات کر سکتا
ہے؟
177
- ۱۶۷۔ بَابُ: تَسْوِيْدُ الْأَكَابِرِ
بڑوں کو سردار بنانے کا بیان
178
- ۱۶۸۔ بَابُ: يُعْطَى الثَّمَرَةُ أَصْغَرُ مَنْ حَضَرَ مِنْ
موجودہ بچوں میں سب سے چھوٹے کو نیا پھل دیا جائے
178

- ۱۶۹۔ بَابُ: رَحْمَةُ الصَّغِيرِ
 179 چھوٹوں پر رحم کرنے کا بیان
- ۱۷۰۔ بَابُ: مُعَانَقَةُ الصَّبِيِّ
 179 بچے سے گلے ملنے کا بیان
- ۱۷۱۔ بَابُ: قُبْلَةُ الرَّجُلِ الْجَارِيَةِ الصَّغِيرَةِ
 180 آدمی کا چھوٹی بچی کا بوسہ لینے کے بیان میں
- ۱۷۲۔ بَابُ: مَسْحُ رَأْسِ الصَّبِيِّ
 180 بچے کے سر پر ہاتھ پھیرنے کا بیان
- ۱۷۳۔ بَابُ: قَوْلُ الرَّجُلِ لِلصَّغِيرِ: يَا بَنِي!
 181 آدمی کا کسی چھوٹے بچے کو یوں کہنا: اے میرے بیٹے
- ۱۷۴۔ بَابُ: أَرْحَمَ مَنْ فِي الْأَرْضِ
 182 اہل زمین پر رحم کرنے کا بیان
- ۱۷۵۔ بَابُ: رَحْمَةُ الْعِيَالِ
 183 اہل و عیال پر رحم کرنے کا بیان
- ۱۷۶۔ بَابُ: رَحْمَةُ الْبَهَائِمِ
 183 جانوروں پر رحم کرنے کا بیان
- ۱۷۷۔ بَابُ: أَخْذُ الْبَيْضِ مِنَ الْحُمَرَةِ
 185 چڑیا کے انڈے اٹھا لینے کے بیان میں
- ۱۷۸۔ بَابُ: الطَّيْرُ فِي النَّفَقِ
 185 پرندے کو بنجرے کیسا ہے؟ میں رکھنا
- ۱۷۹۔ بَابُ: يُنَوِي خَيْرًا بَيْنَ النَّاسِ
 186 لوگوں کے درمیان خیر و پھیلانی جائے
- ۱۸۰۔ بَابُ: لَا يَصْلُحُ الْكَذِبُ
 186 جھوٹ بولنا درست نہیں ہے
- ۱۸۱۔ بَابُ: الَّذِي يَصْبِرُ عَلَى أَدَى النَّاسِ
 187 جو شخص لوگوں کی تکلیف پر صبر کرے
- ۱۸۲۔ بَابُ: الصَّبْرُ عَلَى الْأَدَى
 187 تکلیف پر صبر کرنے کا بیان
- ۱۸۳۔ بَابُ: إِضْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ
 188 آپس کے تعلقات درست رکھنے کے بیان میں
- ۱۸۴۔ بَابُ: إِذَا كَذَبْتَ لِرَجُلٍ هُوَ لَكَ مُصَدِّقٌ
 189 اگر تو کسی آدمی سے جھوٹ بولے جبکہ وہ تجھے سچا سمجھے
- ۱۸۵۔ بَابُ: لَا تَعُدْ أَخَاكَ شَيْئًا فَتُخْلِفَهُ
 189 اپنے بھائی سے کسی چیز کا وعدہ کر کے اس کی مخالفت نہ کرو
- ۱۸۶۔ بَابُ: الطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ
 189 نسب میں طعن کرنے کا بیان
- ۱۸۷۔ بَابُ: حُبُّ الرَّجُلِ قَوْمَهُ
 190 آدمی کا اپنی قوم سے محبت کرنا
- ۱۸۸۔ بَابُ: هِجْرَةُ الرَّجُلِ
 190 آدمی کا قطع تعلقی کرنا
- ۱۸۹۔ بَابُ: هِجْرَةُ الْمُسْلِمِ
 191 کسی مسلمان سے قطع تعلقی کرنے کا بیان
- ۱۹۰۔ بَابُ: مَنْ هَجَرَ أَخَاهُ سَنَةً
 193 جس نے اپنے بھائی سے ایک سال تک قطع تعلقی رکھی
- ۱۹۱۔ بَابُ: الْمُهْتَجِرُونَ
 194 آپس میں قطع تعلقی کرنے والے
- ۱۹۲۔ بَابُ: الشَّحْنَاءُ
 195 کینہ و بغض کے بیان میں
- ۱۹۳۔ بَابُ: إِنَّ السَّلَامَ يُجْزِئُ مِنَ الصَّرَمِ
 196 آپس میں سلام کرنا قطع تعلقی کے گناہ کو ختم کر دیتا ہے

- ۱۹۴۔ بَابُ: التَّفَرُّقَةُ بَيْنَ الْأَحْدَاثِ
نومر لڑکوں کو ایک دوسرے سے دور رکھنے کا بیان
- ۱۹۵۔ بَابُ: مَنْ أَشَارَ عَلَى أَخِيهِ وَإِنْ لَمْ يَسْتَشِيرْهُ
جس نے اپنے بھائی کو مشورہ دیا اگرچہ اس نے مشورہ نہ بھی طلب کیا ہو
- ۱۹۶۔ بَابُ: مَنْ كَرِهَ أَمْثَالَ السَّوِّءِ
جس نے بری مثالوں کو ناپسند کیا
- ۱۹۷۔ بَابُ: مَا ذُكِرَ فِي الْمَكْرِ وَالْخَدِيعَةِ
مکر و فریب کے بارے میں ارشاد گرامی
- ۱۹۸۔ بَابُ: السَّبَابُ
گالیاں دینا (کیسا ہے؟)
- ۱۹۹۔ بَابُ: سَفْيُ الْمَاءِ
پانی پلانا
- ۲۰۰۔ بَابُ: الْمُسْتَبَانُ مَا قَالَا، فَعَلَى الْأَوَّلِ
آپس میں گالی گلوچ کرنے والے جو بھی کہیں اس کا گناہ پہل کرنے والے پر ہے
- ۲۰۱۔ بَابُ: الْمُسْتَبَانُ شَيْطَانَانِ يَتَهَاتَرَانِ وَيَتَكَادِبَانِ
گالی گلوچ کرنے والے شیطان، بد زبان اور جھوٹے ہیں
- ۲۰۲۔ بَابُ: سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ
مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے
- ۲۰۳۔ بَابُ: مَنْ لَمْ يُوَاخِجِ النَّاسَ بِكَلَامِهِ
جو (کسی کی اصلاح) لوگوں کے رو برو بات (کر کے) نہ کرے
- ۲۰۴۔ بَابُ: مَنْ قَالَ لِأَخَرٍ: يَا مُنَافِقُ! فِي تَأْوِيلِ تَأْوِيلِهِ
جس نے خود ہی تاویل کرتے ہوئے کسی دوسرے کو کہا: اے منافق!
- ۲۰۵۔ بَابُ: مَنْ قَالَ لِأَخِيهِ: يَا كَافِرُ!
جس نے اپنے بھائی کو کہا: اے کافر!
- ۲۰۶۔ بَابُ: شِمَاتَةُ الْأَعْدَاءِ
دشمنوں کے خوش ہونے کے بیان میں
- ۲۰۷۔ بَابُ: السَّرْفُ فِي الْأَمَالِ
مال میں فضول خرچی کرنے کا بیان
- ۲۰۸۔ بَابُ: الْمُبْدَرُونَ
فضول خرچی کرنے والوں کے بیان میں
- ۲۰۹۔ بَابُ: إِصْلَاحُ الْمَنَازِلِ
گھروں کی اصلاح کرنے کا بیان
- ۲۱۰۔ بَابُ: الْفَقَّةُ فِي الْبِنَاءِ
تعمیر میں خرچ کرنے کا بیان
- ۲۱۱۔ بَابُ: عَمَلُ الرَّجُلِ مَعَ عَمَلِهِ
اپنے مزدوروں کے ساتھ کام میں شریک ہونا
- ۲۱۲۔ بَابُ: التَّنَاطُلُ فِي الْبَنِيَانِ
تعمیرات میں مقابلہ بازی کرنے کا بیان
- ۲۱۳۔ بَابُ: مَنْ بَنَى
جس نے گھر بنایا
- ۲۱۴۔ بَابُ: الْمَسْكَنُ الْوَاسِعُ
وسیع رہائش گاہ کے بارے میں بیان

- 210 جس نے بالا خانہ بنایا
- 211 عمارتوں پر نقش و نگار کرنے کے بیان میں
- 212 نرمی اختیار کرنے کا بیان
- 214 گزر بسر میں سادگی کا بیان
- 215 بندے کو نرمی پر کیا کچھ ملتا ہے؟
- 215 سکون اور اطمینان کا بیان
- 216 اکھڑپن کا بیان
- 217 مال کی حفاظت کرنے کا بیان
- 218 مظلوم کی بددعا کے بیان میں
- 218 بندے کا رب سے رزق کا سوال: اے اللہ! ہمیں رزق عطا فرما تو ہی بہترین رزق دینے والا ہے
- 218 ظلم اندھیرا ہی اندھیرا ہے
- 222 مریض کے گناہوں کا کفارہ
- 224 رات کے وقت عیادت کرنے کے بیان میں
- 225 مریض کے لیے اس عمل کا ثواب لکھا جاتا ہے جو وہ حالتِ صحت میں کیا کرتا تھا
- 225 کیا مریض کا یہ کہنا کہ مجھے تکلیف ہے، شکایت کہلائے گی؟
- 228 بے ہوش آدمی کی عیادت کرنا
- 230 بچوں کی عیادت کرنا
- 230 (گزشتہ مضمون کی مزید وضاحت)
- 231 دیہاتی کی عیادت کرنا
- 232 مریضوں کی عیادت کرنا
- 234 عیادت کرنے والا مریض کے لیے شفا کی دعا کرے
- 234 مریض کی عیادت کرنے کی فضیلت
- 235 مریض اور عیادت کرنے والے کی باتیں
- 215 - بَابُ: مَنْ اتَّخَذَ الْغُرَفَ
- 216 - بَابُ: نَفْسُ النَّبِيَانِ
- 217 - بَابُ: اَلرَّفَقُ
- 218 - بَابُ: اَلرَّفَقُ فِي الْمَعِيشَةِ
- 219 - بَابُ: مَا يُعْطَى الْعَبْدُ عَلَى الرَّفَقِ
- 220 - بَابُ: اَلتَّسْكِينُ
- 221 - بَابُ: اَلْخُرْقُ
- 222 - بَابُ: اِصْطِنَاعُ الْمَعْرُوفِ
- 223 - بَابُ: دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ
- 224 - بَابُ: سُؤَالُ الْعَبْدِ الرِّزْقَ مِنَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ لِقَوْلِهِ: ﴿وَارْزُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ﴾
- 225 - بَابُ: اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ
- 226 - بَابُ: كَفَّارَةُ الْمَرِيضِ
- 227 - بَابُ: اَلْعِيَادَةُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ
- 228 - بَابُ: يُكْتَبُ لِلْمَرِيضِ مَا كَانَ يَفْعَلُ وَهُوَ صَحِيحٌ
- 229 - بَابُ: هَلْ يَكُونُ قَوْلُ الْمَرِيضِ: إِنِّي وَجِعٌ، شِكَايَةً؟
- 230 - بَابُ: عِيَادَةُ الْمُغْمَى عَلَيْهِ
- 231 - بَابُ: عِيَادَةُ الصَّبِيَانِ
- 232 - بَابُ:
- 233 - بَابُ: عِيَادَةُ الْأَعْرَابِ
- 234 - بَابُ: عِيَادَةُ الْمَرْضَى
- 235 - بَابُ: دُعَاءُ الْعَائِدِ لِلْمَرِيضِ بِالشِّفَاءِ
- 236 - بَابُ: فَضْلُ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ
- 237 - بَابُ: اَلْحَدِيثُ لِلْمَرِيضِ وَالْعَائِدِ

- 235 جس نے مریض کے پاس نماز پڑھی
- 236 مشرک کی عیادت کرنا (کیسا ہے؟)
- 236 (عیادت کرنے والا) مریض سے کیا کہے؟
- 238 مریض جواب میں کیا کہے؟
- 238 نافرمان کی عیادت کرنا (کیسا ہے؟)
- 238 عورتوں کا مریض مرد کی عیادت کرنا (کیسا ہے؟)
- جسے یہ ناپسند ہو کہ عیادت کرنے والا گھر میں فضول
- 239 (ادھر ادھر) دیکھے
- 239 آنکھ دکھنے پر عیادت کرنا
- 240 عیادت کرنے والا کہاں بیٹھے
- 241 آدمی اپنے گھر میں کیا کام کرے
- 242 اگر آدمی اپنے بھائی سے محبت کرے تو اسے بتادے
- جب کسی سے محبت کرے تو اس سے جھگڑانہ کرے اور
- 243 نہ اس کے متعلق کچھ دریافت کرے
- 243 عقل دل میں ہوتی ہے
- 244 تکبر کا بیان
- 248 جو اپنے اوپر ہوئے ظلم کا بدلہ لے
- 249 قحط سالی اور بھوک کے زمانے میں غم خواری کرنا
- 250 تجربوں کا بیان
- 251 جو اپنے دینی بھائی کو اللہ کے لیے کھانا کھلائے
- 251 دور جاہلیت کے معاہدے
- 252 بھائی چارے کا بیان
- 252 (جاہلیت کے) معاہدے کی اسلام میں کوئی حیثیت نہیں
- 252 جس نے بارش کے آغاز میں اپنے آپ کو بھگویا
- 253 ککریاں باعث برکت ہیں
- 254 اونٹ اپنے مالک کے لیے باعث عزت ہیں
- ۲۳۸۔ بَابُ: مَنْ صَلَّى عِنْدَ الْمَرِيضِ
- ۲۳۹۔ بَابُ: عِيَادَةُ الْمُشْرِكِ
- ۲۴۰۔ بَابُ: مَا يَقُولُ لِلْمَرِيضِ
- ۲۴۱۔ بَابُ: مَا يُجِيبُ الْمَرِيضُ
- ۲۴۲۔ بَابُ: عِيَادَةُ الْفَاسِقِ
- ۲۴۳۔ بَابُ: عِيَادَةُ النِّسَاءِ الرَّجُلِ الْمَرِيضِ
- ۲۴۴۔ بَابُ: مَنْ كَرِهَ لِلْعَائِدِ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهِ
- الْمُضْطَرِّبُ مِنَ الْبَيْتِ
- ۲۴۵۔ بَابُ: الْعِيَادَةُ مِنَ الرَّمَدِ
- ۲۴۶۔ بَابُ: أَتَيْنَ يَقْعُدُ الْعَائِدُ؟
- ۲۴۷۔ بَابُ: مَا يَعْمَلُ الرَّجُلُ فِي بَيْتِهِ
- ۲۴۸۔ بَابُ: إِذَا أَحَبَّ الرَّجُلُ أَخَاهُ فَلْيُعْلِمْهُ
- ۲۴۹۔ بَابُ: إِذَا أَحَبَّ رَجُلًا فَلَا يُمَارِهِ، وَلَا يَسْأَلُ عَنْهُ
- ۲۵۰۔ بَابُ: الْعَقْلُ فِي الْقَلْبِ
- ۲۵۱۔ بَابُ: الْكِبَرُ
- ۲۵۲۔ بَابُ: مَنْ انْتَصَرَ مِنْ ظُلْمِهِ
- ۲۵۳۔ بَابُ: الْمَوَاسَاةُ فِي السَّنَةِ وَالْمَجَاعَةِ
- ۲۵۴۔ بَابُ: التَّجَارِبُ
- ۲۵۵۔ بَابُ: مَنْ أَطْعَمَ أَخَاهُ فِي اللَّهِ
- ۲۵۶۔ بَابُ: حِلْفُ الْجَاهِلِيَّةِ
- ۲۵۷۔ بَابُ: الْأَخَاءُ
- ۲۵۸۔ بَابُ: لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ
- ۲۵۹۔ بَابُ: مَنْ اسْتَمَطَرَ فِي أَوَّلِ الْمَطَرِ
- ۲۶۰۔ بَابُ: الْغَنَمُ بَرَكَةٌ
- ۲۶۱۔ بَابُ: الْإِبِلُ عَزٌّ لِأَهْلِهَا

- ۲۶۲۔ بَابُ: الْأَعْرَابِيَّةُ
۲۶۳۔ بَابُ: سَاكِنُ الْقَرْيِ
۲۶۴۔ بَابُ: الْبَذْوُ إِلَى التَّلَاعِ
۲۶۵۔ بَابُ: مَنْ أَحَبَّ كَيْتَمَانَ السَّرِّ، وَأَنَّ يُجَالِسَ كُلَّ قَوْمٍ فَيَعْرِفَ أَخْلَاقَهُمْ
۲۶۶۔ بَابُ: التَّوَدُّةُ فِي الْأُمُورِ
۲۶۷۔ بَابُ: التَّوَدُّةُ فِي الْأُمُورِ
۲۶۸۔ بَابُ: الْبَغْيُ
۲۶۹۔ بَابُ: قَبُولُ الْهَدِيَّةِ
۲۷۰۔ بَابُ: مَنْ لَمْ يَقْبَلِ الْهَدِيَّةَ لَمَّا دَخَلَ النَّفْصُ فِي النَّاسِ
۲۷۱۔ بَابُ: الْحَيَاءُ
۲۷۲۔ بَابُ: مَا يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ
۲۷۳۔ بَابُ: مَنْ دَعَا فِي غَيْرِهِ مِنَ الدُّعَاءِ
۲۷۴۔ بَابُ: النَّاخِلَةُ مِنَ الدُّعَاءِ
۲۷۵۔ بَابُ: لِيَعْزِمَ الدُّعَاءُ، فَإِنَّ اللَّهَ لَا مُكْرَهَ لَهُ
۲۷۶۔ بَابُ: رَفْعُ الْأَيْدِي فِي الدُّعَاءِ
۲۷۷۔ بَابُ: سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ
۲۷۸۔ بَابُ: دُعَاءُ الْأَخِ يَظْهَرُ الْغَيْبِ
۲۷۹۔ بَابُ:
۲۸۰۔ بَابُ: الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ
۲۸۱۔ بَابُ: مَنْ ذَكَرَ عِنْدَهُ النَّبِيَّ ﷺ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ
۲۸۲۔ بَابُ: دُعَاءُ الرَّجُلِ عَلَى مَنْ ظَلَمَهُ
۲۸۳۔ بَابُ: مَنْ دَعَا بِطَوْلِ الْعُمَرِ
- دیہاتوں میں رہنے کا بیان
بستیوں میں رہنے والے
کبھی کبھی ٹیلوں پر جانا
جوراز داری کو پسند کرے اور ہر طرح کے لوگوں میں بیٹھے تاکہ ان کے اخلاق کے بارے میں جان سکے
معاملات میں جلدی کرنا
معاملات میں سنجیدگی اختیار کرنا
سرکشی کرنا
ہدیہ قبول کرنا
جو شخص اس وقت ہدیہ قبول نہ کرے جب لوگوں میں بغض آجائے
حیا کا بیان
صبح کے وقت کیا دعا کرے؟
جو شخص دوسروں کو دعاؤں میں یاد رکھے
خلوص دل سے دعا کرنا
پختہ ارادہ کے ساتھ دعا کرنی چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کوئی مجبور نہیں کر سکتا
دعا میں ہاتھ اٹھانا
سید الاستغفار کا بیان
اپنے بھائی کے لیے پیٹھ پیچھے دعا
مختلف دعائیں
نبی ﷺ پر درود بھیجنے کا بیان
جس کے پاس نبی ﷺ کا ذکر کیا گیا اور اس نے آپ پر درود نہ بھیجا
مظلوم کا ظالم کے لیے بددعا کرنا
جس نے دراز عمری کی دعا کی

۲۸۴۔ بَابُ: مَنْ قَالَ: يُسْتَجَابُ لِعَبْدٍ مَا لَمْ يَعْجَلْ

جس نے یہ کہا کہ بندے کی دعا قبول کی جاتی ہے جب تک وہ جلد بازی نہ کرے

۲۸۵۔ بَابُ: مَنْ تَعَوَّذَ بِاللَّهِ مِنَ الْكَسَلِ

جس نے کاپلی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگی

۲۸۶۔ بَابُ: مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ

جو اللہ تعالیٰ سے سوال نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر ناراض

۲۸۷۔ بَابُ: الدُّعَاءُ عِنْدَ الصَّغْرِ فِي سَبِيلِ

جہاد فی سبیل اللہ میں (دشمن کے) مقابل صف بناتے

اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

وقت دعا کرنا

۲۸۸۔ بَابُ: دَعَوَاتُ النَّبِيِّ ﷺ

نبی کریم ﷺ کی دعائیں

۲۸۹۔ بَابُ: الدُّعَاءُ عِنْدَ الْغَيْثِ وَالْمَطَرِ

بارش کے وقت کی دعا

۲۹۰۔ بَابُ: الدُّعَاءُ بِالمَوْتِ

موت کی دعا کرنے کے بیان میں

۲۹۱۔ بَابُ: دَعَوَاتُ النَّبِيِّ ﷺ

نبی کریم ﷺ کی دعائیں

۲۹۲۔ بَابُ: الدُّعَاءُ عِنْدَ الْكَرْبِ

مصیبت کے وقت دعا کرنا

۲۹۳۔ بَابُ: الدُّعَاءُ عِنْدَ الاسْتِخَارَةِ

دعائے استخارہ کا بیان

۲۹۴۔ بَابُ: الدُّعَاءُ إِذَا خَافَ السُّلْطَانُ

جب بادشاہ کا ڈر ہو (تو کیا پڑھے؟)

۲۹۵۔ بَابُ: مَا يُدْخِرُ لِلدَّاعِي مِنَ الْأَجْرِ

دعا مانگنے والے کے لیے جو اجر و ثواب ذخیرہ کیا جاتا

وَالثَّوَابِ

ہے

۲۹۶۔ بَابُ: فَضْلُ الدُّعَاءِ

دعا کی فضیلت کا بیان

۲۹۷۔ بَابُ: الدُّعَاءُ عِنْدَ الرِّيحِ

ہوا (آندھی) کے وقت کی دعا

۲۹۸۔ بَابُ: لَا تَسُبُّوا الرِّيحَ

ہوا کو برا نہ کہو

۲۹۹۔ بَابُ: الدُّعَاءُ عِنْدَ الصَّوَاعِقِ

بجلی کے گڑکنے پر دعا

۳۰۰۔ بَابُ: إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ

جب بادل کی گرج سنے

۳۰۱۔ بَابُ: مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْعَافِيَةَ

جس نے اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگی

۳۰۲۔ بَابُ: مَنْ كَرِهَ الدُّعَاءَ بِالْبَلَاءِ

جس نے آزمائش میں مبتلا ہونے کی دعا کو ناپسند سمجھا

۳۰۳۔ بَابُ: مَنْ تَعَوَّذَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ

جس نے سخت آزمائش سے پناہ مانگی

۳۰۴۔ بَابُ: مَنْ حَكَى كَلَامَ الرَّجُلِ عِنْدَ

جس نے غصے کے وقت کسی شخص کی بات بیان کی

الْعِتَابِ

- ۳۰۵۔ بَابُ: غَيْبَةُ، وَقَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَا يَغْتَبِ بَعْضُكُم بَعْضًا﴾
- 314 (گزشتہ باب کی مزید وضاحت) غیبت کے متعلق اللہ عزوجل کا فرمان: ”کوئی کسی کی غیبت نہ کرے۔“
- 315 ۳۰۶۔ بَابُ: الْغَيْبَةُ لِلْمَيِّتِ
- 316 میت کی غیبت کرنا (کیسا ہے؟)
- 317 ۳۰۸۔ بَابُ: مَنْ مَسَّ رَأْسَ صَبِيٍّ مَعَ أَبِيهِ وَبَرَكَ عَلَيْهِ
- جس نے بچے کے سر پر اس کے باپ کی موجودگی میں ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا کی
- 317 ۳۰۹۔ بَابُ: دَالَّةُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ
- اہل اسلام کی باہمی بے تکلفی
- 318 ۳۱۰۔ بَابُ: إِكْرَامُ الضَّيْفِ وَخِدْمَتُهُ إِيَّاهُ بِنَفْسِهِ
- مہمان کی عزت اور خدمت خود کرنا
- 319 ۳۱۱۔ بَابُ: جَائِزَةُ الضَّيْفِ
- مہمان کا پر تکلف کھانا
- 319 ۳۱۲۔ بَابُ: الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ
- مہمان نوازی تین دن ہے
- 320 ۳۱۳۔ بَابُ: لَا يُقِيمُ عِنْدَهُ حَتَّى يُخْرِجَهُ
- میزبان کے پاس اتنا نہ ٹھہرے کہ (اس کا ٹھہرنا) اسے تنگی میں ڈال دے
- 320 ۳۱۴۔ بَابُ: إِذَا أَصْبَحَ بِفَنَائِهِ
- جب مہمان میزبان کے آنگن میں صبح کرے
- 320 ۳۱۵۔ بَابُ: إِذَا أَصْبَحَ الضَّيْفُ مَحْرُومًا
- جب مہمان میزبانی سے محروم رہ جائے (تو کیا کرے؟)
- 321 ۳۱۶۔ بَابُ: خِدْمَةُ الرَّجُلِ الضَّيْفِ بِنَفْسِهِ
- مہمان کی بذات خود خدمت کرنا
- 321 ۳۱۷۔ بَابُ: مَنْ قَدَّمَ إِلَى ضَيْفِهِ طَعَامًا وَقَامَ يُصَلِّي
- جو شخص مہمان کو کھانا پیش کر کے خود نماز پڑھنے لگ گیا
- 321 ۳۱۸۔ بَابُ: نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهِ
- آدمی کا اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنا
- 323 ۳۱۹۔ بَابُ: يُؤْجَرُ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى اللَّفْمَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى فِيهِ أَمْرَاتِهِ
- ہر چیز میں اجردیا جاتا ہے حتیٰ کہ اس لقمہ میں بھی جو وہ اپنی بیوی کے منہ میں ڈالے
- 324 ۳۲۰۔ بَابُ: الدُّعَاءُ إِذَا بَقِيَ ثُلُثُ اللَّيْلِ
- جب ایک تہائی رات رہ جائے تو اس وقت دعا کرنا
- 324 ۳۲۱۔ بَابُ: قَوْلُ الرَّجُلِ: قُلَانٌ جَعْدٌ، أَسْوَدٌ، أَوْ طَوِيلٌ، قَصِيرٌ، يُرِيدُ الصَّفَةَ وَلَا يُرِيدُ الْغَيْبَةَ
- آدمی کا یہ کہنا کہ فلاں گھنگریالے بالوں والا، سیاہ رنگت والا یا دراز قد یا پست قد والا ہے جبکہ ارادہ اس کی صفت بیان کرنے کا ہو، غیبت کا ارادہ نہ ہو
- 325

- ۳۲۲۔ بَابُ: مَنْ لَمْ يَرَ بِحِكَايَةِ الْخَبَرِ بَأْسًا
جو شخص پرانا واقعہ بیان کرنے میں حرج محسوس نہ کرے
- ۳۲۳۔ بَابُ: مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا
جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی
- ۳۲۴۔ بَابُ: قَوْلُ الرَّجُلِ: هَلَكَ النَّاسُ
آدمی کا یہ کہنا کہ لوگ ہلاک ہو گئے
- ۳۲۵۔ بَابُ: لَا يَقُولُ لِلْمُنَافِقِ: سَيِّدٌ
منافق کو سردار نہ کہو
- ۳۲۶۔ بَابُ: مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا زُكِّيَ
جب کسی آدمی کی تعریف کی جائے تو وہ کیا کہے؟
- ۳۲۷۔ بَابُ: لَا يَقُولُ لِشَيْءٍ لَا يَعْلَمُهُ: اللَّهُ يَعْلَمُهُ
جس چیز کا علم نہ ہو اس کے متعلق یوں نہ کہے: اے اللہ جانتا ہے
- ۳۲۸۔ بَابُ: قَوْسُ فَرْحٍ
قوس قزح کا بیان
- ۳۲۹۔ بَابُ: الْمَجْرَةُ
مجرہ کیا ہے؟
- ۳۳۰۔ بَابُ: مَنْ كَرِهَ أَنْ يُقَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي فِي مُسْتَقَرٍّ رَحِمَتْكَ
جس نے اس قول کو ناپسند کیا: اے اللہ! مجھے اپنی مستقر رحمت میں کر دے
- ۳۳۱۔ بَابُ: لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ
زمانے کو برا نہ کہو
- ۳۳۲۔ بَابُ: لَا يُحَدِّدُ الرَّجُلُ إِلَى أَخِيهِ النَّظَرَ إِذَا وَلَّى
کوئی آدمی اپنے بھائی کی طرف تیز نگاہ سے نہ دیکھے
- ۳۳۳۔ بَابُ: قَوْلُ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ: وَيَلَكْ
جب وہ لوٹ کر جانے لگے
- ۳۳۴۔ بَابُ: الْبِنَاءُ
آدمی کسی کو کہے: تیرے لیے ہلاکت ہو
- ۳۳۵۔ بَابُ: قَوْلُ الرَّجُلِ: لَا وَأَبِيكَ
گھر بنانا
- ۳۳۶۔ بَابُ: إِذَا طَلَبَ فَلْيَطْلُبْ طَلَبًا يَسِيرًا وَلَا يَمْدَحُهُ
آدمی کا یہ کہنا کہ ”لا وأبيك“ تیرے باپ کے رب کی قسم
- ۳۳۷۔ بَابُ: قَوْلُ الرَّجُلِ: لَا بَلَّ شَانِئُكَ
جب کسی سے کچھ مانگے تو بغیر اصرار کے مانگے اور اس کی مدح سرائی نہ کرے
- ۳۳۸۔ بَابُ: لَا يَقُولُ الرَّجُلُ: اللَّهُ وَقُلَانٌ
آدمی یوں نہ کہے کہ اللہ اور فلاں
- ۳۳۹۔ بَابُ: قَوْلُ الرَّجُلِ: مَا شَاءَ اللَّهُ وَشِئْتَ
آدمی کا یہ کہنا کہ جو اللہ چاہے اور تو چاہے
- ۳۴۰۔ بَابُ: الْغِنَاءُ وَاللَّهُوُ
گانا بجانا اور کھیل کود کرنے کا بیان

- ۳۴۰۔ بَابُ: الْهَدْيِ وَالسَّمْتِ الْحَسَنِ
۳۴۱۔ بَابُ: وَيَأْتِيكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تَزُودْ
- ۳۴۳۔ بَابُ: مَا يَكْرَهُ مِنَ التَّمَنَّى
۳۴۳۔ بَابُ: لَا تَسْمُوا الْعِنَبَ الْكَرَمَ
۳۴۵۔ بَابُ: قَوْلُ الرَّجُلِ: وَيَحَاكَ
۳۴۶۔ بَابُ: قَوْلُ الرَّجُلِ: يَا هَتَّاهُ!
۳۴۷۔ بَابُ: قَوْلُ الرَّجُلِ: إِنِّي كَسَلَانُ
۳۴۸۔ بَابُ: مَنْ تَعَوَّذَ مِنَ الْكَسَلِ
۳۴۹۔ بَابُ: قَوْلُ الرَّجُلِ: نَفْسِي لَكَ الْفِدَاءُ
۳۵۰۔ بَابُ: قَوْلُ الرَّجُلِ: فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي
۳۵۱۔ بَابُ: قَوْلُ الرَّجُلِ: يَا بَنِي، لِمَنْ أَبُوهُ لَمْ
يُذْرِكِ الْإِسْلَامَ
۳۵۲۔ بَابُ: لَا يَقُلْ: خَبَيْتُ نَفْسِي وَلَكِنْ لِيَقُلْ:
لَقَيْتُ نَفْسِي
۳۵۳۔ بَابُ: كُنْيَةُ أَبِي الْحَكَمِ
۳۵۴۔ بَابُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْجِبُهُ الْإِسْمُ
الْحَسَنُ
۳۵۵۔ بَابُ: السَّرْعَةُ فِي الْمَشْيِ
۳۵۶۔ بَابُ: أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
۳۵۷۔ بَابُ: تَحْوِيلُ الْإِسْمِ إِلَى الْإِسْمِ
۳۵۸۔ بَابُ: أَبْغَضُ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
۳۵۹۔ بَابُ: مَنْ دَعَا آخَرَ بِتَصْغِيرِ اسْمِهِ
۳۶۰۔ بَابُ: يُدْعَى الرَّجُلُ بِأَحَبِّ الْأَسْمَاءِ إِلَيْهِ
۳۶۱۔ بَابُ: تَحْوِيلُ اسْمِ عَاصِيَةٍ
- ۳۳۷۔ اچھی عادتیں اور اچھے اخلاق کے بیان میں
وہ شخص تجھے خبریں پہنچائے گا جسے تو نے زائدِ راہ
نہیں دیا ہوگا
۳۳۹۔ ناپسندیدہ آرزوئیں
۳۴۰۔ انکو ”کو“ ”کرم“ کا نام نہ دو
۳۴۰۔ آدمی کا کسی کو یہ کہنا: تجھ پر افسوس ہے
۳۴۰۔ آدمی کا کسی کو یہ کہنا: یا ہتتاہ!
۳۴۱۔ آدمی کا یہ کہنا کہ میں ”ست“ ہوں
۳۴۱۔ جس نے کاہلی سے پناہ مانگی
۳۴۲۔ آدمی کا یہ کہنا: میری جان تجھ پر فدا ہو
۳۴۳۔ آدمی کا یہ کہنا: تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہوں
۳۴۳۔ آدمی کا کسی ایسے شخص کو جس کے باپ نے اسلام
نہ پایا ہو، اے میرے بیٹے کہنا
۳۴۴۔ کوئی یوں نہ کہے: میرا نفس خبیث ہو گیا بلکہ یوں
کہے: میری طبیعت پریشان ہے
۳۴۵۔ ابو الحکم کنیت رکھنا (کیسا ہے؟)
۳۴۶۔ نبی ﷺ کو اچھے نام پسند تھے
۳۴۶۔ تیز چلنے کا بیان
۳۴۷۔ اللہ عزوجل کے نزدیک محبوب ترین نام
۳۴۷۔ نام تبدیل کرنے کا بیان
۳۴۸۔ اللہ عزوجل کے نزدیک بدترین نام
۳۴۸۔ جس نے کسی کو اس کے نام کی تصغیر سے بلایا
۳۴۹۔ آدمی کو اس کے پسندیدہ نام سے بلایا جائے
۳۴۹۔ عاصیہ نام کو تبدیل کرنے کا بیان

- 350 "صرم" (نام رکھنے کی ممانعت) ۳۶۲۔ بَابُ: الصَّرْمُ
- 351 غراب نام (رکھنا کیسا ہے؟) ۳۶۳۔ بَابُ: غُرَابٌ
- 351 شہاب نام رکھنے کا بیان ۳۶۴۔ بَابُ: شِهَابٌ
- 351 عاص (گناہ گار) نام رکھنا ۳۶۵۔ بَابُ: الْعَاصُ
- جس نے اپنے ساتھی کو مختصر نام سے بلایا، یعنی نام سے ۳۶۶۔ بَابُ: مَنْ دَعَا صَاحِبَهُ فَيَخْتَصِرُ
وَيَنْقُصُ مِنْ اسْمِهِ شَيْئًا
- 352 کچھ (حروف) کم کر دیے ۳۶۷۔ بَابُ: زَحَمٌ
- 353 "زحم" نام رکھنا ۳۶۸۔ بَابُ: بَرَّةٌ
- 354 برہ (نیوکار) نام رکھنا ۳۶۹۔ بَابُ: أَفْلَحَ
- 354 فلاح نام رکھنا ۳۷۰۔ بَابُ: رَبَاحٌ
- 355 رباح نام رکھنا ۳۷۱۔ بَابُ: أَسْمَاءُ الْأَنْبِيَاءِ ﷺ
- 355 انبیاء علیہم السلام کے نام (پر نام رکھنا) ۳۷۲۔ بَابُ: حَزَنٌ
- 357 حزن نام رکھنا ۳۷۳۔ بَابُ: اسْمُ النَّبِيِّ ﷺ وَكُنْيَتُهُ
- 357 نبی ﷺ کا اسم گرامی اور کنیت ۳۷۴۔ بَابُ: هَلْ يُكْنَى الْمُشْرِكُ
- 358 کیا مشرک کو کنیت سے پکارا جاسکتا ہے؟ ۳۷۵۔ بَابُ: الْكُنْيَةُ لِلصَّبِيِّ
- 359 بچے کی کنیت رکھنے کا بیان ۳۷۶۔ بَابُ: الْكُنْيَةُ قَبْلَ أَنْ يُولَدَ لَهُ
- 359 ولاد پیدا ہونے سے پہلے ہی کنیت رکھنا ۳۷۷۔ بَابُ: كُنْيَةُ النِّسَاءِ
- 360 درتوں کی کنیت رکھنا ۳۷۸۔ بَابُ: مَنْ كَتَبَ رَجُلًا بِشَيْءٍ هُوَ فِيهِ أَوْ بِأَحَدِهِمْ
- 360 کسی آدمی کی کسی صفت یا جزو صفت کی بنا پر اس کی کنیت رکھنا ۳۷۹۔ بَابُ: كَيْفَ الْمَشْيِ مَعَ الْكِبَرَاءِ وَأَهْلِ الْفَضْلِ؟
- 361 بڑوں اور اہل فضیلت کے ساتھ کیسے چلنا چاہیے ۳۸۰۔ بَابُ:
- 361 (گزشتہ باب کی مزید وضاحت) ۳۸۱۔ بَابُ: مِنَ الشَّعْرِ حِكْمُهُ
- 362 بعض اشعار حکمت بھرے ہوتے ہیں ۳۸۲۔ بَابُ: الشَّعْرُ حَسَنٌ كَحَسَنِ الْكَلَامِ
- 364 عام گفتگو کی طرح شعر بھی اچھے، برے ہوتے ہیں وَمِنْهُ قَبِيحٌ
- 365 جس نے شعر سننے کا مطالبہ کیا ۳۸۳۔ بَابُ: مَنِ اسْتَنْشَدَ الشَّعْرَ

- ۳۸۴۔ بَابُ: مَنْ كَرِهَ الْغَالِبَ عَلَيْهِ الشَّعْرُ
جس نے اس شخص کو برا سمجھا جس پر شعر و شاعری غالب ہو
366
- ۳۸۴۔ بَابُ: قَوْلُ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ ﴿وَالشَّعْرَاءُ يَبْغُهُمُ الْغَاوُونَ﴾
اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ”اور شاعروں کی پیروی گمراہ (لوگ) ہی کرتے ہیں“
366
- ۳۸۵۔ بَابُ: مَنْ قَالَ: إِنَّ مِنَ الْبَيَّانِ سِحْرًا
جس نے کہا: بے شک بعض بیان جادو ہوتے ہیں
366
- ۳۸۶۔ بَابُ: مَا يُكْرَهُ مِنَ الشَّعْرِ
نا پسندیدہ شعر کا بیان
367
- ۳۸۷۔ بَابُ: كَثْرَةُ الْكَلَامِ
زیادہ بولنے کے بیان میں
367
- ۳۸۸۔ بَابُ: التَّمَنَّى
تمنا کرنا (کیسا ہے؟)
369
- ۳۸۹۔ بَابُ: يُقَالُ لِلرَّجُلِ وَالشَّيْءِ وَالْفَرَسِ: هُوَ بَخْرٌ
کسی آدمی، چیز یا گھوڑے کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ سمندر ہے
369
- ۳۹۰۔ بَابُ: الضَّرْبُ عَلَى اللَّحْنِ
لہجہ کی غلطی پر پٹائی کرنے کا بیان
369
- ۳۹۱۔ بَابُ: الرَّجُلُ يَقُولُ: لَيْسَ بِشَيْءٍ، وَهُوَ يَرِيدُ أَنَّهُ لَيْسَ بِحَقٍّ
کوئی آدمی ”لیس بشیء“ (وہ کچھ نہیں ہے) کہہ کر ”لیس بحق“ (وہ صحیح نہیں ہے) مراد لے
370
- ۳۹۲۔ بَابُ: أَلْمَعَارِضُ
اشارے کنائے سے بات کرنا
370
- ۳۹۳۔ بَابُ: إِفْشَاءُ السِّرِّ
راز فاش کرنا
371
- ۳۹۴۔ بَابُ: السُّخْرِيَّةُ، وَقَوْلُ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿لَا يَسْخَرُ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ﴾
مذاق اڑانا اور اللہ عزوجل کا فرمان ہے: ”کوئی کسی قوم کا مذاق نہ اڑائے“
372
- ۳۹۵۔ بَابُ: التَّوَدُّةُ فِي الْأُمُورِ
معاملات میں سنجیدگی اور میانہ روی اختیار کرنا
372
- ۳۹۶۔ بَابُ: مَنْ هَدَى زُقَافًا أَوْ طَرِيقًا
جس نے (کسی کو) گلی یا راستہ بتایا
373
- ۳۹۷۔ بَابُ: مَنْ كَمَّهُ أَعْمَى
جس نے کسی اندھے کو راستے سے بھٹکا دیا
373
- ۳۹۸۔ بَابُ: الْبَغْيُ
سرکشی کرنا (گناہ ہے)
374
- ۳۹۹۔ بَابُ: عُقُوبَةُ الْبَغْيِ
سرکشی کی سزا
374
- ۴۰۰۔ بَابُ: الْحَسَبُ
حسب و نسب کا بیان
375
- ۴۰۱۔ بَابُ: الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ
روحیں جمع شدہ لشکر ہیں
376
- ۴۰۲۔ بَابُ: قَوْلُ الرَّجُلِ عِنْدَ التَّعَجُّبِ: سُبْحَانَ اللَّهِ
آدمی کا تعجب کے موقع پر سبحان اللہ کہنا
377

- 378 زمین پر ہاتھ پھیرنے کا بیان ۴۰۳۔ بَابُ: مَسْحُ الْأَرْضِ بِالْيَدِ
- 378 کنکریاں پھینکنا ۴۰۴۔ بَابُ: اَلْحَذْفُ
- 379 ہوا کو گالی نہ دو ۴۰۵۔ بَابُ: لَا تَسُبُّوا الرِّيحَ
- 379 آدمی کا یہ کہنا کہ فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی ۴۰۶۔ بَابُ: قَوْلُ الرَّجُلِ: مُطَرَّنَا بِنَوءٍ كَذًا وَكَذَا
- 380 جب آدمی بادل دیکھے تو کیا کہے؟ ۴۰۷۔ بَابُ: مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا رَأَى غَيْمًا
- 380 براشکوئی کا بیان ۴۰۸۔ بَابُ: الطَّيْرَةُ
- 381 اس شخص کی فضیلت جس نے بدشکوئی نہ لی ۴۰۹۔ بَابُ: فَضْلُ مَنْ لَمْ يَتَطَيَّرْ
- 382 جن سے بدشکوئی لینا ۴۱۰۔ بَابُ: الطَّيْرَةُ مِنَ الْجِنَّ
- 382 نیک فال لینا ۴۱۱۔ بَابُ: اَلْفَالُ
- 383 اچھے نام سے برکت حاصل کرنا ۴۱۲۔ بَابُ: اَلتَّبَرُّكُ بِالْأَسْمِ الْحَسَنِ
- 383 گھوڑے میں نحوست ۴۱۳۔ بَابُ: اَلشُّؤْمُ فِي الْفَرَسِ
- 384 چھینک کے بیان میں ۴۱۴۔ بَابُ: اَلْعَطَاسُ
- 384 جب چھینک آئے تو کیا کہے؟ ۴۱۵۔ بَابُ: مَا يَقُولُ إِذَا عَطَسَ
- 385 چھینکنے والے کو جواب دینا ۴۱۶۔ بَابُ: تَشْمِيتُ الْعَاطِسِ
- 387 جس نے چھینک سن کر الحمد للہ کہا ۴۱۷۔ بَابُ: مَنْ سَمِعَ اَلْعَطَسَةَ يَقُولُ: اَلْحَمْدُ لِلَّهِ
- 387 جو چھینک سنے وہ کس طرح جواب دے؟ ۴۱۸۔ بَابُ: كَيْفَ تَشْمِيتُ مَنْ سَمِعَ اَلْعَطَسَةَ
- 389 جب الحمد للہ نہ کہے تو چھینک کا جواب نہ دیا جائے ۴۱۹۔ بَابُ: إِذَا لَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ لَا يُشْمِتُ
- 389 چھینکنے والا شروع میں کیا کہے؟ ۴۲۰۔ بَابُ: كَيْفَ يَبْدَأُ الْعَاطِسُ
- 390 جس نے کہا: اگر تو نے الحمد للہ کہا ہے تو یرحمک اللہ ۴۲۱۔ بَابُ: مَنْ قَالَ: يَرْحَمُكَ إِنْ كُنْتَ حَمَدْتَ اللَّهَ
- 390 ”آب“ نہ کہے ۴۲۲۔ بَابُ: لَا يَقُولُ: آبُ
- 391 جب کئی بار چھینک آئے ۴۲۳۔ بَابُ: إِذَا عَطَسَ مِرَارًا
- 391 جب یہودی کو چھینک آئے (تو کیا کہا جائے؟) ۴۲۴۔ بَابُ: إِذَا عَطَسَ الْيَهُودِيُّ

- 392 عورت کی چھینک پر مرد کا جواب دینا ۴۲۔ بَابُ تَشْمِيتِ الرَّجُلِ الْمَرْأَةَ
- 392 جمائی لینے کے بیان میں ۴۲۔ بَابُ التَّثَاوُبِ
- جو شخص جواب دیتے ہوئے "لیک" (میں حاضر ہوں) کہے ۴۲۔ بَابُ مَنْ يَقُولُ: لَيْتِكَ، عِنْدَ جَوَابِ
- 393 آدمی کا اپنے بھائی کی خاطر کھڑا ہونا ۴۲۔ بَابُ قِيَامِ الرَّجُلِ لِأَخِيهِ
- 395 کسی کا بیٹھے ہوئے آدمی کے لیے کھڑا ہونا ۴۲۔ بَابُ قِيَامِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ الْقَاعِدِ
- 396 جب جمائی آئے تو اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لے ۴۳۔ بَابُ إِذَا تَنَاءَبَ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى
- 397 کیا کوئی دوسرے کے سر سے جوئیں نکال سکتا ہے؟ ۴۳۔ بَابُ هَلْ يَقْلِبِي أَحَدُ رَأْسَ غَيْرِهِ؟
- تعب کرتے ہوئے سر ہلانا اور ہونٹوں کو دانتوں میں ۴۳۔ بَابُ تَحْرِيكِ الرَّأْسِ وَعَضُ ثَفَتَيْنِ عِنْدَ التَّعَجُّبِ
- 399 دبانا ۴۳۔ بَابُ ضَرْبِ الرَّجُلِ يَدَهُ عَلَى فَخْذِهِ
- 400 تعب کرتے ہوئے اپنی ران یا کسی چیز پر ہاتھ مارنا ۴۳۔ بَابُ تَعَجُّبٍ أَوْ الشَّيْءِ
- 400 جو کوئی اپنے بھائی کی ران پر ہاتھ مارے، اسے تکلیف دینا مقصود نہ ہو ۴۳۔ بَابُ إِذَا ضَرَبَ الرَّجُلُ فَخْذَ أَخِيهِ لَمْ يُرْذَبْ بِهِ سُوءًا
- جو اس بات کو اچھا نہ سمجھے کہ وہ بیٹھا ہو اور لوگ کھڑے ۴۳۔ بَابُ مَنْ كَرِهَ أَنْ يَقْعُدَ وَيَقُومَ لَهُ
- 403 ہوں ۴۳۔ بَابُ نَاسُ
- 404 (سابقہ باب کی مزید وضاحت) ۴۳۔ بَابُ
- 405 جب پاؤں سن ہو جائے تو کیا کہے ۴۳۔ بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا خَدِرَتْ جُلَّةُ
- 405 (سابقہ باب کی مزید وضاحت) ۴۳۔ بَابُ
- 406 بچوں سے مصافحہ کرنے کا بیان ۴۳۔ بَابُ مُصَافَحَةِ الصِّبْيَانِ
- 406 مصافحہ کرنے کے بیان میں ۴۴۔ بَابُ الْمُصَافَحَةِ
- 407 عورت کا بچے کے سر پر ہاتھ پھیرنے کا بیان ۴۴۔ بَابُ مَسْحِ الْمَرْأَةِ رَأْسِ الصَّبِيِّ
- 407 گلے ملنے کے بیان میں ۴۴۔ بَابُ الْمَعَانِقَةِ
- 408 آدمی کا اپنی بیٹی کا بوسہ لینا ۴۴۔ بَابُ الرَّجُلِ يَقْبَلُ ابْنَتَهُ

- 409 ہاتھ کا بوسہ لینے کے بیان میں
- 410 پاؤں کا بوسہ لینے کا بیان
- 410 کسی دوسرے کے لیے تعظیماً کھڑے ہونا
- 411 سلام کی ابتدا
- 411 سلام کو عام کرنے کا بیان
- 412 جس نے سلام کی ابتداء کی
- 413 سلام کرنے کی فضیلت
- 415 ”السلام“ اللہ عزوجل کے ناموں میں سے ایک نام ہے
- 415 مسلمان پر لازم ہے کہ جب مسلمان سے ملاقات کرے تو سلام کہے
- 416 پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے
- 417 سوار بیٹھے ہوئے کو سلام کرے
- 417 کیا پیدل چلنے والا سوار کو سلام کر سکتا ہے؟
- 418 تھوڑے زیادہ لوگوں کو سلام کریں
- 418 چھوٹا بڑے کو سلام کرے
- 419 انتہائے سلام کے بیان میں
- 419 جس نے اشارے سے سلام کیا
- 420 جب سلام کرے تو سلام کی آواز سنائے
- 420 جو شخص سلام کرنے اور سلام لینے کے لیے باہر نکلا
- 421 جب کوئی مجلس میں آئے تو سلام کرے
- 421 مجلس سے اٹھے تو سلام کرے
- 422 اس شخص کا ثواب جس نے اٹھتے وقت سلام کیا
- 423 جس نے مصافحہ کے لیے ہاتھ میں خوشبودار تیل لگایا
- ۴۴۴۔ بَابُ تَقْبِيلِ الْيَدِ
- ۴۴۵۔ بَابُ تَقْبِيلِ الرَّجُلِ
- ۴۴۶۔ بَابُ قِيَامِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ نَغْظِيْمًا
- ۴۴۷۔ بَابُ بَدْءِ السَّلَامِ
- ۴۴۸۔ بَابُ اِفْشَاءِ السَّلَامِ
- ۴۴۹۔ بَابُ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ
- ۴۵۰۔ بَابُ فَضْلِ السَّلَامِ
- ۴۵۱۔ بَابُ اَلْسَّلَامُ، اسْمٌ مِنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
- ۴۵۲۔ بَابُ حَقِّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ اَنْ يُسَلِّمَ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهُ
- ۴۵۳۔ بَابُ يُسَلِّمُ الْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ
- ۴۵۴۔ بَابُ يُسَلِّمُ الرَّاِكِبِ عَلَى الْقَاعِدِ
- ۴۵۵۔ بَابُ هَلْ يُسَلِّمُ الْمَاشِي عَلَى الرَّاِكِبِ؟
- ۴۵۶۔ بَابُ يُسَلِّمُ الْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ
- ۴۵۷۔ بَابُ يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ
- ۴۵۸۔ بَابُ مُنْتَهَى السَّلَامِ
- ۴۵۹۔ بَابُ مَنْ سَلَّمَ اِشَارَةً
- ۴۶۰۔ بَابُ يُسْمِعُ اِذَا سَلَّمَ
- ۴۶۱۔ بَابُ مَنْ خَرَجَ يُسَلِّمُ وَيُسَلَّمُ عَلَيْهِ
- ۴۶۲۔ بَابُ اَلتَّسْلِيْمُ اِذَا جَاءَ الْمَجْلِسَ
- ۴۶۳۔ بَابُ اَلتَّسْلِيْمُ اِذَا قَامَ مِنَ الْمَجْلِسِ
- ۴۶۴۔ بَابُ حَقُّ مَنْ سَلَّمَ اِذَا قَامَ
- ۴۶۵۔ بَابُ مَنْ دَهَنَ يَدَهُ لِلْمَصَافَحَةِ

- ۴۲۳ واقف اور نا واقف (سب) کو سلام کرنا
- ۴۲۳ (گزشتہ باب کی مزید وضاحت)
- ۴۲۴ فاسق کو سلام نہ کیا جائے
- جس نے خلوق استعمال کرنے والوں اور نافرمان کو
- ۴۲۵ سلام کرنا چھوڑ دیا
- ۴۲۶ امیر کو سلام کرنے کا بیان
- ۴۲۹ سوئے ہوئے کو سلام کرنا
- ۴۲۹ حیاک اللہ (اللہ تمہیں زندہ رکھے) کہنا
- ۴۳۰ مرحبا (خوش آمدید) کہنا
- ۴۳۰ سلام کا جواب کیسے دیا جائے
- ۴۳۲ جس نے سلام کا جواب نہ دیا
- ۴۳۳ جس نے سلام کرنے میں بخل کیا
- ۴۳۳ بچوں کو سلام کرنا
- ۴۳۴ عورتوں کا مردوں کو سلام کرنا
- ۴۳۴ عورتوں کو سلام کرنے کے بیان میں
- ۴۳۵ جس نے کسی کو مخصوص کر کے سلام کرنے کو مکروہ جانا
- ۴۳۶ پردے کی آیت کیسے نازل ہوئی
- ۴۳۷ پردے کے تین اوقات کے بیان میں
- ۴۳۸ آدمی کا اپنی بیوی کیساتھ کھانا
- ۴۳۸ جب کوئی کسی غیر رہائشی گھر میں داخل ہو
- ۴۳۹ تمہارے غلاموں کو اندر آنے کی اجازت لینی چاہئے
- ۴۸۶ بَابُ: التَّسْلِيمُ بِالْمَعْرِفَةِ وَغَيْرِهَا
- ۴۶۷ بَابُ:
- ۴۶۸ بَابُ: لَا يُسَلَّمُ عَلَى فَاسِقٍ
- ۴۶۹ بَابُ: مَنْ تَرَكَ السَّلَامَ عَلَى الْمُتَخَلِّقِ، وَأَصْحَابِ الْمَعَاصِي
- ۴۷۰ بَابُ: التَّسْلِيمُ عَلَى الْأَمِيرِ
- ۴۷۱ بَابُ: التَّسْلِيمُ عَلَى النَّائِمِ
- ۴۷۲ بَابُ: حَيَّاكَ اللَّهُ
- ۴۷۳ بَابُ: مَرْحَبًا
- ۴۷۴ بَابُ: كَيْفَ رَدُّ السَّلَامِ؟
- ۴۷۵ بَابُ: مَنْ لَمْ يَرُدِّ السَّلَامَ
- ۴۷۶ بَابُ: مَنْ بَخِلَ بِالسَّلَامِ
- ۴۷۷ بَابُ: السَّلَامُ عَلَى الصَّبِيَّانِ
- ۴۷۸ بَابُ: تَسْلِيمُ النِّسَاءِ عَلَى الرِّجَالِ
- ۴۷۹ بَابُ: التَّسْلِيمُ عَلَى النِّسَاءِ
- ۴۸۰ بَابُ: مَنْ كَرِهَ تَسْلِيمَ الْخَاصَّةِ
- ۴۸۱ بَابُ: كَيْفَ نَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ؟
- ۴۸۲ بَابُ: الْعَوْرَاتُ الثَّلَاثُ
- ۴۸۳ بَابُ: أَكُلُّ الرَّجُلِ مَعَ امْرَأَتِهِ
- ۴۸۴ بَابُ: إِذَا دَخَلَ بَيْتًا غَيْرَ مَسْكُونٍ
- ۴۸۵ بَابُ: ﴿لِيَسْتَأْذِنَكُمْ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾
- ۴۸۶ بَابُ: قَوْلُ اللَّهِ: ﴿وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ﴾
- ۴۸۷ بَابُ: يَسْتَأْذِنُ عَلَى أُمِّهِ
- ۴۸۸ بَابُ: يَسْتَأْذِنُ عَلَى أَبِيهِ
- اللہ تعالیٰ کا فرمان: ”جب تم میں سے لڑکے بلوغت کو پہنچ جائیں“
- اپنی والدہ سے اجازت طلب کرے
- اپنے والد سے اجازت طلب کرے

- 441 اپنے والد اور بیٹے سے اجازت طلب کرے
- 441 اپنی بہن سے اجازت طلب کرے
- 442 اپنے بھائی سے اجازت طلب کرے؟
- 442 اجازت طلب کرنا تین بار ہے
- 443 سلام کے بغیر اجازت طلب کرنا
- 443 کوئی بغیر اجازت اندر دیکھے تو اس کی آنکھ پھوڑ دی جائے
- 444 اجازت لینا دیکھنے ہی کی وجہ سے ہے
- 444 جب مرد کسی مرد کو اس کے گھر میں سلام کرے
- 446 آدمی کا کسی کو بلانا ہی اجازت ہے
- 447 دروازے کے پاس کیسے کھڑا ہو؟
- 447 جب کسی نے اجازت مانگی اور اسے کہا گیا کہ آتا ہوں تو وہ کہاں بیٹھے؟
- 448 دروازہ کھٹکھٹانا
- 448 جب کوئی اجازت لیے بغیر اندر داخل ہو جائے
- 449 جب کوئی یہ کہے: میں داخل ہو جاؤں؟ اور سلام نہ کرے
- 450 اجازت کس طرح لی جائے
- 450 جس نے ”کون ہے“ کے جواب میں کہا: میں ہوں
- 450 جب کسی نے اجازت مانگی تو (اندر والے نے) کہا:
- 451 سلام کے ساتھ اندر آ جاؤ
- 451 گھروں کے اندر جھانکنا
- 453 جو سلام کر کے گھر میں داخل ہو، اس کی فضیلت
- 454 جس گھر میں داخل ہوتے وقت ذکر الہی نہ ہو اس گھر میں شیطان رات گزارتا ہے
- 454 جہاں داخل ہونے کی اجازت نہیں لی جاتی
- 489 - بَابُ: يَسْتَأْذِنُ عَلَى أَبِيهِ وَوَلَدِهِ
- 490 - بَابُ: يَسْتَأْذِنُ عَلَى أُخْتِهِ
- 491 - بَابُ: يَسْتَأْذِنُ عَلَى أَخِيهِ
- 492 - بَابُ: أَلَا يَسْتَأْذِنُ ثَلَاثًا
- 493 - بَابُ: أَلَا يَسْتَأْذِنُ غَيْرَ السَّلَامِ
- 494 - بَابُ: إِذَا نَظَرَ بِغَيْرِ إِذْنٍ تُمْقًا عَيْنُهُ
- 495 - بَابُ: أَلَا يَسْتَأْذِنُ مِنْ أَجْلِ النَّظَرِ
- 496 - بَابُ: إِذَا سَلَّمَ الرَّجُلُ عَلَى الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ
- 497 - بَابُ: دُعَاءُ الرَّجُلِ إِذْنُهُ
- 498 - بَابُ: كَيْفَ يَقُومُ عِنْدَ الْبَابِ؟
- 499 - بَابُ: إِذَا اسْتَأْذَنَ، فَقَالَ: حَتَّى أَخْرُجَ، أَيْنَ يَقْعُدُ؟
- 500 - بَابُ: قَرْعُ الْبَابِ
- 501 - بَابُ: إِذَا دَخَلَ وَلَمْ يَسْتَأْذِنْ
- 502 - بَابُ: إِذَا قَالَ: أَدْخُلْ؟ وَلَمْ يُسَلِّمْ
- 503 - بَابُ: كَيْفَ إِلا سْتَأْذِنَ؟
- 504 - بَابُ: مَنْ قَالَ: مَنْ ذَا؟ فَقَالَ: أَنَا
- 505 - بَابُ: إِذَا اسْتَأْذَنَ فَقَالَ: ادْخُلْ بِسَلَامٍ
- 506 - بَابُ: النَّظَرُ فِي الدُّوْرِ
- 507 - بَابُ: فَضْلُ مَنْ دَخَلَ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ
- 508 - بَابُ: إِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ الْبَيْتَ يَبِيتُ فِيهِ الشَّيْطَانُ
- 509 - بَابُ: مَا لَا يُسْتَأْذِنُ فِيهِ

- ۵۱۰۔ بَابُ: الْإِسْتِغْدَانُ فِي حَوَانِيَتِ السُّوقِ
بازار کی دکانوں میں داخل ہونے کے لیے اجازت طلب کرنا
- ۵۱۱۔ بَابُ: كَيْفَ يَسْتَأْذِنُ عَلَى الْفُرْسِ؟
اہل فارس سے کیسے اجازت لی جائے
- ۵۱۲۔ بَابُ: إِذَا كَتَبَ الدِّمِّيُّ فَسَلَّمَ، يُرَدُّ عَلَيْهِ
ذمی جب خط میں سلام لکھے تو اسے جواب دیا جائے
- ۵۱۳۔ بَابُ: لَا يَبْدَأُ أَهْلَ الدِّمَّةِ بِالسَّلَامِ
ذمیوں کو سلام کرنے میں پہل نہ کرے
- ۵۱۴۔ بَابُ: مَنْ سَلَّمَ عَلَى الدِّمِّيِّ إِشَارَةً
جس نے ذمی کو اشارے سے سلام کیا
- ۵۱۵۔ بَابُ: كَيْفَ الرَّدُّ عَلَى أَهْلِ الدِّمَّةِ؟
ذمیوں کو سلام کا جواب کیسے دیا جائے
- ۵۱۶۔ بَابُ: السَّلَامُ عَلَى مَجْلِسٍ فِيهِ الْمُسْلِمُ وَالْمُشْرِكُ
ایسی مجلس کو سلام کرنا جس میں مسلمان اور مشرک دونوں ہوں
- ۵۱۷۔ بَابُ: كَيْفَ يَكْتُبُ إِلَى أَهْلِ الْكِتَابِ؟
اہل کتاب کو خط کیسے لکھا جائے؟
- ۵۱۸۔ بَابُ: إِذَا قَالَ أَهْلُ الْكِتَابِ: السَّامُ عَلَيْكُمْ
جب اہل کتاب السام علیکم (تمہیں موت پڑے) کہیں
- ۵۱۹۔ بَابُ: يُضْطَرُّ أَهْلُ الْكِتَابِ فِي الطَّرِيقِ إِلَى أَضْيَاقِهَا
اہل کتاب کو تنگ راستے کی طرف مجبور کر دیا جائے
- ۵۲۰۔ بَابُ: كَيْفَ يَدْعُو لِلدِّمِّيِّ؟
ذمی کو کیسے دعا دے؟
- ۵۲۱۔ بَابُ: إِذَا سَلَّمَ عَلَى النَّصْرَانِيِّ وَلَمْ يَعْرِفْهُ
جب عیسائی کو لائعلی میں سلام کہہ بیٹھے
- ۵۲۲۔ بَابُ: إِذَا قَالَ: قُلَانُ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ
جب کوئی کہے کہ فلاں شخص تجھے سلام کہتا ہے
- ۵۲۳۔ بَابُ: جَوَابُ الْكِتَابِ
خط کا جواب دینا (ضروری) ہے
- ۵۲۴۔ بَابُ: الْكِتَابَةُ إِلَى النِّسَاءِ وَجَوَابُهَا
عورتوں کو خط لکھنا اور ان کا جواب دینا
- ۵۲۵۔ بَابُ: كَيْفَ يُكْتُبُ صَدْرُ الْكِتَابِ؟
خط کی ابتدا کیسے کی جائے
- ۵۲۶۔ بَابُ: أَمَّا بَعْدُ!
لےنا بعد!
- ۵۲۷۔ بَابُ: صَدْرُ الرِّسَائِلِ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
خطوط کی ابتدا بسم اللہ الرحمن الرحیم سے کی جائے
- ۵۲۸۔ بَابُ: بِمَنْ يَبْدَأُ فِي الْكِتَابِ؟
خط کے شروع میں کس کا نام لکھا جائے؟

- ۵۲۹۔ بَابُ: كَيْفَ أَصْبَحْتَ؟
 464 (یہ پوچھنا کہ) تو نے کس حال میں صبح کی؟
 ۵۳۰۔ بَابُ: مَنْ كَتَبَ آخِرَ الْكِتَابِ:
 جس نے خط کے آخر میں: السلام علیکم ورحمة اللہ، اپنا
 466 نام اور مہینے میں دس دن باقی (یعنی ۲۰) تاریخ لکھی
 ۵۳۱۔ بَابُ: كَيْفَ أَنْتَ؟
 467 تمہارا کیا حال ہے؟
 ۵۳۲۔ بَابُ: كَيْفَ يُجِيبُ إِذَا قِيلَ لَهُ: كَيْفَ
 جب پوچھے کہ تو نے کس حال میں صبح کی تو کیا جواب
 467 دیا جائے؟
 ۵۳۳۔ بَابُ: خَيْرُ الْمَجَالِسِ أَوْسَعُهَا
 469 بہترین مجلسیں وہ ہیں جو کشادہ ہوں
 ۵۳۴۔ بَابُ: اسْتِقْبَالُ الْقِبْلَةِ
 469 قبلہ کی طرف رخ کرنا
 ۵۳۵۔ بَابُ: إِذَا قَامَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مَجْلِسِهِ
 470 جب کوئی مجلس سے جائے پھر واپس اپنی جگہ لوٹ آئے
 ۵۳۶۔ بَابُ: الْجُلُوسُ عَلَى الطَّرِيقِ
 470 راستے میں بیٹھنے کا بیان
 ۵۳۷۔ بَابُ: التَّوَسُّعُ فِي الْمَجْلِسِ
 471 مجلس میں کشادگی کرنا
 ۵۳۸۔ بَابُ: يَجْلِسُ الرَّجُلُ حَيْثُ انْتَهَى
 471 جہاں جگہ ملے وہاں بیٹھ جائے
 ۵۳۹۔ بَابُ: لَا يُقَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ
 471 دو آدمیوں کے درمیان جدائی نہ ڈالے
 ۵۴۰۔ بَابُ: يَتَخَطَّى إِلَى صَاحِبِ
 472 جو گردنیں پھلانگ کر صاحب مجلس تک جائے
 الْمَجْلِسِ
 ۵۴۱۔ بَابُ: أَكْرَمُ النَّاسِ عَلَى الرَّجُلِ
 473 آدمی کے لیے سب سے معزز اس کا ہم نشین ہے
 جَلِيسُهُ
 ۵۴۲۔ بَابُ: هَلْ يُقَدِّمُ الرَّجُلُ رِجْلَهُ بَيْنَ
 کیا آدمی اپنے ہم نشین کے آگے پاؤں پھیلا سکتا
 474 يَدَيْ جَلِيسِهِ؟
 ہے؟
 ۵۴۳۔ بَابُ: الرَّجُلُ يَكُونُ فِي الْقَوْمِ قَبِيْزُقُ
 474 آدمی لوگوں میں بیٹھا ہو اور تھوک پھینکے
 ۵۴۴۔ بَابُ: مَجَالِسُ الصُّعْدَاتِ
 475 بیرونی چوبروں کی مجلسیں
 ۵۴۵۔ بَابُ: مَنْ أَدْلَى رِجْلَيْهِ إِلَى الْبِئْرِ إِذَا
 جس نے بیٹھ کر کنویں میں پاؤں لٹکائے اور پنڈلیوں
 475 جَلَسَ وَكَشَفَ عَنِ السَّاقَيْنِ
 سے کپڑا ہٹایا
 ۵۴۶۔ بَابُ: إِذَا قَامَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ مَجْلِسِهِ لَمْ
 جب کوئی آدمی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہو تو اس جگہ پر
 477 يَقْعُدُ فِيهِ
 دوسرا نہ بیٹھے
 کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

477

امانتداری کا بیان

جب کسی کی طرف متوجہ ہوتے تو پوری طرح متوجہ

478

ہوتے

جب کسی آدمی کو کسی کام کے لیے بھیجا جائے تو وہ اسے

479

راز میں رکھے

479

کیا کوئی یہ کہہ سکتا ہے: تو کہاں سے آیا ہے؟

کسی کی بات کی طرف کان لگائے جبکہ وہ ناپسند کرتے

480

ہوں

480

چار پائی پر بیٹھنے کا بیان

جب لوگوں کو سرگوشی کرتے ہوئے دیکھے تو ان کے پاس

483

نہ جائے

483

تیسرے کو چھوڑ کر دو آدمی سرگوشی نہ کریں

484

جب چار آدمی ہوں (تو سرگوشی کر سکتے ہیں کیا؟)

جب آدمی کسی کے پاس بیٹھے تو اٹھتے وقت اس سے

485

اجازت لے

485

دھوپ کے کنارے پر نہ بیٹھے کا بیان

485

کپڑے کے ذریعے گوٹ مار کر بیٹھنا

486

جسے تکیہ پیش کیا جائے

اکڑوں بیٹھنا، یہ کہ آدمی گوٹ مار کر بیٹھے اور ہاتھ

487

پنڈلیوں پر رکھے

487

چارزانوں بیٹھنا

488

گوٹھ مار کر بیٹھنا

489

جو شخص اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھا

490

چت لینے کا بیان

490

اپنے چہرے کے بل لینا

۵۴۷۔ بَابُ: الْأَمَانَةُ

۵۴۸۔ بَابُ: إِذَا التَّفَتَ التَّفَتَ جَمِيعًا

۵۴۹۔ بَابُ: إِذَا أُرْسِلَ رَجُلًا فِي حَاجَةٍ فَلَا يُخْبِرُهُ

۵۵۰۔ بَابُ: هَلْ يَقُولُ: مِنْ أَيْنَ أَقْبَلْتُ؟

۵۵۱۔ بَابُ: مَنْ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ

۵۵۲۔ بَابُ: الْجُلُوسُ عَلَى السَّرِيرِ

۵۵۳۔ بَابُ: إِذَا رَأَى قَوْمًا يَتَنَاجَوْنَ فَلَا يَدْخُلُ مَعَهُمْ

۵۵۴۔ بَابُ: لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ

۵۵۵۔ بَابُ: إِذَا كَانُوا أَرْبَعَةً

۵۵۶۔ بَابُ: إِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ

يَسْتَأْذِنُهُ فِي الْقِيَامِ

۵۵۷۔ بَابُ: لَا يَجْلِسُ عَلَى حَرْفِ الشَّمْسِ

۵۵۸۔ بَابُ: الْإِحْتِبَاءُ فِي الثَّوْبِ

۵۵۹۔ بَابُ: مَنْ أَلْقَى لَهُ وَسَادَةٌ

۵۶۰۔ بَابُ: الْقُرْفُصَاءُ، أَنْ يَقْعَدَ الرَّجُلُ كَالْمُحْتَبِ إِلَّا أَنَّهُ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَى سَاقَيْهِ

۵۶۱۔ بَابُ: التَّرْبُعُ

۵۶۲۔ بَابُ: الْإِحْتِبَاءُ

۵۶۳۔ بَابُ: مَنْ بَرَكَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ

۵۶۴۔ بَابُ: الْإِسْتِلْقَاءُ

۵۶۵۔ بَابُ: الضُّجْمَةُ عَلَى وَجْهِهِ

- 491 دائیں ہاتھ ہی سے لے اور دے
- 492 باب: ۵۶۶۔ لَا يَأْخُذُ وَلَا يُعْطَى إِلَّا بِالْيَمَنِ
- 492 باب: ۵۶۷۔ أَيْنَ يَضَعُ نَعْلَيْهِ إِذَا جَلَسَ؟
- 492 باب: ۵۶۸۔ الشَّيْطَانُ يَجِيءُ بِالعُودِ وَالشَّيْءِ يَطْرَحُهُ عَلَى الْفِرَاشِ
- 492 باب: ۵۶۹۔ مَنْ بَاتَ عَلَى سَطْحٍ لَيْسَ لَهُ سُرَّةٌ
- 492 باب: ۵۷۰۔ هَلْ يُذِلِّي رَجُلِي إِذَا جَلَسَ؟
- 493 باب: ۵۷۱۔ مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ
- 494 باب: ۵۷۲۔ هَلْ يُقَدِّمُ الرَّجُلُ رِجْلَهُ بَيْنَ يَدَيِ أَصْحَابِهِ، وَهَلْ يَتَكَبَّرُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ؟
- 494 باب: ۵۷۳۔ مَا يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ
- 494 باب: ۵۷۴۔ مَا يَقُولُ إِذَا أَمْسَى
- 497 باب: ۵۷۵۔ مَا يَقُولُ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ
- 498 باب: ۵۷۶۔ فَضْلُ الدُّعَاءِ عِنْدَ النَّوْمِ
- 499 باب: ۵۷۷۔ يَضَعُ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ
- 502 باب: ۵۷۸۔
- 504 باب: ۵۷۹۔ إِذَا قَامَ مِنْ فِرَاشِهِ ثُمَّ رَجَعَ فَلْيَنْفُضْهُ
- 504 باب: ۵۸۰۔ مَا يَقُولُ إِذَا اسْتَيْقَظَ بِاللَّيْلِ
- 505 باب: ۵۸۱۔ مَنْ نَامَ وَبِيدَهُ عَمَرُ
- 505 باب: ۵۸۲۔ إِطْفَاءُ الْمِصْبَاحِ
- 506 باب: ۵۸۳۔ لَا تُشْرِكِ النَّارَ فِي الْبَيْتِ حِينَ يَنَامُونَ
- 506 باب: ۵۸۴۔ الْتَيْمَنُ بِالْمَطَرِ
- 507 باب: ۵۸۵۔ تَعْلِيقُ السَّوْطِ فِي الْبَيْتِ
- 508 باب: ۵۸۶۔ غَلَقُ الْبَابِ بِاللَّيْلِ
- 509 باب: ۵۸۷۔
- 509 باب: ۵۸۸۔
- 509 باب: ۵۸۹۔
- 509 باب: ۵۹۰۔
- 509 باب: ۵۹۱۔
- 509 باب: ۵۹۲۔
- 509 باب: ۵۹۳۔
- 509 باب: ۵۹۴۔
- 509 باب: ۵۹۵۔
- 509 باب: ۵۹۶۔
- 509 باب: ۵۹۷۔
- 509 باب: ۵۹۸۔
- 509 باب: ۵۹۹۔
- 509 باب: ۶۰۰۔

- 509 شام ہوتے ہی بچوں کو اپنے پاس بلا لینا
- 510 جانوروں کو آپس میں لڑانا
- 510 کتے کا بھونکنا اور گدھے کا رینگنا
- 511 جب مرغ کی آواز سنے
- 511 پسو کو گالی مت دو
- 512 قیلو لہ کرنے کا بیان
- 513 دن کے آخری حصے میں سونا
- 513 کھانے کی دعوت عام دینا
- 514 ختنہ کرنے کا بیان
- 514 عورت کا ختنہ کرنا
- 515 ختنہ کے موقع پر دعوت کرنا
- 515 ختنہ کے موقع پر کھیل کود
- 516 ذمی کی دعوت کرنے کا بیان
- 516 لونڈیوں کا ختنہ کرنا
- 516 بڑی عمر والے کا ختنہ کرنا
- 517 بچے کی پیدائش پر دعوت کرنا
- 518 بچے کو گھسی دینا
- 519 ولادت پر دعا دینا
- 519 بیٹا ہو یا بیٹی اس کی صحیح سلامت پیدائش پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنا
- 519 زیر ناف بال موٹنا
- 520 اس سلسلے میں وقت کا تعین
- 520 جوا کھیلنے کے بیان میں
- 521 مرغ کے ذریعے جوا کھیلنا
- 521 جس شخص نے اپنے ساتھی سے کہا کہ آؤ میں تمہارے ساتھ جوا کھیلوں
587. بَابُ: ضَمُّ الصَّبِيَّانِ عِنْدَ فَوْرَةِ الْعِشَاءِ
588. بَابُ: التَّحْرِيشُ بَيْنَ الْبَهَائِمِ
589. بَابُ: نَبَاحِ الْكَلْبِ وَنَهْيِ الْحِمَارِ
590. بَابُ: إِذَا سَمِعَ الدِّيَكَةَ
591. بَابُ: لَا تَسْبُوا الْبُرْعُوثَ
592. بَابُ: الْقَائِلَةُ
593. بَابُ: نَوْمُ آخِرِ النَّهَارِ
594. بَابُ: الْمَادْبَةُ
595. بَابُ: الْخِتَانِ
596. بَابُ: خَفْضُ الْمَرْأَةِ
597. بَابُ: الدَّعْوَةُ فِي الْخِتَانِ
598. بَابُ: اللَّهْوُ فِي الْخِتَانِ
599. بَابُ: دَعْوَةُ الذَّمِيِّ
600. بَابُ: خِتَانُ الْإِمَاءِ
601. بَابُ: الْخِتَانُ لِلْكَبِيرِ
602. بَابُ: الدَّعْوَةُ فِي الْوِلَادَةِ
603. بَابُ: تَحْنِيكُ الصَّبِيِّ
604. بَابُ: الدَّعَاءُ فِي الْوِلَادَةِ
605. بَابُ: مَنْ حَمِدَ اللَّهَ عِنْدَ الْوِلَادَةِ إِذَا كَانَ سَوِيًّا وَلَمْ يُبَالِ ذَكَرًا كَانَ أَوْ أُنْثَى
606. بَابُ: حَلْقُ الْعَانَةِ
607. بَابُ: الْوَقْتُ فِيهِ
608. بَابُ: الْقِمَارُ
609. بَابُ: قِمَارُ الدِّيَكِ
610. بَابُ: مَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ أَقَامِرُكَ

- 522 ۶۱۱۔ بَابُ: قِمَارُ الْحَمَامِ کبوتر کے ذریعے جو کھیلنا
- 522 ۶۱۲۔ بَابُ: الْخُدَاءُ لِلنِّسَاءِ عورتوں کے لیے حدی پڑھنا
- 522 ۶۱۳۔ بَابُ: الْغِنَاءُ گانا بجانا
- 523 ۶۱۴۔ بَابُ: مَنْ لَمْ يُسَلِّمْ عَلَى أَصْحَابِ النَّرْدِ جس نے چومر کھیلنے والوں کو سلام نہ کیا
- 524 ۶۱۵۔ بَابُ: إِنْهُمْ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ چومر کھیلنے والے کا گناہ
- 525 ۶۱۶۔ بَابُ: الْأَدَبُ وَإِخْرَاجُ الَّذِينَ يَلْعَبُونَ بِالنَّرْدِ، وَأَهْلُ الْبَاطِلِ ادب سکھانا، چومر کھیلنے والوں اور اہل باطل کو نکال دینا
- 526 ۶۱۷۔ بَابُ: لَا يُلْدَعُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرِ مَرْتِنٍ مومن ایک سوراخ سے دوسرے نہیں ڈسا جاتا
- 526 ۶۱۸۔ بَابُ: مَنْ رَمَانَا بِاللَّيْلِ جس نے رات کے وقت ہم پر تیر چلایا
- 527 ۶۱۹۔ بَابُ: إِذَا أَرَادَ اللَّهُ قَبْضَ عَبْدٍ بِأَرْضٍ جَبَّ اللَّهُ بِنَدَى كُفَيْسٍ مَوْت دینا چاہتا ہے تو وہاں اس کی کوئی ضرورت رکھ دیتا ہے
- 527 ۶۲۰۔ بَابُ: مَنْ امْتَحَطَ فِي تَوْبِهِ جس نے اپنے کپڑے سے ناک صاف کی
- 528 ۶۲۱۔ بَابُ: الْوَسْوَسَةُ وسوسے کے بیان میں
- 529 ۶۲۲۔ بَابُ: الظَّنُّ گمان کرنا
- 530 ۶۲۳۔ بَابُ: خَلَقَ الْجَارِيَةَ وَالْمَرْأَةَ زَوْجَهَا لونڈی اور عورت کا اپنے شوہر کے بال مونڈنا
- 530 ۶۲۴۔ بَابُ: نَتْفُ الْإِبْطِ بغلوں کے بال اکھیرنا
- 531 ۶۲۵۔ بَابُ: حُسْنُ الْعَهْدِ حسن عہد
- 531 ۶۲۶۔ بَابُ: الْمَعْرِفَةُ جان پہچان
- 532 ۶۲۷۔ بَابُ: لَعِبُ الصَّبِيَّانِ بِالْجُوزِ بچوں کا خروٹ سے کھیلنا
- 532 ۶۲۸۔ بَابُ: ذَبْحُ الْحَمَامِ کبوتروں کو ذبح کرنا
- 533 ۶۲۹۔ بَابُ: مَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ فَهُوَ أَحَقُّ أَنْ يَذْهَبَ إِلَيْهِ جسے کوئی کام ہو اُسے خود ہی جانا چاہیے
- 534 ۶۳۰۔ بَابُ: إِذَا تَنَحَّعَ وَهُوَ مَعَ الْقَوْمِ جب لوگوں کے پاس بیٹھے ہوئے تھوکانا پڑے

- ۶۳۱۔ بَابُ: إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْقَوْمَ لَا يُقْبَلُ عَلَى وَاحِدٍ
 534 جب کوئی شخص لوگوں سے باتیں کرے تو کسی ایک آدمی کی طرف ہی متوجہ نہ ہو
- ۶۳۲۔ بَابُ: فَضُولُ النَّظَرِ
 534 فضول ادھر ادھر دیکھنا
- ۶۳۳۔ بَابُ: فَضُولُ الْكَلَامِ
 534 فضول گفتگو کرنا
- ۶۳۴۔ بَابُ: ذُو الْوَجْهَيْنِ
 535 دو رخا آدمی
- ۶۳۵۔ بَابُ: إِنَّهُمْ ذِي الْوَجْهَيْنِ
 536 دو رخے آدمی کا گناہ
- ۶۳۶۔ بَابُ: شَرُّ النَّاسِ مَنْ يَتَّقَى شَرَّهُ
 536 لوگوں میں سے بدترین وہ ہے جس کے شر سے بچا جائے
- ۶۳۷۔ بَابُ: الْحَيَاءُ
 536 حیا کا بیان
- ۶۳۸۔ بَابُ: الْجَفَاءُ
 537 بد اخلاق کا بیان
- ۶۳۹۔ بَابُ: إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ
 538 جب تجھ میں حیا نہ رہے تو جو جی چاہے کر
- ۶۴۰۔ بَابُ: الْغَضَبُ
 538 غصے کے بیان میں
- ۶۴۱۔ بَابُ: مَا يَقُولُ إِذَا غَضِبَ
 538 جب غصہ آئے تو کیا کہے؟
- ۶۴۲۔ بَابُ: يَسْكُتُ إِذَا غَضِبَ
 539 جب غصہ آئے تو خاموش ہو جائے
- ۶۴۳۔ بَابُ: أَحَبُّ حَبِيبِكَ هَوْنًا مَا
 540 اپنے دوست سے ایک حد تک ہی محبت کر
- ۶۴۴۔ بَابُ: لَا يَكُنْ بَغْضًا تَلَفًا
 540 تیری نفرت ہلاک کر دینے والی نہ ہو



عرض ناشر

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسوله الأمين، أما بعد:

ہر اعتبار سے مکمل دین صرف اسلام ہی ہے، اس کی تعلیمات زندگی کے ہر گوشے کو محیط ہیں۔ ایمانیات، عبادات، معاملات اور اخلاقیات وغیرہ سے متعلق مکمل رہنمائی اس دین حنیف میں موجود ہے۔ اس کی جامعیت کا یہ عالم ہے کہ بچے کی ولادت سے نوجوانی تک اور جوانی سے وفات تک کے جمع احکام و مسائل ایک لڑی کی طرح پروئے ہوئے ملتے ہیں جس سے ہر صاحب بصیرت اور ذی شعور شخص اپنے مطلوبہ مسائل کا حل باسانی پالیتا ہے۔

اور یہ کیوں نہ ہو کہ اس دین کی تکمیل کا اعلان خود اللہ رب العزت نے فرمایا ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاتَّمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾ ①

”آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا، تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور اسلام کو بطور دین تمہارے لیے پسند کیا۔“

رسول اللہ ﷺ نے بھی فرمایا:

((قَدْ تَرَ كُنْتُكُمْ عَلَى الْبَيْضَاءِ لَيْلُهَا كَنَهَارِهَا۔ لَا يَزِيغُ عَنْهَا بَعْدِي إِلَّا هَالِكٌ)) ②

”میں تمہیں ایک روشن اور واضح شاہراہ ہدایت پر چھوڑ کر جا رہا ہوں جس کی رات بھی اس کے دن کی مانند واضح

اور روشن ہے۔ کوئی ہلاک ہونے والا ہی میرے بعد کج روی اختیار کرے گا۔“

اس روشن دین کو ہم تک پہنچانے میں محدثین عظام کا بہت بڑا کردار ہے انھیں نفوسِ قدسیہ کی مخلصانہ کاوشوں کا ثمرہ ہے کہ آج کئی صدیاں گزرنے کے بعد بھی احادیثِ رسول ﷺ کا ثابت شدہ ذخیرہ امت کے درمیان مشعلِ راہ کی صورت میں موجود ہے جس سے مسلمان قدم قدم پر رہنمائی حاصل کر رہے ہیں۔ والحمد للہ

ان تمام محدثین میں امیر المومنین فی الحدیث امام بخاری رحمہ اللہ کا نام بہت نمایاں ہے جن کی خدماتِ حدیث ہمیشہ قدر و تشکر کی نظر سے دیکھی جائیں گی۔

”الجامع الصحیح“ کے علاوہ آپ نے بیسیوں کتب تصنیف کیں اور ہر کتاب نے ہر دور میں دادِ تحسین اور مقبولیت پائی، انھیں میں سے ایک ”الادب المفرد“ ہے جسے ہم اپنی زبان میں اسلامی طرزِ زندگی یا آدابِ حسن معاشرت کا نام بھی دے سکتے ہیں کیونکہ یہ کتاب نبی کریم ﷺ کے اخلاق اور عادات و اوصاف پر روشنی ڈالتی ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی اس کتاب میں والدین سے حسن سلوک، عزیز واقارب سے اچھا رویہ، صلہ رحمی کی تاکید اور قطع تعلقی پر وعید، ہمسایوں کے حقوق اور مسلمانوں کے ساتھ نرمی اور باہمی مودت و محبت کو فروغ دینا جیسے اہم موضوعات کا انتخاب کیا ہے۔ یہ اپنے موضوع کی انتہائی اہم اور مفید ترین کتاب ہے اور ہر مسلمان کے لیے بنیادی ضرورت کی حیثیت رکھتی ہے۔ مکتبہ اسلامیہ کی یہ خوشی نصیبی ہے کہ صحیح بخاری کے بعد آپ کی معروف و مقبول عام کتاب ”الادب المفرد“ کا اردو ترجمہ بھی ہدیہ قارئین کر رہا ہے جسے اردو قالب میں ڈھالنے کے لیے محترم جناب مولانا محمد ارشد کمال رحمہ اللہ کی خدمات حاصل کی ہیں، آپ کے رواں قلم نے عام فہم اور انتہائی سلیس ترجمہ کیا ہے، چونکہ امام بخاری رحمہ اللہ نے الجامع الصحیح کی طرح اس کتاب میں صحت حدیث کا باقاعدہ اہتمام نہیں کیا، لہذا ادارے نے ہر روایت پر صحت و سقم کے اعتبار سے محدث العصر علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کا حکم لگا دیا ہے، اسی طرح مختصر مگر جامع تخریج کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔

پروف خوانی اور تصحیح کا مشکل ترین کام ادارے کے رفیق مولانا محمد یوسف صدیقی رحمہ اللہ نے سرانجام دیا ہے۔ ناسپاسی ہو گی اگر میں اپنے دو بزرگ علماء کا تذکرہ نہ کروں، میری مراد استاذ محترم شیخ الحدیث حافظ عبدالستار حماد رحمہ اللہ جنہوں نے مکمل کتاب کی نظر ثانی فرمائی اور محقق العصر مولانا ارشاد الحق اثری رحمہ اللہ جنہوں نے میری گزارش پر بہترین اسلوب میں جامع مقدمہ تحریر کیا۔ جزاہم اللہ خیراً

کمپوزنگ کا کٹھن مرحلہ جناب محمد ذیشان مشتاق صاحب نے احسن طریقے سے سر کیا اور خوبصورت و جاذب نظر ڈیزائننگ جناب عبدالواسع صاحب کی محنت کا نتیجہ ہے۔

قارئین کرام! ہمیشہ کی طرح ہماری یہی کوشش رہی ہے کہ کتاب ظاہری و باطنی حسن کا شاہکار ہو اور ہمیں امید واثق ہے کہ یہ کتاب آپ کے ذوق کے عین مطابق ہوگی۔ ان شاء اللہ

ایک انسان ہونے کے ناطے سے خطا کا امکان بہر صورت رہتا ہے، لہذا ہم اپنے قارئین سے عرض پر داز ہیں کہ وہ جہاں کہیں کوئی سہویا جھول دیکھیں، ہمیں ضرور آگاہ کریں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی تصحیح کی جاسکے۔ راقم الحروف دعا گو ہے کہ اللہ رب العزت ہماری کمی کوتاہیوں سے درگزر فرمائے اور ہماری ان خدمات کو شرف قبولیت بخشے۔ (آمین)

محمد رفیع رحمانی

تقدیم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين وعلى اله وصحبه ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين، أما بعد:

امیر امراء المحدثین سید الفقہاء وقدوة المتقین امام محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن احنف بردزبہ البخاریؒ الجعفی کا شمار تیسری صدی کے اعیان میں ہوتا ہے۔ امام صاحب ۱۹۳ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۵۶ھ میں فوت ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((خیر أمتی قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم)) ① ”میری امت کے بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں، پھر وہ لوگ جو ان سے ملیں گے، پھر وہ لوگ جو ان سے ملیں گے۔“ خیر القرون کا یہ دور ۲۲۰ھ پر اختتام پذیر ہوتا ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے فرمایا:

”واتفقوا أن آخر من كان من اتباع التابعين من يقبل قوله من عاش الى حدود العشرين ومائتين“ ②

اہل علم کا اتفاق ہے کہ اتباع التابعین میں سے جس کا قول قبول کیا جاتا ہے ان میں آخری وہ ہے جو دو سو بیس (۲۲۰) کی حدود تک زندہ رہا۔ اس کے بعد جھوٹ، خیانت، بددیانتی اور بدعہدی پھیل گئی، یہی وہ دور ہے جس میں معتزلہ و جہمیہ نے اودھم مچایا اور فلسفیوں نے بھی اسی دور میں سراٹھایا۔ محدثین عظام پر ظلم و ستم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے مگر انھوں پامردی سے سب کچھ برداشت کیا اور کتاب و سنت کی شمع کو مدھم نہ ہونے دیا۔ رحمہم اللہ رحمة واسعة۔

یہ دور امام بخاریؒ کا عہد شباب تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے خیر القرون کے اختتام پر امام صاحب کو توفیق بخشی اور ان کے ذریعے سے امت مصطفویٰ کو فتنوں سے بچانے، خبردار کرنے اور صراط مستقیم کو اجاگر کرنے کے لیے ”الجامع المسند الصحیح“ کے نام سے ایک ”میزان“ تیار کروادی تاکہ اس پر اپنے عقائد، عبادات، معاملات کو تول لیا جائے۔ علامہ کرمانیؒ نے فرمایا: ”امام بخاریؒ نے اپنی کتاب کا اختتام حدیث و زین اعمال پر کیا جس میں یہ اشارہ بھی ہے کہ یہ کتاب ایک میزان ہے، اس میزان کی طرف رجوع کیا جائے۔“

اس پر اپنے عقائد و عبادات کو تول جائے اور اس کے مطابق زندگی گزار کے اپنی دنیا و آخرت کو سنوارا جائے۔ اس عظیم الشان کتاب کی عظمت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ امام ابو احمد الحاکمؒ نے فرمایا ہے:

”رحم الله محمد بن إسماعيل الإمام فإنه الذي ألف الأصول وبين للناس وكل من عمل بعده فإنما أخذه من كتابه“ ③

① صحيح البخاری: ۳۶۵۰۔ ② فتح الباری: ۴/۷۔

③ فتح الباری: ۵۴۲/۱۳۔ ④ مقدمہ فتح الباری ص: ۴۸۹۔ کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

اللہ سبحانہ و تعالیٰ امام بخاری پر رحمت فرمائے، انھوں نے اصول جمع کیے لوگوں کو ان سے آگاہ کیا۔ ان کے بعد جو بھی آیا اس نے انہی کی کتاب سے خوشہ چینی کی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ! نہ اس کتاب کو ایسا شہرت دوام بخشا کہ کوئی بھی اس درجے کو نہ پاسکا۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”إنه نال من الشهرة والقبول درجة لا يرام فوقها“ ①

یہ کتاب شہرت و قبولیت کے اس درجے پر پہنچی ہے کہ اس سے اوپر کسی درجے کا کوئی تصور نہیں۔ شاہ صاحب ہی فرماتے ہیں: ”محدثین کا اتفاق ہے کہ صحیح بخاری و مسلم میں جتنی مرفوع متصل روایات ہیں وہ سب قطعی طور پر صحیح ہیں اور دونوں اپنے مصنفین تک متواتر ہیں اور جو کوئی ان کی توہین کرتا ہے وہ بدعتی ہے اور سبیل المؤمنین کے راستے کا راہرو نہیں۔ اگر تو واضح حق معلوم کرنا چاہتا ہے تو اس کا تقابل ابن ابی شیبہ، طحاوی اور الخوارزمی وغیرہ کی کتابوں سے کر لے تمہیں ان کے مابین بعد المشرقین معلوم ہوگا۔“ ②

شاہ صاحب نے صحیح مسلم کو حجۃ اللہ میں تو صحت کے اعتبار سے صحیح بخاری کے ساتھ ذکر کیا ہے مگر اتحاف النبیہ (ص: ۶) میں فرماتے ہیں: ”صحیح مسلم گویا مستخرج است صحیح بخاری“ کہ صحیح مسلم گویا صحیح بخاری پر مستخرج ہے، یہی بات امام دارقطنی نے بھی کہی ہے۔ شاہ صاحب نے بالآخر فرمایا ہے: ”(۲) مرکز ایں دائرہ صحیح بخاری آمدہ“ کہ طبقہ اولیٰ کا مرکز صحیح بخاری ہے۔ صحیح بخاری کی عظمت ایک مستقل وسیع الذیل عنوان ہے۔ یہاں اس تفصیل کی گنجائش نہیں اور نہ ہمارا یہاں یہ موضوع ہے۔ صحیح بخاری کے علاوہ بھی امام بخاری رحمہ اللہ نے دو درجن کے قریب کتابیں تصنیف کیں اور انہی کتابوں میں ایک اہم کتاب ”الأدب المفرد“ ہے۔ اسلام ایک مکمل دین ہے جو عقائد، عبادات اور معاملات پر مشتمل ہے اور معاملات کا ایک وسیع اور اہم حصہ آداب و اخلاق سے متعلق ہے۔ انسان مدنی الطبع ہے اور اس کے معاملات باہم آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اپنے ماں باپ سے، چھوٹے بڑوں سے، خویش و اقارب اور دوست و احباب سے بھی اور اڑوس پڑوس میں بسنے والوں سے بھی بلکہ اس سے بڑھ کے حیوانات سے بھی۔ دنیا میں امن و امان، اخوت و مودت، ہمدردی و غمگساری اسی ادب و اخلاق سے وابستہ ہے۔ ادب ہر اس قول و فعل کو کہتے ہیں جو محمود ہو۔ خصال محمودہ کا دوسرا نام ادب ہے اور ”مأدبہ“ یعنی دسترخوان اسی ”ادب“ سے ہے جس پر کھانے کے لیے لوگ جمع ہوتے ہیں اور لوگوں کو اس کے لیے بلایا جاتا ہے۔ ادب کی بھی لوگوں کو دعوت دی جاتی ہے اور تمام انسان ان ادبوں کو محمود سمجھتے ہیں بلکہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے فرمایا ہے: ”الدین کلہ أدب“ دین تمام تر ادب ہے۔ پھر انھوں نے ادب کو تین انواع میں تقسیم کیا ہے۔

① أدب مع الله سبحانه ② أدب مع رسولہ ﷺ ③ أدب مع خلقه

یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ ادب، اللہ کے رسول کے ساتھ ادب اور اللہ کی مخلوق کے ساتھ ادب، پھر ہر ایک کے ادب کی ضروری تفصیل بھی بیان فرمائی۔

امام ابن المبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”نحن إلى قليل من الأدب أحوج منا إلى كثير من العلم“ ①

ہم زیادہ علم کی نسبت تھوڑے سے ادب کے زیادہ محتاج ہیں۔ شیخ ابوعلی فرماتے ہیں: ترک ادب کا انجام دھتکار و پھٹکار ہے۔ جو بچھونے پر سوائے ادب کا مظاہرہ کرتا ہے اسے دروازے پر کھڑا کر دیا جاتا ہے اور جو دروازے پر گستاخی کرتا ہے اسے چرواہا بنادیا جاتا ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے:

از خدا جو ہم توفیق ادب
بے ادب محروم اند از فضل رب
بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد
بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

ہم اللہ سے ادب کی توفیق چاہتے ہیں، بے ادب اللہ کے لطف و کرم سے محروم رہتا ہے، بے ادب خود تنہا ہی بد حال نہیں ہوتا بلکہ اس کی نحوست دنیا کو جلا دیتی ہے۔ حافظ ابن قیم فرماتے ہیں: انسان کا مودب ہونا اس کی سعادت و کامیابی کا عنوان ہے اور بے ادب ہونا شقاوت اور ہلاکت کا عنوان ہے، دنیا و آخرت کی بھلائیوں کو جمع کرنے کا ادب سے بڑھ کر اور کوئی ذریعہ نہیں اور حرمان نصیبی کے لیے بے ادبی سے بڑھ کر اور کوئی چیز نہیں۔ (مدارج السالکین)

مورخ اسلام سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ نے فرمایا: ”انسانی زندگی کے رات دن کے ضروری مشاغل رہنے سہنے، اٹھنے بیٹھنے، چلنے پھرنے، بولنے چالنے، کھانے پینے، سونے جاگنے، نہانے دھونے کے وہ تمام عمدہ قواعد جو ایک متمدن زندگی کے ضروری جزو ہیں آداب کہلاتے ہیں۔ آداب کی پابندی و عدم پابندی کے بدولت وحشی اور متمدن لوگوں میں امتیاز ہوتا ہے۔ ان آداب میں خوبی اور لطافت ملحوظ رکھنا حسن ادب ہے، اس کی پابندی سے اجتماعی اور معاشرتی امور میں خوشگواہی پیدا ہوتی ہے اور انسان مہذب و شائستہ اور باوقار بن جاتا ہے۔

ہمارے محدثین کرام رحمہم اللہ نے ان آداب کی نوعیت کو مکرم اخلاق سے الگ کر دیا ہے اور ان کو کتاب الطہارت، کتاب الاطعمہ، کتاب الاشریہ، کتاب اللباس، کتاب الاستئذان، کتاب الادب، کتاب السلام میں درج کیا ہے، ہر صحاح و سنن کی عام کتابوں اور خصوصاً بخاری، مسلم، ترمذی اور ابوداؤد کے ان ہی ابواب میں اس قسم کی تعلیمات کو الگ الگ کر کے لکھا ہے۔“ ②

دین میں ”ادب“ کی اسی اہمیت کی بنا پر مختلف حضرات نے اس پر کتابیں لکھی ہیں، چنانچہ علامہ شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن مفلح المقدسی نے فرمایا: ”ادب“ کے موضوع پر ہمارے بہت سے اہل علم نے مستقل کتابیں لکھی ہیں۔ جیسے ابوداؤد البجستانی صاحب السنن، ابوبکر بن الخلال، ابوبکر عبد العزیز، ابو حفص العکبری، ابوعلی بن ابی موسیٰ، قاضی ابویعلیٰ، ابن عقیل وغیرہ ہیں۔ آداب کے بعض عناوین پر مثلاً: امر بالمعروف نہی عن المنکر، الدعاء، الطب، اللباس وغیرہ کے عناوین پر امام طبرانی، ابوبکر آل اجری، ابو محمد الخلال، قاضی ابویعلیٰ اور ان کے بیٹے ابوالحسن اور ابن الجوزی وغیرہ نے کتابیں لکھی ہیں۔

بلکہ ”ادب“ ہی سے متعلقہ موضوعات پر امام ابن ابی الدنیا کی بہت سی مستقل تصانیف ہیں جن میں سے اکثر و بیشتر حصہ آٹھ جلدوں میں موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا کے نام سے زیور طبع سے آراستہ ہو چکا ہے۔ بہت سے اہل علم نے اسی عنوان کے تحت مختلف طبقات کے آداب پر بھی کتابیں لکھی ہیں، جیسے ادب القاضي، ادب القضاء، ادب الکاتب، ادب الخلیس، ادب الاخوان، ادب السلطان، ادب المریدو المراد، ادب الموائد، ادب المحرم، ادب الناطق، اسی طرح آداب الملوك، آداب الصوفی، ادب الدین والدنیا، آداب المحدثین، آداب المریدین، آداب الغرباء، آداب الفتوی، آداب العلم اور راوی اور سامع کے آداب پر خطیب بغدادی کی کتاب ”الجامع“ اہل علم کے ہاں معروف ہیں۔

اسی سلسلے کی ایک اہم ترین کتاب امام بخاری رحمہ اللہ کی ”الادب المفرد“ ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے گوالجامع المسند الصحیح میں بھی ایک مستقل عنوان ”کتاب الادب“ رکھا ہے جس کے تحت ایک سو اٹھائیس ابواب میں اس موضوع کی صحیح ترین روایات کو جمع کیا ہے۔ مگر اسی موضوع پر ”الادب المفرد“ ایک مستقل اور منفرد کتاب بھی لکھی ہے، اسی طرح الجامع المسند الصحیح میں کتاب الرقاق ہے مگر اسی موضوع پر انھوں نے ”کتاب الرقاق“ ایک مستقل کتاب لکھی ہے، جیسا کہ حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں ذکر کیا ہے۔ اسی طرح الجامع المسند الصحیح میں ”کتاب الاثریہ“ مگر اس کے علاوہ اسی نام سے انھوں نے ایک مستقل کتاب بھی لکھی ہے، جیسا کہ امام دارقطنی نے الموطلف والمختلف (ج: ۴ ص: ۱۹۷۳) میں کسی راوی کے ترجمہ کے ضمن میں ذکر کیا ہے اور اس کی ایک حدیث بھی نقل کی ہے۔ اسی طرح امام صاحب نے الجامع المسند الصحیح میں کتاب الھبہ کے عنوان سے سینتیس (۳۷) ابواب کے تحت تقریباً ستر (۷۰) احادیث لکھی ہیں، جبکہ اسی عنوان سے انھوں نے ایک مستقل کتاب بھی لکھی ہے جس میں خود ان کے بیان کے مطابق پانچ سو (۵۰۰) سے زائد احادیث مبارکہ کو جمع کیا ہے۔ ①

الجامع المسند الصحیح میں ”کتاب الادب“ کے تحت ۱۲۸ ابواب ہیں اور ان میں ۲۶۲ مرفوع اور ۷۵ معلق روایات ہیں، جبکہ ”الادب المفرد“ کے ابواب کی تعداد ۶۴۴ اور کل مرفوع و موقوف روایات کی تعداد ۱۳۲۲ ہے۔ الجامع المسند میں ”کتاب الادب“ کا آغاز ”باب البر والصلة و قول اللہ تعالیٰ: ﴿ووصینا الانسان بوالدیه حسناً﴾“ سے ہے اور اس کے تحت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث لائے ہیں۔ ”الادب المفرد“ میں بھی باب کا عنوان اسی آیت کو بنایا ہے اور اس کے تحت پہلے یہی سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث، پھر دوسری موقوف حدیث سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے لائے ہیں۔ گویا جس طرح ”کتاب الادب“ کا آغاز صحیح بخاری میں ہے اسی طرح ”الادب المفرد“ کا آغاز بھی اسی آیت وحدیث سے ہے۔ ”الادب المفرد“ میں اگرچہ امام بخاری نے مکمل طور پر صحیح احادیث کا اہتمام نہیں کیا۔ جیسا کہ صحیح بخاری کے بارے میں انھوں نے صحیح احادیث کا اہتمام کیا ہے، تاہم اس میں کوئی موضوع، باطل، بے اصل اور سخت ضعیف روایت نہیں ہے۔

یہ عظیم الشان کتاب تقریباً سب سے پہلے ۱۳۰۶ھ بمطابق ۱۸۸۹ء میں مطبع الخلیلی آرہ، ہند سے طبع ہوئی۔ قسطنطنیہ سے بھی یہ کتاب دوبارہ شائع ہوئی، پہلی بار مطبع محمد آفندی سے الجامع الصغیر للشیانی کے حاشیہ پر لیکن اس پر سن طباعت نہیں ہے اور دوسری بار ۱۳۰۹ھ میں مسند ابی حنیفہ کے حاشیہ پر شائع ہوئی، اس کے علاوہ بھی یہ کئی بار زیور طبع سے آراستہ ہوئی۔

الادب المفرد دکتور سمیر بن امین کی تحقیق سے اور شیخ محمد فواد عبدالباقی رحمہ اللہ کی تحقیق سے بھی شائع ہوئی۔ شیخ فواد نے اس کی مختصر تخریج بھی کی مگر صحت و ضعف کے اعتبار سے احادیث پر کوئی حکم نہیں لگایا۔ بعد میں ناصر السنہ علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی تحقیق سے بھی اس کے دوا یشن شائع ہوئے جس میں انھوں نے اپنے اسلوب کے مطابق احادیث پر صحت و ضعف کا حکم بھی لگایا ہے۔

”الادب المفرد“ کی بعض حضرات نے شروع و حواشی بھی لکھے جس میں:

- ① رش البرد شرح الادب المفرد، للدکتور الشیخ محمد لقمان سلفی رحمہ اللہ۔
- ② عون الاحد الصمد شرح الادب المفرد، للشیخ، زید بن محمد المدخلی (۳ جلدیں)
- ③ شرح صحیح الادب المفرد، للشیخ حسین بن عودہ جو صرف صحیح احادیث کی شرح پر مشتمل ہے، یہ شرح مکتبہ اسلامیہ عمان سے تین جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔
- ④ فضل اللہ الصمد فی توضیح الادب المفرد (۲ جلدیں) از مولانا فضل اللہ اجمیلانی۔ مطبوعہ نسخوں کے علاوہ انھوں نے چار خطی نسخوں کے تقابلی سے اس کے متن کی تصحیح کی ہے اور ان کی اس کاوش کی بہت سے اہل علم نے تحسین بھی کی، یہ شرح دوبار شائع ہوئی ہے۔

”الادب المفرد“ کا سب سے پہلا ترجمہ والا جاہ نواب سید صدیق حسن خاں بھوپالوی رحمہ اللہ نے کیا۔ ترجمہ کا آغاز انھوں نے ۲ رمضان ۱۳۰۶ھ میں کیا اور کل اٹھارہ ایام میں ترجمہ کی تکمیل ہوئی۔ اسی سال یہ مطبع مفید عام آگرہ سے ”توفیق الباری“ کے نام شائع ہوا جو ۳۱۹ صفحات پر مشتمل ہے۔ حضرت نواب صاحب کا یہ ترجمہ آج سے ایک سو تیس سال پرانا ہے اور اس دور کی دفتری زبان ہونے کے ناطے اس میں بہت سے فارسی الفاظ بھی آگئے ہیں۔ غالباً اسی وجہ سے بعض حضرات نے اسے فارسی ترجمہ سمجھا ہے۔ عرصہ ہوا مخدومنا الشیخ الحدیث عطاء اللہ بھوجیانی رحمہ اللہ جن کی نواب صاحب سے غایت درجہ محبت تھی، نے اس ترجمہ کی تسہیل اپنے ہفتہ روزہ الاعتصام میں شائع کرنا شروع کی مگر پیرانہ سالی کی بنا پر اس کی تکمیل نہ کر پائے۔ بالآخر اس کی تکمیل انہی کے نیاز مند مولانا محمد اشرف صاحب نے کی جو الاعتصام میں مکمل شائع ہوئی۔

دوسرا ترجمہ مولانا عبدالغفار الممدانوی نے ”سلیقہ“ کے نام سے کیا جو ۱۳۰۹ھ میں مطبع الخلیلی آرہ سے شائع ہوا۔ اس کا تیسرا ترجمہ مولانا عبدالقدوس ہاشمی ندوی صاحب نے ”کتاب زندگی“ کے نام سے کیا جو نقیس اکیڈمی سے طبع ہوا۔ جس کا دوا یشن ۱۹۸۳ میں شائع ہوا تھا۔

اور اب حال ہی میں اس کا چوتھا ترجمہ محترم مولانا ارشد کمال رحمہ اللہ نے کیا ہے۔ مولانا موصوف ایک منجھے ہوئے صاحب علم و جوان ہیں جن کے اشہب قلم سے کئی مفید کتابیں عالم وجود میں آئی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انہیں شرف قبولیت سے نوازا ہے۔ مولانا ارشد کمال صاحب نے ترجمہ ہی نہیں اس کی احادیث کی مختصر تخریج بھی کی ہے اور شیخ البانی رحمہ اللہ نے احادیث پر جو حکم لگایا ہے اسے بھی ترجمہ کا حصہ بنایا ہے۔ یوں ترجمہ کی افادیت سے چند ہو گئی ہے۔ جزاء اللہ احسن الجزاء۔

اسی ترجمہ کو مکتبہ اسلامیہ لاہور، فیصل آباد اپنے روایتی شاندار انداز میں شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ مکتبہ سید کے ڈائریکٹر جناب مولانا محمد سرور عاصم رحمہ اللہ جو اپنے پہلو میں درد مند دل رکھتے ہیں اور ان کا اوڑھنا بچھونا منہج سلف کی اور کتاب و سنت کی تعلیمات کو گھر گھر پہنچانا ہے۔ ”الادب المفرد“ مترجم کی اشاعت بھی اسی جذبہ صادقہ کا عکاس ہے، لوگ اسلام کے ادب و آداب سمجھیں اور اس کی روشنی میں اپنی زندگیوں کو سنوارنے کی کوشش کریں۔ ادب صرف اسلامی ہے اس سے دراجو بھی ہے وہ مکائد شیاطین ہیں جن میں اب یہ امت بھی پھنستی جا رہی ہے۔ ضرورت ہے کہ اسلام کے روشن ادب کو روشناس کروایا جائے اور اسے گھر گھر پہنچایا جائے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ محترم مولانا محمد سرور صاحب کی مخلصانہ و قبول فرمائے، ہمیشہ انہیں اپنی مرضیات سے نوازے اور ان کے مشاغل علمیہ میں بہر نفع برکتیں فرمائے۔ آمین

ارشاد الحق اثری عفا اللہ عنہ

۱۳ ربیع الاول ۱۴۳۶ھ

۵ جنوری ۲۰۱۵ء

امیر المؤمنین فی الخیر
الشیخ الاسلام محمد صالح المنجد

الادب المفرد

مکتبہ اسلامیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ حَامِدٍ بْنِ هَارُونَ بْنِ عَبْدِ الْعَبَّارِ الْبُخَارِيُّ، الْمَعْرُوفُ بِابْنِ النَّيَّازِيِّ - قَرَأَهُ عَلَيْهِ فَأَقْرَبَهُ، قَدِمَ عَلَيْنَا حَاجًّا فِي صَفَرِ سَنَةِ سَبْعِينَ وَثَلَاثِمِائَةٍ - قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْخَيْرِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْجَلِيلِ بْنِ خَالِدِ بْنِ خُرَيْثِ الْبُخَارِيُّ الْكِرْمَانِيُّ الْعَبْقَسِيُّ الْبَزَارُ - سَنَةِ اثْنَتَيْنِ وَعِشْرِينَ وَثَلَاثِمِائَةٍ - قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ الْأَخْنَفِ الْجُعْفِيُّ الْبُخَارِيُّ قَالَ:

۱- بَابُ: قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا﴾ (۲۹/ العنكبوت: ۸)

فرمان باری تعالیٰ ہے: ”اور ہم نے انسان کو والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا“

(۱) حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: الْوَلِيدُ بْنُ الْعِزَّارِ أَخْبَرَنِي قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُولُ: حَدَّثَنَا صَاحِبُ هَذِهِ الدَّارِ - وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى دَارِ عَبْدِ اللَّهِ - قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ قَالَ: ((الصَّلَاةُ عَلَى وَفَّيْهَا)) قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: ((ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ)) قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: ((ثُمَّ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)) - قَالَ: حَدَّثَنِي بِهِنَّ، وَلَوْ اسْتَرَدَدْتُه لَرَدَدْنِي -

سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے نبی ﷺ سے سوال کیا اللہ تعالیٰ کے ہاں کون سا عمل محبوب ترین ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا“ میں نے کہا: پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر والدین سے حسن سلوک کرنا“ میں نے کہا: پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر اللہ کے رستے میں جہاد کرنا“ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ تفصیل بتائی اور اگر میں مزید سوالات کرتا تو آپ ﷺ اور زیادہ بتلاتے۔

(۲) (ث: ۱) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْلى بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: رِضَا الرَّبِّ فِي رِضَا الْوَالِدِ، وَسَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ.

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ”اللہ تعالیٰ کی رضا مندی والد کی رضا مندی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضی والد کی ناراضی میں ہے۔“

(۱) صحیح البخاری: ۵۲۷، ۵۹۷۰؛ صحیح مسلم: ۸۵؛ سنن النسائی: ۶۱۰؛ جامع الترمذی: ۱۸۹۸۔

(۲) [حسن] جامع الترمذی: ۱۸۹۹۔
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

۲۔ بَابُ: بَرُّ الْأُمِّ

والدہ کے ساتھ حسن سلوک کرنا

(۳) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ ﷺ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَنْ أَبْرُ؟ قَالَ: ((أُمُّكَ)) قُلْتُ: مَنْ أَبْرُ؟ قَالَ: ((أُمُّكَ)) قُلْتُ: مَنْ أَبْرُ؟ قَالَ: ((أَبَاكَ، ثُمَّ الْأَقْرَبُ فَلَا أَقْرَبُ))

بہز بن حکیم اپنے والد حکیم رضی اللہ عنہ سے اور حکیم اپنے والد (معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں کس سے حسن سلوک کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنی والدہ سے۔“ میں نے پھر عرض کیا: میں کس سے حسن سلوک کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنی والدہ سے۔“ میں نے تیسری مرتبہ عرض کیا: میں کس سے حسن سلوک کروں؟ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ”اپنی والدہ سے۔“ میں نے مزید عرض کیا: میں کس سے حسن سلوک کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے والد سے، پھر قریبی رشتے داروں سے درجہ بدرجہ۔“

(۴) (ث: ۲) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ، أَنَّهُ أَنَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنِّي خَطَبْتُ امْرَأَةً، فَأَبَتْ أَنْ تَنْكِحَنِي، وَخَطَبَهَا غَيْرِي، فَأَحْبَبْتُ أَنْ تَنْكِحَهُ، فَعِزْتُ عَلَيْهَا فَقَتَلْتُهَا، فَهَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ: أُمُّكَ حَيَّةٌ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: تُبِّ إِلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ، وَتَقَرَّبْ إِلَيْهِ مَا اسْتَطَعْتَ. فَذَهَبْتُ فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ: لِمَ سَأَلْتَهُ عَنْ حَيَاةِ أُمِّهِ؟ فَقَالَ: إِنِّي لَا أَعْلَمُ عَمَلًا أَقْرَبُ إِلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ بَرِّ الْوَالِدَةِ.

عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: میں نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام بھیجا تو اس نے مجھ سے نکاح کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر اسے میرے علاوہ ایک آدمی نے نکاح کا پیغام بھیجا تو اس (عورت) نے اس سے نکاح کرنے کو پسند کیا، مجھے اس پر غیرت آئی تو میں نے اس عورت کو قتل کر دیا، تو کیا میرے لیے توبہ ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: کیا تیری والدہ زندہ ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اللہ تعالیٰ سے توبہ کرو اور اپنی استطاعت کے مطابق اس کا قرب تلاش کرو۔ عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس جا کر پوچھا: آپ نے اس آدمی سے اس کی والدہ کے زندہ ہونے کے بارے میں کیوں پوچھا تھا؟ تو انہوں نے بتایا: والدہ کے ساتھ حسن سلوک سے بڑھ کر میں ایسا کوئی عمل نہیں جانتا جو اللہ کی قربت کا باعث ہو۔

(۳) [حسن] مسند أحمد: ۵/۲؛ جامع الترمذی: ۱۸۹۷؛ سنن أبی داود: ۵۱۳۹۔

(۴) [صحیح] شعب الإيمان للبيهقي: ۷۹۱۳۔

۳۔ بَابُ: بِرُّ الْآبِ

والد کے ساتھ حسن سلوک کرنا

(۵) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم! مَنْ أَبْرَ؟ قَالَ: ((أُمَّكَ)) قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((أُمَّكَ)) قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((أَبَاكَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! میں کس سے حسن سلوک کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنی والدہ سے۔“ سائل نے کہا: پھر کس سے (حسن سلوک کروں)؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنی والدہ سے۔“ اس نے پھر پوچھا: پھر کس سے (حسن سلوک کروں)؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنی والدہ سے۔“ اس آدمی نے پھر سوال کیا: پھر کس سے (حسن سلوک کروں)؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنے والد سے۔“

(۶) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ نَبِيَّ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: مَا تَأْمُرُنِي؟ فَقَالَ: ((بِرُّ أُمَّكَ)) ثُمَّ عَادَ، فَقَالَ: ((بِرُّ أُمَّكَ))، ثُمَّ عَادَ، فَقَالَ: ((بِرُّ أُمَّكَ)) ثُمَّ عَادَ الرَّابِعَةَ، فَقَالَ: ((بِرُّ أَبَاكَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنی والدہ سے اچھا سلوک کر۔“ اس نے سوال دہرایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وہی فرمایا: ”اپنی والدہ سے اچھا سلوک کر۔“ اس نے تیسری بار سوال کیا تو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنی والدہ سے اچھا سلوک کر۔“ پھر اس نے جب چوتھی بار سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنے والد سے اچھا سلوک کر۔“

۴۔ بَابُ: بِرُّ وَالِدَيْهِ وَإِنْ ظَلَمَا

والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اگرچہ وہ ظلم کریں

(۷) (ث: ۳) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ - هُوَ ابْنُ سَلَمَةَ - عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ سَعِيدِ الْقَيْسِيِّ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ لَهُ وَالِدَانِ مُسْلِمَانِ، يُصْبِحُ إِلَيْهِمَا مُحْسِنًا، إِلَّا فَتَحَ لَهُ اللَّهُ بَابَيْنِ - يَغْنِي مِنَ الْجَنَّةِ - وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا، فَوَاحِدًا، وَإِنْ أَغْضَبَ أَحَدَهُمَا لَمْ يَرْضَ اللَّهُ عَنْهُ حَتَّى يَرْضَى عَنْهُ. قِيلَ: وَإِنْ ظَلَمَاهُ؟ قَالَ: وَإِنْ ظَلَمَاهُ.

(۵) صحیح البخاری: (۵۹۷۱)؛ صحیح مسلم: ۲۵۴۸؛ سنن ابن ماجہ: ۲۷۰۶۔

(۶) [صحیح] الترغیب والترہیب للأصبہانی: ۴۲۲۔

(۷) [ضعیف] مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۵۳۹۸؛ شعب الإیمان للیہقی: ۷۹۱۵، ۷۹۱۶؛ مصنف عبدالرزاق: ۲۰۱۲۸۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جس مسلمان کے والدین مسلمان ہوں، وہ اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے دو دروازے کھول دیتا ہے۔ اگر والدین میں سے ایک زندہ ہو تو ایک (دروازہ) کھول دیتا ہے، اسی طرح اگر وہ ان میں سے کسی کو ناراض کر دے تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی نہیں ہوتا یہاں تک کہ والدین اس سے راضی ہو جائیں۔ عرض کیا گیا: اگرچہ وہ دونوں (والدین) اس پر ظلم کریں؟ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: اگرچہ وہ دونوں اس پر ظلم ہی کر رہے ہوں۔

۵۔ بَابُ: لَيْنُ الْكَلَامِ لَوَالِدَيْهِ

والدین سے نرم لہجے میں گفتگو کرنا

(۸) (ث: ۴) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ مَخْرَاقٍ قَالَ: حَدَّثَنِي طَيْسَلَةُ بْنُ مَيَّاسٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّجْدَاتِ، فَأَصَبْتُ ذُنُوبًا لَا أَرَاهَا إِلَّا مِنَ الْكِبَائِرِ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا هِيَ؟ قُلْتُ: كَذَا وَكَذَا، قَالَ: لَيْسَتْ هَذِهِ مِنَ الْكِبَائِرِ، هُنَّ يَسْعُ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَقَتْلُ نَسَمَةٍ، وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّخْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَةِ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَالْحَادُّ فِي الْمَسْجِدِ، وَالَّذِي يَسْتَسْخِرُ، وَبُكَاءُ الْوَالِدَيْنِ مِنَ الْعُقُوفِ. قَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ: أَنْتَ فَرَّقَ مِنَ النَّارِ، وَتَحَبُّ أَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّةَ؟ قُلْتُ: إِي وَاللَّهِ، قَالَ: أَحْيٍ وَإِلْذَاكَ؟ قُلْتُ: عِنْدِي أُمِّي. قَالَ: فَوَاللَّهِ! لَوْ أَنْتَ لَهَا الْكَلَامَ، وَأَطَعْتَهَا الطَّعَامَ، لَتَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مَا اجْتَنَبْتَ الْكِبَائِرَ.

طیسلہ بن میاس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں ”النجديات“ (فرق خوارج کی شاخ) کے ساتھ تھا، مجھ سے کچھ ایسے گناہ سرزد ہو گئے جنہیں میں کبیرہ گناہ سمجھتا تھا، جب یہ سوسہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ذکر کیا تو انہوں نے پوچھا: وہ کون سے گناہ ہیں؟ میں نے بتایا: فلاں فلاں گناہ میں نے کیا ہے۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: یہ گناہ کبائر میں سے نہیں، یاد رکھو! کبیرہ گناہ نو (۹) ہیں: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، کسی جاندار کو قتل کرنا، میدان جنگ سے فرار ہونا، پاکدامن عورت پر تہمت لگانا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، مسجد میں دین کے خلاف کام کرنا، کسی سے جادو کروانا اور نافرمانی کر کے والدین کو رلانا۔ پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے کہا: کیا تو آگ سے دور رہنا چاہتا ہے؟ اور کیا تو پسند کرتا ہے کہ جنت میں داخل ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں، اللہ کی قسم! واقعی میں یہ چاہتا ہوں، تو انہوں نے پوچھا: کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟ میں نے جواب دیا: میری والدہ میرے پاس (زندہ) ہے۔ انہوں نے کہا: اگر تو اس سے نرمی کے ساتھ گفتگو کرے اور اسے کھانا کھلائے تو اللہ کی قسم! تو ضرور جنت میں داخل ہوگا بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرے۔

(۹) (ث: ۵) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، رضی اللہ عنہ وَأَخْفِضَ لَهُمَا جَنَاحَ

(۸) [صحیح] مصنف عبد الرزاق: ۱۹۷۰۵؛ السنن الكبرى للبيهقي: ۳/ ۴۰۹۔

(۹) [صحیح] جامع البيان للطبري: ۲۲۱۹۹؛ مصنف ابن أبي شيبة: ۲۵۴۱۲۔
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

الذَّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ ﴿١٧﴾ (الإسراء: ٢٤)، قَالَ: لَا تَمْتَنِعْ مِنْ شَيْءٍ أَحَبَّاهُ .

عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے آیت کریمہ: ﴿وَاحْفَظْ لَهُمَا جَنَاحَ الذَّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ﴾ ”عاجزی اور محبت کے ساتھ ان کے سامنے تواضع کا بازو پست کیے رکھ۔“ کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا: والدین جو چیز پسند کرتے ہوں انہیں اس سے نہ روک۔

٦- بَابُ: جَزَاءُ الْوَالِدَيْنِ

والدین کے احسانات کا بدلہ دینا

(١٠) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يُعْزِي وَلَدٌ وَالِدَهُ إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”بیٹا اپنے والد کا بدلہ صرف اسی صورت میں ادا کر سکتا ہے کہ اسے غلام پائے تو اسے خرید کر آزاد کر دے۔“

(١١) (ث: ٦) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ، أَنَّهُ شَهِدَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَرَجُلٌ يَمَانِيٌّ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، حَمَلٌ أُمُّهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ، يَقُولُ:

إِنِّي لَهَا بَعِيرُهَا الْمُدَّلُّ إِنْ أَذْعَرْتُ رِكَابُهَا لَمْ أَذْعِرْ

ثُمَّ قَالَ: يَا ابْنَ عُمَرَ! أَتُرَانِي جَزَيْتُهَا؟ قَالَ: لَا، وَلَا بِزُفْرَةٍ وَاحِدَةٍ، ثُمَّ طَافَ ابْنُ عُمَرَ، فَأَتَى الْمَقَامَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: يَا ابْنَ أَبِي مُوسَى . إِنْ كُلَّ رَكَعَتَيْنِ تَكْفُرَانِ مَا أَمَامَهُمَا .

سعید بن ابی بردہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اپنے والد (ابو بردہ رضی اللہ عنہ) کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھے اور ایک یمنی آدمی پیٹھ پر اپنی والدہ کو اٹھائے بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا: ”میں اپنی والدہ کے لیے مطیع اور فرمانبردار اونٹ ہوں، اگر اس کی سواریوں کو ڈرایا جائے تو میں نہیں ڈروں گا۔“ اس آدمی نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کو کہا: کیا آپ کے خیال میں میں نے اپنی والدہ کے احسان کا بدلہ چکا دیا ہے؟ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: نہیں، بلکہ ایک سانس کا بدلہ بھی نہیں چکایا۔ پھر سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے طواف مکمل کیا اور مقام ابراہیم کے پاس آ کر دو رکعت نماز ادا کی اور مجھے مخاطب کر کے کہا: اے ابو موسیٰ کے بیٹے! یاد رکھو! ہر دو رکعت نماز اس گناہ کا کفارہ بن جاتی ہیں جو ان سے پہلے ہو چکا ہو۔

(١٢) (ث: ٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ

(١٠) صحيح مسلم: ١٥١٠؛ سنن أبي داود: ٥١٣٧؛ جامع الترمذي: ١٩٠٦؛ سنن ابن ماجه: ٣٦٥٩۔

(١١) [صحيح] مكارم الأخلاق لابن أبي الدنيا: ٢٣٥؛ شعب الإيمان للبيهقي: ٧٩٢٦۔

(١٢) [ضعيف] مكارم الأخلاق لابن أبي الدنيا: ٢٢٨۔
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

أَبِي هَلَالٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلٍ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَسْتَخْلِفُهُ مَرَوَانُ، وَكَانَ يَكُونُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، فَكَانَتْ أُمُّهُ فِي بَيْتٍ وَهُوَ فِي آخَرٍ، قَالَ: فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ وَقَفَ عَلَى بَابِهَا فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُمَّتَاهُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَتَقُولُ: وَعَلَيْكَ [السَّلَامُ] يَا بَنِي وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَيَقُولُ: رَحِمَكَ اللَّهُ كَمَا رَبَّنِي صَغِيرًا، فَتَقُولُ: رَحِمَكَ اللَّهُ كَمَا بَرَزْتَنِي كَبِيرًا، ثُمَّ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ صَنَعَ مِثْلَهُ.

ابومرہ رضی اللہ عنہ جو عقیل کے آزاد کردہ غلام تھے، کہتے ہیں کہ مروان رضی اللہ عنہ عام طور پر سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اپنا جانشین بنایا کرتے تھے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ذوالحلیفہ میں رہتے تھے، ان کی والدہ ایک گھر میں رہتی تھی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ دوسرے گھر میں رہتے تھے۔ ابومرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جب گھر سے باہر (ذوالحلیفہ سے مدینہ منورہ) جانا چاہتے تو اپنی والدہ کے دروازے پر کھڑے ہو کر سلام کرتے: اے میری پیاری ماں! آپ پر سلامتی ہو، اللہ کی رحمت اور اللہ کی برکتیں ہوں۔ وہ جواب میں کہتیں: اے میرے بیٹے! تجھ پر بھی سلامتی ہو، اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔ اس کے جواب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے جیسا کہ آپ نے مجھے بچپن میں پالا۔ وہ جواب میں کہتیں: تجھ پر بھی اللہ تعالیٰ رحم فرمائے جیسا کہ تو نے میرے ساتھ بڑھاپے میں اچھا سلوک کیا۔ اسی طرح جب گھر واپس آتے تو بھی اسی طرح کرتے۔

(۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَبَايَعُهُ عَلَى الْهِجْرَةِ، وَتَرَكَ أَبُو يَهُيَّ بَيْنَكِيَانِ، فَقَالَ: ((ارْجِعْ إِلَيْهِمَا، وَأَضِحْ كُهُمَا كَمَا أَبْكَيْتَهُمَا)).

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ہجرت پر بیعت کرنے کے لیے حاضر ہوا، جب کہ وہ اپنے والدین کو روتے ہوئے چھوڑ آیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان کے پاس لوٹ جاؤ اور انہیں ہنسا (خوش کر کے آؤ) جیسے تم نے انہیں رلایا ہے۔“

(۱۴) (ث: ۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الْفُذَيْلِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِيٍّ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَكِبَ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى أَرْضِهِ بِالْعَقِيقِ، فَإِذَا دَخَلَ أَرْضَهُ صَاحَ بِأَعْلَى صَوْتِهِ: عَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ يَا أُمَّتَاهُ! تَقُولُ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ. يَقُولُ: رَحِمَكَ اللَّهُ كَمَا رَبَّنِي صَغِيرًا، فَتَقُولُ: يَا بَنِي! وَأَنْتَ فَمَجَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا وَرَضِيَ عَنْكَ كَمَا بَرَزْتَنِي كَبِيرًا. قَالَ مُوسَى: كَانَ اسْمُ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو.

ابومرہ رضی اللہ عنہ جوامہانی بنت ابی طالب کے آزاد کردہ غلام تھے، بیان کرتے ہیں: وہ خود ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کی زمین عقیق کی طرف گئے، جب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنی زمین میں داخل ہوئے تو بلند آواز سے کہا: اے میری پیاری ماں! آپ پر سلامتی ہو، اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔ وہ جواب میں کہنے لگی: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ اور تجھ پر بھی سلامتی

ہو، اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے جیسا کہ آپ نے مجھے بچپن میں پالا، جواب میں وہ کہنے لگی: اے میرے پیارے بیٹے اللہ تجھے اچھا بدلہ دے اور تجھ سے راضی ہو جیسا کہ تو نے میرے ساتھ بڑھاپے میں اچھا سلوک کیا۔ موسیٰ (راوی حدیث) کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا نام: عبد اللہ بن عمرو ہے۔

۷۔ بَابُ: عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ

والدین کی نافرمانی کرنا

(۱۵) حَدَّثَنَا سَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَشْرَبُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْجَرِيرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَلَا أُتَبِّحُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكِبَايِرِ؟)) ثَلَاثًا، قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ)) - وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَكِنًا - ثُمَّ قَالَ: ((أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ)) مَا زَالَ يُكْرِّرُهَا حَتَّى قُلْنَا: لَيْتَهُ سَكَتَ.

سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں بڑے کبیرہ گناہوں کے بارے میں خبردار نہ کروں؟“ یہ تین بار فرمایا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیوں نہیں ضرور بتائیے: آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا“ آپ ﷺ ایک لگائے ہوئے تھے کہ ٹھیک ہو کر بیٹھ گئے، پھر فرمایا: ”خبردار! جھوٹی بات۔“ آپ ﷺ اسی کو بار بار دہراتے رہے حتیٰ کہ ہم نے (دل میں) کہا: کاش آپ ﷺ خاموش ہو جائیں۔

(۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ وَرَّادٍ - كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ - قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ ﷺ إِلَى الْمُغِيرَةِ ﷺ: أُنْكَبُ إِلَيْكَ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ وَرَّادٌ: فَأَمْلَى عَلَيَّ وَكَتَبْتُ بِبَدْيٍ: إِنِّي سَمِعْتُهُ يَنْهَى عَنْ كَثْرَةِ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةِ الْمَالِ، وَعَنْ قَيْلٍ وَقَالَ:

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب و زاذلہ اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے مغیرہ رضی اللہ عنہ کو لکھا: مجھے وہ حدیث لکھ کر بھیجو جو تم نے (خود) رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو، و زاذلہ اللہ عنہ کہتے ہیں: چنانچہ انہوں نے مجھے لکھوایا اور میں نے اپنے ان ہاتھوں سے لکھا: میں (مغیرہ بن شعبہ) نے نبی کریم ﷺ کو سنا کہ آپ کثرت سے سوال کرنے، مال کو ضائع کرنے اور قیل و قال سے منع فرمایا کرتے۔

۸۔ بَابُ: لَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ

اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو اپنے والدین پر لعنت کرے

(۱۷) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ﷺ قَالَ:

(۱۵) صحيح البخاري: ۵۹۷۶؛ صحيح مسلم: ۸۷؛ جامع الترمذي: ۱۹۰۱؛ سنن النسائي: ۴۰۱۰۔

(۱۶) صحيح البخاري: ۲۴۰۸، ۵۹۷۵، ۶۴۷۳؛ صحيح مسلم: ۵۹۳۔

(۱۷) صحيح مسلم: ۱۹۷۸؛ سنن النسائي: ۴۴۲۲؛ سنن أبي داود: ۲۰۳۴؛ جامع الترمذي: ۲۱۲۸۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

سُئِلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: هَلْ خَصَّكُمُ النَّبِيُّ ﷺ بِشَيْءٍ لَمْ يَخْصَّ بِهِ النَّاسَ كَافَّةً؟ قَالَ: مَا خَصَّنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَيْءٍ لَمْ يَخْصَّ بِهِ النَّاسَ، إِلَّا مَا فِي قِرَابِ سَيْفِي، ثُمَّ أَخْرَجَ صَحِيفَةً، فَإِذَا فِيهَا مَكْتُوبٌ: ((لَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ، لَعَنَ اللَّهُ مَنْ سَرَقَ مَتَارَ الْأَرْضِ، لَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ اللَّهَ مِنْ لَعْنٍ وَالِدِيهِ، لَعَنَ اللَّهُ مَنْ آوَى مُعَدِّثًا)).

سیدنا ابوطیفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: کیا نبی ﷺ نے آپ کو کچھ خاص ہدایات دی تھیں جو دوسروں کو نہ دی ہوں؟ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بالخصوص کوئی ایسی ہدایت نہیں دی جو عام لوگوں کو نہ دی ہو، البتہ ایک تحریر جو میری تلوار کے نیام میں ہے۔ پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ایک صحیفہ نکالا جس میں لکھا ہوا تھا: ”اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو غیر اللہ کے لیے ذبح کرے، اس شخص پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو زمین کی (حد بندی کی) نشانی چرائے، اس شخص پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو اپنے والدین پر لعنت کرے، اس شخص پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو بدعت کو پناہ دے۔“

۹۔ بَابُ: يَبْرُ وَالِدِيهِ مَا لَمْ يَكُنْ مَعْصِيَةً

والدین کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے بشرطیکہ (ان کا حکم) گناہ پر مبنی نہ ہو

(۱۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْحَطَّابِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ الْبَصْرِيُّ - لَقِيْتُهُ بِالرَّمْلَةِ - قَالَ: حَدَّثَنِي رَاشِدُ أَبُو مُحَمَّدٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَوْصَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِتِسْعٍ: ((لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ شَيْئًا، وَإِنْ قَطَعْتَ أَوْ حُرِّقْتَ، وَلَا تَتْرُكَنَّ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ مُتَعَمِّدًا، وَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا بَرَأَتْ مِنْهُ الدِّمَةُ، وَلَا تُشْرِبَنَّ الْخُمْرَ، فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ، وَأَطِيعْ وَالِدَيْكَ، وَإِنْ أَمَرَكَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ دُنْيَاكَ، فَاخْرُجْ لَهُمَا، وَلَا تَنَازِعَنَّ وَلَاةَ الْأَمْرِ، وَإِنْ رَأَيْتَ أَنَّكَ أَنْتَ، وَلَا تَفِرَنَّ مِنَ الزَّحْفِ، وَإِنْ هَلَكَتْ وَفَرَّ أَصْحَابُكَ، وَأَنْفِقْ مِنْ طَوْلِكَ عَلَى أَهْلِكَ، وَلَا تَرْفَعْ عَصَاكَ عَنْ أَهْلِكَ، وَأَخِفْهُمْ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ)).

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ نے نو باتوں کی وصیت فرمائی: ”اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا، اگرچہ تجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے یا تجھے جلا دیا جائے، جان بوجھ کر فرض نماز کبھی نہ چھوڑنا (کیونکہ) جس نے اسے جان بوجھ کر چھوڑا اس سے اللہ کا ذمہ ختم ہو گیا، شراب ہرگز نہ پیو، کیوں کہ یہ ہر برائی کی چابی ہے۔ اپنے والدین کی اطاعت کر، خواہ وہ تجھے حکم دیں کہ اپنے دنیاوی امور سے نکل جا تو ان دونوں کی اطاعت کرتے ہوئے نکل جا، حکومتی عہدیداروں (حکمرانوں) سے جھگڑا نہ کر، اگرچہ تو یہ سمجھتا ہو کہ تیری رائے ہی درست ہے۔ جنگ کے دوران میں نہ بھاگ اگرچہ تیرے ساتھی بھاگ جائیں اور تو شہید ہو جائے اپنی حیثیت کے مطابق اپنے اہل و عیال پر خرچ کر، اپنی (انگلی) کو اپنے گھروالوں پر نہ اٹھا اور انہیں اللہ عزوجل کے بارے میں ڈراتے رہو۔“

(۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنه قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: جِئْتُ أَبَايَ عَلَى الْهَجْرَةِ، وَتَرَكْتُ أَبَوَيَّ يَبْكِيَانِ، قَالَ: ((إِرْجِعْ إِلَيْهِمَا فَأُضِحْكِهُمَا كَمَا أَبْكَيْتُهُمَا)).

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: میں ہجرت پر آپ کی بیعت کرنے آیا ہوں، لیکن اپنے والدین کو روتا ہوا چھوڑ آیا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان کے پاس واپس جاؤ اور جیسے انہیں زلایا ہے ویسے ہی انہیں ہنساؤ۔“

(۲۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ الْأَعْمَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنه قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يُرِيدُ الْجِهَادَ، فَقَالَ: ((أَحْيٍ وَالِدَاكَ؟)) قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ: ((فَقِيهِمَا فَبَاهِدْ)).

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا وہ جہاد کرنے کا ارادہ رکھتا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟“ اس نے کہا: جی ہاں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر تو انہی میں جہاد کر۔“

۱۰۔ بَابُ: مَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ

جو والدین موجود ہونے کے باوجود جنت نہ پاسکا

(۲۱) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: ((رَغِمَ أَنْفُهُ، رَغِمَ أَنْفُهُ، رَغِمَ أَنْفُهُ))، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَنْ؟ قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ، أَوْ أَحَدَهُمَا، فَدَخَلَ النَّارَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اس کی ناک خاک آلودہ ہو، اس کی ناک خاک آلود ہو، اس کی ناک خاک آلود ہو۔“ (یعنی ذلیل و خوار ہو) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کون ہے وہ شخص؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پالیا مگر پھر بھی آگ میں داخل ہوا۔“

۱۱۔ بَابُ: مَنْ بَرَّ وَالِدَهُ زَادَ اللَّهُ فِي عُمْرِهِ

جو اپنے والد سے حسن سلوک کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں اضافہ فرمائے گا

(۲۲) حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ رَبَّانَ بْنِ فَاثِدٍ، عَنْ

(۱۹) [صحیح] سنن ابی داود: ۲۵۲۸؛ سنن ابن ماجہ: ۲۷۸۲؛ سنن النسائي: ۴۱۶۳۔

(۲۰) [صحیح البخاری: ۵۹۷۲، ۳۰۰۴؛ صحیح مسلم: ۲۵۴۹؛ جامع الترمذی: ۱۶۷۱؛ سنن النسائي: ۳۱۰۳۔

(۲۱) [صحیح مسلم: ۲۵۵۱؛ جامع الترمذی: ۳۵۴۵۔

(۲۲) [ضعیف] شعب الایمان للمصنفین: ۷۸۵؛ المعجم الصغیر: ۱۵۴؛ کتاب: کاسب سے بڑا مفت مرکز

سَهْلُ بْنُ مُعَاذٍ، عَنْ أَبِيهِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ بَرَّ وَالِدَيْهِ طُوبَى لَهُ، زَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي عُمْرِهِ)).
 ۲۲۔ سیدنا معاذ جونی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کیا اس کے لیے خوشخبری ہے! اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں اضافہ فرمائے گا۔“

۱۲۔ بَابُ: لَا يَسْتَغْفِرُ لِأَبِيهِ الْمُشْرِكِ

مشرك باپ کے لیے استغفار نہ کرے

(۲۳) (ث: ۹) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ يَزِيدَ النَّخَوِيِّ، عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه، فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِنَّمَا يُلْغَنُ عِنْدَكَ الْكِبَرُ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أَفْ وَلَا تَنْهَرُهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا﴾ وَأَخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذَّلَّةِ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيْتَنِي صَغِيرًا﴾ (۱۷/الإسراء: ۲۳، ۲۴)، فَسَخَّطَهَا الْآيَةُ الَّتِي فِي بَرَاءةٍ: ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أَوْلَىٰ قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ﴾ (۹/التوبة: ۱۱۳)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ آیت کریمہ: ﴿إِنَّمَا يُلْغَنُ عِنْدَكَ الْكِبَرُ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا.....﴾ ”اگر تیری موجودگی میں ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے اف تک نہ کہنا، نہ ہی انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا، بلکہ ان کے ساتھ ادب و احترام سے گفتگو کرنا، عاجزی اور محبت کے ساتھ ان کے سامنے تواضع کا بازو پست کیے رکھنا اور دعا کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار! ان پر ایسے ہی رحم کر جس طرح انہوں نے بچپن میں میری پرورش کی۔“ کے بارے میں کہتے ہیں: اسے سورۃ براءۃ کی درج ذیل آیت کریمہ نے منسوخ کر دیا ہے: ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ.....﴾ ”پیغمبر اور ایمان والوں کے لیے جائز نہیں کہ وہ مشرکین کے لیے مغفرت کی دعا مانگیں اگرچہ وہ قرابت دار ہی ہوں، اس امر کے ظاہر ہو جانے کے بعد کہ یقیناً وہ دوزخی ہیں۔“

۱۳۔ بَابُ: بَرُّ الْوَالِدِ الْمُشْرِكِ

مشرك باپ سے حسن سلوک کرنا

(۲۴) (ث: ۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا سِمَاكُ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضي الله عنه قَالَ: نَزَلَتْ فِي أَرْبَعِ آيَاتٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى: كَانَتْ أُمِّي حَلَقَتْ أَنْ لَا تَأْكُلْ وَلَا تَشْرَبَ حَتَّىٰ أَفَارِقَ مُحَمَّدًا ﷺ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ

لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطْعَمُهُمَا وَصَاحِبُهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا» (٣١/ لقمان: ١٥) . وَالثَّانِيَةُ: إِنِّي كُنْتُ أَخَذْتُ سَيْفًا أَعْجَبَنِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَبْ لِي هَذَا، فَتَزَلْتُ: «يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ» (٨/ الأنفال: ١) . وَالثَّالِثَةُ: إِنِّي مَرَضْتُ فَأَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَقْسِمَ مَالِي، أَقْأَوْصِي بِالنِّصْفِ؟ فَقَالَ: ((لَا)) فَقُلْتُ: الثُّلُثُ؟ فَسَكَتَ، فَكَانَ الثُّلُثُ بَعْدَهُ جَائِزًا . وَالرَّابِعَةُ: إِنِّي شَرِبْتُ الْخَمْرَ مَعَ قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَضَرَبَ رَجُلٌ مِنْهُمْ أَنْفِي بِلَحْيِي جَمَلٍ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَحْرِيمَ الْخَمْرِ .

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کتاب اللہ کی چار آیات میرے بارے میں نازل ہوئی ہیں:

- ۱۔ میری والدہ نے قسم کھالی کہ وہ نہ کھائے گی نہ پیے گی یہاں تک کہ میں محمد ﷺ کو چھوڑ دوں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: «وَأَنْ جَاهِدَكَ عَلَى أَنْ تُشْرِكَ.....» ”اگر وہ دونوں تجھ پر اس بات کا دباؤ ڈالیں کہ تو میرے ساتھ شرک کرے، جس کا تجھے علم نہ ہو تو ان کا کہنا نہ ماننا، ہاں دنیا میں ان کے ساتھ اچھی طرح بسر کرنا۔“
- ۲۔ میں نے (مال غنیمت میں سے) ایک تلوار حاصل کی جو مجھے بہت اچھی لگی، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ مجھے ہبہ کر دیجئے تو یہ آیت نازل ہوئی: «يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ» (٨/ الأنفال: ١) ”وہ آپ سے مال غنیمت کے متعلق پوچھتے ہیں۔“

۳۔ میں بیمار ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ میرے پاس (عیادت کے لیے) تشریف لائے، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں چاہتا ہوں کہ اپنا مال تقسیم کر دوں، تو کیا میں نصف مال کی وصیت کر سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں“ میں نے پوچھا: تیسرے حصہ کی؟ آپ ﷺ خاموش ہو گئے، لہذا اس کے بعد ایک تہائی حصہ مال کی وصیت کرنا جائز ہو گیا۔

۴۔ میں نے انصار کی ایک جماعت کے ساتھ شراب پی تھی، ان میں سے ایک آدمی نے اونٹ کے جڑے کی ہڈی میری ناک پر ماری، میں نبی ﷺ کے پاس آیا تو اللہ تعالیٰ نے شراب کی حرمت نازل فرمادی۔

(۲۵) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ: أَخْبَرَنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَتَيْتَنِي أُمِّي رَاغِبَةً فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ: أَصْلُهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) . قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا: «لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ» (٦٨/ الممتحنة: ٨)

سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی کریم ﷺ کے دور میں میری والدہ میرے حسن سلوک کی امید کرتے ہوئے میرے پاس آئی، میں نے نبی ﷺ سے پوچھا: کیا میں اپنی والدہ سے صلہ رحمی کر سکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں“ ابن عیینہ (راوی حدیث) نے کہا: اللہ تعالیٰ نے اسی کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی: «لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ...» ”جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائی نہیں کی اور تمہارے گھروں سے بھی نہیں نکالا، اللہ تعالیٰ تمہیں ان کے ساتھ حسن سلوک کرنے سے نہیں روکتا۔“

(۲۶) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنه يَقُولُ: رَأَى عُمَرُ رضي الله عنه حُلَّةَ سَيِّرَاءِ ثُبَاعٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ابْتَغِ هَذِهِ فَالْبَسْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَإِذَا جَاءَكَ الْوُفُودُ، قَالَ ﷺ: ((إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَقَ لَهُ)) فَأَتَيْتِ النَّبِيَّ ﷺ مِنْهَا بِحُلٍّ، فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ بِحُلَّةٍ، فَقَالَ: كَيْفَ أَلْبَسَهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ؟ قَالَ: ((إِنِّي لَمْ أُعْطِكُهَا لِتَلْبَسَهَا، وَلَكِنْ تَبِيعَهَا أَوْ تَكْسُوهَا)) فَأَرْسَلَ بِهَا عُمَرُ إِلَى أَخِي لَهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میرے والد عمر رضی اللہ عنہ نے سیراء (ریشم) کا چڑھ فروخت ہوتے ہوئے دیکھا تو کہا: اے اللہ کے رسول! آپ اس کو خرید لیں، جمعہ کے دن اور جب آپ کے پاس وفود آئیں تو اسے پہنا کریں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے تو وہی پہن سکتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔“ پھر اس کے بعد نبی ﷺ کے پاس اسی طرح کے کئی چغے آئے تو آپ ﷺ نے (ان میں سے) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی طرف بھی ایک چغہ بھیجا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں اسے کیسے پہن سکتا ہوں جبکہ آپ تو اس کے بارے میں فرما چکے ہیں جو فرمانا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے تجھے یہ اس لیے نہیں دیا کہ تم خود اسے پہنو، بلکہ اس لیے دیا ہے کہ تم اسے بیچ دو یا کسی کو پہنا دو۔“ چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے وہ چغہ مکہ مکرمہ میں رہائش پذیر اپنے ایک بھائی کو بھیج دیا جو ابھی تک مسلمان نہیں ہوا تھا۔

۱۴۔ بَابُ: لَا يَسْبُ وَالِدِيهِ

کوئی اپنے والدین کو گالی نہ دے

(۲۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِبرَاهِيمَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ الْكَبَائِرُ أَنْ يَشْتُمَ الرَّجُلُ وَالِدَهُ)) فَقَالُوا: كَيْفَ يَشْتُمُ؟ قَالَ: ((يَشْتُمُ الرَّجُلُ أَبَا الرَّجُلِ، فَيَشْتُمُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ))

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”کبیرہ گناہوں میں سے یہ یہی ہے کہ آدمی اپنے والدین کو گالی دے۔“ صحابہ کرام نے عرض کیا: آدمی اپنے والدین کو کیسے گالی دے سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بھائی کسی دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ جواب میں اس کے ماں باپ کو گالی دیتا۔“

(۲۸) (ث: ۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جَرِيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ ابْنَ الْحَارِثِ بْنِ سُفْيَانَ يَزْعُمُ، أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ عِيَّاضٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو رضي الله عنه وَالْعَاصِمَ رضي الله عنه يَقُولُ: مِنَ الْكَبَائِرِ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى أَنْ يَسْتَسِيبَ الرَّجُلُ لَوَالِدِهِ.

(۲۶) صحيح البخاري: ۵۹۸۱، ۸۸۶؛ سنن النسائي: ۵۲۹۹.

(۲۷) صحيح البخاري: ۵۹۷۳؛ صحيح مسلم: ۹۰؛ جامع الترمذي: ۱۹۰۲؛ سنن أبي داود: ۱۰۱۰.

(۲۸) [حسن] الجامع لابن وهب: ۱۴۲.

سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے ہاں کبیرہ گناہوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آدمی اپنے والد کو گالی دینے کے لیے نشانہ بنادے۔

۱۵۔ بَابُ: عُقُوبَةُ عُقُوقِ الْوَالِدَيْنِ

والدین کی نافرمانی کی سزا

(۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَيْسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ ذَنْبٍ أَجْدَرُ أَنْ يُعَجَّلَ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةُ مَعَ مَا يُدْخِرُ لَهُ، مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ)).

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ نے فرمایا: ”ظلم اور قطع رحمی سے بڑھ کر کوئی گناہ ایسا نہیں کہ جس کے مرتکب کو دنیا میں بھی جلد سزا ملے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ سزا آخرت کے لیے بھی باقی رکھی جائے۔“

(۳۰) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا تَقُولُونَ فِي الزَّنا، وَشُرْبِ الْخَمْرِ، وَالسَّرِقَةِ؟)) قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((هُنَّ الْفَوَاحِشُ، وَفِيهِنَّ الْعُقُوبَةُ، أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكِبَايِرِ؟ الشُّرْكُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ)) وَكَانَ مَتَكِنًا فَاحْتَفَزَ، قَالَ: ((وَالزُّوْرُ)).

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم زنا، شراب نوشی اور چوری کے بارے میں کیا کہتے ہو؟“ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ سب بے حیائی کے کام ہیں اور ان میں سزا بھی ہے، کیا میں تمہیں بڑے کبیرہ گناہوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا اور والدین کی نافرمانی کرنا ہے۔“ آپ ﷺ ٹیک لگائے ہوئے تھے کہ اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا: ”اور جھوٹی بات بھی۔“

۱۶۔ بَابُ: بُكَاءُ الْوَالِدَيْنِ

والدین کو رونا

(۳۱) (ث: ۱۱) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مَخْرَاقٍ، عَنْ طَيْسَلَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: بُكَاءُ الْوَالِدَيْنِ مِنَ الْعُقُوقِ وَالْكِبَايِرِ.

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: والدین کو رونا نافرمانی اور کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

(۲۹) [صحیح] سنن ابی داود: ۴۹۰۲؛ سنن ابن ماجہ: ۴۲۱۱؛ جامع الترمذی: ۲۵۱۱۔

(۳۰) [ضعیف] المعجم الكبير للطبرانی: ۲۹۲۴۔

(۳۱) [صحیح] مصنف عبد الرزاق: ۱۹۷۰۵؛ شعب الإيمان للبيهقي: ۷۹۱۷۔
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

۱۷۔ باب: دَعْوَةُ الْوَالِدَيْنِ

والدین کی بددعا

(۴۲) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى - هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ - عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَّهُنَّ، لَا شَكَّ فِيهِنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْوَالِدَيْنِ عَلَى وَلَدِهِمَا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ نے فرمایا: ”تین قسم کی دعائیں قبول ہوتی ہیں، ان (کی قبولیت) میں کوئی شک نہیں: مظلوم کی بددعا، مسافر کی دعا اور والدین کی اپنی اولاد کے لیے بددعا۔“

(۴۳) حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شُرَحْبِيلٍ - أَخِي بَنِي عَبْدِ الدَّارِ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا تَكَلَّمُ مَوْلُودٌ مِنَ النَّاسِ فِي مَهْدٍ إِلَّا عَيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ، وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ))، قِيلَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! وَمَا صَاحِبُ جُرَيْجٍ؟ قَالَ: ((فَإِنَّ جُرَيْجًا كَانَ رَجُلًا رَاهِبًا فِي صَوْمَعَةٍ لَهُ، وَكَانَ رَاعِيًا بَقَرٍ يَأْوِي إِلَى أَسْفَلِ صَوْمَعَتِهِ، وَكَانَتْ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ الْقَرْيَةِ تَخْتَلِفُ إِلَى الرَّاعِي، فَأَتَتْ أُمَّهُ يَوْمًا فَقَالَتْ: يَا جُرَيْجُ! وَهُوَ يَصْلِي، فَقَالَ فِي نَفْسِهِ وَهُوَ يَصْلِي: أُمِّي وَصَاحِبِي؟ فَرَأَى أَنْ يُؤَثِّرَ صَلَاتَهُ، ثُمَّ صَرَخَتْ بِهِ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ فِي نَفْسِهِ: أُمِّي وَصَاحِبِي؟ فَرَأَى أَنْ يُؤَثِّرَ صَلَاتَهُ، فَقَالَ: أُمِّي وَصَاحِبِي؟ فَرَأَى أَنْ يُؤَثِّرَ صَلَاتَهُ، فَلَمَّا لَمْ يَجِبْهَا قَالَتْ: لَا أَمَاتَكَ اللَّهُ يَا جُرَيْجُ حَتَّى تَنْظُرَ فِي وَجْهِهِ الْمُؤْمَسَاتِ، ثُمَّ انْصَرَفَتْ. فَأَتَى الْمَلِكُ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ وَلَدَتْ، فَقَالَ: مِمَّنْ؟ قَالَتْ: مِنْ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَصَاحِبُ الصَّوْمَعَةِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: اهْدِمُوا صَوْمَعَتَهُ، وَأَتُونِي بِهِ، فَضَرَبُوا صَوْمَعَتَهُ بِالْفُتُوسِ حَتَّى وَقَعَتْ. فَجَعَلُوا يَدَهُ إِلَى عُنُقِهِ بِحَبْلِ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِ، فَمَرَّ بِهِ عَلَى الْمُؤْمَسَاتِ، فَرَأَتْهُنَّ فَتَبَسَّسْنَ، وَهُنَّ يَنْظُرْنَ إِلَيْهِ فِي النَّاسِ، فَقَالَ الْمَلِكُ: مَا تَرَعُمُ هَذِهِ؟ قَالَ: مَا تَرَعُمُ؟ قَالَ: تَرَعُمُ أَنْ وَلَدَهَا مِنْكَ، قَالَ: أَنْتِ تَرَعِمِينَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: أَيْنَ هَذَا الصَّغِيرُ؟ قَالُوا: هُوَ ذَا فِي حِجْرِهَا، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ: مَنْ أَبُوكَ؟ قَالَ: رَاعِي الْبَقَرِ. قَالَ الْمَلِكُ: أَنْجَعِلْ صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: مِنْ فِصَّةٍ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَمَا نَجْعَلُهَا؟ قَالَ: رُدُّوْهَا كَمَا كَانَتْ، قَالَ: فَمَا الَّذِي تَبَسَّمْتَ؟ قَالَ: أُمُّرًا عَرَفْتُهُ، أَذَرَكْتَنِي دَعْوَةَ أُمِّي، ثُمَّ أَخْبَرَهُمْ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”گود میں عیسیٰ علیہ السلام اور جرجہ والے بچے

(۴۲) [حسن] سنن ابی داود: ۱۵۳۶؛ جامع الترمذی: ۳۴۴۸؛ سنن ابن ماجہ: ۳۸۶۲۔

(۴۳) صحیح البخاری: ۲۴۸۲، ۳۴۳۶؛ صحیح مسلم: ۲۵۵۰۔

١٨ - بَابُ: عَرَضُ الْإِسْلَامِ عَلَى الْأُمِّ النَّصْرَانِيَّةِ

عیسائی ماں کو اسلام کی دعوت دینا

(٣٤) حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو كَثِيرٍ السَّحْمِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رضي الله عنه يَقُولُ: مَا سَمِعْتُ بِي أَحَدًا يَهُودِيٌّ وَلَا نَصْرَانِيٌّ إِلَّا أَجَبَنِي، إِنَّ أُمَّي كُنْتُ أُرِيدُهَا

عَلَى الْإِسْلَامِ فَتَأْسَى، فَقُلْتُ لَهَا، قَابَتْ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: ادْعُ اللَّهَ لَهَا، فَدَعَا، فَأَتَيْتَهَا، وَقَدْ أَجَانَتْ عَلَيْهَا الْبَابَ، فَقَالَتْ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! إِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ، فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: ادْعُ اللَّهَ لِي وَلَأُمِّي، فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ، عَبْدُكَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَأُمُّهُ، أَحْبِبْهُمَا إِلَى النَّاسِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جو یہودی یا نصرانی بھی میرے متعلق سنتا ہے وہ ضرور مجھ سے محبت کرنے لگتا ہے، واقعہ کچھ یوں ہے: میں چاہتا تھا کہ میری والدہ اسلام قبول کرے، لیکن وہ انکار کرتی رہی، ایک مرتبہ میں نے اسے (اسلام قبول کرنے کا) کہا مگر اس نے انکار کر دیا۔ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: آپ میری والدہ کے لیے دعا فرمائیں تو آپ ﷺ نے دعا فرمائی، پھر میں واپس اپنی والدہ کے پاس آیا اس نے دروازہ بند کر رکھا تھا۔ کہنے لگی: اے ابو ہریرہ! میں نے اسلام قبول کر لیا، میں نے نبی ﷺ کو خبر دی اور عرض کیا: آپ میرے اور میری والدہ کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں، آپ ﷺ نے پھر دعا فرمائی: ”اے اللہ! اپنے بندے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور اس کی والدہ کو لوگوں کے ہاں محبوب بنادے۔“

۱۹۔ بَابُ بَرِّ الْوَالِدَيْنِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا

والدین کی وفات کے بعد ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا

(۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْغَسِيلِ قَالَ: أَخْبَرَنِي أُسَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أُسَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلْ بَقِيَ مِنْ بَرِّ أَبِي شَيْءٍ بَعْدَ مَوْتِهِمَا أَبْرُهُمَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ، خِصَالُ أَرْبَعٍ: الدُّعَاءُ لَهُمَا، وَالِاسْتِغْفَارُ لَهُمَا، وَإِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا، وَإِكْرَامُ صَدِيقِهِمَا، وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِي لَا رَحِمَ لَكَ إِلَّا مِنْ قَبْلِهِمَا))

علی بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: سیدنا ابواسید رضی اللہ عنہ لوگوں سے یہ حدیث بیان کر رہے تھے: ایک مرتبہ ہم نبی ﷺ کے پاس تھے اور کسی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا میرے والدین کی وفات کے بعد بھی مجھ پر کوئی ایسی چیز باقی ہے جس کے ذریعہ میں ان کے ساتھ حسن سلوک کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں چار طریقے ہیں: ان کے لیے دعا کرنا اور ان کے لیے استغفار کرنا، ان کے وعدوں کو ایفا کرنا، ان کے دوستوں کی عزت کرنا اور ان رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنا جن سے تعلق صرف ان (والدین) کے واسطے سے ہو۔“

(۲۶) (ث: ۱۲) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: تَرَفُّعُ لِلْمَيِّتِ بَعْدَ مَوْتِهِ دَرَجَتُهُ. فَيَقُولُ: أَيُّ رَبِّ، أَيُّ شَيْءٍ هَذِهِ؟ فَيُقَالُ: وَلَدُكَ اسْتَغْفَرَ لَكَ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: موت کے بعد مرنے والے کا درجہ بلند کیا جاتا ہے تو وہ پوچھتا ہے: اے میرے رب! یہ کیا چیز ہے (جس کی وجہ سے میرا درجہ بلند ہوا)؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تیرے بیٹے نے تیرے لیے استغفار کیا ہے۔

(۲۷) (ث: ۱۳) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ، عَنْ غَالِبٍ قَالَ: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَيْلَةً، فَقَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِي هُرَيْرَةَ، وَلِأُمِّي، وَلِمَنْ اسْتَغْفَرَ لَهُمَا. قَالَ مُحَمَّدٌ: فَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُ لَهُمَا حَتَّى نَدْخُلَ فِي دَعْوَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ.

محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم ایک رات ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے دعا کی: اے اللہ! ابو ہریرہ اور اس کی والدہ کی مغفرت فرما اور اس شخص کی بھی مغفرت فرما جو ان کے لیے استغفار کرے۔ محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم ان دونوں کے لیے استغفار کرتے ہیں تاکہ ہم بھی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی دعا میں شامل ہو جائیں۔

(۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْعَلَاءُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا مَاتَ الْعَبْدُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب بندہ فوت ہو جاتا ہے تو تین اعمال کے سوا اس کے سب عمل منقطع ہو جاتے ہیں (وہ تین یہ ہیں): صدقہ جاریہ، وہ علم جس سے نفع حاصل کیا جاتا رہے، یا نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے۔“

(۲۹) حَدَّثَنَا يَسْرَةُ بْنُ صَفْوَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ أُمِّي تَوَفَّيْتُ وَلَمْ تُوصِ، أَفَيَنْفَعُنِي أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! میری والدہ فوت ہو چکی ہے اور اس نے کوئی وصیت نہیں کی تو کیا میرا اس کی طرف سے صدقہ کرنا اسے فائدہ دے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں“

۲۰۔ بَابُ: بَرٌّ مَنْ كَانَ يَصِلُهُ أَبُوهُ

والد کے ساتھ میل جول رکھنے والوں سے اچھا سلوک کرنا

(۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، مَرَّ أَعْرَابِيٌّ فِي سَفَرٍ، وَكَانَ أَبُو الْأَعْرَابِيِّ صَدِيقًا لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: أَلَسْتُ ابْنَ فَلَانٍ؟ قَالَ: بَلَى، فَأَمَرَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ بِحِمَارٍ كَانَ يَسْتَعْقِبُ، وَنَزَعَ عِمَامَتَهُ عَنْ رَأْسِهِ فَأَعْطَاهُ. فَقَالَ بَعْضُ مَنْ مَعَهُ: أَمَا يَكْفِيهِ ذِرْهَمَانِ؟ فَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَحْفَظُ وَدَّ أَيْبِكَ، لَا تَقْطَعُهُ فَيُطْفِئَ اللَّهُ نُورَكَ)).

(۲۷) [صحیح]

(۲۸) صحیح مسلم: ۱۶۳۱؛ جامع الترمذی: ۱۳۷۶؛ سنن النسائی: ۳۶۵۱؛ سنن أبی داود: ۲۸۸۰؛

(۲۹) صحیح البخاری: ۲۷۵۶؛ سنن أبی داود: ۲۸۸۲؛ جامع الترمذی: ۶۶۹؛ سنن النسائی: ۳۶۵۴۔

(۴۰) صحیح مسلم: ۲۵۵۲۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں ایک دیہاتی (میرے پاس سے) گزرا، اس دیہاتی کا والد عمر رضی اللہ عنہ کا دوست تھا۔ اس دیہاتی نے کہا: کیا تم فلاں کے بیٹے نہیں ہو؟ (ابن عمر رضی اللہ عنہما نے) جواب دیا: جی ہاں، پھر سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنا وہ گدھا جو وہ ساتھ لائے تھے اسے دینے کا حکم دیا اور اپنے سر سے گھڑی اتار کر اسے عنایت فرمادی، اس پر بعض ساتھیوں نے عرض کیا کہ کیا اسے دو درہم دے دینا ہی کافی نہ تھے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: ”اپنے والد کی دوستی کا خیال رکھنا، اسے کا ثنات ورنہ اللہ تعالیٰ تیرا نور بھادے گا۔“

(۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عُمَرَ عُمَانُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَبْرَّ الْبِرِّ أَنْ يَصِلَ الرَّجُلُ أَهْلَ وَدَّ أَبِيهِ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سب سے بڑھ کر حسن سلوک یہ ہے کہ آدمی اپنے والد کے دوستوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔“

۲۱۔ بَابُ: لَا تَقْطَعْ مَنْ كَانَ يَصِلُ أَبَاكَ فَيُطْفَأُ نُورُكَ

تیرے والد کا جس سے تعلق تھا اس سے قطع تعلق نہ کر، ورنہ تیرا نور بجھ جائے گا

(۴۲) (ث: ۱۴) أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَاحِقٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ الزُّرْقِيُّ، أَنَّ أَبَاهُ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ مَعَ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، فَمَرَّ بِنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مُتَكِنًا عَلَى ابْنِ أَخِيهِ، فَتَفَقَّدَ عَنِ الْمَجْلِسِ، ثُمَّ عَطَفَ عَلَيْهِ، فَرَجَعَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: مَا شِئْتُمْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ؟ - مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا - فَوَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ، إِنَّهُ لَفِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ - مَرَّتَيْنِ -: لَا تَقْطَعْ مَنْ كَانَ يَصِلُ أَبَاكَ، فَيُطْفَأُ بِذَلِكَ نُورُكَ.

جناب عبادہ زرقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ کی مسجد میں عمرو بن عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، ہمارے پاس سے سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اپنے بھتیجے کا سہارا لیے ہوئے گزرے وہ مجلس چھوڑ کر گزر گئے پھر واپس آئے اور دو یا تین مرتبہ یہ فرمایا: اے عمرو بن عثمان! تم جو چاہو کرلو! مجھے اس ذات کی قسم جس نے محمد رسول اللہ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے حقیقت یہی ہے کہ یہ بات اللہ کی کتاب (تورات) میں دو مرتبہ آئی ہے کہ تو اس شخص سے قطع تعلق نہ کر جو تیرے باپ کے ساتھ حسن سلوک کرتا تھا ورنہ اس کی وجہ سے تیرا نور بجھا دیا جائے گا۔

(۴۱) صحیح مسلم ۲۵۵۲؛ سنن ابی داود: ۵۱۴۳؛ جامع الترمذی: ۱۹۰۳۔

(۴۲) [ضعیف]

۲۲۔ بَابُ: الْوُدُّ يَتَوَارَثُ

محبت ورثہ میں ملتی ہے

(۴۳) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَلَانَ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كَفَيْتَكَ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْوُدَّ يَتَوَارَثُ)).

جناب ابو بکر بن حزم رحمہ اللہ نبی کریم ﷺ کے کسی صحابی سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: تجھے یہی بات کافی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ محبت ورثہ میں ملتی ہے۔“

۲۳۔ بَابُ: لَا يُسَمِّي الرَّجُلُ أَبَاهُ، وَلَا يَجْلِسُ قَبْلَهُ، وَلَا يَمْشِي أَمَامَهُ

کوئی اپنے والد کو نام سے نہ بلائے، نہ اس سے پہلے بیٹھے اور نہ اس کے آگے چلے

(۴۴) (ث: ۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ زَكَرِيَّا قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ - أَوْ غَيْرِهِ - أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَبْصَرَ رَجُلَيْنِ فَقَالَ لِأَحَدِهِمَا: مَا هَذَا مِنْكَ؟ فَقَالَ: أَبِي، فَقَالَ: لَا تَسْمُو بِاسْمِهِ، وَلَا تَمْشِي أَمَامَهُ، وَلَا تَجْلِسُ قَبْلَهُ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے دو آدمیوں کو دیکھا تو ان میں سے ایک سے پوچھا: یہ (دوسرا شخص) تمہارے ساتھ کون ہے؟ اس نے کہا: میرا والد ہے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو اسے اس کے نام سے نہ پکارا کر، نہ اس کے آگے چلا کر اور نہ ہی اس سے پہلے بیٹھا کر۔

۲۴۔ بَابُ: هَلْ يُكْنَى أَبَاهُ؟

کیا اپنے والد کو کنیت سے پکارا جا سکتا ہے؟

(۴۵) (ث: ۱۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ بُنَاتَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ لَهُ سَالِمٌ: الصَّلَاةُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ.

جناب شہر بن حوشب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نکلے تو سالم نے انہیں کہا: اے ابو عبد الرحمن! نماز (یعنی نماز کا وقت ہو گیا ہے)۔

(۴۳) [ضعيف] شعب الإيمان للبيهقي: ۷۸۹۹؛ المستدرک للحاکم: ۱۷۶ / ۴۔

(۴۴) [صحيح] مصنف عبد الرزاق: ۲۰۱۳۴؛ شعب الإيمان للبيهقي: ۷۸۹۴۔

(۴۵) [ضعيف] کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

(۴۶) (ث: ۱۷) قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ -يَعْنِي: الْبُخَارِيُّ-: حَدَّثَنَا أَصْحَابُنَا، عَنْ وَكِيعٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: لَكِنْ أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ قَضَى .
سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: لیکن ابو حفص عمر رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا۔

۲۵۔ بَابُ: وَجُوبُ صَلَاةِ الرَّجُلِ

صلہ رچی کرنا واجب ہے

(۴۷) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا ضَمْضَمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْحَنْفِي قَالَ: حَدَّثَنَا كَلْبُ بْنُ مَنُفَعَةَ قَالَ: قَالَ جَدِّي: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبْرُ؟ قَالَ: ((أُمَّكَ وَأَبَاكَ، وَأُخْتُكَ وَأَخَاكَ، وَمَوْلَاكَ الَّذِي يَلِي ذَاكَ، حَقٌّ وَاجِبٌ، وَرَحِمَ مَوْصُولٌ)).

کلب بن منفعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے دادا نے نبی ﷺ سے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! میں کس کے ساتھ حسن سلوک کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنی والدہ اور اپنے والد سے، اپنی بہن اور اپنے بھائی سے اور اپنے دیگر قرابت داروں سے۔ یہ واجب حق اور صلہ رچی ہے۔“

(۴۸) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ (الشعراء: ۲۱۴) قَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَنَادَى: ((يَا بَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤْيٍ! انْقِدُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ! انْقِدُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا بَنِي هَاشِمٍ! انْقِدُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا بَنِي الْمُطَّلِبِ! انْقِدُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ. يَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ! انْقِدِي نَفْسِكَ مِنَ النَّارِ، فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، غَيْرَ أَنْ لَكُمْ رَحِمًا سَابَلَهَا بِبِلَالِهَا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت: ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ ”اور آپ اپنے قریبی رشتے داروں کو ڈرائیے“ نازل ہوئی تو آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور آواز دی: ”اے بنو کعب بن لوی! اپنی جانوں کو آگ سے بچالو، اے بنو عبد مناف! اپنی جانوں کو آگ سے بچالو، اے بنو ہاشم! اپنی جانوں کو آگ سے بچالو، اے بنو عبد المطلب! اپنی جانوں کو آگ سے بچالو، اے فاطمہ بنت محمد! اپنی جان کو آگ سے بچالے، بے شک میں اللہ کی طرف سے تیرے لیے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں سوائے حق قرابت داری کے، وہ میں ادا کرتا رہوں گا۔“

(۴۶) [صحیح]

(۴۷) [ضعیف] سنن أبی داود: ۵۱۴۰۔

(۴۸) صحیح البخاری: ۲۷۵۲، ۴۷۷۱؛ صحیح مسلم: ۲۰۴؛ سنن النسائی: ۳۶۴۴؛ جامع الترمذی: ۳۱۸۵۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

۲۶۔ بَابُ: صَلَۃُ الرَّحِمِ

صلہ رحمی کرنا

(۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ يَذْكُرُ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا عَرَضَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فِي مَسِيرَةٍ، فَقَالَ: أَخْبِرْنِي مَا يُقَرِّبُنِي مِنَ الْجَنَّةِ، وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: ((تَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتَقِيْمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ)).

سیدنا ابوالایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی آدمی سفر کے دوران نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: آپ مجھے ایسا عمل بتلائیے جو مجھے جنت کے قریب اور دوزخ سے دور کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بٹھرا، نماز قائم کر، زکوٰۃ ادا کر اور صلہ رحمی کر۔“

(۵۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي مُرَدٍّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْخَلْقَ، فَلَمَّا فَرَّغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ، فَقَالَ: مَهْ، قَالَتْ: هَذَا مَقَامُ الْعَانِدِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ، قَالَ: أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مِنْ وَصْلِكَ، وَأَقْطَعَ مِنْ قَطْعِكَ؟ قَالَتْ: بَلَى يَا رَبِّ! قَالَ: فَذَلِكَ لَكَ)) ثُمَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: اْفِرُّوْا إِنْ شِئْتُمْ: «فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتَقَطَّعُوا أَرْحَامَكُمْ» (۴۷/ محمد: ۲۲)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل نے مخلوق کو پیدا فرمایا پھر جب وہ اس سے فارغ ہوا (یعنی جب مخلوق کی پیدائش ہو چکی) تو رحم کھڑا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ٹھہر جا۔ رحم نے عرض کیا: یہ قطع رحمی سے تیری پناہ میں آنے کا مقام ہے۔ ارشاد ہوا: کیا تو اس بات سے راضی نہیں کہ جو تجھے جوڑے میں بھی اسے جوڑوں اور جو تجھے توڑے میں بھی اسے توڑوں؟ رحم نے عرض کیا: اے میرے رب! میں اس سے راضی ہوں، ارشاد ہوا: پھر ایسے ہی ہو گا۔“ پھر سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم چاہو تو (اس بات کی تصدیق کے لیے) یہ آیت پڑھ لو: «فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ...» پھر تم سے یہ بھی توقع ہے کہ اگر تمہیں حکومت مل جائے تو تم زمین میں فساد کرو گے اور اپنے رحموں کو قطع کرو گے۔“

(۵۱) (ت: ۱۸) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: «وَأَتِذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ» (۱۷/ الإسراء: ۲۶)، قَالَ: بَدَأَ فَأَمَرَهُ بِأَوْجِبِ الْحَقُّوقِ، وَدَلَّهُ عَلَىٰ أَفْضَلِ الْأَعْمَالِ إِذَا كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَقَالَ: «وَأَتِذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ

(۴۹) صحيح البخاري: ۵۹۸۳؛ صحيح مسلم: ۱۳؛ سنن النسائي: ۴۶۸۔

(۵۰) صحيح البخاري: ۴۸۳۰؛ صحيح مسلم: ۲۴۵۴۔

(۵۱) [ضعيف] التاريخ الكبير للبخاري: ۱/ ۲۳۶؛ تفسير ابن أبي حاتم: ۱۳۲۴۸؛ جامع البيان للطبري: ۲۲۲۷۱۔
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

وَابْنُ السَّبِيلِ ﴿١٧/ الإسراء: ٢٦﴾، وَعَلَّمَهُ إِذَا لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ شَيْءٌ كَيْفَ يَقُولُ، فَقَالَ: ﴿وَأَمَّا تَعْرِضَنَ عَنْهُمْ ابْتِغَاءَ رَحْمَةٍ مِنْ رَبِّكَ تَرْجُوهَا فَقُلْ لَهُمْ قَوْلًا مَيُوسِرًا﴾ ﴿١٧/ الإسراء: ٢٨﴾ عِدَّةَ حَسَنَةٍ كَأَنَّهُ قَدْ كَانَ، وَلَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ، ﴿وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ﴾ ﴿١٧/ الإسراء: ٢٩﴾ لَا تُعْطِي شَيْئًا، ﴿وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ﴾ ﴿١٧/ الإسراء: ٢٩﴾ تُعْطِي مَا عِنْدَكَ، ﴿فَتَقْعُدَ مَلُومًا﴾ ﴿١٧/ الإسراء: ٢٩﴾ يَلُومُكَ مَنْ يَأْتِيكَ بَعْدُ، وَلَا يَجِدُ عِنْدَكَ شَيْئًا ﴿مَحْسُورًا﴾ ﴿١٧/ الإسراء: ٢٩﴾، قَالَ: قَدْ حَسَرَكَ مَنْ قَدْ أُعْطِيَتْهُ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس قول: ﴿وَأَمَّا تَعْرِضَنَ عَنْهُمْ ابْتِغَاءَ رَحْمَةٍ مِنْ رَبِّكَ تَرْجُوهَا فَقُلْ لَهُمْ قَوْلًا مَيُوسِرًا﴾ کے بارے میں فرمایا کہ (آیت کے) شروع میں اللہ تعالیٰ نے واجب حقوق کی نشاندہی کی اور افضل ترین اعمال کی طرف رہنمائی فرمائی کہ جب اس کے پاس کوئی چیز ہو تو فرمایا: ”رشتے داروں، مسکینوں اور مسافروں کا حق ادا کرتے رہو۔“ اور انسان کو سکھایا کہ جب اس کے پاس کوئی چیز نہ ہو تو کیا کرے؟ فرمایا: ”اور اگر کبھی تجھے اپنے رب کی کسی رحمت کی تلاش کی وجہ سے، جس کی تو امید رکھتا ہو، ان سے بے توجہی کرنا پڑے تو ان سے وہ بات کہہ جس میں نرمی اور آسانی ہو۔“ اچھا وعدہ یعنی یوں کہہ دینا کہ گویا (انتظام) ہو گیا ہے یا یہ کہ امید ہے ان شاء اللہ ہو جائے گا (پھر آپ کی خدمت کروں گا)۔ ”اور اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ۔“ یعنی کسی کو کچھ بھی نہ دے ”اور نہ اسے بالکل کھول دے“ یعنی جو کچھ تیرے پاس ہے سارے کا سارا ہی دے دے۔ ”پھر ملامت کیا ہوا بیٹھ جائے۔“ یعنی اس کے بعد جو شخص تیرے پاس آئے گا وہ تجھے ملامت کرے گا اور تیرے پاس کوئی چیز نہیں پائے گا ”ہارا ہوا“ یعنی فرمایا کہ جس کو تو نے دے دیا ہے وہ تجھے افسوس و حسرت میں ڈال دے گا۔

۲۷۔ بَابُ: فَضْلُ صَلَاةِ الرَّحِمِ

صلہ رحمی کرنے کی فضیلت

٥٢ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي لِي قَرَابَةُ أَصْلُهُمْ وَيَقْطَعُونَ، وَأَخْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسَيِّئُونَ إِلَيَّ، وَيَجْهَلُونَ عَلَيَّ وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ، قَالَ: ((لَئِنْ كَانَ كَمَا تَقُولُ كَأَنَّمَا تُسْفَهُمُ الْمَلَّ، وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللَّهِ ظَهْرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلَىٰ ذَلِكَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے رشتہ دار ہیں میں ان سے صلہ رحمی کرتا ہوں، وہ قطع رحمی کرتے ہیں، میں ان سے اچھا سلوک کرتا ہوں اور وہ مجھ سے برا سلوک کرتے ہیں میں ان سے درگزر کرتا ہوں اور وہ مجھ سے جہالت کا برتاؤ کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تیرا یہ بیان درست ہے تو پھر تو

گویا کہ ان کے منہ میں گرم راکھ ڈال رہا ہے جب تک تو اپنے اس رویے پر قائم رہے گا تیرے ساتھ ان کے خلاف ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مددگار رہے گا۔“

(۵۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا الرَّدَادِ اللَّيْثِيَّ أَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا الرَّحْمَنُ، وَأَنَا خَلَقْتُ الرَّحِمَ، وَأَشَقَقْتُ لَهَا مِنْ اسْمِي، فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَّتُهُ))

سیدنا عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: میں رحمن ہوں اور میں نے ہی رحم کو پیدا کیا ہے اور یہ میرے نام سے مشتق ہے لہذا جس نے اسے ملایا میں اسے ج ملاؤں گا اور جس نے اسے کاٹا میں اسے کاٹوں گا۔“

(۵۴) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ فِي الْوَهْطِ - يَعْنِي أَرْضًا لَهُ بِالطَّائِفِ - فَقَالَ: عَطَفَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ إِضْبَعَهُ فَقَالَ: ((الرَّحِمُ شِجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ، مَنْ يَصْلَهَا يَصْلُهُ، وَمَنْ يَقْطَعُهَا يَقْطَعُهَا، لَهَا لِسَانٌ طَلِقٌ ذَلِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) جناب ابو عبس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی طائف والی زمین ”الوہط“ میں گیا تو انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے ہمارے سامنے اپنی انگلی موڑی اور فرمایا: ”صلہ رحمی رحمان سے ملی ہوئی ایک شاخ ہے جس نے اسے ملایا وہ (رحمن) اسے ملائے گا، جس نے اسے کاٹا وہ اسے کاٹے گا اور قیامت کے دن اس کی تیز طراز اور فصیح و بلیغ زبان ہوگی۔“

(۵۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي مُزَرِّدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُوْمَانَ، عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الرَّحِمُ شِجْنَةٌ مِنَ اللَّهِ، مَنْ وَصَلَهَا وَصَلَهُ اللَّهُ، وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَهُ اللَّهُ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”صلہ رحمی اللہ تعالیٰ سے ملی ہوئی ایک شاخ ہے جس نے اسے ملایا اللہ تعالیٰ اسے ملائے گا اور جس نے اسے کاٹا اللہ تعالیٰ اسے کاٹے گا۔“

۲۸۔ بَابُ: صَلَةِ الرَّحِمِ تَزِيدُ فِي الْعُمْرِ

صلہ رحمی کرنے سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے

(۵۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَقِيلٌ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي

(۵۳) [صحیح] سنن ابی داود: ۱۶۹۴، ۱۶۹۵؛ جامع الترمذی: ۱۹۰۷۔

(۵۴) [صحیح] مسند أحمد: ۲/۲۰۹ - (۵۵) صحیح البخاری: ۵۹۸۹؛ صحیح مسلم: ۲۵۵۵۔

(۵۶) صحیح البخاری: ۵۹۸۶؛ صحیح مسلم: ۲۵۵۷۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُسْطَلَ لَهُ فِي رِزْقِهِ، وَأَنْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کو یہ پسند ہو کہ اس کے رزق میں فراخی کی جائے اور اس کی عمر میں برکت ڈال دی جائے تو اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے۔“

(۵۷) حَدَّثَنَا إِبرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُسْطَلَ لَهُ فِي رِزْقِهِ، وَأَنْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ”جس شخص کو یہ پسند ہو کہ اس کے رزق میں فراخی کی جائے اور اس کی عمر میں برکت ڈال دی جائے تو اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے۔“

۲۹۔ بَابُ: مَنْ وَصَلَ رَحِمَهُ أَحَبَّهُ أَهْلُهُ

صلہ رحمی کرنے والے سے اس کے رشتہ دار محبت کرتے ہیں

(۵۸) (ث: ۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ مَغْرَاءَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَنْ اتَّقَى رَبَّهُ، وَوَصَلَ رَحِمَهُ، نُسِيَ فِي أَجَلِهِ، وَتَرَى مَالَهُ، وَأَحَبَّهُ أَهْلُهُ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو اپنے رب سے ڈرے اور صلہ رحمی کرے اس کی عمر میں برکت ڈال دی جاتی ہے، اس کا مال بڑھ جاتا ہے اور اس کے اہل و عیال اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔

(۵۹) (ث: ۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي مَغْرَاءُ أَبُو مُخَارِقٍ -مَوْلَى الْعَبْدِيِّ- قَالَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ: مَنْ اتَّقَى رَبَّهُ، وَوَصَلَ رَحِمَهُ، نُسِيَ لَهُ فِي عُمُرِهِ، وَتَرَى مَالَهُ، وَأَحَبَّهُ أَهْلُهُ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص اپنے رب سے ڈرے اور صلہ رحمی کرے اس کی عمر دراز کر دی جاتی ہے، اس کے مال میں اضافہ ہوتا ہے اور اس کے اہل و عیال اس سے محبت کرتے ہیں۔

۳۰۔ بَابُ: بَرُّ الْأَقْرَبِ فَلَا اقْرَبَ

حسب مراتب قرابت داروں کے ساتھ حسن سلوک کرنا

(۶۰) حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ، عَنْ بَحِيرٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنِ ابْنِ مَعْدِي

(۵۷) صحيح البخاري: ۵۹۸۵۔ (۵۸) [حسن] مصنف ابن أبي شيبة: ۲۵۳۹۱۔

(۵۹) [حسن] الزهد للامام وكيع: ۴۰۸۔ (۶۰) [صحيح] مسند أحمد: ۴/۱۳۲؛ سنن ابن ماجه: ۳۶۶۱۔

سیدنا مقدم بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ تعالیٰ تمہاری ماؤں کے متعلق (حسن سلوک کی) وصیت فرماتا ہے، پھر (دوبارہ) تمہیں تمہاری ماؤں کے متعلق وصیت فرماتا ہے، پھر تمہیں تمہارے ابا کے متعلق وصیت فرماتا ہے، پھر تمہیں تمہارے قریبی رشتے داروں کے متعلق وصیت فرماتا ہے کہ درجہ بدرجہ (ان سے حسن سلوک کرو)۔“

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے غلام جناب ابو ایوب سلیمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جمعرات کی شام اور جمعہ کی رات کو ہمارے پاس سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمانے لگے: میں ہر قطع رحمی کرنے والے کو ناپسند کرتا ہوں لہذا وہ یہاں سے چلا جائے۔ آپ نے تین بار یہی فرمایا لیکن کوئی بھی اٹھ کر نہ گیا، پھر ایک نوجوان (یہ سب سن کر) اپنی پھوپھی کے پاس آیا اس نے اس سے دو سال سے قطع تعلقی کر رکھی تھی وہ اس سے ملنے آ گیا، پھوپھی نے پوچھا: میرے بھتیجے کیسے آنا ہوا؟ اس نے کہا: میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ یہ یہ فرما رہے تھے، پھوپھی نے کہا: لوٹ جا اور ان سے پوچھ کہ انہوں نے ایسا کیوں فرمایا ہے؟ (اس نے واپس آ کر سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو) آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے: ”جمعرات کی شام اور جمعہ کی رات بنی آدم کے اعمال اللہ تعالیٰ کے ہاں پیش کیے جاتے ہیں تو وہ کسی قطع رحمی کرنے والے کے عمل کو قبول نہیں فرماتا۔“

(٦٢) (ث: ٢١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ جَابِرٍ الْحَنْفِيُّ، عَنْ آدَمَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: مَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلَى نَفْسِهِ وَأَهْلِهِ يَحْتَسِبُهَا، إِلَّا أَجَرَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِيهَا، وَابْتَدَأَ بِمَنْ تَعُولُ، فَإِنْ كَانَ فَضْلًا فَلِأَقْرَبِ الْأَقْرَبِ، وَإِنْ كَانَ فَضْلًا فَمِنَّاوِلِ .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آدمی اپنی ذات پر اور اپنے گھر والوں پر اجر و ثواب کی نیت سے جو بھی خرچ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور اس کا اجر عطا فرماتا ہے، تو ان لوگوں سے ابتدا کر جن کی تو کفالت کرتا ہے۔ پھر اگر (مال) بچ جائے تو قریبی رشتہ داروں پر درجہ بدرجہ خرچ کر اور اگر پھر بھی بچ جائے تو دوسروں کو (جسے تو چاہے) دے دے۔

۳۱۔ بَابُ: لَا تَنْزِلُ الرَّحْمَةَ عَلَى قَوْمٍ فِيهِمْ قَاطِعٌ رَحِمٍ

ان لوگوں پر رحمت الہی نہیں اترتی جن میں قطع رحمی کرنے والا ہو

(۶۳) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ أَبُو إِدَامَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رضی اللہ عنہ يَقُولُ: عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِنَّ الرَّحْمَةَ لَا تَنْزِلُ عَلَى قَوْمٍ فِيهِمْ قَاطِعٌ رَحِمٍ)).

سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک اس قوم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نہیں اترتی جس میں قطع رحمی کرنے والا بھی موجود ہو۔“

۳۲۔ بَابُ: إِنْهُمْ قَاطِعُ الرَّحِمِ

قطع رحمی کرنے والے کا گناہ

(۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ بْنِ مُطْعِمٍ، أَنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ رَحِمٍ)).

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“

(۶۵) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يُحَدِّثُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِنَّ الرَّحِمَ شِجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ، تَقُولُ: يَا رَبِّ، إِنِّي ظَلِمْتُ، يَا رَبِّ، إِنِّي قُطِعْتُ، يَا رَبِّ، إِنِّي أَنِي، فَيَجِيئُهَا: أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكَ، وَأَصِلَ مَنْ وَصَلَكَ؟)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک صلہ رحمی رحمان سے ملی ہوئی ایک شاخ ہے وہ عرض کرے گی: بے شک میرے ساتھ ظلم کیا گیا۔ اے میرے رب! بے شک مجھے کاٹا گیا، اے میرے رب! بے شک میرے ساتھ یہ یہ زیادتی کی گئی۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے جواب میں فرمائے گا: کیا تو اس پر خوش نہیں کہ میں اسے کاٹوں جس نے تجھے کاٹا اور اسے جوڑوں جس نے تجھے جوڑا۔“

(۶۶) (ث: ۲۲) حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَمْعَانَ قَالَ:

(۶۳) [ضعيف] الزهد لامام وكيع: ۴۱۲۔

(۶۴) صحيح البخاري: ۵۹۸۴؛ صحيح مسلم: ۲۵۵۶۔

(۶۵) صحيح البخاري: ۵۹۸۸؛ مسند أحمد: ۲/ ۲۹۵۔

(۶۶) [صحيح]

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ مِنْ إِمَارَةِ الصَّبِيَّانِ وَالسُّفَهَاءِ . فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ سَمْعَانَ: فَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَسَنَةَ الْجُهَنِيُّ أَنَّهُ قَالَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَا آيَةُ ذَلِكَ؟ قَالَ: أَنَّ تُقَطَّعَ الْأَرْحَامُ، وَيُطَاعَ الْمُغْوِي، وَيُعَصَى الْمُرِيدُ.

جناب سعید بن سمعان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بچوں اور بے وقوفوں کی حکومت سے پناہ مانگتے ہوئے سنا، پھر سعید بن سمعان رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے ابن حنیہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ایسی امارت و حکومت کی نشانی کیا ہوگی؟ انہوں نے فرمایا: رشتہ دار سے قطع تعلقی کی جائے گی، گمراہ کی اطاعت کی جائے گی اور ہدایت یافتہ راہنما کی نافرمانی کی جائے گی۔

۳۳۔ بَابُ: عُقُوبَةُ قَاطِعِ الرَّحِمِ فِي الدُّنْيَا

دنیا میں قطع رحمی کرنے والے کی سزا

(۶۷) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنْ ذَنْبٍ أَكْبَرُ أَنْ يُعْجَلَ اللَّهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا، مَعَ مَا يَدْخِرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ، مِنْ قِطْعَةِ الرَّحِمِ وَالْبَغْيِ)).

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ظلم اور قطع رحمی سے بڑھ کر کوئی گناہ ایسا نہیں کہ جس کے مرتکب کو دنیا میں بھی جلد سزا ملے اور آخرت میں بھی عذاب سے دوچار کیا جائے گا۔“

۳۴۔ بَابُ: لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِي

صلہ رحمی کرنے والا وہ نہیں جو بدلے میں صلہ رحمی کرے

(۶۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ الْأَعْمَشِ، وَالْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو، وَفَطْرِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ سُفْيَانُ: لَمْ يَرْفَعْهُ الْأَعْمَشُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَرَفَعَهُ الْحَسَنُ وَفَطْرٌ - عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِي، وَلَكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَّاهَا)).

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”صلہ رحمی کرنے والا وہ نہیں جو بدلے میں (صلہ رحمی) کرے بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جب اس کے ساتھ قطع رحمی کی جائے تو وہ صلہ رحمی کرے۔“

(۶۷) [صحیح] صحیح ابن حبان: ۴۵۶؛ المستدرک للحاکم: ۴/ ۱۶۳؛ سنن ابی داود: ۴۹۰۲؛ سنن ابن ماجہ: ۴۲۱۱؛ جامع الترمذی: ۲۵۱۱۔

(۶۸) صحیح البخاری: ۵۹۹۱؛ جامع الترمذی: ۱۹۰۸؛ سنن ابی داود: ۱۶۹۷۔ کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

۳۵۔ بَابُ: فَضْلُ مَنْ يَصِلُ ذَا الرَّحِمِ الظَّالِمِ ظالم رشتہ دار کے ساتھ صلہ رحمی کی فضیلت

(۶۹) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ أَغْرَابِي فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! عَلَّمَنِي عَمَلًا يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ. قَالَ: ((لَيْسَ بِكَ أَقْصَرُتِ الْخُطْبَةُ، لَقَدْ أَعْرَضْتَ الْمَسْأَلَةَ، أَعْنَيْتِ النَّسَمَةَ، وَفَكَتِ الرُّقْبَةَ)) قَالَ: أَوْ لَيْسَتْ وَاحِدًا؟ قَالَ: ((لَا، عَنِ النَّسَمَةِ أَنْ تُعْنِيَ النَّسَمَةَ، وَفَكَتِ الرُّقْبَةَ أَنْ تُعْمِنَ عَلَى الرُّقْبَةِ، وَالْمَنْبَحَةُ الْوُكُوفُ، وَالْفَيْءُ عَلَى ذِي الرَّحِمِ، فَإِنْ لَمْ يُطَقْ ذَلِكَ، فَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ، وَإِنَّهُ عَنِ الْمُنْكَرِ، فَإِنْ لَمْ يُطَقْ ذَلِكَ، فَكُفَّ لِسَانَكَ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ)).

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی (نبی ﷺ کے پاس) آیا اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! مجھے کوئی ایسا عمل سکھا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگرچہ تو نے بات بہت مختصر کی ہے لیکن تو نے بہت لمبا جوڑا مسئلہ پوچھا ہے۔“ پھر جواب دیتے ہوئے فرمایا: ”جاندار کو آزاد کر اور گردن چھڑا۔“ اس نے عرض کیا: کیا یہ دونوں باتیں ایک ہی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں، جاندار کو آزاد کرنا یہ ہے کہ تو خود اسے آزاد کرے اور گردن چھڑانا یہ ہے کہ تو اس کے چھڑانے میں مدد کرے۔ (مزید فرمایا) کسی کو دودھ دینے والا جانور دے دے، رشتہ دار کے ساتھ صلہ رحمی کر پھر اگر تو اس کی طاقت نہ رکھے تو نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کر، اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو پھر اپنی زبان کو خیر کی بات کے سوا ہر بات سے روک رکھ۔“

۳۶۔ بَابُ: مَنْ وَصَلَ رَحِمَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ أَسْلَمَ جس نے زمانہ جاہلیت میں صلہ رحمی کی پھر مسلمان ہو گیا

(۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ أَتَحَنُّ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صِلَةٍ وَعَتَاقَةٍ وَصَدَقَةٍ، فَهَلْ لِي فِيهَا أَجْرٌ؟ قَالَ حَكِيمٌ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَسْلَمْتُ عَلَى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ)).

جناب عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے انہوں نے نبی ﷺ سے پوچھا: آپ کا ان امور کے بارے میں کیا خیال ہے جو میں زمانہ جاہلیت میں عبادت کی نیت سے کیا کرتا تھا۔ جیسا کہ صلہ رحمی، گردن آزاد کرنا اور صدقہ کرنا۔ کیا ان میں میرے لیے اجر ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے جو پہلے نیک کام کیے تھے انہی کی بدولت اسلام لائے ہو۔“

(۶۹) [صحیح] مسند احمد: ۴/۲۹۹؛ صحیح ابن حبان: ۳۷۴؛ المستدرک للحاکم: ۲/۲۱۷۔

(۷۰) صحیح البخاری: ۵۹۹۲؛ صحیح مسلم: ۱۲۳۔

۳۷۔ باب: صَلَۃُ ذِي الرَّحِمِ الْمُشْرِكِ وَالْهَدِيَّةِ

مشرك رشتہ دار کے ساتھ صلہ رحمی کرنا اور اسے ہدیہ دینا

(۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُهُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما: رَأَى عُمَرُ رضی اللہ عنہ حُلَّةَ سَيَرَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَوْ اشْتَرَيْتَ هَذِهِ فَلَبِستَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ إِذَا أَتَوْتُكَ، فَقَالَ: ((يَا عُمَرُ! إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ))، ثُمَّ أَهْدَى لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْهَا حُلَّةً، فَأَهْدَى إِلَى عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً، فَجَاءَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! بَعَثْتَ إِلَيَّ هَذِهِ، وَقَدْ سَمِعْتُكَ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ. قَالَ: ((إِنِّي لَمْ أَهْدِهَا لَكَ لِتَلْبَسَهَا، إِنَّمَا أَهْدَيْتُهَا إِلَيْكَ لِتَبِيعَهَا أَوْ لِتَكْسُوَهَا)) فَأَهْدَاهَا عُمَرُ لِأَخٍ لَهُ مِنْ أُمَّهِ، مُشْرِكٍ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیراء (ریشم) کا چنڈ دیکھا تو عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر آپ اسے خرید لیں اور جمعہ کے دن اور جب آپ کے پاس ونود آئیں تو اسے پہنا کریں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اسے تو وہی پہن سکتا ہے جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہ ہو۔“ پھر اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس طرح کے کئی چنڈے تحفہ کے طور پر آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے عمر رضی اللہ عنہ کی طرف بھی ایک چنڈ بھیجا، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ چنڈ بھیج دیا حالانکہ میں تو آپ سے سن چکا ہوں جو آپ اس کے متعلق فرمانا چاہتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے تجھے یہ اس لیے نہیں ہدیہ کیا کہ تو اسے پہنے بلکہ میں نے تو تجھے اس لیے بھیجا ہے کہ تو اسے بیچ دے یا کسی کو پہنا دے۔“ چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ماں جائے مشرک بھائی کو ہدیہ کر دیا۔

۳۸۔ باب: تَعَلَّمُوا مِنْ أُنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُونَ بِهِ أَرْحَامَكُمْ

اپنے نسب نامے کا علم رکھو تا کہ اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کر سکو

(۷۲) (ث: ۲۳) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَتَابُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ بْنُ مُطْعِمٍ، أَنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ يَقُولُ عَلَى الْمَنَبَرِ: تَعَلَّمُوا أُنْسَابَكُمْ، ثُمَّ صَلُّوا أَرْحَامَكُمْ، وَاللَّهِ إِنَّهُ لَيَكُونُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ أَخِيهِ الشَّيْءُ، وَلَوْ يَعْلَمُ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ مِنْ دَاخِلَةِ الرَّحِمِ، لَأَوْزَعَهُ ذَلِكَ عَنِ انْتِهَائِهِ.

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا: اپنے نسب نامے کا علم رکھو، پھر رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرو، اللہ کی قسم! بعض دفعہ ایک آدمی اور اس کے بھائی کے درمیان کوئی چیز (ناراضگی وغیرہ) ہوتی ہے اگر ایک دوسرے کو علم ہو کہ ہم میں رشتہ داری کا تعلق ہے تو یہ علم اسے قرابت داری کے تعلق کو بگاڑنے سے روک دے گا۔

(۷۱) صحیح البخاری: ۸۸۶؛ صحیح مسلم: ۲۰۶۸؛ موطأ امام مالک: ۲۶۶۳۔

(۷۲) [حسن] مسند أحمد: ۲/ ۳۷۴؛ جامع الترمذی: ۱۹۷۹۔

(۷۳) (ت: ۲۴) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، أَنَّهُ قَالَ: احْفَظُوا أَنْسَابَكُمْ، تَصِلُوا أَرْحَامَكُمْ، فَإِنَّهُ لَا بُدَّ بِالرَّحِمِ إِذَا قَرُبَتْ وَإِنْ كَانَتْ بَعِيدَةً، وَلَا قُرْبَ بِهَا إِذَا بَعُدَتْ وَإِنْ كَانَتْ قَرِيبَةً، وَكُلُّ رَحِمٍ آتِيَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمَامَ صَاحِبِهَا، تَشْهَدُ لَهُ بِصِلَةٍ إِنْ كَانَ وَصَلَهَا، وَعَلَيْهِ بِقَطِيعَةٍ إِنْ كَانَ قَطَعَهَا.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اپنے نسب نامے یاد رکھو، رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرو، بلاشبہ جب وہ (نسب) قریب ہو تو رشتہ داری میں کوئی دوری نہیں رہتی خواہ وہ رشتہ داری دور ہی کی کیوں نہ ہو اور جب وہ (نسب) دور ہو تو رشتہ داری میں قرب نہیں رہتا خواہ رشتہ داری قریب ہی کی کیوں نہ ہو، ہر رشتہ داری قیامت کے دن اپنے ساتھی کے ساتھ آئے گی اگر اس نے اسے چھوڑا ہوگا تو اس کے حق میں گواہی دے گی اور اگر اسے توڑا ہوگا تو اس کے خلاف گواہی دے گی۔

۳۹۔ بَابُ: هَلْ يَقُولُ الْمَوْلَى: إِنِّي مِنْ بَنِي فُلَانٍ؟

کیا غلام یہ کہہ سکتا ہے کہ میں فلاں (قبیلہ) میں سے ہوں؟

(۷۴) (ت: ۲۵) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَائِلُ بْنُ دَاوُدَ السَّيِّئِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، قَالَ: مِنْ أَنْفُسِهِمْ أَوْ مِنْ مَوَالِيهِمْ؟ قُلْتُ: مِنْ مَوَالِيهِمْ، قَالَ: فَهَلَّا قُلْتُ: مِنْ مَوَالِيهِمْ إِذَا لَأَ.

جناب عبدالرحمن بن حبیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے پوچھا: تم کس قبیلہ سے ہو؟ میں نے کہا: میں قبیلہ تمیم سے ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پھر پوچھا: تو بنو تمیم سے ہے یا ان کے غلاموں میں سے؟ میں نے کہا: ان کے غلاموں میں سے ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو پھر تو نے یہی کیوں نہ کہا کہ میں ان کے غلاموں میں سے ہوں!۔

۴۰۔ بَابُ: مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ

قوم کا غلام انہی میں سے شمار ہوتا ہے

(۷۵) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ: أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُيَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ عُيَيْدٍ، عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ رضي الله عنهما، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ لِعُمَرَ رضي الله عنه: ((اجْمَعْ لِي قَوْمَكَ)) فَجَمَعَهُمْ، فَلَمَّا حَضَرُوا بَابَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم دَخَلَ عَلَيْهِ عُمَرُ رضي الله عنه فَقَالَ: قَدْ جَمَعْتُ لَكَ قَوْمِي، فَسَمِعَ ذَلِكَ الْأَنْصَارُ فَقَالُوا: قَدْ نَزَلَ فِي قُرَيْشٍ الْوَحْيُ، فَجَاءَ الْمُسْتَمِيعُ وَالنَّاطِرُ مَا يُقَالُ لَهُمْ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم، فَقَامَ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ فَقَالَ: ((هَلْ فِيكُمْ مِنْ غَيْرِكُمْ؟)) قَالُوا: نَعَمْ، فِيمَا حَلِيقُنَا وَابْنُ أُخْتِنَا وَمَوَالِينَا، قَالَ

(۷۳) [صحيح] مسند أبي داود الطيالسي: ۲۷۵۷؛ المستدرک للحاکم: ۱/ ۸۹۔

(۷۴) [ضعيف] (۷۵) [حسن] مصنف ابن أبي شيبة: ۲۶۴۸۴؛ مسند أحمد: ۴/ ۳۴۰۔
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

سیدنا رافعہ بن رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”اپنی قوم کو جمع کرو۔“ چنانچہ انہوں نے ان کو جمع کیا۔ جب وہ سارے نبی ﷺ کے دروازے پر حاضر ہو گئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں آ کر عرض کیا: میں نے آپ کے لیے اپنی قوم کو جمع کر لیا ہے۔ جب یہ بات انصار نے سنی تو انہوں نے کہا: ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قریش کے بارے میں کوئی وحی نازل ہوئی ہے چنانچہ سننے والے اور دیکھنے والے سب حاضر ہو گئے کہ دیکھیں ان سے کیا فرمایا جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور ان کے درمیان کھڑے ہو گئے اور پوچھا: ”کیا تم میں تمہارے علاوہ کوئی اور بھی ہے؟“ انہوں نے کہا: جی ہاں، ہم میں ہمارے حلیف ہمارے بھانجے اور ہمارے غلام ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”ہمارے حلیف بھی ہم میں سے ہیں، ہمارے بھانجے بھی ہم میں سے ہیں اور ہمارے غلام بھی ہم میں سے ہیں، تم سب غور سے سن لو! تم میں سے میرے دوست صرف متقی لوگ ہیں اگر تم وہی (متقی) ہو تو ٹھیک ہے ورنہ دیکھ لو! کہیں ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن لوگ (نیک) اعمال لے کر آئیں اور تم گناہوں کا بوجھ لے کر آؤ اور تم سے اعراض کر لیا جائے۔“ پھر بلند آواز میں فرمایا: ”اے لوگو!۔“ اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے انہیں قریش کے سروں پر رکھا (اور فرمایا): ”اے لوگو! قریش اہل امانت ہیں۔ جوان پر زیادتی کرے گا۔“ زبیر راوی حدیث نے کہا: میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا: ”(اس کے لیے) مصائب و تکالیف ہیں اللہ تعالیٰ اسے اس کے نعتوں کے بل اور ندا کر دے گا۔“ آپ نے تین بار یہی فرمایا۔

٤١ - بَابُ: مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ أَوْ وَاحِدَةً

ایک یادو بیٹیوں کی پرورش کا ثواب

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں وہ ان پر صبر کرے اور انہیں اپنی استطاعت کے مطابق کپڑے پہنائے تو وہ اس کے لیے جہنم سیب جیسے کا ذریعہ بن جائیں گی۔“

(۷۷) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا فَطْرٌ، عَنْ شُرَحْبِيلٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ (رضي الله عنه)، عَنِ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ تَذَرُ كُهُ ابْنَتَانِ، فَيُحْسِنُ صُحْبَتَهُمَا، إِلَّا أَذْخَلَتْهُ الْجَنَّةُ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس مسلمان کی دو بیٹیاں ہوں وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو وہ ضرور اسے جنت میں لے جائیں گی۔“

(۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ، يُؤْوِيَهُنَّ، وَيَكْفِيَهُنَّ، وَيَرْحَمُهُنَّ، لَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ الْبَتَّةُ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَعْضِ الْقَوْمِ: وَتَتَيْنِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((وَلَتَتَيْنِ)).

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں انہیں وہ اچھا ٹھکانا دے اور ان کی ضروریات پوری کرے اور ان پر رحم و شفقت کرے تو یقیناً اس کے لیے جنت واجب ہوگی۔“ صحابہ میں سے ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! دو بیٹیاں ہوں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”دو بیٹیاں ہوں تب بھی۔“

۴۲۔ بَابُ: مَنْ عَالَ ثَلَاثَ أَخَوَاتٍ

جس نے تین بہنوں کی پرورش کی

(۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَكْجُلٍ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ بَشِيرٍ النُّعْمَاوِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَكُونُ لِأَحَدٍ ثَلَاثُ بَنَاتٍ، أَوْ ثَلَاثَ أَخَوَاتٍ، فَيُحْسِنُ إِلَيْهِنَّ، إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو ضرور جنت میں داخل ہوگا۔“

۴۳۔ بَابُ: فَضْلُ مَنْ عَالَ ابْنَتَهُ الْمَرْدُودَةَ

اس بیٹی کی پرورش کرنے کی فضیلت جو اس کے پاس واپس آگئی ہو

(۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِسِرَاقَةَ بِنْتِ جُعْشَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: ((أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَعْظَمِ الصَّدَقَةِ، أَوْ مِنْ أَعْظَمِ الصَّدَقَةِ؟)) قَالَ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((ابْنَتُكَ مَرْدُودَةٌ إِلَيْكَ، لَيْسَ لَهَا كَاسِبٌ غَيْرُكَ)).

(۷۸) [حسن] مسند أحمد ۳/۳۰۳۔

(۷۹) [حسن] مسند أحمد ۳/۴۲؛ سنن أبي داود: ۵۱۴۸؛ جامع الترمذي: ۱۹۱۲، ۱۹۱۶۔

(۸۰) [ضعيف] سنن ابن ماجه: ۳۶۶۷۔

موسیٰ بن علی اپنے والد (علی بن رباح رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سیدنا سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”کیا میں تجھے عظیم ترین صدقہ نہ بتلاؤں۔“ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں، اللہ کے رسول! (بتلائیے) آپ ﷺ نے فرمایا: ”تیری بیٹی جو (بیوہ یا مطلقہ ہو کر) تیری طرف لوٹا دی گئی ہو، تیرے علاوہ اس کا کوئی کمانے والا نہ ہو (اس کی کفالت کرنا عظیم ترین صدقہ ہے)۔“

(۸۱) حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُوسَى قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ جُعْشِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((يَا سُرَاقَةُ.....)) وَمِثْلُهُ.

سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے سراقہ!“ باقی واقعہ پچھلی روایت کی طرح بیان کیا۔
(۸۲) حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ شَرِيحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ، عَنْ بَحِيرٍ، عَنْ خَالِدٍ، عَنِ الْمَقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا أَطْعَمْتُ نَفْسَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ، وَمَا أَطْعَمْتُ وَلَدَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ، وَمَا أَطْعَمْتُ زَوْجَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ، وَمَا أَطْعَمْتُ خَادِمَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ)).

سیدنا مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جو تو نے اپنے آپ کو کھلایا وہ تیرے لیے صدقہ ہے، جو تو نے اپنی اولاد کو کھلایا وہ تیرے لیے صدقہ ہے، جو تو نے اپنی بیوی کو کھلایا وہ تیرے لیے صدقہ ہے اور جو تو نے اپنے خادم کو کھلایا وہ بھی تیرے لیے صدقہ ہے۔“

۴۴۔ بَابُ: مَنْ كَرِهَ أَنْ يَتَمَنَّى مَوْتَ الْبَنَاتِ

جس شخص نے بیٹیوں کی موت کی تمنا کو برا سمجھا

(۸۳) (ث: ۲۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْحَارِثِ أَبِي الرَّوَاحِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا كَانَ عِنْدَهُ وَلَدٌ بَنَاتٌ، فَتَمَنَّى مَوْتَهُنَّ، فَغَضِبَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: أَنْتَ تَرَزُّهُنَّ؟

جناب عثمان بن حارث ابورواح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک آدمی بیٹھا تھا اس کی بیٹیاں تھیں وہ ان کی موت کی تمنا کرنے لگا تو سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما غصے میں آ گئے اور فرمایا: کیا تو انہیں رزق دیتا ہے؟

۴۵۔ بَابُ: الْوَلَدُ مَبْخَلَةٌ مَجْبُونَةٌ

اولاد کنجوسی اور بزدلی کا سبب ہے

(۸۴) (ث: ۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ

(۸۱) [ضعیف] سنن ابن ماجہ: ۳۶۶۷۔ (۸۲) | صحیح | مسند أحمد: ۴/۱۳۱۔ (۸۳) [ضعیف]

(۸۴) [حسن کتاب صحیح اصول الاعتقاد للالکائی: ۵۲] والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ: وَاللَّهِ مَا عَلَيَّ وَجْهِ الْأَرْضِ رَجُلٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ عُمَرَ، فَلَمَّا خَرَجَ رَجَعَ فَقَالَ: كَيْفَ حَلَفْتُ أَيْ بَنِيَّةً؟ فَقُلْتُ لَهُ، فَقَالَ: أَعَزُّ عَلَيَّ، وَالْوَلَدُ أَلْوَطُ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی اس زمین پر مجھے عمر رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کوئی محبوب نہیں، پھر باہر جانے کے بعد جب واپس تشریف لائے تو پوچھا: اے میری بیٹی! میں نے کیا قسم کھائی تھی؟ تو میں نے انہیں کہا کہ آپ نے یہ قسم کھائی ہے تو فرمانے لگے: وہ (عمر رضی اللہ عنہ) مجھے زیادہ عزیز ہیں اور اولاد تو میرے دل کے ساتھ چسپاں ہے۔

(۸۵) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي يَعْقُوبَ، عَنْ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ قَالَ: كُنْتُ شَاهِدًا ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذْ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ دَمِ الْبَعُوضَةِ؟ فَقَالَ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ فَقَالَ: مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ، فَقَالَ: انْظُرُوا إِلَيَّ هَذَا، يَسْأَلُنِي عَنْ دَمِ الْبَعُوضَةِ، وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ النَّبِيِّ ﷺ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((هُمَا رِيحَانَتَيَّ مِنَ الدُّنْيَا)).

جناب ابن ابی نعیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا تھا کہ ان سے ایک آدمی نے مجھ کے خون کے متعلق سوال کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تو کہاں سے ہے؟ اس نے جواب دیا: میں اہل عراق سے ہوں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس آدمی کو دیکھو، یہ مجھ سے مجھ کے خون کے متعلق سوال کرتا ہے جبکہ انہوں نے نبی ﷺ کے بیٹے (حسین رضی اللہ عنہ) کو شہید کر ڈالا ہے، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: ”وہ دونوں (حسن و حسین) دنیا میں میرے پھول ہیں۔“

۴۶۔ بَابُ: حَمْلُ الصَّبِيِّ عَلَى الْعَاتِقِ

بچے کو کندھے پر بٹھانا

(۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَالْحَسَنَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى عَاتِقِهِ، وَهُوَ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ، إِنِّي أُحِبُّهُ فَاجِبْهُ)).

سیدنا براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا جبکہ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ آپ کے کندھے پر (سوار) تھے اور آپ فرما رہے تھے: ”اے اللہ! بے شک میں اس سے محبت کرتا ہوں لہذا تو بھی اس سے محبت کر۔“

۴۷۔ بَابُ: الْوَلَدُ قُرَّةُ الْعَيْنِ

اولاد آنکھوں کی ٹھنڈک ہے

(۸۷) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ

(۸۵) صحيح البخاري: ۵۹۹۴؛ جامع الترمذي: ۳۷۷۰۔

(۸۶) صحيح البخاري: ۳۷۴۹؛ صحيح مسلم: ۲۴۲۲؛ جامع الترمذي: ۳۷۸۳۔

(۸۷) [صحيح] مسند أحمد: ۲/۶۔
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

ابنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: جَلَسْنَا إِلَى الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمًا، فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَقَالَ: طُوبَى لِهَاتَيْنِ الْعَيْنَيْنِ اللَّتَيْنِ رَأَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، وَاللَّهِ! لَوَدِدْنَا أَنَا رَأَيْنَا مَا رَأَيْتَ، وَشَهِدْنَا مَا شَهِدْتَ. فَاسْتُغْضِبَ، فَجَعَلْتُ أَعْجَبُ، مَا قَالَ إِلَّا خَيْرًا! ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ: مَا يَحْمِلُ الرَّجُلَ عَلَى أَنْ يَتَمَنَّى مُحْضَرًا عِنْدَ اللَّهِ عَنْهُ؟ لَا يَذَرُنِي لَوْ شَهِدَهُ كَيْفَ يَكُونُ فِيهِ؟ وَاللَّهِ لَقَدْ حَضَرَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقْوَامٌ كَبَّهُمُ اللَّهُ عَلَى مَنَاجِرِهِمْ فِي جَهَنَّمَ، لَمْ يُجِيبُوهُ وَلَمْ يُصَدِّقُوهُ! أَوْ لَا تَحْمَدُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَخْرَجَكُمْ لَا تَعْرِفُونَ إِلَّا رَبَّكُمْ، فَتُصَدِّقُونَ بِمَا جَاءَ بِهِ نَبِيُّكُمْ ﷺ، وَقَدْ كُفَيْتُمْ الْبَلَاءَ بِغَيْرِكُمْ، وَاللَّهِ لَقَدْ بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى أَشَدِّ حَالٍ بَعَثَ عَلَيْهَا نَبِيٌّ قَطُّ، فِي فِتْرَةٍ وَجَاهِلِيَّةٍ، مَا يَرَوْنَ أَنَّ دِينَنَا أَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ! فَجَاءَ بِغُرْقَانٍ فَرَّقَ بِهِ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ، وَفَرَّقَ بِهِ بَيْنَ الْوَالِدِ وَوَلَدِهِ، حَتَّى إِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيَرَى وَالِدَهُ أَوْ وَلَدَهُ أَوْ أَخَاهُ كَافِرًا، وَقَدْ فَتَحَ اللَّهُ قُلُوبَهُ بِالْإِيمَانِ، وَيَعْلَمُ أَنَّهُ إِنْ هَلَكَ دَخَلَ النَّارَ، فَلَا تَقَرُّ عَيْنُهُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّ حَبِيبَهُ فِي النَّارِ، وَأَنَّهُمَا لِلنَّبِيِّ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ﴾ (٢٥ الفرقان: ٧٤)

جناب جبر بن نفیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہم لوگ سیدنا مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: خوشخبری ہو ان دو آنکھوں کے لیے جنہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے، اللہ کی قسم! جو آپ نے دیکھا کاش ہم بھی دیکھتے اور جن (غزوات) میں آپ نے شرکت کی، ہم بھی شرکت کرتے، اس پر ان (مقداد رضی اللہ عنہ) کو غصہ آ گیا۔ پس میں تعجب کرنے لگا کہ اس نے اچھی بات ہی کی ہے، پھر آپ (مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ) نے اس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: آدمی کو کون سی چیز ابھارتی ہے کہ وہ ایسی جگہ حاضر ہونے کی آرزو کرے جس سے اللہ نے اسے دور رکھا ہے؟ وہ نہیں جانتا کہ اگر وہ وہاں ہوتا تو کس حال میں ہوتا۔ اللہ کی قسم! نبی کریم ﷺ کے پاس ایسی قومیں بھی آئیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے جہنم میں اوندھے منہ گرا دیا اور انہوں نے آپ ﷺ کو مانا اور نہ ہی آپ کی تصدیق کی، تم اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر کیوں نہیں کرتے کہ اس نے تمہیں اس حال میں پیدا کیا کہ تم اپنے رب کے سوا کسی (موجود) کو نہیں پہچانتے، جو چیز نبی ﷺ تمہاری طرف لے کر آئے ہیں اس کی تصدیق کرتے ہو، جو آزمائشیں دوسروں پر آئیں تم ان سے بچ گئے ہو، اللہ کی قسم! نبی ﷺ دور جہالت میں ایسے حالات میں مبعوث فرمائے گئے کہ شاید ہی کوئی نبی ایسے حالات میں مبعوث فرمایا گیا ہو۔ بتوں کی عبادت سے بڑھ کر لوگ کسی دین کو افضل نہیں سمجھتے تھے۔ آپ ﷺ فرقان (قرآن) لے کر آئے اس کے ذریعے حق اور باطل میں فرق کیا، باپ اور اس کے بیٹے میں فرق کیا حتیٰ کہ کوئی اپنے باپ کو اور کوئی اپنے بیٹے کو اور کوئی اپنے بھائی کو کافر سمجھنے لگا، اللہ تعالیٰ نے اس کے دل کے تالے کو ایمان کے ساتھ کھول دیا اور وہ جاننے لگا کہ اگر وہ (اس کا بھائی، بیٹا، باپ) مر گیا تو آگ میں جائے گا اس کی آنکھ کیسے ٹھنڈی ہو سکتی ہے جبکہ اسے معلوم ہو کہ اس کا عزیز آگ میں ہے، اسی مناسبت سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ﴾ اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں ہماری بیویوں اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما۔“

۴۸۔ بَابُ: مَنْ دَعَا لِصَاحِبِهِ أَنْ أَكْثِرَ مَالَهُ وَوَلَدَهُ

جس نے اپنے ساتھی کے لیے یہ دعا کی کہ اللہ اس کے مال اور اولاد میں اضافہ کرے

(۸۸) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ يَوْمًا، وَمَا هُوَ إِلَّا أَنَا وَأُمِّي وَأُمُّ حَرَامٍ خَالَتِي، إِذْ دَخَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ لَنَا: ((أَلَا أُصَلِّيْ بِكُمْ؟)) وَذَلِكَ فِي غَيْرِ وَفْتٍ صَلَاةٍ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: فَأَيْنَ جَعَلَ أَنَسًا مِنْهُ؟ فَقَالَ: جَعَلَهُ عَنْ يَمِينِهِ، ثُمَّ صَلَّى بِنَا، ثُمَّ دَعَانَا - أَهْلَ الْبَيْتِ - بِكُلِّ خَيْرٍ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، فَقَالَتْ أُمِّي: يَا رَسُولَ اللَّهِ! خَوِّدْ مَكَ، ادْعُ اللَّهَ لَهُ، فَدَعَانِي بِكُلِّ خَيْرٍ، كَانَ فِي آخِرِ دُعَائِهِ أَنْ قَالَ: ((اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ، وَبَارِكْ لَهُ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا وہاں صرف میں، میری والدہ اور میری خالہ ام حرام تھیں، اچانک آپ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمیں فرمایا: ”کیا میں تمہیں نماز نہ پڑھاؤں؟“ حالانکہ وہ کسی (فرض) نماز کا وقت نہیں تھا۔ ایک شخص نے ثابت رضی اللہ عنہ (راوی حدیث) سے پوچھا کہ آپ ﷺ نے سیدنا انس کو اپنی کس جانب کھڑا کیا تھا؟ تو اس (ثابت رضی اللہ عنہ) نے بتایا کہ آپ ﷺ نے ان (انس رضی اللہ عنہ) کو اپنی دائیں جانب کھڑا کیا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر ہم گھر والوں کے لیے دنیا و آخرت کی ہر بھلائی کے لیے دعا فرمائی، میری ماں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! انس آپ کا چھوٹا سا خادم ہے اس کے لیے (خصوصی) دعا فرمادیں۔ تو آپ ﷺ نے میرے لیے ہر بھلائی کی دعا فرمائی اور اپنی دعا کے آخر میں فرمایا: ”اے اللہ! اس کے مال اور اولاد میں اضافہ کر اور اس میں برکت عطا فرما۔“

۴۹۔ بَابُ: أَلْوَالِدَاتِ رَحِيمَاتٍ

مائیں رحم دل ہوتی ہیں

(۸۹) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ قُصَّالَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِّي، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَأَعْطَتْهَا عَائِشَةُ ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ، فَأَعْطَتْ كُلَّ صَبِيٍّ لَهَا تَمْرَةً، وَأَمْسَكَتْ لِنَفْسِهَا تَمْرَةً، فَأَكَلِ الصَّبِيَّانِ التَّمْرَتَيْنِ وَنَظَرَا إِلَى أُمِّهِمَا، فَعَمَدَتِ إِلَى التَّمْرَةِ فَشَقَّتْهَا، فَأَعْطَتْ كُلَّ صَبِيٍّ نِصْفَ تَمْرَةٍ، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ فَقَالَ: ((وَمَا تَعْبُجُكِ مِنْ ذَلِكَ؟ لَقَدْ رَحِمَهَا اللَّهُ بِرَحِمَتِهَا صَبِيَّيْهَا)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک عورت آئی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے تین کھجوریں دیں، اس عورت نے اپنے ہر بچے کو ایک ایک کھجور دی اور ایک کھجور اس نے اپنے لیے رکھ لی، بچوں نے دونوں کھجوریں

کھا کر اپنی ماں کی طرف دیکھنا شروع کر دیا، ماں نے اس کھجور کے بھی دو ٹکڑے کیے اور دونوں بچوں کو ایک ایک ٹکڑا دے دیا، پھر نبی ﷺ تشریف لائے تو سیدہ عائشہ نے یہ سارا واقعہ آپ ﷺ کو سنایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم اس بات سے حیران کیوں ہو؟ اپنے بچوں پر رحم کرنے کی وجہ سے اللہ نے بھی اس پر رحم کیا ہے۔“

۵۰۔ بَابُ: قُبْلَةُ الصَّبِيَّانِ

بچوں کا بوسہ لینا

۹۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: اتَّخَبْتُمُونِ صَبِيَّانَكُمْ؟ فَمَا نَقَبْلُهُمْ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَوْ أَمْلِكُ لَكَ أَنْ تَرَعَ اللَّهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ؟)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دیہاتی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: تم اپنے بچوں کا بوسہ لیتے ہو، ہم تو اپنے بچوں کا بوسہ نہیں لیتے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اگر اللہ تعالیٰ نے تیرے دل سے رحم چھین لیا ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔“

۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَاهُ رِيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَبَّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَعِنْدَهُ الْأَفْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ جَالِسٌ، فَقَالَ الْأَفْرَعُ: إِنَّ لِي عَشْرَةَ مِنْ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا، فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يَرْحَمُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا بوسہ لیا آپ کے پاس بیٹھا ہوا افرع بن حابس تمیمی رضی اللہ عنہ کہنے لگا: میرے دس بچے ہیں میں نے کبھی کسی کا بوسہ نہیں لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا: ”جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔“

۵۱۔ بَابُ: أَدَبُ الْوَالِدِ وَبَرِّهِ لَوْلَدِهِ

والد کا اولاد کو ادب سکھانا اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا

۹۲) (ث: ۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ نُمَيْرٍ بْنِ أَوْسٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ: كَانُوا يَقُولُونَ: الصَّلَاحُ مِنَ اللَّهِ، وَالْأَدَبُ مِنَ الْآبَاءِ.

جناب ولید بن نمیر بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے والد (نمیر بن اوس رضی اللہ عنہ) کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ کہا کرتے تھے کہ اصلاح اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور ادب (سکھانا) باپ کی طرف سے ہے۔

۹۰) صحیح البخاری: ۵۹۹۸؛ صحیح مسلم: ۲۳۱۷۔ ۹۱) صحیح البخاری: ۵۹۹۷؛ صحیح مسلم: ۲۳۱۸۔

۹۲) [ضعیف] تاریخ دمشق: ۱/۶۲؛ لا یسنن عساکر: ۱/۲۳۱؛ واثق اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

(۹۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْقُرَشِيُّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ عَامِرٍ، أَنَّ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ أَبَاهُ انْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَحْمِلُهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَشْهَدُكَ أَنِّي قَدْ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ: ((أَكُلْ وَلَكَ نَحْلَتْ؟)) قَالَ: لَا، قَالَ: ((فَأَشْهَدْ غَيْرِي)) ثُمَّ قَالَ: ((أَلَيْسَ يَسُوكَ أَنْ يَكُونُوا فِي الْبُرِّ سَوَاءً؟)) قَالَ: بَلَى، قَالَ: ((فَلَا إِذَا)) قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْبُخَارِيُّ: لَيْسَ الشَّهَادَةُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ رُخْصَةً.

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد (بشیر رضی اللہ عنہ) انہیں اٹھائے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ گواہ ہو جائیں کہ میں نے نعمان رضی اللہ عنہ کو فلاں فلاں چیز ہبہ کر دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تو نے اپنی ساری اولاد کو ایسی چیزیں دی ہیں؟“ اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر میرے علاوہ کسی اور کو گواہ بنالو۔“ پھر فرمایا: ”کیا تجھے پسند نہیں کہ وہ سارے تیرے ساتھ اچھا برتاؤ کریں؟“ اس نے کہا: کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”پھر ایسا نہ کرو۔“ امام ابو عبد اللہ البخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی ﷺ کی طرف سے (کسی اور سے) گواہی لینے (کا حکم) رخصت (کے لیے) نہیں تھا۔

۵۲۔ بَابُ بَرِّ الْآبِ لِوَلَدِهِ

والد کا اپنی اولاد سے حسن سلوک کرنا

(۹۴) (ث: ۲۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ عِيْسَى بْنِ يُوْنُسَ، عَنْ الْوَصَّافِيِّ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّمَا سَمَّاهُمُ اللَّهُ أَبْرَارًا لِأَنَّهُمْ بَرُّوا الْآبَاءَ وَالْأَبْنََاءَ، كَمَا أَنَّ لَوَالِدَكَ عَلَيْكَ حَقًّا، كَذَلِكَ لَوَالِدِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: درحقیقت اللہ تعالیٰ نے ان (مومنوں) کا نام ”أَبْرَارٌ“ اس لیے رکھا ہے کیونکہ انہوں نے اپنے باپوں اور بیٹوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا، جس طرح تیرے والد کا تجھ پر حق ہے اسی طرح تیری اولاد کا بھی تجھ پر حق ہے۔

۵۳۔ بَابُ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يَرْحَمُ

جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا

(۹۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يَرْحَمُ)).

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔“

(۹۴) صحیح مسلم: ۱۶۲۳؛ سنن أبی داود: ۳۵۴۲؛ سنن ابن ماجہ: ۲۳۷۵۔

(۹۵) [ضعیف] عبون الأخبار لابن قتيبة: ۹۷/۱۔ (۹۵) [صحیح] مسند أحمد: ۴۰/۳۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

(۹۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ، وَأَبِي ظَبْيَانَ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ)).

سیدنا جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔“

(۹۷) وَعَنْ عَبْدِ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ لَا يَرْحَمُهُ اللَّهُ)).

سیدنا جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں کرتا۔“

(۹۸) وَعَنْ عَبْدِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَقْبَلُونَ الصَّبِيَّانَ؟ فَوَاللَّهِ مَا نَقْبَلُهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَوْ أَمْلِكُ لَكَ إِنْ كَانَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نَزَعَ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ؟)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ کچھ دیہاتی لوگ نبی ﷺ کے پاس آئے ان میں سے ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ بچوں کا بوسہ لیتے ہو؟ اللہ کی قسم! ہم نے تو کبھی ان کا بوسہ نہیں لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر اللہ تعالیٰ نے تیرے دل سے رحم چھین لیا ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں؟“

(۹۹) (ث: ۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عَثْمَانَ، أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا، فَقَالَ الْعَامِلُ: إِنَّ لِي كَذَا وَكَذَا مِنَ الْوَلَدِ، مَا قَبِلْتُ وَاحِدًا مِنْهُمْ، فَزَعَمَ عُمَرُ، أَوْ قَالَ عُمَرُ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَرْحَمُ مِنْ عِبَادِهِ إِلَّا أَبْرَهُمْ.

سیدنا ابو عثمان بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو کسی علاقے کا عامل مقرر کیا۔ اس عامل نے کہا: میری اتنی اولاد ہے، میں نے کبھی کسی کا بوسہ نہیں لیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے احسان کرنے والوں پر ہی رحم کرتا ہے۔

۵۴۔ بَابُ: الْرَّحْمَةُ مِائَةُ جُزْءٍ

رحمت کے سو حصے ہیں

(۱۰۰) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَبِّبِ، أَنَّ

(۹۷) صحيح مسلم: ۲۳۱۹؛ جامع الترمذي: ۱۹۲۲۔

(۹۸) صحيح البخاري: ۵۹۹۸؛ صحيح مسلم: ۲۳۱۷۔

(۹۹) [حسن] مصنف عبد الرزاق: ۲۰۵۹۰۔

(۱۰۰) صحيح البخاري: ۶۰۰۰؛ صحيح مسلم: ۲۷۵۲۔

أَبْلَهْرِيْرَةَ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((جَعَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ، فَأَمْسَكَ عَنْهُ نُسْعَةً وَتِسْعِينَ، وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا، فَمِنْ ذَلِكَ الْجُزْءِ بَرَأَ أَحْمَ الْخَلْقِ، حَتَّى تَرَفَعَ الْفَرَسُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا، خَشْيَةً أَنْ تُصِيبَهُ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کیے، ننانوے حصے اپنے پاس رکھ لیے اور ایک حصہ زمین پر اتارا پس اسی ایک حصہ کی بدولت مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے حتیٰ کہ گھوڑی بھی اپنے بچے سے اپنے پاؤں کو اس ڈر سے اٹھائے رکھتی ہے کہ کہیں اسے لگ نہ جائے۔“

۵۵۔ بَابُ: الْوَصَاةُ بِالْجَارِ

پڑوسی کے متعلق وصیت

(۱۰۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا زَالَ جَبْرِيلُ يُوصِيَنِي بِالْجَارِ، حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورِّثُهُ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جبریل علیہ السلام مسلسل مجھے پڑوسی کے متعلق وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ میں گمان کرنے لگا کہ بہت جلد وہ اسے وراثت میں بھی حصہ دار بنا دیں گے۔“

(۱۰۲) حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي شَرِيحٍ الْحَزَائِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحْسِنْ إِلَى جَارِهِ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ)).

سیدنا ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے تو اسے چاہیے کہ اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرے، جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے تو اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے، جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے تو اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔“

۵۶۔ بَابُ: حَقُّ الْجَارِ

ہمسائے کا حق

(۱۰۳) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ظَبْيَةَ

(۱۰۱) صحيح البخاري: ۶۰۱۴؛ صحيح مسلم: ۲۶۲۴۔

(۱۰۲) صحيح مسلم: ۴۸؛ سنن ابن ماجه: ۳۶۷۲۔

(۱۰۳) [صحيح] مسند احمد: ۸/۶؛ المعجم الكبير للطبراني: ۲۰/۲۰۵۔

الْكَلَّاعِي قَالَ: سَمِعْتُ الْمُقَدَّادَ بْنَ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَصْحَابَهُ عَنِ الزَّانَا؟ قَالُوا: حَرَامٌ، حَرَّمَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولُهُ ﷺ، فَقَالَ: ((لَأَنْ يَزْنِيَ الرَّجُلُ بِعَشْرَةِ نِسْوَةٍ، أَيْسَرُ عَلَيْهِ مِنْ أَنْ يَزْنِيَ بِأَمْرَأَةٍ جَارِهِ))، وَسَأَلَهُمْ عَنِ السَّرِقَةِ؟ قَالُوا: حَرَامٌ، حَرَّمَهَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ، فَقَالَ: ((لَأَنْ يَسْرِقَ مِنْ عَشْرَةِ أَهْلِ آبِيَاتٍ، أَيْسَرُ عَلَيْهِ مِنْ أَنْ يَسْرِقَ مِنْ بَيْتِ جَارِهِ)).

سیدنا مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ سے زنا کے بارے میں پوچھا؟ انہوں نے کہا: حرام ہے، اسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر آدمی دس عورتوں سے زنا کرے تو یہ (گناہ) اس پر قدرے ہلکا ہے اس بات سے کہ وہ اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔“ پھر آپ ﷺ نے ان سے چوری کے بارے میں پوچھا: انہوں نے کہا: حرام ہے، اسے اللہ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر آدمی دس گھروں سے چوری کرے تو یہ (گناہ) اس پر قدرے ہلکا ہے اس بات سے کہ وہ اپنے پڑوسی کے گھر سے چوری کرے۔“

۵۷۔ بَابُ: يَبْدَأُ بِالْجَارِ

حسن سلوک میں پڑوسی سے ابتدا کی جائے

(۱۰۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا زَالَ جَبْرِيلُ يُوصِيَنِي بِالْجَارِ حَتَّى طَلَنْتُ أَنَّهُ سَيُورَّثُهُ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جبریل علیہ السلام مسلسل مجھے پڑوسی کے متعلق وصیت کرتے رہے، یہاں تک کہ میں گمان کرنے لگا کہ بہت جلد وہ اسے وراثت میں بھی حصہ دار بنا دیں گے۔“

(۱۰۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُورَ، وَأَبِي إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ دُبِحَتْ لَهُ شَاةٌ، فَجَعَلَ يَقُولُ لِعَلَامِهِ: أَهْدَيْتَ لِجَارِنَا الْيَهُودِيَّ؟ أَهْدَيْتَ لِجَارِنَا الْيَهُودِيَّ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا زَالَ جَبْرِيلُ يُوصِيَنِي بِالْجَارِ حَتَّى طَلَنْتُ أَنَّهُ سَيُورَّثُهُ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ان کے لیے ایک بکری ذبح کی گئی تو وہ اپنے غلام سے کہنے لگے: کیا تو نے ہمارے یہودی پڑوسی کو گوشت بھیج دیا ہے؟ کیا تو نے ہمارے یہودی پڑوسی کو گوشت بھیج دیا ہے؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جبریل علیہ السلام مسلسل مجھے پڑوسی کے متعلق وصیت کرتے رہے، یہاں تک کہ میں گمان کرنے لگا کہ بہت جلد وہ اسے وراثت میں بھی حصہ دار بنا دیں گے۔“

(۱۰۴) صحیح البخاری: ۶۰۱۵؛ صحیح مسلم: ۲۶۲۵۔

(۱۰۵) [صحیح] مسند احمد: ۲/۱۶۰؛ سنن ابی داود: ۵۱۵۲؛ جامع الترمذی: ۱۹۴۴۔
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

(۱۰۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ، أَنَّ عَمْرَةَ حَدَّثَتْهُ، أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوسِّينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ لَيُورِّثُهُ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جبریل (علیہ السلام) مسلسل مجھے پڑوسی کے متعلق وصیت کرتے رہے، یہاں تک کہ میں گمان کرنے لگا کہ وہ ضرور اسے وراثت میں حصہ دار بنادیں گے۔“

۵۸۔ بَابُ: يَهْدِي إِلَى أَقْرَبِهِمَا بَابًا

زیادہ قریبی دروازے والے پڑوسی کو (پہلے) ہدیہ دیا جائے

(۱۰۷) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو عَمْرٍاءُ قَالَ: سَمِعْتُ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَإِلَى أَيِّهِمَا أَهْدِي؟ قَالَ: ((إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكَ بَابًا)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے دو پڑوسی ہیں تو میں ان میں سے کس کو (پہلے) ہدیہ پیش کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس کا دروازہ تمہارے زیادہ قریب ہو۔“

(۱۰۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي عَمْرٍاءَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ - رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمٍ بْنِ مُرَّةَ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ لِي جَارَيْنِ، فَإِلَى أَيِّهِمَا أَهْدِي؟ قَالَ: ((إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكَ بَابًا)).

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے دو پڑوسی ہیں تو میں ان میں سے کس کو (پہلے) ہدیہ پیش کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس کا دروازہ تمہارے زیادہ قریب ہو۔“

۵۹۔ بَابُ: الْأَدْنَى فَلَا دُنَى مِنَ الْجِيرَانِ

پڑوسیوں میں قریب سے قریب تر کا لحاظ رکھا جائے

(۱۰۹) (ث: ۳۱) حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْقُضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْجَارِ فَقَالَ: أَرْبَعُونَ دَارًا أَمَامَهُ، وَأَرْبَعُونَ خَلْفَهُ، وَأَرْبَعُونَ عَنْ يَمِينِهِ، وَأَرْبَعُونَ عَنْ يَسَارِهِ.

(۱۰۶) صحيح البخاري: ۶۰۱۴؛ صحيح مسلم: ۲۶۲۴۔

(۱۰۷-۱۰۸) صحيح البخاري: ۶۰۲۰؛ سنن أبي داود: ۵۱۵۵۔

(۱۰۹) [حسن]

جناب حسن بصری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ان سے پڑوسی کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: چالیس گھر آگے، چالیس پیچھے، چالیس دائیں اور چالیس بائیں جانب (والے پڑوسی ہیں)۔

(۱۱۰) (ث. ۳۲) حَدَّثَنَا يَشْرُبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ ابْنُ بَجَالَةَ بْنِ زَيْرٍ قَانٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وَلَا يَبْدَأُ بِجَارِهِ الْأَفْصَى قَبْلَ الْأَدْنَى، وَلَكِنْ يَبْدَأُ بِالْأَدْنَى قَبْلَ الْأَفْصَى.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قریبی پڑوسی سے پہلے دور والے پڑوسی سے ابتدا نہ کرو بلکہ دور والے سے پہلے قریبی پڑوسی سے ابتدا کرو۔

۶۰۔ بَابُ: مَنْ أَغْلَقَ الْبَابَ عَلَى الْجَارِ

جس نے پڑوسی کے لیے دروازہ بند کر دیا

(۱۱۱) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَقَدْ أَتَى عَلَيْنَا زَمَانٌ - أَوْ قَالَ: حِينَ - وَمَا أَحَدٌ أَحَقُّ بِدِينَارِهِ وَدِرْهِمِهِ مِنْ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ، ثُمَّ الْآنَ الدِّينَارُ وَالْدِّرْهَمُ أَحَبُّ إِلَيَّ أَحَدِنَا مِنْ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((كَمْ مِنْ جَارٍ مَتَّعَنِي بِجَارِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَقُولُ: يَا رَبِّ اهَذَا أَغْلَقَ بَابَهُ دُونِي، فَمَنَعَ مَعْرُوفَهُ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم پر ایک زمانہ یا ایک وقت ایسا بھی آیا کہ کوئی بھی آدمی اپنے مسلمان بھائی سے درہم و دینار کا (خود کو) زیادہ مستحق نہیں سمجھتا تھا، جب کہ آج صورت حال یہ ہے کہ درہم و دینار ہمیں اپنے مسلمان بھائی سے زیادہ محبوب ہیں۔ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: ”قیامت والے دن کتنے ہی پڑوسی ایسے ہوں گے جنہوں نے اپنے پڑوسیوں کو پکڑا ہوا ہوگا اور کہہ رہے ہوں گے: اے رب! اس نے مجھ سے اپنا دروازہ بند کر لیا اور (مجھے) خیر سے محروم رکھا۔“

۶۱۔ بَابُ: لَا يَشْبَعُ دُونُ جَارِهِ

اپنے پڑوسی کو چھوڑ کر پیٹ بھر کر نہ کھائے

(۱۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بِشِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُسَاوِرِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُخْبِرُ ابْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((لَيْسَ الْمُؤْمِنُ الَّذِي يَشْبَعُ وَجَارُهُ جَانِعٌ)).

(۱۱۰) [ضعيف] التاريخ الكبير للبخاري: ۴۲/۷۔

(۱۱۱) [حسن] مصنف ابن أبي شيبة: ۲۶۷۰۵؛ شعب الإيمان للبيهقي: ۱۰۸۷۰۔

(۱۱۲) [صحيح] المعجم الكبير للطبراني: ۱۲۷۴۱؛ المستدرک للحاكم: ۱۶۷/۴۔ کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

جناب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا وہ سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو بتا رہے تھے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”وہ شخص مومن نہیں جو اپنا پیٹ تو بھر لے لیکن اس کا پڑوسی بھوکا ہو۔“

۶۲۔ بَابُ: يَكْثُرُ مَاءُ الْمَرْقِ فَيُقَسَّمُ فِي الْجِيرَانِ شوربے کا پانی زیادہ کر کے اسے پڑوسیوں میں تقسیم کیا جائے

(۱۱۳) حَدَّثَنَا يَشْرُبُنُ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي عَلَيْهِ السَّلَامُ بِثَلَاثٍ: ((أَسْمِعْ وَأَطِعْ وَلَوْ لَعَبْدٍ مُجَدِّعٍ الْأَطْرَافِ، وَإِذَا صَنَعْتَ مَرْقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَهَا، ثُمَّ انْظُرْ أَهْلَ بَيْتٍ مِنْ جِيرَانِكَ، فَأَصْبِهِمْ مِنْهُ بِمَعْرُوفٍ، وَصَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ قُتِلَتْهَا، فَإِنْ وَجَدْتَ الْإِمَامَ قَدْ صَلَّى، فَقَدْ أَحْرَزْتَ صَلَاحَكَ، وَإِلَّا فَهِيَ نَافِلَةٌ)).

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل ﷺ نے تین وصیتیں کیں: ”بات کو سنو اور اطاعت کرو اگرچہ (حکمران) کان کٹا غلام ہی ہو، جب سالن بناؤ تو اس کے پانی (شوربے) کو زیادہ کر لو پھر اپنے پڑوسیوں میں سے (غریب) گھروالوں کو دیکھو اور انہیں اچھے طریقے سے دے دو، نماز کو اس کے وقت پر ادا کرو اگر تو امام کو اس حال میں پائے کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے تو تو نے اپنی نماز کو محفوظ کر لیا بصورت دیگر وہ تیری نفل ہو جائے گی۔“

(۱۱۴) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا أَبَا ذَرٍّ، إِذَا طَبَخْتَ مَرْقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَ الْمَرْقَةِ، وَتَعَاهَدْ جِيرَانَكَ))، أَوْ ((اقْسِمْ فِي جِيرَانِكَ)).

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اے ابو ذر! جب تو سالن پکائے تو اس کا پانی زیادہ کر لیا کر اور اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھ۔“ یا آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے پڑوسیوں میں تقسیم کر۔“

۶۳۔ بَابُ: خَيْرُ الْجِيرَانِ

بہترین پڑوسی

(۱۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي شَرِيحٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شَرَحْبِيلُ بْنُ شَرِيحٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيَّ يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ:

(۱۱۳) [صحیح] صحیح ابن حبان: ۱۷۱۸؛ مسند احمد: ۱۶۱/۵۔

(۱۱۴) صحیح مسلم: ۲۶۲۵؛ مسند احمد: ۱۴۹/۵۔

(۱۱۵) [صحیح] مسند احمد: ۱۶۷/۲؛ جامع الترمذی: ۱۹۴۴؛ المستدرک للحاکم: ۱۶۴/۴۔

((خَيْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ، وَخَيْرُ الْجِيرَانِ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى خَيْرُهُمْ لِجَارِهِ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے ہاں بہترین ساتھی وہ ہیں جو اپنے ساتھی کے لیے بہتر ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے ہاں بہترین پڑوسی وہ ہیں جو اپنے پڑوسی کے لیے بہتر ہوں۔“

۶۴۔ بَابُ: الْجَارُ الصَّالِحُ

نیک پڑوسی

(۱۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْلٌ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ: الْمُسْكِنُ الْوَاسِعُ، وَالْجَارُ الصَّالِحُ، وَالْمَرْكَبُ الْهَنِيءُ)).

سیدنا نافع بن عبدالحارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”یہ مسلمان آدمی کی خوش بختی میں سے ہے کہ اسے وسیع رہائش گاہ، نیک پڑوسی اور آرام دہ سواری مل جائے۔“

۶۵۔ بَابُ: الْجَارُ السُّوُّءُ

برا پڑوسی

(۱۱۷) حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ -هُوَ ابْنُ حَيَّانَ- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ جَارٍ السُّوِّءِ فِي دَارِ الْمَقَامِ، فَإِنَّ جَارَ الدُّنْيَا يَتَحَوَّلُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی دعاؤں میں سے (یہ دعا بھی) تھی: ”اے اللہ! میں دارالمقام (مستقل رہنے کی جگہ) میں برے پڑوسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں بلاشبہ دنیا کے پڑوسی تو بدلتے رہتے ہیں (مگر آخرت کا پڑوسی بدلا نہیں جا سکتا)۔“

(۱۱۸) حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَعْرَاءَ قَالَ: حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَقْتُلَ الرَّجُلُ جَارَهُ وَأَخَاهُ وَأَبَاهُ)).

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ آدمی اپنے پڑوسی کو اپنے بھائی کو اور اپنے باپ کو قتل کرے گا۔“

(۱۱۶) [صحیح] مسند احمد: ۳/۴۰۷، المستدرک للحاکم: ۴/۱۶۶۔

(۱۱۷) [حسن] مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۵۴۲۱؛ سنن النسائي: ۵۵۰۲؛ صحيح ابن حبان: ۱۰۳۳؛ المستدرک للحاکم: ۱/۵۳۲۔

(۱۱۸) [حسن] کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

٦٦۔ بَابُ: لَا تُؤْذِي جَارَهُ

اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے

(١١٩) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى مَوْلَى جَعْفَةَ بْنِ هُبَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ فُلَانَةَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ، وَتَفْعَلُ، وَتَصَدَّقُ، وَتُؤْذِي جِيرَانَهَا بِلِسَانِهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا خَيْرَ فِيهَا، هِيَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ))، قَالُوا: وَفُلَانَةُ تُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ، وَتَصَدَّقُ بِأَثْوَارٍ، وَلَا تُؤْذِي أَحَدًا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هِيَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! فلاں عورت رات کو قیام کرتی ہے، دن بھر روزہ رکھتی ہے اور (نیک) عمل کرتی ہے اور صدقہ کرتی ہے لیکن اپنے پڑوسی کو زبان سے اذیت پہنچاتی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس میں کوئی بھلائی نہیں، وہ جہنمیوں میں سے ہے۔“ لوگوں نے عرض کیا: اور فلاں عورت صرف فرض نماز پڑھتی ہے اور پیر کے چند کلمے صدقہ کرتی ہے لیکن کسی کو اذیت نہیں پہنچاتی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ جنتیوں میں سے ہے۔“

(١٢٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ غُرَابٍ، أَنَّ عَمَّةَ لَهُ حَدَّثَتْهُ، أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ أُمَ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَقَالَتْ: إِنَّ زَوْجَ إِحْدَانَا يُرِيدُهَا فَتَمْنَعُهُ نَفْسُهَا، إِمَّا أَنْ تَكُونَ غَضَبِي أَوْ لَمْ تَكُنْ نَشِيطَةً، فَهَلْ عَلَيْنَا فِي ذَلِكَ مِنْ حَرَجٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، إِنَّ مِنْ حَقِّهِ عَلَيْكَ أَنْ تُوَ أَرَادَكَ وَأَنْتِ عَلَى قَتَبٍ لَمْ تَمْنَعِيهِ، قَالَتْ: قُلْتُ لَهَا: إِحْدَانًا تَحِيضُ، وَلَيْسَ لَهَا وَلِزَوْجِهَا إِلَّا فِرَاشٌ وَاحِدٌ أَوْ لِحَافٌ وَاحِدٌ، فَكَيْفَ تَصْنَعُ؟ قَالَتْ: لِيَتَّسِدَ عَلَيْهَا إِزَارُهَا ثُمَّ تَنَامُ مَعَهُ، فَلَهُ مَا فَوْقَ ذَلِكَ، مَعَ أَنِّي سَوْفَ أَخْبِرُكَ مَا صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّهُ كَانَ لَيَلَتِي مِنْهُ، فَطَحَنْتُ شَيْئًا مِنْ شَعِيرٍ، فَجَعَلْتُ لَهُ قُرْصًا، فَدَخَلَ فَرَدَّ الْبَابَ، وَدَخَلَ إِلَى الْمَسْجِدِ - وَكَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ أَغْلَقَ الْبَابَ، وَأَوْكَا الْفَرْجَةَ، وَأَكْفَأَ الْقَدَحَ، وَأَطْفَأَ الْمِصْبَاحَ - فَانْتَظَرْتُهُ أَنْ يَنْصَرِفَ فَأَطْعِمُهُ الْقُرْصَ، فَلَمْ يَنْصَرِفْ، حَتَّى غَلَبَنِي النَّوْمُ، وَأَوْجَعَهُ الْبَرْدُ، فَاتَّانِي فَأَقَامَنِي ثُمَّ قَالَ: ((أَدْفِينِي أَدْفِينِي)) فَقُلْتُ لَهُ: إِنِّي حَائِضٌ. فَقَالَ: ((وَإِنْ أَكْشِفِي عَنْ فِخْدَيْكَ)) فَكَشَفْتُ لَهُ عَنْ فِخْدَيَّ، فَوَضَعَ خَدَّهُ وَرَأْسَهُ عَلَى فِخْدَيَّ حَتَّى دَفِنِيَ. فَأَقْبَلْتُ شَاةً لِحَارِنًا دَاجِنَةً فَدَخَلْتُ، ثُمَّ عَمَدْتُ إِلَى الْقُرْصِ فَأَخَذْتُهُ، ثُمَّ أَدْبَرْتُ بِهِ. قَالَتْ: وَقَلَبْتُ عَنْهُ، وَاسْتَيْقِظَ النَّبِيُّ ﷺ فَبَادَرْتُهَا إِلَى الْبَابِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((حِذِّي مَا أَدْرَكْتَ مِنْ قُرْصِكَ، وَلَا تُؤْذِي جَارَكَ فِي شَاتِهِ)).

(١١٩) [صحیح] شعب الإيمان للبيهقي: ٩٥٤٥؛ مسند أحمد: ٢/ ٤٤٠۔

(١٢٠) [ضعیف] سنن أبي داود: ٢٧٠؛ مصنف ابن أبي شيبة: ٢٥٤٢٤۔

عمارہ بن خراب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کی ایک پھوپھی نے ان کو بتایا کہ اس نے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ جب ہم میں سے کسی کا خاوند اس سے (محبت کا) ارادہ کرے اور وہ غصے کی وجہ سے یا طبیعت کے ناچاہنے کی وجہ سے انکار کر دے تو کیا اس کا ہمیں گناہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، یہ اس کا تم پر حق ہے کہ جب بھی وہ تمہارا ارادہ کرے اور (اگرچہ) تو کجاوے کی لکڑی پر ہی ہو تو پھر بھی انکار نہ کر، وہ کہتی ہے کہ میں نے کہا: جب عورت حاضر ہو اور اس کے اور شوہر کے لیے گھر میں بستر بھی ایک ہو یا لحاف ایک ہو تو پھر کیا کیا جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اپنے تہہ بند کو مضبوطی سے باندھ لے اور خاوند کے ساتھ سو جائے، اسے تہبند سے اوپر اوپر (بوس و کنار وغیرہ کا) حق حاصل ہے، اب میں تجھے بتاتی ہوں کہ نبی ﷺ کیا کیا کرتے تھے، ایک رات میں نے تھوڑے سے بوسے اور اس کی چپاتی تیار کی، آپ ﷺ تشریف لائے دروازہ بند کیا اور مسجد میں چلے گئے جب آپ سونے کا ارادہ فرماتے تھے تو دروازہ بند کر دیتے تھے، مشکیزے کا تہہ باندھ دیتے، پیالے کو الٹا کر دیتے اور چراغ کو بجھا دیتے تھے۔ میں آپ ﷺ کا انتظار کرتی رہی کہ آپ ﷺ آئیں تو میں آپ کو چپاتی کھلاؤں۔ آپ ﷺ نہ لوٹے اور مجھے نیند غالب آگئی، جب آپ کو سردی محسوس ہوئی تو آپ میرے پاس آئے، مجھے اٹھایا اور فرمایا: ”مجھے گرماؤ، مجھے گرماؤ۔“ میں نے عرض کیا کہ میں حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنی رانوں کو کھول دو۔“ میں نے آپ کے لیے اپنی رانیں کھول دیں تو آپ ﷺ نے اپنے رخسار اور سر مبارک میری ران پر رکھ لیا حتیٰ کہ آپ گرم ہو گئے۔ اتنے میں ہمارے پڑوسیوں کی پالتو بکری آئی اور چپاتی کی طرف بڑھنے لگی، میں نے وہ چپاتی اٹھالی اور پیچھے رکھ لی۔ فرماتی ہیں: میرے ہلنے کی وجہ سے نبی ﷺ بیدار ہو گئے میں نے جلدی سے بکری کو دروازے کی طرف ہانک دیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”اپنی روٹی اٹھا لو اور اپنے پڑوسی کو بکری کے معاملے میں تکلیف نہ پہنچاؤ۔“

(۱۲۱) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارَهُ بَوَائِقَهُ)).
سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کے شر سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔“

۶۷۔ بَابُ: لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةً لِّجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنُ شَاةٍ

خاتون اپنی پڑوسن (کے ہدیے) کو حقیر نہ سمجھے، گو بکری کا ایک پایہ ہی کیوں نہ ہو

(۱۲۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُعَاذٍ الْأَشْهَلِيِّ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهَا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ أَمْرًا مِنْكُمْ لِّجَارَتِهَا، وَلَوْ كُرَاعُ شَاةٍ مُحَرَّقٍ)).

جناب عمرو بن معاذ اشہلی رضی اللہ عنہ اپنی دادی (حوا بنت یزید رضی اللہ عنہا) سے بیان کرتے ہیں وہ کہتی ہیں کہ مجھے اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”اے ایمان والی عورتو! تم میں سے کوئی عورت اپنی پڑوسن کے (کسی ہدیے کو) حقیر نہ سمجھے اگرچہ اس نے بکری کا جلا ہوا پایہ ہی کیوں نہ بھیجا ہو۔“

(۱۲۳) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ((يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةً لِبِجَارَتِهَا وَلَوْ فُرْسَنَ شَاةٍ)).
۱۲۳۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اے مسلمان عورتو! کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کے (کسی ہدیے کو) حقیر نہ سمجھے اگرچہ اس نے بکری کا پایہ ہی کیوں نہ بھیجا ہو۔“

۶۸۔ بَابُ شِكَايَةِ الْجَارِ

پڑوسی کی شکایت کرنا

(۱۲۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَيْسَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: إِنَّ لِي جَارًا يُؤْذِينِي، فَقَالَ: ((انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَتَاعَكَ إِلَى الطَّرِيقِ)) فَانْطَلَقَ فَأَخْرَجَ مَتَاعَهُ، فَاجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَقَالُوا: مَا شَأْنُكَ؟ قَالَ: لِي جَارٌ يُؤْذِينِي، فَذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ((انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَتَاعَكَ إِلَى الطَّرِيقِ)) فَجَعَلُوا يَقُولُونَ: اللَّهُمَّ الْعَنَّهُ، اللَّهُمَّ أَخْزِهِ. فَلَعَنَهُ، فَأَتَاهُ فَقَالَ: ارْجِعْ إِلَى مَنْزِلِكَ، فَوَاللَّهِ لَا أُوْذِيكَ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرا پڑوسی مجھے بہت اذیت دیتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جا اور اپنا سامان نکال کر راستے میں رکھ دو۔“ وہ گیا اور اپنا سامان باہر نکال دیا۔ اس کے پاس لوگ جمع ہو گئے اور پوچھنے لگے کہ کیا ماجرہ ہے؟ اس نے کہا: میرا پڑوسی مجھے اذیت دیتا ہے، میں نے نبی ﷺ سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنا سامان راستے میں رکھ دو۔“ لوگ کہنے لگے: اے اللہ! اس پر لعنت کر، اے اللہ! اسے رسوا کر۔ جب یہ بات پڑوسی کو پہنچی تو وہ آیا اور کہنے لگا: اپنے گھر لوٹ جا، اللہ کی قسم! اب میں تجھے اذیت نہیں دوں گا۔

(۱۲۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي عُمَرَ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ: شَكَرَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ جَارَهُ، فَقَالَ: ((أَحْمِلْ مَتَاعَكَ فَضَعْهُ عَلَى الطَّرِيقِ، فَمَنْ مَرَّ بِهِ يَلْعَنُهُ)) فَجَعَلَ كُلُّ مَنْ مَرَّ بِهِ يَلْعَنُهُ، فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: مَا لَقِيتُ مِنَ النَّاسِ؟ فَقَالَ: ((إِنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ فَوْقَ لَعْنَتِهِمْ))، ثُمَّ قَالَ لِلَّذِي شَكَا: ((كُفِّتْ)) أَوْ نَحْوَهُ.

(۱۲۲) صحيح البخاري ۶۰۱۷؛ صحيح مسلم ۱۰۳۰۔

(۱۲۴) [حسن صحيح] شعب الإيمان للبيهقي ۹۵۴۷؛ سنن أبي داود ۵۱۵۳۔

(۱۲۵) [حسن صحيح] المستدرک للحاکم ۱۶۶/۴؛ شعب الإيمان للبيهقي ۹۵۴۸۔

سیدنا ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے اپنے پڑوسی کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے سامان اٹھاؤ اور اسے راستے میں رکھ دو، پھر جو شخص بھی گزرے گا اسے لعن طعن کرے گا۔“ چنانچہ (ایسا ہی ہوا) جو شخص بھی گزرتا اسے لعن طعن کرتا۔ پھر وہ (پڑوسی) نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: مجھے لوگوں کی طرف سے (بڑی لعنت) پہنچ رہی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کی لعنت تو ان کی لعنت سے کہیں بڑھ کر ہے۔“ پھر جس نے شکایت کی تھی آپ نے اسے فرمایا: ”(تیرے پڑوسی کو سمجھانے کے لیے) کافی ہے۔“ یا اس طرح کی کوئی اور بات ارشاد فرمائی۔

(۱۲۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو زُهَيْرٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَعْرَاءَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ - يَعْنِي ابْنَ مُبَشَّرٍ - قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَعِذُّ بِهِ عَلَى جَارِهِ، فَبَيْنَا هُوَ قَاعِدُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ إِذْ أَقْبَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَرَأَاهُ الرَّجُلُ، وَهُوَ مُقَاوِمٌ رَجُلًا، عَلَيْهِ ثِيَابٌ بَيَاضٌ عِنْدَ الْمَقَامِ حَيْثُ يُصَلُّونَ عَلَى الْجَنَائِزِ، فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَنْ الرَّجُلُ الَّذِي رَأَيْتُ مَعَكَ مُقَاوِمَكَ، عَلَيْهِ ثِيَابٌ بَيَاضٌ؟ قَالَ: ((أَقْدَرَأَيْتَهُ؟)) قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((رَأَيْتَ خَيْرًا كَثِيرًا، ذَاكَ جِبْرِيلُ ﷺ رَسُولُ رَبِّي، مَا زَالَ يُوصِّنِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ جَاعِلٌ لَهُ مِيرَاثًا)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا تاکہ اپنے پڑوسی کی آپ سے شکایت کرے۔ ابھی وہ شخص رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان ہی بیٹھا ہوا تھا کہ نبی ﷺ تشریف لے آئے اس شخص نے دیکھا کہ آپ ﷺ ایک سفید کپڑوں میں ملبوس شخص کے برابر وہاں کھڑے ہیں جہاں لوگ نماز جنازہ ادا کرتے تھے۔ پھر نبی ﷺ (اس شخص کی طرف) متوجہ ہوئے تو اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، وہ سفید کپڑوں والا شخص کون تھا جو آپ کے پاس کھڑا تھا؟ آپ نے فرمایا: ”کیا تم نے اسے دیکھا ہے۔“ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے خیر کثیر دیکھی، وہ میرے رب کا قاصد جبریل تھا جو مجھے پڑوسی کے متعلق مسلسل وصیت کر رہا تھا یہاں تک کہ میں گمان کرنے لگا کہ وہ پڑوسی کے لیے میراث مقرر کرنے والا ہے۔“

۶۹۔ بَابُ: مَنْ آذَى جَارَهُ حَتَّى يَخْرُجَ

جس نے اپنے پڑوسی کو اس قدر اذیت دی کہ وہ گھر چھوڑ کر چلا گیا

(۱۲۷) (ث: ۳۳) حَدَّثَنَا عَصَامُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَرْطَاةُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: سَمِعْتُ، يَعْنِي أَبَا عَامِرٍ الْجَمْعِيَّ، قَالَ: كَانَ ثَوْبَانٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: مَا مِنْ رَجُلَيْنِ يَتَصَارِمَانِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، فَيَهْلِكُ أَحَدُهُمَا، فَمَا نَا وَهُمَا عَلَى ذَلِكَ مِنَ الْمَصَارِمَةِ، إِلَّا هَلَكََا جَمِيعًا، وَمَا مِنْ جَارٍ يَظْلِمُ جَارَهُ وَيَقْهَرُهُ حَتَّى يَحْمِلَهُ ذَلِكَ عَلَى أَنْ يَخْرُجَ مِنْ مَنَزِلِهِ، إِلَّا هَلَكَ.

(۱۲۶) [ضعیف] مسند عبد بن حمید: ۱۱۲۹؛ مسند البزار: ۱۸۹۷۔

(۱۲۷) [صحیح] کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

جناب ابو عامر محصی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: جو بھی دو آدمی تین دن سے زیادہ آپس میں قطع تعلقی رکھیں پھر ان میں سے کوئی ایک مر جائے تو (گویا) وہ دونوں ہی اسی قطع تعلقی پر مرے اور دونوں ہی ہلاک ہو گئے۔ اور جو بھی کوئی پڑوسی اپنے پڑوسی پر ظلم و ستم کرے یہاں تک کہ اسے اس کے گھر سے نکلنے پر مجبور کر دے تو ایسا شخص ہلاک ہو گیا۔“

۷۰۔ بَابُ: الْجَارُ الْيَهُودِيُّ

یہودی پڑوسی

(۱۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ سَلْمَانَ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ - وَغُلَامُهُ يَسْلُخُ شَاةً - فَقَالَ: يَا غُلَامُ! إِذَا فَرَعْتَ قَابِدًا بِجَارِنَا الْيَهُودِيَّ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: الْيَهُودِيُّ أَصْلَحَكَ اللَّهُ؟ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُوصِي بِالْجَارِ، حَتَّى خَشِينَا - أَوْ رُئِينَا - أَنَّهُ سَيُورَثُهُ.

جناب مجاہد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس تھا اور ان کا غلام بکری کی کھال اتار رہا تھا تو آپ نے فرمایا: اے غلام! جب تو فارغ ہو جائے تو ہمارے یہودی پڑوسی سے ابتدا کرنا (یعنی سب سے پہلے اسے گوشت دینا)، حاضرین میں سے ایک آدمی نے کہا: یہودی سے؟ اللہ آپ کی اصلاح فرمائے۔ آپ نے فرمایا: بے شک میں نے نبی ﷺ کو پڑوسی کے متعلق اتنی تاکید فرماتے سنا کہ ہم ڈر گئے یا فرمایا کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ اسے وراثت میں بھی حصہ دار بنا دیں گے۔

۷۱۔ بَابُ: الْكُرْمُ

عزت والا کون؟

(۱۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُهُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَيُّ النَّاسِ أَكْرَمُ؟ قَالَ: ((أَكْرَمُهُمْ عِنْدَ اللَّهِ اتَّقَاهُمْ))، قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ، قَالَ: ((فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ بْنُيَ اللَّهِ ابْنُ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ خَلِيلِ اللَّهِ)) قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ، قَالَ: ((فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي؟)) قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: ((فِيخَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَفَهُوا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: کون سے لوگ سب سے زیادہ عزت والے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان میں اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو ان میں زیادہ متقی ہے۔“ صحابہ نے عرض کیا: ہم آپ سے اس کے متعلق نہیں پوچھ رہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں میں سب سے زیادہ عزت والے یوسف بن نبی

اللہ بن نبی اللہ بن خلیل اللہ ہیں۔“ صحابہ نے عرض کیا: ہم آپ ﷺ سے اس کے متعلق نہیں پوچھ رہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو تم مجھ سے عرب کے قبیلوں کے بارے میں پوچھ رہے ہو؟“ صحابہ نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے جو جاہلیت میں بہترین تھے وہ اسلام میں بھی بہترین ہیں بشرطیکہ وہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کریں۔“

۷۲۔ بَابُ: الْإِحْسَانُ إِلَى الْبَرِّ وَالْفَاجِرِ

نیک و بد کے ساتھ احسان کرنا

(۱۳۰) (ث: ۳۴) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ أَبِي حفْصَةَ، عَنْ مُنْذِرِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ - ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ - فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ﴾ (۵۵/الرحمن: ۶۰)، قَالَ: هِيَ مُسْجَلَةٌ لِلْبَرِّ وَالْفَاجِرِ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ: مُسْجَلَةٌ: مُرْسَلَةٌ. جناب محمد بن علی ابن حنفیہ رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول ﴿هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ﴾ (۵۵/الرحمن: ۶۰) ”احسان کا بدلہ صرف احسان ہے“ کے بارے میں فرمایا: یہ ہر نیک اور بد کے لیے عام ضابطہ (قانون) ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابو عبید نے کہا: مسجل سے مراد عام ضابطہ ہے۔

۷۳۔ بَابُ: فَضْلُ مَنْ يَعُولُ يَتِيمًا

اس شخص کی فضیلت جو کسی یتیم کی پرورش کرے

(۱۳۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي النَّغِيثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمَسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَكَالَّذِي يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”بیواؤں اور مساکین کے لیے کوشش کرنے والا اس شخص کی مانند ہے جو اللہ کے رستے میں جہاد کرے اور اس شخص کی مانند ہے جو دن بھر روزہ رکھے اور رات کو قیام کرے۔“

۷۴۔ بَابُ: فَضْلُ مَنْ يَعُولُ يَتِيمًا لَهُ

اپنی اولاد کی پرورش کرنے کی فضیلت

(۱۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، أَنَّ عُرْوَةَ

[حسن] كتاب الدعاء للطبراني: ۱۵۴۸؛ شعب الإيمان للبيهقي: ۹۱۵۳۔

صحیح البخاری: ۶۰۰۶؛ صحیح مسلم: ۲۹۸۲۔

صحیح بخاری: ۱۴۸، ۵۹۹۵؛ صحیح مسلم: ۲۶۲۹؛ کتاب التَّوْبَةِ: ۱۴۸، ۵۹۹۵؛ صحیح بخاری: ۱۴۸، ۵۹۹۵؛ صحیح مسلم: ۲۶۲۹۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ابن الزبير أخبره، أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: جَاءَ نَبِيَّ امْرَأَةً مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا، فَسَأَلْتَنِي فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي إِلَّا تَمْرَةً وَاحِدَةً، فَأَعْطَيْتُهَا، فَقَسَمْتُهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا، ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَحَدَّثَنِي، فَقَالَ: ((مَنْ يَلِكُ مِنْ هَذِهِ النِّبَاتِ شَيْئًا، فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ، كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک عورت آئی اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں تھیں، اس نے مجھ سے کچھ مانگا تو میرے پاس صرف ایک کھجور تھی، وہ میں نے اسے دے دی اس نے وہ اپنی دونوں بیٹیوں کے درمیان تقسیم کر دی۔ پھر وہ اٹھ کر چلی گئی۔ پھر نبی ﷺ تشریف لائے تو میں نے یہ واقعہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو ان بیٹیوں کی تھوڑی سی بھی سرپرستی کرتا ہے اور ان سے اچھا سلوک کرتا ہے۔ تو یہ اس کے لیے آگ سے حجاب ہوں گی۔“

۷۵۔ بَابُ: فَضْلُ مَنْ يَعُولُ يَتِيمًا بَيْنَ أَبَوَيْهِ

اس شخص کی فضیلت جو یتیم کی پرورش کرے

(۱۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ صَفْوَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْثَدَةَ الْفَهْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ))، أَوْ ((كَهَذِهِ مِنْ هَذِهِ)). شَكَ سُفْيَانُ فِي الْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ.

جناب مرثدہ فہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے۔“ یا فرمایا: ”ایسے ہوں گے۔“ سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ (راوی حدیث) کو درمیانی انگلی اور شہادت والی انگلی میں شک ہوا۔ (۱۳۴) (ت: ۳۵) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ، عَنِ الْحَسَنِ: أَنَّ يَتِيمًا كَانَ يَحْضُرُ طَعَامَ ابْنِ عُمَرَ، فَدَعَا بِطَعَامِ ذَاتِ يَوْمٍ، فَطَلَبَ يَتِيمَهُ فَلَمْ يَجِدْهُ، فَجَاءَ بَعْدَ مَا فَرَغَ ابْنُ عُمَرَ، فَدَعَا لَهُ ابْنُ عُمَرَ بِطَعَامٍ، لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُمْ، فَجَاءَهُ بِسَوِيْقٍ وَعَسَلٍ، فَقَالَ: دُونَكَ هَذَا، فَوَاللَّهِ مَا عُيِنْتُ بِقَوْلِ الْحَسَنِ: وَأَبْنُ عُمَرَ وَاللَّهُ مَا عُيِنَ.

جناب حسن بصری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یتیم بچہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے کھانے پر حاضر ہوا کرتا تھا، ایک دن ابن عمر نے کھانا منگوایا لیکن جب بچہ کو دیکھا تو وہ موجود نہیں تھا، جب ابن عمر رضی اللہ عنہما (کھانے سے) فارغ ہو گئے تو وہ آگیا۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کے لیے کھانا مانگا مگر ان (گھر والوں) کے پاس کھانا نہیں تھا۔ تو آپ اس کے پاس ستوا اور شہد لے کر آئے اور فرمایا: اسے کھاؤ، اللہ کی قسم! میں خسارے میں نہیں رہا، حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: واللہ! ابن عمر رضی اللہ عنہما خسارے میں نہیں رہے۔

(۱۳۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ

[صحیح] مسند الحمیدی: ۸۳۸؛ المعجم الكبير للطبرانی: ۷۵۸/۲۰۔

[ضعیف] الحلیۃ الأولیاء لأبی نعیم: ۲۹۹/۱۔

[صحیح البخاری: ۶۰۰۵؛ جامع الترمذی: ۱۹۱۹؛ سنن أبی داود: ۵۱۵۰۔

سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا)) وَقَالَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطَى.

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے۔“ اور آپ ﷺ نے درمیانی انگلی اور شہادت والی انگلی سے اشارہ فرمایا۔

(۱۳۶) (ث: ۳۶) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ وَرْدَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ كَانَ لَا يَأْكُلُ طَعَامًا إِلَّا وَعَلَى خَوَانِهِ يَتِيمٌ.

جناب ابوبکر بن حفص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس وقت تک کھانا نہیں کھاتے تھے جب تک کہ ان کے دسترخوان پر کوئی یتیم ساتھ نہ ہوتا۔

۷۶۔ بَابُ: خَيْرُ بَيْتٍ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُحْسَنُ إِلَيْهِ

بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے

(۱۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَتَّابٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((خَيْرُ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُحْسَنُ إِلَيْهِ، وَشَرُّ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُسَاءُ إِلَيْهِ، أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ)) يُشِيرُ بِإِصْبَعَيْهِ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمانوں میں بہترین گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہو، اسی طرح مسلمانوں میں بدترین گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا ہو۔ میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے۔“ آپ نے اپنی انگلیوں سے اشارہ فرمایا۔

۷۷۔ بَابُ: كُنْ لِلْيَتِيمِ كَأَلَابِ الرَّحِيمِ

یتیم کے لیے رحم دل باپ کی طرح ہو جاؤ

(۱۳۸) (ث: ۳۷) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِزَى قَالَ: قَالَ دَاوُدُ عليه السلام: كُنْ لِلْيَتِيمِ كَأَلَابِ الرَّحِيمِ، وَاعْلَمْ أَنَّكَ كَمَا تَزْرَعُ كَذَلِكَ تَحْصُدُ، مَا أَقْبَحَ الْفَقْرَ بَعْدَ الْغِنَى! وَأَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ أَوْ أَقْبَحُ مِنْ ذَلِكَ الضَّلَالَةُ بَعْدَ الْهُدَى! وَإِذَا

(۱۳۶) [صحيح] الحلية الأولياء لأبي نعيم: ۱/ ۲۹۹؛ مسند أحمد: ۱۰۴۷۔

(۱۳۷) [ضعيف] سنن ابن ماجه: ۳۶۷۹۔

(۱۳۸) [صحيح] مصنف عبد الرزاق: ۲۰۵۹۳؛ اصلاح المال لابن أبي الدنيا: ۴۳۔
[مقالہ و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی مکتبہ کا سب سے بڑا مفت مرکز]

وَعَدْتُ صَاحِبَكَ فَأَنْجِزْ لَهُ مَا وَعَدْتُهُ، فَإِنْ لَا تَفْعَلْ يُورِثُ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ، وَتَعَوَّذُ بِاللَّهِ مِنْ صَاحِبٍ إِنْ ذَكَرْتَ لَمْ يُعْنِكَ، وَإِنْ نَسِيتَ لَمْ يَذْكُرْكَ.

سیدنا عبدالرحمن بن ابی بکرؓ فرماتے ہیں کہ داود علیہ السلام نے فرمایا: یتیم کے لیے رحم دل باپ کی طرح ہو جا اور تو جان لے کہ جیسا بوائے گا ویسا ہی کاٹے گا، تو نگری کے بعد محتاجی کتنی بری چیز ہے؟ اور اس سے بھی زیادہ بلکہ اس سے بھی بری چیز ہدایت کے بعد گمراہی ہے۔ اور جب تو اپنے ساتھی سے وعدہ کرے تو اس کے لیے وعدے کو پورا کر اگر تو نہیں کرے گا تو تیرے اور اس کے درمیان عداوت پیدا ہو جائے گی اور ایسے ساتھی سے اللہ کی پناہ مانگ کہ اگر تو (ضرورت کے وقت) اسے یاد کرے تو وہ تیری مدد نہ کرے اور اگر تو بھول جائے تو تجھے یاد نہ کروائے۔

(۱۳۹) (ث: ۳۸) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ نُجَيْجٍ أَبُو عُمَارَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: لَقَدْ عَهِدْتُ الْمُسْلِمِينَ، وَإِنَّ الرَّجُلَ مِنْهُمْ يُضْبِعُ فَيَقُولُ: يَا أَهْلِيَّةُ! يَا أَهْلِيَّةُ! يَتِيمَكُمْ يَتِيمَكُمْ، يَا أَهْلِيَّةُ! يَا أَهْلِيَّةُ! مَسْكِينَكُمْ مَسْكِينَكُمْ، يَا أَهْلِيَّةُ! جَارَكُمْ جَارَكُمْ، وَأُسْرِعَ بِخِيَارِكُمْ وَأَنْتُمْ كُلُّ يَوْمٍ تُرْذَلُونَ. وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: وَإِذَا شِئْتَ رَأَيْتَهُ فَاسِقًا يَتَعَمَّقُ بِثَلَاثِينَ أَلْفًا إِلَى النَّارِ، مَا لَهُ، قَاتَلَهُ اللَّهُ؟ بَاعَ خَلْقَهُ مِنَ اللَّهِ بِثَمَنِ عَنَزٍ، وَإِنْ شِئْتَ رَأَيْتَهُ مُضِيعًا مُرْتَدًّا فِي سَبِيلِ الشَّيْطَانِ، لَا وَاعِظَ لَهُ مِنْ نَفْسِهِ، وَلَا مِنْ النَّاسِ.

جناب حمزہ بن نجیحؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حسنؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا وہ فرما رہے تھے کہ میں نے مسلمانوں کا ایسا زمانہ پایا ہے کہ بلاشبہ جب ان میں سے کوئی آدمی صبح کرتا تو کہتا: اے گھر والو! اے گھر والو! اپنے یتیم کا خیال رکھو، اپنے یتیم کا خیال رکھو۔ اے گھر والو! اے گھر والو! اپنے مسکین کا خیال رکھو، اپنے مسکین کا خیال رکھو۔ اے گھر والو! اے گھر والو! اپنے پڑوس کا خیال رکھو، اپنے پڑوس کا خیال رکھو اور تمہارے بہترین لوگ جلدی جلدی اس دنیا سے جا رہے ہیں اور تم دن بدن ذلت و پستی کی طرف جا رہے ہو اور میں (ابوعمارہؓ) نے انہیں یہ بھی فرماتے ہوئے سنا کہ جب تو کسی فاسق کو دیکھنا چاہے تو دیکھ سکتا ہے، جو تیس ہزار (درہم و دینار گناہ کے کاموں میں خرچ کر کے) دوزخ کی طرف جا رہا ہے۔ اسے کیا ہو گیا ہے؟ اللہ اس کا برا کرے اس نے تو اپنا وہ حصہ جو اللہ سے ثواب کی صورت میں مل سکتا تھا معمولی قیمت کے عوض بیچ دیا، اسی طرح اگر تو کسی (زندگی و مال کو) ضائع کرنے والے شیطانی راستے کی طرف پھر جانے والے شخص کو دیکھنا چاہے تو ایسا شخص بھی دیکھ سکتا ہے نہ تو خود اس کا نفس اسے نصیحت کرنے والا ہے اور نہ ہی لوگوں میں سے کوئی ہے (جو اسے نصیحت کرے)۔

(۱۴۰) (ث: ۳۹) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَامٌ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُبَيْدٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ سِيرِينَ: عِنْدِي يَتِيمٌ؟ قَالَ: اصْنَعْ بِهِ مَا تَصْنَعُ بَوَلَدِكَ، اضْرِبْهُ مَا تَضْرِبُ وَلَدَكَ.

اسماء بنت عبیدؓ کہتے ہیں کہ میں نے ابن سیرینؓ سے کہا: میرے پاس ایک یتیم ہے تو انہوں نے فرمایا: اس کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کر جیسا تو اپنے بیٹے کے ساتھ کرتا ہے، اسے بھی اتنا مار جتنا تو اپنے بیٹے کو مارے۔

(۱۴۹) [ضعیف]

(۱۴۰) [صحیح] صحیح ابن حبان: ۴۲۴۴۔

۷۸۔ بَابُ: فَضْلُ الْمَرْأَةِ إِذَا تَصَبَّرَتْ عَلَى وَلَدِهَا وَلَمْ تَتَزَوَّجْ

اس عورت کی فضیلت جو بیوہ ہونے کے باوجود دوسرا نکاح کرنے کی بجائے اپنی اولاد کی تربیت کرتی رہی

(۱۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ نَهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ، عَنْ شَدَّادِ أَبِي عَمَّارٍ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَنَا وَامْرَأَةٌ سَفْعَاءُ الْخُدْنَيْنِ - امْرَأَةٌ آمَتْ مِنْ زَوْجِهَا، فَصَبَّرَتْ عَلَى وَلَدِهَا - كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ)).
سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”میں اور وہ عورت جس کے گالوں کا رنگ محنت و مشقت کی وجہ سے بدل گیا یعنی وہ عورت جس کا خاندان فوت ہو گیا، اور وہ اپنی اولاد پر صبر کرتی رہی جنت میں ان دو (انگیوں) کی طرح ہوں گے۔“

۷۹۔ بَابُ: آدَبُ الْيَتِيمِ

یتیم کو ادب سکھانا

(۱۴۲) (ث: ۴۰) حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ شُمَيْسَةَ الْعَتَكِيَّةِ قَالَتْ: ذَكَرَ آدَبُ الْيَتِيمِ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَتْ: إِنِّي لَأَضْرِبُ الْيَتِيمَ حَتَّى يَنْبَسِطَ.
شمیمہ عتکیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس یتیم کو ادب سکھانے کا ذکر کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بے شک میں یتیم کو مارتی ہوں یہاں تک کہ وہ زمین پر دراز ہو جاتا ہے۔“

۸۰۔ بَابُ: فَضْلُ مَنْ مَاتَ لَهُ الْوَلَدُ

اس شخص کی فضیلت جس کا بچہ فوت ہو جائے

(۱۴۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ، قَتَمَسَهُ النَّارُ، إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ)).
سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں اسے جہنم کی آگ صرف قسم پوری کرنے کے لیے چھوئے گی۔“

(۱۴۴) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ طَلْقِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ امْرَأَةً آتَتْ النَّبِيَّ ﷺ بِبَصِيٍّ فَقَالَتْ: ادْعُ لَهُ، فَقَدْ دَفَنْتُ ثَلَاثَةً، فَقَالَ: ((احْتَظَرْتُ بِحِطَارٍ شَلِيدٍ مِنَ النَّارِ))

(۱۴۱) [ضعیف] سنن أبی داود: ۵۱۴۹؛ مسند أحمد: ۶/۲۹۔

(۱۴۲) [صحیح] مصنف ابن أبی شیبہ: ۲۶۶۸۶؛ السنن الکبری للبیہقی: ۶/۲۸۵۔

(۱۴۳) [صحیح بخاری: ۶۶۶۶؛ صحیح مسلم: ۲۶۶۲؛ موطأ امام مالک: ۶۳۱۔ (۱۴۴) صحیح مسلم: ۲۶۳۶۔ کتاب وصی و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی ﷺ کے پاس اپنا بچہ لے کر آئی اور کہنے لگی: آپ اس کے لیے (زندگی کی) دعا کیجیے میں تین بچے دفن کر چکی ہوں (یعنی اس سے پہلے میرے تین بچے فوت ہو چکے ہیں)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یقیناً تو نے تو جہنم سے ایک مضبوط آڑ بنالی ہے۔“

(۱۴۵) حَدَّثَنَا عِيَّاشُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ خَالِدِ الْعِيشِيِّ قَالَ: مَاتَ ابْنُ لَيْ، فَوَجَدْتُ عَلَيْهِ وَجَدًا شَدِيدًا، فَقُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا سَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ شَيْئًا تُسَخِّي بِهِ أَنْفُسَنَا عَنْ مَوْتَانَا؟ قَالَ ﷺ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((صَغَارُكُمْ دَعَائِمُصُ الْجَنَّةِ)).

جناب خالد عیشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرا ایک بیٹا فوت ہو گیا مجھے اس کا بڑا صدمہ ہوا تو میں نے کہا: اے ابو ہریرہ! کیا آپ نے نبی ﷺ سے کوئی ایسی بات سنی ہے جس سے ہم اپنے فوت شدگان کے بارہ میں اپنے دلوں کو تسلی دے سکیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے: ”تمہارے چھوٹے بچے تو جنت کے دعوں ① ہیں۔“

(۱۴۶) حَدَّثَنَا عِيَّاشُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ مَاتَ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوُلَدِ فَأَحْتَسَبَهُمْ دَخَلَ الْجَنَّةَ))، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَاثْنَانِ؟ قَالَ: ((وَإِثْنَانِ)) قُلْتُ لِجَابِرٍ: وَاللَّهِ! أَرَى لَوْ قُلْتُمْ: وَوَاحِدٌ؟ لَقَالَ: قَالَ: وَأَنَا أَظُنُّهُ، وَاللَّهِ!

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جس آدمی کے تین بچے فوت ہو جائیں وہ اللہ تعالیٰ سے اجر کی امید رکھے تو جنت میں داخل ہوگا۔“ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اور دو ہوں تو بھی؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں دو ہوں تو بھی۔“ میں (راوی حدیث محمود بن لبید رضی اللہ عنہ) نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ کی قسم! میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ ایک بچے کا پوچھتے تو آپ ﷺ ضرور ایک بچے کا بھی فرما دیتے تو (جابر رضی اللہ عنہ نے) کہا: اللہ کی قسم! میں بھی یہی سمجھتا ہوں۔

(۱۴۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ: سَمِعْتُ طَلْقَ بْنَ مُعَاوِيَةَ -هُوَ جَدُّهُ- قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ بِصَبِيٍّ فَقَالَتْ: ادْعُ اللَّهُ لَهُ، فَقَدْ دَفَنْتُ ثَلَاثَةً، فَقَالَ: ((اِحْتِظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيدٍ مِنَ النَّارِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی ﷺ کے پاس اپنا بچہ لے کر آئی اور کہنے لگی آپ اس کے لیے دعا کیجیے میں تو (اس سے پہلے) تین بچے دفن کر چکی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو نے جہنم سے ایک مضبوط آڑ بنالی ہے۔“

(۱۴۵) صحیح مسلم: ۲۶۳۶؛ مسند أحمد: ۴۸۸/۲۔

① امام نووی رحمہ فرماتے ہیں: یہ کیزے کی طرح ہوتا ہے جو پانی میں رہتا ہے اور پانی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ (مراد یہ ہے کہ جیسے وہ کیزہ پانی کے بغیر نہیں رہ سکتا اسی طرح وہ بچے بھی جنت کے بغیر نہیں رہ سکتے) دیکھیے: شرح النووی علی مسلم، تحت حدیث: ۲۶۳۵۔

(۱۴۶) [حسن] صحیح ابن حبان: ۲۹۴۶؛ مسند أحمد: ۳۰۶/۳۔ (۱۴۷) صحیح مسلم: ۲۶۳۶۔

(۱۴۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا لَا نَقْدِرُ عَلَيْكَ فِي مَجْلِسِكَ، فَوَاعَدْنَا يَوْمًا نَأْتِيكَ فِيهِ، فَقَالَ: ((مَوْعِدُكُمْ يَبُتُّ فُلَانٌ))، فَجَاءَهُمْ لِيَذِلَّكَ الْوَعْدِ، وَكَانَ فِيْمَا حَدَّثَهُنَّ: ((مَا مِنْكُمْ امْرَأَةٌ يَمُوتُ لَهَا ثَلَاثٌ مِنَ الْوَلَدِ، فَتَحْتَسِبُهُمْ، إِلَّا دَخَلَتْ الْجَنَّةَ))، فَقَالَتْ امْرَأَةٌ: أَوْ اثْنَانِ؟ قَالَ: ((أَوْ اثْنَانِ)). كَانَ سُهَيْلٌ يَتَشَدَّدُ فِي الْحَدِيثِ وَيَحْفَظُ، وَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ يَقْدِرُ أَنْ يَكْتُبَ عِنْدَهُ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی: اے اللہ کے رسول! ہم آپ کی مجلس میں بیٹھنے کے لیے آنے کی قدرت نہیں رکھتیں، آپ ﷺ ہمارے لیے کوئی دن مقرر کر دیجئے جس میں ہم آپ کے پاس آیا کریں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”فلاں کے گھر تمہارے ساتھ وعدہ ہے۔“ چنانچہ آپ ﷺ وعدے کے مطابق ان کے پاس تشریف لائے اور انہیں جو باتیں بتائیں ان میں یہ بھی تھی کہ ”تم میں سے جس عورت کے تین بچے فوت ہو جائیں اور وہ اللہ سے اجر کی امید رکھے تو جنت میں داخل ہوگی۔“ ایک عورت نے عرض کیا: دو ہوں تو بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”دو ہوں تو بھی۔“ (راوی کہتے ہیں) سہیل رضی اللہ عنہ حدیث یاد کرنے کے معاملے میں بڑے سخت تھے اور کوئی بھی ان کے پاس لکھنے کی جرأت نہیں کرتا تھا۔

(۱۴۹) حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ حَفْصٍ، وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أُمُّ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((يَا أُمَّ سُلَيْمٍ! مَا مِنْ مُسْلِمِينَ يَمُوتُ لَهُمَا ثَلَاثَةُ أَوْلَادٍ، إِلَّا أَدْخَلَهُمَا اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ)) قَالَتْ: وَاثْنَانِ؟ قَالَ: ((وَاثْنَانِ)).

سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے ام سلیم! کوئی بھی دو مسلمان (میاں بیوی) جن کے تین بچے فوت ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ انہیں ان بچوں پر اپنی رحمت کے فضل سے جنت میں داخل کرے گا؛“ میں نے عرض کیا: دو ہوں تو بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”دو ہوں تو بھی۔“

(۱۵۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى الْفُضَيْلِ: عَنْ أَبِي حَرِيرٍ، أَنَّ الْحَسَنَ حَدَّثَهُ بِوَاسِطٍ، أَنَّ صَعْصَعَةَ بْنَ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مُتَوَشِّحًا قِرْبَةً، قَالَ: مَا لَكَ مِنَ الْوَلَدِ يَا أَبَا ذَرٍّ؟ قَالَ: أَلَا أُحَدِّثُكَ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ، لَمْ يَلْغُوا الْخِنْتَ، إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ، وَمَا مِنْ رَجُلٍ أَعْتَقَ مُسْلِمًا إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلَّ عَصْوٍ مِنْهُ فِكَاهَةً لِكُلِّ عَصْوٍ مِنْهُ)).

(۱۴۸) صحيح مسلم: ۲۶۳۳؛ مسند أحمد: ۲/۳۷۸.

(۱۴۹) [صحيح] مسند أحمد: ۶/۳۷۶؛ المعجم الكبير للطبراني: ۲۵/۱۲۶.

(۱۵۰) [صحيح] مسند أحمد: ۵/۱۵۱؛ سنن النسائي: ۱۸۷۳.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

جناب معصم بن معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے ملے انہوں نے مشکیزہ اٹھایا ہوا تھا۔ اس (معصم رضی اللہ عنہ) نے کہا: اے ابوذر! کیا آپ کا کوئی بچہ نہیں (کہ وہ مشکیزہ اٹھا لیتا) انہوں نے کہا: کیا میں تمہیں حدیث نہ سناؤں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں! تو انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”کوئی بھی مسلمان جس کے تین بچے فوت ہو جائیں جو بلوغت کو نہ پہنچے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنی رحمت کے فضل سے اسے جنت میں داخل کرے گا اور جس نے کسی مسلمان کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے اس (آزاد کرنے والے) کے ہر عضو کو (جہنم سے) آزاد کر دیتا ہے۔“

(۱۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ عُمَارَةَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ مَاتَ لَهُ ثَلَاثَةٌ لَمْ يَلْغُوا الْحِثَّ، أَدْخَلَهُ اللَّهُ وَإِيَّاهُمْ - بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ - الْجَنَّةَ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنی رحمت کے فضل سے اسے جنت میں داخل کرے گا۔“

۸۱۔ بَابُ: مَنْ مَاتَ لَهُ سَقَطُ

جس کا ادھورا بچہ ضائع ہو جائے

(۱۵۲) (ث: ۴۱) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - وَكَانَ لَا يُولَدُ لَهُ - فَقَالَ: لِأَنَّهُ يُولَدُ لِي فِي الْإِسْلَامِ وَلَدٌ سَقَطَ فَأَحْتَسِبُهُ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَكُونَ لِي الدُّنْيَا جَمِيعًا وَمَا فِيهَا وَكَانَ ابْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ.

سیدنا سہل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ جن کے ہاں اولاد نہیں ہوتی تھی فرماتے ہیں: اگر اسلام میں میرے ہاں نامکمل بچہ پیدا ہو اور میں اس پر اللہ تعالیٰ سے اجر کی امید رکھوں تو یہ میرے نزدیک دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب کچھ سے زیادہ محبوب ہے، ابن حنظلہ رضی اللہ عنہ ان صحابہ میں سے تھے جنہوں نے درخت کے نیچے بیت کی تھی۔

(۱۵۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَيُّكُمْ مَالٌ وَارِثُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ؟)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالٍ وَارِثِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اعْلَمُوا أَنَّهُ لَيْسَ مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا مَالٌ وَارِثُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ، مَالُكَ مَا قَدَّمْتَ، وَمَالُ وَارِثِكَ مَا أَخَّرْتَ)).

(۱۵۱) صحيح البخاري: ۱۲۴۸؛ مسند أحمد: ۱۵۲/۳۔

(۱۵۲) [ضعيف] سنن ابن ماجه: ۱۶۰۷؛ مصنف ابن أبي شيبة: ۳/۳۵۴۔

(۱۵۳) صحيح البخاري: ۶۴۴۲؛ سنن النسائي: ۳۶۱۲؛ مسند أحمد: ۱/۳۸۲۔

سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کون ہے جس کو اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کا مال محبوب ہو؟“ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جسے اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کا مال محبوب ہو۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جان لو کہ بے شک تم میں سے ہر ایک کو اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ محبوب ہے، تیرا مال وہ ہے جو تو نے آگے بھیجا اور تیرے وارث کا مال وہ ہے جو تو نے پیچھے چھوڑا۔“

(۱۵۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ النَّحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَيُّكُمْ مَالٌ وَارِثُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ؟)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالٍ وَارِثِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِعْلَمُوا أَنَّهُ لَيْسَ مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا مَالٌ وَارِثُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ، مَا قَدَّمْتُ، وَمَالٌ وَارِثُكَ مَا أَخَّرْتُ)).

سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کون ہے جس کو اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کا مال محبوب ہو؟“ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جسے اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کا مال محبوب ہو۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جان لو کہ بے شک تم میں سے ہر ایک کو اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ محبوب ہے، تیرا مال وہ ہے جو تو نے آگے بھیجا اور تیرے وارث کا مال وہ ہے جو تو نے پیچھے چھوڑا۔“

(۱۵۴) قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا تَعُدُّونَ فِيكُمْ الرَّقُوبَ؟)) قَالُوا: الرَّقُوبُ الَّذِي لَا يُؤَلِّدُ لَهُ، قَالَ: ((لَا، وَلَكِنَّ الرَّقُوبَ الَّذِي لَمْ يَقْدَمْ مِنْ وَلَدِهِ شَيْئًا)).

انہی (یعنی سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم رقبہ کسے سمجھتے ہو؟“ صحابہ کرام نے عرض کیا: رقبہ وہ ہے جس کے ہاں اولاد نہ ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں بلکہ رقبہ تو وہ ہے جس نے اپنی اولاد میں سے اپنے آگے کچھ نہ بھیجا ہو۔“ (یعنی جس کے رو برو اس کا کوئی بچہ نہ مرا ہو)۔

(۱۵۵) قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا تَعُدُّونَ فِيكُمْ الصَّرْعَةَ؟)) قَالُوا: هُوَ الَّذِي لَا تَصْرَعُهُ الرَّجَالُ، فَقَالَ: ((لَا، وَلَكِنَّ الصَّرْعَةَ الَّتِي يَمْلِكُ نَفْسُهُ عِنْدَ الْغَضَبِ)).

انہی (یعنی سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم پہلوان کسے سمجھتے ہو؟“ صحابہ کرام نے عرض کیا: پہلوان وہ ہے جسے لوگ پچھاڑ نہ سکیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں بلکہ پہلوان تو وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔“

۸۲۔ بَابُ: حُسْنُ الْمَلَكََةِ

غلاموں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا

(۱۵۶) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ: حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ

(۱۵۳) صحيح البخاري: ۶۴۴۲؛ سنن النسائي: ۳۶۱۲؛ مسند أحمد: ۱/ ۳۸۲۔

(۱۵۴) صحيح مسلم: ۲۶۰۸۔ (۱۵۵) صحيح | سنن أبي داود: ۴۷۷۹؛ صحيح ابن حبان: ۵۶۹۱۔

(۱۵۶) [ضعيف] مسند أحمد: ۱/ ۹۰۔

بِی طَالِبٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم لَمَّا ثَقُلَ قَالَ: ((يَا عَلِيُّ! إِنِّي بَطَقْتُ أَكْتُبُ فِيهِ مَا لَا تَضِلُّ أُمَّتِي)) فَخَشِيتُ أَنْ سَبَقَنِي، فَقُلْتُ: إِنِّي لَا أَحْفَظُ مِنْ ذِرَاعِي الصَّحِيفَةَ، وَكَانَ رَأْسُهُ بَيْنَ ذِرَاعِي وَعَضِدِي، يُوصِي بِالصَّلَاةِ، وَالزَّكَاةِ، وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ، وَقَالَ كَذَلِكَ حَتَّى فَاضَتْ نَفْسُهُ، وَأَمَرَهُ بِشَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، مَنْ شَهِدَ بِهِمَا حُرِّمَ عَلَى النَّارِ.

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت جب زیادہ ناساز ہو گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: 'اے علی! ایک طبق (کندھے کی ہڈی جس پر لکھا جاتا ہے) لے آؤ تاکہ میں اس میں وہ بات لکھ دوں جس سے میری امت گمراہ نہ ہوگی۔' سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ میں طبق لینے جاؤں تو میرے بعد کہیں آپ کی وفات نہ ہو جائے، اس لیے میں نے عرض کیا: میں اپنی کف میں موجود صحیفہ میں اسے محفوظ کر لوں گا اس وقت آپ کا سر مبارک میرے زرد اور کبھی کے درمیان تھا آپ نماز، زکوٰۃ اور غلاموں کے متعلق وصیت فرما رہے تھے، اسی طرح فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ کی روح مبارک پرواز کر گئی اور آپ نے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے بندے اور رسول ہیں، کی گواہی دینے کا حکم دیا، جو شخص ان دونوں کی گواہی دے گا اس پر دوزخ کی آگ حرام ہو جائے گی۔

(۱۵۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((أَجِيبُوا الدَّاعِيَ، وَلَا تَرُدُّوا الْهَدْيَةَ، وَلَا تَضْرِبُوا الْمُسْلِمِينَ)).

سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دعوت دینے والے کی دعوت قبول کرو اور تلخہ رد نہ کرو اور مسلمانوں کو نہ مارو۔"

(۱۵۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ أُمِّ مُوسَى، عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ آخِرُ كَلَامِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم: ((الصَّلَاةُ، الصَّلَاةُ، اتَّقُوا اللَّهَ فِيمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ)).

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری بات یہی تھی: "نماز، نماز (یعنی نماز قائم کرو) اور اپنے غلاموں کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔"

۸۳۔ بَابُ: سُوءُ الْمَلَكََةِ

غلاموں کے ساتھ برا سلوک کرنا

(۱۵۳) (ث: ۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لِلنَّاسِ: نَحْنُ أَعْرَفُ بِكُمْ مِنَ الْبَيَاطِرَةِ بِالذَّوَابِّ، قَدْ

(۱۵۴) [صحيح] مسند أحمد: ۱/ ۴۰۴۔

(۱۵۵) [صحيح] سنن أبي داود: ۵۱۵۶؛ سنن ابن ماجه: ۲۶۹۸۔

(۱۵۶) [صحيح] شعب الإيمان للبيهقي: ۱۱۹۶۔

عَرَفْنَا خِيَارَكُمْ مِنْ شِرَارِكُمْ. أَمَّا خِيَارُكُمْ، فَالَّذِي يُرْجَى خَيْرُهُ، وَيُؤْمَنُ شَرُّهُ. وَأَمَّا شِرَارُكُمْ، فَالَّذِي لَا يُرْجَى خَيْرُهُ، وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهُ، وَلَا يُعْتَقُ مُحَرَّرُهُ.

سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ لوگوں سے فرمایا کرتے تھے: ہم تمہیں اس سے زیادہ پہچانتے ہیں جتنا جانوروں کے ڈاکٹر جانوروں کو پہچانتے ہیں، بے شک ہم نے تم میں سے اچھے اور برے لوگ پہچان لیے ہیں۔ تم میں سے اچھے وہ ہیں جن سے بھلائی کی توقع رکھی جائے اور (لوگ) ان کے شر سے محفوظ رہیں اور تمہارے برے وہ ہیں جن سے نہ تو کسی خیر کی توقع رکھی جائے اور نہ ان کے شر سے محفوظ رہا جائے اور نہ ہی ان کا غلام آزادی حاصل کر سکے۔

(۱۶۰) (ث: ۴۳) حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُمَانَ، عَنِ ابْنِ هَانِيٍّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: الْكَنُودُ: الَّذِي يَمْنَعُ رَفْدَهُ، وَيَنْزِلُ وَحْدَهُ، وَيَضْرِبُ عَبْدَهُ.

جناب ابن ہانی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ناشکری کرنے والا وہ ہے جو اپنے عطیات کو روک لیتا ہے اور لوگوں سے الگ تھلگ رہتا ہے اور اپنے غلام کو (بلاوجہ) مارتا ہے۔

(۱۶۱) (ث: ۴۴) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَحَمَّادٍ، عَنْ حَبِيبٍ، وَحُمَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ رَجُلًا أَمَرَ غُلَامًا لَهُ أَنْ يَسْنُوَ عَلَى بَعِيرٍ لَهُ، فَنَامَ الْغُلَامُ، فَجَاءَ بِشُعْلَةٍ مِنْ نَارٍ فَأَلْقَاهَا فِي وَجْهِهِ، فَتَرَدَّى الْغُلَامُ فِي بَيْتِهِ، فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَرَأَى الَّذِي فِي وَجْهِهِ، فَأَعْتَقَهُ.

جناب حسن بصری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے غلام کو حکم دیا کہ وہ اس کے اونٹ پر کنویں سے پانی لائے وہ غلام سو گیا، وہ (مالک) آگ کا ایک شعلہ لے کر آیا اور اس (غلام) کے چہرے پر ڈال دیا (غلام تکلیف سے بھاگا تو) کنویں میں گر گیا جب صبح ہوئی تو وہ (غلام) سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، آپ نے اس کے چہرے کو دیکھا تو اسے آزاد کر دیا۔

۸۴۔ بَابُ: بَيْعُ الْخَادِمِ مِنَ الْأَعْرَابِ

خادم کو گنواروں کے ہاتھ فروخت کرنا

(۱۶۲) (ث: ۴۵) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَمْرَةَ، عَنْ عَمْرَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا دَبَّرَتْ أُمَّةً لَهَا، فَاشْتَكَتْ عَائِشَةَ، فَسَأَلَ بَنُو أُخْبِيهَا طَبِيبًا مِنَ الزُّطِّ، فَقَالَ: إِنَّكُمْ تُخْبِرُونِي عَنْ امْرَأَةٍ مَسْحُورَةٍ، سَحَرْتُهَا أُمَّةً لَهَا، فَأُخْبِرْتُ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سَحَرْتَنِي؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ، فَقَالَتْ: وَلِمَ لَا تَنْجِينَ أَبَدًا، ثُمَّ قَالَتْ: يَبْعُوهَا مِنْ شَرِّ الْعَرَبِ مَلَكَةً.

(۱۶۰) [ضعیف] جامع البيان للطبري: ۳۰/ ۱۸۰ - (۱۶۱) [ضعیف] مصنف عبد الرزاق: ۱۷۹۲۸، ۱۷۹۲۹.

(۱۶۲) [صحیح] مصنف عبد الرزاق: ۱۶۶۶۷، مسند أحمد: ۶/ ۴۰، المستدرک للحاکم: ۴/ ۲۱۹۔
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

سیدہ عمرۃ الأنصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ایک لونڈی کو مدبر کر دیا (مدبر سے مراد ہے کہ میرے مرنے کے بعد تم آزاد ہو) پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیمار ہو گئیں تو آپ کے بھتیجوں نے ایک زط ① سے (علاج کے بارامیں) پوچھا تو اس نے کہا: تم مجھے ایسی عورت کے بارے میں خبر دے رہے ہو (جس پر) اس کی لونڈی نے جادو کیا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو خبر دی گئی تو انہوں نے (لونڈی سے) کہا: کیا تو نے مجھ پر جادو کیا ہے؟ اس (لونڈی) نے کہا: ہاں، آپ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: کس لیے؟ اب تو کبھی چھکارا نہیں پائے گی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اسے کسی گنوار کے ہاتھ بیچ دو۔

۸۵۔ بَابُ: الْعَفْوُ عَنِ الْخَادِمِ

خادم کو (اس کی غلطی پر) معاف کرنا

(۱۶۲) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ - هُوَ ابْنُ سَلَمَةَ - قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو غَالِبٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَقْبَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَعَهُ غُلَامَانِ، فَوَهَبَ أَحَدَهُمَا لِعَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَالَ: ((لَا تَضْرِبُهُ، فَإِنِّي نُهِيتُ عَنْ ضَرْبِ أَهْلِ الصَّلَاةِ، وَإِنِّي رَأَيْتُهُ يُصَلِّي مُنْذُ أَقْبَلْنَا)) وَأَعْطَى أَبَا ذَرٍّ غُلَامًا وَقَالَ: ((اسْتَوْصِ بِهِ مَعْرُوفًا)) فَأَعْتَقَهُ، فَقَالَ: ((مَا فَعَلَ؟)) قَالَ: أَمَرْتَنِي أَنْ أَسْتَوْصِيَ بِهِ خَيْرًا، فَأَعْتَقْتُهُ.

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ تشریف لائے، آپ کے ساتھ دو غلام بھی تھے۔ آپ ﷺ نے ان میں سے ایک سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو ہبہ کر دیا اور فرمایا: ”اسے مارنا مت، مجھے نمازیوں کو مارنے سے روکا گیا ہے، اور جب سے یہ ہمارے پاس آیا ہے میں نے اسے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔“ اور دوسرا غلام سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کو ہبہ کر دیا اور فرمایا: ”اس کے ساتھ بھلائی سے پیش آنا۔“ تو ابوذر رضی اللہ عنہ نے اسے آزاد کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ تم نے کیا کیا۔“ انہوں نے عرض کیا: آپ نے مجھے اس کے ساتھ بھلائی سے پیش آنے کا حکم فرمایا تھا لہذا میں نے اسے آزاد کر دیا۔

(۱۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَلَيْسَ لَهُ خَادِمٌ، فَأَخَذَ أَبُو طَلْحَةَ بَيْدِي، فَانْطَلَقَ بِي حَتَّى أَذْخَلَنِي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! إِنَّ أَنَسًا غُلَامٌ كَيْسٌ لَيْسَ، فَلْيَخْذَمْكَ. قَالَ: فَخَدَمْتُهُ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ، مَقْدَمُهُ الْمَدِينَةَ حَتَّى تُوفِّيَ ﷺ، مَا قَالَ لِي عَنْ شَيْءٍ صَنَعْتُهُ لَمْ صَنَعْتَ هَذَا هَكَذَا؟ وَلَا قَالَ لِي لَشَيْءٍ لَمْ أَصْنَعْ: أَلَا صَنَعْتَ هَذَا هَكَذَا؟

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ کا کوئی خادم نہیں تھا۔ لہذا ابوطحہ رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے لے جا کر نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! انس ذہین اور عقلمند بچہ ہے، یہ آپ کی خدمت کیا کرے گا۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے آپ ﷺ کی مدینہ تشریف آوری سے لے کر وفات تک

الزط: سوڈانی یا ہندوستانی ذات ہے، اردو میں ”جٹ“ یا ”جاٹ“ کہتے ہیں۔

(۱۶۲) [حسن] مسند أحمد: ۵/ ۲۵۰؛ المعجم للکبیر للطبرانی: ۸۰۵۷۔

(۱۶۳) صحیح البخاری: ۲۷۶۸؛ صحیح مسلم: ۲۳۰۹۔

سفر و حضر میں آپ کی خدمت کی ہے، آپ ﷺ نے مجھے کبھی بھی یہ نہیں کہا کہ تو نے یہ کام ایسے کیوں کیا؟ اور نہ ہی کسی کام کے نہ کرنے پر کبھی یہ فرمایا کہ تو نے ایسا کیوں نہیں کیا؟

۸۶۔ بَابُ: إِذَا سَرَقَ الْعَبْدُ

جب غلام چوری کرے

(۱۶۵) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا سَرَقَ الْمَمْلُوكُ بَعْثَهُ وَلَوْ بِنَشٍّ)) قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: النَّشُّ: عَشْرُونَ. وَالنَّوْءُ: خَمْسَةٌ. وَالْأَوْقِيَّةُ: أَرْبَعُونَ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب غلام چوری کرے تو اسے بیچ دو، خواہ ”نش“ کے بدلے ہی (کیوں نہ بیچنا پڑے)۔“ امام ابو عبد اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نش: بیس، نوآء: پانچ اور اوقیہ: چالیس کی ہوتی ہے۔

۸۷۔ بَابُ: الْخَادِمُ يُذْنِبُ

خادم غلطی بھی کرتا ہے

(۱۶۶) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: سَمِعْتُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَفِيطِ بْنِ صَبْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَدَفَعَ الرَّاعِي فِي الْمُرَاحِ سَخْلَةً، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تَحْسِبَنَّ - وَلَمْ يَقُلْ: لَا تَحْسِبَنَّ - إِنَّ لَنَا غَنَمًا مِائَةً، لَا نُرِيدُ أَنْ تَزِيدَ، فَإِذَا جَاءَ الرَّاعِي بِسَخْلَةٍ دَبَحْنَا مَكَانَهَا شَاةً)). فَكَانَ فِيمَا قَالَ: ((لَا تُضْرِبَ ظِعْمَتُكَ كَضْرِبِكَ أَمَتِكَ، وَإِذَا اسْتَنْشَقْتَ فَبَالِغٌ، إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَانِعًا)).

سیدنا لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس آیا، (اسی اثنا میں) چرواہے نے بکری کے نومولود بچے کو باڑے میں دھکیل دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم یہ نہ سمجھنا (کہ ہم تمہاری خاطر بکری ذبح کرنے لگے ہیں) بلکہ یہاں آپ نے لفظ لَا تَحْسِبَنَّ فرمایا، لَا تَحْسِبَنَّ نہیں فرمایا۔ دراصل ہماری سو بکریاں ہیں ہم نہیں چاہتے کہ ان میں اضافہ ہو تو جب بھی یہ چرواہا بکری کا نومولود بچے لے کر آتا ہے تو ہم اس کی جگہ ایک بکری ذبح کر لیتے ہیں۔“ آپ ﷺ نے جو فرمایا اس میں یہ بھی تھا کہ ”اپنی بیوی کو اپنی لوثی کی طرح مت مارنا اور جب تو (وضو کے لیے) ناک میں پانی ڈالے تو مبالغہ کر لیکن اگر تو روزہ دار ہو۔“

(۱۶۵) [ضعیف] مسند أحمد: ۲/۳۳۷، سنن أبي داود: ۴۴۱۲، سنن النسائي: ۴۹۸۰، سنن ابن ماجه: ۲۵۸۹۔

(۱۶۶) [صحیح] مسند أحمد: ۴/۳۳، سنن أبي داود: ۱۱۴۲، المستدرک للحاکم: ۱/۱۴۸۔
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

۸۸۔ بَابُ: مَنْ خَتَمَ عَلَى خَادِمِهِ مَخَافَةَ سُوءِ الظَّنِّ

بدگمانی کے ڈر سے مال پر مہر لگا کر خام کے حوالے کرنا

(۱۶۷) (ث: ۴۶) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو خَلْدَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ: كُنَّا نَوْمُرُ أَنْ نَخْتِمَ عَلَى الْخَادِمِ، وَنَكْبِلُ، وَنَعُدُّهَا، كَرَاهِيَةً أَنْ يَتَعَوَّدُوا خُلُقَ سُوءٍ، أَوْ يَظُنُّ أَحَدُنَا ظَنًّا سُوءًا. جناب ابو العالیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حکم دیا جاتا تھا کہ سامان پر مہر لگا کر خادم کے حوالے کریں، ناپ کر اور گن کر ان کو چیزیں دیں تاکہ ان کو برے اخلاق کی عادت نہ پڑے یا ہمیں ان کے متعلق بدگمانی نہ ہو۔

۸۹۔ بَابُ: مَنْ عَدَّ عَلَى خَادِمِهِ مَخَافَةَ الظَّنِّ

بدگمانی کے ڈر سے خادم کو گن کر مال دینا

(۱۶۸) (ث: ۴۷) حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرَّبٍ، عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنِّي لَأَعُدُّ الْعُرَاقَ عَلَى خَادِمِي مَخَافَةَ الظَّنِّ. سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں گوشت والی ہڈیوں کو گن کر خادم کے حوالے کرتا ہوں تاکہ اس کے بارے میں بدگمانی نہ ہو۔

(۱۶۹) (ث: ۴۸) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَتَيْنَا أَبَا إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ مُضَرَّبٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنِّي لَأَعُدُّ الْعُرَاقَ خَشْيَةَ الظَّنِّ. جناب حارثہ بن مضرب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: میں بدگمانی کے ڈر سے گوشت والی ہڈیاں بھی شمار کرتا ہوں۔

۹۰۔ بَابُ: أَدَبُ الْخَادِمِ

خادم کو ادب سکھانا

(۱۷۰) (ث: ۴۹) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ قَالَ: أَرْسَلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَلَامًا لَهُ بِذَهَبٍ - أَوْ بِوَرَقٍ - فَتَصَرَّفَهُ، فَأَنْظَرَ بِالصَّرْفِ، فَرَجَعَ إِلَيْهِ، فَجَلَدَهُ جَلْدًا وَجِيعًا وَقَالَ: اذْهَبْ، فَخَذِ الَّذِي لِي وَلَا تَصْرِفْهُ.

(۱۶۷) [صحیح] (۱۶۸) [صحیح] مسند ابن الجعد: ۲۵۵۱: الحلیۃ الاولیاء لأبی نعیم: ۱/ ۲۰۲۔

(۱۶۹) [صحیح] طبقات ابن سعد: ۶۷/ ۴۔ (۱۷۰) [حسن]

سیدنا یزید بن عبد اللہ بن قسیط رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے غلام کو سونایا چاندی دے کر اسے تبدیل کروانے کے لیے بھیجا اس نے ایک مدت تک کے عوض اسے تبدیل کروا لیا یعنی بیع صرف کے قانون کی خلاف ورزی کی۔ جب وہ واپس آیا تو آپ ﷺ نے اسے بہت سخت کوڑے مارے اور فرمایا: جا اور میرا مال واپس لے آ اور تبدیل نہ کروا۔

(۱۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِي، فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِي صَوْتًا: ((اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ! اللَّهُ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ))، فَالْتَفَتْتُ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَهُوَ حُرٌّ لِرُجُوعِهِ إِلَيْهِ، فَقَالَ: ((أَمَّا إِنْ لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ)) أَوْ ((لَلْفَحَتْكَ النَّارُ)).

سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے غلام کو مار رہا تھا کہ میں نے اپنے پیچھے سے آواز سنی: ”اے ابو مسعود! جان لو! جتنا تو اس پر قادر ہے اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ تجھ پر قدرت رکھتا ہے۔“ میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ ﷺ تھے، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ اللہ کی خوشنودی کے لیے آزاد ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تو ایسے نہ کرتا تو آگ تجھے ضرور چھوٹی۔“ یا آپ ﷺ نے فرمایا: ”ضرور تجھے آگ لپٹ جاتی۔“

۹۱۔ بَابُ لَا يَقُلُّ قَبْحُ اللَّهِ وَجْهَهُ

یوں نہ کہو: اللہ اس کا چہرہ بد صورت کرے

(۱۷۲) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُولُوا: قَبْحُ اللَّهِ وَجْهَهُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”(کسی کو) یوں نہ کہو: اللہ اس کا چہرہ بد صورت کرے۔“ (۱۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَا تَقُولُنَّ: قَبْحُ اللَّهِ وَجْهَهُ وَمَنْ أَشَبَّهَ وَجْهَكَ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ آدَمَ ﷺ عَلَى صُورَتِهِ. سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم یوں ہرگز نہ کہو کہ اللہ تیرا چہرہ بد صورت کرے اور اس چہرے کو بھی جو تیرے چہرے سے مشابہ ہو کیونکہ بے شک اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو ان کی ہی صورت پر پیدا فرمایا ہے۔

۹۲۔ بَابُ لِيَجْتَنِبَ الْوُجْهَ فِي الضَّرْبِ

چہرے پر مارنے سے بچنا چاہیے

(۱۷۴) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ قَالَ: أَخْبَرَنِي

(۱۷۱) صحيح مسلم: ۱۶۵۹؛ جامع الترمذي: ۱۹۴۸؛ سنن أبي داود: ۱۵۹

(۱۷۲-۱۷۳) [حسن] مسند أحمد: ۲/۲۵۱؛ التوحيد لابن خزيمة: ص ۳۶۔

(۱۷۴) صحيح البخاري: ۲۵۵۹؛ صحيح مسلم: ۲۶۱۲۔
کتاب وسعت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

أَبْنَى، وَسَعِيدٌ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ خَادِمَهُ، فَلْيَجَنِّبِ الْوَجْهَ)).
سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی ایک اپنے خادم کو مارے تو چہرے (پر مارنے) سے اجتناب کرے۔“

(۱۷۵) حَدَّثَنَا خَلَادٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِدَابَّةٍ قَدْ وُثِمَ، يُدَحْنُ مَنْخَرَاهُ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَعَنَ اللَّهُ مَنْ فَعَلَ هَذَا، لَا يَسْمَنُ أَحَدُ الْوَجْهِ وَلَا يَصْرِبُهُ)).
سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک جانور کے پاس سے گزرے جس کے نتھے کو داغا گیا تھا اس کے نتھوں میں دھونی دی جا رہی تھی: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اس پر اللہ کی لعنت ہو جس نے یہ کام کیا، کوئی بھی چہرے پر نہ داغے اور نہ ہی چہرے پر مارے۔“

۹۳۔ بَابُ: مَنْ لَطَمَ عَبْدَهُ فَلْيُعْتِقْهُ مِنْ غَيْرِ إِيْجَابٍ

جو اپنے غلام کو تھپڑ مارے وہ اسے آزاد کر دے، لیکن یہ حکم واجب نہیں

(۱۷۶) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ قَالَ: سَمِعْتُ هِلَالَ بْنَ يَسَافٍ يَقُولُ: كُنَّا بَيْعُ الْبَزِّ فِي دَارِ سُؤَيْدِ بْنِ مِقْرَنٍ، فَخَرَجَتْ جَارِيَةٌ، فَقَالَتْ لِرَجُلٍ شَيْئًا، فَلَطَمَهَا ذَلِكَ الرَّجُلُ، فَقَالَ لَهُ سُؤَيْدُ بْنُ مِقْرَنٍ: أَلَطَمْتَ وَجْهَهَا؟ لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ، وَمَا لَنَا إِلَّا خَادِمٌ، فَلَطَمَهَا بَعْضُنَا، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُعْتِقَهَا.

ہلال بن یساف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم سیدنا سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ کے گھر کپڑا بیچ رہے تھے کہ ایک لونڈی باہر نکلی اس نے ایک آدمی سے کچھ کہا، اس آدمی نے اسے تھپڑ مار دیا تو سیدنا سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: تو نے اسے تھپڑ مارا ہے؟ (سن) میں سات بھائیوں میں سے ایک تھا اور ہماری صرف ایک ہی خادمہ تھی، ہم میں سے کسی نے اسے تھپڑ مار دیا تو نبی کریم ﷺ نے اس کے بارے میں حکم دیا کہ اسے آزاد کر دیا جائے۔

(۱۷۷) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، وَمُسَدَّدٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ زَادَانَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ لَطَمَ عَبْدَهُ أَوْ ضَرَبَهُ حَدًّا لَمْ يَأْتِهِ، فَكَفَّارَتُهُ عِتْقُهُ)).
سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جس شخص نے اپنے غلام کو تھپڑ مارا یا اسے بغیر جرم کے کوئی حد لگائی (یعنی کسی حد کو نافذ کیا) تو اس کا کفارہ اسے آزاد کرنا ہے۔“

(۱۷۵) صحیح مسلم: ۲۱۱۷، سنن أبی داود: ۲۵۶۴، جامع الترمذی: ۱۷۱۰۔

(۱۷۶) صحیح مسلم: ۱۶۵۸، جامع الترمذی: ۱۵۴۲۔

(۱۷۷) صحیح مسلم: ۱۶۵۷، سنن أبی داود: ۵۱۶۸۔

(۱۷۸) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا بَحْبِيُّ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كَهْلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ سُؤَيْدٍ بْنُ مَقْرَنٍ قَالَ: لَطَمْتُ مَوْلَى لَنَا فَفَرَّ، فَدَعَانِي أَبِي فَقَالَ لَهُ: افْتَصَّ، كُنَّا - وَلَدَ مَقْرَنَ - سَبْعَةً، لَنَا خَادِمٌ، فَلَطَمَهَا أَحَدُنَا، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((مُرُّهُمْ فَلْيُعِقُّوْهَا))، فَقِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: لَيْسَ لَهُمْ خَادِمٌ غَيْرُهَا، قَالَ: ((فَلْيَسْتَخْدِمُوْهَا فَإِذَا اسْتَغْنَوْا خَلُّوا سَبِيلَهَا)).

جناب معاویہ بن سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے غلام کو تھپڑ مارا تو وہ بھاگ گیا، مجھے میرے والد نے بلایا اور کہا کہ تم سے قصاص لیا جائے گا، دراصل ہم مقرن کے سات بیٹے تھے۔ ہماری ایک ہی خادمہ تھی ہم میں سے کسی نے اسے تھپڑ مار دیا، نبی ﷺ کی خدمت میں اس بات کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان کو حکم دے دو کہ اسے آزاد کر دیں۔“ نبی ﷺ سے عرض کیا گیا کہ اس خادمہ کے علاوہ ان کے پاس اور کوئی خادم نہیں ہے۔ تو آپ نے فرمایا: ”پھر وہ اس سے خدمت لیتے رہیں پھر جب خدمت کی ضرورت نہ رہے تو اسے آزاد کر دیں۔“

(۱۷۹) حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ: قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ: مَا اسْمُكَ؟ قُلْتُ: شُعْبَةُ. قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو شُعْبَةَ، عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ مَقْرَنٍ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَرَأَى رَجُلًا لَطَمَ غُلَامَهُ، فَقَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الصُّورَةَ مُحَرَّمَةٌ؟ رَأَيْتَنِي وَإِنِّي سَابِعُ سَبْعَةِ إِخْوَةٍ، عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، مَا لَنَا إِلَّا خَادِمٌ، فَلَطَمَهُ أَحَدُنَا، فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ نُعْتِقَهُ.

امام شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ میں نے کہا: شعبہ رضی اللہ عنہ، انہوں نے کہا: مجھے ابو شعبہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا سوید بن مزن بنی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ جس نے اپنے غلام کو تھپڑ مارا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تو جانتا نہیں کہ چرے پر مارنا حرام ہے، رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں میں سات بھائیوں میں سے ایک تھا ہمارا ایک ہی خادم تھا، ہم میں سے کسی نے اسے مارا تو نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ اسے آزاد کر دیں۔

(۱۸۰) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا فِرَاسٌ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ زَادَانَ أَبِي عُمَرَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَدَعَا بَعْلَامَ لَهُ كَانَ ضَرِيَّةً، فَكَشَفَ عَنْ ظَهْرِهِ فَقَالَ: أَبُوجِعُكَ؟ قَالَ: لَا، فَأَعْتَقَهُ، ثُمَّ رَفَعَ عَوْدًا مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ: مَالِي فِيهِ مِنَ الْأَجْرِ مَا يَزِيدُنِي هَذَا الْعَوْدَ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، لِمَ تَقُولُ هَذَا؟ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ - أَوْ قَالَ: ((مَنْ ضَرَبَ مَمْلُوكَهُ حَدًّا لَمْ يَأْتِهِ، أَوْ لَطَمَ وَجْهَهُ، فَكَفَّارَتُهُ أَنْ يُعْتِقَهُ)).

جناب ابو عمر زادان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھے کہ آپ نے اپنے غلام کو بلایا جسے انہوں نے مارا تھا، آپ نے اس کی پیٹھ سے کپڑا ہٹایا اور کہا: کیا تجھے (میرے مارنے کی وجہ سے) تکلیف ہوئی ہے؟ غلام نے

کہا: نہیں، پھر آپ نے اسے آزاد کر دیا اور زمین سے ایک لکڑی اٹھائی اور کہا: میرے لیے اس لکڑی کے وزن کے برابر بھی اجر نہیں۔ میں نے پوچھا: اے ابو عبد الرحمن! آپ ایسا کیوں کہتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے (یا یوں کہا) آپ فرما رہے تھے: ”جس نے اپنے غلام کو بغیر کسی جرم کے حد لگائی یا اس کے چہرے پر تھپڑ مارا تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اسے آزاد کر دے۔“

۹۴۔ بَابُ: قِصَاصُ الْعَبْدِ

غلام کو بدلہ دینا

(۱۸۱) (ث: ۱۵۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، وَقَيْصَةُ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَا يَضْرِبُ أَحَدٌ عَبْدًا لَهُ - وَهُوَ ظَالِمٌ لَهُ - إِلَّا أُفِيدَ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص اپنے غلام کو ظلم کرتے ہوئے (یعنی بلا وجہ) مارتا ہے تو قیامت کے دن اس سے بدلہ لیا جائے گا۔

(۱۸۲) (ث: ۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا لَيْلَى قَالَ: خَرَجَ سَلْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَإِذَا عَلَفَ دَابَّتُهُ يَتَسَاقُطُ مِنَ الْآرِي، فَقَالَ لِحَادِمِهِ: لَوْلَا أَنِّي أَخَافُ الْفِصَاصَ لَأَوْجَعْتُكَ.

جناب ابولیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ باہر نکلے (دیکھا کہ) ان کے جانور کا چارہ گھری سے گر رہا تھا تو آپ نے اپنے خادم کو (تنبیہ کرتے ہوئے) فرمایا: اگر مجھے (آخرت میں) قصاص کا ڈر نہ ہوتا تو میں ضرور تجھے دردناک سزا دیتا۔

(۱۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَتَوُذَّنَ الْحُقُوقُ إِلَى أَهْلِهَا، حَتَّى يَقَادَ لِلشَّاةِ الْجَمَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقُرْنَاءِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تم لوگوں کے حقوق ضرور ادا کرو گے (یعنی اگر تم نے کسی کے اوپر ظلم کیا ہوگا تو اس کا بدلہ تول کے رہے گا) یہاں تک کہ (قیامت والے دن) بغیر سینگوں والی بکری کو سینگوں والی بکری سے بدلہ دلایا جائے گا۔“

(۱۸۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى

(۱۸۱) [صحیح] مصنف عبد الرزاق: ۱۷۹۵۴، مصنف ابن أبي شيبة: ۲۵۴۶۱۔

(۱۸۲) [صحیح] ۱۸۳، صحیح مسلم: ۲۵۸۲، جامع الترمذی: ۲۴۲۲۔

(۱۸۴) [ضعیف] الطبقات لابن سعد: ۱/۲۸۹، المعجم الكبير للطبراني: ۳۷۶/۲۳۔

بِسْنِي هَاشِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَدَّتِي، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي بَيْتِهَا، فَذَعَا وَصِيفَةً لَهُ - أَوْ لَهَا - فَأَبْطَأَتْ، فَاسْتَبَانَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ، فَقَامَتْ أُمُّ سَلَمَةَ إِلَى الْحِجَابِ، فَوَجَدَتِ الْوَصِيفَةَ تَلْعَبُ، وَمَعَهُ سِوَاكَ، فَقَالَ: ((لَوْلَا خَشْيَةُ الْقَوْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَأَوْجَعْتُكَ بِهَذَا السَّوَاكِ)). زَادَ مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ: تَلْعَبُ بِهِمْ. قَالَ: فَلَمَّا أَتَيْتُ بِهَا النَّبِيَّ ﷺ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهَا لَتَحْلِفُ مَا سَمِعْتُكَ، قَالَتْ: وَفِي يَدِهِ سِوَاكَ.

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ ان کے گھر میں تھے آپ ﷺ نے اپنی لونڈی کو یا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو لونڈی کو بلایا اس نے آنے میں تاخیر کر دی جس کی وجہ سے آپ کے چہرے پر غصے کے آثار ظاہر ہوئے، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اٹھ کر پردے کی طرف گئیں تو اسے کھیلتے ہوئے پایا اور آپ ﷺ کے پاس سواک تھی آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر (قیامت کے دن) قصاص کا ڈرنہ ہوتا تو میں اسی سواک سے تجھے سزا دیتا۔“

راوی جناب محمد بن ہشیم رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ زائد بیان کیے ہیں کہ وہ (لونڈی) بھیڑ کے بچے کے ساتھ کھیل رہی تھی۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں اسے نبی ﷺ کے پاس لائی تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ قسم کھاتی ہے کہ اس نے آپ کی آواز نہیں سنی، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ کے ہاتھ میں سواک بھی تھی۔

۱۸۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ ضَرَبَ صَرْبًا، اقْتَصَّ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کسی کو (بلاوجہ) مارا، قیامت کے دن اس سے قصاص لیا جائے گا۔“

۱۸۶ حَدَّثَنَا خَلِيفَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَوَّامِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ ضَرَبَ صَرْبًا ظُلْمًا، اقْتَصَّ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کسی کو ظلم کرتے ہوئے (بلاوجہ) مارا تو قیامت کے دن اس سے قصاص لیا جائے گا۔“

۹۵۔ بَابُ: اَكْسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ

غلاموں کو ویسا ہی پہناؤ جیسا خود پہنتے ہو

۱۸۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ مُجَاهِدٍ أَبِي حَزْرَةَ، عَنْ

۱۸۵ [صحیح] مسند البزار: ۳۴۵۴؛ المعجم الأوسط للطبرانی: ۱۶۶۸۔

۱۸۶ [صحیح] السنن الکبری للبیہقی: ۸ / ۴۵؛ الترغیب للاصبہانی: ۲۱۰۲۔

۱۸۷ صحیح مسلم: ۳۰۰۷۔

عَبَادَةُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِي نَطْلُبُ الْعِلْمَ فِي هَذَا الْحَيِّ فِي الْأَنْصَارِ - قَبْلَ أَنْ يَهْلِكُوا - فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ لَقِينَا أَبَا الْبَسْرِ رضي الله عنه - صَاحِبُ النَّبِيِّ ﷺ - وَمَعَهُ غَلَامٌ لَهُ، وَعَلَى أَبِي الْبَسْرِ بُرْدَةٌ وَمَعَاوِرِيٌّ، وَعَلَى غَلَامِهِ بُرْدَةٌ وَمَعَاوِرِيٌّ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا عَمُّ لَوْ أَخَذْتَ بُرْدَةَ غَلَامِكَ وَأَعْطَيْتَهُ مَعَاوِرِيَّكَ، أَوْ أَخَذْتَ مَعَاوِرِيَّةَ وَأَعْطَيْتَهُ بُرْدَتَكَ، كَانَتْ عَلَيْكَ حُلَّةٌ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ، فَمَسَحَ رَأْسِي وَقَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ فِيهِ، يَا ابْنَ أَخِي! بَصُرَ عَيْنَايَ هَاتَانِ، وَسَمِعَ أُذُنَايَ هَاتَانِ، وَوَعَاهُ قَلْبِي - وَأَشَارَ إِلَى نِيَاطِ قَلْبِهِ - النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: ((أَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ، وَاكْسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ)) وَكَانَ أَنْ أُعْطِيَهِ مِنْ مَتَاعِ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَيَّ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ حَسَنَاتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرے والد انصار کے ایک قبیلے میں، قبل اس کے کہ وہ لوگ فوت ہو جائیں، حصول علم کی خاطر گئے، سب سے پہلے ہماری ملاقات صحابی رسول سیدنا ابوالیسر رضی اللہ عنہ سے ہوئی ان کے ساتھ ان کا ایک غلام بھی تھا۔ ابوالیسر رضی اللہ عنہ ایک چادر اور معافری کپڑے پہنے ہوئے تھے اور ان کا غلام بھی ایک چادر اور معافری کپڑے پہنے ہوئے تھا میں نے ان سے عرض کیا: اے میرے چچا! اگر آپ غلام سے چادر لے لیتے اور اسے معافری کپڑے دے دیتے یا اس سے معافری کپڑے لے لیتے اور اپنی چادر اسے دے دیتے تو آپ کا جوڑا بھی ایک جیسا ہو جاتا اور غلام کا بھی، تو انہوں نے میرے سر پر (شفقت سے) ہاتھ پھیرا اور فرمایا: اے اللہ! اسے برکت دے، اے میرے بھتیجے! میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا اور ان دونوں کانوں نے سنا اور اپنے دل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے اس دل نے خوب یاد رکھا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”غلاموں کو ویسا ہی کھلاؤ جیسا تم کھاتے ہو اور ویسا ہی پہناؤ جیسا تم پہنتے ہو۔“ میرے لیے دنیا کی کوئی بھی چیز اسے دینا (اس سے) زیادہ آسان ہے کہ وہ قیامت کے دن میری نیکیوں میں سے کچھ لے لے۔

(۱۸۸) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُبَشِّرٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رضي الله عنه يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُوصِي بِالْمَمْلُوكِينَ خَيْرًا وَيَقُولُ: ((أَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ، وَالْبَسُوهُمْ مِنْ لِبَاسِكُمْ، وَلَا تُعَذِّبُوا خَلْقَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ)).

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ غلاموں کے بارے میں حسن سلوک کی تاکید کیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے: ”ان کو ویسا ہی کھلاؤ جیسا تم کھاتے ہو اور ویسا ہی پہناؤ جیسا تم پہنتے ہو اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو تکلیف نہ دو۔“

۹۶۔ بَابُ سَبَابِ الْعَبِيدِ

غلاموں کو گالی دینا

(۱۸۹) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا وَاصِلُ الْأَحْذَبِ قَالَ: سَمِعْتُ الْمَعْرُورَ بْنَ سُؤَيْدٍ يَقُولُ:

(۱۸۸) [صحیح] کتاب الام نلامام الشافعی: ۵/ ۹۰، مسند البزار: ۱۳۹۲، سنن أبي داود: ۵۱۶۱۔

(۱۸۹) صحیح البخاری: ۲۵۴۵، صحیح مسلم: ۱۶۶۱، سنن ابن ماجہ: ۳۶۹۰۔

رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ وَعَلِيَّهٖ حُلَّةٌ وَعَلَى غُلَامِهِ حُلَّةٌ، فَسَأَلْتَاهُ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: إِنِّي سَابَيْتُ رَجُلًا، فَشَكَانِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: ((أَعَيَّرْتَهُ بِأَمَةٍ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ إِخْوَانَكُمْ خَوَلَكُمْ، جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ، فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدَيْهِ، فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ، وَلْيَلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلَا تَكْلَفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ، فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَأَعِينُوهُمْ)).

جناب معمر بن سوید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ان پر ایک موٹی چادر تھی اور ان کے غلام پر بھی ویسی ہی ایک موٹی چادر تھی ہم نے ان سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میں نے ایک آدمی کو گالی دی تو اس نے نبی کریم ﷺ سے میری شکایت کی، آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”کیا تو نے اسے اس کی ماں کی وجہ سے عار دلائی ہے؟“ میں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے خدام تمہارے بھائی ہیں جنہیں اللہ نے تمہارے قبضے میں دے دیا ہے، لہذا جس کا بھائی اس کے ماتحت ہو تو اسے چاہیے کہ اسے بھی وہی کچھ کھلائے جو خود کھاتا ہے اور وہی لباس پہنائے جو خود پہنتا ہے، اور انہیں ایسا کام کرنے کے لیے نہ کہو جو ان کی طاقت میں نہ ہو اور اگر انہیں کوئی ایسا کام کرنے کے لیے کہنا ہی پڑے تو اس کام میں ان کی مدد کرو۔“

۹۷۔ بَابُ: هَلْ يُعِينُ عَبْدُهُ؟

کیا مالک اپنے غلام کی مدد کر سکتا ہے؟

(۱۹۰) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَلَامَ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَرِقَاؤُكُمْ إِخْوَانُكُمْ، فَأَحْسِنُوا إِلَيْهِمْ، اسْتَعِينُوهُمْ عَلَى مَا عَلَيْكُمْ، وَأَعِينُوهُمْ عَلَى مَا غَلِبُوا)).

جناب سلام بن عمرو رضی اللہ عنہ ایک صحابی رسول ﷺ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں لہذا ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور ان کاموں میں ان کی مدد حاصل کرو جو تم سے نہ ہو سکیں اور ان کاموں میں ان کی مدد کرو جو ان سے نہ ہو سکیں۔“

(۱۹۱) (ث: ۵۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو، عَنْ أَبِي يُوسُفَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: أَعِينُوا الْعَامِلَ مِنْ عَمَلِهِ، فَإِنَّ عَامِلَ اللَّهِ لَا يَخِيبُ، يَعْنِي: الْخَادِمَ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کام کرنے والے (یعنی خادم) کی اس کے کام میں مدد کرو، بے شک اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کام کرنے والا ناکام نہیں ہوتا۔

۹۸۔ بَابُ لَا يَكْلَفُ الْعَبْدُ مِنَ الْعَمَلِ مَا لَا يُطِيقُ

غلام سے وہ کام نہ لیا جائے جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا

(۱۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَجَلَانَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَجَلَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لِلْمَمْلُوكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ، وَلَا يَكْلَفُ مِنَ الْعَمَلِ مَا لَا يُطِيقُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”غلام کو کھانا اور پہنانا (اس کا حق) ہے اور ایسا کام اس کے سپرد نہ کیا جائے جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا۔“

(۱۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَجَلَانَ، عَنْ بُكَيْرِ، أَنَّ عَجَلَانَ أَبَا مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ - قُبِيلَ وَقَاتِهِ - أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لِلْمَمْلُوكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ، وَلَا يَكْلَفُ إِلَّا مَا يُطِيقُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”غلام کو کھانا اور پہنانا (اس کا حق) ہے اور ایسا کام اس کے سپرد نہ کیا جائے جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا۔“

(۱۹۴) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: قَالَ مَعْرُورٌ: مَرَرْنَا بِأَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَلَيْهِ تَوْبٌ، وَعَلَى غُلَامِهِ حُلَّةٌ، فَقُلْنَا: لَوْ أَخَذْتَ هَذَا وَأَعْطَيْتَ هَذَا غَيْرَهُ، كَانَتْ حُلَّةٌ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ، فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ، فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ، وَلْيَلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلَا يَكْلَفْهُ مَا يَغْلِبُهُ، فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ، فَلْيَعْنُ عَلَيْهِ)).

جناب معرور رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے ان پر ایک کپڑا تھا اور ان کے غلام پر ایک پتھر تھا ہم نے عرض کیا: اگر آپ اس سے یہ پتھر لے لیتے اور اسے دوسرا کپڑا دے دیتے تو (آپ کے لیے) پتھر ہوتا، انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے: ”یہ (غلام) تمہارے بھائی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے ماتحت کیا ہے، لہذا جس کا بھائی اس کے ماتحت ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اسے بھی وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے اور وہی پہنائے جو خود پہنتا ہے اور اس سے کوئی ایسا کام نہ لے جو اس کی طاقت میں نہ ہو اور اگر اس سے کوئی ایسا کام لینا ہی پڑے تو اس کام میں اس کی مدد کرے۔“

(۱۹۲-۱۹۳) صحیح مسلم: ۱۶۶۲؛ مصنف عبد الرزاق: ۱۷۹۶۷؛ صحیح ابن حبان: ۴۳۱۳۔

(۱۹۴) صحیح البخاری: ۲۵۴۵؛ صحیح مسلم: ۱۶۶۱؛ سنن ابن ماجہ: ۳۶۹۰۔

۹۹۔ بَابُ: نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلَى عَبْدِهِ وَخَادِمِهِ صَدَقَةً

آدمی کا اپنے غلام خادم پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے

(۱۹۵) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنَا بَقِيَّةٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي بِحَيْرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنِ الْمُقْدَامِ رضی اللہ عنہ، سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((مَا أَطْعَمْتَ نَفْسَكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ، وَمَا أَطْعَمْتَ وَلَدَكَ وَزَوْجَكَ وَخَادِمَكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ)).

سیدنا مقدام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جو تو نے خود کھایا وہ صدقہ ہے اور جو تو نے اپنی اولاد، اپنی بیوی اور اپنے خادم کو کھلایا وہ بھی صدقہ ہے۔“

(۱۹۶) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا بَقِيَ غَنًى، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ)) تَقُولُ أَمْرَاتِكَ: أَنْفَقَ عَلَيَّ أَوْ طَلَّقَنِي، وَيَقُولُ مَمْلُوكُكَ: أَنْفَقَ عَلَيَّ أَوْ بَعْنِي، وَيَقُولُ وَلَدُكَ: إِلَى مَنْ تَكَلَّمْنَا؟

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بہترین صدقہ وہ ہے جو غنی کو باقی رکھے اور اوپر والا ہاتھ (دینے والا ہاتھ) نیچے والے ہاتھ (لینے والے ہاتھ) سے بہتر ہے، خرچ کرنے کی ابتدا ان سے کرو جن کی تم کفالت کرتے ہو، تیری بیوی کہے گی کہ مجھ پر خرچ کر یا مجھے طلاق دے دے، تیرا غلام کہے گا کہ مجھ پر خرچ کر یا مجھے بیچ دے اور تیرا بیٹا کہے گا کہ آپ مجھے کس کے سپرد کرتے ہو؟“

(۱۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ، عَنِ الْمُقْبَرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِصَدَقَةٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: عِنْدِي دِينَارٌ، قَالَ: ((أَنْفَقْهُ عَلَى نَفْسِكَ))، قَالَ: عِنْدِي آخَرُ، قَالَ: ((أَنْفَقْهُ عَلَى زَوْجِكَ))، قَالَ: عِنْدِي آخَرُ، قَالَ: ((أَنْفَقْهُ عَلَى خَادِمِكَ، ثُمَّ أَنْتَ أَبْصَرُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے صدقہ کرنے کا حکم دیا تو ایک آدمی نے کہا: میرے پاس ایک دینار ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے اپنی ذات پر خرچ کر۔“ اس نے کہا: میرے پاس دوسرا دینار بھی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے اپنی بیوی پر خرچ کر۔“ اس نے کہا: میرے پاس ایک اور دینار بھی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے اپنے خادم پر خرچ کر پھر تو زیادہ جانتا ہے (کہ اسے کہاں خرچ کرنا ہے)۔“

(۱۹۵) [صحیح] مسند أحمد: ۴/۱۳۱؛ المعجم الكبير للطبراني: ۲۶۸؛ السنن الكبرى للبيهقي: ۴/۳۰۱۔

(۱۹۶) صحيح البخاري: ۵۳۵۵؛ سنن أبي داود: ۱۶۷۶؛ صحيح ابن حبان: ۳۳۶۳۔

(۱۹۷) [حسن] مسند أحمد: ۲/۲۵۱؛ سنن أبي داود: ۱۶۹۱؛ سنن النسائي: ۲۵۳۵۔

۱۰۰۔ بَابُ: إِذَا كَرِهَ أَنْ يَأْكُلَ مَعَ عَبْدِهِ

مالک جب اپنے غلام کے ساتھ کھانا ناپسند کرے

(۱۹۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَسْأَلُ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ خَادِمِ الرَّجُلِ، إِذَا كَفَاهُ الْمَشَقَّةَ وَالْحَرَّ، أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَدْعُوهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَإِنْ كَرِهَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَطْعَمَ مَعَهُ فَلْيُطْعِمْنَاهُ أَكْلَهُ فِي يَدِهِ.

جناب ابو زبیر کی رضایت سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک آدمی کو سنا جو سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے خادم کے متعلق پوچھ رہا تھا کہ جب وہ اپنے مالک کو مشقت اور گرمی سے کفایت کرتا ہو تو کیا نبی ﷺ نے یہ حکم فرمایا ہے کہ اسے کھانے پر بھی بلا لے؟ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں (اسے کھانے پر بلا لے) اور اگر تم میں سے کوئی شخص یہ ناپسند کرے تو (کم از کم) اس کے ہاتھ میں کھانے کے لیے لقمہ ہی دے دے۔

۱۰۱۔ بَابُ: يُطْعِمُ الْعَبْدَ مِمَّا يَأْكُلُ

غلام کو وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے

(۱۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ مُبَشَّرٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُوصِي بِالْمَمْلُوكِينَ خَيْرًا، وَيَقُولُ: ((أَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ، وَالْبِسُوهُمْ مِنْ لِبَاسِكُمْ، وَلَا تُعَذِّبُوا خَلْقَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ غلاموں کے بارے میں حسن سلوک کی تاکید کیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے: ”ان کو وہی کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور وہی پہناؤ جو تم پہنتے ہو اور اللہ عز و جل کی مخلوق کو تکلیف نہ دو۔“

۱۰۲۔ بَابُ: هَلْ يَجْلِسُ خَادِمُهُ مَعَهُ إِذَا أَكَلَ

مالک جب خود کھائے تو کیا اپنے خادم کو ساتھ بٹھائے

(۲۰۰) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَلْيُجْلِسْهُ، فَإِنْ لَمْ يَقْبَلْ فَلْيُنِوِلْهُ مِنْهُ)).

(۱۹۸) [صحیح] صحیح ابن حبان: ۱۳۴۷؛ مسند أحمد: ۳/۳۴۶۔

(۱۹۹) [صحیح]

(۲۰۰) صحیح البخاری: ۲۵۵۷؛ صحیح مسلم: ۱۶۶۳؛ جامع الترمذی: ۱۸۵۳؛ سنن ابن ماجہ: ۳۲۸۹۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کے پاس اس کا خادم کھانے لے کر آئے تو اسے چاہیے کہ خادم کو بھی ساتھ بٹھالے اور اگر یہ بات اسے قبول نہ ہو تو اس (کھانے) میں سے اسے کچھ ضرور دے۔“

(۲۰۱) (ث: ۵۳) حَدَّثَنَا يَشْرُبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو يُونُسَ الْبَصْرِيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو مَحْذُورَةَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، إِذْ جَاءَ صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ بِجَفْنَةٍ، يَحْمِلُهَا نَفَرٌ فِي عِبَاءَةٍ، فَوَضَعُوهَا بَيْنَ يَدَيْ عُمَرَ، فَقَدَا عُمَرُ نَاسًا مَسَاكِينَ، وَأَرْقَاءَ مِنْ أَرْقَاءِ النَّاسِ حَوْلَهُ، فَأَكَلُوا مَعَهُ، ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذَلِكَ: فَعَلَّ اللَّهُ بِقَوْمٍ - أَوْ قَالَ: لِحَا اللَّهُ قَوْمًا - يَرْغَبُونَ عَنْ أَرْقَائِهِمْ أَنْ يَأْكُلُوا مَعَهُمْ، فَقَالَ صَفْوَانُ: أَمَا وَاللَّهِ! مَا نَرَعِبُ عَنْهُمْ، وَلَكِنَّا نَسْتَأْثِرُ عَلَيْهِمْ، لَا نَجِدُ - وَاللَّهِ! - مِنَ الطَّعَامِ الطَّيِّبِ مَا نَأْكُلُ وَنُطْعِمُهُمْ.

سیدنا ابو محمد ورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ سیدنا صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ ایک بڑا پیالہ لے کر آئے، جسے چند آدمی ایک چادر میں اٹھائے ہوئے تھے، انہوں نے اس پیالے کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھ دیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مسکین اور اپنے گرد موجود لوگوں کے غلاموں کو بلایا، انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ (سیدنا عمر رضی اللہ عنہ) کے ساتھ کھایا، پھر آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا برا کرے جو اپنے غلاموں کے ساتھ کھانے سے گریز کرتے ہیں۔ سیدنا صفوان رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! ہم تو ان سے گریز نہیں کرتے لیکن ان پر اپنے نفسوں کو ترجیح دیتے ہیں۔ اللہ کی قسم! ہمیں اتنا اچھا کھانا نہیں ملتا جو خود بھی کھائیں اور انہیں بھی کھلائیں۔

۱۰۳۔ بَابُ: إِذَا نَصَحَ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهِ

جب غلام اپنے مالک کی خیر خواہی کرے

(۲۰۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ، وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ، لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ)).

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک غلام جب اپنے مالک کی خیر خواہی کرے اور اپنے رب کی عبادت بھی اچھے طریقے سے کرے تو اس کے لیے دہرا اجر ہے۔“

(۲۰۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْمُحَارِبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَيٍّ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِعَامِرِ الشَّعْبِيِّ: يَا أَبَا عَمْرٍو! إِنَّا نَتَحَدَّثُ عِنْدَنَا، أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا أَعْتَقَ أُمَّ وَلَدِهِ، ثُمَّ تَزَوَّجَهَا، كَانَ كَالرَّائِبِ بَدَنَتُهُ، فَقَالَ عَامِرٌ: حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ثَلَاثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ: رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ، وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ فَلَهُ أَجْرَانِ. وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوكُ إِذَا أَدَّى حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوْلَانِهِ. وَرَجُلٌ

كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَةٌ يَطَاهَا، فَأَذَبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا، وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا، ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا، فَلَهُ أَجْرَانِ))
 قَالَ عَامِرٌ: أَعْطَيْنَاكَهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ، وَقَدْ كَانَ يَرْكَبُ فِيْمَا دُونَهَا إِلَى الْمَدِينَةِ.

جناب صالح بن حمی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عامر شععی رحمہ اللہ سے کہا: اے ابو عمرو! بے شک ہم لوگ آپس میں یہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی جب اپنی ام ولد (جس لوٹڈی سے مالک کی اولاد ہو) کو آزاد کر کے اس سے شادی کر لے تو وہ اس شخص کی مانند ہے جو قربانی کے جانور پر سواری کرے، اس پر عامر رحمہ اللہ نے کہا: مجھ سے ابو بردہ رحمہ اللہ اور وہ اپنے والد (ابوموسیٰ رحمہ اللہ) سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: ”تین آدمی ایسے ہیں جنہیں دہرا اجر ملے گا: ایک اہل کتاب میں سے وہ شخص جو اپنے نبی پر ایمان لایا اور پھر محمد ﷺ پر ایمان لایا تو اس کے لیے دہرا اجر ہے، دوسرا وہ غلام جس نے اللہ کا حق ادا کیا اور اپنے مالک کا حق بھی ادا کیا، تیسرا وہ آدمی جس کی لوٹڈی ہو جس سے وہ ہم بستری کرتا ہو اس نے اسے اچھے ادب و آداب سکھائے اور اسے اچھی تعلیم دی پھر اسے آزاد کر کے اس سے نکاح کر لیا تو اس کے لیے بھی دہرا اجر ہے۔“
 جناب عامر شععی رحمہ اللہ نے کہا: ہم نے تمہیں یہ حدیث بغیر کسی مشقت کے دے دی حالانکہ اس سے کم حدیث کے لیے بھی مدینہ تک کا سفر کرنا پڑتا تھا۔

(۲۰۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْمَمْلُوكُ الَّذِي يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهِ، وَيُؤَدِّي إِلَى سَيِّدِهِ الَّذِي فُرِضَ، الطَّاعَةُ وَالنَّصِيحَةُ، لَهُ أَجْرَانِ)).

سیدنا ابوموسیٰ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو غلام اپنے رب کی اچھی طرح عبادت کرتا ہے اور اپنے مالک کی اطاعت اور خیر خواہی کا وہ حق جو اس پر فرض کیا گیا ہے، ادا کرتا ہے تو اس کے لیے دہرا اجر ہے۔“
 (۲۰۵) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْمَمْلُوكُ لَهُ أَجْرَانِ إِذَا أَدَّى حَقَّ اللَّهِ فِي عِبَادَتِهِ أَوْ قَالَ فِي حُسْنِ عِبَادَتِهِ. وَحَقَّ مَلِكِهِ الَّذِي يَمْلِكُهُ)).

جناب ابو بردہ اپنے والد (سیدنا ابوموسیٰ رحمہ اللہ) سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”غلام کے لیے دہرا اجر ہے جب وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے میں۔“ یا فرمایا: ”اس کی اچھی طرح عبادت کرنے میں اس کا حق ادا کرے اور اپنے مالک کا بھی حق ادا کرے جو اس کا مالک ہے۔“

۱۰۴۔ بَابُ الْعَبْدُ رَاعٍ

غلام ذمہ دار ہے

(۲۰۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ

(۲۰۵-۲۰۴) صحيح البخاري ۲۵۵۱۔

(۲۰۶) صحيح البخاري ۷۱۳۸؛ موطأ إمام مالك ۹۹۲؛ صحيح مسلم ۱۸۲۹۔

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَلَا مِيرَ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ، وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ، وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ، وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ، إِلَّا كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے ہر شخص ذمے دار ہے اور ہر شخص اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے، چنانچہ حاکم جو لوگوں پر مقرر ہے وہ ذمہ دار ہے اور اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے اور آدمی اپنے گھر والوں کا ذمہ دار ہے اور وہ اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے اور غلام اپنے آقا کے مال کا ذمہ دار ہے اور وہ اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے خبردار! تم میں سے ہر شخص ذمے دار ہے اور ہر شخص اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے۔“

(۲۰۷) (ث: ۵۴) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلَى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: الْعَبْدُ إِذَا أَطَاعَ سَيِّدَهُ، فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ، وَإِذَا عَصَى سَيِّدَهُ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غلام جب اپنے آقا کی اطاعت کرتا ہے تو یقیناً وہ اللہ عزوجل کی بھی اطاعت کرتا ہے اور جب وہ اپنے آقا کی نافرمانی کرتا ہے تو یقیناً وہ اللہ عزوجل کی بھی نافرمانی کرتا ہے۔

۱۰۵۔ بَابُ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ عَبْدًا

جو غلام ہونے کو پسند کرے

(۲۰۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ إِذَا أَذَى حَقَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَحَقَّ سَيِّدَهُ، لَهُ أَجْرَانِ)). وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ لَوْلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَالْحَجُّ، وَبِرُّ أُمِّي، لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَمُوتَ مَمْلُوكًا.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک مسلمان غلام جب اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرے اور اپنے آقا کا بھی حق ادا کرے تو اس کے لیے دہرا اجر ہے۔“ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی جان ہے! اگر اللہ کے رستے میں جہاد، حج اور والدہ کے ساتھ حسن سلوک (کا خیال) نہ ہوتا تو میں غلامی کی حالت میں مرنا پسند کرتا۔

۱۰۶۔ بَابُ: لَا يَقُولُ أَحَدُكُمْ: عَبْدِي

تم میں سے کوئی غلام کو ”میرا بندہ“ کہہ کر نہ پکارے

(۲۰۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

(۲۰۷) [ضعیف] (۲۰۸) صحیح البخاری: ۲۵۴۸، صحیح مسلم: ۱۵۴۔

(۲۰۹) صحیح مسلم: ۲۲۴۹۔ کتاب الوصیۃ میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ: عَبْدِي، أَمَتِي، كَلَّكُمْ عَبْدُ اللَّهِ، وَكُلَّ نِسَائِكُمْ إِمَاءُ اللَّهِ، وَلَيَقُلْ: غُلَامِي، جَارِيَّتِي، وَفَتَايَ، وَفَتَاتِي)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص (اپنے غلام کو) میرا بندہ یا میری بندی نہ کہے، تم سب اللہ کے بندے ہو اور تمہاری تمام عورتیں اللہ کی بندیاں ہیں، بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ میرا غلام، میری لوطی، میرا نوکر اور میری نوکرانی۔“

۱۰۷۔ بَابُ هَلْ يَقُولُ سَيِّدِي؟

کیا غلام اپنے مالک کو ”سیّدی“ کہہ سکتا ہے؟

۲۱۰۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، وَحَبِيبٍ، وَهَشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: عَبْدِي وَأَمَتِي، وَلَا يَقُولَنَّ الْمَمْلُوكُ: رَبِّي وَلَيَقُلْ: فَتَايَ وَفَتَاتِي، وَسَيِّدِي وَسَيِّدَتِي، كُلُّكُمْ مَمْلُوكُونَ، وَالرَّبُّ: اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے ہرگز نہ کوئی شخص (اپنے غلام کو) میرا بندہ یا میری بندی کہے اور نہ ہی غلام (اپنے مالک کو) میرا رب اور میری رب کہے، بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ میرا نوکر اور میری نوکرانی، میرا سردار اور میری سردارنی، تم سب غلام ہو اور رب: اللہ عزوجل ہے۔“

۲۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَشْرُ بْنُ الْمُقْصِلِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَسْلَمَةَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ: قَالَ أَبِي: انْطَلَقْتُ فِيهِ وَفَدَّ بَنِي عَامِرٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالُوا: أَنْتَ سَيِّدُنَا، قَالَ: ((السَّيِّدُ اللَّهُ))، قَالُوا: وَأَفْضَلُنَا فَضْلًا، وَأَعْظَمُنَا طَوْلًا، قَالَ: فَقَالَ: ((قُولُوا بِقَوْلِكُمْ، وَلَا يَسْتَحْرِينَكُمُ الشَّيْطَانُ)).

جناب مطرف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے کہا کہ میں بنی عامر کے ساتھ نبی کریم کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے کہا: آپ ہمارے سردار ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”سردار تو اللہ تعالیٰ ہے۔“ لوگوں نے کہا: آپ ہم سے زیادہ فضیلت والے ہیں اور ہم سے زیادہ مرتبے والے ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم مقصد کی بات کرو کہیں شیطان تمہیں (غلو میں ڈال کر) اپنا وکیل نہ بنا لے۔“

۱۰۸۔ بَابُ: الرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ

آدمی اپنے گھر والوں کا ذمہ دار ہے

۲۱۲۔ حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ:

۲۱۰۔ [صحیح] مسند أحمد: ۲/۴۲۳؛ سنن أبی داود: ۴۹۷۵؛ سنن النسائي: ۲۴۴۔

۲۱۱۔ [صحیح] مسند أحمد: ۴/۲۵؛ سنن أبی داود: ۴۸۰۶؛ سنن النسائي: ۲۴۵۔

۲۱۲۔ صحيح البخاري: ۵۱۸۸؛ صحيح مسلم: ۱۸۲۹۔

((كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْنُونٌ عَنْ رِعِيَّتِهِ، فَلَا مِيرَ رَاعٍ وَهُوَ مَسْنُونٌ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ مَسْنُونٌ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا وَهِيَ مَسْنُونَةٌ، أَلَا وَكُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْنُونٌ عَنْ رِعِيَّتِهِ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے ہر شخص ذمہ دار ہے اور ہر شخص اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے، چنانچہ حاکم ذمہ دار ہے اور وہ جواب دہ ہے، آدمی اپنے گھر والوں پر ذمہ دار ہے اور وہ جواب دہ ہے، عورت اپنے خاوند کے گھر پر ذمہ دار ہے اور وہ بھی جواب دہ ہے، خبردار! تم میں سے ہر شخص ذمہ دار ہے اور ہر شخص اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے۔“

(۲۱۳) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَنَحْنُ شَبَابَةٌ مُقَارِبُونَ، فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عَشْرِينَ لَيْلَةً، فَظَنُّنَا أَنَّا اشْتَهَيْنَا أَهْلِيْنَا، فَسَأَلْنَا عَنْ مَنْ تَرَكْنَا فِي أَهْلِيْنَا؟ فَأَخْبَرَنَا: وَكَانَ رَفِيقًا رَحِيمًا. فَقَالَ: ((ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ، فَعَلِمُوهُمْ، وَمُرُّوهُمْ، وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أَصَلِّي، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَلْيُؤَدِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ، وَلْيُؤَمِّكُمْ أَكْبَرُكُمْ)).

سیدنا ابوسلیمان مالک بن حویرث رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور ہم سب جوان اور ہم عمر تھے، ہم آپ کے ہاں بیس راتیں ٹھہرے، پھر آپ نے خیال کیا کہ اب ہم اپنے گھر والوں کے مشتاق ہو گئے ہیں تو آپ ﷺ نے ہم سے پوچھا: ”اپنے اہل و عیال کے پاس کس کو چھوڑ کر آئے ہو۔“ ہم نے آپ ﷺ کو بتایا، آپ بہت نرم دل اور بہت مہربان تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے اہل و عیال کے پاس جاؤ اور انہیں تعلیم دو، انہیں (نیکی کا) حکم دو اور اسی طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے، جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک شخص اذان دے اور جو عمر میں بڑا ہو وہ امامت کرائے۔“

۱۰۹۔ بَابُ: الْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ

عورت ذمہ دار ہے

(۲۱۴) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنَا سَالِمٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْنُونٌ عَنْ رِعِيَّتِهِ، الْإِمَامُ رَاعٍ وَهُوَ مَسْنُونٌ عَنْ رِعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا، وَالْخَادِمُ فِي مَالِ سَيِّدِهِ))، سَمِعْتُ هَؤُلَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَأَحْسَبُ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((وَالرَّجُلُ فِي مَالِ أَبِيهِ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”تم میں سے ہر شخص ذمہ دار ہے اور ہر شخص اپنی رعایا کے بارے میں جواب دہ ہے، امام ذمہ دار ہے اور وہ اپنی رعایا کے بارے میں جواب دہ ہے، آدمی

اپنے گھر والوں کا ذمہ دار ہے اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی ذمہ دار ہے اور خادم اپنے آقا کے مال کا ذمہ دار ہے۔“
ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے یہ سب نبی ﷺ سے سنا اور میرا خیال ہے کہ نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا: ”آدمی اپنے مال کے مال کا ذمہ دار ہے۔“

۱۱۰۔ بَابُ مَنْ صُنِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفٌ فَلْيُكَافِئْهُ

جس کے ساتھ کوئی نیکی کی جائے اسے اس کا بدلہ دینا چاہیے

(۲۱۵) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي بُرَيْدٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَرْيَةَ، عَنْ شُرَحْبِيلَ مَوْلَى الْأَنْصَارِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ صُنِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفٌ فَلْيُجْزِ بِهِ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ مَا يُجْزِيهِ فَلْيُشِنْ عَلَيْهِ، فَإِنَّهُ إِذَا أَتَى عَلَيْهِ فَقَدْ شَكَرَهُ، وَإِنْ كَتَمَهُ فَقَدْ كَفَرَهُ، وَمَنْ تَحَلَّى بِمَا لَمْ يُعْطَ، فَكَأَنَّمَا لَبَسَ ثَوْبِي زُورًا)).

سیدنا جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس کے ساتھ کوئی نیکی کی جائے تو اسے چاہیے کہ اس کا بدلہ دے، اگر وہ بدلے میں کوئی چیز نہ پائے تو اس کی تعریف کرے کیونکہ جب اس نے تعریف کر دی تو یقیناً اس نے شکر یہ ادا کر دیا اور اگر اس نے اسے مخفی رکھا تو یقیناً اس نے اس کی ناشکری کی اور جس نے ایسی تعریف و توصیف کی جو اس میں نہیں ہے تو اس نے گویا جھوٹ کے دو کپڑے پہن لیے۔“

(۲۱۶) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ اسْتَعَاذَ بِاللَّهِ فَأَعْيَدُوهُ، وَمَنْ سَأَلَ بِاللَّهِ فَأَعْطُوهُ، وَمَنْ أَتَى إِلَيْكُمْ مَعْرُوفًا فَكَافُّوهُ، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَادْعُوا لَهُ حَتَّى تَعْلَمُوا أَنَّ قَدْ كَافَّتُمُوهُ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو اللہ کا نام لے کر پناہ مانگے اسے پناہ دے دو اور جو اللہ کا واسطہ دے کر سوال کرے تو اسے دے دو اور جو تمہارے ساتھ نیکی کرے اسے بدلہ دو۔ اگر تم بدلے میں کوئی چیز نہ پاؤ تو اس کے لیے اتنی دعا کرو یہاں تک کہ تم جان لو کہ تم نے اس کا بدلہ دے دیا ہے۔“

۱۱۱۔ بَابُ مَنْ لَمْ يَجِدِ الْمُكَافَأَةَ فَلْيَدْعُ لَهُ

جو بدلے میں کوئی چیز نہ پائے تو اسے چاہیے کہ اس کے لیے دعا کرے

(۲۱۷) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ الْمُهَاجِرِينَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ذَهَبَ الْأَنْصَارُ بِالْأَجْرِ كُلِّهِ؟ قَالَ: ((لَا، مَا دَعَوْتُمُ اللَّهَ لَهُمْ، وَأَنْتُمْ عَلَيْهِمْ بِهِ)).

(۲۱۵) [صحیح] تہذیب الآثار للطبرانی: ۱۰۴، شعب الایمان للبیہقی: ۹۱۰۹، جامع الترمذی: ۲۰۳۴۔

(۲۱۶) [صحیح] سنن النسائی: ۲۵۶۷، سنن أبی داود: ۱۶۷۲۔

(۲۱۷) [صحیح] سنن أبی داود: ۴۸۱۲، مسند أحمد: ۳/۲۰۰، جامع الترمذی: ۲۴۸۷۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مہاجرین نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! انصار سارا اجر لے گئے، آپ نے فرمایا: ”ایسا نہیں، جب تک تم اللہ تعالیٰ سے ان کے لیے دعا کرتے رہو اور ان کے بارے میں اچھے کلمات کہتے رہو“ (تو تم بھی اجر میں شامل رہو گے)۔

۱۱۲۔ بَابُ: مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ

جو لوگوں کا شکر گزار نہ ہو

(۲۱۸) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَشْكُرُ اللَّهُ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو لوگوں کا شکر یہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں ہوتا“

(۲۱۹) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِلنَّفْسِ: أَخْرِجِي، قَالَتْ: لَا أَخْرُجُ إِلَّا تَكَارَهَةً)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ (ناشکرے انسان کی موت کے وقت اس کی) جان (روح) سے فرماتا ہے: نکل، وہ کہتی ہے: میں تو ناگواری سے ہی نکلوں گی۔“

۱۱۳۔ بَابُ: مَعُونَةُ الرَّجُلِ أَخَاهُ

آدمی کا اپنے بھائی کی مدد کرنا

(۲۲۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِي مُرَاجٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قِيلَ: أَيُّ الْأَعْمَالِ خَيْرٌ؟ قَالَ: ((إِيمَانٌ بِاللَّهِ، وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ))، قِيلَ: فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((أَغْلَاهَا تَمَنَّا، وَأَنْفُسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا))، قَالَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَسْتَطِعْ بَعْضَ الْعَمَلِ؟ قَالَ: ((فَتَعِينُ ضَائِعًا، أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقٍ))، قَالَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ ضَعُفْتُ؟ قَالَ: ((تَدْعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ، فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلَى نَفْسِكَ)).

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا: کون سے اعمال بہترین ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور اس کے رستے میں جہاد کرنا“ پھر پوچھا گیا: کونسا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو قیمت کے لحاظ سے مہنگا ہو اور اپنے گھروالوں کے نزدیک پسندیدہ ہو۔“ سائل نے عرض کیا: اگر میں (آپ کے بتلائے ہوئے

(۲۱۸) [صحیح] سنن أبی داود: ۴۸۱۱، جامع الترمذی: ۱۹۵۴۔

(۲۱۹) [صحیح] التاريخ الكبير للبخاري: ۳/ ۲۷۵، الزهد الكبير للبيهقي: ۴۶۰۔

(۲۲۰) صحيح البخاري: ۲۵۱۸، صحيح مسلم: ۸۴۔

اعمال میں سے) بعض عمل کی طاقت نہ رکھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر کسی مصیبت زدہ انسان کی مدد کرو یا کسی بے ہنر کی مدد کرو۔“ سائل نے عرض کیا: اگر میں کمزور پڑ جاؤں تو آپ نے فرمایا: ”پھر لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھو پس بے شک یہ بھی ایک صدقہ ہے جسے تم اپنے اوپر کرو گے۔“

۱۱۴۔ بَابُ: أَهْلُ الْمَعْرُوفِ فِي الدُّنْيَا أَهْلُ الْمَعْرُوفِ فِي الْآخِرَةِ

دنیا میں بھلائی والے (نیک لوگ) ہی آخرت میں بھلائی حاصل کریں گے

(۲۲۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي هَاشِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي نَصِيرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يَزِيدَ بْنِ قَبِيصَةَ بْنِ بُرْمَةَ الْأَسَدِيُّ، عَنْ فُلَانٍ قَالَ: سَمِعْتُ بُرْمَةَ بْنَ لَيْثٍ بْنَ بُرْمَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ قَبِيصَةَ بْنَ بُرْمَةَ الْأَسَدِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((أَهْلُ الْمَعْرُوفِ فِي الدُّنْيَا هُمْ أَهْلُ الْمَعْرُوفِ فِي الْآخِرَةِ، وَأَهْلُ الْمُنْكَرِ فِي الدُّنْيَا هُمْ أَهْلُ الْمُنْكَرِ فِي الْآخِرَةِ)).

سیدنا قبیصہ بن برمہ الاسدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس تھا میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جو لوگ دنیا میں بھلائی والے ہیں وہی آخرت میں بھی بھلائی والے ہوں گے اور جو دنیا میں برائی والے ہیں وہی آخرت میں بھی برائی والے ہوں گے۔“

(۲۲۲) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَسَّانَ الْعَبْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا جَبَّانُ بْنُ عَاصِمٍ - وَكَانَ حَرَمَلَةً أَبَا أُمٍّ - فَحَدَّثَنِي صَفِيَّةُ ابْنَةُ عَلِيَّةَ، وَدُحْيَةُ ابْنَةُ عَلِيَّةَ - وَكَانَ جَدُّهُمَا حَرَمَلَةً أَبَا أَبِيهِمَا - أَنَّهُ أَخْبَرَهُمْ حَرَمَلَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ خَرَجَ حَتَّى أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَكَانَ عِنْدَهُ حَتَّى عَرَفَهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَلَمَّا ارْتَحَلَ قُلْتُ فِي نَفْسِي: وَاللَّهِ لَا يَتَيْنِ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى أَزْدَادَ مِنَ الْعِلْمِ، فَجِئْتُ أَمْسِي حَتَّى قُمْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقُلْتُ: مَا تَأْمُرُنِي أَعْمَلُ؟ قَالَ: ((يَا حَرَمَلَةُ! أَنْتِ الْمَعْرُوفُ، وَاجْتَنِبِ الْمُنْكَرَ))، ثُمَّ رَجَعْتُ حَتَّى جِئْتُ الرَّاحِلَةَ، ثُمَّ أَقْبَلْتُ حَتَّى قُمْتُ مَقَامِي قَرِيبًا مِنْهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا تَأْمُرُنِي أَعْمَلُ؟ قَالَ: ((يَا حَرَمَلَةُ! أَنْتِ الْمَعْرُوفُ، وَاجْتَنِبِ الْمُنْكَرَ، وَانْظُرْ مَا يُعْجِبُ أَذُنَكَ أَنْ يَقُولَ لَكَ الْقَوْمُ إِذَا قُمْتَ مِنْ عِنْدِهِمْ فَأَتِيهِ، وَانْظُرِ اللَّيْثُ تَكْرَهُ أَنْ يَقُولَ لَكَ الْقَوْمُ إِذَا قُمْتَ مِنْ عِنْدِهِمْ فَاجْتَنِبْ)) فَلَمَّا رَجَعْتُ تَفَكَّرْتُ، فَإِذَا هُمَا لَمْ يَدْعَا شَيْئًا.

سیدنا حرملة بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ گھر سے نکل کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر آپ کے پاس ہی رہے یہاں تک کہ نبی ﷺ نے ان کو پہچان لیا، پھر جب واپس چلنے لگے تو اپنے دل میں کہا: اللہ کی قسم! میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ضرور آیا کروں گا تاکہ میرے علم میں اضافہ ہو، (فرماتے ہیں) پھر میں چل کر آپ کی طرف گیا یہاں تک کہ آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور عرض کیا آپ مجھے کس چیز پر عمل کرنے کا حکم دیتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا:

(۲۲۱) [صحیح] مسند البزار: ۳۲۹۴: المعجم الكبير للطبراني: ۱۸/۳۷۵۔

(۲۲۲) [ضعیف] ابو داود الطيالسي: ۱۲۰۷؛ مسند أحمد: ۴/۳۰۵۔ www.KitaboSunnat.com

”اے حرمہ! نیک کام کرو اور برے کام سے بچو۔“ (فرماتے ہیں) پھر میں واپس لوٹا یہاں تک کہ اپنی سواری کے پاس آ گیا پھر واپس ہوا اور اپنی پہلی جگہ کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے کس چیز پر عمل کرنا کا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے حرمہ! نیک کام کرو اور برے کام سے بچو اور دیکھ لیا کرو کہ جب تم لوگوں کے پاس سے اٹھو تو لوگ تمہاری نسبت کیا کہتے ہیں پھر تمہارے کان جو کچھ ان سے سننا پسند کریں وہی کرو۔ اور دیکھ لو کہ جب تم لوگوں کے پاس سے اٹھو تو لوگوں کو اپنے حق میں کیا کہنے کو ناپسند کرتے ہو بس اسی سے پرہیز کرو۔“ فرماتے ہیں: جب میں واپس آیا تو میں نے ان نصیحتوں کے بارے میں غور و فکر کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ ان دونوں (نصیحتوں) نے کوئی خیر کی بات نہیں چھوڑی۔

(۲۲۳) (ت: ۵۵) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: ذَكَرْتُ لِأَبِي حَدِيثَ أَبِي عُمَانَ، عَنْ سَلْمَانَ أَنَّ أَهْلَ الْمَعْرُوفِ فِي الدُّنْيَا هُمْ أَهْلُ الْمَعْرُوفِ فِي الْآخِرَةِ، فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي عُمَانَ، يُحَدِّثُهُ عَنْ سَلْمَانَ، فَعَرَفْتُ أَنَّ ذَلِكَ كَذَلِكَ، فَمَا حَدَّثْتُ بِهِ أَحَدًا قَطُّ.

جناب معتمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے ابو عثمان رضی اللہ عنہ کی سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی روایت بیان کی کہ انہوں نے فرمایا: بلاشبہ دنیا میں بھلائی والے ہی آخرت میں بھلائی والے ہوں گے تو ان کے والد نے کہا: بلاشبہ میں نے بھی یہ حدیث ابو عثمان رضی اللہ عنہ سے سنی تھی جو سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے تھے تو میں پہچان گیا کہ یہ حدیث وہی ہے جو میں نے سنی تھی، لیکن میں نے کسی سے یہ حدیث قطعاً بیان نہیں کی۔

(۲۲۲) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُمَانَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِثْلَهُ. دوسری سند میں جناب ابو عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے ہی فرمایا۔

۱۱۵۔ بَابُ: إِنَّ كُلَّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ

یقیناً ہر نیکی صدقہ ہے

(۲۲۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيَّاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَسَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ)).

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”ہر نیکی صدقہ ہے۔“

(۲۲۵) حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ))، قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: ((فَلْيَعْمَلْ بِيَدِهِ، فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ، وَيَتَصَدَّقُ))، قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ، أَوْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: ((فَيُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ))، قَالُوا:

(۲۲۳) [صحیح] (۲۲۲) [صحیح] مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۵۴۲۹؛ مسند أحمد: ۲۳۷۹۔

(۲۲۴) صحیح البخاری: ۶۰۲۱؛ جامع الترمذی: ۱۹۷۰۔

(۲۲۵) صحیح البخاری: ۶۰۲۲؛ صحیح مسلم: ۱۰۰۸۔ کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: ((فَيَأْمُرُ بِالْخَيْرِ، أَوْ يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ))، قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: ((فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ، فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ)).

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”ہر مسلمان پر صدقہ لازم ہے۔“ صحابہ نے عرض کیا: اگر کسی کے پاس (صدقہ کرنے کے لیے کچھ) نہ ہو تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر اپنے دست بازو سے محنت کرے خود بھی فائدہ اٹھائے اور صدقہ بھی کرے۔“ صحابہ نے عرض کیا: اگر وہ اس کی طاقت نہ رکھے یا نہ کر سکے تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر کسی پریشان حال محتاج کی مدد کر دے۔“ صحابہ نے عرض کیا: اگر یہ بھی نہ کر سکتا ہو تو کیا کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر لوگوں کو نیکی اور بھلائی کا حکم دے۔“ صحابہ نے عرض کیا: اگر وہ یہ بھی نہ کر سکے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر وہ برائی سے باز رہے بلاشبہ یہ بھی اس کے لیے صدقہ ہے۔“

۲۲۶) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، أَنَّ أَبَا مَرْوَحٍ الْغِفَارِيَّ أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((إِيمَانٌ بِاللَّهِ، وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ))، قَالَ: فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((أَعْلَاهَا ثَمَنًا، وَأَنْفُسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا))، قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ: ((تُعِينُ صَانِعًا، أَوْ تَصْنَعُ لَأَخْرَقَ))، قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ: ((تَدْعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ، فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَنْ نَفْسِكَ)).

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ پر ایمان لانا اور اس کے رستے میں جہاد کرنا۔“ انہوں نے پھر پوچھا: کون سا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو قیمت کے لحاظ سے مہنگا ہو اور اپنے گھر والوں کے لیے نزدیک بہت پسندیدہ ہو۔“ انہوں نے عرض کیا: اگر میں یہ کام نہ کر سکوں؟ آپ نے فرمایا: ”کسی فقیر یا بے ہنر کی مدد کر۔“ انہوں نے پھر عرض کیا: اگر میں یہ بھی نہ کر سکوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھ بلاشبہ یہ بھی صدقہ ہے جسے تم اپنے اوپر کرو گے۔“

۲۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ وَاصِلِ مَوْلَى أَبِي عِيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدَّؤْلِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ذَهَبَ أَهْلُ الدُّنُورِ بِالْأُجُورِ، يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ، وَيَتَصَدَّقُونَ بِقُضُولِ أَمْوَالِهِمْ، قَالَ: ((أَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُونَ؟ إِنْ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ وَتَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ، وَبُضْعُ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ)) قِيلَ: فِي شَهَوَتِهِ صَدَقَةٌ؟ قَالَ: ((لَوْ وَضَعَ فِي الْحَرَامِ، أَلَيْسَ كَانَ عَلَيْهِ وَزْرٌ؟ فَكَذَلِكَ إِنْ وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ)).

۲۲۶) صحيح البخاري ۲۵۱۸؛ صحيح مسلم ۸۴۔

۲۲۷) صحيح مسلم ۱۰۰۶۔

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ مالدار لوگ (مالدار صحابہ) بلند درجے لے گئے، وہ نماز پڑھتے ہیں جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں، وہ روزے رکھتے ہیں جس طرح ہم روزے رکھتے ہیں اور وہ اپنا ضرورت سے زائد مال صدقہ کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا اللہ نے تم کو وہ چیز نہیں دی جس کا تم صدقہ کرو؟ یقیناً ہر شے (سبحان اللہ کہنا) و تحمید (الحمد للہ کہنا) صدقہ ہے۔ تم میں سے ہر ایک کا (اپنی بیوی سے) شہوت پوری کرنا بھی صدقہ ہے۔“ عرض کیا گیا: کیا اپنی شہوت پوری کرنے میں بھی صدقہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر وہ حرام جگہ میں اپنی شہوت پوری کرتا تو کیا اس پر گناہ نہ ہوتا؟ اسی طرح اگر وہ حلال جگہ میں اپنی شہوت پوری کرتا ہے تو اس کے لیے اجر ہے۔“

۱۱۶۔ بَابُ: إِمَاطَةُ الْأَذَى

راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا

(۲۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَمْعَةَ، عَنْ أَبِي الْوَاظِعِ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي بَرزَةَ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ذُلِّي عَلَى عَمَلِي يَدْخِلُنِي الْجَنَّةَ، قَالَ: ((أَمِطِ الْأَذَى عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ)).

سیدنا ابو بزرہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں لے جائے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں کے رستے سے تکلیف دہ چیز ہٹا دیا کرو۔“

(۲۲۹) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَرَّ رَجُلٌ بِشَوْكٍ فِي الطَّرِيقِ، فَقَالَ: لَا مِطْكَنَ هَذَا الشَّوْكُ، لَا يَصْنُرُ رَجُلًا مُسْلِمًا، فَغَصَرَ لَهُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”ایک آدمی راستے میں ایک کانٹے کے پاس سے گزرا، اس نے دل میں کہا: میں اس کانٹے کو (راستے سے) ہٹا دیتا ہوں تاکہ یہ کسی مسلمان کو تکلیف نہ دے، چنانچہ (اسی عمل سے) اس کی مغفرت کر دی گئی۔“

(۲۳۰) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ، عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدَّوْلِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((عَرِضْتُ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِي - حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا - فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا: أَنَّ الْأَذَى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيقِ، وَوَجَدْتُ فِي مَسَاوِي أَعْمَالِهَا: النَّحَاعَةَ فِي الْمَسْجِدِ لَا تَذْفَنُ)).

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھ پر میری امت کے اعمال پیش کیے گئے، اس کی نیکیاں بھی اور اس کی برائیاں بھی، میں نے اس کے اچھے اعمال میں راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا بھی پایا، اور اس کے برے اعمال میں وہ تھوک بھی پایا تھا جسے دفن نہیں کیا گیا تھا۔“

(۲۲۸) صحیح مسلم: ۲۶۱۸؛ سنن ابن ماجہ: ۳۶۸۱۔

(۲۲۹) صحیح البخاری: ۶۵۲؛ صحیح مسلم: ۱۹۱۴۔

(۲۳۰) صحیح مسلم: ۵۵۳؛ سنن ابن ماجہ: ۲۶۱۸۲۔ کتاب وصیئہ کی روایت میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

۱۱۷۔ بَابُ: قَوْلُ الْمَعْرُوفِ

اچھی بات کہنا

(۲۴۱) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَبَّاسِ الْهَمْدَانِيُّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ)).

سیدنا عبد اللہ بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر نیکی صدقہ ہے۔“

(۲۴۲) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَتَى بِالشَّيْءِ يَقُولُ: ((أَذْهَبُوا بِهِ إِلَى فُلَانَةٍ، فَإِنَّهَا كَانَتْ صَدِيقَةً خَدِجَةً، أَذْهَبُوا بِهِ إِلَى بَيْتِ فُلَانَةٍ، فَإِنَّهَا كَانَتْ تُحِبُّ خَدِجَةً)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے ہاں جب بھی کوئی چیز لائی جاتی تو آپ فرماتے: ”یہ فلاں عورت کو دے کر آؤ کیونکہ وہ خدیجہ کی سہیلی تھی، یہ فلاں عورت کے گھر لے جاؤ کیونکہ وہ خدیجہ سے محبت رکھتی تھی۔“

(۲۴۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ رَبِيعٍ، عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ: قَالَ نَبِيُّكُمْ ﷺ: ((كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ)).

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تمہارے نبی ﷺ نے فرمایا: ”ہر نیکی صدقہ ہے۔“

۱۱۸۔ بَابُ: الْخُرُوجُ إِلَى الْمُبْقَلَةِ، وَحَمْلُ الشَّيْءِ عَلَى عَاتِقِهِ إِلَى أَهْلِهِ بِالزَّبِيلِ

سبزیوں کے کھیت کی طرف جانا اور ٹوکری میں اپنے گھر والوں کے لیے کندھے پر کوئی چیز اٹھا کر لانا

(۲۴۴) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ حَمَادِ بْنِ أَسَمَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ أَبِي قُرَّةٍ الْكِنْدِيِّ قَالَ: عَرَضَ أَبِي عَلَى سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ أُخْتَهُ، فَأَبَى، وَتَزَوَّجَ مَوْلَاةً لَهُ، يُقَالُ لَهَا: بَقِيرَةٌ، قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ قُرَّةً أَنَّهُ كَانَ بَيْنَ حُدَيْفَةَ وَسَلْمَانَ رضی اللہ عنہ شَيْءٌ، فَأَتَاهُ يَطْلُبُهُ، فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ فِي مَبْقَلَةٍ لَهُ، فَتَوَجَّهَ إِلَيْهِ، فَلَقِيَهُ مَعَهُ زَبِيلٌ فِيهِ بَقْلٌ، قَدْ أَذْخَلَ عَصَاهُ فِي عُرْوَةِ الزَّبِيلِ - وَهُوَ عَلَى عَاتِقِهِ - فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ! مَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ حُدَيْفَةَ؟ قَالَ: يَقُولُ سَلْمَانُ: «وَكَانَ الْإِنْسَانُ عَجُولًا» (۱۷/الاسراء: ۱۱)، فَاَنْطَلَقَا حَتَّى أَتَيَا دَارَ سَلْمَانَ، فَدَخَلَ سَلْمَانُ الدَّارَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، ثُمَّ أَدْنَى لِأَبِي قُرَّةً، فَدَخَلَ، فَإِذَا نَمَطٌ مَوْضُوعٌ

(۲۴۱) صحيح بخاری: ۶۰۲۱؛ جامع الترمذی: ۱۹۷۰؛ مسند أحمد: ۴/۳۰۷۔

(۲۴۲) [حسن] المعجم الكبير للطبرانی: ۱۲/۲۳؛ المستدرک للحاکم: ۴/۱۷۰۔

(۲۴۳) صحيح مسلم: ۱۰۰۵؛ سنن أبي داود: ۴۹۴۷۔

(۲۴۴) [حسن] مسند أحمد: ۵/۴۳۹؛ سنن أبي داود: ۴۶۵۹۔

عَلَى بَابٍ، وَعِنْدَ رَأْسِهِ لِبَنَاتٍ، وَإِذَا قُرْطَاطٌ، فَقَالَ: اجْلِسْ عَلَى فِرَاشِ مَوْلَاكَ الَّتِي تُمَهِّدُ لِنَفْسِهَا، ثُمَّ أَنشَأَ يُحَدِّثُهُ فَقَالَ: إِنَّ حُدَيْفَةَ كَانَ يُحَدِّثُ بِأَشْيَاءَ، كَانَ يَقُولُهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي غَضَبِهِ لَأَقْوَامٍ، فَأَوْتَنِي فَأَسْأَلُ عَنْهَا؟ فَأَقُولُ: حُدَيْفَةُ أَعْلَمَ بِمَا يَقُولُ، وَآكْرَهُ أَنْ تَكُونَ ضَعَاثِينَ بَيْنَ أَقْوَامٍ، فَأَتَنِي حُدَيْفَةُ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ سَلْمَانَ لَا يُصَدِّقُكَ وَلَا يَكْذِبُكَ بِمَا تَقُولُ، فَجَاءَ نَبِيَّ حُدَيْفَةَ فَقَالَ: يَا سَلْمَانُ ابْنُ أُمِّ سَلْمَانَ! فَقُلْتُ: يَا حُدَيْفَةُ ابْنُ أُمِّ حُدَيْفَةَ! لَتَنْتَهِيَنَّ، أَوْ لَا تَكْتَبَنَّ فِيكَ إِلَى عُمَرَ، فَلَمَّا خَوَفْتُهُ بِعُمَرَ تَرَكْنِي، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ وَلِدَ آدَمَ آنَا، فَأَيْمًا عَبْدٍ مِنْ أُمَّتِي لَعْنَتُهُ لَعْنَةً، أَوْ سَبَّيْتُهُ سَبًّا - فِي غَيْرِ كُنْهِهِ - فَاجْعَلْهَا عَلَيْهِ صَلَافَةً)).

جناب عمرو بن ابی قرۃ کندی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ کو اپنی بہن سے نکاح کرنے کی پیش کش کی مگر انہوں نے انکار کر دیا اور انہوں نے اپنی آزاد کردہ لونڈی سے نکاح کر لیا جس کا نام بقرہ رضی اللہ عنہ تھا، پھر ابو قرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بات پہنچی کہ سیدنا حذیفہ اور سلیمان رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ رنجش ہے، لہذا وہ سیدنا سلمان کو تلاش کرتے ہوئے ان کے پاس آئے تو انہیں بتایا گیا کہ وہ اپنے سبزیوں کے کھیت میں گئے ہوئے ہیں چنانچہ وہ ادھر ہی چل دیے، جب ان سے ملاقات ہوئی تو دیکھا کہ ان کے پاس ایک ٹوکری ہے جس میں سبزیاں بھری ہوئی ہیں اور اپنی لٹھی کو ٹوکری کے پکڑنے کی جگہ میں ڈال کر کندھے پر اٹھا رکھا ہے، ابو قرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابو عبد اللہ! تمہارے اور حذیفہ رضی اللہ عنہ کے درمیان کیا رنجش ہے؟ سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ نے اس پر یہ آیت پڑھی: ﴿وَكَانَ الْإِنْسَانُ عَجُولًا﴾ ”اور انسان جلد باز ہے۔“ (یعنی یہ باتیں پوچھنے میں ایسی بھی کیا جلدی ہے، یہ بوجھ جو میں نے اٹھایا ہوا ہے اسے رکھنے کے بعد یہ باتیں کرتے ہیں) پھر وہ دونوں چل پڑے حتیٰ کہ سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچ گئے، سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ گھر میں داخل ہوئے اور السلام علیکم کہا پھر ابو قرہ رضی اللہ عنہ کو اندر آنے کی اجازت دی، وہ اندر آئے تو دیکھا کہ وہاں ایک بستر پڑا ہے، سرہانے پر اینٹیں رکھی ہیں اور زین کی طرح ایک موٹا سا گدہ ہے، سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اپنی باندی کے بستر پر تشریف رکھیے جسے اس نے اپنے لیے بچھایا ہے پھر باتیں شروع کر دیں اور بتایا کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ ایسی باتیں بیان کر دیتے تھے جنہیں رسول اللہ ﷺ لوگوں سے غصے کی حالت میں فرماتے تھے لوگ میرے پاس آتے اور مجھ سے ان باتوں کے متعلق پوچھا جاتا تو میں کہتا: حذیفہ رضی اللہ عنہ جو کہتے ہیں وہی بہتر جانتے ہیں، مجھے یہ ناپسند تھا کہ لوگوں کے درمیان (ان کے متعلق) کینہ پیدا ہو، ایک دن حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی آدمی گیا اور عرض کیا کہ سلمان تمہاری باتوں کی نہ تصدیق کرتے ہیں اور نہ ہی تکذیب، چنانچہ حذیفہ رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا: اے سلمان بن ام سلمان! (تمہیں میری تصدیق سے کیا چیز مانع ہے؟) میں نے کہا: اے حذیفہ ابن ام حذیفہ! تم باز آ جاؤ ورنہ میں تمہارے بارے میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو لکھ دوں گا، جب میں نے انہیں عمر رضی اللہ عنہ کا نام لے کر ڈرایا تو وہ مجھے چھوڑ کر چلے گئے، حقیقت یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”میں آدم کی اولاد میں سے ہوں، سو اپنی امت میں سے جس امتی پر میں لعنت کروں یا اسے برا بھلا کہوں جبکہ وہ اس کا حق دار نہ ہو تو (اے اللہ! اسے) تو اس کے لیے رحمت بنا دے۔“

(۲۳۵) (ث: ۵۶) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيْسَى، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَخْرَجُوا بَنَاتَنَا إِلَى أَرْضِ قَوْمِنَا، فَخَرَجْنَا، فَكُنْتُ أَنَا وَأَبِي بْنُ كَعْبٍ فِي مَوْخِرِ النَّاسِ، فَهَاجَتْ سَحَابَةٌ، فَقَالَ أَبِي: اللَّهُمَّ اصْرِفْ عَنَّا أَذَاهَا، فَلَحِقْنَاهُمْ، وَقَدْ ابْتَلَتْ رَحَالَهُمْ، فَقَالُوا: مَا أَصَابَكُمْ إِلَّيْ أَصَابَنَا؟ قُلْتُ: إِنَّهُ دَعَا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَصْرِفَ عَنَّا أَذَاهَا، فَقَالَ عُمَرُ: أَلَا دَعَوْتُمْ لَنَا مَعَكُمْ؟

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارے ساتھ ہماری قوم کی زمین کی طرف چلو، ہم باہر نکلے تو میں اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ پچھلے لوگوں میں تھے اتنے میں ایک بادل چڑھ آیا تو سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ! اس کی اذیت کو ہم سے پھیر دے، پھر ہم اگلے لوگوں سے جا ملے اور ان کے کجاوے بھیگ چکے تھے انہوں نے کہا: جو ہمیں پہنچا ہے تمہیں نہیں پہنچا؟ میں (ابن عباس رضی اللہ عنہما) نے کہا: بے شک ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ اے اللہ! اس کی اذیت کو ہم سے پھیر دے، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے اپنے ساتھ ہمیں دعا میں شریک کیوں نہیں کیا؟

۱۱۹۔ بَابُ: الْخُرُوجُ إِلَى الصَّيْعَةِ

جائیداد کی دیکھ بھال کے لیے جانا

(۲۳۶) (ث: ۵۷) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَكَانَ لِي صَدِيقًا، فَقُلْتُ: أَلَا تَخْرُجُ بَنَاتِنَا إِلَى النَّخْلِ؟ فَخَرَجَ، وَعَلَيْهِ خِمِيصَةٌ لَهُ.

جناب ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور وہ میرے دوست تھے، میں نے ان سے کہا: کیا آپ ہمارے ساتھ کھجوروں کے باغ کی طرف نہیں چلتے؟ پس آپ چل دیے اور آپ پر ایک چادر تھی۔

(۲۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ أُمِّ مُوسَى قَالَتْ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنْ يَصْعَدَ شَجَرَةً فَيَأْتِيَهُ مِنْهَا بَشِيءٌ، فَنَظَرَ أَصْحَابَهُ إِلَى سَاقِ عَبْدِ اللَّهِ، فَضَحِكُوا مِنْ حُمُوشَةِ سَاقِيهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا تَضَحَكُونَ؟ لِرَجُلٍ عَبْدُ اللَّهِ أَثْقَلُ فِي الْمِيزَانِ مِنْ أَحَدٍ)).

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ درخت پر چڑھ کر کوئی چیز لے کر آئیں، آپ ﷺ کے صحابہ نے سیدنا عبد اللہ بن مسعود کی پنڈلیوں کی طرف دیکھا تو ان کی پنڈلیوں کے پتلا ہونے پر ہنسنے لگے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم ہنستے ہو؟ عبد اللہ کی ٹانگ تو میزان میں (قیامت کے دن) احد پہاڑ سے بھی زیادہ بھاری ہوگی۔“

(۲۳۵) [ضعیف] الدعاء للطبرانی: ۹۸۵ - (۲۳۶) صحيح البخاری: ۸۱۳، صحيح مسلم: ۱۱۶۷۔

(۲۳۷) [صحيح] مصنف ابن أبي شيبة: ۳۲۲۳۲، مسند أحمد: ۱/ ۱۱۴۔

۱۲۰۔ بَابُ: الْمُسْلِمُ مِرَاةُ أَخِيهِ

مسلمان اپنے بھائی کا آئینہ ہے

(۲۳۸) (ت: ۵۸) حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: الْمُسْلِمُ مِرَاةُ أَخِيهِ، إِذَا رَأَى فِيهِ عَيْبًا أَصْلَحَهُ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مومن اپنے بھائی کا آئینہ ہے، جب وہ اس میں کوئی عیب دیکھے تو اس کی اصلاح کر دے۔
(۲۳۹) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمُسْلِمُ مِرَاةُ أَخِيهِ، وَالْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ، يَكْفُ عَلَيْهِ ضِعْفَتُهُ، وَيَحْوَطُهُ مِنْ وَرَائِهِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”مومن اپنے بھائی کا آئینہ ہے اور مومن مومن کا بھائی ہے، اس کے نقصان کو اس سے روکتا ہے اور اس کی پیٹھ پیچھے اس کی حفاظت کرتا ہے۔“

(۲۴۰) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي حَيَّوَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ وَقَاصِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَكَلَ بِمُسْلِمٍ أَكْلَةً، فَإِنَّ اللَّهَ يُطْعِمُهُ مِثْلَهَا مِنْ جَهَنَّمَ، وَمَنْ كَسَى بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَكْسُوهُ مِنْ جَهَنَّمَ، وَمَنْ قَامَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ مَقَامَ رِيَاءٍ وَسُمْعَةٍ، فَإِنَّ اللَّهَ يَقُومُ بِهِ مَقَامَ رِيَاءٍ وَسُمْعَةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

سیدنا مستورد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کسی مسلمان کو تکلیف دے کر ایک لقمہ کھایا تو بے شک اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے اسی جیسا لقمہ کھائے گا، ظلم اور زیادتی اور جو کسی مسلمان کا کپڑا پہنے تو بے شک اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے اسی طرح کا لباس پہنائے گا، جو کسی مسلمان آدمی کی وجہ سے ریا اور شہرت کے مقام پر کھڑا ہو تو بے شک اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ریا اور شہرت کے مقام پر کھڑا کرے گا۔“

۱۲۱۔ بَابُ: مَا لَا يَجُوزُ مِنَ اللَّعِبِ وَالْمَزَاحِ

جو کھیل کود اور مذاق جائز نہیں

(۲۴۱) حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(۲۳۸) [حسن] جامع الترمذی: ۱۹۲۹۔ (۲۳۹) [حسن] سنن أبی داود: ۴۹۱۸۔

(۲۴۰) [صحیح] سنن أبی داود: ۴۸۸۱؛ المستدرک للحاکم: ۱۲۷/۴۔

(۲۴۱) [حسن] سنن أبی داود: ۵۰۰۳؛ جامع الترمذی: ۲۱۶۰۔

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مَتَاعَ صَاحِبِهِ لَا عِبًا وَلَا جَدًّا، فَإِذَا أَخَذَ أَحَدُكُمْ عَصَا صَاحِبِهِ فَلْيُرُدِّهَا إِلَيْهِ)).

جناب عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ اپنے والد (سائب رضی اللہ عنہ) سے اور وہ ان کے دادا (یزید رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”تم میں سے کوئی بھی اپنے ساتھی کا سامان مذاق میں اٹھائے اور نہ سنجیدگی میں اور جب تم میں سے کوئی اپنے ساتھی کی لٹھی لے تو اسے چاہیے کہ اسے واپس کر دے۔“

۱۲۲۔ بَابُ: الْكَذَالُ عَلَى الْخَيْرِ

خیر کی طرف راہنمائی کرنے والا

(۲۴۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي عَمْرِو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي أَبْذِعُ بِي، فَأَحْمِلْنِي، قَالَ: ((لَا أَجِدُ، وَلَكِنْ أَنْتَ فُلَانٌ، فَلَعَلَّهُ أَنْ يَحْمِلَكَ))، فَأَتَاهُ فَحَمَلَهُ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ: ((مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ، فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ)).

سیدنا ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، میری سواری چلنے سے عاجز آ چکی ہے لہذا آپ مجھے سواری عنایت فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس تو نہیں ہے البتہ تو فلاں آدمی کے پاس جا شاید وہ تیرے لیے سواری کا انتظام کر دے۔ چنانچہ وہ اس کے پاس گیا اس نے اسے سواری دے دی۔ پھر وہ نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپ کو خبر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو کسی کی خیر کی طرف راہنمائی کرے تو اس کے لیے بھی اس پر عمل کرنے والے کی مثل اجر ہے۔“

۱۲۳۔ بَابُ: الْعَفْوُ وَالصَّفْحُ عَنِ النَّاسِ

لوگوں کو درگزر اور معاف کرنا

(۲۴۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ يَهُودِيَّةً أَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ بِشَاةٍ مَسْمُومَةٍ، فَأَكَلَ مِنْهَا، فَجِئَءَ بِهَا، فَقِيلَ: أَلَا نَقْتُلُهَا؟ قَالَ: ((لَا))، قَالَ: فَمَا زِلْتُ أَعْرِفُهَا فِي لَهَوَاتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی عورت نبی ﷺ کے پاس زہر آلود بکری (کا گوشت) لے کر آئی آپ ﷺ نے اس میں سے کھا لیا پھر اس عورت کو آپ کے پاس لایا گیا اور عرض کیا گیا: کیا ہم اسے قتل کر دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

(۲۴۲) صحیح مسلم: ۱۸۹۳؛ سنن أبی داود: ۵۱۲۹؛ جامع الترمذی: ۲۶۷۱۔

(۲۴۳) صحیح البخاری: ۲۶۱۷؛ سنن أبی داود: ۴۵۰۸؛ صحیح مسلم: ۲۱۹۰۔

”نہیں۔“ (سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں ہمیشہ اس زہر کا اثر رسول اللہ ﷺ کے کونے میں پہچانتا رہا۔

(۲۴۴) (ث: ۵۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ﴾ (۷/الأعراف: ۱۹۹) قَالَ: وَاللَّهِ مَا أَمَرُ بِهَا أَنْ تُؤْخَذَ إِلَّا مِنْ أَخْلَاقِ النَّاسِ، وَاللَّهِ لَا أَخَذْتُهَا مِنْهُمْ مَا صَحِبْتُهُمْ.

جناب وہب بن کیسان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ پڑھتے ہوئے سنا ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ﴾ ”لوگوں سے درگزر کرو نیکی کا حکم دو اور جاہلوں سے اعراض کرو۔“ انہوں (عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ نے لوگوں کے اخلاق ہی سے ان چیزوں کو لینے کا حکم فرمایا ہے، اللہ کی قسم! میں جب تک ان کی صحبت میں رہا ضروریہ ان سے لیتا رہوں گا۔

(۲۴۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((عَلِّمُوا، وَيَسِّرُوا، وَلَا تَعَسِّرُوا، وَإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْكُتْ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(لوگوں کو دین) سکھاؤ اور آسانی پیدا کرو اور تنگی پیدا نہ کرو اور جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اسے خاموش ہو جانا چاہیے۔“

۱۲۴۔ بَابُ: الْإِنْبِسَاطُ إِلَى النَّاسِ

لوگوں کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آنا

(۲۴۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيَّانٍ قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: لَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ فَقُلْتُ: أَخْبِرْنِي عَنْ صِفَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي التَّوْرَةِ، فَقَالَ: أَجَلٌ، وَاللَّهِ إِنَّهُ لَمَوْصُوفٌ فِي التَّوْرَةِ بِبَعْضِ صِفَتِهِ فِي الْقُرْآنِ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا﴾ (۳۳/الأحزاب: ۴۵)، وَحِرْزًا لِلْأُمِّيِّينَ، أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي، سَمِّيتُكَ الْمُتَوَكَّلَ، لَيْسَ بِفَطٍ وَلَا غَلِيظٍ، وَلَا صَخَابٍ فِي الْأَسْوَاقِ، وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّبِيَةِ السَّيِّئَةِ، وَلَكِنْ يَعْفُو وَيَغْفِرُ، وَلَنْ يَقْبِضَهُ إِلَهُ تَعَالَى حَتَّى يُقِيمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ، بِأَنْ يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَيَفْتَحُوا بِهَا أَعْيُنًا عُمَيَّا، وَأَذَانًا صُمًّا، وَقُلُوبًا غُلْفًا.

جناب عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو میں نے کہا: مجھے توراۃ میں مذکور نبی ﷺ کی صفات کے بارے میں بتائیے تو انہوں نے کہا: اچھا، اللہ کی قسم! توراۃ میں نبی ﷺ کی بعض

(۲۴۴) صحیح البخاری: ۴۶۴۳؛ سنن أبی داود: ۴۷۸۷۔

(۲۴۵) [صحیح] مسند أحمد: ۱/۳۶۵؛ مصنف ابن أبی شیبہ: ۲۵۳۷۹۔

(۲۴۶) صحیح البخاری: ۲۱۲۵۰؛ مسند أحمد: ۲/۱۷۴۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

ایسی صفات مذکور ہیں جو قرآن میں بھی ہیں۔ ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا﴾ ”اے نبی! ہم نے آپ کو گواہی دینے والا خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔“ اور ان پڑھوں کو (گمراہی سے) بچانے والا بنا کر۔ تو میرا بندہ اور میرا رسول ہے، میں نے تیرا نام متوکل رکھا ہے، تو نہ بد مزاج ہے، نہ سنگ دل اور نہ بازاروں میں شور کرنے والا ہے اور نہ ہی برائی کا بدلہ برائی سے دیتا ہے، لیکن معاف اور درگزر کر دیتا ہے، اللہ تعالیٰ آپ کی روح کو اس وقت تک قبض نہیں کرے گا جب تک کہ آپ کے ذریعے میزھی ملت کو سیدھا نہ کر دے، بایں طور کہ وہ لا الہ الا اللہ کہنے لگیں اور وہ اس کے ذریعے اندھی آنکھوں، بہرے کانوں اور غلاف میں پڑے ہوئے دلوں کو نہ کھول دیں۔

(۲۴۷) (ث: ۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ هَذِهِ آيَةُ النَّبِيِّ فِي الْقُرْآنِ ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا﴾ (الأحزاب: ۴۵) فِي التَّوْرَةِ نَحْوَهُ.

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک یہ آیت جو قرآن میں ہے: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا﴾ ”اے نبی! ہم نے آپ کو گواہی دینے والا خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔“ توراۃ میں بھی اسی طرح ہے۔

(۲۴۸) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدٍ -هُوَ ابْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ- عَنِ ابْنِ جَابِرٍ -وَهُوَ يَحْيَى بْنُ جَابِرٍ- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ كَلَامًا نَفَعَنِي اللَّهُ بِهِ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ -أَوْ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّكَ إِذَا اتَّبَعْتَ الرَّيْبَةَ فِي النَّاسِ أَفْسَدْتَهُمْ)) فَإِنِّي لَا أَتَّبِعُ الرَّيْبَةَ فِيهِمْ فَأُفْسِدَهُمْ.

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے ایسا کلام سنا جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے مجھے نفع دیا۔ یا آپ ﷺ نے یوں کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جب تو شک و شبہ کی بنا پر لوگوں کے درپے ہوگا تو تو انہیں بگاڑ دے گا۔“ (سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے جب بھی لوگوں میں شک و شبہ والی کوئی بات تلاش کی تو لوگوں کے لیے بگاڑ کا باعث بن گیا۔

(۲۴۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي مُزَرِّدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَاهُ رِيَّةَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: سَمِعَ أَذْنَايَ هَاتَانِ، وَبَصُرَ عَيْنَايَ هَاتَانِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدَيْهِ جَمِيعًا بِكَفِّيَّ الْحَسَنِ -أَوْ الْحُسَيْنِ- رضی اللہ عنہ وَقَدَّمِيهِ عَلَى قَدَمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((ارْقُ))، قَالَ:

(۲۴۷) صحيح البخاري: ۴۸۳۸-

(۲۴۸) [صحيح] سنن أبي داود: ۴۸۸۸؛ صحيح ابن حبان: ۵۷۶۰-

(۲۴۹) [ضعيف] المعجم الكبير للطبراني: ۲۶۵۳؛ مصنف ابن أبي شيبة: ۱۱۱۹۳-

فَرَقِيَ الْعَلَامُ حَتَّى وَضَعَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((افْتَحْ فَادَّ))، ثُمَّ قَبَّلَهُ، ثُمَّ قَالَ: ((اللَّهُمَّ أَحِبَّهُ، فَإِنِّي أَحِبُّهُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے ان دونوں کانوں نے سنا اور ان دونوں آنکھوں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا حسن یا سیدنا حسین رضی اللہ عنہما کے ہاتھوں کو اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑا ہوا تھا اور اس کے دونوں پاؤں رسول اللہ ﷺ کے پاؤں پر تھے اور رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے ”چڑھ جا۔“ آپ کا نواسا اوپر چڑھتا رہا یہاں تک کہ اس نے اپنے دونوں پاؤں رسول اللہ ﷺ کے سینے پر رکھ دیے پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اچھا منہ کھولو۔“ پھر آپ ﷺ نے اس کا بوسہ لیا پھر فرمایا: ”اے اللہ! اس سے محبت فرما، بے شک میں بھی اس سے محبت کرتا ہوں۔“

۱۲۵۔ بَابُ: التَّبَسُّمُ

مسکرائے کے بیان میں

(۲۵۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَرِيرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنْذُ أَسْلَمْتُ إِلَّا تَبَسَّمَ فِي وَجْهِهِ. وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَدْخُلُ مِنْ هَذَا الْبَابِ رَجُلٌ مِنْ خَيْرِ ذِي يَمَنٍ، عَلَى وَجْهِهِ مَسْحَةٌ مَلَكٍ))، فَدَخَلَ جَرِيرٌ.

سیدنا جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سے میں مسلمان ہوا، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے جب بھی مجھے دیکھا تو میرے سامنے مسکرائے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس دروازے سے ایک ایسا آدمی داخل ہوگا جو یمن والوں میں سب سے بہتر آدمی ہے، اس کے چہرے پر بادشاہت کی علامت ہے۔“ اس کے بعد سیدنا جریر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے۔

(۲۵۱) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ضَاحِكًا قَطُّ حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ، إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ ﷺ. قَالَتْ: وَكَانَ إِذَا رَأَى غَيْمًا أَوْ رِيحًا عُرِفَ فِي وَجْهِهِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا الْغَيْمَ فَرَحُوا، رَجَاءُ أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْمَطَرُ، وَأَرَأَكَ إِذَا رَأَيْتُهُ عُرِفَ فِي وَجْهِكَ الْكَرَاهِيَةُ؟ فَقَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! مَا يُؤْمِنُنِي أَنْ يَكُونَ فِيهِ عَذَابٌ، عَذَّبَ قَوْمٌ بِالرِّيحِ، وَقَدْ رَأَى قَوْمٌ مِنْهُ الْعَذَابَ فَقَالُوا: ﴿هَذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا﴾)) (۴۶/الأحقاف: ۲۴)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے کبھی رسول اللہ ﷺ کو اس طرح ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ جس سے میں آپ کے حلق کا کوادیکھ سکوں، آپ ﷺ صرف مسکرایا کرتے تھے، بیان کرتی ہیں کہ جب آپ بادل یا تیز ہوا دیکھتے تو

پریشانی کی کیفیت آپ کے چہرے پر نمایاں ہو جاتی تھی، ایک دفعہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! لوگ تو جب بادل دیکھتے ہیں تو اس امید پر خوش ہوتے ہیں کہ اس میں بارش ہوگی مگر میں آپ کو دیکھتی ہوں کہ اسے دیکھ کر آپ کے چہرے پر پریشانی سی آ جاتی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے عائشہ! مجھے اس میں عذاب کی موجودگی سے کیا چیز بے خوف کر سکتی ہے، ایک قوم کو سخت ہوا کے ذریعے عذاب دیا جا چکا ہے اور ایک قوم نے عذاب کو دیکھ کر کہا تھا کہ یہ بادل ہے جو ہم پر بارش برسائے گا۔“

۱۲۶۔ بَابُ: الصَّحِكُ

ہنسنے کے بیان میں

۲۵۲) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّا قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَقْلُ الصَّحِكِ، فَإِنْ كَثُرَتْ الصَّحِكُ تُمِيتُ الْقُلُوبَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ہنسنا کم کرو کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔“

۲۵۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَنْفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تُكْثِرُوا الصَّحِكَ، فَإِنْ كَثُرَتْ الصَّحِكُ تُمِيتُ الْقُلُوبَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”زیادہ نہ ہنسا کرو کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔“

۲۵۴) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِهِ يَضْحَكُونَ وَيَتَحَدَّثُونَ، فَقَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ؟ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَصَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَكَيْتُمْ كَثِيرًا))، ثُمَّ انْصَرَفَ وَأَبْكَى الْقَوْمَ، وَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ: يَا مُحَمَّدُ! لِمَ تَقْنَطُ عِبَادِي؟ فَارْجَعَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((أَبْشُرُوا، وَسَدِّدُوا، وَقَارِبُوا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کی ایک جماعت کے پاس تشریف لائے جو ہنس رہے تھے اور آپس میں باتیں کر رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر تم وہ جان لیتے جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنستے اور زیادہ روتے۔“ پھر آپ تشریف لے گئے اور لوگوں کو روتا ہوا چھوڑ گئے، پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی فرمائی کہ اے محمد ﷺ! تو نے میرے بندوں کو کیوں مایوس کیا؟ چنانچہ نبی ﷺ واپس تشریف لائے اور فرمایا: ”خوش ہو جاؤ اور سیدھی راہ پر چلو اور میانہ روی اختیار کرو۔“

۲۵۲) [حسن] سنن ابن ماجہ: ۴۲۱۷۔

۲۵۳) [صحیح] سنن ابن ماجہ: ۴۱۹۳؛ جامع الترمذی: ۲۳۰۵۔

۲۵۴) [صحیح] مسند أحمد: ۲/۴۶۷۔

۱۲۷۔ بَابُ: إِذَا أَقْبَلَ، أَقْبَلَ جَمِيعًا، وَإِذَا أَدْبَرَ، أَدْبَرَ جَمِيعًا

جب متوجہ ہو یا رخ پھیرے تو پوری طرح متوجہ ہو یا رخ پھیرے

(۲۵۵) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ مُسْلِمٍ مَوْلَى ابْنَةِ قَارِظٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ رَبَّمَا حَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَيَقُولُ: حَدَّثَنِيهِ أَهْدَبُ الشُّفَرَيْنِ، أَيْضُ الْكُشْحَيْنِ، إِذَا أَقْبَلَ أَقْبَلَ جَمِيعًا، وَإِذَا أَدْبَرَ، أَدْبَرَ جَمِيعًا، لَمْ تَرَ عَيْنُ مِثْلَهُ، وَلَكِنْ تَرَاهُ. سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بسا اوقات جب وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے تو یوں فرماتے: مجھ سے اس ہستی نے حدیث بیان کی جس کی پلکیں لمبی اور باریک تھیں، پہلو سفید تھے، جب وہ کسی طرف متوجہ ہوتے تو پوری طرح متوجہ ہوتے اور جب منہ پھیرتے تو پوری طرح منہ پھیرتے کسی آنکھ نے ان جیسا نہیں دیکھا اور نہ ہی کبھی وہ دیکھ سکے گی۔

۱۲۸۔ بَابُ: الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ

جس سے مشورہ لیا جائے وہ امانت دار ہے

(۲۵۶) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَأَبِي الْهَيْثَمِ: ((هَلْ لَكَ خَادِمٌ؟)) قَالَ: لَا، قَالَ: ((فَإِذَا أَنَا سَبَى فَاتِنَا)) فَأَتَى النَّبِيُّ ﷺ بِرَأْسَيْنِ لَيْسَ مَعَهُمَا ثَالِثٌ، فَأَتَاهُ أَبُو الْهَيْثَمِ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اخْتَرُ مِنْهُمَا))، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اخْتَرِ لِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ، خُذْ هَذَا، فَإِنِّي رَأَيْتُهُ يُصَلِّي، وَاسْتَوْصَ بِهِ خَيْرًا))، فَقَالَتْ امْرَأَتُهُ: مَا أَنْتَ بِبَالِغٍ مَا قَالَ فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ إِلَّا أَنْ تُعْتَقَهُ، قَالَ: فَهُوَ عَتِيقٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا وَلَا خَلِيفَةً، إِلَّا وَلَهُ بَطَانَتَانِ: بَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَبَطَانَةٌ لَا تَأْلُوهُ خَبَالًا، وَمَنْ يُوَقِّ بِطَانَةَ الشُّوْءِ فَقَدْ وُقِيَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سیدنا ابو الہیثم رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”تمہارے پاس کوئی خادم ہے؟“ انہوں نے کہا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب ہمارے پاس قیدی آئیں تو اس وقت ہمارے پاس آنا۔“ پھر نبی ﷺ کے پاس دو قیدی لائے گئے ان کے ساتھ کوئی تیسرا نہیں تھا، اتفاقاً ابو الہیثم رضی اللہ عنہ بھی آ گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان دونوں میں سے ایک چن لو۔“ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ہی میرے لیے منتخب کر دیجئے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس سے مشورہ لیا جائے وہ امانت دار ہے، اس غلام کو لے لو بے شک میں نے اسے نماز پڑھتے دیکھا ہے اور میں تمہیں اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔“ اس کی بیوی کہنے لگی: نبی کریم ﷺ نے جو اس غلام کے بارے میں وصیت کی

ہے آپ اسے آزاد کیے بغیر اس کا حق ادا نہیں کر سکتے۔ ابوالہیثمؒ نے کہا: وہ آزاد ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ نے جو بھی نبی یا خلیفہ بھیجا تو اس کے دو قسم کے مشیر بنائے: ایک مشیر وہ جو اسے نیکی کا حکم دیتا ہے اور برائی سے روکتا ہے، اور دوسرا مشیر وہ جو اسے بگاڑنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتا اور جو شخص برے مشیر سے بچا لیا گیا تو درحقیقت وہی محفوظ ہے۔“

۱۲۹۔ بَابُ: الْمَشُورَةُ

مشورہ کرنا

(۲۵۷) (ث: ۶۱) حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: وَشَاوَرَهُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ.

جناب عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یوں پڑھا: وَشَاوَرَهُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ ”اور ان سے بعض کاموں میں مشورہ لیجئے۔“

(۲۵۸) (ث: ۶۲) حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ السَّرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: وَاللَّهِ! مَا اسْتَشَارَ قَوْمٌ قَطُّ، إِلَّا هُدُوا لِأَفْضَلِ مَا يَحْضُرُ بِهِمْ، ثُمَّ تَلَا: ﴿وَأَمْرُهُمْ شُورَى بَيْنَهُمْ﴾ (۴۲/ الشوری: ۳۸)

جناب حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ کی قسم! جس قوم نے بھی مشورے کا طریقہ اختیار کیا گویا ان کے موجودہ امور میں سے افضل امر کی طرف ان کی رہنمائی کی گئی، پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی: ﴿وَأَمْرُهُمْ شُورَى بَيْنَهُمْ﴾ ”اور ان کے امور باہم مشورہ سے طے پاتے ہیں۔“

۱۳۰۔ بَابُ: إِثْمٌ مِّنْ أَشَارَ عَلَى أَخِيهِ بِغَيْرِ رُشْدٍ

(مسلمان) بھائی کو غلط مشورہ دینے کا گناہ

(۲۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ تَقَوَّلَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. وَمَنْ اسْتَشَارَهُ أَخُوهُ الْمُسْلِمُ، فَأَشَارَ عَلَيْهِ بِغَيْرِ رُشْدٍ فَقَدْ خَانَ وَهُوَ أَفْوَى فَيَا بَغِيرَ نَبْتَ فَاثْمُهُ عَلَى مَنْ أَفْتَاهُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے میرے حوالے سے کوئی ایسی بات کہی جو میں نے نہیں کہی تو وہ اپنا ٹھکانہ آگ میں بنا لے، جس شخص سے اس کے مسلمان بھائی نے مشورہ لیا اور اس نے اسے غلط مشورہ دیا تو یقیناً اس نے اس (مشورہ لینے والے) سے خیانت کی، اسی طرح جس نے بغیر دلیل کے فتویٰ دیا تو اس کا گناہ اسی پر ہوگا جس نے فتویٰ دیا ہے۔“

۱۳۱۔ بَابُ: التَّحَابُّ بَيْنَ النَّاسِ

لوگوں کے درمیان باہمی محبت

(۲۶۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُسَلِّمُوا، وَلَا تُسَلِّمُوا حَتَّى تَحَابُّوا، وَأَفْسُوا السَّلَامَ تَحَابُّوا، وَإِيَّاكُمْ وَالْبُعْصَةَ، فَإِنَّهَا هِيَ الْحَالِقَةُ، لَا أَقُولُ لَكُمْ: تَخْلِقُ الشَّعْرَ، وَلَكِنْ تَخْلِقُ الدِّينَ)).

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ، مِثْلَهُ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”مجھے اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک کہ مسلمان نہ ہو جاؤ اور تم اس وقت تک مسلمان نہیں ہو سکتے جب تک آپس میں محبت نہ کرو اور سلام کو عام کر دو تم آپس میں محبت کرنے لگو گے اور بغض سے بچو بے شک یہ مونڈنے والی ہے، میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ یہ بالوں کو مونڈ دیتی ہے بلکہ یہ دین کو مونڈنے والی ہے۔

امام صاحب رحمہ اللہ نے محمد بن عبید رحمہ اللہ کی سند سے بھی اسی طرح کی روایت ذکر کی ہے۔

۱۳۲۔ بَابُ: الْأَلْفَةُ

الف و محبت کا بیان

(۲۶۱) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ حَبِوَةَ بْنِ شَرِيحٍ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنْ عِيْسَى بْنِ هِلَالٍ الصَّدْفِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ رُوحِي الْمُؤْمِنِينَ لِيَلْتَقِيَانِ فِي مَسِيرَةِ يَوْمٍ، وَمَا رَأَى أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ)).

سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”بے شک دو مومنوں کی روحوں ایک دن کی مسافت پر ایک دوسرے سے مل جاتی ہیں حالانکہ ان میں سے کسی نے اپنے ساتھی کو نہیں دیکھا ہوتا۔“

(۲۶۲) (ث: ۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: النَّعْمُ تَكْفُرٌ، وَالرَّجِمُ تَقْطَعُ، وَلَمْ تَرَ مِثْلَ تَقَارُبِ الْقُلُوبِ.

(۲۶۰) صحیح مسلم: ۵۴؛ مسند أحمد: ۱/۱۶۴؛ جامع الترمذی: ۲۵۱۲۔

(۲۶۱) [ضعیف] مسند أحمد: ۲/۲۲۰۔

(۲۶۲) [صحیح] روضة العقلاء لابن حبان: ص ۶۴؛ شعب الإيمان للبيهقي: ۹۰۳۲۔
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نعمتوں کی ناشکری کی جاتی ہے، صلہ رحمی کو توڑا جاتا ہے اور ہم نے دلوں کے باہمی قرب کی مثل کوئی چیز نہیں دیکھی۔

(۲۶۳) (ث: ۶۴) حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمُعَرِّاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْنٍ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ: إِنَّ أَوَّلَ مَا يُفْعَلُ مِنَ النَّاسِ الْأَلْفَةُ.

جناب عمیر بن اسحاق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم آپس میں یہ باتیں کیا کرتے تھے کہ سب سے پہلی چیز جو لوگوں سے اٹھائی جائے گی وہ الفت ہوگی۔

۱۳۳۔ بَابُ: الْمِزَاحُ

مذاق کرنے کے بیان میں

(۲۶۴) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ عَلَسَى بَعْضِ نِسَائِهِ - وَمَعَهَا أُمُّ سَلِيمٍ - فَقَالَ: ((يَا أَنْجَشَةَ! رُودًا سَوْفَكَ بِالْقَوَارِيرِ)). قَالَ أَبُو قَلَابَةَ: فَتَكَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ بِكَلِمَةٍ لَوْ تَكَلَّمَ بِهَا بَعْضُكُمْ لَعَبْتُمُوهَا عَلَيْهِ، قَوْلُهُ: سَوْفَكَ بِالْقَوَارِيرِ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنی بعض بیویوں کے پاس تشریف لائے، وہاں ام سلیم رضی اللہ عنہا بھی تھیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے انجشہ! شیشوں کو آہستگی کے ساتھ لے کر چلو۔“ ابو قلابہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے اس موقع پر ایسے الفاظ استعمال فرمائے کہ اگر تم میں سے کوئی شخص یہ الفاظ استعمال کرے تو تم ضرور اس پر عیب جوئی کرنے لگو اور آپ کے وہ الفاظ یہ تھے کہ ”شیشوں کو نرمی کے ساتھ لے کر چلو۔“ (یعنی آپ ﷺ نے عورتوں کو شیشوں کے ساتھ تشبیہ دی)۔

(۲۶۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَجَلَانَ، عَنْ أَبِيهِ، أَوْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّكَ تُدَاعِبُنَا؟ قَالَ: ((إِنِّي لَا أَقُولُ إِلَّا حَقًّا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ ہم سے ہنسی مذاق بھی کرتے ہیں (کیا؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں صرف حق بات ہی کہتا ہوں۔“

(۲۶۶) (ث: ۶۵) حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ حَبِيبِ أَبِي مُحَمَّدٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ يَتَبَادَحُونَ بِالْبَطِيخِ، فَإِذَا كَانَتِ الْحَقَائِقُ كَانُوا هُمُ الرِّجَالِ.

(۲۶۳) [ضعيف] سنن الواردة في الفتن لابن عمر والداني: ۲۷۵۔

(۲۶۴) صحيح البخاري: ۶۱۴۹؛ صحيح مسلم: ۲۳۲۳۔

(۲۶۵) [صحيح] مسند أحمد: ۲/۳۴۰؛ جامع الترمذي: ۱۹۹۰۔

(۲۶۶) [صحيح]

جناب بکر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے صحابہ ایک دوسرے کی طرف تر بوز پھینک کر دل لگی بھی کیا کرتے تھے۔ لیکن جب حقائق کا سامنا ہوتا تو وہ (اس پر ڈٹ جانے والے) مرد ہوتے تھے۔

(۲۶۷) حَدَّثَنَا يَشْرُبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: مَزَحَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَتْ أُمُّهَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! بَعْضُ دُعَابَاتِ هَذَا الْحَيِّ مِنْ كِنَانَةَ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((بَلْ بَعْضُ مَزَحِنَا هَذَا الْحَيِّ)).

جناب ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کے سامنے کوئی ہنسی مذاق کی بات کہی تو ان کی والدہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس قبیلے میں بعض ہنسی مذاق کی باتیں بنی کنانہ سے (آئی) ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ”بلکہ ہماری بعض ہنسی مذاق کی باتیں بھی اسی قبیلے سے ہیں۔“

(۲۶۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ - هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ - عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَحِمُّهُ، فَقَالَ: ((إِنَّا حَامِلُكَ عَلَى وَلَدٍ نَاقَةٍ))، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا أَصْنَعُ بِوَلَدٍ نَاقَةٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَهَلْ تِلْدُ الْإِبِلَ إِلَّا النُّوقَ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے سواری طلب کی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک ہم تجھے سواری کے لیے اونٹنی کا بچہ دیں گے۔“ اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اونٹنی کے بچہ کو کیا کروں گا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اونٹ بھی تو اونٹنی کا بچہ ہی ہوتا ہے۔“

۱۳۴ - بَابُ: الْمِرَاحُ مَعَ الصَّبِيِّ

بچے کے ساتھ مذاق کرنا

(۲۶۹) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لِيُخَالِطَنَا، حَتَّى يَقُولَ لِأَخٍ لِي صَغِيرٍ: ((يَا أَبَا عُمَيْرٍ! مَا فَعَلَ النَّغِيرُ؟)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہم سے کھل مل جاتے تھے، یہاں تک کہ میرے چھوٹے بھائی سے فرماتے: ”اے ابوعمیر! تمہارے نغیر (چڑیا کے بچے) کا کیا بنا؟“

(۲۷۰) حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي مُرَرِّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِ الْحَسَنِ أَوْ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، ثُمَّ وَضَعَ قَدَمَيْهِ عَلَى قَدَمَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((تَرَقَّى)).

(۲۶۷) [ضعيف] تاريخ دمشق لابن عساكر ۳۶/۴۔

(۲۶۸) [صحيح] سنن أبي داود: ۴۹۹۸؛ جامع الترمذي: ۱۹۹۱۔

(۲۶۹) صحيح البخاري: ۶۱۲۹؛ صحيح مسلم: ۲۱۵۰۔

(۲۷۰) [ضعيف] الزهد للإمام وكيع: ۴۱۴؛ فضائل الصحابة للإمام أحمد: ۱۴۰۵۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سیدنا حسن یا سیدنا حسین رضی اللہ عنہما کا ہاتھ پکڑا پھر ان کے پاؤں اپنے پاؤں پر رکھے اور فرمایا: ”اوپر چڑھ جا۔“

۱۳۵۔ بَابُ: حُسْنُ الْخُلُقِ

حسن اخلاق

(۴۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءَ الْكِنِّيَّ حَارِثِيَّ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ شَيْءٍ فِي الْمِيزَانِ أَثْقَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ)).

سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”میزان میں حسن اخلاق سے زیادہ کوئی چیز وزنی نہیں ہوگی۔“ (۴۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا، وَكَانَ يَقُولُ: ((خِيَارُكُمْ أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نہ طبعاً (فطری طور پر) فحش گو تھے اور نہ بہ تکلف (بنادلی) فحش گو بنتے تھے اور آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ”تم میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جو اخلاق میں سب سے اچھے ہیں۔“

(۴۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((أَخْبِرُكُمْ بِأَحَبِّكُمْ إِلَيَّ، وَأَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟)) فَسَكَتَ الْقَوْمُ، فَأَعَادَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، قَالَ الْقَوْمُ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((أَحْسَنُكُمْ خُلُقًا)).

جناب عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں نہ بتاؤں جو تم میں مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے اور قیامت کے دن میری مجلس میں میرے زیادہ قریب ہوگا؟“ صحابہ کرام خاموش رہے، آپ ﷺ نے اس بات کو دو یا تین بار دہرایا۔ پھر صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جی ہاں، فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو تم میں اخلاق کے لحاظ سے سب سے زیادہ اچھا ہے۔“

(۴۷۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأَتَمِّمَ صَالِحِي الْأَخْلَاقِ)).

(۴۷۰) [صحیح] سنن ابی داود: ۴۷۹۹؛ مسند احمد: ۷/ ۴۴۷۔

(۴۷۱) [صحیح مسلم: ۲۳۲۱؛ صحیح ابن حبان: ۴۷۷؛ جامع الترمذی: ۱۹۷۵۔

(۴۷۲) [صحیح] مسند احمد: ۲/ ۱۸۵۔

(۴۷۳) [صحیح] مسند احمد: ۲/ ۳۸۱؛ موطأ امام مالک: ۲۶۳۳۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ مجھے صالح اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہے۔“

(۲۷۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا خَيْرَ رَسُولٍ لِلَّهِ ﷺ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا، فَإِذَا كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ، وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِنَفْسِهِ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى، فَيَنْتَقِمَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو جب بھی دو کاموں کے درمیان اختیار دیا گیا تو آپ ﷺ نے اس کو اختیار کیا جو ان دونوں میں سے آسان تھا بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہو، لیکن اگر وہ گناہ ہوتا تو آپ ﷺ لوگوں میں سے سب سے زیادہ اس سے دور رہنے والے ہوتے، نیز رسول اللہ ﷺ نے اپنی ذات کے لیے کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا، ہاں اگر اللہ تعالیٰ کی حد و کو پامال کیا جاتا تو آپ ﷺ اللہ عزوجل کے لیے اس کا بدلہ لیتے تھے۔

(۲۷۵) (ث: ۶۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ مَرْثَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَسَمَ بَيْنَكُمْ أَخْلَاقَكُمْ، كَمَا قَسَمَ بَيْنَكُمْ أَرْزَاقَكُمْ، وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُعْطِي الْمَالَ مَنْ أَحَبَّ وَمَنْ لَا يُحِبُّ، وَلَا يُعْطِي الْإِيمَانَ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ، فَمَنْ ضَنَّ بِالْمَالِ أَنْ يُنْفِقَهُ، وَخَافَ الْعَدُوَّ أَنْ يُجَاهِدَهُ، وَهَابَ اللَّيْلَ أَنْ يُكَابِدَهُ، فَلْيَكْثِرْ مِنْ قَوْلٍ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ.

سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان تمہارے اخلاق کو اسی طرح تقسیم فرما دیا ہے جس طرح تمہارے درمیان تمہارے رزق کو تقسیم فرمایا ہے، بے شک اللہ تعالیٰ مال اسے بھی دیتا ہے جس سے محبت کرتا ہو اور اسے بھی دیتا ہے جس سے محبت نہ کرتا ہو، لیکن ایمان صرف اسی کو عطا فرماتا ہے جس سے محبت رکھتا ہو، جو شخص مال خرچ کرنے میں کنجوسی کرے، دشمن کے خلاف جہاد کرنے سے ڈرے اور رات (کو جاگنے) کی مشقت اٹھانے سے خوف کھائے تو اسے چاہیے کہ یہ الفاظ کثرت سے کہے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ.

۱۳۶۔ بَابُ: سَخَاوَةُ النَّفْسِ

نفس کی سخاوت کا بیان

(۲۷۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ، وَلَكِنَّ الْغِنَى عَنِ النَّفْسِ)).

(۲۷۴) صحيح البخاري: ۳۵۶۰؛ صحيح مسلم: ۲۳۲۷؛ موطأ إمام مالك: ۲۶۲۷۔

(۲۷۵) [صحيح] المعجم الكبير للطبراني: ۸۹۹۰۔

(۲۷۶) صحيح البخاري: ۶۴۴۶؛ صحيح مسلم: ۱۰۵۱؛ جامع الترمذي: ۲۳۷۳۔
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”ساز و سامان کی کثرت امیری نہیں بلکہ امیری تو دل کی امیری (کا نام) ہے۔“

(۲۷۷) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خِدِمْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَشْرَ سِنِينَ، فَمَا قَالَ لِي: أَفْ قَطُّ، وَمَا قَالَ لِي لَيْشِيءٌ لَمْ أَفْعَلْهُ: أَلَا كُنْتُ فَعَلْتُهُ؟ وَلَا لَيْشِيءٌ فَعَلْتُهُ: لَمْ فَعَلْتُهُ؟

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کی دس سال خدمت کی آپ ﷺ نے کبھی بھی مجھے ”اف“ (اوائے) تک نہیں کہا، نہ آپ نے مجھے کسی ایسے کام کے متعلق، جسے میں نے نہ کیا ہو، یہ فرمایا کہ تو نے اسے کیوں نہیں کیا؟ اور نہ ہی کسی ایسے کام کے متعلق، جسے میں نے کیا ہو یہ فرمایا کہ تو نے ایسا کیوں کیا؟

(۲۷۸) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو قَالَ: حَدَّثَنَا سَحَامَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَصَمِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ رَحِيمًا، وَكَانَ لَا يَأْتِيهِ أَحَدٌ إِلَّا وَعَدَهُ، وَأَنْجَزَ لَهُ إِنْ كَانَ عِنْدَهُ، وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، وَجَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ فَأَخَذَ بِثَوْبِهِ فَقَالَ: إِنَّمَا بَقِيَ مِنْ حَاجَتِي يَسِيرَةٌ وَأَخَافُ أَنْ أَنْسَاهَا، فَقَامَ مَعَهُ حَتَّى فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ فَصَلَّى.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بہت زیادہ مہربان تھے، جو کوئی بھی آپ کے پاس آتا آپ اس سے وعدہ فرما لیتے اور اگر وہ چیز آپ کے پاس ہوتی تو آپ اپنے وعدے کو پورا کرتے، ایک دفعہ نماز کھڑی ہو گئی کہ ایک دیہاتی آپ کے پاس آیا اور آپ کا کپڑا پکڑ کر کہنے لگا، میری کچھ ضروری بات رہ گئی ہے مجھے ڈر ہے کہ میں کہیں اسے بھول نہ جاؤں۔ آپ ﷺ اس کے ساتھ کھڑے رہے حتیٰ کہ وہ اپنی باتوں سے فارغ ہو گیا، پھر آپ ﷺ (نماز کی طرف) متوجہ ہوئے اور نماز پڑھائی۔

(۲۷۹) حَدَّثَنَا قَيْصُ بْنُ قَبَسَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ شَيْئًا فَقَالَ: لَا.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے جب بھی کسی چیز کا سوال کیا گیا تو آپ نے ”نہ“ نہیں فرمایا۔

(۲۸۰) (ث: ۶۷) حَدَّثَنَا قُرُوءَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَمْرًا تَيْنِ قَطُّ أَجُودَ مِنْ عَائِشَةَ وَأَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، وَجُودُهُمَا مُخْتَلِفٌ، أَمَّا عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَجْمَعُ الشَّيْءَ إِلَى الشَّيْءِ، حَتَّى إِذَا كَانَ اجْتِمَاعَ عِنْدَهَا قَسَمَتْ: وَأَمَّا أَسْمَاءُ فَكَانَتْ لَا تُمْسِكُ شَيْئًا لَعْدٍ.

(۲۷۷) صحيح البخاري: ۶۰۳۸؛ صحيح مسلم: ۲۳۰۹؛ سنن أبي داود: ۴۷۷۴

(۲۷۸) صحيح البخاري: ۶۴۲؛ جامع الترمذي: ۵۱۷-

(۲۷۹) صحيح البخاري: ۶۰۳۴؛ صحيح مسلم: ۲۳۱۱- (۲۸۰) ا -

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دو عورتوں سیدہ عائشہ اور سیدہ اسماء رضی اللہ عنہما سے زیادہ سخی عورت کبھی نہیں دیکھی، ان دونوں کی سخاوت مختلف ہوتی تھی، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ایسی خاتون تھی کہ ایک ایک چیز کر کے جمع کرتی جاتی یہاں تک کہ جب ان کے پاس زیادہ چیزیں جمع ہو جاتیں تو وہ انہیں تقسیم کر دیتی، لیکن سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا ایسی خاتون تھی کہ وہ کل کے لیے بھی کوئی چیز روک کر نہیں رکھتی تھی۔

۱۳۷۔ بَابُ: الْكُشْحُ

کنجوسی کے بیان میں

(۲۸۱) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ اللَّحْلَاجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَجْتَمِعُ عُصَاةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي جَوْفِ عَبْدٍ أَبَدًا، وَلَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْإِيمَانُ فِي قَلْبِ عَبْدٍ أَبَدًا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی بندے کے پیٹ میں اللہ کے رستے کا گرد و غبار اور جہنم کا دھواں کبھی جمع نہیں ہو سکتے اور نہ ہی کسی بندے کے دل میں کنجوسی اور ایمان کبھی جمع ہو سکتے ہیں۔“

(۲۸۲) حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوسَى - هُوَ أَبُو الْمُغِيرَةِ السُّلَمِيُّ - قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَالِبٍ - هُوَ الْحُدَّانِيُّ - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((وَصَلَتَانِ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي مُؤْمِنٍ: الْبُخْلُ، وَسُوءُ الْخُلُقِ)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”دو خصلتیں کسی مومن میں جمع نہیں ہو سکتیں: بخل اور برا اخلاق۔“

(۲۸۳) (ث: ۶۸) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - فَذَكَرُوا رَجُلًا، فَذَكَرُوا مِنْ خُلُقِهِ - فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: أَرَأَيْتُمْ لَوْ قَطَعْتُمْ رَأْسَهُ؟ أَكُنْتُمْ تَسْتَطِيعُونَ أَنْ تُعِيدُوهُ؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَيَذَرُهُ؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَرِجْلُهُ؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَإِنْ كُنْتُمْ لَا تَسْتَطِيعُونَ أَنْ تُغَيِّرُوا خُلُقَهُ حَتَّى تُغَيِّرُوا خُلُقَهُ، إِنَّ النُّطْقَةَ لَتَسْتَقِرُّ فِي الرَّحِمِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً، ثُمَّ تَنْحَدِرُ دَمًا، ثُمَّ تَكُونُ عَلَقَةً، ثُمَّ تَكُونُ مُضْغَةً، ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ مَلَكًا فَيَكْتُبُ: رِزْقَهُ، وَخُلُقَهُ، وَشَقِيًّا أَوْ سَعِيدًا.

سیدنا عبداللہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ہم سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے لوگوں نے ایک آدمی کا

تذکرہ کیا اور اس کا اخلاق بھی ذکر کیا، سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے بتاؤ کہ اگر تم اس کا سر کاٹ دو تو کیا تم طاقت رکھتے ہو

(۲۸۱) [صحیح] مسند أحمد: ۲/۲۵۶، سنن النسائي: ۳۱۱۰، جامع الترمذي: ۱۶۳۳، سنن ابن ماجه: ۲۷۷۴۔

(۲۸۲) [ضعیف] مسند أبي يعلى: ۱۳۲۳، جامع الترمذي: ۱۹۶۲۔

(۲۸۳) صحيح البخاري: ۶۹۹۴، صحيح مسلم: ۱۱۱۱۔

کہ اسے دوبارہ لوٹا دو؟ انہوں نے کہا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے ہاتھ کو؟ (یعنی اگر اس کا ہاتھ کاٹ دو تو دوبارہ جوڑنے کی استطاعت رکھتے ہیں) انہوں نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: اس کے پاؤں کو؟ لوگوں نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: تو بے شک (اسی طرح) تم اس کے اخلاق کو بھی نہیں بدل سکتے جب تک کہ اس کی خلقت کو نہ بدل دو، بے شک نطفہ چالیس راتیں رحم میں ٹھہرتا ہے، پھر خون بن جاتا ہے، پھر لوتھڑا اور پھر گوشت کی بوٹی، پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس کا رزق اور اس کا اخلاق لکھ دیتا ہے اور یہ بھی لکھ دیتا ہے کہ وہ بد بخت ہوگا یا نیک بخت۔

۱۳۸۔ بَابُ: حُسْنُ الْخُلُقِ إِذَا فَقَهُوْا

حسن خلق (کی فضیلت) اگر لوگ سمجھ بوجھ رکھیں

(۲۸۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّمَيْرِيُّ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتِ بْنِ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ جَبَّانٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الرَّجُلَ لَيُذَكِّرُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةً الْقَائِمِ بِاللَّيْلِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک آدمی اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے رات کو قیام کرنے والے کا درجہ پالیتا ہے۔“

(۲۸۵) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: ((خَيْرُكُمْ إِسْلَامًا أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا إِذَا فَقَهُوْا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو القاسم (رسول اللہ ﷺ) کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اسلام کے اعتبار سے تم میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جو اخلاق کے اچھے ہوں اور دین کی سمجھ بوجھ رکھتے ہوں۔“

(۲۸۶) (ث: ۶۹) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَجَلَّ إِذَا جَلَسَ مَعَ الْقَوْمِ، وَلَا أَفْكَةً فِي بَيْتِهِ مِنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

جناب ثابت بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے زیادہ مجلس میں باوقار اور اپنے گھر میں خوش مزاج آدمی نہیں دیکھا۔

(۲۸۷) حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الْأَذْيَانِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ قَالَ: ((الْحَنِيفِيَّةُ السَّمْحَةُ)).

(۲۸۴) [صحیح] مسند أحمد: ۶/۹۴، سنن أبی داود: ۴۷۹۸؛ صحیح ابن حبان: ۴۸۰۰۔

(۲۸۵) [صحیح] مسند أحمد: ۲/۴۶۹۔ (۲۸۶) [صحیح] مصنف ابن أبی شیبہ: ۲۵۳۲۸۔

(۲۸۷) [حسن] مسند أحمد: ۱/۲۳۶؛ المعجم الكبير للطبراني: ۱۱۵۷۲۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ اللہ عزوجل کو سب سے زیادہ کون سادین پسند ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو یکسوئی اور سادگی والا ہو۔“

(۲۸۸) (ث: ۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: أَرْبَعٌ خِلَالٍ إِذَا أُعْطِيَتْهُنَّ فَلَا يَضُرُّكَ مَا عَزَلَ عَنْكَ مِنَ الدُّنْيَا: حُسْنُ خَلِيقَةٍ، وَعَفَافٌ طُعْمَةٍ، وَصِدْقُ حَدِيثٍ، وَحِفْظُ أَمَانَةٍ.

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: چار خوبیاں ایسی ہیں کہ جب وہ تجھے مل جائیں تو پھر دنیا کی باقی چیزیں تجھ سے جاتی بھی رہیں تو تجھے کوئی نقصان نہیں: اچھا اخلاق، رزقِ حلال، سچی بات اور امانت کی حفاظت۔

(۲۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((تَدْرُونَ مَا أَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّارَ؟)) قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((الْأَجْوَفَانِ: الْفُرْجُ وَالْفَمُ، وَأَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ الْجَنَّةَ: تَقْوَى اللَّهِ، وَحُسْنُ الْخُلُقِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جانتے ہو کہ وہ کون سی چیز ہے جو (لوگوں کو) سب سے زیادہ دوزخ میں داخل کرے گی؟“ صحابہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کھوکھلی چیزیں! شرمگاہ اور ہونٹ ہیں، اسی طرح سب سے زیادہ جو چیز جنت میں داخل کرے گی وہ اللہ کا ڈر اور اچھا اخلاق ہے۔“

(۲۹۰) (ث: ۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَلِيلِ بْنُ عَظِيَّةٍ، عَنْ شَهْرِ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَامَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْلَةً يُصَلِّي، فَجَعَلَ يَبْكِي وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ أَحْسَنْتَ خُلُقِي فَحَسِّنْ خُلُقِي، حَتَّى أَصْبَحَ، قُلْتُ: يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ! مَا كَانَ دُعَاؤُكَ مِنْذُ اللَّيْلَةِ إِلَّا فِي حُسْنِ الْخُلُقِ، فَقَالَ: يَا أُمُّ الدَّرْدَاءِ! إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ بِحَسْنِ خُلُقِهِ! حَتَّى يُدْخِلَهُ حُسْنُ خُلُقِهِ الْجَنَّةَ، وَيَسِيءُ خُلُقَهُ حَتَّى يُدْخِلَهُ سُوءَ خُلُقِهِ النَّارَ، وَالْعَبْدَ الْمُسْلِمَ يُغْفَرُ لَهُ وَهُوَ نَائِمٌ، قُلْتُ: يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ! كَيْفَ يُغْفَرُ لَهُ وَهُوَ نَائِمٌ؟ قَالَ: يَقُومُ أَخُوهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَهَجَّدُ فَيَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ، فَيَسْتَجِيبُ لَهُ، وَيَدْعُو لِأَخِيهِ فَيَسْتَجِيبُ لَهُ فِيهِ.

سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ اٹھے نماز پڑھنے لگے اور رونا شروع کر دیا، اور یوں کہتے جاتے: اللَّهُمَّ أَحْسَنْتَ خُلُقِي فَحَسِّنْ خُلُقِي ”اے اللہ! تو نے میری شکل و صورت اچھی بنائی ہے لہذا میرا اخلاق بھی اچھا بنادے۔ صبح تک یہی دعا کرتے رہے، میں نے عرض کیا: اے ابو درداء! آپ رات بھر حسن اخلاق کے بارے میں ہی دعا کرتے رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: اے ام درداء رضی اللہ عنہا! بے شک مسلمان بندہ اپنے اخلاق کو اچھا کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ

(۲۸۸) [صحیح] الزهد لابن المبارك: ۱۲۰۴، المستدرک للحاکم: ۳۱۴/۴

(۲۸۹) [حسن] مسند أحمد: ۲/۲۹۱۔

(۲۹۰) [ضعیف] الزهد للإمام أحمد: ۱۷۵۲، شعب الایمان للبیہقی

اس کا اچھا اخلاق اسے جنت میں لے جائے گا، اور اگر برا اخلاق اختیار کرتا ہے تو اس کا برا اخلاق اسے جہنم میں لے جائے گا، مسلمان بندے کی مغفرت اس حال میں بھی ہو جاتی ہے کہ وہ سوراہا ہو۔ میں نے عرض کیا: اے ابودرداء! سوتے ہوئے مسلمان کی کیسے بخشش ہو جاتی ہے؟ انہوں نے فرمایا: اس کا بھائی رات کو تجھ کے لیے کھڑا ہوتا ہے اور اللہ عزوجل سے اپنے لیے دعا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول فرما لیتا ہے، پھر اپنے بھائی کے لیے دعا کرتا ہے تو اس کے بھائی کے حق میں بھی اس کی دعا قبول ہو جاتی ہے۔

(۲۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ أَسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَجَاءَتِ الْأَعْرَابُ، نَاسٌ كَثِيرٌ مِنْ هَاهُنَا وَهَاهُنَا، فَسَكَتَ النَّاسُ لَا يَتَكَلَّمُونَ غَيْرُهُمْ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَعَلَيْتَنَا حَرَجٌ فِي كَذَا وَكَذَا؟ فِي أَشْيَاءَ مِنْ أُمُورِ النَّاسِ لَا بَأْسَ بِهَا. فَقَالَ: ((يَا عِبَادَ اللَّهِ! وَضَعَ اللَّهُ الْحَرَجَ، إِلَّا امْرَأً اقْتَرَضَ امْرَأً ظُلْمًا، فَذَاكَ الَّذِي حَرَجٌ وَهَلَكٌ)). قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اتَّئِدَاوَى؟ قَالَ: ((نَعَمْ يَا عِبَادَ اللَّهِ! اتَّئِدَاوَى، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَضَعْ ذَاً إِلَّا وَضَعَ لَهُ شِفَاءً، غَيْرَ ذَاٍ وَاحِدٍ)). قَالُوا: وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((الْهَرَمُ)). قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا خَيْرٌ مَا أُعْطِيَ الْإِنْسَانُ؟ قَالَ: ((حُلُقُ حَسَنٍ)).

سیدنا اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ بہت سے دیہاتی لوگ ادھر ادھر سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، پھر (باقی) لوگ چپ ہو گئے اور صرف وہی باتیں کرنے لگے، انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا فلاں فلاں کام کرنے میں ہم پر کوئی گناہ ہے؟ انہوں نے انسانی امور کے متعلق بہت سی ایسی چیزوں کے بارے میں دریافت کیا جن میں کوئی حرج نہیں تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ کے بندو! اللہ نے تنگی کو ختم کر دیا ہے سوائے اس شخص کے جس نے ناحق کسی کی عزت پامال کی ہو، یہی وہ شخص ہے جس نے تنگی کی اور ہلاک ہوا۔“ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم دوا دواؤں کو لیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں، اللہ کے بندو! دوا کیا کرو کیونکہ اللہ عزوجل نے کوئی مرض ایسا پیدا نہیں کیا جس کے لیے شفا نہ رکھی ہو سوائے ایک مرض کے۔“ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”بوہا پا“ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! انسان کو سب سے بہتر کون سی چیز عطا کی گئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اچھا اخلاق۔“

(۲۹۲) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ، وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جَبْرِيلُ، وَكَانَ جَبْرِيلُ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْقُرْآنَ، فَإِذَا لَقِيَهُ جَبْرِيلُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ.

(۲۹۱) [صحیح] جامع الترمذی: ۲۰۳۸؛ سنن أبی داود: ۳۸۵۵؛ سنن ابن ماجہ: ۳۴۳۶۔

(۲۹۲) صحیح البخاری: ۱۹۰۲؛ صحیح مسلم: ۲۳۰۸۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ بھلائی کے کاموں میں سخاوت کرنے والے تھے اور رمضان میں آپ اس وقت سب سے زیادہ سخاوت کرنے والے ہوتے جب جبریل علیہ السلام آپ ﷺ سے ملاقات کرتے تھے، جبریل علیہ السلام ماہ رمضان کی ہر رات میں آپ سے ملاقات کرتے تو آپ انھیں قرآن سناتے، جب جبریل علیہ السلام آپ سے ملتے تو آپ ﷺ بارش برسانے والی ہوا سے بھی زیادہ خیر کی سخاوت کرنے والے ہوتے تھے۔

(۲۹۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((حُوسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَلَمْ يُوْجَدْ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ رَجُلًا يَخْلُطُ النَّاسَ، وَكَانَ مُوسِرًا، فَكَانَ يَأْمُرُ عِلْمَانَهُ أَنْ يَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُعْسِرِ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: فَتَحْنُ أَحَقُّ بِذَلِكَ مِنْهُ، فَتَجَاوَزَ عَنْهُ)).

سیدنا ابوسعید انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم سے پہلی امتوں میں سے ایک شخص کا حساب لیا گیا تو اس کے پاس کوئی نیکی نہ ملی البتہ یہ (ضرور) تھا کہ وہ لوگوں سے میل جول رکھتا تھا اور مالدار تھا اس لیے اپنے نوکروں کو حکم دیتا کہ وہ تنگدست سے درگزر کریں، اللہ عزوجل نے فرمایا: ہم اس چیز کے اس سے زیادہ مستحق ہیں چنانچہ اسے معاف فرمادیا۔“

(۲۹۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، عَنِ ابْنِ إِدْرِيسَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ جَدِّي، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا أَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: ((تَقْوَى اللَّهِ، وَحُسْنُ الْخُلُقِ))، قَالَ: وَمَا أَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّارَ؟ قَالَ: ((الْأَجُوفَانِ: الْقَمُ وَالْفَرْجُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: وہ کون سی چیز ہے جو سب سے زیادہ جنت میں داخل کرے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کا ڈر اور اچھا اخلاق۔“ پھر پوچھا گیا: وہ کون سی چیز ہے جو سب سے زیادہ جہنم میں لے جائے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”دو کھلی چیزیں: منہ اور شرمگاہ۔“

(۲۹۵) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ نَوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِنِّمِ؟ قَالَ: ((الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالْإِنِّمُ مَا حَكَ فِي نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ)).

سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نیکی اچھے اخلاق (کا نام) ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تو ناپسند کرے کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے۔“

(۲۹۳) صحیح مسلم: ۱۵۶۲؛ جامع الترمذی: ۱۳۰۷۔

(۲۹۴) [حسن] جامع الترمذی: ۲۰۰۴؛ سنن ابن ماجہ: ۴۲۴۶۔

(۲۹۵) صحیح مسلم: ۲۵۵۳؛ جامع الترمذی: ۲۳۸۹۔

۱۳۹۔ بَابُ: الْبُخْلِ

بخل کے بیان میں

(۲۹۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ، عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ: حَدَّثَنَا جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ سَيِّدُكُمْ يَا بَنِي سَلَمَةَ؟)) قُلْنَا: جَدُّ بْنُ قَيْسٍ، عَلَى أَنَا نَبْخُلُهُ، قَالَ: ((وَأَيُّ ذَاؤٍ أَدْوَى مِنَ الْبُخْلِ؟ بَلْ سَيِّدُكُمْ عَمْرُو بْنُ الْجُمُوحِ))، وَكَانَ عَمْرُو عَلَى أَصْنَامِهِمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ يُؤْلِمُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَزَوَّجَ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: ”اے بنی سلمہ! تمہارا سردار کون ہے؟“ ہم نے عرض کیا: جد بن قیس، اگرچہ ہم اسے بخل قرار دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اور کون سی بیماری ہے جو بخل سے بھی بڑی ہو؟ بلکہ تمہارا سردار عمرو بن جموح ہے۔“ عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ دور جاہلیت میں ان کے بتوں کی دیکھ بھال کیا کرتا تھا اور جب آپ ﷺ شادی کرتے تو یہ آپ ﷺ کی طرف سے ولیمہ کیا کرتا تھا۔

(۲۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَرَّادُ كَاتِبُ الْمُغِيرَةِ قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ: أَنْ أَكْتُبَ إِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ الْمُغِيرَةُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَنْهَى عَنْ قِيلٍ وَقَالَ، وَإِضَاعَةِ الْمَالِ، وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ، وَعَنْ مَنَعَ وَهَاتٍ، وَعُقُوقِ الْأُمَّهَاتِ، وَعَنْ وَأْدِ الْبَنَاتِ.

سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ کے کاتب و زاد اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا مغیرہ بن شعبہ کی طرف مکتوب لکھا کہ آپ مجھے کوئی ایسی حدیث لکھ کر بھیجو جو آپ نے خود رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو چنانچہ سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف مکتوب لکھا کہ بے شک رسول اللہ ﷺ قیل وقال، مال ضائع کرنے، کثرت سوال، خود نہ دینے اور دوسروں سے لینے، ماؤں کی نافرمانی کرنے اور بیچوں کو زندہ دفن کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔

(۲۹۸) حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ، سَمِعْتُ جَابِرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: مَا سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ شَيْءٍ قَطُّ فَقَالَ: لَا.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی ﷺ سے جب بھی کسی چیز کا سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے ”نہ“ نہیں فرمایا۔

(۲۹۶) [صحیح] المعجم الكبير للطبراني: ۱۲۰۳، المستدرک للحاکم: ۳/ ۲۱۹۔

(۲۹۷) صحيح البخاري: ۶۴۷۳؛ صحيح مسلم: ۵۹۳۔

(۲۹۸) صحيح البخاري: ۶۰۳۴؛ صحيح مسلم: ۲۳۱۱۔

١٤٠ - بَابُ: الْمَالِ الصَّالِحِ لِلْمَرْءِ الصَّالِحِ

اچھا مال اچھے آدمی کے لیے ہے

(۲۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَأَمَرَنِي أَنْ أَخَذَ عَلَيَّ ثِيَابِي وَسِلَاحِي، ثُمَّ آتَنِي، فَفَعَلْتُ، فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ، فَصَعَّدَ إِلَيَّ الْبَصْرَ ثُمَّ طَأَطَأَ، ثُمَّ قَالَ: ((يَا عَمْرُو! إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُبْعَثَكَ عَلَى جَيْشٍ فَيُعْزِمَكَ اللَّهُ، وَأَرْغَبُ لَكَ رَغْبَةً مِنَ الْمَالِ صَالِحَةٍ))، قُلْتُ: إِنِّي لَمْ أُسَلِّمْ رَغْبَةً فِي الْمَالِ، إِنَّمَا أُسَلِّمْتُ رَغْبَةً فِي الْإِسْلَامِ، فَأَكُونُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: ((يَا عَمْرُو! نَعَمْ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلْمَرْءِ الصَّالِحِ)).

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے میری طرف پیغام بھیجا اور مجھے حکم فرمایا کہ میں اپنے کپڑے اور ہتھیار لے کر آپ کی خدمت میں پہنچ جاؤں چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا، میں آپ ﷺ کے پاس آیا اس وقت آپ ﷺ وضو فرما رہے تھے، آپ نے میری طرف نظر اٹھائی پھر نیچے کر لی اور فرمایا: ”اے عمرو! بے شک میں چاہتا ہوں کہ تمہیں ایک لشکر کا امیر بنا کر بھیجوں اور اللہ تعالیٰ تمہیں مالِ غنیمت عطا فرمائے، اور میں تمہارے لیے اچھے مال کی بڑی رغبت رکھتا ہوں۔“ میں نے عرض کیا: بے شک میں مال کی رغبت کی وجہ سے مسلمان نہیں ہوا، میں تو صرف اسلام میں رغبت کرتے ہوئے مسلمان ہوا ہوں تاکہ رسول اللہ ﷺ کی معیت میں آجاؤں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے عمرو! اچھا اور بہترین مال اچھے آدمی کے لیے ہے۔“

١٤١ - بَابُ: مَنْ أَصْبَحَ آمِنًا فِي سِرْبِهِ

جو شخص اپنے اہل و عیال میں امن و امان سے صبح کرے

(۳۰۰) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَرْحُومٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي شُمَيْلَةَ الْأَنْصَارِيِّ الْقُبَائِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَحْصَنٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَصْبَحَ آمِنًا فِي سِرْبِهِ، مُعَافًى فِي جَسَدِهِ، عِنْدَهُ طَعَامُ يَوْمِهِ، فَكَأَنَّمَا حِيزَتْ لَهُ الدُّنْيَا)).

سیدنا عبید بن محسن انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص نے اس حال میں صبح کی کہ وہ اپنے اہل و عیال میں امن و امان سے ہو، اس کے جسم میں عافیت ہو، اس کے پاس ایک دن کا کھانا ہو تو گویا اس کے لیے پوری دنیا جمع کر دی گئی ہے۔“

(۲۹۹) [صحیح] مسند أحمد: ۴/۲۰۲؛ صحیح ابن حبان: ۳۲۱۱؛ المستدرک للحاکم: ۲/۲۔

(۳۰۰) [حسن] سنن ابن ماجہ: ۴۱۴۱؛ جامع الترمذی: ۲۳۴۹۔

۱۴۲۔ بَابُ طِبِّ النَّفْسِ

طبیعت کا ہشاش بشاش رہنا

۳۰۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ الْأَسْلَمِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُبَيْبٍ الْجُهَنِيَّ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمِّهِ ﷺ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ عَلَيْهِمْ وَعَلَيْهِ أَثَرُ غَسَلٍ، وَهُوَ طِيبُ النَّفْسِ، فَظَنُّوا أَنَّهُ أَلَمَ بِأَهْلِهِ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! نَرَاكَ طِيبَ النَّفْسِ؟ قَالَ: ((أَجَلُ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ))، ثُمَّ ذَكَرَ الْغِنَى، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّهُ لَا بَأْسَ بِالْغِنَى لِمَنِ اتَّقَى، وَالصَّحَّةُ لِمَنِ اتَّقَى خَيْرٌ مِنَ الْغِنَى، وَطِيبُ النَّفْسِ مِنَ النَّعِيمِ)).

جناب معاذ بن عبد اللہ بن خبیب جہنی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ بلاشبہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ پر غسل کے آثار تھے اور آپ کی طبیعت ہشاش بشاش تھی، ہم نے خیال کیا کہ آپ نے اپنی اہلیہ سے مباشرت فرمائی ہے، ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم آپ کو ہشاش بشاش دیکھ رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں الحمد للہ۔“ پھر مالدار کی کا ذکر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”متقی شخص کے لیے مالدار ہونے میں کوئی حرج نہیں اور متقی کے لیے مالدار سے زیادہ بہتر صحت ہے اور طبیعت کا ہشاش بشاش ہونا بھی (اللہ کی) نعمتوں میں سے ہے۔“

۳۰۲) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْنٌ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْأَنْصَارِيِّ ﷺ، أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِيمِ؟ فَقَالَ: ((الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالْإِيمُ مَا حَكَ فِي نَفْسِكَ وَحَكْرَهَتْ أَنْ يَطْلُعَ عَلَيْهِ النَّاسُ)).

سیدنا نواس بن سیمان انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”نیکی اچھے اخلاق (کا نام) ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تو ناپسند کرے کہ لوگوں کو اس کے بارے میں معلوم ہو جائے۔“

۳۰۳) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ، وَأَجْوَدَ النَّاسِ، وَأَشْجَعَ النَّاسِ، وَلَقَدْ فَرَعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَانْطَلَقَ النَّاسُ قَبْلَ الصَّوْتِ، فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ - قَدْ سَبَقَ النَّاسُ إِلَى الصَّوْتِ - وَهُوَ يَقُولُ: ((لَنْ تَرَاعُوا، لَنْ تَرَاعُوا))، وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عَرِيٍّ، مَا عَلَيْهِ سَرَجٌ، وَفِي عُنُقِهِ السَّيْفُ، فَقَالَ: ((لَقَدْ وَجَدْتُهُ بَحْرًا))، أَوْ ((إِنَّهُ لَبَحْرٌ)).

۳۰۱) [صحیح] مسند أحمد: ۵/۲۷۲؛ سنن ابن ماجہ: ۱۲۱۴۱؛ المستدرک للحاکم: ۳/۲۔

۳۰۲) [صحیح] صحیح مسلم: ۲۵۵۳۔ ۳۰۳) صحیح البخاری: ۶۰۳۳؛ صحیح مسلم: ۲۳۰۷۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ حسین و جمیل، سب سے زیادہ نخی اور نہایت بہادر شخص تھے ایک رات کا واقعہ ہے کہ (کسی ڈراؤنی آواز کی وجہ سے) اہل مدینہ گھبرا گئے لوگ آواز کی طرف جا رہے تھے تو راستے میں انھیں رسول اللہ ﷺ (ادھر سے واپس آتے ہوئے) ملے، آپ ﷺ سب سے پہلے اس آواز کی طرف تشریف لے گئے اور آپ فرما رہے تھے: ”گھبراؤ نہیں، گھبراؤ نہیں۔“ آپ ﷺ ابو طلحہ کے گھوڑے پر سوار تھے، گھوڑے کی پیٹھنگی تھی اس پر کاٹھی بھی نہیں تھی، آپ ﷺ گردن میں تلوار لٹکائے ہوئے تھے اور گھوڑے کے بارے میں فرمایا: ”میں نے اسے سند پایا۔“ یا فرمایا: ”یہ تو سمندر ہے (یعنی پانی کی طرح تیز دوڑتا تھا)۔“

۳۰۴ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا الْمُتَكِدِرُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ، وَإِنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهِ طَلْقٍ، وَأَنْ تَفْرَغَ مِنْ دَلْوِكَ فِي إِنَاءٍ أَخِيكَ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر نیکی صدقہ ہے اور یہ بھی نیک کام ہے کہ تو اپنے بھائی سے ہتے کھلتے چہرے کے ساتھ ملے اور یہ کہ تو اپنے برتن سے اپنے بھائی کے برتن میں پانی ڈال دے۔“

۱۴۳ - بَابُ مَا يَجِبُ مِنْ عَوْنِ الْمَلْهُوفِ

مصیبت زدہ انسان کی مدد کرنا ضروری ہے

۳۰۵ حَدَّثَنَا الْأَوْسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِي مُرَاجٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الْأَعْمَالِ خَيْرٌ؟ قَالَ: ((إِيمَانٌ بِاللَّهِ، وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ))، قَالَ: فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((أَغْلَاهَا ثَمَنًا، وَأَنْفُسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا))، قَالَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَسْتَطِعْ بَعْضَ الْعَمَلِ؟ قَالَ: ((تُعِينُ ضَائِعًا، أَوْ تَصْنَعُ لَأَخْرَقَ))، قَالَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ ضَعُفْتُ؟ قَالَ: ((تَدْعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ، فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُهَا عَلَى نَفْسِكَ)).

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا: کون سے اعمال بہترین ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ پر ایمان لانا اور اس کے رستے میں جہاد کرنا“ پھر پوچھا گیا: کون سا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو قیمت کے لحاظ سے مہنگا ہو اور اپنے اہل و عیال کے ہاں بہت پسندیدہ ہو۔“ سائل نے عرض کیا: اگر میں (آپ کے بتائے ہوئے اعمال میں سے) بعض کی طاقت نہ رکھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کسی مصیبت زدہ یا بے ہنر انسان کی مدد کر“ اس نے عرض کیا: بتائیے اگر میں کمزور پڑ جاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھ، بے شک یہ بھی ایک صدقہ ہے جسے تو اپنی جان پر کرے گا۔“

۳۰۶ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي بَرْدَةَ، سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ، عَنْ جَدِّي، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ))، قَالَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: ((فَلْيَعْمَلْ، فَلْيَنْفَعْ نَفْسَهُ، وَلْيَتَصَدَّقْ))، قَالَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ، أَوْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: ((لِيُعِنَ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ))، قَالَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ، أَوْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: ((فَلْيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ))، قَالَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ، أَوْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: ((يُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ، فَإِنَّهَا لَهُ صَدَقَةٌ)).

جناب سعید بن ابی بردہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو سنا وہ میرے دادا سے یہ حدیث نقل کر رہے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”ہر مسلمان پر صدقہ لازم ہے۔“ عرض کیا: بتائیے اگر وہ (صدقہ کے لیے) کوئی چیز نہ پائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر اپنے دست بازو سے محنت کرے خود بھی فائدہ اٹھائے اور صدقہ بھی کرے۔“ عرض کیا: بتائیے اگر وہ اس کی بھی طاقت نہ رکھے یا نہ کر سکے؟ فرمایا: ”کسی حاجت مند مصیبت زدہ کی مدد کرے۔“ عرض کیا: بتائیے اگر وہ اس کی بھی طاقت نہ رکھے یا نہ کر سکے؟ فرمایا: ”پھر اسے چاہیے کہ نیکی کا حکم دے۔“ عرض کیا: اگر وہ اس کی بھی طاقت نہ رکھے یا نہ کر سکے؟ فرمایا: ”(پھر کم از کم) برائی سے باز رہے بلاشبہ یہ بھی اس کے لیے صدقہ ہے۔“

۱۴۴۔ بَابُ مَنْ دَعَا اللَّهَ أَنْ يُحَسِّنَ خُلُقَهُ

جو شخص اللہ تعالیٰ سے اچھے اخلاق کی دعا کرے

۳۰۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَرَارِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعِ التَّنُوخِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَكْثُرُ أَنْ يَدْعُو: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الصَّحَّةَ، وَالْعِفَّةَ، وَالْأَمَانَةَ، وَحُسْنَ الْخُلُقِ، وَالرِّضَا بِالْقَدَرِ)).

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الصَّحَّةَ، وَالْعِفَّةَ، وَالْأَمَانَةَ، وَحُسْنَ الْخُلُقِ، وَالرِّضَا بِالْقَدَرِ)) ”اے اللہ! میں تجھ سے تندرستی، پاکدامنی، امانت داری، اچھے اخلاق اور تقدیر پر راضی رہنے کا سوال کرتا ہوں۔“

۳۰۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ بَابُوَسَ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقُلْنَا: يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ! مَا كَانَ خُلُقُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَتْ: كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ، تَقْرُؤُونَ سُورَةَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَتْ: أَفَرَأُ؟ ((قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ)) (۲۳/المؤمنون: ۱)، قَالَ يَزِيدُ: فَقَرَأْتُ: ((قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ)) (۲۳/المؤمنون: ۱) إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى: ((لَفَرُوجِهِمْ حَافِظُونَ)) (۲۳/المؤمنون: ۵)، قَالَتْ: هَكَذَا كَانَ خُلُقُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

(۳۰۶) [صحیح] صحیح البخاری: ۶۰۲۲؛ صحیح مسلم ۱۰۰۸۔

(۳۰۷) [ضعیف] الدعاء للطبرانی: ۱۶۰۶؛ مسند البزار: ۳۱۸۷۔

(۳۰۸) [ضعیف] المستدرک للحاکم: ۲/۳۹۲۔

جناب یزید بن ابیہنوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم نے عرض کیا: اے ام المؤمنین! رسول کریم ﷺ کا اخلاق کیسا تھا۔ انہوں نے فرمایا: آپ کا اخلاق قرآن تھا، کیا تم سورۃ مومنون پڑھتے ہو؟ فرمایا: پڑھو: ﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ﴾ یقیناً مومن فلاح پا گئے۔ یزید بن ابیہنوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر میں نے ﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ﴾ سے لے کر ﴿هُمْ لَفِرُّوْهُمْ حَفِظُوْنَ﴾ ”وہ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔“ تک تلاوت کی، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یہی رسول اللہ ﷺ کا اخلاق تھا۔

۱۴۵۔ بَابُ: لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ

مومن طعن دینے والا نہیں ہوتا

۳۰۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الْفَدَيْكِ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: مَا سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ ﷺ لَا عِنَّا أَحَدًا قَطُّ، لَيْسَ إِنْسَانًا. وَكَانَ سَالِمٌ يَقُولُ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ ﷺ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَكُونَ لَعَّانًا)).

جناب سالم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو میں نے کبھی بھی کسی پر لعنت کرتے ہوئے نہیں سنا، وہ انسان خواہ کتنا ہی بُرا کیوں نہ ہو، سالم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”مومن کے شایانِ شان نہیں کہ وہ لعنت کرنے والا ہو۔“

۳۱۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَزَارِيُّ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ مَبِشَّرٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ، وَلَا الصَّيَّاحَ فِي الْأَسْوَاقِ)). سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ فحش گو، تکلفاً فحش گوئی کرنے والے اور بازاروں میں چیخنے چلانے والے انسان کو پسند نہیں کرتا۔“

۳۱۱ وَعَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ يَهُودًا أَتَوْا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَعَلَيْكُمْ، وَلَعَنَكُمْ اللَّهُ، وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ، قَالَ: ((مَهْلًا يَا عَائِشَةُ ااعْلَيْكَ بِالرَّفْقِ، وَإِيَّاكَ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ))، قَالَتْ: أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ: ((أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ؟ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ، فَيُسْتَجَابُ لِي فِيهِمْ، وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ کچھ یہودی نبی ﷺ کے پاس آئے انہوں نے کہا: السام علیکم (تم پر موت پڑے) تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب میں کہا: تم پر موت پڑے اور اللہ تعالیٰ تم پر لعنت کرے اور اس کا غضب ہو۔ آپ ﷺ

۳۰۹ [حسن] جامع الترمذی: ۲۰۱۹؛ المستدرک للحاکم: ۱/۴۷۔

۳۱۰ [ضعیف] الصمت لابن أبي الدنيا: ۳۴۰؛ سنن أبي داود: ۴۷۹۱؛ مسند أحمد: ۵/۲۰۲۔

۳۱۱ صحیح البخاری: ۶۰۳۰۔ کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

نے فرمایا: ”اے عائشہ! ٹھہر جاؤ، نرمی کو لازم پکڑو اور سختی اور بدگوئی سے بچو۔“ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: کیا آپ نے نہیں سنا انہوں نے کیا کہا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم نے نہیں سنا کہ میں نے کیا جواب دیا ہے، میں نے (علیکم) (یعنی تم پر بھی کہ کر) ان کی بدعائیں پر لوٹا دی، میری بددعا ان کے بارے میں قبول ہوگی ان کی بددعا میرے بارے میں قبول نہیں ہوگی۔“

(۳۱۲) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ، وَلَا اللَّعَّانِ، وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيءِ)).

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”مومن طعن کرنے والا، لعنت کرنے والا، فحش گوار اور بد زبان نہیں ہوتا۔“

(۳۱۳) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ سَلْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَتَّبِعُنِي لِذِي الْوَجْهِينِ أَنْ يَكُونَا أَمِينًا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”دوڑنے آدمی کے لیے ممکن نہیں کہ وہ امانت دار ہو۔“

(۳۱۴) (ث: ۷۲) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أَلَامَ أَخْلَاقِ الْمُؤْمِنِ الْفُحْشُ.

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مومن کا زیادہ قابل ملامت اخلاق فحش گوئی ہے۔

(۳۱۵) (ث: ۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ الْكَنْدِيِّ الْكُوفِيُّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ﷺ، يَقُولُ: لُعِنَ اللَّعَّانُونَ.

جناب عبید کندی کوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: بہت زیادہ لعنت کرنے والے ملعون ہیں۔ جناب مروان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو لوگوں پر (بلا وجہ) لعنت کرتے ہیں۔

۱۴۶۔ بَابُ: اللَّعَّانُ

لعنت کرنے والے کے بیان میں

(۳۱۶) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ

(۳۱۲) [صحیح] مسند أحمد: ۱/۴۱۶؛ المستدرک للحاکم: ۱/۱۲؛ صحیح ابن حبان: ۱۹۲۔

(۳۱۳) [حسن] مسند أحمد: ۲/۲۸۹؛ السنن الکبری للبیہقی: ۱۰/۲۴۶۔

(۳۱۴) [صحیح] مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۵۳۲۶۔

(۳۱۵) [ضعیف] (۳۱۶) صحیح مسلم: ۲۵۹۸؛ سنن ابی داود: ۴۹۰۷۔

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ اللَّعَّانِينَ لَا يَكُونُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُهَدَاءَ، وَلَا شَفَعَاءَ))

سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”بہت زیادہ لعنت کرنے والے قیامت کے دن نہ گواہ بن سکیں گے اور نہ سفارش۔“

(۴۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا يَنْبَغِي لِلصَّدِيقِ أَنْ يَكُونَ لَعَّانًا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”صدیق کے شایان شان نہیں کہ وہ لعنت کرنے والا ہو۔“ (۴۱۸) (ث: ۷۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ، عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ: مَا تَلَاعَنَ قَوْمٌ قَطُّ إِلَّا حَقَّ عَلَيْهِمُ اللَّعْنَةُ.

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو لوگ آپس میں لعنت کرتے ہیں تو لعنت ان پر عائد ہو جاتی ہے۔

۱۴۷ - بَابُ: مَنْ لَعَنَ عَبْدَهُ فَأَعْتَقَهُ

جس نے اپنے غلام پر لعنت کی پھر اسے آزاد کر دیا

(۴۱۹) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الْقَيْسِ، عَنْ شَرِيحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَعَنَ بَعْضَ رَقِيقِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا أَبَا بَكْرٍ! اللَّعَّانُونَ وَالصَّدِيقُونَ؟ كَلَّا وَرَبِّ الْكُعْبَةِ)) مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، فَأَعْتَقَ أَبُو بَكْرٍ يَوْمَئِذٍ بَعْضَ رَقِيقِهِ، ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: لَا أَعُودُ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے کچھ غلاموں پر لعنت کی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اے ابوبکر! رب کعبہ کی قسم! لعنت کرنے والے اور صدیق لوگ ہرگز نہیں (جمع ہو سکتے)۔“ آپ نے دو یا تین مرتبہ یہ فرمایا، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسی دن اپنے (ان) بعض غلاموں کو آزاد کر دیا پھر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میں دوبارہ ایسا نہیں کروں گا۔

۱۴۸ - بَابُ: اَلتَّلَاعُنْ بِلَعْنَةِ اللَّهِ وَبِغَضَبِ اللَّهِ وَبِالنَّارِ

اللہ کی لعنت، اللہ کے غضب اور جہنم کے الفاظ میں لعنت کرنا

(۴۲۰) حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تَلَاعُنُوا بِلَعْنَةِ اللَّهِ، وَلَا بِغَضَبِ اللَّهِ، وَلَا بِالنَّارِ)).

(۴۱۷) صحيح مسلم: ۲۵۹۷؛ مسند أحمد: ۲/۳۳۷.

(۴۱۸) [صحيح] مصنف عبد الرزاق: ۱۹۵۳۵؛ مصنف ابن أبي شيبة: ۳۷۳۴۱.

(۴۱۹) [صحيح] شعب الإيمان للبيهقي: ۵۱۵۴.

(۴۲۰) [ضعيف] مسند أحمد: ۱۵/۵؛ سنن أبي داود: ۴۹۰۶؛ جامع الترمذي: ۱۹۷۶. كتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

سیدنا سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تم آپس میں اللہ کی لعنت کے ساتھ لعنت نہ کرو اور نہ اللہ کے غضب کے ساتھ اور نہ ہی جہنم کے ساتھ۔“

۱۴۹۔ بَابُ لَعْنِ الْكَافِرِ

کافر پر لعنت کرنے کے بیان میں

(۲۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اذْعُ اللَّهُ عَلَى الْمُشْرِكِينَ، قَالَ: ((إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لَعَنًا، وَلَكِنْ بُعِثْتُ رَحْمَةً)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! آپ مشرکین کے لیے بددعا فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک میں لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا میں تو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔“

۱۵۰۔ بَابُ النَّمَامِ

چغل خور کے بیان میں

(۲۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامٍ: كُنَّا مَعَ حَدِيقَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ رَجُلًا يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ حَدِيقَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ)).

جناب ہمام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، پس ان سے کہا گیا کہ ایک شخص سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ تک باتیں پہنچاتا ہے تو سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔

(۲۲۳) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حُثَيْمٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخِيَارِكُمْ؟)) قَالُوا: بَلَى، قَالَ: ((الَّذِينَ إِذَا رُؤُوا ذُكِرَ اللَّهُ، أَقْلًا أُخْبِرُكُمْ بِشَرِّكُمْ؟)) قَالُوا: بَلَى، قَالَ: ((الْمَشَاوُونَ بِالنَّمِيمَةِ، الْمُفْسِدُونَ بَيْنَ الْأَحِبَّةِ، الْبَاغُونَ الْبِرَاءَ الْعَنَتُ)).

سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں تمہارے بہترین لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟“ صحابہ کرام نے عرض کیا: کیوں نہیں (ضرور بتائیے) آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ وہ لوگ ہیں جنہیں دیکھ کر اللہ تعالیٰ

یاد آجائے، (پھر فرمایا:) کیا بھلا میں تمہیں تمہارے بدترین لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟“ صحابہ نے عرض کیا: کیوں نہیں (ضرور بتلائے) آپ ﷺ نے فرمایا: ”چغلی لے کر چلنے والے، دوستوں کے درمیان فساد ڈالنے والے، فساد اور بد کاری کا طالب۔“

۱۵۱۔ بَابُ: مَنْ سَمِعَ بِفَاحِشَةٍ فَأَفْشَاهَا

جس نے فحش بات سنی اور اسے پھیلا دیا

(۳۲۴) (ث: ۷۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَبِي ثَوْبٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ كُرَيْبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: الْقَائِلُ الْفَاحِشَةَ، وَالَّذِي يُشِيعُ بِهَا، فِي الْإِثْمِ سَوَاءٌ.

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: فحش گوئی کرنے والا اور جو اسے پھیلاتا ہے گناہ میں (دونوں) برابر ہیں۔

(۳۲۵) (ث: ۷۶) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ شُبَيْلِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: كَانَ يُقَالُ: مَنْ سَمِعَ بِفَاحِشَةٍ فَأَفْشَاهَا، فَهُوَ فِيهَا كَالَّذِي أَبْدَاهَا.

جناب شبیل بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہا جاتا تھا کہ جس نے کوئی فحش بات سنی پھر اسے پھیلا دیا تو وہ اسی شخص جیسا ہے جس نے اس کا آغاز کیا۔

(۳۲۶) (ث: ۷۷) حَدَّثَنَا قَيْصَةُ، أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، أَنَّهُ كَانَ يَرَى النَّكَالَ عَلَى مَنْ أَشَاعَ الزُّنَا، يَقُولُ: أَشَاعَ الْفَاحِشَةَ.

جناب عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اس شخص پر سزا (ضروری) سمجھتے تھے جس نے زنا کو پھیلا دیا اور وہ کہتے تھے کہ اس نے فاحشی کو پھیلا دیا۔

۱۵۲۔ بَابُ: الْعِيَابُ

عیب جوئی کرنے والے کے بیان میں

(۳۲۷) (ث: ۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُمَرَ بْنِ طَلْحَانَ، عَنْ أَبِي نَحْيٍ حَكِيمٍ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: لَا تَكُونُوا عَجَلًا مَذَائِيعَ بُذْرًا، فَإِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ بَلَاءٌ مُبَرِّحًا مُكَلِّحًا، وَأُمُورًا مُتَمَاجِلَةً رُدُّحًا.

(۳۲۴) [حسن] مسند أبی یعلیٰ: ۵۴۹؛ شعب الإيمان للبيهقي: ۹۳۸۸۔

(۳۲۵) [صحیح] الزهد للامام وكيع: ۴۵۰؛ الزهد للامام هناد: ۱۴۰۱۔

(۳۲۶) [صحیح] و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

جناب حکیم بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم جلد باز، برائی کو پھیلانے والے، اور رازوں کو فاش کرنے والے نہ بنو کیونکہ تمہارے بعد سخت تھکا دینے والی اور غمگین کرنے والی آزمائش اور نہ فتنہ ہونے والے فتنے ہوں گے۔

(۳۲۸) (ت: ۷۹) حَدَّثَنَا يَشْرُبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي يَحْيَى، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَذْكُرَ عُيُوبَ صَاحِبِكَ، فَادْكُرْ عُيُوبَ نَفْسِكَ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب تو اپنے ساتھی کے عیوب بیان کرنے کا ارادہ کرے تو اپنے عیبوں کو یاد کر۔ (۳۲۹) (ت: ۸۰) حَدَّثَنَا يَشْرُبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَوْدُودٍ، عَنْ زَيْدِ مَوْلَى قَيْسِ الْحَدَّاءِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ﴾ (۴۹/الحجرات: ۱۱)، قَالَ: لَا يَطْمَعَنَّ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت: ﴿وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ﴾ ”اپنی جانوں کو عیب نہ لگاؤ“ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا تم ایک دوسرے پر طعن زنی نہ کرو۔

(۳۳۰) (ت: ۸۱) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا دَاوُدُ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو جَبْرِ بَنُ الصُّحَاكِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: فِينَا نَزَلَتْ - فِي بَنِي سَلَمَةَ - : ﴿وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ﴾ (۴۹/الحجرات: ۱۱)، قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَيْسَ مِنَّا رَجُلٌ إِلَّا لَهُ اسْمَانِ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: ((يَا فُلَانُ!))، فَيَقُولُونَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهُ يَغْضَبُ مِنْهُ.

جناب ابو جبرہ بن ضحاک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آیت: ﴿وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ﴾ ”ایک دوسرے کو بُرے ناموں سے مت پکارو“ ہم بنی سلمہ کے بارے میں نازل ہوئی، رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم میں سے ہر شخص کے دو دو نام تھے نبی ﷺ کسی کو آواز دیتے کہ ”اے فلاں!“ تو لوگ کہتے: اے اللہ کے رسول! وہ تو اس نام سے ناراض ہوتا ہے (اس پر آیت بالا نازل ہوئی)۔

(۳۳۱) (ت: ۸۱) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ: لَا أَدْرِي أَيُّهُمَا جَعَلَ لِصَاحِبِهِ طَعَامًا، ابْنُ عَبَّاسٍ أَوْ ابْنُ عُمَرَ، فَبَيْنَا الْجَارِيَةُ تَعْمَلُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ إِذْ قَالَ أَحَدُهُمْ لَهَا: يَا زَانِيَةً! فَقَالَ: مَهْ، إِنْ لَمْ تَحْذَكِ فِي الدُّنْيَا تَحْذَكِ فِي الْآخِرَةِ، قَالَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ

(۳۲۸) [ضعيف] شعب الإيمان للبيهقي: ۶۷۵۸۔

(۳۲۹) [ضعيف] المستدرک للحاکم: ۴۶۳/۲؛ شعب الإيمان للبيهقي: ۶۷۵۱۔

(۳۳۰) [صحيح] جامع الترمذی: ۳۲۶۸؛ سنن أبي داود: ۴۹۶۲؛ سنن ابن ماجه: ۳۷۴۱۔

(۳۳۱) [حسن]

كَانَ كَذَاكَ؟ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ. ابْنُ عَبَّاسٍ الَّذِي قَالَ: إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ.

جناب عکرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نہیں جانتا کہ سیدنا ابن عباس یا سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما ان دونوں میں سے کس نے اپنے ساتھی کے لیے کھانا تیار کیا، اسی دوران ایک لونڈی ان کے سامنے کام کر رہی تھی کہ ان میں سے کسی نے اس لونڈی کو کہا: اے بدکارہ! دوسرے نے کہا: ٹھہر جاؤ، اگر اس بات نے تم کو دنیا میں حد نہ لگائی تو آخرت میں ضرور حد لگائے گی، اس نے کہا: بتائیے اگر یہ واقعی اسی طرح ہو؟ اس نے کہا: بے شک اللہ تعالیٰ فحش گو اور تکلفاً فحش گو بننے والے کو ناپسند کرتا ہے۔ یہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما تھے جنہوں نے فرمایا کہ بے شک اللہ فحش گو اور تکلفاً فحش گو بننے والے کو ناپسند کرتا ہے۔

(۳۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ، وَلَا اللَّعَّانِ، وَلَا الْفَاحِشِ، وَلَا الْبَذِيءِ)).

سیدنا عبد اللہ بن مرثدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”مومن طعن کرنے والا، لعنت کرنے والا، فحش گو اور بد زبان نہیں ہوتا“

۱۵۳۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّمَادُحِ

ایک دوسرے کی تعریف کرنے کے بیان میں

(۳۳۳) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ ﷺ، أَنَّ رَجُلًا ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَثْنَى عَلَيْهِ رَجُلٌ خَيْرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَبِحَكَ قَطَعْتُ عَنْقَ صَاحِبِكَ)) يَقُولُ لَهُ مِرَارًا، ((إِنْ كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ: أَحْسِبُ كَذَا وَكَذَا، إِنْ كَانَ يَرَى أَنَّهُ كَذَلِكَ، وَحَسْبِيهِ اللَّهُ، وَلَا يَزُكِّي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا)).

سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے ایک شخص کا ذکر کیا گیا، ایک (دوسرے) شخص نے اس کی عمدہ تعریف کر دی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تجھ پر افسوس ہے تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ ڈالی۔“ آپ ﷺ نے کئی بار اس طرح فرمایا۔ اگر تم میں سے کسی نے تعریف کرنی ہی ہو تو یوں کہے کہ میرے خیال میں وہ ایسا ہے، بشرطیکہ وہ سمجھتا ہو کہ واقعی وہ ایسا ہے اور (یہ بھی کہے کہ) اس کا حساب لینے والا اللہ تعالیٰ ہے، (یاد رکھنا!) وہ اللہ کے سامنے کسی کی پاکیزگی نہ بیان کرے۔

(۳۳۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ: حَدَّثَنِي بَرِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بَرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى ﷺ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ رَجُلًا يَثْنِي عَلَى رَجُلٍ وَيُطْرِيهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَهْلَكُكُمْ - أَوْ قَطَعُكُمْ - ظَهَرَ الرَّجُلُ)).

(۳۳۲) [صحیح] جامع الترمذی: ۱۹۷۷ - (۳۳۳) صحیح البخاری: ۶۰۶۱؛ صحیح مسلم: ۳۰۰۰۔

(۳۳۴) صحیح البخاری: ۶۰۶۰؛ صحیح مسلم: ۳۰۰۱۔

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو سنا جو دوسرے شخص کی تعریف کر رہا تھا اور تعریف میں مبالغہ کر رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے اس کو ہلاک کر ڈالا۔“ یا فرمایا کہ ”تم نے اس شخص کی کمر توڑ دی۔“

(۲۲۵) (ت: ۸۲) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَأَتَانِي رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ فِي وَجْهِهِ، فَقَالَ: عَقَرَتِ الرَّجُلُ، عَقَرَكَ اللَّهُ.

جناب ابراہیم تیممی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کی اس کے منہ پر ہی تعریف کر دی، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نے اس کی ٹانگیں کاٹ دی ہیں اللہ تیری ٹانگیں کاٹے۔

(۲۲۶) (ت: ۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ، عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: الْمَذْحُ ذَنْبٌ. قَالَ مُحَمَّدٌ: يَعْنِي إِذَا قِيلَهَا.

جناب زید بن اسلم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: تعریف کرنا گویا ذبح کر دینا ہے۔ امام بخاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مطلب یہ ہے کہ جب (ممدوح) اس (تعریف) کو قبول کرے۔

۱۵۴۔ بَابُ: مَنْ أَتَانِي عَلَى صَاحِبِهِ إِنْ كَانَ آمِنًا بِهِ

جس نے اپنے دوست کی تعریف کی بشرطیکہ وہ اس (تعریف کی خرابی) سے مامون ہو

(۲۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((نِعَمَ الرَّجُلُ أَبُو بَكْرٍ، نِعَمَ الرَّجُلُ عُمَرُ، نِعَمَ الرَّجُلُ أَبُو عُبَيْدَةَ، نِعَمَ الرَّجُلُ أُسَيْدُ بْنُ حُصَيْنٍ، نِعَمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شِمَاسٍ، نِعَمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْجُمُوحِ، نِعَمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ))، قَالَ: ((وَبِنَسَ الرَّجُلُ فَلَانٌ، وَبِنَسَ الرَّجُلُ فَلَانٌ)) حَتَّى عَدَّ سَبْعَةً.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”ابو بکر رضی اللہ عنہ اچھے آدمی ہیں، عمر رضی اللہ عنہ اچھے آدمی ہیں، ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ اچھے آدمی ہیں، اسید بن حنظلہ رضی اللہ عنہ اچھے آدمی ہیں، ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ اچھے آدمی ہیں، معاذ بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ اچھے آدمی ہیں، معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اچھے آدمی ہیں۔“ پھر فرمایا: ”فلاں شخص برا ہے، فلاں شخص برا ہے۔“ یہاں تک کہ سات نام گئے۔

(۲۲۵) [حسن] مصنف ابن أبي شيبة: ۲۶۲۶۲۔

(۲۲۶) [صحيح] مصنف ابن أبي شيبة: ۲۶۲۶۳۔

(۲۲۷) [صحيح] السنن الكبرى للنسائي: ۸۱۸۶؛ صحيح ابن حبان: ۷۱۲۹؛ جامع الترمذي: ۳۷۹۵۔

(۳۳۸) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((بَنَسَ ابْنُ الْعُشَيْرَةِ))، فَلَمَّا دَخَلَ هَشَّ لَهُ وَانْبَسَطَ إِلَيْهِ، فَلَمَّا خَرَجَ الرَّجُلُ اسْتَأْذَنَ آخَرُ، قَالَ: ((نَعَمْ ابْنُ الْعُشَيْرَةِ))، فَلَمَّا دَخَلَ لَمْ يَنْبَسِطْ إِلَيْهِ كَمَا انْبَسَطَ إِلَى الْآخَرِ، وَلَمْ يَهْشَ إِلَيْهِ كَمَا هَشَّ لِلْآخَرِ، فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قُلْتُ لِفُلَانٍ ثُمَّ هَشَّشْتُ إِلَيْهِ، وَقُلْتُ لِفُلَانٍ وَلَمْ أَرَكَ صَنَعْتَ مِثْلَهُ؟ قَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْ اتَّقَى لِفُحْشِهِ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک آدمی نے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ اپنے قبیلے کا برا آدمی ہے۔“ پھر جب وہ اندر آ گیا تو آپ ﷺ نے کھل کر بشارت کے ساتھ اس سے بات چیت کی، جب وہ چلا گیا تو ایک دوسرے آدمی نے اجازت مانگی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ اپنے قبیلے کا اچھا آدمی ہے۔“ جب وہ اندر آیا تو اس سے نہ تو اس طرح کھل کر بات کی جس طرح پہلے سے کی تھی اور نہ ہی اس طرح بشارت سے پیش آئے جس طرح پہلے سے پیش آئے تھے، جب وہ چلا گیا تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فلاں آدمی (پہلے آدمی) کے بارے میں ایسا فرمایا پھر اس کے ساتھ خوش ہو کر بات کی اور اس دوسرے آدمی کے بارے میں یہ فرمایا لیکن اس سے اس طرح کا معاملہ نہیں کیا جیسے پہلے شخص سے کیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے عائشہ! بے شک لوگوں میں سے بدترین شخص وہ ہے جس کی فحش کلامی کی وجہ سے بچا جائے۔“

۱۵۵۔ بَابُ يُحْتَنِي فِي وُجُوهِ الْمَدَّاحِينَ التُّرَابَ

تعریف کرنے والوں کے چہروں پر مٹی ڈالی جائے

(۳۳۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ: قَامَ رَجُلٌ يُثْنِي عَلَى أَمِيرٍ مِنَ الْأَمْراءِ، فَجَعَلَ الْمَقْدَادُ يُحْتَنِي فِي وَجْهِهِ التُّرَابَ، وَقَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَحْتَنِي فِي وَجُوهِ الْمَدَّاحِينَ التُّرَابَ.

جناب ابو معمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کھڑے ہو کر کسی حاکم کی تعریف کرنے لگا تو سیدنا مقداد رضی اللہ عنہ نے تعریف کرنے والے کے منہ میں مٹی ڈالنا شروع کر دی اور فرمایا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے کہ تعریف کرنے والے کے مونہوں میں مٹی ڈالیں۔

(۳۴۰) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، أَنَّ

(۳۳۸) [ضعیف] مسند أحمد: ۶/۱۵۸؛ مسند الشهاب: ۱۱۲۴۔

(۳۳۹) صحيح مسلم: ۳۰۰۲؛ جامع الترمذی: ۲۳۹۳؛ سنن ابن ماجه: ۳۷۴۲۔

(۳۴۰) [صحیح] مسند أحمد: ۲/۹۴؛ مصنف ابن أبي شيبة: ۲۶۲۶۸؛ صحيح ابن حبان: ۵۷۶۹۔ کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

رَجُلًا كَانَ يَمْدَحُ رَجُلًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَجَعَلَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَخْتُو التُّرَابَ نَحْوَهُ، وَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَاحِينَ، فَاحْتُوا فِي وَجُوهِهِمُ التُّرَابَ)).

جناب عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس کسی دوسرے آدمی کی تعریف کر رہا تھا۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کے منہ کی طرف مٹی پھینکنا شروع کر دی اور کہا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے: ”جب تم تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے چہروں پر مٹی ڈالو۔“

(۳۴۱) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ أَبِي رَجَاءٍ، عَنْ مِخْجَنِ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَجَاءٌ: أَقْبَلْتُ مَعَ مِخْجَنِ ذَاتَ يَوْمٍ حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى مَسْجِدِ أَهْلِ الْبَصْرَةِ، فَإِذَا بُرَيْدَةُ الْأَسْلَمِيِّ عَلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ جَالِسٌ، قَالَ: وَكَانَ فِي الْمَسْجِدِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: سُكْبَةُ، يُطِيلُ الصَّلَاةَ، فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى بَابِ الْمَسْجِدِ - وَعَلَيْهِ بُرْدَةٌ - وَكَانَ بُرَيْدَةُ صَاحِبَ مَزَاحَاتٍ، فَقَالَ: يَا مِخْجَنُ! انْصَلِّيْ كَمَا يُصَلِّي سُكْبَةُ؟ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ مِخْجَنٌ، وَرَجَعَ، قَالَ: قَالَ مِخْجَنٌ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِي، فَانْطَلَقْنَا نَمْشِي حَتَّى ضَعِدْنَا أُحُدًا، فَأَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ: ((وَبُلُ أُمَّهَا مِنْ قَرْيَةٍ، يَتْرُكُهَا أَهْلُهَا تَمَّا عَمَرَ مَا تَكُونُ، يَأْتِيهَا الذَّجَالُ، فَيَجِدُ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِهَا مَلَكًا، فَلَا يَدْخُلُهَا)) ثُمَّ انْحَدَرَ حَتَّى إِذَا كُنَّا فِي الْمَسْجِدِ، رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا يُصَلِّي، وَيَسْجُدُ، وَيَرْكَعُ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ هَذَا؟)) فَأَخَذْتُ أَطْرِيهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذَا فُلَانٌ، وَهَذَا فُلَانٌ. فَقَالَ: ((أَمْسِكْ، لَا تُسْمِعْهُ فَتَهْلِكُ)). قَالَ: فَانْطَلَقَ يَمْشِي حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْدَ حُجْرِهِ لَكِنَّهُ نَفَضَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنْ خَيْرَ دِينِكُمْ أَيْسَرُهُ، إِنْ خَيْرَ دِينِكُمْ أَيْسَرُهُ)) ثَلَاثًا.

جناب رجاء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن سیدنا محسن المسلمی رضی اللہ عنہ کے ساتھ آیا یہاں تک کہ ہم اہل بصرہ کی مسجد تک جا پہنچے وہاں دیکھا کہ سیدنا بریدہ المسلمی رضی اللہ عنہ مسجد کے ایک دروازے کے پاس تشریف فرما ہیں اور مسجد میں ایک سکہ نامی شخص تھا جو بڑی لمبی نماز پڑھ رہا تھا جب ہم مسجد کے دروازے پر پہنچے اس وقت سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ پر ایک چادر تھی وہ بڑے بڑے مزاح اور دل لگی کرنے والے آدمی تھے، انھوں نے کہا: اے محسن! کیا آپ بھی ایسی نماز پڑھ لیتے ہو جیسی سکہ پڑھتا ہے؟ سیدنا محسن رضی اللہ عنہ نے انہیں کوئی جواب نہ دیا اور واپس چلے آئے۔ رجاء رضی اللہ عنہ نے کہا: سیدنا محسن رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا ہم چلتے رہے یہاں تک کہ احد پہاڑ پر چڑھ گئے آپ ﷺ نے مدینہ کی طرف رخ کیا اور فرمایا: ”اس بستی والوں کا برا حال ہو گا اس کے رہنے والے اسے اس وقت چھوڑ دیں گے جب یہ بستی خوب آباد ہوگی اس کے پاس دجال آئے گا وہ ہر دروازے پر ایک فرشتہ پائے گا لہذا وہ اس میں داخل نہیں ہو سکے گا۔“ پھر آپ ﷺ احد پہاڑ سے اترے یہاں تک کہ ہم لوگ مسجد میں آ گئے رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو نماز پڑھ رہا تھا، رکوع وسجدہ کر رہا تھا۔ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”یہ کون ہے؟“ میں نے مبالغہ کے ساتھ اس کی تعریف شروع کر دی، عرض کیا: اے اللہ کے

رسول! یہ فلاں ہے، یہ فلاں ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”ٹھہر جا، اسے نہ سناؤ ورنہ اسے ہلاک کر دو گے۔“ سیدنا یحییٰ نے کہا: پھر آپ ﷺ چل پڑے یہاں تک کہ جب اپنے حجرے کے پاس پہنچے تو آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ جھاڑے پھر فرمایا: ”بے شک تمہارے دین میں سب سے بہتر عمل وہ ہے جو آسان تر ہو، بے شک تمہارے دین میں سب سے بہتر عمل وہ ہے جو آسان تر ہو۔“ یہ جملہ تین بار فرمایا۔

۱۵۶۔ بَابُ: مَنْ مَدَحَ فِي الشَّعْرِ

جو شخص شعروں میں تعریف کرے

(۳۴۲) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ سَرِيعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَدْ مَدَحْتُ رَبِّي تَعَالَى بِمَحَامِدٍ وَمِدَحٍ، وَإِيَّاكَ. فَقَالَ: ((أَمَّا إِنَّ رَبَّكَ يُحِبُّ الْحَمْدَ))، فَجَعَلْتُ أَنْشُدُهُ، فَاسْتَأْذَنَ رَجُلٌ طَوَالَ أَصْلَعٍ، فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أُسْكُتْ))، فَدَخَلُ، فَتَكَلَّمْتُ سَاعَةً ثُمَّ خَرَجَ، فَأَنْشُدْتُهُ، ثُمَّ جَاءَ فَسَكَّنَتْنِي، ثُمَّ خَرَجَ، فَعَلَ ذَلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا الَّذِي سَكَّنَتْنِي لَهُ؟ قَالَ: ((هَذَا رَجُلٌ لَا يُحِبُّ الْبَاطِلَ)).

سیدنا اسود بن سریع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے مختلف انداز میں اللہ تعالیٰ کی حمد کہی ہے اور آپ کی مدح بیان کی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک تیرا رب حمد کو پسند فرماتا ہے۔“ میں نے آپ کو اشعار سنانے شروع کر دیے کہ اسی دوران ایک طویل القامت آدمی نے اندر آنے کی اجازت مانگی جس کے پیشانی کے بال اڑے ہوئے تھے آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”خاموش ہو جاؤ۔“ وہ آدمی اندر آیا کچھ دیر بات کی اور چلا گیا۔ میں نے پھر آپ کو شعر سنانا شروع کر دیے پھر وہ آدمی آیا۔ آپ نے مجھے پھر خاموش کر دیا پھر وہ چلا گیا یہ اس نے دویا تین بار کیا، میں نے عرض کیا: یہ آدمی کون ہے جس کی وجہ سے آپ نے مجھے خاموش کرا دیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ وہ شخص ہے جو بے کار اور فضول بات کو پسند نہیں کرتا۔“

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ سَرِيعٍ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: مَدَحْتُكَ وَمَدَحْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ.

سیدنا اسود بن سریع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا: میں نے آپ کی اور اللہ عزوجل کی مدح کی ہے۔

۱۵۷۔ بَابُ: إِعْطَاءُ الشَّاعِرِ إِذَا خَافَ شَرَّهُ

شاعر کو اس کے شر کے خوف کی وجہ سے کچھ دینا

(۳۴۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُجَيْدٍ

(۳۴۲) [ضعيف] حلية الأولياء لأبي نعيم: ۱/۴۶؛ مسند أحمد: ۳/۴۳۵۔

(۳۴۳) [ضعيف] السنن الكبرى للبيهقي: ۱۰/۲۴۲۔
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ الْخُزَاعِيُّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو نُجَيْدٍ، أَنَّ شَاعِرًا جَاءَ إِلَى عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ فَأَعْطَاهُ، فَقِيلَ لَهُ: تُعْطِي شَاعِرًا؟ فَقَالَ: أَبْقِي عَلَيَّ عِرْضِي.

جناب ابو نجید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شاعر سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، آپ رضی اللہ عنہ نے اسے عطیہ دیا اس پر آپ سے کہا گیا: آپ شاعر کو عطیہ دیتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: میں (میرے خرچ کر کے) اپنی عزت کی حفاظت کرتا ہوں۔

۱۵۸۔ بَابُ: لَا تُكْرِمُ صَدِيقَكَ بِمَا يَشْقُ عَلَيْهِ

اپنے دوست کا ایسا اکرام نہ کر جو اس پر شاق ہو جائے

(۳۴۴) (ث: ۸۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: كَانُوا يَقُولُونَ: لَا تُكْرِمُ صَدِيقَكَ بِمَا يَشْقُ عَلَيْهِ.

جناب محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ (اسلاف) کہا کرتے تھے کہ اپنے دوست کا ایسا اکرام نہ کر جو اس پر شاق ہو جائے۔

۱۵۹۔ بَابُ: الزِّيَارَةُ

ملاقات کرنے کا بیان

(۳۴۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سِنَانَ الشَّامِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سَوْدَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِذَا عَادَ الرَّجُلُ أَخَاهُ أَوْ زَارَهُ، قَالَ اللَّهُ لَهُ: طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ، وَتَبَوَّاتُ مَنْزِلًا فِي الْجَنَّةِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب کوئی آدمی اپنے بھائی کی عیادت کرے یا اس کی زیارت کرے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تو اچھا آدمی ہے، تیرا (عیادت کی غرض سے) چلنا بھی اچھا ہے اور تو نے جنت میں ٹھکانہ بنالیا ہے۔“

(۳۴۶) (ث: ۸۶) حَدَّثَنَا يَشْرُبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ ابْنِ شَوْذِبٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ دِينَارٍ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ: زَارَنَا سَلْمَانُ رضی اللہ عنہ مِنَ الْمَدَائِنِ إِلَى الشَّامِ مَاشِيًا، وَعَلَيْهِ كِسَاءٌ وَأَنْدَرُورْدٌ - يَغْنِي: سَرَاوِيلُ مُشَمَّرَةٌ - قَالَ ابْنُ شَوْذِبٍ: رُؤْيَى سَلْمَانَ وَعَلَيْهِ كِسَاءٌ مَطْمُومٌ الرَّأْسِ سَاقِطُ الْأُذُنَيْنِ، يَعْنِي أَنَّهُ كَانَ أَرْقَشَ. فَقِيلَ لَهُ: شَوَّهْتَ نَفْسَكَ! قَالَ: إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَةِ.

(۳۴۴) [صحيح] الزهد للامام احمد: ۱۷۷۷؛ شعب الإيمان للبيهقي: ۸۶۷۲۔

(۳۴۵) [حسن] مسند أحمد: ۳۲۶/۲؛ صحيح ابن حبان: ۲۹۶۱۔

(۳۴۶) [حسن] التواضع لابن أبي الدنيا: ۱۴۷؛ تاريخ دمشق لابن عساكر: ۴۳۲/۲۱۔

سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ مدائن سے شام تک پیدل چل کر ہماری زیارت کے لیے تشریف لائے۔ ان کے بدن پر ایک چادر اور پاجامہ تھا جس کے پانچنے چڑھے ہوئے تھے۔ ابن شوزب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو اس حال میں دیکھا گیا کہ ان پر ایک چادر تھی، سرمڑا ہوا تھا، کان لٹکے ہوئے تھے (یعنی بڑے بڑے کان تھے) کسی نے کہا: آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو بدنما بنالیا ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اصل بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے۔

۱۶۰۔ بَابُ: مَنْ زَارَ قَوْمًا فَطَعِمَ عِنْدَهُمْ

جو کسی قوم کی زیارت کے لیے گیا اور ان کے ہاں کچھ کھالیا

(۳۴۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ زَارَ أَهْلَ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَطَعِمَ عِنْدَهُمْ طَعَامًا، فَلَمَّا فَرَغَ أَمَرَ بِمَكَانٍ مِنَ الْبَيْتِ، فَتَضَخَّ لَهُ عَلَى بَسَاطٍ، فَصَلَّى عَلَيْهِ، وَدَعَا لَهُمْ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے انصار کے ایک گھرانے کی زیارت کی تو ان کے ہاں کھانا کھلایا جب آپ ﷺ (کھانے سے) فارغ ہو گئے تو گھر کی ایک جگہ کو صاف کرنے کا حکم دیا پھر (وہاں) ایک چٹائی پر ہلکا سا پانی چھڑکا گیا آپ نے اس پر نماز پڑھی اور ان کے لیے دعا مانگی۔

(۳۴۸) (ث: ۸۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَمْرِو النَّوَاسِطِيِّ، عَنْ أَبِي خَلْدَةَ قَالَ: جَاءَ عَبْدُ الْكَرِيمِ أَبُو أُمَيَّةَ إِلَى أَبِي الْعَالِيَةِ، وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ صُوفٍ، فَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ: إِنَّمَا هَذِهِ ثِيَابُ الرُّهْبَانِ، إِنْ كَانَ الْمُسْلِمُونَ إِذَا تَزَاوَرُوا تَجَمَّلُوا.

جناب ابوخلدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب ابو امیہ عبدالکریم رضی اللہ عنہ جناب ابو العالیہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان (کے بدن) پر اونی کپڑے تھے، جناب ابو العالیہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ تو راہبوں کا لباس ہے۔ بے شک مسلمان جب کسی کی زیارت کے لیے جاتے ہیں تو بن سنور کر جاتے ہیں۔

(۳۴۸ م) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ الْعُرَزَمِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ قَالَ: أَخْرَجَتْ إِلَيَّ أَسْمَاءُ رَجُلًا جَبَّ مِنْ طِبَالِيسَ عَلَيْهِ لَبَنَةٌ شَبْرٍ مِنْ دِينَاجٍ، وَإِنْ فَرَجِيهَا مَكْفُوفَانِ بِهِ، فَقَالَتْ: هَذِهِ جَبَّةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، كَانَ يَلْبَسُهَا لِلْوُفُودِ، وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ.

جناب عبداللہ رضی اللہ عنہ جو کہ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام تھے، بیان کرتے ہیں کہ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے میرے سامنے طلیسان کا (مونا اونی) جبہ نکالا جس پر ایک بالشت کی پٹی ریشم کی تھی اور اس کے دونوں چاک کھلے ہوئے تھے فرمانے لگی: یہ رسول اللہ ﷺ کا جبہ ہے جسے آپ ﷺ وفود سے ملاقات کے وقت اور جمعہ کے دن پہنا کرتے تھے۔

(۳۴۷) صحيح البخاری: ۶۰۷۰۔

(۳۴۸) [صحيح] (۳۴۸ م) صحيح مسلم: ۲۰۶۹۔

(۲۴۹) حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: وَجَدَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حُلَّةً إِسْتَبْرَقَ، فَأَتَى بِهَا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: اشْتَرِ هَذِهِ، وَالْبَسْهَا عِنْدَ الْجُمُعَةِ، أَوْ حِينَ تَقْدِمُ عَلَيْكَ الْوُفُودُ، فَقَالَ ﷺ: ((أِنَّمَا يَلْبَسُهَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ))، وَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِحُلِّهِ، فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ بِحُلَّةٍ، وَإِلَى أُسَامَةَ بِحُلَّةٍ، وَإِلَى عَلِيٍّ بِحُلَّةٍ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرْسَلْتَ بِهَا إِلَيَّ، لَقَدْ سَمِعْتُكَ تَقُولُ فِيهَا مَا قُلْتَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((تَبِعُهَا، أَوْ تَقْضِي بِهَا حَاجَتَكَ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو مولے ریشم کا ایک جبہ ملا اسے وہ نبی کریم ﷺ کے پاس لائے اور عرض کیا: آپ اسے خرید لیجئے اور اسے جمعہ یا جس وقت آپ کے پاس وود آئیں تو پہن لیا کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے تو وہ لوگ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔“ پھر اسی قسم کے جبے آپ کے پاس لائے گئے تو آپ نے ان میں سے ایک سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو، ایک سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ کو اور ایک سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے رسول اللہ! آپ نے میرے پاس یہ جبہ بھیجا ہے، حالانکہ میں اس کے بارے میں آپ سے وہ باتیں سن چکا ہوں جو آپ نے فرمائی تھیں؟ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اس کو بیچ دو یا اس کے ذریعہ اپنی کوئی ضرورت پوری کر لو۔“

۱۶۱۔ بَابُ: فَضْلُ الزِّيَارَةِ

زیارت کرنے کی فضیلت

(۲۵۰) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، وَمُؤَسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((زَارَ رَجُلٌ أَخَاهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى، فَأَرْصَدَ اللَّهُ لَهُ مَلَكًا عَلَى مَدْرَجَتِهِ، فَقَالَ: أَيْنَ تَرِيدُ؟ قَالَ: أَخَايَ فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ، فَقَالَ لَهُ عَلَيْهِ مِنَ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ: لَا، إِنِّي أُحِبُّهُ فِي اللَّهِ، قَالَ: فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكَ، إِنَّ اللَّهَ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”ایک شخص اپنے بھائی کی زیارت کے لیے کسی دوسری بستی میں گیا تو اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتے کو چوکیدار بنا کے بٹھادیا، فرشتے نے پوچھا: تمہارا کہاں کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا: اس بستی میں میرا ایک بھائی ہے۔ فرشتے نے کہا: کیا اس کا تیرے اوپر کوئی احسان ہے جس کا تو بدلہ دینے جا رہا ہے؟ اس نے کہا: نہیں، میں تو اس سے صرف اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں، فرشتے نے کہا: بے شک میں تیری طرف اللہ تعالیٰ کا قاصد ہوں کہ بے شک اللہ تعالیٰ تجھ سے اسی طرح محبت کرتا ہے جس طرح تو اس سے محبت کرتا ہے۔“

۱۶۲۔ بَابُ: الرَّجُلُ يُحِبُّ قَوْمًا وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ

جو شخص کسی قوم سے محبت کرتا ہے لیکن (عمل میں) ان تک نہیں پہنچ پاتا

(۳۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَفْعَلَ بِعَمَلِهِمْ؟ قَالَ: ((أَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ! مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ؟))، قُلْتُ: إِنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، قَالَ: ((أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ!)).

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ایک آدمی کچھ لوگوں سے محبت کرتا ہے لیکن اتنی طاقت نہیں رکھتا کہ ان کے جیسے اعمال کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابو ذر! تو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے تو محبت کرتا ہے۔“ میں نے عرض کیا: میں تو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابو ذر! تو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے تو محبت کرتا ہے۔“

(۳۵۲) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! مَتَى السَّاعَةُ؟ فَقَالَ ﷺ: ((وَمَا أَعْدَدْتُ لَهَا؟)) قَالَ: مَا أَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيرٍ إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، فَقَالَ: ((الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ)). قَالَ أَنَسٌ: فَمَا رَأَيْتُ الْمُسْلِمِينَ فَرَحُوا بَعْدَ الْإِسْلَامِ أَشَدَّ مِمَّا فَرَحُوا يَوْمَئِذٍ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! قیامت کب قائم ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟“ اس آدمی نے کہا: میں نے کوئی بڑی تیاری تو نہیں کی لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی (قیامت کے دن) اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔“ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اسلام کے بعد مسلمانوں کو کبھی بھی اتنا خوش ہوتے ہوئے نہیں دیکھا جتنا وہ اس دن خوش ہوئے۔

۱۶۳۔ بَابُ: فَضْلُ الْكَبِيرِ

بڑوں کی فضیلت کا بیان

(۳۵۳) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي صَخْرٍ، عَنْ ابْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ أَبِي

(۳۵۱) [صحيح] مسند أحمد: ۱۵۶/۵، سنن أبي داود: ۵۱۲۶۔

(۳۵۲) صحيح البخاري: ۶۱۶۷؛ صحيح مسلم: ۲۶۳۹۔

(۳۵۳) کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز
۱۷۸/۴۰ شعب الإيمان للبيهقي ۳۰۹۷۹۔

هُرَيْرَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا، وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيرَنَا، فَلَيْسَ مِنَّا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں کا حق نہیں پہچانتا وہ ہم میں سے نہیں۔“

۲۵۴ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْزَنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَتْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا، وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيرَنَا، فَلَيْسَ مِنَّا)). حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَامِرٍ يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَتْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ مِثْلَهُ.

سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ اس روایت کو نبی کریم ﷺ تک پہنچاتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں کا حق نہیں پہچانتا وہ ہم میں سے نہیں۔“

جناب عبید اللہ بن عامر رضی اللہ عنہ سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ اس حدیث کو نبی کریم ﷺ تک پہنچاتے ہیں پھر اوپر جیسی حدیث بیان کی۔

۲۵۵ وَعَنْ عُبَيْلَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَعْرِفْ حَقَّ كَبِيرَنَا، وَيَرْحَمْ صَغِيرَنَا)).

جناب عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا (عبد اللہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”وہ شخص ہم میں سے نہیں جو بڑوں کا حق نہیں پہچانتا اور چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا۔“

۲۵۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جَمِيلٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا، وَيُجِلَّ كَبِيرَنَا، فَلَيْسَ مِنَّا)).

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کیا اور ہمارے بڑوں کا احترام نہ کیا وہ ہم میں سے نہیں۔“

۱۶۴ - بَابُ إِجْلَالِ الْكَبِيرِ

بڑوں کی عزت کرنے کا بیان

۲۵۷ (ث: ۸۸) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَوْفٌ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مَخْرَاقٍ قَالَ:

۲۵۴ [صحيح] مسند أحمد: ۲/۲۲۲؛ سنن أبي داود: ۴۹۴۳۔

۲۵۵ [صحيح] مسند أحمد: ۲/۲۰۷؛ جامع الترمذي: ۱۹۲۰؛ سنن أبي داود: ۴۹۴۳۔

۲۵۶ [حسن] المعجم الكبير للطبراني: ۷۹۲۲۔

۲۵۷ [حسن] سنن أبي داود: ۴۸۴۳؛ مصنف ابن أبي شيبة: ۳۰۲۵۸۔

قَالَ أَبُو كِنَانَةَ، عَنِ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللَّهِ إِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ، وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيهِ، وَلَا الْجَافِي عَنْهُ، وَإِكْرَامَ ذِي السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ.

● سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بے شک بوڑھے مسلمان اور حامل قرآن کی عزت کرنا اگر اس میں غلو نہ کرے اور نہ ہی اس سے دوری اختیار کرے، اسی طرح عادل حکمران کی عزت کرنا بھی اللہ تعالیٰ کی تعظیم میں سے ہے۔

(۳۵۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا، وَيُوقِرْ كَبِيرَنَا)).

سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے۔“

۱۶۵۔ بَابُ: بَيِّنَاتُ الْكَبِيرِ بِالْكَلَامِ وَالسُّوَالِ

گفتگو اور سوال میں بڑا ابتدا کرے

(۳۵۹) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلَى الْأَنْصَارِ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، وَسَهْلِ بْنِ أَبِي حَنَمَةَ، أَنَّهُمَا حَدَّثَا، أَوْ حَدَّثَاهُ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ، وَمُحِيصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ، أَتَيَا خَبِيرَ فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ، فَقُتِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ، فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ سَهْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَخُوَيْصَةَ وَمُحِيصَةَ ابْنَا مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَتَكَلَّمُوا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمْ، قَبْلَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ - وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ - فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((كَبِّرِ الْكَبِيرَ)) - قَالَ يَحْيَى: لِيَلِيَ الْكَلَامَ الْأَكْبَرُ - فَتَكَلَّمُوا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمْ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَتَسْتَحِقُّونَ قِتْلَكُمْ - أَوْ قَالَ: صَاحِبَكُمْ - بِإِيمَانِ خَمْسِينَ مِنْكُمْ؟))، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَمَرْتُمْ نَرَهُ، قَالَ: ((فَتَبَرُّنَاكُمْ بِإِيمَانِ خَمْسِينَ مِنْهُمْ))، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَوَادِمُكُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ قَبْلِهِ. قَالَ سَهْلٌ: فَأَذْرَكْتُ نَافَقَةً مِنْ تِلْكَ الْإِبِلِ، فَدَخَلْتُ مِرْبَدًا لَهُمْ، فَرَكَضْتَنِي بِرِجْلَيْهَا.

سیدنا رافع بن خدیج اور سیدنا سہل بن ابی حنمہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبد اللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہما خیبر میں آئے پھر کھجوروں کے باغ میں ایک دوسرے سے الگ ہو گئے، پس عبد اللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا گیا تو عبد الرحمن بن سہل، حویصہ بن مسعود اور محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نبی ﷺ کی خدمت میں، اپنے مقتول کے بارے میں بات چیت کرنے کے لیے حاضر ہوئے، عبد الرحمن بن سہل رضی اللہ عنہ جو لوگوں میں سب سے چھوٹے تھے انہوں نے بات شروع کر دی، نبی ﷺ نے اسے

فرمایا: ”بڑے کو موقعہ دو۔“ یحییٰ رحمہ اللہ (راوی حدیث) نے کہا: یعنی بڑے کو مجھ سے بات کرنے کا موقع دو۔ پس انہوں نے اپنے مقتول کے بارے میں گفتگو کی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم اپنے میں سے پچاس آدمیوں کی قسموں کے ذریعے اپنے مقتول، یا فرمایا، اپنے ساتھی کے خون بہا کے مستحق ہو سکتے ہو؟“ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ ایسا معاملہ ہے جسے ہم نے دیکھا ہی نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر یہودی اپنے میں سے پچاس آدمیوں کی قسموں کے ذریعے تم سے بری ہو جائیں گے۔“ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ تو کافر لوگ ہیں (ان کی قسموں کا کیا اعتبار ہے؟) لہذا رسول کریم ﷺ نے اپنی طرف سے انہیں دیت ادا کر دی۔

سیدنا سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ان (دیت والے) اونٹوں میں سے ایک اونٹنی مجھے ملی میں ان کے بازوے میں داخل ہوا تو اس نے مجھے لات مار دی۔

۱۶۶۔ بَابُ: إِذَا لَمْ يَتَكَلَّمِ الْكَبِيرُ هَلْ لِلْأَصْغَرِ أَنْ يَتَكَلَّمَ؟

جب بڑا بات نہ کرے تو کیا چھوٹا بات کر سکتا ہے؟

۳۶۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَخْبِرُونِي بِشَجَرَةٍ مِثْلُهَا مِثْلُ الْمُسْلِمِ، تُؤْتِي أَكْلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا، لَا تَحُتُّ وَرَقَهَا))، فَوَقَعَ فِي نَفْسِي النَّخْلَةُ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ، وَثَمَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَلَمَّا لَمْ يَتَكَلَّمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هِيَ النَّخْلَةُ))، فَلَمَّا خَرَجْتُ مَعَ أَبِي قُلْتُ: يَا أَبَتِ! وَقَعَ فِي نَفْسِي النَّخْلَةُ، قَالَ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقُولَهَا؟ لَوْ كُنْتَ قُلْتَهَا كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: مَا مَنَعَنِي إِلَّا أَنِّي لَمْ أَرَكَ، وَلَا أَبَا بَكْرٍ نَتَكَلَّمُمَا، فَكَرِهْتُ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”مجھے ایسا درخت بتاؤ جس کی مثال مسلمان کی طرح ہے، وہ اپنے رب کے حکم سے ہمیشہ پھل لاتا رہتا ہے اور اس کا پتہ نہیں گرتا“ (ابن عمر رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں: میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے، میں نے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں بات کرنا ناپسند کیا، جب یہ دونوں بھی نہ بولے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”یہ کھجور کا درخت ہے۔“ پھر جب میں اپنے والد کے ساتھ باہر نکلا تو میں نے عرض کیا: اے ابا جان! میرے دل میں یہ آیا تھا کہ یہ کھجور کا درخت ہے۔ انھوں نے کہا: تمہیں یہ بتانے سے کس چیز نے منع کیا تھا؟ اگر تم بتا دیتے تو مجھے یہ فلاں فلاں چیز سے بھی زیادہ محبوب ہوتی۔ عرض کیا: مجھے کسی چیز نے بھی منع نہیں کیا تھا مگر میں آپ کو اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خاموش دیکھ کر خاموش رہا۔

۱۶۷۔ بَابُ: تَسْوِيدُ الْأَكْبَارِ

بڑوں کو سردار بنانے کا بیان

(۳۶۱) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ: سَمِعْتُ مُطَرِّقًا، عَنْ حَكِيمِ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ، أَنَّ أَبَاهُ أَوْصَى عِنْدَ مَوْتِهِ بَنِيهِ فَقَالَ: اتَّقُوا اللَّهَ وَسَوِّدُوا أَكْبَرُكُمْ، فَإِنَّ الْقَوْمَ إِذَا سَوَّدُوا أَكْبَرَهُمْ خَلَفُوا آبَاءَهُمْ، وَإِذَا سَوَّدُوا أَصْغَرَهُمْ أَزْرَى بِهِمْ ذَلِكَ فِي أَكْفَائِهِمْ. وَعَلَيْكُمْ بِالْمَالِ وَاضْطِنَاعِهِ، فَإِنَّهُ مَنَبْهَةٌ لِلْكَرِيمِ، وَيُسْتَفْنَى بِهِ عَنِ اللَّئِيمِ. وَإِيَّاكُمْ وَمَسْأَلَةَ النَّاسِ، فَإِنَّهَا مِنْ آخِرِ كَسْبِ الرَّجُلِ. وَإِذَا مِتُّ فَلَا تَنُوحُوا، فَإِنَّهُ لَمْ يُنَحْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. وَإِذَا مِتُّ فَادْفُنُونِي بِأَرْضٍ لَا تَشْعُرُ بِدَفْنِي بِكَرْبُنْ وَإِنِّي، فَإِنِّي كُنْتُ أَغَافِلُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ.

جناب حکیم بن قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد نے اپنی موت کے وقت اپنے بیٹوں کو وصیت کی، فرمایا: تم اللہ سے ڈرتے رہنا اور اپنے بڑے کو سردار بنانا بلاشبہ قوم جب اپنے کسی بڑے کو سردار بناتی ہے تو وہ اپنے آباء کی جانشین بنتی ہے اور جب اپنے چھوٹے کو سردار بناتی ہے تو یہ چیز انہیں ان کے ہم عصروں میں ذلیل کر دیتی ہے۔ مال کی اصلاح کا خیال رکھنا کیونکہ یہ شریف کے لیے باعث عزت ہے اور کمینے آدمی سے بے نیاز رکھتا ہے، تم لوگوں سے سوال کرنے سے بچنا کیونکہ یہ چیز انسان کے لیے مال کمانے کا آخری ذریعہ ہے، جب میں مر جاؤں تو نوحہ نہ کرنا کیونکہ رسول کریم ﷺ پر نوحہ نہیں کیا گیا، اسی طرح جب میں مر جاؤں تو مجھے ایسی جگہ دفن کرنا جس کی بکر بن وائل کو خبر نہ ہو کیونکہ زمانہ جاہلیت میں میں ان پر بے خبری میں حملہ کر دیا کرتا تھا۔

۱۶۸۔ بَابُ: يُعْطَى الثَّمَرَةُ أَصْغَرُ مَنْ حَضَرَ مِنَ الْوِلْدَانِ

موجود بچوں میں سب سے چھوٹے کو نیا پھل دیا جائے

(۳۶۲) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أُتِيَ بِالزَّهْوِ قَالَ: ((اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا، وَمَدَنَّا، وَصَاعِنَا، بَرَكَةً مَعَ بَرَكَةٍ))، ثُمَّ نَأْوِلُهُ أَصْغَرُ مَنْ يَلِيهِ مِنَ الْوِلْدَانِ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس کوئی نیا پھل لایا جاتا تو آپ ﷺ دعا فرماتے: ((اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا، وَمَدَنَّا، وَصَاعِنَا، بَرَكَةً مَعَ بَرَكَةٍ)) "اے اللہ! ہمارے شہر میں، ہمارے مد میں اور

ہمارے صاع میں برکت ہی برکت فرما۔“ پھر جو بچے آپ کے پاس موجود ہوتے ان میں سے سب سے چھوٹے کو وہ پھل عنایت فرمادیتے۔

۱۶۹۔ بَابُ: رَحْمَةُ الصَّغِيرِ

چھوٹوں پر رحم کرنے کا بیان

(۳۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ ﷺ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا، وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيرِنَا)).

جناب عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا حق نہ پہچانے۔“

۱۷۰۔ بَابُ: مُعَانَقَةُ الصَّبِيِّ

بچے سے گلے ملنے کا بیان

(۳۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةٍ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَدُعِينَا إِلَى طَعَامٍ فَإِذَا حُسَيْنٌ يَلْعَبُ فِي الطَّرِيقِ، فَأَسْرَعَ النَّبِيُّ ﷺ أَمَامَ الْقَوْمِ، ثُمَّ بَسَطَ يَدَيْهِ، فَجَعَلَ الْغُلَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَبُضَاجُكُهُ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى أَخَذَهُ، فَجَعَلَ إِحْدَى يَدَيْهِ فِي ذَقْنِهِ وَالْأُخْرَى فِي رَأْسِهِ، ثُمَّ اعْتَنَقَهُ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((حُسَيْنٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ، أَحَبُّ إِلَهُ مِنْ أَحَبِّ حُسَيْنًا، الْحُسَيْنُ سِبْطٌ مِنَ الْأَسْبَاطِ)).

سیدنا یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نکلے، ہمیں کھانے کی دعوت دی گئی تھی، رستے میں سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کھیل رہے تھے، نبی ﷺ جلدی جلدی لوگوں سے آگے بڑھے اور اپنے دونوں ہاتھ پھیلا دیے تو انھوں نے ادھر ادھر بھاگنا شروع کر دیا اور نبی ﷺ انھیں ہنسانے لگے یہاں تک کہ آپ نے ان کو پکڑ لیا، آپ نے اپنا ایک ہاتھ اس کی ٹھوڑی پر اور دوسرا اس کے سر پر رکھا پھر اسے گلے لگایا پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ”حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں، جو حسین رضی اللہ عنہ سے محبت کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرے گا۔ حسین رضی اللہ عنہ اسباط میں سے ایک سبط ہیں۔“

۱۷۱۔ بَابُ: قُبْلَةُ الرَّجُلِ الْجَارِيَةِ الصَّغِيرَةِ

آدمی کا چھوٹی بچی کا بوسہ لینے کے بیان میں

(۳۶۵) (ث: ۸۹) حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهَبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ رَأَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ يُقَبِّلُ زَيْنَبَ بِنْتَ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، وَهِيَ ابْنَتُهُ سَتِينِ أَوْ نَحْوُهُ.

جناب مخرمہ بن کبیر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کو زینب بنت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیتے ہوئے دیکھا اس وقت ان کی عمر دو سال یا اس کے لگ بھگ تھی۔

(۳۶۶) (ث: ۹۰) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُطَّافٍ، عَنْ حَفْصِ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: إِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا تَنْظُرَ إِلَى شَعْرِ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِكَ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَهْلَكَ أَوْ صَبِيَّةً، فَافْعَلْ.

امام حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تجھ سے ہو سکے تو اپنے اہل و عیال میں سے کسی کا بال بھی نہ دیکھو مگر یہ کہ وہ تمہاری بیوی ہو یا چھوٹی بچی ہو تو پھر ایسا کر سکتے ہو۔

۱۷۲۔ بَابُ: مَسْحُ رَأْسِ الصَّبِيِّ

بچے کے سر پر ہاتھ پھیرنے کا بیان

(۳۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي الْهَيْثَمِ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ: سَمِعَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوَسِّفُ، وَأَقْعِدُنِي عَلَى حَجَرِهِ، وَمَسَحَ رَأْسِي.

سیدنا یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا نام یوسف رکھا، مجھے اپنی گود میں بٹھایا اور میرے سر پر ہاتھ پھیرا۔

(۳۶۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، وَكَانَ لِي صَوَاحِبٌ يَلْعَبْنَ مَعِي، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ يَنْقِمُنَّ مِنْهُ، فَيُسَرِّبُهُنَّ إِلَيَّ، فَيَلْعَبْنَ مَعِي.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس (نکاح اور رخصتی کے بعد) گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی اور میری چند سہیلیاں تھیں وہ بھی میرے ساتھ کھیلتی تھیں، جب رسول اللہ ﷺ گھر میں تشریف لاتے تو وہ آپ ﷺ سے چھپ جاتیں پھر آپ ان کو میری طرف بلاتے تو وہ میرے ساتھ پھر کھیلنے لگ جاتیں۔

(۳۶۵) [صحیح] (۳۶۶) [صحیح]

(۳۶۷) [صحیح] المعجم للکبیر للطبرانی ۷۲۹؛ شمائل النبی ﷺ للامام الترمذی: ۳۳۸.

(۳۶۸) صحیح البخاری ۶۱۳۰؛ صحیح مسلم ۲۴۶۰؛ کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

۱۷۳۔ بَابُ: قَوْلُ الرَّجُلِ لِلصَّغِيرِ: يَا بُنَيَّ! آدمی کا کسی چھوٹے بچے کو یوں کہنا: اے میرے بیٹے

(۳۶۹) (ث: ۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ أَبِي غَنِيَّةٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الْعَجْلَانِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ: كُنْتُ فِي جَيْشِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ، فَمُتُّ فِي ابْنِ عَمِّ لِي، وَأَوْصَى بِجَمَلٍ لَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَقُلْتُ لِأَبْنِي: ادْفَعْ إِلَيَّ الْجَمَلَ، فَإِنِّي فِي جَيْشِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ: اذْهَبْ بِنَا إِلَى ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ حَتَّى نَسْأَلَهُ، فَأَتَيْنَا ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ، فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ! إِنَّ وَالِدِي تُوفَّى، وَأَوْصَى بِجَمَلٍ لَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَهَذَا ابْنُ عَمِّي، وَهُوَ فِي جَيْشِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، أَفَادْفَعْ إِلَيْهِ الْجَمَلَ؟ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: يَا بُنَيَّ! إِنَّ سَبِيلَ اللَّهِ كُلُّ عَمَلٍ صَالِحٍ، فَإِنْ كَانَ وَالِدُكَ أَوْصَى بِجَمَلِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَإِذَا رَأَيْتَ قَوْمًا مُسْلِمِينَ يَغْزُونَ قَوْمًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَادْفَعْ إِلَيْهِمُ الْجَمَلَ، فَإِنَّ هَذَا وَأَصْحَابَهُ فِي سَبِيلِ غِلْمَانٍ قَوْمٍ أَتَاهُمْ يَضَعُ الطَّاعِبُ؟

ابو عجلان محاربی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے لشکر میں تھا کہ میرا ایک چچا زاد فوت ہو گیا اور اس نے اللہ کے رستے میں اپنا ایک اونٹ دینے کی وصیت کی تھی، تو میں نے اس کے بیٹے سے کہا: وہ اونٹ مجھے دے دو میں ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے لشکر میں ہوں۔ اس نے کہا: میرے ساتھ ابن عمر کے پاس چلو تا کہ ہم ان سے دریافت کر لیں، جب ہم ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو اس نے عرض کیا: اے ابو عبد الرحمن رضی اللہ عنہ میرا والد فوت ہو چکا ہے اور اس نے اللہ کے رستے میں اپنا ایک اونٹ دینے کی وصیت کی تھی اور یہ میرا چچا زاد ہے اور ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے لشکر میں ہے، کیا میں اسے وہ اونٹ دے دوں؟ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بیٹے! بے شک ہر نیک عمل اللہ کا رستہ ہے، اگر تیرے والد نے اللہ کے رستے میں اپنا اونٹ دینے کی وصیت کی تھی تو جب تو دیکھے کہ مسلمان مشرکین سے قتال کر رہے ہیں، تو ان کو وہ اونٹ دے دینا بلاشبہ یہ صاحب اور اس کے ساتھی تو ایسی قوم کے نوجوانوں کی راہ میں (لڑ رہے) ہیں (جن میں سے ہر ایک کو فکر ہے) کہ ان میں سے کون سا حاکم بنے؟

(۳۷۰) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ وَهَبٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَرِيرًا، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ لَا يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يَرْحَمُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ)).

سیدنا جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں فرماتا۔“

(۳۷۱) (ث: ۹۲) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ قَالَ: سَمِعْتُ قَيْصَةَ بْنَ جَابِرٍ

(۳۶۹) [حسن]

(۳۷۰) صحيح البخاري: ۷۳۷۶؛ صحيح مسلم: ۲۳۱۹؛ جامع الترمذي: ۱۹۲۲۔

(۳۷۱) [حسن] مسند أحمد: ۴/ ۳۶۵؛ المعجم الكبير للطبرانی: ۲۴۷۶۔

قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: مَنْ لَا يَرْحَمُ، لَا يَرْحَمُ، وَلَا يُغْفَرُ لِمَنْ لَا يَغْفِرُ، وَلَا يُغْفَرُ عَمَّنْ لَمْ يَغْفُ، وَلَا يُوقَّ مَنْ لَا يَتَّقُ.

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص (دوسروں پر) رحم نہ کرے اس پر رحم نہیں کیا جاتا اور جو معاف نہ کرے اسے معاف نہیں کیا جاتا اور جو درگزر نہ کرے اس سے درگزر نہیں کیا جاتا اور جو خود (گناہوں سے) نہ بچے اسے (گناہوں) سے نہیں بچایا جاتا۔

۱۷۴۔ بَابُ: أَرْحَمُ مَنْ فِي الْأَرْضِ

اہل زمین پر رحم کرنے کا بیان

(۲۷۲) (ث: ۹۳) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ قَبِيصَةَ بِنِ جَابِرٍ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَا يَرْحَمُ مَنْ لَا يَرْحَمُ، وَلَا يُغْفَرُ لِمَنْ لَا يَغْفِرُ، وَلَا يَتَابُ عَلَى مَنْ لَا يَتُوبُ، وَلَا يُوقَّ مَنْ لَا يَتَّقُ.

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس پر رحم نہیں کیا جاتا جو (دوسروں) پر رحم نہ کرے اور اسے معاف نہیں کیا جاتا جو معاف نہ کرے اور اس کی توبہ قبول نہیں کی جاتی جو (دوسروں کی) توبہ قبول نہ کرے اور اسے (گناہوں سے) نہیں بچایا جاتا جو خود نہ بچے۔

(۲۷۳) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ مَخْرَاقٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي لَا ذَبْحُ الشَّاةِ فَأَرْحَمُهَا. أَوْ قَالَ: إِنِّي لَا أَرْحَمُ الشَّاةَ أَنْ أَذْبَحَهَا. قَالَ: ((وَالشَّاةُ إِنْ رَحِمْتَهَا، رَحِمَكَ اللَّهُ)) مَرَّتَيْنِ.

جناب معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بے شک جب میں بکری ذبح کرتا ہوں تو مجھے اس پر رحم آ جاتا ہے۔ یا یہ کہا کہ مجھے بکری پر رحم آ جاتا ہے کہ میں اسے ذبح کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تجھے بکری پر رحم آتا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے گا۔“ آپ ﷺ نے یہ دومرتبہ فرمایا۔

(۲۷۴) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، سَمِعْتُ أَبَا عَثْمَانَ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ إِلَّا مِنْ شَقِيٍّ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے صادق المصدق نبی ابو القاسم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”رحمت صرف بد بخت ہی کے دل سے چھینی جاتی ہے۔“

(۲۷۲) [حسن] مستند أحمد: ۴/۳۶۵؛ المعجم الكبير للطبراني: ۲۴۷۶۔

(۲۷۳) [صحيح] مستند أحمد: ۳/۴۳۶؛ المستدرک للحاکم: ۳/۵۸۶۔

(۲۷۴) [حسن] جامع الترمذی: ۱۹۲۳؛ سنن أبی داود: ۴۹۴۲۔

(۳۷۵) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: أَخْبَرَنِي قَيْسٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَرِيرٌ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ لَا يَرْحَمُهُ اللَّهُ)).

سیدنا جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں فرماتا۔“

۱۷۵۔ بَابُ: رَحْمَةُ الْعِيَالِ

اہل و عیال پر رحم کرنے کا بیان

(۳۷۶) حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَرْحَمَ النَّاسِ بِالْعِيَالِ، وَكَانَ لَهُ ابْنٌ مُسْتَرْضِعٌ فِي نَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ، وَكَانَ ظَنُّهُ قَيْتًا، وَكُنَّا نَأْتِيهِ - وَقَدْ دَخَنَ الْبَيْتُ بِإِذْنِهِ - فَيُقْبِلُهُ وَيَشْمُهُ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بچوں کے ساتھ سب سے زیادہ رحمدل تھے۔ آپ ﷺ کا بیٹا (ابراہیم) مدینہ کے گرد و نواح میں دودھ پیتا تھا۔ اس کی دایہ کا شوہر لوہا رہا۔ ہم اس (بچے) کے پاس جایا کرتے تھے اور (دایہ کے گھر کی) حالت یہ ہوتی تھی کہ اذخر گھاس کے جلانے کی وجہ سے گھر دھوئیں سے بھرا ہوتا تھا، آپ ﷺ اسے (ابراہیم) بوسہ دیتے اور سونگھتے تھے۔

(۳۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَارِثٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ وَمَعَهُ صَبِيٌّ، فَجَعَلَ يَضُمُّهُ إِلَيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَتَرْحَمُهُ؟)) قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَاللَّهُ أَرْحَمُ بِكَ مِنْكَ بِهِ، وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس کے ساتھ ایک بچہ بھی تھا اس نے اپنے بچے کو (محبت کی وجہ سے) سینے سے چمٹانے لیا تو نبی کریم ﷺ فرمایا: ”کیا تو اس پر رحم کرتا ہے؟“ اس نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ تیرے ساتھ اس سے زیادہ رحم کرنے والا ہے وہ سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔“

۱۷۶۔ بَابُ: رَحْمَةُ الْبَهَائِمِ

جانوروں پر رحم کرنے کا بیان

(۳۷۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((يَسْمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقِ اشْتَدَّ بِهِ الْعَطَشُ، فَوَجَدَ بَعْرًا فَنَزَلَ فِيهَا

(۳۷۵) صحيح البخاري: ۷۳۷۶؛ صحيح مسلم: ۲۳۱۹؛ جامع الترمذي: ۱۹۲۲۔

(۳۷۶) صحيح مسلم: ۲۳۱۶۔ ۳۷۷ [صحيح] شعب الإيمان للبيهقي: ۷۱۳۴۔

(۳۷۸) صحيح البخاري: ۶۰۰۹؛ صحيح مسلم: ۲۲۴۴؛ موطأ إمام مالك: ۳۴۶۔

فَشَرِبَ، ثُمَّ خَرَجَ، فَإِذَا كَلْبٌ يَنْهَثُ، يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبُ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلَ الْإِدْيِ كَانَ يَلْعَنِي، فَنَزَلَ الْبُئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ، ثُمَّ أَمْسَكَهَا بِيَدِهِ، فَسَقَى الْكَلْبَ، فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ، فَفَقَرَ لَهُ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَإِن لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا؟ قَالَ: ((فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٌ أَجْرٌ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک آدمی رستے میں جا رہا تھا، اسے سخت پیاس لگی، اسے ایک کنواں ملا، وہ اس میں اترا اور پانی پی کر باہر نکل آیا، اچانک اس نے ایک کتا دیکھا جو پیاس کی شدت کی وجہ سے زبان باہر نکال رہا تھا اور کچھ کھا رہا ہے، اس آدمی نے دل میں خیال کیا کہ اس کو بھی پیاس کی اتنی ہی تکلیف ہے جتنی مجھے تھی، چنانچہ وہ کنوئیں میں اترا اور اپنے موزے میں پانی بھر کر اسے اپنے (دانتوں سے پکڑا) اور (باہر آ کر) کتے کو پانی پلا دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کی قدر کی اور اسے بخش دیا۔“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہمارے لیے ان جانوروں میں بھی اجر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہر تر جگر والے (پر رحم کرنے) میں اجر ہے۔“

(۳۷۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((عَذَبَتْ امْرَأَةٌ فِي هَرَّةٍ، حَبَسَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ جَوْعًا، فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارُ. يَقَالُ: وَاللَّهِ أَغْلَمَ: لَا أَنْتِ أَطْعَمْتِهَا، وَلَا سَقَيْتِهَا حِينَ حَبَسْتِهَا، وَلَا أَنْتِ أَرْسَلْتِهَا، فَأَكَلَتْ مِنْ حَشَائِشِ الْأَرْضِ)).

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک عورت کو بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا، جسے اس نے باندھے رکھا یہاں تک کہ وہ بھوک کی وجہ سے مر گئی، چنانچہ اسی کے سبب وہ آگ میں داخل ہو گئی، اس عورت سے کہا گیا۔ اور اللہ خوب جاننے والا ہے۔ جب تو نے اسے باندھ کر رکھا تھا تو نہ تو نے اسے کھلایا اور نہ اسے پلایا اور نہ ہی اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے ہی کھا لیتی۔“

(۳۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَفَّةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَثْمَانَ الْقُرَشِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَرِيزٌ قَالَ: حَدَّثَنَا جَبَّانُ بْنُ زَيْدٍ الشَّرْعَبِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ارْحَمُوا أُمَّرُحُمُوا، وَاعْفِرُوا يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ، وَيُلْ لَأَقْمَاعِ الْقَوْمِ، وَيُلْ لِلْمُصْرِنِ الَّذِينَ يُصِرُّونَ عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ)).

سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”رحم کرو، تم پر بھی رحم کیا جائے گا اور معاف کرو، اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرمادے گا، ہلاکت ہے ایسے لوگوں کے لیے جو بات کو کسی ان کی سر کر دیتے ہیں، ہلاکت ہے اصرار کرنے والوں کے لیے جو اپنے (برے) اعمال پر اصرار کرتے ہیں حالانکہ وہ جانتے ہیں (کہ یہ برا کام ہے)۔“

حریز (راوی حدیث) سے ((وَيُلْ لَأَقْمَاعِ الْقَوْمِ)) ”ہلاکت ہے سخت گو کلام کے لیے۔“ کے الفاظ مروی ہیں۔

(۳۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جَمِيلٍ الْكِنْدِيُّ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ رَحِمَ وَلَوْ ذَبِيحَةً، رَحِمَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے رحم کیا اگرچہ ذبح کیے جانے والے جانور پر ہی ہو اللہ تعالیٰ اس پر قیامت کے دن رحم فرمائے گا۔“

۱۷۷۔ بَابُ: أَخْذُ الْبَيْضِ مِنَ الْحُمْرَةِ

چڑیا کے انڈے اٹھا لینے کے بیان میں

(۳۸۲) حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ عَنَّامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُسْعُوْدِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَزَلَ مَنْزِلًا فَأَخَذَ رَجُلٌ بَيْضَ حُمْرَةٍ، فَجَاءَتْ تَرْفُ عَلَى رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَيْكُمْ فَعَجَ هَذِهِ بَيْضَتُهَا؟)) فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنَا أَخَذْتُ بَيْضَتَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((ارْذُدْهُ، رَحْمَةً لَهَا)).

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک مقام پر ٹھہرے تھے (اسی دوران) ایک صحابی نے چڑیا کا انڈہ اٹھالیا، چڑیا آئی اور رسول اللہ ﷺ کے سر پر پھڑپھڑانے لگی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کس نے اس کے انڈے کی وجہ سے اسے دکھ پہنچایا ہے؟“ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے اس کا انڈہ اٹھالیا ہے، تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس پر رحمت کرتے ہوئے (اس کے انڈے سے) واپس کر دو۔“

۱۷۸۔ بَابُ: الطَّيْرُ فِي الْقَفْصِ

پرندے کو پنجرے میں رکھنا کیسا ہے

(۳۸۳) حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِمَكَّةَ، وَأَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ يَحْمِلُونَ الطَّيْرَ فِي الْأَقْفَاصِ.

جناب ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ مکہ میں تھے اور نبی کریم ﷺ کے صحابہ پرندوں کو پنجروں میں اٹھائے رکھتے تھے۔

(۳۸۱) [حسن] المعجم للكبير للطبراني: ۷۹۱۵۔

(۳۸۲) [صحيح] مسند أحمد: ۳۸۳۵؛ سنن أبي داود: ۲۶۷۵، ۵۲۶۸۔

(۳۸۳) [ضعيف] السنن الكبرى للبيهقي: ۲۰۳/۵۔

(۳۸۴) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَأَى ابْنًا لِأَبِي طَلْحَةَ يَقُولُ لَهُ: أَبُو عُمَيْرٍ، وَكَانَ لَهُ نَعِيرٌ يَلْعَبُ بِهِ، فَقَالَ: ((يَا أَبَا عُمَيْرٍ، مَا فَعَلَ النَّعِيرُ؟)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ (ہمارے گھر) تشریف لائے تو آپ نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے کو دیکھا جسے ابوعمیر کہا جاتا تھا اور اس کے پاس ایک بلبل تھی جس سے وہ کھیلا کرتا تھا آپ نے فرمایا: ”اے ابوعمیر! تیری بلبل نے کیا کیا؟“

۱۷۹۔ بَابُ: يَنْمِي خَيْرًا بَيْنَ النَّاسِ

لوگوں کے درمیان خیر و پھیلانی جائے

(۳۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أُمَّهُ - أُمَّ كَلْثُومٍ ابْنَةَ عَقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ - أَخْبَرَتْهُ، أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يَصْلُحُ بَيْنَ النَّاسِ، فَيَقُولُ خَيْرًا، أَوْ يَنْمِي خَيْرًا)). قَالَتْ: وَلَمْ أَسْمَعْهُ يُرَخِّصُ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ مِنَ الْكَذِبِ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ: إِلَّا صِلَاحَ بَيْنَ النَّاسِ، وَحَدِيثَ الرَّجُلِ أَمْرَاتِهِ، وَحَدِيثَ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا.

سیدہ ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بلاشبہ میں نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں کے درمیان صلح کراتا ہے تو اچھی بات کہتا ہے یا خیر پھیلاتا ہے۔“ مزید بیان کرتی ہیں: میں نے آپ ﷺ سے کبھی نہیں سنا کہ آپ ﷺ نے لوگوں کو کسی چیز میں جھوٹ بولنے کی رخصت دی ہو سوائے تین کے: لوگوں کے درمیان صلح کروانے میں، خاوند کا اپنی بیوی سے کوئی بات کہنے میں اور بیوی کا اپنے خاوند سے کوئی بات کہنے میں۔

۱۸۰۔ بَابُ: لَا يَصْلُحُ الْكَذِبُ

جھوٹ بولنا درست نہیں ہے

(۳۸۶) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((عَلَيْكُمْ بِالصَّدْقِ، فَإِنَّ الصَّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ يَصْدُقُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدْقًا، وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ، فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ، وَالْفُجُورُ يَهْدِي إِلَى النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذِبًا)).

(۳۸۴) [صحیح] مسند أحمد: ۳/۲۲۲؛ مسند أبی یعلیٰ: ۲۸۲۸۔

(۳۸۵) صحیح البخاری: ۲۶۹۲؛ صحیح مسلم: ۲۶۰۵۔

(۳۸۶) صحیح البخاری: ۶۰۹۴؛ صحیح مسلم: ۲۶۰۷؛ جامع الترمذی: ۱۹۷۱؛ سنن أبی داود: ۴۹۸۹۔
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”سچائی کو لازم پکڑو، بے شک سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور بے شک نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور بے شک آدمی سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیق (سچا) لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ سے بچو، بے شک جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور بے شک گناہ دوزخ کی طرف لے جاتا ہے اور بے شک آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کذاب (جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے۔“

(۳۸۷) (ث: ۹۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يَصْلُحُ الْكَذِبُ فِي جَدٍّ وَلَا هَزَلٍ، وَلَا أَنْ يَعِدَّ أَحَدُكُمْ وَلَدَهُ شَيْئًا، ثُمَّ لَا يَنْجِزْ لَهُ.

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جھوٹ نہ سنجیدگی میں جائز ہے اور نہ مذاق میں اور اس بات پر بھی جھوٹ جائز نہیں ہے کہ تم میں سے کوئی ایک اپنے بچے سے کسی چیز کا وعدہ کرے پھر اسے پورا نہ کرے۔

۱۸۱۔ بَابُ: الَّذِي يَصْبِرُ عَلَى أَذَى النَّاسِ

جو شخص لوگوں کی تکلیف پر صبر کرے

(۳۸۸) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمُؤْمِنُ الَّذِي يُخَالِطُ النَّاسَ، وَيَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ، خَيْرٌ مِنَ الَّذِي لَا يُخَالِطُ النَّاسَ، وَلَا يَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو مومن لوگوں سے میل جول رکھتا ہے اور ان کی تکلیفوں پر صبر کرتا ہے، اس شخص سے بہتر ہے جو نہ تو لوگوں سے میل جول رکھتا ہے اور نہ ہی ان کی تکلیفوں پر صبر کرتا ہے۔“

۱۸۲۔ بَابُ: الصَّبْرُ عَلَى الْأَذَى

تکلیف پر صبر کرنے کا بیان

(۳۸۹) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ أَحَدٌ - أَوْ لَيْسَ شَيْءٌ - أَصْبَرَ عَلَى أَذَى سَمِعَهُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، إِنَّهُمْ لَيَدْعُونَ لَهُ وَلَدًا، وَإِنَّهُ لَيُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ)).

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”کوئی شخص یا کوئی چیز بھی کسی اذیت کو سن کر اس پر اللہ عزوجل سے زیادہ صبر کرنے والی نہیں ہے، بلاشبہ لوگ اللہ تعالیٰ کے لیے اولاد ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، اس کے باوجود وہ انہیں عافیت سے رکھتا ہے اور انہیں رزق دیتا ہے۔“

(۳۸۷) [صحیح] مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۵۶۰۱؛ مسند احمد: ۱/۴۱۰۔

(۳۸۸) [صحیح] جامع الترمذی: ۲۵۰۷؛ سنن ابن ماجہ: ۴۰۳۲۔

(۳۸۹) صحیح البخاری: ۶۰۹۹؛ صحیح مسلم: ۲۸۰۴۔

۳۹۰. حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ شَقِيقًا يَقُولُ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ﷺ: قَسَمَ النَّبِيُّ ﷺ قِسْمَةً كَبَعُضِ مَا كَانَ يَقْسِمُ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: وَاللَّهِ! إِنَّهَا لِقِسْمَةٌ مَا أُرِيدُ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، قُلْتُ: أَمَا لَا قَوْلَ لِّلنَّبِيِّ ﷺ، فَأَتَيْتُهُ. وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ. فَسَارَرْتُهُ، فَشَقُّ ذَلِكَ النَّبِيِّ ﷺ وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ، وَغَضِبَ حَتَّى وَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَخْبَرْتُهُ، ثُمَّ قَالَ: ((قَدْ أُوذِيَ مُوسَى بِأَكْثَرٍ مِنْ ذَلِكَ فَصَبِرَ)).

سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مال تقسیم فرمایا جیسا کہ آپ تقسیم کیا کرتے تھے، لیکن انصار میں سے ایک آدمی نے کہا: اللہ کی قسم! بے شک یہ ایسی تقسیم ہے جس سے اللہ عز و جل کی رضا مقصود نہیں، میں نے کہا: میں یہ بات نبی ﷺ کو ضرور بتاؤں گا، چنانچہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ اس وقت اپنے صحابہ کے درمیان تشریف فرما تھے، میں نے چپکے سے آپ کو بتا دیا تو نبی ﷺ پر یہ بات بہت شاق گزری، آپ کا چہرہ متغیر ہو گیا اور آپ غصے میں آ گئے یہاں تک کہ میں نے آرزو کی: کاش میں نے آپ کو بتایا ہی نہ ہوتا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ موسیٰ علیہ السلام کو اس سے زیادہ اذیت دی گئی تھی، پھر بھی انہوں نے صبر کیا (لہذا میں بھی صبر کرتا ہوں)۔“

۱۸۳۔ بَابُ: إِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ

آپس کے تعلقات درست رکھنے کے بیان میں

۳۹۱. حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَلَا أُتْبِعُكُمْ بِدَرَجَةٍ أَفْضَلَ مِنَ الصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ؟)) قَالُوا: بَلَى. قَالَ: ((صَلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ، وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ)).

سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں ایک ایسا درجہ نہ بتاؤں جو نماز، روزہ اور صدقہ کرنے سے بھی افضل ہے۔“ صحابہ نے عرض کیا: کیوں نہیں (ضرور بتائیں)، آپ ﷺ نے فرمایا: ”آپس کے تعلقات درست رکھنا اور (اس کے برعکس) آپس کا بگاڑ موٹہ دینے والی چیز ہے۔“

۳۹۲. (ث: ۹۶) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قُلِيَ قَوْلُهُ تَعَالَى: ((فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ)) (۸/ الْأَنْفَال: ۱)، قَالَ: هَذَا تَحْرِيجٌ مِنَ اللَّهِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَنْ يَتَّقُوا اللَّهَ وَأَنْ يُصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِهِمْ.

۳۹۰. صحيح البخاري: ۶۱۰۰؛ صحيح مسلم: ۱۰۶۲۔

۳۹۱. [صحيح] مسند أحمد: ۶/ ۴۴۴؛ جامع الترمذي: ۲۵۰۹؛ سنن أبي داود: ۴۹۱۹۔

۳۹۲. [صحيح] جامع البيان للطبري: ۵۱۹۳ (التفسير لابن أبي حاتم: ۸۷۶۷) كتاب وسنتي في روشن ميں لکھن جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس ارشاد: ﴿فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مومنین کو خاص تاکید ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈریں اور اپنے باہمی تعلقات درست رکھیں۔

۱۸۴۔ بَابُ: إِذَا كَذَبْتَ لِرَجُلٍ هُوَ لَكَ مُصَدِّقٌ

اگر تو کسی آدمی سے جھوٹ بولے جبکہ وہ تجھے سچا سمجھے

(۳۹۳) حَدَّثَنَا حَيَّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيعٌ، عَنْ ضُبَارَةَ بْنِ مَالِكٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ نُفَيْرٍ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ، أَنَّ سَفِيَانَ بْنَ أَسِيدٍ الْحَضْرَمِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((كَبُرَتْ خِيَانَةٌ أَنْ تُحَدِّثَ أَخَاكَ حَدِيثًا، هُوَ لَكَ مُصَدِّقٌ، وَأَنْتَ لَهُ كَاذِبٌ)).

سیدنا سفیان بن اسید حضرمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”یہ بہت بڑی خیانت ہے کہ تو اپنے بھائی سے کوئی ایسی بات کرے کہ تجھے سچا سمجھ رہا ہو جبکہ تو اس سے جھوٹ بول رہا ہو۔“

۱۸۵۔ بَابُ: لَا تَعُدْ أَخَاكَ شَيْئًا فَتُخْلِفَهُ

اپنے بھائی سے کسی چیز کا وعدہ کر کے اس کی مخالفت نہ کرو

(۳۹۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تُمَارِ أَخَاكَ، وَلَا تُمَارِ حُفَا، وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهُ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے بھائی سے نہ جھگڑا کرو، نہ اس سے مذاق کرو اور نہ ہی اس سے وعدہ کر کے خلاف ورزی کرو۔“

۱۸۶۔ بَابُ: أَلَطْعَنُ فِي الْأَنْسَابِ

نسب میں طعن کرنے کا بیان

(۳۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((شُعْبَتَانِ لَا تَتْرُكُهُمَا أُمَّتِي: النَّيَاحَةُ وَالطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”دو چیزیں ایسی ہیں جن کو میری امت نہیں چھوڑے گی: نوحہ کرنا اور نسب میں طعن کرنا۔“

(۳۹۳) [ضعیف] سنن أبی داود: ۴۹۷۱؛ المعجم الكبير للطبراني: ۶۴۰۲۔

(۳۹۴) [ضعیف] جامع الترمذی: ۱۹۹۵۔ (۳۹۵) صحيح مسلم: ۶۷؛ جامع الترمذی: ۱۰۰۱۔

۱۸۷۔ بَابُ: حُبِّ الرَّجُلِ قَوْمَهُ

آدمی کا اپنی قوم سے محبت کرنا

(۴۹۶) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبَّادُ الرَّمْلِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي امْرَأَةٌ يُقَالُ لَهَا: فُسَيْلَةُ، قَالَتْ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: قُلْتُ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَمِنَ الْعَصِيَّةُ أَنْ يُعِينَ الرَّجُلُ قَوْمَهُ عَلَى ظُلْمٍ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)).

سیدنا عباده رملی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے بیان کیا، جسے فسیلہ کہا جاتا تھا، اس نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، انھوں نے کہا کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ بھی عصیت ہے کہ آدمی ظلم پر اپنی قوم کی مدد کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں۔“

۱۸۸۔ بَابُ: هَجْرَةِ الرَّجُلِ

آدمی کا قطع تعلقی کرنا

(۴۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الطَّفِيلِ - وَهُوَ ابْنُ أَخِي عَائِشَةَ لَأُمِّهَا - أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَدَّثَتْ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: فِي بَيْعٍ - أَوْ عَطَاءٍ - أَعْطَتْهُ عَائِشَةُ: وَاللَّهِ لَتَنْتَهِنَ عَائِشَةُ أَوْ لَأَحْجَرَنَّ عَلَيَّهَا، فَقَالَتْ: أَهْوُ قَالَ هَذَا؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَهُوَ لِلَّهِ عَلَيَّ نَذْرٌ أَنْ لَا أَكَلِّمَ ابْنَ الزُّبَيْرِ كَلِمَةً أَبَدًا. فَاسْتَشْفَعَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِالْمُهَاجِرِينَ حِينَ طَالَتْ هِجْرَتُهَا إِلَيْهَا، فَقَالَتْ: وَاللَّهِ! لَا أَشْفَعُ فِيهِ أَحَدًا أَبَدًا، وَلَا أَحْنُثُ نَذْرِي الَّذِي نَذَرْتُ أَبَدًا. فَلَمَّا طَالَ ذَلِكَ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ كَلَّمَ الْمُسَوْرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَغُوثٍ - وَهُمَا مِنْ بَنِي زُهْرَةَ - فَقَالَ لَهُمَا: أَتَشُدُّكُمَا اللَّهُ إِلَّا أَدْخَلْتُمَانِي عَلَى عَائِشَةَ، فَإِنَّهَا لَا يَحِلُّ لَهَا أَنْ تَنْذِرَ قَطِيعَتِي، فَأَقْبَلَ بِهِ الْمُسَوْرَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ مُشْتَمِلَيْنِ عَلَيْهِ بِأَرْدِيَتِهِمَا حَتَّى اسْتَأْذَنَّا عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَا: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، أَدْخُلْ؟ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: ادْخُلُوا، قَالَا: كُلُّنَا يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، ادْخُلُوا كُلُّكُمْ. وَلَا تَعْلَمُ عَائِشَةُ أَنَّ مَعَهُمَا ابْنَ الزُّبَيْرِ، فَلَمَّا دَخَلُوا دَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فِي الْحِجَابِ، وَاعْتَسَقَ عَائِشَةُ وَطَفِقَ يَنَاشِدُهَا يَبْكِي، وَطَفِقَ الْمُسَوْرَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ يَنَاشِدَانِ عَائِشَةَ إِلَّا كَلِمَتَهُ وَقِيلَتْ مِنْهُ، وَيَقُولَانِ: قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَمَّا قَدْ عَلِمْتَ مِنَ الْهَجْرَةِ، وَأَنَّهُ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ. قَالَ: فَلَمَّا أَكْثَرُوا التَّذْكِيرَ وَالتَّحْرِيجَ طَفِيعَتْ تَذَكُّرُهُمْ وَتَبْكِي وَتَقُولُ: إِنِّي قَدْ نَذَرْتُ، وَالنَّذْرُ شَدِيدٌ، فَلَمْ يَزَالُوا بِهَا حَتَّى كَلَّمْتَ ابْنَ الزُّبَيْرِ، ثُمَّ اعْتَقَتْ فِي نَذْرِهَا أَرْبَعِينَ رَقَبَةً، ثُمَّ

كَانَتْ تَذْكُرُ بَعْدَ مَا أَعْتَقَتْ أَرْبَعِينَ رَقَبَةً، فَتَبْكِي حَتَّى تَبُلَ دُمُوعُهَا خِمَارَهَا.

جناب عوف بن حارث بن طفیل رضی اللہ عنہ جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ماں جائے بھائی کے بیٹے تھے، بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو خبر پہنچی کہ سیدنا عبداللہ بن زبیر نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی کسی بیچ یا ان کی کسی عطا کے متعلق یوں کہا ہے کہ اللہ کی قسم! عائشہ باز آ جائیں ورنہ میں ان پر پابندی لگا دوں گا، عائشہ نے کہا: کیا واقعی اس نے کہا ہے؟ لوگوں نے کہا: ہاں، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں اللہ کے لیے نذر مانتی ہوں کہ ابن زبیر سے کبھی بات نہیں کروں گی، پھر جب یہ قطع تعلقی طویل ہو گئی تو سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے مہاجرین سے سفارش کرائی، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں اس بارے میں کسی کی سفارش قبول نہیں کروں گی اور اپنی نذر کو نہیں توڑوں گی، پھر جب مزید وقت گزر گیا اور معاملہ دراز ہوتا چلا گیا تو سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے سیدنا مسور بن مخرمہ اور سیدنا عبدالرحمن بن اسود بن یغوث رضی اللہ عنہما سے اس مسئلہ میں گفتگو کی، یہ دونوں قبیلہ بنی زہرہ سے تعلق رکھتے تھے اور ان سے کہا: تمہیں اللہ کی قسم دلاتا ہوں تم مجھے ضرور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس لے جاؤ اور ان کے پاس پہنچا دو کیونکہ ان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ مجھ سے قطع تعلقی کی نذر برقرار رکھیں، سیدنا مسور اور سیدنا عبدالرحمن رضی اللہ عنہما دونوں اپنی چادر میں ابن زبیر کو چھپا کر وہاں پہنچے اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اندر آنے کی اجازت لیتے ہوئے کہا: السلام علیک ورحمة اللہ وبرکاتہ، کیا ہم اندر آ جائیں؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آ جاؤ، ان لوگوں نے کہا: ام المؤمنین! کیا ہم سب آ جائیں؟ فرمایا: ہاں، تم سب آ جاؤ، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو پتہ نہ تھا کہ ان کے ساتھ ابن زبیر بھی ہے، چنانچہ جب وہ داخل ہوئے تو ابن زبیر رضی اللہ عنہ پردے کے اندر چلے گئے اور سیدہ عائشہ سے لپٹ کر رونے لگے اور قسمیں دلانے لگے (کیونکہ وہ ان کے بھانجے تھے) سیدنا مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمن بن اسود رضی اللہ عنہما بھی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو قسمیں دینے لگے کہ آپ ضرور ان سے بات کر لیں اور عذر قبول کر لیں، یہ دونوں حضرات کہہ رہے تھے: یقیناً آپ تو جانتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قطع تعلقی کرنے کے متعلق کیا فرمایا ہے: کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے کسی مسلمان بھائی سے ناراض رہے۔“ راوی کہتا ہے جب انھوں نے بہت زیادہ سمجھایا اور اصرار کیا تو وہ بھی انہیں سمجھانے لگیں اور رونے لگیں اور کہنے لگیں: میں نے نذر مان رکھی ہے اور نذر بہت سخت ہے، لیکن پھر بھی دونوں برابر کوشش کرتے رہے حتیٰ کہ انھوں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے بولنا شروع کر دیا اور نذر توڑنے کی وجہ سے چالیس غلام آزاد کیے، اس کے بعد جب بھی آپ ﷺ واقعہ یاد کرتیں تو رونے لگ جاتیں اور اتنا روتیں کہ آپ کے آنسوؤں سے دوپٹہ تر ہو جاتا تھا۔

۱۸۹۔ باب: هَجْرَةُ الْمُسْلِمِ

کسی مسلمان سے قطع تعلقی کرنے کا بیان

(۲۹۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَبَاغُضُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ)).

(۲۹۸) صحیح البخاری: ۶۰۷۶؛ صحیح مسلم: ۲۵۵۸؛ موطأ امام مالک: ۲۶۳۹۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آپس میں بغض نہ رکھو، نہ آپس میں حسد کرو اور نہ آپس میں قطع تعلقی کرو۔ اے اللہ کے بندو! ایک دوسرے کے بھائی بھائی بن جاؤ اور کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین راتوں سے زیادہ ناراض رہے۔“

(۳۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ ثُمَّ الْجَنْدَعِيِّ، أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ   صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ   أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ   قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لَأَخٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، يَلْتَقِيَانِ فَيَصُدُّ هَذَا وَيَصُدُّ هَذَا، وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ)).

صحابی رسول سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین راتوں سے زیادہ قطع تعلقی رکھے، ایک دوسرے سے ملاقات کریں تو یہ بھی منہ موڑے اور وہ بھی منہ موڑے اور ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔“

(۴۰۰) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  ، عَنِ النَّبِيِّ   قَالَ: ((لَا تَبَاغُضُوا، وَلَا تَنَافَسُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”آپس میں بغض نہ رکھو اور (دنیا حاصل کرنے کے لیے) بڑھ چڑھ کر ایک دوسرے کا مقابلہ نہ کرو۔ اے اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔“

(۴۰۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ   قَالَ: ((مَا تَوَادَّ اِنْسَانٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ - أَوْ فِي الْإِسْلَامِ - فَبَقِيَ بَيْنَهُمَا أَوَّلُ ذَنْبٍ يُحْدِثُهُ أَحَدُهُمَا)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب دو آدمی آپس میں اللہ کے لیے یا اسلام کے لیے محبت کریں تو ایسا نہ کریں کہ پہلی بار جو دونوں میں سے کسی سے خطا ہو جائے تو وہی جدائی کا ذریعہ بن جائے (بلکہ معافی اور درگزر سے کام لیں)۔“

(۴۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيَّ   - ابْنَ عَمِّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  ، وَكَانَ قُتِلَ أَبُوهُ يَوْمَ أُحُدٍ - أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ   قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُصَارِمَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَإِنَّهُمَا نَاكِبَانِ عَنِ الْحَقِّ مَا دَامَا عَلَى صِرَامِهِمَا، وَإِنْ أَوَّلَهُمَا فَيُنَا يَكُونُ كَفَّارَةً عَنْهُ سَبْقُهُ بِالْقِيءِ، وَإِنْ مَاتَا عَلَى صِرَامِهِمَا لَمْ يَدْخُلَا الْجَنَّةَ جَمِيعًا أَبَدًا، وَإِنْ سَلَّمَ عَلَيْهِ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَ تَسْلِيمَهُ وَسَلَامَهُ، رَدَّ عَلَيْهِ الْمَلِكُ، وَرَدَّ عَلَى الْآخِرِ الشَّيْطَانُ)).

(۳۹۹) صحيح البخاري: ٦٠٧٧؛ صحيح مسلم: ٢٥٦٠۔

(۴۰۰) صحيح البخاري: ٦٠٦٤؛ صحيح مسلم: ٢٥٦٣۔ (۴۰۱) صحيح | مسند أحمد: ٦٨/٢۔

(۴۰۲) [صحيح] مسند أحمد: ٢٠/٤، شعب الإيمان للبيهقي: ٦٦٢٠۔
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

سیدنا ہشام بن عامر انصاری رضی اللہ عنہ، جو سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے چچا زاد بھائی ہیں، ان کے والد غزوہ احد میں شہید ہو گئے تھے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی مسلمان سے تین دن سے زیادہ قطع تعلقی کرے، جب تک وہ قطع تعلقی پر قائم ہیں حق سے ہٹنے والے ہیں، ان دونوں میں جس نے پہلے اس صورت حال کو ختم کیا اس کا یہ فعل پچھلی غلطی کا کفارہ ہو جائے گا اور اگر دونوں اپنی قطع تعلقی پر ہی مر گئے تو دونوں کبھی بھی جنت میں داخل نہیں ہوں گے، اگر ایک نے دوسرے کو سلام کیا اور دوسرے نے اس کے سلام کو قبول نہ کیا تو فرشتہ اس کے سلام کا جواب دیتا ہے اور دوسرے کو شیطان جواب دیتا ہے۔“

(۴۰۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُهُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنِّي لَا عَرِفُ غَضَبِكَ وَرِضَاكَ))، قَالَتْ: قُلْتُ: وَكَيْفَ تَعْرِفُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((إِنَّكَ إِذَا كُنْتَ رَاضِيَةً قُلْتُ: بَلَى، وَرَبِّ مُحَمَّدٍ، وَإِذَا كُنْتَ سَاخِطَةً قُلْتُ: لَا، وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ))، قَالَتْ: قُلْتُ: أَجَلٌ، لَسْتُ أَهَاجِرُ إِلَّا اسْمَكَ.

سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (مجھے) فرمایا: ”میں تمہارے غصے اور رضامندی کو پہچان لیتا ہوں۔“ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کیسے پہچانتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تو راضی ہوتی ہے تو کہتی ہے: بَلَى وَرَبِّ مُحَمَّدٍ! (ہاں، محمد ﷺ کے رب کی قسم!) اور جب تو ناراض ہوتی ہے تو کہتی ہے: لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ! (نہیں، ابراہیم علیہ السلام کے رب کی قسم!)۔“ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے کہا: ہاں (ایسا ہی ہے) میں صرف آپ کے نام کو چھوڑتی ہوں۔

۱۹۰۔ بَابُ: مَنْ هَجَرَ أَخَاهُ سَنَةً

جس نے اپنے بھائی سے ایک سال تک قطع تعلقی رکھی

(۴۰۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَثْمَانَ الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ الْمَدَنِيُّ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ أَبِي أَنَسٍ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي خِرَاشٍ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ هَجَرَ أَخَاهُ سَنَةً، فَهُوَ بِسُفُلِكَ دَمِهِ)).

سیدنا ابو خراش سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جس نے ایک سال تک اپنے بھائی سے قطع تعلقی رکھی تو وہ ایسے ہی ہے جیسے اس کا خون بہایا ہو۔“

(۴۰۵) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ الْمَدَنِيُّ، أَنَّ

عِمْرَانُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((هَجْرَةُ الْمُؤْمِنِ سَنَةٌ كَلِمَةٍ)). وَفِي الْمَجْلِسِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عَتَّابٍ، فَقَالَا: قَدْ سَمِعْنَا هَذَا عَنْهُ.

جناب عمران بن ابی انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ اسلم کے ایک صحابی رسول ﷺ نے انہیں یہ بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”کسی مومن سے ایک سال تک قطع تعلقی کرنا اس کے خون بہا دینے کی طرح ہے۔“ اور اس مجلس میں محمد بن منکدر اور عبد اللہ بن ابی عتاب رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے انہوں نے کہا: ہم نے بھی یہ بات ان سے سنی ہے۔

۱۹۱۔ بَابُ: الْمُهْتَجِرُونَ

آپس میں قطع تعلقی کرنے والے

(۴۰۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هَذَا وَيُعْرِضُ هَذَا، وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ)).

سیدنا ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلقی رکھے، ایک دوسرے سے ملیں تو یہ بھی منہ موڑ لے اور وہ بھی منہ موڑ لے اور ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔“

(۴۰۷) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ مُعَاذَةَ، أَنَّهَا سَمِعَتْ هِشَامَ بْنَ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُصَارِمَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، فَإِنَّهُمَا مَا صَارَا فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، فَإِنَّهُمَا نَاكِبَانِ عَنِ الْحَقِّ، مَا دَامَا عَلَى صِرَامِهِمَا، وَإِنْ أَوْلَهُمَا فَيُنَا كُفَّارَةً لَهُ سَبْقُهُ بِالْقِيءِ، وَإِنْ هُمَا مَا نَا عَلَى صِرَامِهِمَا لَمْ يَدْخُلَا الْجَنَّةَ جَمِيعًا)).

سیدنا ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی مسلمان سے تین راتوں سے زیادہ قطع تعلقی رکھے بے شک جب وہ تین راتوں سے زیادہ قطع تعلقی رکھیں گے تو حق سے بے رہیں گے جب تک اپنی اس قطع تعلقی پر رہیں گے اور بے شک ان دونوں میں جس نے پہلے اس صورت حال کو ختم کیا اس کا یہ فعل پچھلی غلطی کا کفارہ ہو جائے گا اور اگر وہ دونوں اپنی قطع تعلقی پر ہی مر گئے تو دونوں جنت میں نہیں جائیں گے۔“

(۴۰۶) صحيح البخاري: ۶۰۷۷؛ صحيح مسلم: ۲۵۶۰۔

(۴۰۷) [صحيح] مسند أحمد: ۴/۲۰؛ شعب الإيمان للبيهقي: ۶۶۲۰۔

۱۹۲۔ باب: الشُّحْنَاءُ

کینہ و بغض کے بیان میں

(۴۰۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَبَاغُضُوا، وَلَا تَحَاسِدُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آپس میں بغض نہ رکھو اور آپس میں حسد نہ کرو اور اللہ کے بندے بھائی بھائی بن کر رہو۔“

(۴۰۹) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((تَجِدُ مِنْ شَرِّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللَّهِ ذَا الْوُجْهِينِ الَّذِي يَأْتِي هُوَ لَا يَوْجَهُ، وَهُوَ لَا يَوْجَهُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں لوگوں میں سے بدترین اس شخص کو پائے گا جو دو چہروں والا ہے جو ان کے پاس اس رخ سے آتا ہے اور ان کے پاس اُس رخ سے (آتا ہے)۔“

(۴۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ، وَلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا تَحَاسِدُوا، وَلَا تَبَاغُضُوا، وَلَا تَنَافَسُوا، وَلَا تَدَابَرُّوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بدگمانی سے بچو، بلاشبہ بدگمانی سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے ایک دوسرے کو دھوکہ نہ دو، آپس میں حسد نہ کرو، آپس میں بغض نہ رکھو، (دنیا حاصل کرنے کے لیے) بڑھ چڑھ کر مقابلہ نہ کرو، ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھیرو اور اللہ کے بندے بھائی بھائی بن کر رہو۔“

(۴۱۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ، فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا، إِلَّا رَجُلٌ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءٌ، فَيَقَالُ: أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سوموار اور جمعرات کو جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں تو ہر اس بندے کو بخش دیا جاتا ہے جو اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو سوائے اس شخص کے کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان کوئی بغض و کینہ دشمنی ہو، ارشاد ہوتا ہے کہ ان دونوں کو مہلت دے دو یہاں تک کہ آپس میں صلح کر لیں۔“

(۴۰۸) صحیح البخاری: ۶۰۶۴؛ صحیح مسلم: ۲۵۵۹۔

(۴۰۹) صحیح البخاری: ۶۰۵۸۔ (۴۱۰) صحیح البخاری: ۶۰۶۴؛ مسند أحمد: ۲/۳۱۲۔

(۴۱۱) صحیح مسلم: ۲۵۶۵؛ موطأ امام مالک: ۲۶۴۲۔

(۴۱۲) (ت: ۹۷) حَدَّثَنَا يَشْرُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه يَقُولُ: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِمَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالصِّيَامِ؟ صَلَاحُ ذَاتِ النَّبِيِّ، أَلَا وَإِنَّ الْبَغْضَةَ هِيَ الْحَالِقَةُ.

جناب ابودریرس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمہارے لیے صدقہ کرنے اور روزہ رکھنے سے بہتر ہے؟ وہ آپس کے تعلقات کو درست رکھتا ہے، خبردار! بلاشبہ بغض موٹہ دینے والی چیز ہے۔

(۴۱۳) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ أَبِي فَرَاةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثٌ مَنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ، غُفِرَ لَهُ مَا سِوَاهُ لِمَنْ شَاءَ: مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا، وَلَمْ يَكُنْ سَاحِرًا يَتَّبِعِ السَّحَرَةَ، وَلَمْ يَحْقِدْ عَلَى أَخِيهِ.))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس میں یہ تین (گناہ) نہ ہوئے، اس کے لیے باقی (گناہوں) میں مغفرت ہو جائے گی جس کے لیے اللہ چاہے گا: وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناتا ہو، نہ جادوگر ہو کہ جادوگروں کے پیچھے لگا پھرتا ہو اور نہ اپنے بھائی سے بغض و کینہ رکھتا ہو۔“

۱۹۳۔ بَابُ: إِنْ السَّلَامُ يُجْزِئُ مِنَ الصَّرْمِ

آپس میں سلام کرنا قطع تعلقی کے گناہ کو ختم کر دیتا ہے

(۴۱۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ هَلَالٍ بْنِ أَبِي هَلَالٍ مَوْلَى ابْنِ كَعْبٍ الْمَذْحِجِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، فَإِذَا مَرَّتْ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَلْيُلْقِهِ فَلْيَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَإِنْ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَدْ اشْتَرَكَ فِي الْأَجْرِ، وَإِنْ لَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَرِيَ الْمُسْلِمُ مِنَ الْهَجْرِ.))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”کسی آدمی کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی مومن سے تین دن سے زیادہ قطع تعلقی رکھے جب تین دن گزر جائیں تو اسے چاہیے کہ اس سے ملاقات کرے اور اس کو سلام کہے، اگر اس نے سلام کا جواب دے دیا تو دونوں ثواب میں شریک ہوں گے اور اگر اس نے جواب نہ دیا تو سلام کرنے والا قطع تعلقی کے گناہ سے بری ہے۔“

(۴۱۲) [صحیح] مسند أحمد: ۶/۴۴۴؛ جامع الترمذی: ۲۵۰۹؛ سنن أبی داود: ۴۹۱۹۔

(۴۱۳) [ضعیف] المعجم الكبير للطبراني: ۱۳۰۰۴۔

(۴۱۴) [ضعیف] سنن أبی داود: ۴۹۱۲۔ کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

۱۹۴۔ بَابُ: اَلتَّفَرُّقَةُ بَيْنَ الْاَحْدَاثِ

نو عمر لڑکوں کو ایک دوسرے سے دور رکھنے کا بیان

(۴۱۵) (ث: ۹۸) حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَفْرَاءَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُبَشَّرٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ ﷺ: كَانَ عُمَرُ ﷺ يَقُولُ لِبَنِيهِ: إِذَا أَصْبَحْتُمْ فَتَبَدُّوْا، وَلَا تَجْتَمِعُوا فِي دَارٍ وَاحِدَةٍ، فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَقَاطَعُوا، أَوْ يَكُونَ بَيْنَكُمْ شَرٌّ.

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اپنے بیٹوں سے فرمایا کرتے تھے جب تم صبح کرو تو الگ ہو جایا کرو اور ایک ہی گھر میں جمع نہ رہا کرو، بلاشبہ مجھے تمہارے متعلق ڈر ہے کہ آپس میں قطع تعلقی کر لو گے یا تمہارے درمیان کوئی شر پیدا ہو جائے گا۔

۱۹۵۔ بَابُ: مَنْ أَشَارَ عَلَى أَحِيهِ وَإِنْ لَمْ يَسْتَشِرْهُ

جس نے اپنے بھائی کو مشورہ دیا اگرچہ اس نے مشورہ نہ بھی طلب کیا ہو

(۴۱۶) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرٌ، عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ، أَنَّ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ أَخْبَرَهُ - وَكَانَ وَهْبٌ أَدْرَكَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ ﷺ - أَنَّ ابْنَ عُمَرَ ﷺ رَأَى رَاعِيًا وَعَسَمًا فِي مَكَانٍ قَبِيحٍ وَرَأَى مَكَانًا أَمْثَلَ مِنْهُ، فَقَالَ لَهُ: وَنَحَكَ يَا رَاعِي! حَوْلَهَا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((كُلُّ رَاعٍ مُسْتَوَلٍ عَنْ رَعِيَّتِهِ)).

جناب وهب بن کيسان رضی اللہ عنہ جنہوں نے سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا دور پایا تھا، بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک چرواہے اور بکریوں کو ایک خیر جگہ پر دیکھا اور آپ نے اس سے زیادہ بہتر جگہ بھی دیکھی تو اس سے فرمایا: اے چرواہے! تجھ پر افسوس ہے، انہیں (یہاں سے دوسری جگہ) لے جا، بے شک میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ”ہر چرواہا اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے۔“

۱۹۶۔ بَابُ: مَنْ كَرِهَ أَمْثَالَ السَّوِّءِ

جس نے بری مثالوں کو ناپسند کیا

(۴۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ لَنَا مِثْلُ السَّوِّءِ، الْعَانِدُ فِي هَيْبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَرْجِعُ فِي قَيْبِهِ)).

(۴۱۶) [صحیح] مسند أحمد: ۱۰۸/۲۔

(۴۱۷) [ضعیف] صحیح البخاری: ۶۹۷۵؛ صحیح مسلم: ۱۶۲۲۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”ہمارے لیے بری مثال (مناسب) نہیں، اپنی بہی ہوئی چیز کو واپس لینے والا ایسا ہی ہے جیسے کتے کر کے اسے چاٹنے لگے۔“

۱۹۷۔ بَابُ مَا ذَكَرَ فِي الْمَكْرِ وَالْخَدِيعَةِ

مکر و فریب کے بارے میں ارشاد گرامی

(۴۱۸) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْبَاطِ الْحَارِثِيُّ، وَاسْمُهُ يَشْرُبُ بْنُ رَافِعٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْمُؤْمِنُ غُرٌّ كَرِيمٌ، وَالْفَاجِرُ خَبٌّ لَيْثٌ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن بھولا بھالا اور شریف ہوتا ہے اور فاجر فریبی اور کمینہ ہوتا ہے۔“

۱۹۸۔ بَابُ السَّبَابِ

گالیاں دینا (کیسا ہے؟)

(۴۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أُمَيَّةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ مُوسَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَسَبَّ أَحَدُهُمَا وَالْآخَرَ سَاكِتٌ - وَالنَّبِيُّ ﷺ جَالِسٌ - ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ الْآخَرُ. فَنَهَضَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقِيلَ: نَهَضْتَ؟ قَالَ: ((نَهَضْتُ الْمَلَائِكَةَ فَنَهَضَتْ مَعَهُمْ، إِنَّ هَذَا مَا كَانَ سَاكِتًا رَدَّتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى الذِّي سَبَّهُ، فَلَمَّا رَدَّ نَهَضَتْ الْمَلَائِكَةُ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں دو آدمیوں میں کچھ گالی گلوچ ہو گئی ان میں سے ایک نے تو گالیاں دیں اور دوسرا خاموش رہا اور نبی کریم ﷺ تشریف فرما تھے پھر دوسرے نے بھی اسے (گالی کا) جواب دیا تو نبی کریم ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے، عرض کیا گیا: آپ کیوں اٹھ گئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”فرشتے اٹھ گئے تو میں بھی ان کے ساتھ اٹھ گیا بے شک جب تک یہ شخص خاموش رہا فرشتے گالی دینے والے کو جواب دیتے رہے اور جب اس نے خود جواب دیا تو فرشتے اٹھ گئے۔“

(۴۲۰) (ث: ۹۹) حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا رُدَيْحُ بْنُ عَطِيَّةٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي عَبْلَةَ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا آتَاهَا فَقَالَ: إِنَّ رَجُلًا نَالَ مِنْكَ عِنْدَ عَبْدِ الْمَلِكِ، فَقَالَتْ: أَنْ تُؤْتِيَنِي بِمَا لَيْسَ فِينَا، فَمَا زُكِّيْنَا بِمَا لَيْسَ فِينَا.

(۴۱۸) [صحیح] سنن أبی داود: ۴۷۹۰؛ جامع الترمذی: ۱۹۶۴۔

(۴۱۹) [ضعیف] سنن أبی داود: ۴۸۹۶، ۴۸۹۷۔ (۴۲۰) | حسن | تاریخ دمشق لابن عساکر: ۷۰/۱۶۱۔ کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا: ایک آدمی نے آپ کی طرف سے (خلیفہ) عبدالملک کے پاس ایسی باتیں پہنچائی ہیں اس پر انہوں نے فرمایا: اگر ہم پر کسی ایسی چیز کے ذریعے تہمت لگائی گئی جو ہمارے اندر نہیں ہے (تو کوئی بات نہیں کیونکہ) کئی بار ایسا بھی ہوا ہے کہ جو چیز ہمارے اندر نہیں ہے اسے بیان کر کے ہماری تعریف کی گئی۔

(۴۲۱) (ت: ۱۰۰) حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ الرُّوَاسِيُّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِصَاحِبِهِ: أَنْتَ عَدُوٌّ، فَقَدْ خَرَجَ أَحَدُهُمَا مِنَ الْإِسْلَامِ، أَوْ بَرِيٌّ مِنْ صَاحِبِهِ. قَالَ قَيْسٌ: وَأَخْبَرَنِي - بَعْدَ - أَبُو جَحِيْفَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِلَّا مَنْ تَابَ.

جناب قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب کوئی آدمی اپنے ساتھی سے یہ کہے کہ تو میرا دشمن ہے، تو یقیناً ان میں سے ایک اسلام سے خارج ہو گیا یا یوں فرمایا کہ وہ اپنے ساتھی سے بری ہو گیا، جناب قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی کہ بے شک سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا تھا: مگر جس نے توبہ کر لی۔

۱۹۹ - بَابُ: سَقْيُ الْمَاءِ

پانی پلانا

(۴۲۲) (ت: ۱۰۱) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ طَاوُوسٍ ﷺ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ - أَظَنَّهُ رَفَعَهُ، شَكَّ لَيْثٌ - قَالَ: ((فِي ابْنِ آدَمَ سِتُونَ وَثَلَاثُمِائَةَ سَلَامَةٍ - أَوْ عَظْمٍ - أَوْ مِفْصَلٍ - عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ، كُلُّ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ يَتَكَلَّمُ بِهَا الرَّجُلُ صَدَقَةٌ، وَعَوْنُ الرَّجُلِ أَخَاهُ عَلَى الشَّيْءِ صَدَقَةٌ، وَالشَّرْبَةُ مِنَ الْمَاءِ يَسْقِيهَا صَدَقَةٌ، وَإِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ.))

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں (راوی حدیث لیس رضی اللہ عنہ کو شک ہے وہ فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ آپ نے اسے مرفوع بیان کیا تھا): ”ابن آدم میں تین سو ساٹھ سو یا ہڈیاں ہیں، ان میں سے ہر ایک پر ہر روز صدقہ (واجب) ہے، ہر اچھی بات صدقہ ہے، آدمی کا کسی کام میں اپنے بھائی کی مدد کرنا صدقہ ہے، پانی کا ایک گھونٹ پلا دینا صدقہ ہے، راستے سے کسی تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔“

۲۰۰ - بَابُ: الْمُسْتَبَانُ مَا قَالَا، فَعَلَى الْأَوَّلِ

آپس میں گالی گلوچ کرنے والے جو بھی کہیں اس کا گناہ پہل کرنے والے پر ہے

(۴۲۳) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ،

(۴۲۱) [صحیح] مسند ابن الجعد للبغوي: ۷۸۔

(۴۲۲) [صحیح] المعجم الكبير للطبراني: ۱۱۰۲۷؛ صحیح ابن حبان: ۲۹۹۔ (۴۲۳) صحیح مسلم: ۲۵۸۷۔

عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمُسْتَبَانُ مَا قَالَا، فَعَلَى الْبَادِي، مَا لَمْ يَعْتِدِ الْمَظْلُومُ)).
سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”آپس میں گالی گلوچ کرنے والے جو بھی کہیں (اس کا وبال) پہل کرنے والے پر ہوگا جب تک، مظلوم حد سے تجاوز نہ کرے۔“

(۴۲۴) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمُسْتَبَانُ مَا قَالَا، فَعَلَى الْبَادِي حَتَّى يَعْتَدِيَ الْمَظْلُومُ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”آپس میں گالی گلوچ کرنے والے جو بھی کہیں (اس کا وبال) پہل کرنے والے پر ہی ہوگا جب تک کہ مظلوم حد سے تجاوز نہ کرے۔“

(۴۲۵) وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَتَدْرُونَ مَا الْغَضَةُ؟)) قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((نَقْلُ الْحَدِيثِ مِنْ بَعْضِ النَّاسِ إِلَى بَعْضٍ، لِيُفْسِدُوا بَيْنَهُمْ)).

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو کہ چغلی کیا ہے؟“ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایک کی بات دوسروں کو اس غرض سے پہنچانا تاکہ ان کے درمیان فساد برپا ہو۔“
(۴۲۶) وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا، وَلَا يَبْغِ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ)).
نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی ہے کہ تم عاجزی اختیار کرو اور ایک دوسرے پر زیادتی نہ کرو۔“

۲۰۱۔ بَابُ: الْمُسْتَبَانُ شَيْطَانَانِ يَتَهَاتَرَانِ وَيَتَكَاذِبَانِ

گالی گلوچ کرنے والے شیطان، بدزبان اور جھوٹے ہیں

(۴۲۷) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ، عَنْ عِيَّاضِ بْنِ حِمَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الرَّجُلُ يُسَبِّحُ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الْمُسْتَبَانُ شَيْطَانَانِ يَتَهَاتَرَانِ وَيَتَكَاذِبَانِ)).

سیدنا عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ایک آدمی مجھے گالیاں دیتا ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”آپس میں گالی گلوچ کرنے والے شیطان، بدزبان اور جھوٹے ہیں۔“

(۴۲۴) صحيح مسلم: ۲۵۸۷؛ مسند أبي يعلى: ۴۲۴۳۔

(۴۲۵) [صحيح] شرح مشكل الآثار للطحاوي: ۳۷۱۰؛ السنن الكبرى للبيهقي: ۲۴۶/۱۰۔

(۴۲۶) [صحيح] سنن ابن ماجه: ۴۲۱۴۔

(۴۲۷) [صحيح] مسند أحمد: ۱۶۲/۴؛ صحيح ابن حبان: ۵۷۲۶۔
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

(۴۲۸) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يَزِيدَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عِيَّاضِ بْنِ حِمَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَبْقَى أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ، وَلَا يَفْخَرُ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ)). فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا سَبَّيَ فِي مَلَأَ هُمْ أَنْقَصُ مِنِّي، فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ، هَلْ عَلَيَّ فِي ذَلِكَ جُنَاحٌ؟ قَالَ: ((الْمُسْتَبَانُ شَيْطَانَانِ يَتَهَاتَرَانِ وَيَكَاذِبَانِ)). قَالَ عِيَّاضٌ: وَكُنْتُ حَرْبًا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَهْدَيْتُ إِلَيْهِ نَاقَةً قَبْلَ أَنْ أُسْلِمَ، فَلَمْ يَقْبَلْهَا وَقَالَ: ((إِنِّي أَكْرَهُ زُبْدَ الْمُشْرِكِينَ)).

سیدنا عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی ہے کہ تم عاجزی اختیار کرو یہاں تک کہ کوئی کسی پر زیادتی نہ کرے اور نہ ہی کوئی کسی پر فخر کرے۔“ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بتائیے اگر کوئی آدمی مجھے ایسے لوگوں میں بیٹھ کر گالیاں دے جو مجھ سے ادنیٰ درجے کے ہوں اس پر میں اسے جواب دوں تو کیا مجھ پر گناہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”آپس میں گالی گلوچ کرنے والے دونوں شیطان ہیں، دونوں بدزبانی کرتے ہیں اور دونوں جھوٹ بولتے ہیں۔“ سیدنا عیاض رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے خلاف جنگ کیا کرتا تھا، اسلام قبول کرنے سے پہلے میں نے آپ کو ایک اونٹنی ہدیہ پیش کی تو آپ نے اسے قبول نہ کیا اور فرمایا: ”میں مشرکین کے ہدیے کو ناپسند کرتا ہوں۔“

۲۰۲۔ بَابُ سَبَابِ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ

مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے

(۴۲۹) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ)).

سیدنا سعد بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے۔“

(۴۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاحِشًا، وَلَا لَعَانًا، وَلَا سَبَابًا، كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ: ((مَا لَهُ تَرَبُّبٌ جَبِينَةٌ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فحش گو تھے نہ لعنت کرنے والے اور نہ گالیاں دینے والے تھے آپ ﷺ غصے کے وقت صرف اتنا فرماتے تھے: ”اسے کیا ہوا؟ اس کی پیشانی خاک آلود ہو جائے۔“

(۴۳۱) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ زُبَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ)).

(۴۳۲) [صحیح] سنن ابی داود: ۴۸۹۵؛ السنن الکبریٰ للبیہقی: ۲۳۴/۱۰۔

(۴۳۳) [صحیح] مسند أحمد: ۱۵۳۷؛ سنن ابن ماجہ: ۳۹۴۱۔

(۴۳۴) [صحیح البخاری: ۶۰۴۶۔ ۴۳۱] صحیح البخاری: ۶۰۴۴؛ صحیح مسلم: ۶۴۔

سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے اور اس سے لڑائی کرنا کفر

ہے۔“

٤٣٢ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ يَعْمَرٍ، أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدَّوْلِيَّ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يَرْمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوقِ، وَلَا يَرْمِيهِ بِالْكُفْرِ إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ، إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبَهُ كَذَلِكَ)).

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص کسی آدمی پر گناہ یا کفر کی تہمت لگائے گا تو اگر جس پر تہمت لگائی ہے اس تہمت کا حق دار نہ ہو تو وہ (گناہ یا کفر) اسی (تہمت لگانے والے) پر لوٹ آئے گا۔“

٤٣٣ وَبِالسَّنَدِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ ادَّعَى لِفَعِيلٍ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ فَقَدْ كَفَرَ، وَمَنْ ادَّعَى قَوْمًا لَيْسَ هُوَ مِنْهُمْ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ، وَمَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ، أَوْ قَالَ: عَدُوُّ اللَّهِ - وَلَيْسَ كَذَلِكَ - إِلَّا حَارَتْ عَلَيْهِ)).

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جس شخص نے اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کا بیٹا ہونے کا دعویٰ کیا حالانکہ وہ جانتا ہے (کہ وہ غلط بیانی کر رہا ہے) تو یقیناً اس نے کفر کیا، جس نے کسی قوم میں سے ہونے کا دعویٰ کیا حالانکہ وہ ان میں سے نہیں ہے تو اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے، جس نے کسی آدمی کو کفر کے ساتھ پکارا یا اللہ کا دشمن کہا حالانکہ وہ ایسا نہیں تھا تو یہ بات کہنے والے پر ہی لوٹ آئے گی۔“

٤٣٤ حَدَّثَنَا عُمَرُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ صُرَدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ - قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَغَضِبَ أَحَدُهُمَا، فَاسْتَدَّ غَضَبَهُ حَتَّى انْتَفَخَ وَجْهُهُ وَتَغَيَّرَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنِّي لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِي يَجِدُ))، فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ، فَأَخْبَرَهُ بِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ: ((تَعَوَّذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ))، وَقَالَ: أَتَرَى بِي بَأْسًا، أَمْ جُنُونٌ أَنَا؟ اذْهَبْ.

نبی کریم ﷺ کے صحابی سیدنا سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے دو آدمیوں نے آپس میں گالی گلوچ کی ان میں ایک آدمی کو غصہ آگیا اور اس کا غصہ شدید ہو گیا حتیٰ کہ اس کا چہرہ پھول گیا اور متغیر ہو گیا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ وہ کلمہ کہے تو اس کا غصہ جاتا رہے گا۔“ چنانچہ ایک آدمی اس کے پاس گیا اور اسے نبی کریم ﷺ کا فرمان بتایا اور کہا تو ”أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“ پڑھ لے، اس نے کہا: کیا تیرے خیال میں مجھے کوئی بیماری ہے یا میں پاگل ہوں؟ جا اپنا کام کر۔

٤٣٢ صحيح البخاري: ٦٠٤٥؛ صحيح مسلم: ٦٠.

٤٣٣ صحيح البخاري: ٣٥٠٨؛ صحيح مسلم: ٦٠.

٤٣٤ صحيح البخاري: ٦٠٤٨؛ صحيح مسلم: ٦٠.

(۴۳۵) (ث: ۱۰۲) حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ إِلَّا بَيْنَهُمَا مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ سِتْرٌ، فَإِذَا قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ كَلِمَةً هَجَرَ فَقَدْ خَرَقَ سِتْرَ اللَّهِ، وَإِذَا قَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ: أَنْتَ كَافِرٌ، فَقَدْ كَفَرَ أَحَدُهُمَا.

سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر دو مسلمانوں کے درمیان اللہ عزوجل کی طرف سے ایک پردہ ہے، جب ان میں سے کوئی ایک اپنے ساتھی کو برا کلمہ کہہ دیتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے پردے کو پھاڑ دیتا ہے اور جب ان دونوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ تو کافر ہے تو بلاشبہ ان دونوں میں سے ایک نے کفر کا ارتکاب کیا۔

۲۰۳۔ بَابُ: مَنْ لَمْ يُوَاجِهِ النَّاسَ بِكَلَامِهِ

جو (کسی کی اصلاح) لوگوں کے روبرو بات (کر کے) نہ کرے

(۴۳۶) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا، فَرَخَّصَ فِيهِ، فَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ، فَلَبَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَخَطَبَ، فَحَمَدَ اللَّهُ، ثُمَّ قَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُونَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُهُ؟ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُهُمْ بِاللَّهِ، وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک کام کیا پھر اس کام میں رخصت دے دی تو کچھ لوگوں نے اس کام کو نہ کرنا اچھا سمجھا، نبی ﷺ تک جب یہ بات پہنچی تو آپ ﷺ نے خطبہ دیا، اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی پھر فرمایا: ”لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ وہ اس چیز سے پرہیز کرتے ہیں جس کو میں کرتا ہوں، اللہ کی قسم! میں ان سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو جاننے والا ہوں اور ان سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں۔“

(۴۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ سَلَمِ بْنِ عَلَوَيْ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ قَلَّ مَا يُوَاجِهُ الرَّجُلَ بِشَيْءٍ يَكْرَهُهُ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ يَوْمًا رَجُلٌ، وَعَلَيْهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ، فَلَمَّا قَامَ قَالَ لِأَصْحَابِهِ: ((لَوْ غَيْرَ - أَوْ نَزَعَ - هَذِهِ الصُّفْرَةَ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کسی شخص کو اس کے منہ پر بہت کم کوئی ایسی بات کہتے تھے جو اسے ناگوار ہو، ایک دن ایک آدمی آپ ﷺ کے پاس آیا اور اس پر زرد رنگ کا کچھ نشان تھا جب وہ آدمی اٹھ کر چلا گیا تو آپ ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: ”اگر یہ اس زرد رنگ کو بدل دیتا“ یا آپ ﷺ نے فرمایا: ”اتار دیتا (تو کیا ہی اچھا ہوتا)۔“

(۴۳۵) [ضعیف] مسند البزار: ۲۰۴۷؛ المعجم الكبير للطبراني: ۱۰۵۴۴؛ شعب الإيمان للبيهقي: ۵۰۱۷۔

(۴۳۶) صحيح البخاري: ۶۱۰۱؛ صحيح مسلم: ۲۳۵۶۔

(۴۳۷) [ضعیف] سنن أبي داود: ۴۱۸۲، ۴۷۸۹؛ سنن النسائي: ۲۳۵۔

۲۰۴۔ باب: مَنْ قَالَ لِآخَرَ: يَا مُنَافِقُ! فِي تَأْوِيلِ تَأْوَلَهُ

جس نے خود ہی تاویل کرتے ہوئے کسی دوسرے کو کہا: اے منافق!

(۴۳۸) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكِلَانَا فَارِسٌ فَقَالَ: ((انْطَلِقُوا حَتَّى تَبْلُغُوا رَوْضَةَ كَذَا وَكَذَا، وَبِهَا امْرَأَةٌ مَعَهَا كِتَابٌ مِنْ حَاطِبٍ إِلَى الْمُشْرِكِينَ، فَأَتُونِي بِهِ))، فَوَافَيْنَاهَا تَبَيَّرَ عَلَى بَعِيرٍ لَهَا حَيْثُ وَصَفَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ، فَقُلْنَا: الْكِتَابُ الَّذِي مَعَكَ؟ قَالَتْ: مَا مَعِيَ كِتَابٌ، فَبَحَسْنَاهَا وَبَعِيرُهَا، فَقَالَ صَاحِبِي: مَا أَرَى! فَقُلْتُ: مَا كَذَبَ النَّبِيُّ ﷺ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَجْرَ ذَلِكَ أَوْ لَتُخْرِجَنِيهِ، فَأَهْوَتْ يَدَهَا إِلَى حُجْرَتِهَا. وَعَلَيْهَا إِزَارٌ صُوفٌ. فَأَخْرَجَتْهُ، فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ عُمَرُ: خَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنِينَ، دَغْنِي أَضْرِبْ عَقْبَهُ، وَقَالَ: ((مَا حَمَلَكَ؟)) فَقَالَ: مَا بِي إِلَّا أَنْ أَكُونَ مُؤْمِنًا بِاللَّهِ، وَأَرَدْتُ أَنْ يَكُونَ لِي عِنْدَ الْقَوْمِ يَدٌ، قَالَ: ((صَدَقَ يَا عُمَرُ أَوْ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ؟ لَعَلَّ اللَّهَ أَطْلَعَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: اْعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ، فَقَدْ وَجَّهْتُ لَكُمْ الْجَنَّةَ))، فَدَمَعَتْ عَيْنَا عُمَرَ وَقَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ نے بھیجا، ہم دونوں گھوڑوں پر سوار تھے آپ ﷺ نے فرمایا: ”فلاں فلاں باغ میں جاؤ، وہاں ایک عورت ہوگی اس کے پاس ایک خط ہے جو حاطب رضی اللہ عنہ نے مشرکین (مکہ) کو لکھا ہے اس خط کو میرے پاس لاؤ۔“ ہم نے اس عورت کو اپنے اونٹ پر جاتے ہوئے پالیا جیسا کہ نبی ﷺ نے ہمیں بیان کیا تھا، ہم نے اس عورت سے کہا: وہ خط کہاں ہے جو تیرے پاس ہے؟ وہ کہنے لگی: میرے پاس کوئی خط نہیں، ہم نے اس کی اور اس کے اونٹ کی تلاشی لی (خط نہ ملا)، میرے ساتھی نے کہا: خط تو کہیں نظر نہیں آ رہا، میں نے کہا: نبی ﷺ نے جھوٹ نہیں بولا۔ مجھے اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تو بہر صورت وہ خط نکال دے ورنہ میں تیرے کپڑے اتار دوں گا، چنانچہ اس نے اپنے کمر بند کی طرف ہاتھ بڑھایا، اس پر ایک اونٹنی چادر تھی اور وہ خط نکال دیا۔ ہم (وہ خط لے کر) نبی ﷺ کے پاس آئے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (حاطب رضی اللہ عنہ نے) اللہ، اس کے رسول ﷺ اور مومنین سے خیانت کی ہے۔ مجھے اجازت دیجئے میں اس کی گردن اڑا دوں، آپ ﷺ نے (حاطب رضی اللہ عنہ سے) فرمایا: ”تجھے کس چیز نے اس بات پر آمادہ کیا؟“ حاطب رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے دل میں اس کے سوا اور کوئی بات نہیں۔ میں اللہ پر ایمان رکھنے والا ہوں، میں نے یہ کام اس وجہ سے کیا کہ اہل مکہ پر میرا احسان ہو جائے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے عمر! اس نے سچ کہا ہے کیا یہ اہل بدر میں سے نہیں؟ یقیناً اللہ تعالیٰ نے اہل بدر پر نظر فرمائی اور کہا: جو چاہو عمل کرو یقیناً تمہارے لیے جنت واجب ہوگئی۔“ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور کہا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔

۲۰۵۔ بَابُ: مَنْ قَالَ لِأَخِيهِ: يَا كَافِرًا!

جس نے اپنے بھائی کو کہا: اے کافر!

(۴۳۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِأَخِيهِ: يَا كَافِرٌ، فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا)).

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے اپنے بھائی کو کہا: اے کافر! تو یقیناً ان دونوں میں سے ایک اس (کفر) کے ساتھ لوٹے گا۔“

(۴۴۰) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ، أَنَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قَالَ لِلْآخِرِ: كَافِرٌ، فَقَدْ كَفَرَ أَحَدُهُمَا، إِنْ كَانَ الَّذِي قَالَ لَهُ كَافِرًا، فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ كَمَا قَالَ لَهُ فَقَدْ بَاءَ الَّذِي قَالَ لَهُ بِالْكَفْرِ)).

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب ایک نے دوسرے کو کافر کہا تو یقیناً ان دونوں میں سے ایک نے کفر کیا۔ اگر وہ ایسے ہی تھا جسے اس نے اے کافر کہا تو اس نے سچ کہا اور اگر وہ ویسا نہیں تھا جیسا کہ اس نے اے کہا تو یقیناً جس نے اے (کافر) کہا وہ کفر لے کر لوٹے گا۔“

۲۰۶۔ بَابُ: شِمَاتَةُ الْأَعْدَاءِ

دشمنوں کے خوش ہونے کے بیان میں

(۴۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ: جَهْدِ الْبَلَاءِ، وَدَرَكِ الشَّقَاءِ، وَسُوءِ الْقَضَاءِ، وَشِمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مصیبتوں کی مشقت، بد بختی کے حصول، بری قضا اور (ہماری تکلیف پر) دشمنوں کے خوش ہونے سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

۲۰۷۔ بَابُ: الْكَسْرُ فِي الْمَالِ

مال میں فضول خرچی کرنے کا بیان

(۴۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي

(۴۴۳) صحيح البخاري: ۶۱۰۴؛ صحيح مسلم: ۶۰؛ موطأ إمام مالك: ۲۸۱۴۔

(۴۴۰) صحيح مسلم: ۶۰؛ سنن أبي داود: ۴۶۸۷۔ (۴۴۱) صحيح البخاري: ۶۳۴۷؛ صحيح مسلم: ۲۷۰۷۔

(۴۴۲) صحيح مسلم: ۱۷۱۵؛ موطأ إمام مالك: ۲۰۸۹۔

مُرِيرَةَ اللَّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ يَرْضَى لَكُمْ ثَلَاثًا، وَيَسْخَطُ لَكُمْ ثَلَاثًا، يَرْضَى لَكُمْ: أَنْ تَعْبُدُوهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَأَنْ تَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا، وَأَنْ تَنَاصِحُوا مَنْ وَلَاهُ اللَّهُ أَمْرَكُمْ، وَيَكْرَهُ لَكُمْ: قِيلٌ وَقَالَ، وَكَثْرَةُ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةُ الْمَالِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ اللہ تعالیٰ تم سے تین باتوں کی وجہ سے راضی ہوتا ہے اور تین باتوں کی وجہ سے ناراض ہوتا ہے، وہ تم سے (ان تین باتوں سے) راضی ہوتا ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، تم سب اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور اس شخص کی خیر خواہی کرو جس کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے کاموں کا والی بنایا ہے اور وہ قیل وقال (فضول گفتگو) کثرت سوال اور بربادی مال کو ناپسند فرماتا ہے۔“

(۴۴۳) (ث: ۱۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّا، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْمَلَائِي، عَنِ الْمُنْهَالِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ﴾ (سبا: ۳۹)، قَالَ: فِي غَيْرِ إِسْرَافٍ، وَلَا تَقْتِيرٍ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ عزوجل کے قول: ﴿وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ...﴾ اور جو کچھ تم خرچ کرو گے اللہ تعالیٰ اس کا بدلہ دے گا اور وہ بہترین رزق دینے والا ہے۔“ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: نہ فضول خرچی ہو اور نہ کجی۔

۲۰۸۔ بَابُ الْمُبْدَرِينَ

فضول خرچی کرنے والوں کے بیان میں

(۴۴۴) (ث: ۱۰۴) حَدَّثَنَا قَيْصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ الْبَطِينِ، عَنْ أَبِي الْعَبِيدِينَ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُبْدَرِينَ، قَالَ: الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي غَيْرِ حَقٍّ.

جناب ابو عبیدین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے (الْمُبْدَرِينَ) فضول خرچی کرنے والے کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا: اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو ناحق خرچ کرتے ہیں۔

(۴۴۵) (ث: ۱۰۵) حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، ﴿الْمُبْدَرِينَ﴾ (الإسراء: ۲۷)، قَالَ: الْمُبْدَرِينَ فِي غَيْرِ حَقٍّ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: (الْمُبْدَرِينَ) سے مراد ناحق خرچ کرنے والے ہیں۔

(۴۴۳) [صحیح] شعب الإيمان للبيهقي: ۶۵۵۰؛ جامع البيان للطبري: ۲۸۸۷۳.

(۴۴۴) [صحیح] مصنف ابن أبي شيبة: ۲۶۵۹۹؛ المستدرک للحاکم: ۳۶۱/۲.

(۴۴۵) [حسن] جامع البيان للطبري: ۱۴/۵۶۸؛ شعب الإيمان للبيهقي: ۶۵۴۷۔ کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

۲۰۹۔ بَابُ: إِصْلَاحُ الْمَنَازِلِ

گھروں کی اصلاح کرنے کا بیان

(۴۴۶) (ث: ۱۰۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجَلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ يَقُولُ عَلَى الْجَنَبِ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَصْلَحُوا عَلَيْكُمْ مَثَاوِيَكُمْ، وَأَخِيفُوا هَذِهِ الْجَنَانَ قَبْلَ أَنْ تُخِيفَكُمْ، فَإِنَّهُ لَنْ يَدُوَ لَكُمْ مُسْلِمُوهَا، وَإِنَّا - وَاللَّهِ - مَا سَلَمْنَا هُنَّ مُنْذُ عَادَيْنَاهُنَّ.

سیدنا زید بن اسلم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ منبر پر فرمایا کرتے تھے: اے لوگو! اپنی رہائش گاہوں کو درست کرو، جو سانپ گھروں میں نکلتے ہیں ان کو ڈراؤ (یعنی ان کو مارو) اس سے پہلے کہ وہ تمہیں ڈرائیں کیونکہ ان میں جو مسلمان ہیں وہ ظاہر ہو کر تمہارے سامنے کبھی نہیں آتے، اللہ کی قسم! ہم نے ان سانپوں سے کوئی صلح نہیں کی جب سے ان کی ہماری دشمنی ہوئی ہے۔

۲۱۰۔ بَابُ: الْتَفَقُّةُ فِي الْبِنَاءِ

تعمیر میں خرچ کرنے کا بیان

(۴۴۷) (ث: ۱۰۷) حَدَّثَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرَّبٍ، عَنْ خَبَّابٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيُؤْجَرُ فِي كُلِّ شَيْءٍ، إِلَّا الْبِنَاءَ.

سیدنا خباب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بے شک آدمی کو ہر چیز کا اجر ملتا ہے سوائے تعمیر کے۔

۲۱۱۔ بَابُ: عَمَلُ الرَّجُلِ مَعَ عَمَّالِهِ

اپنے مزدوروں کے ساتھ کام میں شریک ہونا

(۴۴۸) (ث: ۱۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ وَهَبٍ الطَّائِفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُطَيْفُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، أَنَّ نَافِعَ بْنَ عَاصِمٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو رضی اللہ عنہ قَالَ لِابْنِ أَخِي لَهُ خُرَجَ مِنَ الْوَهْطِ: أَيْعَمَلُ عَمَّاكَ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي، قَالَ: أَمَا لَوْ كُنْتَ تَقْفِيًا لَعَلِمْتَ مَا يَعْمَلُ عَمَّاكَ، ثُمَّ التَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا عَمِلَ مَعَ عَمَّالِهِ فِي دَارِهِ - وَقَالَ أَبُو عَاصِمٍ مَرَّةً: فِي مَالِهِ - كَانَ عَامِلًا مِنْ عَمَّالِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

(۴۴۶) [حسن] مصنف عبد الرزاق: ۹۲۵۰؛ مصنف ابن أبي شيبة: ۲۶۳۲۸۔

(۴۴۷) [صحیح] جامع الترمذی: ۲۴۸۳؛ سنن ابن ماجہ: ۴۱۶۳۰۔ (۴۴۸) [صحیح]

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے اپنے بھتیجے، جو وہ طہ مقام سے آیا تھا، سے دریافت کیا: کیا تیرے مزدور کام کر رہے ہیں؟ اس نے کہا: میں نہیں جانتا، آپ نے فرمایا: اگر تو قبیلہ ثقیف سے ہوتا تو ضرور جان لیتا جو تیرے مزدور کرتے ہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: بے شک آدمی ضرور جان لیتا اپنے گھر میں (راوی حدیث) ابو عاصم رضی اللہ عنہ نے ایک باریوں کہا: اپنے مال میں جب اپنے مزدوروں کے ساتھ کام کرتا ہے تو وہ بھی اللہ عزوجل کے مزدوروں میں سے ایک مزدور شمار ہوتا ہے۔

۲۱۲۔ بَابُ: التَّطَاوُلُ فِي الْبُنْيَانِ

تعمیرات میں مقابلہ بازی کرنے کا بیان

(۴۴۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِي الْبُنْيَانِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ لوگ عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے کا مقابلہ نہ کرنے لگیں۔“

(۴۵۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا حُرَيْثُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: كُنْتُ أَدْخُلُ بَيْتَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ عَفَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَتَانَا سَقْفُهَا بَيْدِي.

امام حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ازواج مطہرات کے گھروں میں داخل ہوا کرتا تھا، میں ان کی چھتوں کو اپنا ہاتھ لگا سکتا تھا (یعنی ان کے گھروں کی چھتیں اتنی نیچی تھیں)۔

(۴۵۱) وَبِالسَّنَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ: رَأَيْتُ الْحُجْرَاتِ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ مَغْشِي مِنْ خَارِجٍ بِمُسُوحِ الشَّعْرِ، وَأَطْنُ عَرْضَ النَّبْتِ مِنْ بَابِ الْحُجْرَةِ إِلَى بَابِ النَّبْتِ نَحْوًا مِنْ سِتٍّ أَوْ سَبْعٍ أَذْرُعَ، وَأَخْزُرُ النَّبْتِ الدَّخِلِ عَشْرَ أَذْرُعَ، وَأَطْنُ سُمْكُهُ بَيْنَ الثَّمَانِ وَالسَّبْعِ نَحْوَ ذَلِكَ، وَوَقَفْتُ عِنْدَ بَابِ عَائِشَةَ فَإِذَا هُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَغْرِبِ.

جناب داؤد بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے (ازواج مطہرات کے) حجروں کو دیکھا جو کھجور کی ٹہنیوں کے تھے اور باہر سے بالوں کے ٹائوں سے ڈھانکے ہوئے تھے اور میرا خیال ہے کہ ایک حجرے کی چوڑائی حجرے کے دروازے سے لے کر گھر کے دروازے تک تقریباً چھ یا سات ہاتھ تھی اور میرے اندازے میں گھر کا اندرونی حصہ دس ہاتھ تھا اور میرا خیال ہے کہ اس کی اونچائی سات آٹھ ہاتھ کے درمیان ہوگی اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے دروازے کے پاس میں کھڑا ہوا تو میں نے دیکھا کہ وہ مغربی جانب ہے۔

(۴۴۹) صحيح البخاري (۷۱۲۱)؛ مسند أحمد: ۵۳۰ / ۲۔

(۴۵۰) [صحيح] المراسيل لأبي داود: ۴۹۷؛ شعب الإيمان للبيهقي: ۱۰۷۳۴۔

(۴۵۱) [صحيح] المراسيل لأبي داود: ۴۹۶۔

(۴۵۲) (ث: ۱۰۹) وَيَا سَنَدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَسْعَدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الرَّومِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ طَلْحٍ فَقُلْتُ: مَا أَقْصَرَ سَفَفَ بَيْتِكَ هَذَا؟ قَالَتْ: يَا بَنِي! إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه كَتَبَ إِلَى عُمَالِهِ: أَنْ لَا تُطِيلُوا بِنَاءَ كُمْ، فَإِنَّهُ مِنْ شَرِّ آيَاتِكُمْ.

جناب عبداللہ رومی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ام طلق رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور کہا: آپ کے گھر کی چھت کتنی نیچی ہے؟ تو وہ فرمانے لگیں: اے میرے بیٹے! امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنروں کو خط لکھا تھا کہ اپنے گھروں کو اونچا نہ بناؤ بے شک یہ (عمل) تمہارے برے دنوں میں سے ہوگا۔

۲۱۳۔ بَابُ: مَنْ بَنَى

جس نے گھر بنایا

(۴۵۳) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَازِمٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَلَامِ بْنِ شَرَحْبِيلٍ، عَنْ حَبَّةَ بْنِ خَالِدٍ، وَسَوَاءَ بْنِ خَالِدٍ رضی اللہ عنہما، أَنَّهُمَا أَتَيَا النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يُعَالِجُ حَائِطًا - أَوْ بِنَاءً لَهُ، فَأَعَانَاهُ. حَبَّةُ بْنُ خَالِدٍ أَوْ سَوَاءُ بْنُ خَالِدٍ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ ایک دیوار کو درست کر رہے تھے یا بنا رہے تھے ان دونوں نے آپ ﷺ کا ہاتھ بنایا۔

(۴۵۴) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى خُبَّابٍ نَعُوذُهُ - وَقَدْ اِكْتَوَى سَبْعَ كَيَّاتٍ - فَقَالَ: إِنَّ أَصْحَابَنَا الَّذِينَ سَلَفُوا مَضَوْا وَلَمْ تُنْقِضْهُمْ الدُّنْيَا، وَإِنَّا أَصَبْنَا مَا لَا نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا التُّرَابَ، وَلَوْ لَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَانَا أَنْ نَدْعُو بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ. جناب قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سیدنا خباب رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی عیادت کے لیے آئے اور انھوں نے جسم (صحیح مسلم میں پیٹ کا ذکر ہے) پر سات داغ لگائے ہوئے تھے تو انھوں نے کہا: بے شک ہمارے دوست گزر گئے اور پہلے اس دنیا سے چلے گئے، دنیا نے ان (کے ثواب) میں کوئی کمی نہیں کی اور ہمیں مال مل گیا جس کو رکھنے کے لیے سوائے مٹی کے کوئی جگہ نہیں۔ اگر نبی ﷺ نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں اپنی موت کے لیے ضرور دعا کرتا۔ (۴۵۵) ثُمَّ أَتَيْنَاهُ مَرَّةً أُخْرَى، وَهُوَ بَيْنِي حَائِطًا لَهُ، فَقَالَ: إِنَّ الْمُسْلِمَ يُوْجِرُ فِي كُلِّ شَيْءٍ يَنْفِقُهُ إِلَّا فِي شَيْءٍ يَجْعَلُهُ فِي هَذَا التُّرَابِ.

(جناب قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) پھر ہم دوبارہ ان کے پاس آئے تو وہ اپنی ایک دیوار بنا رہے تھے پھر فرمانے لگے: بے شک مسلمان کو ہر اس چیز میں اجر ملتا ہے جسے وہ خرچ کرتا ہے سوائے اس چیز کے جسے وہ مٹی میں لگا دے۔

(۴۵۲) [ضعیف] (۴۵۳) [ضعیف] مسند أحمد: ۲/ ۴۶۹؛ سنن ابن ماجہ: ۴۱۶۵۔

(۴۵۴) صحيح البخاري: ۵۶۷۲؛ صحيح مسلم: ۲۶۸۱۔

(۴۵۵) صحيح البخاري: ۵۶۷۲۔

(۴۵۶) حَدَّثَنَا عُمَرُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو السَّفَرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ، وَأَنَا أَصْلِحُ خُصَّائِنَا، فَقَالَ لِي: ((مَا هَذَا؟)) قُلْتُ: أَصْلِحُ خُصَّائِنَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ: ((الْأَمْرُ أَسْرَعُ مِنْ ذَلِكَ)).

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا گزر ہوا اور میں اپنے چھپر کی مرمت کر رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ کیا ہے؟“ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اپنے چھپر کی مرمت کر رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”موت اس سے زیادہ جلدی آنے والی ہے۔“

۲۱۴۔ بَابُ: الْمَسْكِنُ الْوَاسِعُ

وسیع رہائش گاہ کے بارے میں بیان

(۴۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ وَفَيْصَةُ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ حَمِيلٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ: الْمَسْكِنُ الْوَاسِعُ، وَالْجَارُ الصَّالِحُ، وَالْمَرْكَبُ الْهَنِئُءُ)).

سیدنا نافع بن عبد الحارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”یہ آدمی کی خوش بختی میں سے ہے کہ اسے وسیع رہائش گاہ نیک ہمسایہ اور آرام دہ سواری مل جائے۔“

۲۱۵۔ بَابُ: مَنِ اتَّخَذَ الْغُرْفَ

جس نے بالا خانہ بنایا

(۴۵۸) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ تَبَرَّاسٍ أَبُو الْحَسَنِ، عَنْ ثَابِتٍ، أَنَّهُ كَانَ مَعَ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ بِالزَّوَايَةِ - فَوْقَ غُرْفَةٍ لَهُ - فَسَمِعَ الْأَذَانَ، فَنَزَلَ وَنَزَلَتْ، فَقَارَبَ فِي الْخُطَا فَقَالَ: كُنْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ فَمَشَى بِي هَذِهِ الْمَشْيَةَ وَقَالَ: أَتَدْرِي لِمَ فَعَلْتُ بِكَ؟ فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَشَى بِي هَذِهِ الْمَشْيَةَ وَقَالَ: ((أَتَدْرِي لِمَ مَشَيْتُ بِكَ؟)) قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((لِيَكْثُرَ عَدَدُ خُطَاتِنَا فِي طَلَبِ الصَّلَاةِ)).

جناب ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ بالا خانے میں تشریف فرما تھے کہ انہوں نے اذان سنی تو نیچے اتر آئے میں بھی (ان کے ساتھ) نیچے اتر آیا، وہ چھوٹے چھوٹے قدموں سے چلنے لگے۔ اور فرمانے لگے: میں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا وہ بھی میرے ساتھ ایسی ہی رفتار سے چلے تھے اور فرمایا: کیا تو جانتا ہے کہ میں نے تیرے ساتھ ایسا

(۴۵۶) [صحیح] جامع الترمذی: ۲۳۳۵؛ سنن أبی داود: ۵۲۳۵؛ سنن ابن ماجہ: ۴۱۶۰۔

(۴۵۷) [صحیح] مسند أحمد: ۴۰۷/۳؛ المستدرک للحاکم: ۱۶۶/۴۔

(۴۵۸) [ضعیف] المعجم الكبير للطبرانی: ۴۷۹۷، ۴۷۹۸، ۴۷۹۹۔

کیوں کیا؟ اس لیے کہ نبی ﷺ بھی میرے ساتھ ایسی ہی رفتار سے چلے تھے اور آپ ﷺ نے فرمایا تھا: ”کیا تو جانتا ہے کہ میں تیرے ساتھ اس رفتار سے کیوں چلا ہوں؟“ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تا کہ نماز کی طرف جاتے ہوئے ہمارے قدموں کی گنتی زیادہ ہو جائے۔“

۲۱۶۔ بَابُ: نَقْشُ الْبُنْيَانِ

عمار توں پر نقش و نگار کرنے کے بیان میں

(۴۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْقُدَيْكِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَحْيَى، عَنِ ابْنِ أَبِي هِنْدَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَبْنِيَ النَّاسُ بُيُوتًا، يُشَبِّهُونَهَا بِالْمَرَاجِلِ)). قَالَ إِبْرَاهِيمُ: يَعْنِي الثِّيَابَ الْمُحْطَطَةَ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک لوگ ایسے گھر نہ بنائے لگیں جن کو وہ نقش و نگار والے کپڑوں کے مشابہہ کر دیں۔“ ابراہیم رضی اللہ عنہ نے کہا: مَرَاجِل سے مراد دھاری دار کپڑے ہیں۔

(۴۶۰) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ وَرَادِ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى الْمُغِيرَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: اُكْتُبْ إِلَيَّ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ: إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي ذُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ: ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ)). وَكَتَبَ إِلَيْهِ: إِنَّهُ كَانَ يَنْهَى عَنْ قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةِ الْمَالِ. وَكَانَ يَنْهَى عَنْ عُقُوقِ الْأُمَّهَاتِ، وَوَادِ الْبَنَاتِ، وَمَنْعِ وَهَابِ.

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب و زاد اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا کہ آپ مجھے وہ حدیث لکھ کر بھیجو جو آپ نے خود رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو، چنانچہ انھوں نے ان کی طرف لکھا کہ بے شک اللہ کے نبی ﷺ ہر نماز کے بعد یہ پڑھتے تھے: ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ)) ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! جو تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو نہ دے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی بزرگی والے کو اس کی بزرگی تیرے مقابلے میں نفع نہیں دے سکتی۔“ انھوں نے یہ بھی لکھا کہ رسول اللہ ﷺ قیل وقال (فضول گفتگو)، کثرت سوال، بربادی مال سے منع فرماتے تھے اور آپ ﷺ ماؤں کی نافرمانی، لڑکیوں کو زندہ دفن کرنے، خود نہ دینے اور دوسروں سے لینے سے منع فرماتے تھے۔

(۶۶۱) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُنُبٍ، عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَنْ يَنْجِيَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ)) قَالُوا: وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((وَلَا أَنَا، إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ، فَسَدَدُوا وَقَارِبُوا وَأَعْدُوا وَرُوحُوا، وَشَيْءٌ مِنَ الدَّلَجَةِ، وَالْقَصْدُ الْقَصْدُ تَبَلَّغُوا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کسی کو اس کا عمل چھٹکارا نہیں دلائے گا۔“ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ کو بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں، مجھے بھی نہیں، الا یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے مجھے ڈھانپ لے، پس تم سیدھے رہو اور میانہ روی اختیار کرو، صبح کے وقت عمل کرو، شام کے وقت عمل کرو، کچھ رات کے اندھیرے میں بھی اور میانہ روی کو لازم پکڑو (تم منزل پر) پہنچ جاؤ گے۔“

۲۱۷۔ بَابُ: الرَّفْقُ

نرمی اختیار کرنے کا بیان

(۶۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكُمْ، قَالَتْ عَائِشَةُ فَفَهَمْتُهَا، فَقُلْتُ: عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَهْلًا يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرَّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ))، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَوْ لَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((قَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ))

نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ یہودیوں کی ایک جماعت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی انہوں نے کہا: السام علیکم، (تم پر موت پڑے) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں سمجھ گئی لہذا میں نے جواب دیا: علیکم السام واللعنة (تم پر موت اور لعنت پڑے) کہتی ہیں: رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”عائشہ ٹھہر جاؤ! اللہ تعالیٰ ہر کام میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔“ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ نے سنا نہیں انہوں نے کیا کہا تھا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے وعلیکم (اور تم پر بھی) کہہ دیا تھا۔“

(۶۶۳) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ هَلَالٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ يُحْرِمِ الرَّفْقَ يُحْرِمِ الْخَيْرَ)). حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، مِثْلَهُ.

سیدنا جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو آدمی نرمی کی صفت سے محروم کر دیا گیا وہ ساری خیر سے محروم کر دیا گیا۔“ ہمیں محمد بن کثیر نے خبر دی وہ کہتے ہیں ہمیں شعبہ نے اعمش کے واسطے سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

(۶۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو، عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلُكٍ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرَّفْقِ، فَقَدْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ، وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرَّفْقِ، فَقَدْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ، أَثْقَلَ شَيْءٌ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُسْنُ الْخُلُقِ، وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبِذْيَ)).

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کو نرمی میں سے اس کا حصہ دے دیا گیا تو حقیقت یہ ہے کہ اسے خیر میں سے اس کا حصہ دے دیا گیا اور جس شخص کو نرمی میں سے اس کے حصے سے محروم کر دیا گیا تو حقیقت یہ ہے کہ اسے خیر میں سے اس کے حصے سے محروم کر دیا گیا، اچھا اخلاق مومن بندے کے میزان میں قیامت کے دن سب سے بھاری چیز ہوگی اور بے شک اللہ تعالیٰ فحش گو اور بد زبان سے نفرت کرتا ہے۔“

(۶۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ - وَاسْمُهُ أَبُو بَكْرٍ - مَوْلَى زَيْدِ بْنِ الْحَطَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ بِنَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ يَقُولُ قَالَتْ عَمْرَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَقْبِلُوا ذَوِي الْهَيْبَاتِ زَلَّاتِهِمْ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اچھے اخلاق و کردار والے لوگوں کی لغزشوں سے درگزر کیا کرو۔“

(۶۸) حَدَّثَنَا الْعَدَنِيُّ أَحْمَدُ بْنُ عَمِيْدٍ اللَّهُ قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَكُونُ الرَّفْقُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ، لَا يَكُونُ الْخُرْقُ فِي شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ، وَإِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرَّفْقَ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس چیز میں رفق ہو وہ اسے خوبصورت بنا دے گی، اکھڑ پن جس چیز میں ہوگا اسے بدنام کر دے گا اور بے شک اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے اور نرمی کو پسند کرتا ہے۔“

(۶۹) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي عُتْبَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِذْرِهَا، وَكَانَ إِذَا كَرِهَ شَيْئًا عَرَفْتَاهُ فِي وَجْهِهِ.

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ پردے میں رہنے والی کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیا والے تھے جب کوئی چیز آپ کو نا پسند ہوتی تو ہم اسے آپ کے چہرہ مبارک سے پہچان لیتے تھے۔

(۶۶) [صحیح] مسند أحمد: ۶/۵۱؛ جامع الترمذی: ۲۰۱۳۔

(۶۷) [صحیح] مسند أحمد: ۶/۱۸۱؛ سنن أبي داود: ۴۳۷۵؛ السنن الكبرى للنسائي: ۷۲۹۵۔

(۶۸) [صحیح] مسند البزار: ۱۹۶۳؛ جامع الترمذی: ۱۹۷۴؛ سنن ابن ماجه: ۴۱۸۵۔

(۶۹) [صحیح] البخاری: ۶۱۰۲؛ صحیح مسلم: ۲۳۲۰۔

(۴۶۸) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ قَابُوسَ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْهَدْيُ الصَّالِحُ، وَالسَّمْتُ، وَالْإِقْتِصَادُ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”نیک سیرت عمدہ کردار اور میانہ روی نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔“

(۴۶۹) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْيَقْدَامِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كُنْتُ عَلَى بَعِيرٍ فِيهِ صُعُوبَةٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((عَلَيْكَ بِالرَّفْقِ، فَإِنَّهُ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ، وَلَا يَنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں ایک اونٹ پر سوار تھی جس پر ذرا سختی کرنا پڑتی تھی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”نری کو لازم پکڑو کیونکہ یہ جس چیز میں ہوگی اسے خوبصورت بنادے گی اور جس چیز سے یہ نکال دی گئی اسے بد نما کر دے گی۔“

(۴۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِيَّاكُمْ وَالشُّعْ، فَإِنَّهُ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، سَفَكُوا دِمَاءَهُمْ، وَقَطَعُوا أَرْحَامَهُمْ، وَالظُّلْمَ ظَلَمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بجمل سے بچو کیونکہ اس نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر ڈالا، انہوں نے ناحق خون بہائے اور رشتہ داری کو توڑا اور ظلم قیامت کے دن اندھیروں کا باعث ہوگا۔“

۲۱۸۔ بَابُ: الرِّفْقُ فِي الْمَعِيشَةِ

گزر بسر میں سادگی کا بیان

(۴۷۱) (ث: ۱۱۰) حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ كَثِيرٍ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رضي الله عنها، فَقَالَتْ: أَمْسِكْ حَتَّى أَحْبِطَ نَفْسِي، فَأَمْسَكْتُ، فَقُلْتُ: يَا أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَلَوْ خَرَجْتُ فَأَخْبَرْتُهُمْ لَعَدُوهُ مِنْكَ بُخْلًا، قَالَتْ: أَبْصُرْ شَأْنَكَ، إِنَّهُ لَا جَدِيدَ لِمَنْ لَا يَلْبَسُ الْخَلْقَ.

جناب عبید اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا: ذرا ٹھہرو! میں اپنا پاجام سی لوں، میں رک گیا، پھر میں نے عرض کیا: اے ام المؤمنین! اگر میں باہر نکل کر لوگوں کو یہ بات بتا دوں کہ آپ پرانا کپڑا اسی رہی تھیں تو لوگ اسے آپ کی کجی میں شمار کریں گے، انہوں نے فرمایا: ذرا سمجھ کر بات کر، بے شک جو شخص پرانا کپڑا نہ پہنے اس کے لیے نیا کپڑا نہیں۔

(۴۶۸) [ضعیف] شعب الإیمان للبيهقي؛ سنن أبي داود: ۴۷۷۶۔

(۴۶۹) صحيح مسلم: ۴۵۹۴؛ سنن أبي داود: ۴۸۰۸۔

(۴۷۰) صحيح مسلم: ۲۵۷۸؛ سنن أبي داود: ۱۶۹۸۔ (۴۷۱) | حسن |

۲۱۹۔ بَابُ: مَا يُعْطَى الْعَبْدُ عَلَى الرَّفْقِ

بندے کو نرمی پر کیا کچھ ملتا ہے؟

(۴۷۲) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرَّفْقَ، وَيُعْطِي عَلَيْهِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ)) وَعَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ حُمَيْدٍ مِثْلَهُ.

سیدنا عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے اور نرمی کو پسند کرتا ہے اور جتنا وہ نرمی پر عطا کرتا ہے اتنا سختی پر عطا نہیں کرتا۔“
یونس بن عبید رضی اللہ عنہ نے بھی حمید رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۲۲۰۔ بَابُ: التَّسْكِينُ

سکون اور اطمینان کا بیان

(۴۷۳) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((تَسَرُّوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا، وَسَكِّنُوْا وَلَا تَنْفَرُوْا)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”آسانی پیدا کرو، سختی نہ کرو، اطمینان دلاؤ، نفرت نہ پھیلاؤ۔“

(۴۷۴) (ث: ۱۱۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَزَلَ ضَيْفٌ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ - وَفِي الدَّارِ كَلْبَةٌ لَهُمْ - فَقَالُوا: يَا كَلْبَةُ! لَا تَنْجِي عَلَيَّ ضَيْفَنَا، فَصَحَنَ الْجِرَاءُ فِي بَطْنِهَا، فَذَكَرُوا النَّبِيَّ لَهُمْ، فَقَالَ: إِنَّ مِثْلَ هَذَا كَمَثَلِ أُمَةٍ تَكُونُ بَعْدَكُمْ، يَغْلِبُ سُفَهَاؤُهَا عُلَمَاءَهَا.

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں سے ایک گھرانے میں کوئی مہمان آیا اور ان کے گھر میں ایک کتیا تھی، گھر والوں نے کہا: اے کتیا! ہمارے مہمانوں پر نہ بھونکنا، (کتیا تو نہ بھونکی مگر) اس کے پیٹ میں جو بچے تھے وہ بھونکنے لگے، یہ بات انہوں نے اپنے نبی سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا: بے شک اس کی مثال اس امت جیسی ہے جو تمہارے بعد آئے گی کہ اس کے جاہل بے وقوف لوگ اپنے علماء پر غالب آجائیں گے۔

(۴۷۲) [صحیح] سنن أبی داود: ۴۸۰۷؛ مسند أحمد: ۸۷/۴۔

(۴۷۳) صحیح البخاری: ۶۱۲۵؛ صحیح مسلم: ۱۷۳۴۔

(۴۷۴) [ضعیف] مسند أحمد: ۱۷۰/۲۔

۲۲۱۔ بَابُ: الْخُرُقُ

اکھڑپن کا بیان

(۴۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ: كُنْتُ عَلَى بَعِيرٍ فِيهِ صُعُوبَةٌ، فَجَعَلْتُ أَضْرِبُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((عَلَيْكَ بِالرُّفْقِ، فَإِنَّ الرُّفْقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ، وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں ایک اونٹ پر سوار تھی جس میں ذرا سختی تھی اس لیے میں نے اسے مارنا شروع کر دیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”نری کو لازم پکڑو کیونکہ نری جس چیز میں ہوگی اسے یہ خوبصورت بنا دے گی اور جس چیز سے یہ چھین لی گئی اسے بد نما کر دے گی۔“

(۴۷۶) (ث: ۱۱۲) حَدَّثَنَا صَدَقَةُ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُليَّةَ، عَنِ الْجَرِيرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ: قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِّنَّا يُقَالُ لَهُ: جَابِرٌ أَوْ جُوَيْرٌ۔ قَالَ: طَلَبْتُ حَاجَةً إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي خِلَافَتِهِ، فَأَنْتَهَيْتُ إِلَى الْمَدِينَةِ لَيْلًا، فَغَدَوْتُ عَلَيْهِ، وَقَدْ أُعْطِيتُ فِطْنَةً وَلِسَانًا۔ أَوْ قَالَ: مَنْطِقًا۔ فَأَخَذْتُ فِي الدُّنْيَا فَصَغَّرْتُهَا، فَتَرَكْتُهَا لَا تَسْوَى شَيْئًا، وَإِلَى جَنْبِهِ رَجُلٌ أَبْيَضُ الشَّعْرِ، أَبْيَضُ الثِّيَابِ، فَقَالَ لَمَّا فَرَعْتُ: كُلُّ قَوْلِكَ كَانَ مُقَارِبًا، إِلَّا وَقَوْلَكَ فِي الدُّنْيَا، وَهَلْ تَذَرِي مَا الدُّنْيَا؟ إِنَّ الدُّنْيَا فِيهَا بَلَاغُنَا۔ أَوْ قَالَ: زَادُنَا۔ إِلَى الْآخِرَةِ، وَفِيهَا أَعْمَالُنَا الَّتِي نُجْزَى بِهَا فِي الْآخِرَةِ. قَالَ: فَأَخَذْتُ فِي الدُّنْيَا رَجُلٌ هُوَ أَعْلَمُ بِهَا مِنِّي، فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! مَنْ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي إِلَى جَانِبِكَ؟ قَالَ: سَيِّدُ الْمُسْلِمِينَ أَبُو بَنٍ كَعْبٌ.

جناب ابو نضرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم میں سے ایک شخص جس کا نام جابر یا جویر تھا اس نے بیان کیا کہ مجھے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ان سے ایک کام پڑا۔ میں رات کے وقت مدینہ پہنچا، صبح ہوئی تو ان کی خدمت میں حاضر ہوا مجھے (اللہ کی طرف سے) سمجھ راوی اور گفتگو کا طریقہ و سلیقہ عطا فرمایا گیا تھا، میں نے دنیا کا ذکر شروع کر دیا اور اسے اس قدر قرار دیا کہ دنیا کسی چیز کے برابر نہیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں ایک آدمی تھا جس کے بال بھی سفید تھے اور کپڑے بھی سفید تھے، جب میں اپنی بات سے فارغ ہو گیا تو انہوں نے کہا: تمہاری تمام باتیں ٹھیک ہیں سوائے دنیا کی تذلیل کے جو تم نے کی، کیا جانتے ہو کہ دنیا کیا ہوتی ہے؟ بے شک دنیا ہماری آخرت کے سفر کا توشہ ہے اور اسی میں ہمارے وہ اعمال ہیں جن کا ہمیں آخرت میں صلہ ملے گا۔ راوی نے کہا: پھر اس نے دنیا کے بارے میں اپنا موقف ظاہر کیا جو مجھ سے زیادہ جاننے والا تھا، میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! آپ کے پہلو میں بیٹھا ہوا آدمی کون ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ سید المسلمین ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۴۷۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرَوَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّهْمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْأَشْرَةُ شَرٌّ)).

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شیخی بگاڑنا بری چیز ہے۔“

۲۲۲۔ بَابُ إِصْطِنَاعِ الْمَعْرُوفِ

مال کی حفاظت کرنے کا بیان

(۴۷۸) (ث: ۱۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَنْشُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ مِنَّا تَنْتَجِعُ فَرَسُهُ فَيَنْحَرُهَا، فَيَقُولُ: أَنَا أَعِيشُ حَتَّى أَرْكَبَ هَذَا؟ فَجَاءَ نَاكِتَابُ عُمَرَ: أَنْ أَصْلِحُوا مَا رَزَقَكُمُ اللَّهُ، فَإِنْ فِي الْأَمْرِ تَنَفُّسًا.

جناب حنش بن حارث رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ ہم میں سے ایک آدمی تھا کہ جب گھوڑی جنتی تو وہ اسے ذبح کر لیتا اور کہتا: کیا میں زندہ رہوں گا جو اس پر سواری کروں گا؟ پھر ہمارے پاس سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا کہ جو اللہ تعالیٰ تمہیں رزق دے اسے اچھی طرح رکھو کیونکہ معاملے میں مہلت ہے۔

(۴۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنْ قَامَتِ السَّاعَةُ وَفِي يَدِ أَحَدِكُمْ فَيْسِلَةٌ، فَإِنْ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا تَقُومَ حَتَّى يَغْرِسَهَا فَلْيَغْرِسْهَا)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اگر قیامت قائم ہونے لگے اور تم میں سے کسی کے ہاتھ میں کھجور کے درخت کا پودا ہو تو اگر اس سے ہو سکے تو قیامت قائم ہونے سے پہلے اس پودے کو لگا دے۔“

(۴۸۰) (ث: ۱۱۴) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْبَجَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ جَبَّانَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنْ سَمِعْتَ بِالْذَّجَالِ قَدْ خَرَجَ وَأَنْتَ عَلَى وَدِيَّةٍ تَغْرِسْهَا، فَلَا تَعْجَلْ أَنْ تُصْلِحَهَا، فَإِنَّ لِلنَّاسِ بَعْدَ ذَلِكَ عَيْشًا.

جناب داؤد بن ابوداؤد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے سیدنا عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو سن لے کہ دجال کا خروج ہو چکا ہے اور تو زمین میں کھجور کا پودا لگا رہا ہو تو اسے ٹھیک ٹھیک لگا دینا، جلدی نہ کرنا کیونکہ لوگوں کے لیے اس کے بعد بھی زندگی ہے۔

(۴۷۷) [حسن]

(۴۷۸) [صحیح] قصر الأمل لابن أبي الدنيا: ۹۱؛ الزهد للامام وكيع: ۴۷۰۔

(۴۷۹) [صحیح] مسند أحمد: ۱۸۳/۳؛ مسند أبي داود الطيالسي: ۲۰۶۸۔

(۴۸۰) [ضعیف]

۲۲۳۔ بَابُ دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ

مظلوم کی بددعا کے بیان میں

(۴۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٍ: دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ، وَدَعْوَةُ الْمَسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ)).
 سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تین دعائیں ایسی ہیں جو مقبول ہیں: مظلوم کی بددعا، مسافر کی دعا اور والد کی اپنی اولاد پر بددعا۔“

۲۲۴۔ بَابُ سُؤَالِ الْعَبْدِ الرِّزْقَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِقَوْلِهِ: ﴿وَارْزُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ

الرَّازِقِينَ﴾ (المائدة: ۱۱۴)

بندے کا رب سے رزق کا سوال: اے اللہ! ہمیں رزق عطا فرما تو ہی بہترین رزق دینے والا ہے
 (۴۸۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ نَظَرَ نَحْوَ الْيَمَنِ فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ أَقْبِلْ بِقُلُوبِهِمْ) وَنَظَرَ نَحْوَ الْعِرَاقِ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ، وَنَظَرَ نَحْوَ كُلِّ أَقْصَى فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ، وَقَالَ: ((اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا مِنْ تَرَاثِ الْأَرْضِ وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدَنَّا وَصَاعِنَا)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے منبر پر سنا، آپ ﷺ نے یمن کی طرف دیکھ کر فرمایا ”اے اللہ! ان کے دلوں کو ہماری طرف متوجہ فرما دے۔“ اور پھر آپ ﷺ نے عراق کی طرف دیکھ کر یہی دعا کی اور ہر طرف دیکھتے ہوئے آپ ﷺ نے یہی دعا فرمائی اور پھر یہ دعا کی: اے اللہ! ہم کو زمین کی پیداوار میں سے رزق عطا فرما اور ہمارے در اور صاع میں برکت عطا فرما۔“

۲۲۵۔ بَابُ الظُّلْمِ ظَلَمَاتٍ

ظلم اندھیرا ہی اندھیرا ہے

(۴۸۳) حَدَّثَنَا يَشْرَقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مِقْسَمٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اتَّقُوا الظُّلْمَ، فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامِ وَاتَّقُوا الشُّعْ، فَإِنَّ الشُّعَ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، وَحَمَلَهُمْ عَلَى أَنْ سَفَكُوا دِمَاءَهُمْ، وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ)).

(۴۸۱) [صحیح] سنن ابی داود: ۱۵۳۶؛ جامع الترمذی: ۳۴۴۸؛ سنن ابن ماجہ: ۳۸۶۲۔

(۴۸۲) [ضعیف] مسند البزار: ۱۱۸۴؛ مسند احمد: ۲۴۲/۳؛ (۴۸۳) [صحیح] صحیح مسلم: ۲۵۷۸۔
 [کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز]

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن اندھیرا ہی اندھیرا ہے اور بخل سے بچو کیونکہ بخل نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا اور ان کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ آپس میں خون ریزی کریں اور حرام چیزوں کو حلال کر لیں۔“

(۴۸۴) حَدَّثَنَا حَاتِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُنْكَدِرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي مَسْخٌ، وَقَذْفٌ، وَخَسْفٌ، وَيَبْدَأُ بِأَهْلِ الْمَظَالِمِ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کے آخری زمانہ میں صورتیں بدلنے، پتھر برسنے، اور زمین میں دھنسنے کے واقعات ہوں گے اور یہ عذاب ظلم کرنے والوں سے شروع ہوگا۔“

(۴۸۵) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمَاجِشُونِ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”ظلم قیامت کے دن اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔“

(۴۸۶) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، وَإِسْحَاقُ قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاذُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِي، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ حُسُوبًا بِقَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَيَتَفَاصُونَ مَظَالِمَ بَنِيهِمْ فِي الدُّنْيَا، حَتَّى إِذَا نَفَوْا وَهَدَبُوا، أُذِنَ لَهُمْ بِدُخُولِ الْجَنَّةِ، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا أَحَدُهُمْ بِمَنْزِلِهِ أَذَلُّ مِنْهُ فِي الدُّنْيَا)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب مومن دوزخ سے چھٹکارا پالیں گے تو انہیں جنت اور جہنم کے درمیان ایک پل پر روک لیا جائے گا، پھر انہیں دنیا میں (کیے جانے والے) باہمی مظالم کا بدلہ دیا جائے گا یہاں تک کہ جب وہ بالکل صاف ستھرے ہو جائیں گے تب ان کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت دی جائے گی، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میں محمد ﷺ کی جان ہے، ان میں سے ہر ایک جنت میں اپنے گھر کو اپنے دنیا میں گھر کی نسبت زیادہ جانے والا ہے۔“

(۴۸۷) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبَرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِيَّاكُمْ وَالظُّلْمَ، فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَإِيَّاكُمْ وَالْفُحْشَ، فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ، وَإِيَّاكُمْ وَالشَّعْ، فَإِنَّهُ دَعَا مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَقَطَعُوا أَرْحَامَهُمْ، وَدَعَاهُمْ فَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ)).

(۴۸۴) [ضعیف] سنن ابن ماجہ: ۴۰۶۰، ۴۰۶۲؛ جامع الترمذی: ۲۱۸۵۔

(۴۸۵) صحیح البخاری: ۲۴۴۷؛ صحیح مسلم: ۲۵۷۸۔

(۴۸۶) صحیح البخاری: ۲۴۴۰۔

(۴۸۷) [صحیح] مسند الحمیدی: ۱۱۵۹؛ صحیح ابن حبان: ۵۱۷۷؛ المستدرک للحاکم: ۱۲/۱۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”ظلم سے بچو بلاشبہ ظلم قیامت کے دن اندھیرا ہی اندھیرا ہے اور فحش گوئی سے بچو بلاشبہ اللہ تعالیٰ فحش گو اور فحش گوئی اپنانے والے کو پسند نہیں فرماتا اور بخل سے بچو بلاشبہ اس نے تم سے پہلے لوگوں کو دعوت دی تو انہوں نے رشتہ داری کو توڑا اور اس نے انہیں دعوت دی تو انہوں نے حرام چیزوں کو حلال کر لیا۔“

(۴۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَا كُفَّيْكُمْ وَالظُّلْمَ، فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاتَّقُوا الشُّعْ، فَإِنَّهُ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، وَحَمَلَهُمْ عَلَى أَنْ يَفْكَوْا دِمَاءَهُمْ، وَاسْتَحْلَوْا مَحَارِمَهُمْ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن اندھیرا ہی اندھیرا ہے اور بخل سے بچو کیونکہ اس نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا اور انہیں اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ آپس میں خون بہائیں اور حرام چیزوں کو حلال کر لیں۔“

(۴۸۹) (ث: ۱۱۵) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي الضَّحَى قَالَ: اجْتَمَعَ مَسْرُوقٌ وَشَتِيرُ بْنُ شَكْلٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَتَقَوَّضَ إِلَيْهِمَا حَلَقُ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ مَسْرُوقٌ: لَا أَرَى هَؤُلَاءِ يَجْتَمِعُونَ إِلَيْنَا إِلَّا لِيَسْتَمِعُوا مِنَّا خَيْرًا، فَإِمَّا أَنْ تُحَدِّثَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فَأَصْدَقَكَ أَنَا، وَإِمَّا أَنْ أُحَدِّثَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فَتَصَدِّقْنِي، فَقَالَ: حَدِّثْ يَا أَبَا عَائِشَةَ! قَالَ: هَلْ سَمِعْتَ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ: الْعَيْمَانُ تَزْنِيَانِ، وَالْيَدَانِ تَزْنِيَانِ، وَالرَّجُلَانِ تَزْنِيَانِ، وَالْفَرْجُ يَصْدُقُ ذَلِكَ أَوْ يَكْذِبُهُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَأَنَا سَمِعْتُهُ. قَالَ: فَهَلْ سَمِعْتَ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ: مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ أَجْمَعَ لِحَلَالٍ وَحَرَامٍ وَأَمْرٍ وَنَهْيٍ، مِنْ هَذِهِ الْآيَةِ: ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى﴾ (النحل: ۹۰)؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَأَنَا قَدْ سَمِعْتُهُ. قَالَ: فَهَلْ سَمِعْتَ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ: مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ أَسْرَعَ فَرَجًا مِنْ قَوْلِهِ: ﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا﴾ (الطلاق: ۲)؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَأَنَا قَدْ سَمِعْتُهُ. قَالَ: فَهَلْ سَمِعْتَ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ: مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ أَشَدَّ تَقَرُّبًا مِنْ قَوْلِهِ: ﴿يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ﴾ (الزمر: ۵۳)؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَأَنَا سَمِعْتُهُ.

جناب ابو ضحی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب مسروق اور شتیر بن شکل رضی اللہ عنہ دونوں مسجد میں اکٹھے ہو گئے تو مسجد میں لوگوں کے حلقے ان دونوں کے ارد گرد جمع ہونا شروع ہو گئے، جناب مسروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ یہ لوگ ہم سے صرف خیر کی باتیں ہی سننے کے لیے جمع ہوئے ہیں لہذا یا تو آپ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایات سنا لیں اور میں آپ کی تصدیق کرتا رہوں گا اور یا میں سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایات سناؤں اور آپ میری تصدیق کرتے رہیں، تو شتیر بن شکل رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوعائشہ! آپ ہی بیان کریں تو انھوں نے کہا: کیا آپ نے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آنکھیں زنا کرتی ہیں، ہاتھ زنا کرتے ہیں، پاؤں زنا کرتے ہیں اور شرمگاہ اس کی تصدیق کرتی ہے یا تکذیب کرتی ہے؟ تو اس

(شمیر رضی اللہ عنہ) نے کہا: ہاں، مسروق رضی اللہ عنہ نے کہا: اور میں نے بھی ان سے یہ حدیث سنی ہے۔ پھر مسروق رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ نے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آیت: ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ...﴾ سے بڑھ کر قرآن میں کوئی ایسی جامع آیت نہیں، جس نے حلال و حرام اور امر و نہی کو جمع کر دیا ہو؟ شمیر بن شہل رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں مسروق رضی اللہ عنہ نے کہا: اور میں نے بھی ان سے یہ حدیث سنی ہے۔ پھر مسروق نے کہا: کیا آپ نے سیدنا عبداللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قرآن میں کوئی آیت: ﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ...﴾ سے بڑھ کر ایسی نہیں جس پر عمل کرنے سے کشادگی کی راہ کھل جائے تو شمیر بن شہل رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں، مسروق نے کہا: اور میں نے بھی ان سے یہ حدیث سنی ہے، پھر مسروق رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ نے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قرآن میں کوئی آیت: ﴿لِعِبَادِيَ الَّذِينَ...﴾ سے بڑھ کر نہیں ہے جو بندوں کو تقویٰ سکھاتی ہو تو شمیر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں، مسروق رضی اللہ عنہ نے کہا: اور میں نے بھی ان سے یہ حدیث سنی ہے۔

۴۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ مُسْهِرٍ - أَوْ بَلْعَنِي عَنْهُ - قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ رِبْعَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، عَنِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ: ((يَا عِبَادِي! إِنِّي قَدْ حَرَمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي، وَجَعَلْتُهُ مُحَرَّمًا بَيْنَكُمْ فَلَا تَظَالُمُوا. يَا عِبَادِي! إِنَّكُمْ الَّذِينَ تَخْطُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ، وَلَا أَبَالِي، فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ. يَا عِبَادِي! كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ، فَاسْتَطْعِمُونِي أَطْعَمَكُمْ. يَا عِبَادِي! كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ، فَاسْتَكْسُونِي أَكْسَكُمْ. يَا عِبَادِي! لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ، وَإِنْسَكُمْ وَجَنَّتُمْ، كَانُوا عَلَى اتَّقَى قَلْبِ عَبْدٍ مِنْكُمْ، لَمْ يَزِدْ ذَلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا، وَلَوْ كَانُوا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ، لَمْ يَنْقُصْ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا، وَلَوْ اجْتَمَعُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُونِي فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ مَا سَأَلَ، لَمْ يَنْقُصْ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا، إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْبَحْرُ أَنْ يَغْمَسَ فِيهِ الْمِخِيطُ غَمْسَةً وَاحِدَةً. يَا عِبَادِي! إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أَحْفَظُهَا عَلَيْكُمْ، فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمِدِ اللَّهَ، وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ)). كَانَ أَبُو إِدْرِيسَ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ جَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ.

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اللہ تبارک و تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں: ”اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندو! بے شک میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کیا ہے اور تمہارے درمیان بھی اسے حرام ٹھہرایا ہے لہذا آپس میں ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ اے میرے بندو! بے شک تم رات دن خطائیں کرتے ہو اور میں گناہوں کو بخشتا ہوں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں لہذا تم مجھ سے مغفرت طلب کرو میں تمہیں بخش دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سوائے ان کے جن کو میں کھلا دوں لہذا تم مجھ سے کھانا مانگو، میں تمہیں کھانے کے لیے دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو سوائے ان کے جنہیں میں پہنا دوں۔ لہذا تم مجھ سے لباس مانگو میں تمہیں لباس پہنا دوں گا۔ اے میرے بندو! بے شک اگر تمہارے اول و آخر، اور تمہارے جن و انس تم میں سے سب سے زیادہ متقی بندے کی طرح ہو جائیں تو یہ تقویٰ میری بادشاہت میں ذرا برابر بھی اضافہ نہیں۔ اور اگر تم سب سے زیادہ بدکار شخص کی طرح ہو جاؤ تو یہ (بدکار ہونا) میری بادشاہت میں ذرا برابر بھی کمی نہیں کر سکتا۔

اور اگر تم سب ایک میدان میں جمع ہو جاؤ اور مجھ سے سوال کرو اور میں ان میں سے ہر انسان کو وہ چیز دے دوں جو اس نے مانگی تو میرے خزانے میں صرف اتنی سی کمی آئے گی جتنا سوئی کو سمندر میں ایک مرتبہ ڈبو دینے سے سمندر میں کمی آتی ہے۔ اے میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہیں جن کو میں تمہارے لئے (ذخیرہ کر کے آخرت کے لیے) رکھتا ہوں سو تم میں سے جو شخص اپنے عمل میں خیر پائے اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے جو شخص اس کے علاوہ (کوئی برائی) پائے تو اسے چاہیے کہ اپنے نفس کو ملامت کرے۔“ جناب ابو اور لیس رضی اللہ عنہ جب اس حدیث کو بیان کرتے تھے تو دو زانو ہو کر بیٹھ جاتے تھے۔

۲۲۶۔ بَابُ: كَفَّارَةُ الْمَرِيضِ

مريض کے گناہوں کا کفارہ

(۴۹۱) (ث: ۱۱۶) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي دِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ، أَنَّ غُصَيْفَ بْنَ الْحَارِثِ أَخْبَرَهُ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَهُوَ وَجِعٌ، فَقَالَ: كَيْفَ أَمْسَى أَجْرُ الْأَمِيرِ؟ فَقَالَ: هَلْ تَذَرُونَ فِيمَا تُؤْجِرُونَ بِهِ؟ فَقَالَ: بِمَا يُصِيبُنَا فِيمَا نَكْرَهُ، فَقَالَ: إِنَّمَا تُؤْجِرُونَ بِمَا أَنْفَقْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَاسْتَنْفَقَ لَكُمْ، ثُمَّ عَدَّ أَدَاةَ الرَّحْلِ كُلَّهَا حَتَّى عَدَّ أَدَبَ الْبَرْدُونِ، وَلَكِنَّ هَذَا الْوَصَبَ الَّذِي يُصِيبُكُمْ فِي أَجْسَادِكُمْ يَكْفُرُ اللَّهُ بِهِ مِنْ خَطَايَاكُمْ.

جناب غصیف بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اس وقت وہ بیماری میں مبتلا تھے تو اس آدمی نے کہا: امیر کا اجر کیسا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تمہیں کن چیزوں میں اجر دیا جاتا ہے؟ اس نے کہا: مصائب میں جن کو ہم ناپسند کرتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو تم اللہ کے رستے میں خرچ کرتے ہو اس پر تمہیں اجر دیا جاتا ہے اور (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) تم پر خرچ کیا جاتا ہے۔ پھر آپ نے کجاوے کا سارا سامان شمار کیا یہاں تک کہ گھوڑے کی لگام بھی شمار میں لائے (یعنی ان چیزوں میں بھی اجر ہے) اور (فرمایا) لیکن یہ تکلیف جو تمہارے جسموں میں پہنچتی ہے اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تمہاری خطائیں مٹا دیتا ہے۔

(۴۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ، وَلَا وَصَبٍ، وَلَا هَمٍّ، وَلَا حَزَنٍ، وَلَا أَذًى، وَلَا غَمٍّ، حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا، إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ)).

سیدنا ابوسعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان کو جو بھی تھکاوٹ، بیماری، پریشانی، غم، تکلیف یا صدمہ پہنچتا ہے حتیٰ کہ اس کو جو کائنات بھی لگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی خطائیں معاف فرماتا ہے۔“

(۴۹۳) (ث: ۱۱۷) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعِينٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَعَادَ مَرِيضًا فِي كِنْدَةَ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ: أَبْشِرْ، فَإِنَّ مَرَضَ الْمُؤْمِنِ يَجْعَلُهُ اللَّهُ لَهُ كَفَّارَةً وَمُسْتَعْتَبًا، وَإِنَّ مَرَضَ الْفَاجِرِ كَالْبَعِيرِ عَقَلَهُ أَهْلُهُ، ثُمَّ أَرْسَلُوهُ، فَلَا يَذِرِي لِمَ عَقِلَ، وَلَمْ أُرْسِلَ.

جناب عبدالرحمن بن سعید رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ میں سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا اور انہوں نے کندہ مقام میں ایک مریض کی عیادت کی جب وہ مریض کے پاس پہنچے تو فرمایا: خوش ہو جاؤ، بے شک مومن کی بیماری کو اللہ تعالیٰ اس کے لیے گناہوں کا کفارہ اور اپنی رضا کا سبب بنا دیتا ہے اور بے شک فاجر آدمی کی بیماری ایسے اونٹ کی مانند ہے جسے اس کے گھر والوں نے باندھ دیا، ہو پھر چھوڑ دیا ہو، وہ اونٹ نہیں جانتا کہ کس لیے اسے باندھا گیا اور کس لیے سے چھوڑا گیا۔

(۴۹۴) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ، فِي جَسَدِهِ وَأَهْلِهِ وَمَالِهِ، حَتَّى يُلْقَى اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ، وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ)). حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ طَلْحَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو مِثْلَهُ، وَزَادَ: ((فِي وَلَدِهِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ مومن مرد اور مومن عورت کو اس کے جسم میں اس کے اہل و عیال میں اور اس کے بال میں کوئی نہ کوئی آزمائش آتی رہتی ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ (ان مصائب اور تکالیف کی وجہ سے) اس پر کوئی گناہ باقی نہ ہوگا۔ جناب محمد بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے، اس میں ”فِي وَلَدِهِ“ (اس کی اولاد میں) کے الفاظ زائد ہیں۔

(۴۹۵) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ أَغْرَابِيٌّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هَلْ أَخَذْتَكَ أُمٌ مِلْدَمٌ؟)) قَالَ: وَمَا أُمٌ مِلْدَمٌ؟ قَالَ: ((حَرُّ بَيْنِ الْجِلْدِ وَاللَّحْمِ))، قَالَ: لَا، قَالَ: ((فَهَلْ صَدَعَتْ؟)) قَالَ: وَمَا الصَّدَاعُ؟ قَالَ: ((رِيحٌ تَعْتَرِضُ فِي الرَّأْسِ، تَضْرِبُ الْعُرُوقَ))، قَالَ: لَا، قَالَ: فَلَمَّا قَامَ قَالَ: ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ)) أَى: فَلْيَنْظُرْهُ.

(۴۹۳) [صحیح] مصنف ابن ابی شیبہ: ۱۰۸۱۳؛ شعب الإیمان للبیہقی: ۹۹۱۴۔

(۴۹۴) [صحیح] مسند أحمد: ۲/۴۵۰؛ جامع الترمذی: ۲۳۹۹۔

(۴۹۵) [حسن] مسند أحمد: ۲/۳۳۲؛ صحیح ابن حبان: ۲۹۱۶۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی آیا نبی ﷺ نے اس سے پوچھا: ”کیا تجھے کبھی ام ملام نے بھی پکڑا ہے؟“ اس نے کہا: ام ملام کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جلد اور گوشت کے درمیان حرارت و گرمی (یعنی بخار)۔“ اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تجھے کبھی صداع ہوا ہے؟“ اس نے کہا: صداع کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایک ہوا ہے جو سر میں گھس جاتی ہے اور رگوں پر ضرب لگاتی ہے۔“ اس نے کہا: نہیں (ایسا کبھی نہیں ہوا)۔ راوی کہتا ہے: جب وہ اٹھ کر چلا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”جیسے پسند ہو کہ وہ کسی دوزخی کو دیکھے تو وہ اسے دیکھ لے۔“

۲۲۷۔ بَابُ: الْعِيَادَةُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ

رات کے وقت عیادت کرنے کے بیان میں

(۴۹۶) (ث: ۱۱۸) حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ: لَمَّا ثَقُلَ حَدِيثُهُ ﷺ سَمِعَ بِذَلِكَ رَهْطَهُ وَالْأَنْصَارَ، فَأَتَوْهُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ - أَوْ عِنْدَ الصُّبْحِ - قَالَ: أَيُّ سَاعَةٍ هَذِهِ؟ قُلْنَا: جَوْفُ اللَّيْلِ أَوْ عِنْدَ الصُّبْحِ، قَالَ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ صَبَاحِ النَّارِ، ثُمَّ قَالَ: جِئْتُمْ بِمَا أَكْفَنُ بِهِ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: لَا تُعَالُوا بِالْأَكْفَانِ، فَإِنَّهُ إِنْ يَكُنْ لِي عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ بَدَلْتُ بِهِ خَيْرًا مِنْهُ، وَإِنْ كَانَتْ الْأُخْرَى سُلْبًا سَرِيعًا. قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ: أَتَيْنَاهُ فِي بَعْضِ اللَّيْلِ.

جناب خالد بن ربیع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بیماری زیادہ ہو گئی اور ان کی جماعت اور انصار نے اس کی خبر سنی تو رات کے وقت یا صبح کے وقت ان کے پاس آئے سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ کون سا وقت ہے؟ ہم نے عرض کیا: آدھی رات یا صبح کا ذب کا وقت ہے۔ انہوں نے فرمایا: میں جہنم کی صبح سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ پھر فرمایا: کیا تم کپڑا لائے ہو جس میں مجھے کفن دیا جائے گا؟ ہم نے کہا: جی ہاں، انہوں نے فرمایا: کفن دینے میں غلو نہ کرنا کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ کے ہاں میرے لیے خیر ہے تو اس (کفن) کو اس سے بہتر کے ساتھ بدل دیا جائے گا اور اگر دوسری بات ہے (یعنی خیر نہیں) تو اس کو بھی جلدی چھین لیا جائے گا۔ ابن ادریس رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم رات کے کسی حصے میں ان کے پاس آئے تھے۔

(۴۹۷) حَدَّثَنَا إِسْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا اشْتَكَى الْمُؤْمِنُ أَخْلَصَهُ اللَّهُ كَمَا يُخْلَصُ الْكَبِيرُ خَبَتْ الْحَدِيدُ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی مومن بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے گناہوں سے اس طرح چھڑکا رہا دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کو میل کچیل سے صاف کر دیتی ہے۔“

(۴۹۶) [ضعيف] مصنف ابن أبي شيبة: ۳/ ۴۸۰۳؛ المستدرک الحاکم: ۳/ ۳۸۰۔

(۴۹۷) [صحیح] مسند عبد بن حمید: ۴۸۷؛ صحیح ابن حبان: ۲۹۲۶۔

(۴۹۸) حَدَّثَنَا يَشْرَقُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَصَابُ بِمُصِيبَةٍ - وَجَعٍ أَوْ مَرَضٍ - إِلَّا كَانَ كَفَّارَةً ذُنُوبِهِ، حَتَّى الشُّوْكَهُ يُشَاكُهَا، أَوْ النَّكْبَةُ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان کو جو بھی کوئی مصیبت پہنچتی ہے دکھ درد ہو یا کوئی بیمار ہو وہ اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے حتیٰ کہ وہ کاٹا بھی جو اسے چبھتا ہے یا کوئی چوٹ (یہ سب اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں)۔“

(۴۹۹) حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْجُعَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ، أَنَّ أَبَاهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اشْتَكَيْتُ بِمَكَّةَ شَكْوَى شَدِيدَةً، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُنِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَتْرُكُ مَا لَا، وَإِنِّي لَمْ أَتْرُكْ إِلَّا ابْنَةً وَاحِدَةً، أَفَأَوْصِي بِثُلُثِي مَالِي، وَأَتْرُكُ الثَّلُثَ؟ قَالَ: ((لَا))، قَالَ: فَأَوْصِي بِالنِّصْفِ، وَأَتْرُكُ لَهَا النِّصْفَ؟ قَالَ: ((لَا))، قَالَ: فَأَوْصِي بِالثَّلُثِ، وَأَتْرُكُ لَهَا الثَّلَثَيْنِ؟ قَالَ: ((الْفُلُثُ، وَالْفُلُثُ كَثِيرٌ))، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِي، ثُمَّ مَسَحَ وَجْهِي وَبَطْنِي، ثُمَّ قَالَ: ((اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا، وَأَتِمَّ لَهُ هِجْرَتَهُ))، فَمَا زِلْتُ أَجِدُ بَرْدَ يَدِهِ عَلَى كَبِدِي فِيمَا يَخَالُ إِلَيَّ حَتَّى السَّاعَةِ.

سیدہ عائشہ بنت سعد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ان کے والد سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں مکہ مکرمہ میں سخت بیمار ہو گیا نبی کریم ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں مال چھوڑ رہا ہوں اور میری صرف ایک بیٹی ہے کیا میں اپنے مال میں سے دو تہائی مال کی وصیت کر دوں اور ایک تہائی چھوڑ دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں“ میں نے عرض کیا: کیا میں نصف کی وصیت کر دوں اور نصف بیٹی کے لیے چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں“ میں نے پھر عرض کیا: کیا ایک تہائی کی وصیت کر دوں اور دو تہائی اس کے لیے چھوڑ دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایک تہائی (کی وصیت کر سکتے ہو) اور ایک تہائی بھی زیادہ ہے۔“ اس کے بعد آپ نے اپنا ہاتھ مبارک میری پیشانی پر رکھا پھر میرے چہرے اور پیٹ پر پھیرا اور دعا کرتے ہوئے فرمایا: ”اے اللہ! سعد کو شفا عطا فرما اور اس کی ہجرت کو پورا فرما۔“ پس میں آج تک آپ کے دست مبارک کی ٹھنڈک کو اپنے جگر پر محسوس کرتا ہوں جب بھی مجھے اس کا خیال آتا ہے۔

۲۲۸۔ بَابُ: يَكْتُبُ لِلْمَرِيضِ مَا كَانَ يَعْمَلُ وَهُوَ صَحِيحٌ

مریض کے لیے اس عمل کا ثواب لکھا جاتا ہے جو وہ حالتِ صحت میں کیا کرتا تھا

(۵۰۰) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَخْنَمَةَ، عَنْ

(۴۹۸) صحيح البخاري: ۵۶۴۰، صحيح مسلم: ۲۵۷۲.

(۴۹۹) صحيح البخاري: ۲۷۴۲، ۵۶۵۹، صحيح مسلم: ۱۶۲۸.

(۵۰۰) [صحيح] مستند أحمد: ۲ / ۱۵۹، المستدرک للحاکم: ۱ / ۳۴۸.

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ أَحَدٍ يَمْرُضُ، إِلَّا كُتِبَ لَهُ مِنْهُ مَا كَانَ يَعْمَلُ وَهُوَ صَحِيحًا)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی شخص بیمار پڑ جاتا ہے تو اس کے لیے ان اعمال کا ثواب بھی لکھ دیا جاتا ہے جو وہ صحت مند ہوتے ہوئے کیا کرتا تھا۔“

۵۰۱ حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سِنَانُ أَبُو رَيْعَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ ابْتَلَاهُ اللَّهُ فِي جَسَدِهِ إِلَّا كُتِبَ لَهُ مَا كَانَ يَعْمَلُ فِي صَحَّتِهِ، مَا كَانَ مَرِيضًا، فَإِنْ عَافَاهُ - أَرَاهُ قَالَ - غَسَلَهُ - وَإِنْ قَبَضَهُ غَفَرَ لَهُ)).

حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سِنَانٍ، عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَمِثْلُهُ، وَزَادَ قَالَ: ((إِنْ شَفَاهُ غَسَلَهُ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ جس مسلمان کو بھی جسمانی تکلیف میں مبتلا فرما دیتا ہے تو جب تک وہ بیمار رہے اس کے لیے ان اعمال کا ثواب بھی لکھا جاتا ہے جو وہ حالت صحت میں کیا کرتا تھا، اگر اللہ تعالیٰ اسے عافیت دے دے، تو میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ اسے (گناہوں سے) دھو دیتا ہے اور اگر اسے فوت کر دے تو بخش دیتا ہے۔“

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے، اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: ”پھر اگر وہ اسے عافیت دے دے تو اسے دھو دیتا ہے۔“

۵۰۲ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِيَّاسُ بْنُ أَبِي تَيْمَمَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَتِ النُّحْمَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: ابْعَثْنِي إِلَى أَثَرِ أَهْلِكَ عِنْدَكَ، فَبَعَثَهَا إِلَى الْأَنْصَارِ، فَبَقِيَتْ عَلَيْهِمْ سِتَّةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ، فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ، فَأَتَاهُمْ فِي دِيَارِهِمْ، فَشَكُّوا ذَلِكَ إِلَيْهِ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْخُلُ دَارًا دَارًا، وَيَتَسَاءَلُونَ، يَدْعُو لَهُمْ بِالْعَافِيَةِ، فَلَمَّا رَجَعَ تَبِعَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْهُمْ، فَقَالَتْ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنِّي لَمِنَ الْأَنْصَارِ، وَإِنَّ أَبِي لَمِنَ الْأَنْصَارِ، فَادْعُ اللَّهَ لِي كَمَا دَعَوْتَ لِلْأَنْصَارِ، قَالَ: ((مَا شِئْتُ، إِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِكَ، وَإِنْ شِئْتَ صَبَرْتُ وَلَكَ الْجَنَّةُ))، قَالَتْ: بَلْ أَصْبِرُ، وَلَا أَجْعَلُ إِلَى الْجَنَّةِ خَطَرًا.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بخاری ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا آپ مجھے ایسے لوگوں کے پاس بھیجیں جن سے آپ کا بہت زیادہ تعلق ہے۔ آپ ﷺ نے اسے انصار کی طرف بھیج دیا وہ چھ دن اور چھ راتیں رہا وہ ان پر بہت سخت ہو گیا تو آپ ﷺ ان کے گھروں میں تشریف لائے انہوں نے آپ سے اس کی شکایت کی تو نبی کریم ﷺ نے گھر گھر جا کر ان کے

لیے عافیت کی دعا فرمائی۔ جب آپ ﷺ واپس ہوئے تو ان میں سے ایک عورت آپ کے پیچھے آئی اور کہنے لگی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، میں بھی انصار میں سے ہوں اور میرا والد بھی انصار میں سے ہے۔ لہذا جیسے آپ ﷺ نے انصار کے لیے دعا فرمائی ہے میرے لیے بھی دعا فرما دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو کیا چاہتی ہے؟ اگر تو چاہے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کر دیتا ہوں کہ وہ تجھے عافیت عطا فرمادے لیکن اگر تو صبر کرے تو تیرے لیے جنت ہے۔“ اس نے کہا: میں صبر کرتی ہوں اور جنت کے داخلے کو خطرے میں نہیں ڈالوں گی۔

(۵۰۳) (ت: ۱۱۹) وَعَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا مِنْ مَرَضٍ يُصِيبُنِي أَحَبَّ إِلَيَّ مِنَ الْحُمَى، لِأَنَّهَا تَدْخُلُ فِي كُلِّ عَضْوٍ مِنِّي، وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُعْطِي كُلَّ عَضْوٍ قِسْطَهُ مِنَ الْأَجْرِ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے بخار سے زیادہ کوئی مرض پسند نہیں کیونکہ وہ میرے ہر عضو میں داخل ہو جاتا ہے اور اللہ عز و جل ہر عضو کو اجر میں سے اس کا حصہ عطا کرتا ہے۔

(۵۰۴) (ت: ۱۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي نُحَيْلَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قِيلَ لَهُ: ادْعُ اللَّهَ، قَالَ: اللَّهُمَّ انْقُصْ مِنَ الْمَرَضِ، وَلَا تَنْقُصْ مِنَ الْأَجْرِ، فَقِيلَ لَهُ: ادْعُ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الْمُقَرَّبِينَ، وَاجْعَلْ أُمِّي مِنَ الْحَوَرِ الْعَيْنِ.

جناب ابو وائل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابو نحیلہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا کہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے۔ انہوں نے دعا کی: اے اللہ! مرض کو کم کر دے لیکن اجر میں کمی نہ کر۔ پھر کہا گیا: دعا کیجئے، دعا کیجئے تو انھوں نے دعا کی: اے اللہ! مجھے مقربین میں سے بنادے اور میری ماں کو حور عین میں سے بنادے۔

(۵۰۵) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: هَذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ أَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنِّي أَصْرَعُ، وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ، فَادْعُ اللَّهَ لِي، قَالَ: ((إِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ وَلَكَ الْجَنَّةُ، وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِكَ))، فَقَالَتْ: بَلْ أَصْبِرُ، فَقَالَتْ: إِنِّي أَتَكَشَّفُ، فَادْعُ اللَّهَ لِي أَنْ لَا أَتَكَشَّفَ، فَدَعَا لَهَا. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، أَنَّهُ رَأَى أُمَّ زُفَرَ -تِلْكَ الْمَرْأَةُ طَوِيلَةُ سَوْدَاءَ- عَلَى سَلَمِ الْكَعْبَةِ.

جناب عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے کہا: کیا میں تمہیں جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں، انھوں نے کہا: یہ سیاہ قام خاتون ہے، یہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بے شک مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے اور میرا ستر کھل جاتا ہے۔ آپ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے۔

(۵۰۳) [صحیح] شعب الإيمان للبيهقي: ۹۹۶۹؛ مصنف ابن أبي شيبة: ۱۰۸۱۷۔

(۵۰۴) [صحیح] المعجم الكبير للطبراني: ۲۲ / ۳۷۸۔

(۵۰۵) صحيح البخاري: ۵۶۵۲؛ صحيح مسلم:

آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تو صبر کرے تو تیرے لیے جنت ہے، اور اگر تو چاہے تو میں اللہ تعالیٰ سے تیرے لیے عافیت کی دعا کر دیتا ہوں۔“ اس نے کہا: بلکہ میں صبر کرتی ہوں، پھر کہنے لگی: بے شک میرا ستر کھل جاتا ہے میرے لیے اللہ سے دعا کیجئے کہ میرا ستر نہ کھلے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اس کے لیے یہ دعا فرمادی۔ جناب عطاء رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے کعبہ کی سیڑھیوں پر ام زفر رضی اللہ عنہا کو دیکھا، یہ وہی عورت تھی جو طویل القامت اور سیاہ قام تھی۔

(۵۰۶) (ت: ۱۲۱) قَالَ: وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ الْقَاسِمَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: ((مَا أَصَابَ الْمُؤْمِنُ مِنْ شَوْكَةٍ فَمَا فَوْقَهَا، فَهُوَ كَفَّارَةٌ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے: ”جس مومن کو کوئی کانٹا یا اس سے زیادہ کوئی تکلیف پہنچے تو یہ اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔“

(۵۰۷) حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمِّي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَشَاكُ شَوْكَةً فِي الدُّنْيَا - يَحْتَسِبُهَا - إِلَّا قُصَّ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس مسلمان کو دنیا میں کوئی کانٹا لگ جائے جبکہ وہ اس پر ثواب کی امید رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے قیامت کے دن اس کی خطائیں معاف فرما دے گا۔“

(۵۰۸) حَدَّثَنَا عُمَرُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ مُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ وَلَا مُسْلِمٍ وَلَا مُسْلِمَةٍ، يَمْرُضُ مَرَضًا إِلَّا قُصَّ اللَّهُ بِهِ عَنْهُ مِنْ خَطَايَاهُ)).

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جو بھی مومن مرد یا مومن عورت، مسلمان مرد یا مسلمان عورت بیمار ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔“

۲۲۹۔ بَابُ: هَلْ يَكُونُ قَوْلُ الْمَرِيضِ: إِنِّي وَجِعٌ، شَكَايَةً؟

کیا مریض کا یہ کہنا کہ مجھے تکلیف ہے، شکایت کہلائے گی؟

(۵۰۹) (ت: ۱۲۲) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَلَى أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - قَبْلَ قَتْلِ عَبْدِ اللَّهِ بِعَشْرِ لَيَالٍ - وَأَسْمَاءُ وَجَعَةٌ، فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللَّهِ: كَيْفَ تَجِدِينَكَ؟

(۵۰۶) صحيح البخاري: ۵۶۵۲؛ صحيح مسلم: ۲۵۷۲۔

(۵۰۷) [صحيح] مسند أحمد: ۴۰۲ / ۲؛ المرض والكفارات لابن أبي الدنيا: ۳۸۔

(۵۰۸) [صحيح] مسند أحمد: ۳ / ۳۸۶، ۳۸۶؛ صحيح ابن حبان: ۲۹۲۷۔

(۵۰۹) [صحيح] مصنف ابن أبي شيبة: ۳۰۶۷۶۔

قَالَتْ: وَجَعَةً، قَالَ: إِنِّي فِي الْمَوْتِ، فَقَالَتْ: لَعَلَّكَ تَشْتَهِي مَوْتِي، فَلِذَلِكَ تَتَمَنَّا؟ فَلَا تَفْعَلْ، قَوْلَ اللَّهِ! مَا أَشْتَهِي أَنْ أَمُوتَ حَتَّى تَأْتِيَ عَلَيَّ أَحَدُ طَرِيقَيْكَ إِمَّا أَنْ تُقْتَلَ فَأَحْتَسِبَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَظْفَرَ فَتَقَرَّ عَيْنِي، فَإِيَّاكَ أَنْ تُعْرِضَ عَلَيْكَ خُطَّةً، فَلَا تُؤَافِقْ، فَتَقْبَلُهَا كَرَاهِيَةَ الْمَوْتِ. وَإِنَّمَا عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ لِيُقْتَلَ فَيَحْزَنُهَا ذَلِكَ.

جناب ہشام رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ میں اور سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے، یہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کی شہادت سے دس دن پہلے کی بات ہے، سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیمار تھیں تو سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: آپ کا کیا حال ہے، کہنے لگیں: مجھے تکلیف ہے، سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: بے شک میں بھی موت کی حالت میں ہوں، وہ کہنے لگیں: شاید تو میری موت چاہتا ہے اس لیے اس کی تمنا کرتا ہے؟ ایسا مت کہہ: اللہ کی قسم! میں موت نہیں چاہتی جب تک کہ تمہارے دو راستوں میں سے ایک راستہ مجھ پر واضح نہ ہو جائے یا تم شہید کر دیے جاؤ اور میں اس پر ثواب کی امید رکھوں یا تم فتح حاصل کر لو اور میری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں، تو ایسی بات سے بچنا کہ تجھ پر کوئی ایسی بات پیش کی جائے جو تیرے موقف کے خلاف ہو اور تو اسے موت کے ڈر سے قبول کر لے۔ دراصل سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی مراد یہ تھی کہ وہ شہید کر دیے گئے تو ان کی والدہ کو صدمہ اٹھانا پڑے گا۔

(۵۱۰) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مَوْعُوكٌ، عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ، فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ، فَوَجَدَ حَرَارَتَهَا فَوْقَ الْقَطِيفَةِ، فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: مَا أَشَدَّ حُمَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((إِنَّا كَدَلِكُ، يَشْتَدُّ عَلَيْنَا الْبَلَاءُ، وَيُضَاعَفُ لَنَا الْأَجْرُ))، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً؟ قَالَ: ((الْأَنْبِيَاءُ، ثُمَّ الصَّالِحُونَ، وَقَدْ كَانَ أَحَدُهُمْ يُتَلَّى بِالْفَقْرِ حَتَّى مَا يَجِدُ إِلَّا الْعَبَاءَ فَيُحَوِّبُهَا فَيَلْبَسُهَا، وَيَتَلَّى بِالْقَمَلِ حَتَّى يَقْتُلَهُ، وَلَا أَحَدُهُمْ كَانَ أَشَدَّ قَرَحًا بِالْبَلَاءِ مِنْ أَحَدِكُمْ بِالْعَطَاءِ)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ ﷺ سخت بخار کی حالت میں تھے اور آپ پر ایک چادر تھی انھوں نے آپ پر ہاتھ رکھا تو بخار کی گرمی کو چادر کے اوپر سے محسوس کیا، ابوسعید نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کا بخار کتنا سخت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہم پر آزمائشیں اسی طرح سخت ہوتی ہیں اور ہمارے لیے اجر بھی دگنا ہوتا ہے۔“ پھر انھوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کون سے لوگوں پر آزمائش سخت ہوتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”انبیاء پر، پھر نیک لوگوں پر، اور حقیقت یہ ہے کہ انھیں اس قدر بخندستی کے ذریعے آزمایا گیا کہ بسا اوقات تو ان میں سے بعض کو صرف ایک چوغہ میسر آتا تھا جسے وہ کاٹ کر پہن لیتا تھا اور بعض جوؤں میں مبتلا کیے گئے یہاں تک کہ جوؤں نے ان کو مار ڈالا اور ان میں سے ہر کوئی آزمائش سے اتنا خوش ہوتا تھا جتنا کہ تم میں سے کوئی عطیہ ملنے سے خوش ہوتا ہے۔“

۲۳۰۔ بَابُ: عِيَادَةُ الْمُغَمَّى عَلَيْهِ

بے ہوش آدمی کی عیادت کرنا

(۵۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: مَرَضْتُ مَرَضًا، فَأَتَانِي النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَعُودُنِي وَأَبُو بَكْرٍ، وَهُمَا مَاشِيَانِ، فَوَجَدَانِي أُغْمِي عَلَيَّ، فَتَوَضَّأَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ صَبَّ وَضُوءَهُ عَلَيَّ، فَأَقْفُتُ، فَإِذَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي؟ كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي؟ فَلَمْ يُجِبْنِي بِشَيْءٍ حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ.

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ بیمار ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ پیدل چل کر میرے پاس عیادت کے لیے تشریف لائے، دونوں نے مجھے بے ہوشی کی حالت میں پایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پھر اپنے وضو کا بچا ہوا پانی مجھ پر ڈالا تو مجھے افادہ ہو گیا، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اپنے مال کے بارے میں کیا کروں اور کیسے فیصلہ کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کوئی جواب نہ دیا یہاں تک کہ آیت میراث نازل ہو گئی۔

۲۳۱۔ بَابُ: عِيَادَةُ الصَّبِيَانِ

بچوں کی عیادت کرنا

(۵۱۲) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي عَثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ صَبِيًّا لِابْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثَقُلَ، فَبَعَثَتْ أُمُّهُ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، أَنَّ وَلَدِي فِي الْمَوْتِ، فَقَالَ لِلرَّسُولِ: ((اذهُبْ، فَقُلْ لَهَا: إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ، وَلَهُ مَا أُعْطِيَ، وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى، فَلْتَنْصَبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ))، فَرَجَعَ الرَّسُولُ فَأَخْبَرَهَا، فَبَعَثَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَمَّا جَاءَ، فَقَامَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فِيهِمْ: سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ، فَأَخَذَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم الصَّبِيَّ فَوَضَعَهُ بَيْنَ ثَدْوَتَيْهِ، وَلِصَدْرِهِ قَعْقَعَةً كَقَعْقَعَةِ الشَّيْءِ، فَدَمَعَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، فَقَالَ سَعْدُ: أَتَبْكِي وَأَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ؟ فَقَالَ: ((إِنَّمَا أَبْكِي رَحْمَةً لَهَا، إِنَّ اللَّهَ لَا يَرْحَمُ مَنْ عِبَادِهِ إِلَّا الرَّحْمَاءُ)).

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کا بیٹا سخت بیمار ہو گیا تو اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام بھیجا کہ میرا بیٹا موت کی کشمکش میں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قاصد سے فرمایا: ”جاؤ اور اس سے کہو: بلاشبہ اللہ کے لیے ہے جو کچھ وہ لے لے اور اسی کے لیے ہے جو کچھ وہ عطا کرے اور ہر چیز اس کے پاس ایک مقرر وقت تک ہے لہذا اسے چاہیے کہ صبر کرے اور ثواب کی امید رکھے۔“ قاصد آیا اور اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچا دیا۔ اس نے پھر قاصد بھیجا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قسم

(۵۱۱) صحیح البخاری: ۵۶۵۱؛ صحیح مسلم: ۱۶۱۶۔

(۵۱۲) صحیح البخاری: ۵۶۵۵؛ صحیح مسلم: ۹۲۳۔

دلائی کہ آپ ضرور تشریف لائیں، نبی کریم ﷺ اپنے چند اصحاب کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے ان میں سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے، (گھر پہنچ کر) آپ ﷺ نے بچے کو اٹھایا اور اسے چھاتی کے درمیان رکھا، بچے کے سینے سے ایسی آواز آرہی تھی جیسے مشکیزے کی آواز ہوتی ہے۔ آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے، سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا آپ بھی رو رہے ہیں حالانکہ آپ تو اللہ کے رسول ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں تو اپنی بیٹی پر رحمت و شفقت کی وجہ سے رو رہا ہوں بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے صرف رحم دل لوگوں پر ہی رحم فرماتا ہے۔“

۲۳۲۔ باب:

(گزشتہ باب کی مزید وضاحت)

(۵۱۳) (ت: ۱۲۳) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ وَاقِعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي عَبْلَةَ قَالَ: مَرَّ صَبِيٌّ بِأَمْرَأَتِي، فَكُنْتُ أَجِيءُ إِلَى أُمِّ الدَّرْدَاءِ فَقَوْلُ لِي: كَيْفَ أَهْلُكَ؟ فَأَقُولُ لَهَا: مَرَضِي، فَتَدْعُو لِي بِطَعَامٍ، فَأَكُلُ، ثُمَّ عُدْتُ فَفَعَلْتُ ذَلِكَ، فَجِئْتُهَا مَرَّةً فَقَالَتْ: كَيْفَ؟ قُلْتُ: قَدْ تَمَاتَلَوْا، فَقَالَتْ: إِنَّمَا كُنْتُ أَدْعُو لَكَ بِطَعَامٍ إِذْ كُنْتُ تُخْبِرُنَا عَنْ أَهْلِكَ أَنَّهُمْ مَرَضَى، فَأَمَّا إِذْ تَمَاتَلَوْا، فَلَا تَدْعُو لَكَ بِشَيْءٍ.

جناب ابراہیم بن ابی عبیلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری بیوی بیمار ہو گئی میں ام درداء رضی اللہ عنہا کے پاس آیا کرتا تھا تو وہ مجھ سے پوچھتیں تیری بیوی کا کیا حال ہے؟ میں عرض کرتا: وہ بیمار ہے تو وہ میرے لیے کھانا منگواتیں، میں کھانا کھا کر واپس آ جاتا اور ایسا انھوں نے کئی بار کیا۔ ایک مرتبہ جب میں ان کے پاس آیا تو انہوں نے پوچھا: تیری بیوی کا کیا حال ہے؟ میں نے کہا اب وہ ٹھیک ہونے کے قریب ہے، کہنے لگیں: میں تیرے لیے کھانا منگوا کرتی تھی جب تو نے ہمیں اپنے اہل خانہ کے بارے میں بتاتے کہ وہ بیمار ہیں، اب جب وہ ٹھیک ہونے کے قریب ہے تو ہم اب تیرے لیے کوئی چیز نہیں منگواتے۔

۲۳۳۔ باب: عِيَادَةُ الْأَعْرَابِ

دیہاتی کی عیادت کرنا

(۵۱۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَعُودُهُ، فَقَالَ: ((لَا بَأْسَ عَلَيْكَ، طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ))، قَالَ: قَالَ الْأَعْرَابِيُّ: بَلْ هِيَ حُمَى تَقُورُ، عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ، كَيْمَا تُزِيرُهُ الْقُبُورُ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَقَدْ مَرَّ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دیہاتی کے پاس اس کی عیادت کے لیے تشریف لائے اور

یہ دعا فرمائی: ((لَا بَأْسَ عَلَيْكَ، طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ)) ”تجھ پر کوئی ڈر نہیں، یہ بیماری ان شاء اللہ تجھے (گناہوں سے) پاک کر دے گی۔“ دیہاتی نے کہا: بلکہ یہ تو بخار ہے جو بوڑھے پر جوش مار رہا ہے تاکہ اسے قبروں کی زیارت کرا دے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو پھر ایسا ہی ہو۔“

۲۳۴۔ بَابُ: عِيَادَةُ الْمَرْضَى

مریضوں کی عیادت کرنا

۵۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَصْبَحَ الْيَوْمَ مِنْكُمْ صَائِمًا؟)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَا. قَالَ: ((مَنْ عَادَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مَرِيضًا؟)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَا. قَالَ: ((مَنْ أَطْعَمَ الْيَوْمَ مِسْكِينًا؟)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَا. قَالَ مَرْوَانُ: بَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَا اجْتَمَعَ هَذِهِ الْخِصَالُ فِي رَجُلٍ فِي يَوْمٍ، إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: ”آج تم میں سے کس نے روزہ رکھا ہے؟“ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے، آپ نے دریافت فرمایا: ”آج تم میں سے کس نے مریض کی عیادت کی ہے؟“ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ”آج تم میں سے کون جنازہ میں حاضر ہوا؟“ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ”کس نے مسکین کو کھانا کھلایا؟“ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے۔ جناب مروان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی کہ نبی کریم ﷺ نے یہ بھی فرمایا: ”جس آدمی کے اندر ایک ہی دن میں یہ چار خصلتیں جمع ہو جائیں وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔“

۵۱۶) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى أُمِّ السَّائِبِ، وَهِيَ تَزْفِرُ، فَقَالَ: ((مَا لَكَ؟)) قَالَتْ: الْحُمَى أَخْزَاهَا اللَّهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَهْ، لَا تَسْبِيهَا، فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا الْمُؤْمِنِ، كَمَا يَذْهِبُ الْكَبِيرُ حَبَتَ الْحَدِيدِ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ام سائبہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے وہ کپکپا رہی تھیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تجھے کیا ہوا؟“ کہنے لگیں: بخار ہے اللہ اسے رسوا کرے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”چپ رہو، بخار کو برانہ کہو بے شک یہ مومن کی خطاؤں کو اس طرح لے جاتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کی میل کو لے جاتی ہے۔“

۵۱۷) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا النُّصْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((تَقُولُ اللَّهُ: اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي، قَالَ: فَيَقُولُ:

يَا رَبِّ! وَكَيْفَ اسْتَطَعْتَنِي وَلَمْ أَطْعِمَكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فَلَانًا اسْتَطَعَمَكَ فَلَمْ تُطْعِمَهُ؟ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ كُنْتَ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي؟ ابْنُ آدَمَ! اسْتَسْقَيْتَكَ فَلَمْ تَسْقِنِي، فَقَالَ: يَا رَبِّ! وَكَيْفَ اسْقَيْتَكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ فَيَقُولُ: إِنَّ عَبْدِي فَلَانًا اسْتَسْقَاكَ فَلَمْ تَسْقِهِ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ كُنْتَ سَقَيْتَهُ لَوَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي؟ يَا ابْنَ آدَمَ! مَرَضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي، قَالَ: يَا رَبِّ! كَيْفَ أَعُوذُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فَلَانًا مَرَضَ، فَلَوْ كُنْتَ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي؟ أَوْ وَجَدْتَنِي عِنْدَهُ؟

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن اپنے بندے سے) فرمائے گا: میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا لیکن تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا۔ بندہ کہے گا: اے میرے رب! آپ نے مجھ سے کیسے کھانا مانگا تھا کہ میں نے آپ کو کھانا نہیں کھلایا، آپ تو رب العالمین ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو نہیں جانتا کہ بے شک میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا لیکن تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا تھا؟ کیا تو جانتا ہے کہ بے شک اگر تو اس کو کھانا کھلا دیتا تو اسے میرے پاس پالیتا؟ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا لیکن تو نے مجھے پانی نہیں پلایا تھا۔ بندہ کہے گا: اے میرے رب! میں تجھے کس طرح پلاتا اور تو رب العالمین ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: بے شک میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا لیکن تو نے اسے پانی نہیں پلایا۔ کیا تو نہیں جانتا ہے کہ بے شک اگر تو اس کو پانی پلا دیتا تو اسے میرے پاس پالیتا؟ اے ابن آدم! میں بیمار ہوا لیکن تو نے میری عیادت نہ کی، بندہ کہے گا: اے میرے رب! میں آپ کی کس طرح عیادت کرتا آپ تو رب العالمین ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو نہیں جانتا کہ بے شک میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تھا اگر تو اس کی عیادت کرتا تو اسے میرے پاس پالیتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔“

(۵۱۸) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عِيْسَى الْأَسْوَارِيُّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((عُودُوا الْمَرِيضَ، وَاتَّبِعُوا الْجَنَائِزَ، تَدْخُلُكُمْ الْآخِرَةُ))

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”مریض کی عیادت کرو اور جنازوں میں شرکت کرو (تمہارا ایسا کرنا) تم کو آخرت کی یاد دلائے گا۔“

(۵۱۹) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثٌ كُلُّهُنَّ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ: عِيَادَةُ الْمَرِيضِ، وَشُهُودُ الْجَنَائِزِ، وَتَشْمِيتُ الْغَاطِسِ إِذَا حَمِدَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تین چیزیں ہر مسلمان پر لازم ہیں: مریض کی عیادت کرنا، جنازے میں شریک ہونا اور چھینکے والے کو جواب دینا جب وہ اللہ کا شکر ادا کرے (یعنی الْحَمْدُ لِلَّهِ) پڑھے۔“

(۵۱۸) [صحیح] مسند أحمد: ۲۳/۳، مصنف ابن أبي شيبة: ۱۰۸۴۱، صحيح ابن حبان: ۲۹۵۵۔

(۵۱۹) صحيح مسلم: ۲۱۶۲، سنن ابن ماجه: ۱۴۳۵۔

۲۳۵۔ بَابُ دُعَاءِ الْعَائِدِ لِلْمَرِيضِ بِالشِّفَاءِ عیادت کرنے والا مریض کے لیے شفا کی دعا کرے

(۵۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: حَدَّثَنِي ثَلَاثَةٌ مِنْ بَنِي سَعْدٍ كُلُّهُمْ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عَفْرَةَ بِمَكَّةَ، فَبَكَى، فَقَالَ: ((مَا يَبْكُكَ؟))، قَالَ: خَشِيتُ أَنْ أَمُوتَ بِالْأَرْضِ الَّتِي هَاجَرْتُ مِنْهَا، كَمَا مَاتَ سَعْدٌ، قَالَ: ((اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا)) ثَلَاثًا، فَقَالَ: لِي مَالٌ كَثِيرٌ، تَرْتَبِي ابْنَتِي، أَفَأَوْصِي بِمَالِي كُلُّهُ؟ قَالَ: ((لَا))، قَالَ: فَبِالْثَلَاثِينَ؟ قَالَ: ((لَا))، قَالَ: فَالْخُمْسُ؟ قَالَ: ((لَا))، قَالَ: فَالْثُلُثُ، وَالْثُلُثُ كَثِيرٌ، إِنَّ صَدَقَتَكَ مِنْ مَالِكَ صَدَقَةٌ، وَنَفَقَتَكَ عَلَى عِيَالِكَ صَدَقَةٌ، وَمَا تَأْكُلُ أَمْرَاتُكَ مِنْ طَعَامِكَ لَكَ صَدَقَةٌ، وَإِنَّكَ أَنْ تَدَعَ أَهْلَكَ بِخَيْرٍ - أَوْ قَالَ: بِعَيْشٍ - خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدْعَهُمْ يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ))، وَقَالَ بِيَدِهِ.

جناب حمید بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے سعد رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے تین اشخاص نے بتایا وہ سب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لائے تو وہ رونے لگے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تجھے کس چیز نے رلایا ہے؟“ عرض کیا: میں ڈرتا ہوں کہ میری موت کہیں ایسی زمین پر نہ آجائے جہاں سے میں ہجرت کر چکا ہوں جیسا کہ سعد (بن خولہ رضی اللہ عنہ) کا مکہ میں) انتقال ہو چکا ہے۔ آپ ﷺ نے تین بار فرمایا: ”اے اللہ! سعد کو شفا عطا فرما۔“ پھر سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میرے پاس بہت مال ہے اور میری وارث میری ایک بیٹی ہے، کیا میں اپنے پورے مال کی وصیت کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں۔“ انھوں نے عرض کیا: کیا دو تہائی کی (وصیت کر دوں)؟ فرمایا: ”نہیں۔“ عرض کیا: آدھے مال کی؟ فرمایا: ”نہیں۔“ پھر عرض کیا: ایک تہائی کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں ایک تہائی کی (جائز ہے) اور ایک تہائی بھی زیادہ ہے، بے شک تیرا اپنے مال سے خیرات کرنا صدقہ ہے اور تیرا اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے اور جو کچھ تیری بیوی تیرے کھانے میں سے کھاتی ہے وہ بھی صدقہ ہے اور بے شک تیرا اپنے اہل و عیال کو مال کے ساتھ یا عیش کے ساتھ چھوڑنا اس سے بہتر ہے کہ تو ان کو اس حال میں چھوڑے کہ وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔“ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے (اشارہ کرتے ہوئے) فرمایا۔

۲۳۶۔ بَابُ فَضْلِ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ مریض کی عیادت کرنے کی فضیلت

(۵۲۱) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي

الْأَشْعَثُ الصَّنَعَانِيُّ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ قَالَ: مَنْ عَادَ أَخَاهُ كَانَ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ، قُلْتُ لِأَبِي قَلَابَةَ: مَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: جَنَاهَا، قُلْتُ لِأَبِي قَلَابَةَ: عَنْ مَنْ حَدَّثَهُ أَبُو أَسْمَاءَ؟ قَالَ: عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

حَدَّثَنَا ابْنُ حَبِيبٍ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَسْمَاءَ، عَنِ الْمُثَنَّى - أَظْنُهُ ابْنَ سَعِيدٍ - قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو قَلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

جناب ابواسماء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس نے اپنے بھائی کی عیادت کی وہ خرفہ جنت میں ہوگا۔ میں (عاصم رضی اللہ عنہ) نے ابوقلابہ رضی اللہ عنہ سے کہا: جنت میں خرفہ کیا چیز ہے؟ انھوں نے کہا: اس کے میوہ جات ہیں۔ میں نے ابوقلابہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اس حدیث کو ابواسماء رضی اللہ عنہ نے کس سے روایت کیا ہے؟ انھوں نے کہا: سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے۔ دوسری سند میں جناب ابوقلابہ نے ابواشعث رضی اللہ عنہ سے انھوں نے جناب ابواسماء الرجبی رضی اللہ عنہ نے سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے انھوں نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۲۳۷۔ بَابُ: الْحَدِيثُ لِلْمَرِيضِ وَالْعَائِدِ

مریض اور عیادت کرنے والے کی باتیں

(۵۲۱) حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ عَادَ مَرِيضًا خَاضَ فِي الرَّحْمَةِ، حَتَّى إِذَا قَعَدَ اسْتَقَرَّ فِيهَا)).

جناب عبدالحمید بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا کہ ابوبکر بن حزم اور محمد بن منکدر رضی اللہ عنہما نے مسجد والے لوگوں کے ساتھ جناب عمر بن حکم بن رافع انصاری رضی اللہ عنہ کی عیادت کی اور عرض کیا: اے ابوحفص! آپ ہمیں حدیث بیان کریں تو انھوں نے کہا: میں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ”جس نے کسی مریض کی عیادت کی اس نے رحمت الہی میں غوطہ لگا دیا یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس بیٹھ گیا (گویا) اس نے رحمت میں مستقل جگہ بنالی۔“

۲۳۸۔ بَابُ: مَنْ صَلَّى عِنْدَ الْمَرِيضِ

جس نے مریض کے پاس نماز پڑھی

(۵۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: عَادَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ابْنَ صَفْوَانَ، فَحَضَرَتْ الصَّلَاةُ، فَصَلَّى بِهِمْ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَكَعَتَيْنِ، وَقَالَ: إِنَّا سَفَرٌ.

(۵) [صحیح] مسند احمد: ۳/۳۰۴، صحیح ابن حبان: ۲۹۵۶ - ۵۲۲ [صحیح]

جناب عطاء اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ابن صفوان رضی اللہ عنہ کی عیادت کی پھر نماز کا وقت ہو گیا تو سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انھیں دو رکعت نماز پڑھائی اور فرمایا: ہم تو مسافر ہیں۔

۲۳۹۔ بَابُ: عِيَادَةُ الْمُشْرِكِ مشرک کی عیادت کرنا (کیسا ہے؟)

(۵۲۴) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ عَلَامًا مِنَ الْيَهُودِ كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ فَمَرِضَ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُهُ، فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ: ((أَسْلِمَ))، فَنَظَرَ إِلَى أَبِيهِ - وَهُوَ عِنْدَ رَأْسِهِ - فَقَالَ لَهُ: أَطِيعَ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ، فَأَسْلَمَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی لڑکا نبی کریم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا وہ بیمار ہو گیا تو نبی ﷺ اس کی عیادت کے لیے تشریف لائے پس آپ ﷺ اس کے سر کے پاس بیٹھ گئے اور فرمایا: ”اسلام قبول کر لے۔“ اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اس کے سر کے پاس کھڑا تھا تو باپ نے کہا: ابو القاسم ﷺ کی بات مان لو، چنانچہ وہ لڑکا مسلمان ہو گیا، پھر آپ ﷺ یفرماتے ہوئے باہر تشریف لائے: ”تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے اس لڑکے کو آگ سے نجات دے دی۔“

۲۴۰۔ بَابُ: مَا يَقُولُ لِلْمَرِيضِ

(عیادت کرنے والا) مریض سے کیا کہے؟

(۵۲۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا، قُلْتُ يَا أَبَتَاهُ! كَيْفَ تَجِدُكَ؟ وَيَا بِلَالُ! كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَتْ: وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَّى يَقُولُ:

كُلُّ امْرَأَةٍ مُصَبِّحٍ فِي أَهْلِهِ وَالْمَوْتُ أَذْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ
وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أَفْلَحَ عَنْهُ يَرْفَعُ عَقِيرَتَهُ، فَيَقُولُ:

أَلَا لَيْتَ شِغْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ

وَهَلْ أَرَدَنْ يَوْمًا مِيسَاهَ وَجَنَّةَ

لَيْلَةَ بَوَادٍ وَحَوْلِي إِذْ خِرَّ وَجَلِيلُ

وَهَلْ يَسُدُّونَ لِي شَامَةً وَطَفِيلُ

(۵۲۴) صحيح البخاري: ۱۳۵۶، سنن أبي داود: ۳۰۹۵۔

(۵۲۵) صحيح البخاري: ۵۶۷۷، صحيح مسلم: ۱۳۷۶۔

قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ، كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ، وَصَحَّحْهَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمُدَّهَا، وَانْقُلْ حُمَاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو سیدنا ابوبکر اور بلال رضی اللہ عنہما کو بخار ہو گیا میں ان دونوں کے پاس آئی اور میں نے کہا: اے میرے ابا جان! آپ کا کیا حال ہے؟ اور اے بلال! آپ کا کیا حال ہے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب بھی ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بخار کی شکایت ہوتی تو وہ یہ اشعار پڑھتے تھے:

ہر شخص اپنے گھر والوں میں صبح کرتا ہے
اور موت اس کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کا جب بخار اتر جاتا تو وہ بلند آواز سے یہ اشعار پڑھتے:

کاش مجھے معلوم ہوتا کہ میں ایک رات وادی (مکہ) میں اس طرح گزار سکوں گا
کے میرے ارد گرد اذخر اور جلیل (نامی گھاس کے جنگل) ہوں گے
اور کیا پھر کبھی میں مجنہ کے پانی پر وارد ہوں گا
اور کیا کبھی میرے لیے شامہ اور طفیل پہاڑ ظاہر ہوں گے

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول کریم ﷺ کے پاس آئی اور آپ کو اطلاع دی تو آپ ﷺ نے دعا فرمائی: ((اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ، كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ، وَصَحَّحْهَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمُدَّهَا، وَانْقُلْ حُمَاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ)). ”اے اللہ! ہمارے لیے مدینہ کو مکہ کی طرح یا اس سے بھی زیادہ محبوب بنا دے اور اسے صحت بخش بنا دے اور اس کے صاع اور مد میں برکت فرما دے اور اس کے بخار کو جھک کی طرف بھیج دے۔“

(۵۲۶) حَدَّثَنَا مُعَلَّى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى أَغْرَابِيٍّ يَعُودُهُ، قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ يَعُودُهُ قَالَ: ((لَا بَأْسَ، طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ))، قَالَ: ذَاكَ طَهُورٌ، كَلَّا بَلْ هِيَ حُمَى تَفُورُ، أَوْ تَنْثَوْرُ، عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ، زَيْدُهُ الْقَبُورُ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((فَنَعَمْ إِذَا...)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک دیہاتی کی عیادت کے لیے تشریف لائے اور نبی کریم ﷺ جب بھی کسی مریض کی عیادت کے لیے تشریف لے جاتے تو یہ دعا فرماتے تھے: ((لَا بَأْسَ، طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ)) ”ذُر نے کوئی بات نہیں یہ بیماری تمہیں گناہوں سے پاک کر دے گی۔“ اس دیہاتی نے کہا: یہ بیماری پاک کرنے والی ہرگز نہیں ہے، کہ یہ تو ایسا بخار ہے جو بوڑھے پر جوش مار رہا ہے تاکہ اسے قبروں کی زیارت کرا دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر ایسا ہی ہو۔“

(۵۲۷) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ حَرْمَلَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

عَلِيٍّ الْقُرَشِيِّ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنه إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ يَسْأَلُهُ: كَيْفَ هُوَ؟ فَإِذَا قَامَ مِنْ عِنْدِهِ قَالَ: حَارَ اللَّهُ لَكَ، وَلَمْ يَزِدْهُ عَلَيْهِ.

امام نافع بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما جب کسی مریض کی عیادت کے لیے جاتے تو اس کا حال پوچھتے کہ وہ کیسے ہے؟ اور جب اس کے پاس سے کھڑے ہونے لگتے تو فرماتے: اللہ تیرے لیے بہتر کرے اور مزید کچھ نہ فرماتے۔“

۲۴۱۔ بَابُ: مَا يُجِيبُ الْمَرِيضُ

مریض جواب میں کیا کہے؟

(۵۲۸) (ث: ۱۲۶) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: دَخَلَ الْحَجَّاجُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنه - وَأَنَا عِنْدَهُ - فَقَالَ: كَيْفَ هُوَ؟ قَالَ: صَالِحٌ، قَالَ: مَنْ أَصَابَكَ؟ قَالَ: أَصَابَنِي مَنْ أَمَرَ بِحَمْلِ السَّلَاحِ فِي يَوْمٍ لَا يَحِلُّ فِيهِ حَمْلُهُ - يَعْنِي: الْحَجَّاجَ.

جناب اسحاق بن سعید بن عمرو بن سعید رضی اللہ عنہ کے والد (سعید بن عمرو رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ حججاج بن یوسف سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور میں ان کے پاس تھا، حججاج نے کہا: کیا حال ہے؟ آپ نے فرمایا: ٹھیک ہوں۔ اس نے کہا: آپ کو کس نے تکلیف پہنچائی ہے؟ تو انھوں نے جواب دیا: مجھے اس شخص نے تکلیف پہنچائی ہے جس نے اس دن ہتھیار اٹھانے کا حکم دیا۔ جس دن ہتھیار اٹھانا حلال نہیں تھا۔ اس سے مراد حججاج ہی تھا۔

۲۴۲۔ بَابُ: عِيَادَةُ الْفَاسِقِ

نافرمان کی عیادت کرنا (کیسا ہے؟)

(۵۲۹) (ث: ۱۲۷) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زُحْرٍ، عَنْ جَبَّانَ بْنِ أَبِي جَبَلَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنه قَالَ: لَا تَعُودُوا شَرَابَ الْخَمْرِ إِلَّا مَرَضُوا.

سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شراب خور جب بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت نہ کرو۔

۲۴۳۔ بَابُ: عِيَادَةُ النِّسَاءِ الرَّجُلِ الْمَرِيضِ

عورتوں کا مریض مرد کی عیادت کرنا (کیسا ہے؟)

(۵۳۰) (ث: ۱۲۸) حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْوَلِيدُ هُوَ ابْنُ

مُسْلِم۔ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: رَأَيْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ عَلَى رِحَالِهَا أَغَوَاذَ لَيْسَ عَلَيْهَا غِشَاءٌ، عَائِدَةً لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَسْجِدِ مِنَ الْأَنْصَارِ.

جناب حارث بن عبید اللہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کو کچاوے پر دیکھا جو کٹڑی کا بنا ہوا تھا اور اس پر پردہ نہیں تھا وہ اہل مسجد میں سے ایک انصاری آدمی کی عیادت کے لیے تشریف لائی تھیں۔

۲۴۴۔ بَابُ: مَنْ كَرِهَ لِلْعَائِدِ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى الْفُضُولِ مِنَ الْبَيْتِ

جسے یہ ناپسند ہو کہ عیادت کرنے والا گھر میں فضول (ادھر ادھر) دیکھے

۵۲۱ (ث: ۱۲۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْأَجْلَحِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْهَدَيْلِ قَالَ: دَخَلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى مَرِيضٍ يَمُودُهُ، وَمَعَهُ قَوْمٌ، وَفِي الْبَيْتِ امْرَأَةٌ، فَجَعَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَنْظُرُ إِلَى الْمَرْأَةِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ: لَوْ انْفَقَأَتْ عَيْنُكَ كَانَ خَيْرًا لَكَ.

جناب عبد اللہ بن ابی ہذیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک مریض کی عیادت کے لیے تشریف لائے اور ان کے ساتھ اور لوگ بھی تھے اور گھر میں ایک عورت تھی کہ ایک آدمی اس عورت کی طرف دیکھنے لگا، سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: اگر تیری آنکھ پھوٹ جاتی تو تیرے لیے بہتر تھا۔

۲۴۵۔ بَابُ: الْإِعْيَادَةُ مِنَ الرَّمَدِ

آنکھ دکھنے پر عیادت کرنا

۵۲۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمٌ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمٍ يَقُولُ: رَمِدَتْ عَيْنِي، فَعَادَنِي النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ: ((يَا زَيْدُ! لَوْ أَنَّ عَيْنَكَ لَمَّا بِهَا كَيْفَ كُنْتَ تَصْنَعُ؟)) قَالَ: كُنْتُ أَصْبِرُ وَأَحْتَسِبُ، قَالَ: ((لَوْ أَنَّ عَيْنَكَ لَمَّا بِهَا، ثُمَّ صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ لَكَ ثَوَابُكَ الْجَنَّةِ)).

سیدنا زید بن ارم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری آنکھ میں تکلیف ہو گئی، تو نبی کریم ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے پھر فرمایا: ”اے زید! اگر تمہاری آنکھ میں تکلیف رہ جاتی تو تم کیا کرتے؟“ عرض کیا: میں صبر کرتا اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تمہاری آنکھوں میں تکلیف رہ جاتی پھر تم صبر کرتے اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھتے تو تمہیں اس کے بدلے میں جنت ملتی۔“

۵۲۳ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ

۵۲۱ [صحیح] ۵۲۲ [ضعیف] سنن أبی داود: ۳۱۰۲؛ المستدرک للحاکم: ۱/ ۳۴۲۔

۵۲۲ [ضعیف] الطبقات الكبرى لابن سعد: ۲/ ۲۳۹۔

أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ذَهَبَ بَصَرُهُ، فَعَادَوْهُ، فَقَالَ: كُنْتُ أُرِيدُهُمَا لَأَنْظُرَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَأَمَّا إِذَا قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ قَوْلَ اللَّهِ مَا يَسُرُّنِي أَنَّ مَا بِهِمَا مِنَ الْعَمَى يَطْلُبِي مِنْ ظِلِّاءِ تَبَالَةٍ.

جناب قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اصحاب محمد ﷺ میں سے ایک آدمی کی بینائی چلی گئی لوگوں نے اس کی عیادت کی تو اس نے کہا: میں ان (آنکھوں) کو اس لیے چاہتا تھا کہ نبی ﷺ کو دیکھتا رہوں لیکن اب جبکہ نبی ﷺ اس دنیا سے چلے گئے تو اللہ کی قسم! مجھے یہ بات بھی خوشی میں نہیں ڈالے گی کہ ان آنکھوں کے بدلے مجھے تباہ شہر کا کوئی ہرن مل جائے۔
(۵۲۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ، وَابْنُ يَوْسُفَ، قَالَا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ، عَنْ عَمْرِو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِذَا ابْتَلَيْتُهُ بِحَبِيبَتِهِ - يُرِيدُ عَيْنِيهِ - ثُمَّ صَبَرَ عَوَظَتُهُ الْجَنَّةَ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اللہ عزوجل نے فرمایا: ”جب میں کسی کو اس کی دو پیاری چیزوں یعنی آنکھوں کی (تکالیف میں) آزماتا ہوں پھر وہ صبر کرتا ہے تو میں اسے اس کے بدلے میں جنت دیتا ہوں۔“

(۵۲۵) حَدَّثَنَا خَطَّابٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَجَلَانَ، وَإِسْحَاقَ بْنِ يَزِيدَ، قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي ثَابِتٌ، عَنْ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَقُولُ اللَّهُ يَا ابْنَ آدَمَ إِذَا أَخَذْتُ كَرِيمَتِكَ، فَصَبَرْتَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ وَاحْتَسَبْتَ، لَمْ أَرْضَ لَكَ ثَوَابًا دُونَ الْجَنَّةِ)).

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! جب میں تیری دو معزز چیزیں (آنکھیں) لے لوں پھر تو اس صدمہ پر صبر کرے اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھے تو میں بھی تیرے لیے سوائے جنت کے اور کسی بدلے پر راضی نہ ہوں گا۔“

۲۴۶۔ بَابُ: أَيَّنَ يَقْعُدُ الْعَائِدُ؟

عیادت کرنے والا کہاں بیٹھے

(۵۲۶) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْمِنْهَالُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا عَادَ الْمَرِيضَ جَلَسَ عِنْدَ رَأْسِهِ، ثُمَّ قَالَ سَبْعَ مَرَّاتٍ: ((أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ، رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، أَنْ يَشْفِيكَ))، فَإِنْ كَانَ فِي أَجَلِهِ تَأْخِيرٌ عُوْفِي مِنْ وَجَعِهِ.

(۵۲۴) صحيح البخاري: ۵۶۵۳؛ جامع الترمذي: ۲۴۰۰۔

(۵۲۵) [حسن] مسند أحمد: ۵/۲۵۸؛ سنن ابن ماجه: ۱۵۹۷۔

(۵۲۶) [صحيح] مسند أحمد: ۱/۲۳۹؛ جامع الترمذي: ۲۰۸۳؛ سنن أبي داود: ۳۱۰۲۔
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب کسی مریض کی عیادت فرماتے تو اس کے سر کے پاس بیٹھتے تھے پھر سرات مرتبہ یہ دعا کرتے: ((أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ، رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، أَنْ يَشْفِيكَ)) ”میں عظمت والے اللہ سے سوال کرتا ہوں جو عرش عظیم کا رب ہے کہ تجھے شفا عطا فرمائے۔“ چنانچہ اگر اس کی موت آنے میں تاخیر ہوتی تو اس دعا سے وہ اپنی تکلیف سے عافیت پاتا۔

(۵۳۷) (ث: ۱۳۰) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: ذَهَبْتُ مَعَ الْحَسَنِ إِلَى قَتَادَةَ نَعُودَهُ، فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ، فَسَأَلَهُ ثُمَّ دَعَا لَهُ قَالَ: اللَّهُمَّ اشْفِ قَلْبَهُ، وَاشْفِ سَقَمَهُ.

جناب ربیع بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم امام حسن بصری رضی اللہ عنہ کے ساتھ جناب قتادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے گئے، وہ (حسن بصری رضی اللہ عنہ) ان کے سر کے پاس بیٹھ گئے اور ان کی خیریت دریافت کی پھر ان کے لیے دعا فرمائی: (اللَّهُمَّ اشْفِ قَلْبَهُ، وَاشْفِ سَقَمَهُ) اے اللہ! اس کے دل کو شفا عطا فرما اور اسے بیماری سے شفا عطا فرما۔

۲۴۷۔ بَابُ: مَا يَعْمَلُ الرَّجُلُ فِي بَيْتِهِ آدمی اپنے گھر میں کیا کام کرے

(۵۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ، وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: مَا كَانَ يَصْنَعُ النَّبِيُّ ﷺ فِي أَهْلِهِ؟ فَقَالَتْ: كَانَ يَكُونُ فِي مَهْنَةِ أَهْلِهِ، فَإِذَا خَضَرَتِ الصَّلَاةُ خَرَجَ.

جناب اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ نبی کریم ﷺ اپنے گھر میں کیا کیا کرتے تھے؟ تو انھوں نے فرمایا: آپ اپنے گھر والوں کے کام کاج میں لگے رہتے جب نماز کا وقت ہوتا تو آپ ﷺ (نماز کے لیے) تشریف لے جاتے۔

(۵۳۹) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْمَلُ فِي بَيْتِهِ؟ قَالَتْ: يَخْصِفُ نَعْلَهُ، وَيَعْمَلُ مَا يَعْمَلُ الرَّجُلُ فِي بَيْتِهِ.

جناب ہشام رضی اللہ عنہ اپنے والد (عروہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: نبی کریم ﷺ اپنے گھر میں کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: اپنا جوتا گانٹھتے اور وہ سب کام کرتے جو آدمی اپنے گھر میں کرتا ہے۔ (۵۴۰) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ هِشَامِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ: مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ؟ قَالَتْ: مَا يَصْنَعُ أَحَدُكُمْ فِي بَيْتِهِ، يَخْصِفُ النَّعْلَ، وَيَرْقُعُ الثُّوبَ، وَيَخِيطُ.

(۵۳۸) [صحیح] ۵۳۸ صحیح البخاری: ۶۰۳۹؛ جامع الترمذی: ۲۴۸۹۔

(۵۳۹) [صحیح] ۵۳۹ مسند أحمد: ۱۲۱/۶؛ صحیح ابن حبان: ۵۶۷۷۔

(۵۴۰) [صحیح] ۵۴۰ مسند أحمد: ۱۶۷/۶؛ مصنف عبد الرزاق: ۲۰۴۹۲۔

جناب ہشام رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ نبی کریم ﷺ اپنے گھر میں کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ بھی وہی کام کرتے تھے جو تم میں سے کوئی اپنے گھر میں کرتا ہے آپ اپنے جوتے گانٹتے تھے اور کپڑوں کو پیوند لگا لیتے تھے۔

(۵۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، قِيلَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَفْعَلُ فِي بَيْتِهِ؟ قَالَتْ: كَانَ بَشْرًا مِنَ الْبَشَرِ، يَقْلِي ثَوْبَهُ، وَيَحْلُبُ شَاتَهُ.

جناب عمرہ رحمہ اللہ بیان کرتی ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے گھر میں کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ بھی عام انسانوں میں سے ایک انسان تھے اپنے کپڑے جوؤں سے صاف کر لیتے تھے اور اپنی برکی کا دودھ دودھ لیتے تھے۔

۲۴۸۔ بَابُ: إِذَا أَحَبَّ الرَّجُلُ أَخَاهُ فَلْيُعْلِمْهُ

اگر آدمی اپنے بھائی سے محبت کرے تو اسے بتا دے

(۵۴۲) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ ثَوْرِ قَالَ: حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ ابْنِ الْمَقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرَبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَهُ - قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِذَا أَحَبَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُعْلِمْهُ أَنَّهُ أَحَبُّهُ)).

سیدنا مقدم بن معدیکرب رحمہ اللہ، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت پائی ہے، بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے محبت کرے تو چاہیے کہ اسے بتا دے کہ بے شک وہ اس سے محبت کرتا ہے۔“

(۵۴۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَشِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَقِينِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَأَخَذَ بِمَنْكَبِي مِنْ وَرَائِي، قَالَ: أَمَا إِنِّي أُحِبُّكَ، قَالَ: أُحِبُّكَ الَّذِي أَحْبَبْتَنِي لَهُ، فَقَالَ: لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَحَبَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلْيُخْبِرْهُ أَنَّهُ أَحَبُّهُ)) مَا أَخْبَرْتُكَ، قَالَ: ثُمَّ أَخَذَ يَعْزِضُ عَلَيَّ الْخُطْبَةَ قَالَ: أَمَا إِنَّ عِنْدَنَا جَارِيَةً، أَمَا إِنَّهَا عَوْرَاءُ.

امام مجاہد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے نبی ﷺ کے صحابہ میں سے ایک آدمی ملا، اس نے پیچھے سے میرے کندھے کو پکڑ لیا اور فرمایا: بے شک میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ مجاہد رحمہ اللہ نے کہا: وہ ذات (اللہ تعالیٰ) تجھ سے محبت کرے جس کے لیے تو نے مجھ سے محبت کی ہے۔ اس صحابی نے فرمایا: اگر رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان نہ ہوتا: ”جب کوئی آدمی کسی آدمی سے (اللہ کی رضا کے لیے) محبت کرے تو چاہیے کہ اسے بتا دے کہ بے شک وہ اس سے محبت کرتا ہے۔“ تو میں تجھے کبھی نہ بتاتا۔

(۵۴۱) [صحیح] شمائل للترمذی: ۳۴۲؛ مسند أبی یعلیٰ: ۴۸۵۳؛ دلائل النبوة للبيهقي: ۱/۳۲۸۔

(۵۴۲) [صحیح] سنن أبی داود: ۵۱۲۴؛ جامع الترمذی: ۲۳۹۳۔

(۵۴۳) [حسن] سنن أبی داود: ۵۱۲۵؛ صحیح ابن حبان: ۵۷۱؛ المستدرک للحاکم: ۴/۱۷۱۔

امام مجاہد رحمہ اللہ نے کہا: پھر انھوں نے مجھے مگنی کی پیشکش کی اور فرمایا: ہمارے پاس ایک لونڈی ہے (لیکن) وہ بھینگی ہے۔

(۵۴۴) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكٌ قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا تَحَابَّا الرَّجُلَانِ إِلَّا كَانَ أَفْضَلُهُمَا أَشَدَّهُمَا حُبًّا لِصَاحِبِهِ.))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جب دو آدمی آپس میں (اللہ کی رضا کے لیے) محبت کرتے ہیں تو ان دونوں میں افضل وہ ہوتا ہے جو اپنے ساتھی سے زیادہ محبت کرنے والا ہو۔“

۲۴۹۔ بَابُ: إِذَا أَحَبَّ رَجُلًا فَلَا يُمَارِهِ، وَلَا يَسْأَلُ عَنْهُ

جب کسی سے محبت کرے تو اس سے جھگڑا نہ کرے اور نہ اس کے متعلق کچھ دریافت کرے

(۵۴۵) (ث: ۱۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ، أَنَّ أَبَا الزَّاهِرِيَّةِ حَدَّثَهُ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا أَحْبَبْتَ أَخًا فَلَا تُمَارِهِ، وَلَا تُشَارِهِ، وَلَا تَسْأَلُ عَنْهُ، فَعَسَى أَنْ تُؤَافِيَ لَهُ عَدُوًّا فَيُخْبِرَكَ بِمَا لَيْسَ فِيهِ، فَيُفَرِّقَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ.

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تو اپنے بھائی سے محبت کرے تو اس سے جھگڑا کر اور نہ اس سے برا معاملہ کر اور اس کے بارے میں کچھ دریافت نہ کر، ممکن ہے کہ اس کے کسی دشمن سے تیری ملاقات ہو جائے تو وہ تجھے ایسی بات بتا دے جو اس میں نہ ہو یوں وہ تیرے اور اس کے درمیان جدائی کرادے۔

(۵۴۶) حَدَّثَنَا الْمُقْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ أَخًا لِلَّهِ فِي اللَّهِ، قَالَ: إِنِّي أُحِبُّكَ لِلَّهِ، فَدَخَلَ جَمِيعًا الْجَنَّةَ، كَانَ الَّذِي أَحَبَّ فِي اللَّهِ أَرْفَعَ دَرَجَةً لِحُبِّهِ عَلَى الَّذِي أَحَبَّهُ لَهُ)).

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے اپنے بھائی سے اللہ کی رضا کے لیے محبت کرتے ہوئے یہ کہا کہ بے شک میں تجھ سے اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں، تو وہ دونوں اکٹھے جنت میں داخل ہوں گے، البتہ وہ شخص جس نے اللہ کے لیے محبت کی اس کا درجہ اس شخص سے بلند ہوگا جس نے اس کی محبت کی وجہ سے اس سے محبت کی۔“

۲۵۰۔ بَابُ: الْعَقْلُ فِي الْقَلْبِ

عقل دل میں ہوتی ہے

(۵۴۷) (ث: ۱۳۲) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ

(۵۴۴) [صحیح] صحیح ابن حبان: ۵۶۶؛ المستدرک للحاکم: ۱۷۱/۴ - (۵۴۵) [صحیح]

(۵۴۶) [ضعیف] الجامع لابن وهب: ۲۰۵؛ مسند عبد بن حمید: ۳۳۲ -

(۵۴۷) [حسن] شعب الإيمان للبيهقي: ۴۶۶۲ -

دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عِيَاذِ بْنِ خَلِيفَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَهُ بِصَفِينٍ يَقُولُ: إِنَّ الْعَقْلَ فِي الْقَلْبِ، وَالرَّحْمَةَ فِي الْكَبِدِ، وَالرَّأْفَةَ فِي الطَّحَالِ، وَالنَّفْسَ فِي الرِّثَةِ.

جناب عیاض بن خلیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے جنگ صفین میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: بلاشبہ عقل دل میں، رحمت اور نرمی جگر میں اور سانس پھیپھڑوں میں ہوتا ہے۔

۲۵۱۔ بَابُ: الْكِبَرُ

تکبر کا بیان

(۵۴۸) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الصَّقْعَبِيِّ بْنِ زُهَيْرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ عَلَيْهِ جُبَّةٌ سِيحَانٌ، حَتَّى قَامَ عَلَى رَأْسِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ صَاحِبَكُمْ قَدْ وَضَعَ كُلَّ فَارِسٍ - أَوْ قَالَ: يُرِيدُ أَنْ يَضَعَ كُلَّ فَارِسٍ - وَيَرْفَعُ كُلَّ رَاغٍ ابْنِ رَاغٍ، فَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَجَامِعِ جُبَّتِهِ فَقَالَ: ((أَلَا أَرَى عَلَيْكَ لِبَاسَ مَنْ لَا يَعْقِلُ؟)) ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ نُوْحًا لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ لِأَبْنَيْهِ: إِنِّي قَاصٌّ عَلَيْكَ الْوَصِيَّةَ: أَمْرُكَ بِأَنْتَنِينَ، وَأَنْتَهَاكَ عَنِ الْتَنِينَ: أَمْرُكَ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَإِنَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعَ وَالْأَرْضِينَ السَّبْعَ، لَوْ وَضَعْنِ فِي كِفَّةٍ وَوَضَعْتَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فِي كِفَّةٍ لَرَجَحَتْ بِهِنَّ، وَلَوْ أَنَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعَ وَالْأَرْضِينَ السَّبْعَ كُنَّ حَلَقَةً مُبْهَمَةً لَفَصَّمْتَهُنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، فَإِنَّهَا صَلَاةُ كُلِّ شَيْءٍ، وَبِهَا يُرْزَقُ كُلُّ شَيْءٍ، وَأَنْتَهَاكَ عَنِ الشُّرْكِ وَالْكِبَرِ))، فَقُلْتُ - أَوْ قِيلَ -: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذَا الشُّرْكُ قَدْ عَرَفْنَاهُ، فَمَا الْكِبَرُ؟ هُوَ أَنْ يَكُونَ لِأَحَدِنَا حُلَّةٌ يَلْبَسُهَا؟ قَالَ: ((لَا)). قَالَ: فَهُوَ أَنْ يَكُونَ لِأَحَدِنَا نَعْلَانِ حَسَنَتَانِ، لَهُمَا شِرَاكَانِ حَسَنَتَانِ؟ قَالَ: ((لَا)). قَالَ: فَهُوَ أَنْ يَكُونَ لِأَحَدِنَا دَابَّةٌ يَرْكَبُهَا؟ قَالَ: ((لَا)). قَالَ: فَهُوَ أَنْ يَكُونَ لِأَحَدِنَا أَصْحَابٌ يَجْلِسُونَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: ((لَا)). قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَمَا الْكِبَرُ؟ قَالَ: ((سَقَةُ الْحَقِّ، وَغَمَضُ النَّاسِ)).

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَمِنَ الْكِبَرُ، نَحْوَهُ.

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک دیہاتی آدمی آیا جس کے بدن پر سیحان کا جبہ تھا وہ نبی ﷺ کے سر کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا: تمہارے صاحب (محمد ﷺ نے) ہر شہسوار کو زیر کر دیا۔ یا یہ کہا کہ ہر شہسوار کو زیر کرنا چاہتا ہے۔ اور ہر چرواہے کو اونچا کر دیا۔ نبی ﷺ نے اس کے جبے کے کنارے کو پکڑا

اور فرمایا: ”کیا میں تیرے اوپر یہ بے وقوفوں والا لباس نہیں دیکھ رہا“ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے نبی نوح علیہ السلام کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے اپنے بیٹے سے فرمایا: میں تمہیں وصیت کرنے والا ہوں (وہ یہ کہ) دو باتوں کا تجھے حکم دیتا ہوں اور دو سے منع کرتا ہوں، میں تجھے لا الہ الا اللہ کا حکم دیتا ہوں اور دو باتوں سے منع کرتا ہوں کیونکہ ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں اگر ایک پلڑے میں رکھ دی جائیں اور ایک پلڑے میں لا الہ الا اللہ رکھ دیا جائے تو یہ ان سب پر بھاری ہو جائے گا اور اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں ایک بند حلقہ بن جائیں تو لا الہ الا اللہ و سبحان اللہ و بحمدہ اسے توڑ دے گا اور یہی ہر چیز کی نماز ہے اور اسی کے سبب ہر چیز کو رزق دیا جاتا ہے۔ اور میں تمہیں شرک اور تکبر سے منع کرتا ہوں۔“ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس شرک کو تو ہم نے پہچان لیا ہے لیکن تکبر کیا ہے؟ کیا وہ یہ ہے کہ ہم میں سے کسی کے پاس کوئی چغہ ہو جسے وہ پہنا کرے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں۔“ عرض کیا: کیا وہ یہ ہے کہ ہم میں سے کسی کے پاس ایسے حسین جوتے ہوں جن کے خوبصورت تسمے ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں۔“ پھر عرض کیا: (کیا تکبر یہ ہے) کہ ہم میں سے کسی کے پاس سواری کا جانور ہو جس پر وہ سواری کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں۔“ پھر عرض کیا: کیا وہ یہ ہے کہ ہم میں سے کسی کے دوست ہوں جن کے ساتھ وہ بیٹھتا ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں۔“ پھر عرض کیا: اے رسول اللہ! پھر تکبر کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: ”حق سے جہالت برتنا اور لوگوں کو حقیر جاننا۔“

دوسری سند میں سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ تکبر میں سے ہے؟ باقی حدیث اسی طرح ہے۔

۵۴۹ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ الْقَاسِمِ أَبُو عُمَرَ الْيَمَامِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ تَعَظَّمَ فِي نَفْسِهِ، أَوْ اخْتَالَ فِي مَشْيِهِ، لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانٌ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: ”جس نے اپنے آپ کو بڑا سمجھا اور اکڑ کر چلا وہ اللہ تعالیٰ سے (قیامت کے دن) اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر ناراض گا۔“

۵۵۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا اسْتَكْبَرَ مَنْ أَكَلَ مَعَهُ خَادِمُهُ، وَرَكِبَ الْحِمَارَ بِالسُّوَاكِ، وَاعْتَقَلَ الشَّاةَ فَحَلَبَهَا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اپنے غلام کے ساتھ بیٹھ کر کھایا اور گدھے پر سوار ہو کر بازار میں گیا اور بکری کی ٹانگیں رسی سے باندھ کر اس کا دودھ نکالا، اس نے تکبر نہیں کیا۔“

۵۴۹ [صحیح] مسند أحمد: ۱۱۸/۲، المستدرک الحاکم: ۶۰/۱۔

۵۵۰ [حسن] شعب الإيمان للبيهقي: ۸۱۸۸۔

(۵۵۱) (ت: ۱۳۳) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ بَحْرِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ بْنُ الْبَرِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بَيَّاعُ الْأَكْمِسَةِ - عَنْ جَدِّهِ قَالَتْ: رَأَيْتُ عَلِيًّا عليه السلام اشْتَرَى تَمْرًا بِدَرَاهِمٍ، فَحَمَلَهُ فِي مِلْحَفَتِهِ، فَقُلْتُ لَهُ - أَوْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ - : أَحْمِلْ عَنْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: لَا، أَبُو الْعِيَالِ أَحَقُّ أَنْ يَحْمِلَ.

جناب صالح رضی اللہ عنہ جو چادر فروش تھے اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے ایک درہم کی کھجوریں خریدی اور ان کو اپنی چادر میں ڈال کر اٹھالیا میں نے ان سے عرض کیا۔ یا کسی آدمی نے ان سے کہا: اے امیر المؤمنین! میں اٹھا لیتا ہوں سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، بچوں کا باپ ہی ان کو اٹھانے کا زیادہ حق دار ہے۔

(۵۵۲) حَدَّثَنَا عُمَرُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَعْرُ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہما، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: الْعِزُّ إِزَارِي، وَالْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي، فَمَنْ نَازَعَنِي بِشَيْءٍ مِنْهُمَا عَذَبْتُهُ)).

سیدنا ابوسعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما دونوں بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل فرماتا ہے: عزت میری ازار ہے اور تکبر میری چادر ہے چنانچہ جس نے ان دونوں میں سے کوئی چیز مجھ سے چھیننے کی کوشش کی میں اسے عذاب دوں گا۔“

(۵۵۳) (ت: ۱۳۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو رَوَاحَةَ يَزِيدُ بْنُ أَيُّهَمَ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ مَالِكٍ الطَّائِي قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ عَلَى الْمُنْبَرِ، قَالَ: إِنَّ لِلشَّيْطَانِ مَصَالِيًا وَقُحُوقًا، وَإِنَّ مَصَالِي الشَّيْطَانِ وَقُحُوقُهُ: الْبَطْرُ بِأَنْعَمِ اللَّهِ، وَالْفَخْرُ بِعَطَاءِ اللَّهِ، وَالْكِبْرِيَاءُ عَلَى عِبَادِ اللَّهِ، وَاتِّبَاعُ الْهَوَى فِي غَيْرِ ذَاتِ اللَّهِ.

جناب ہيثم بن مالک الطائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ فرماتے سنا: بلاشبہ شیطان کے جال اور شکنجے ہیں، بلاشبہ شیطان کے جال اور شکنجے (یہ) ہیں: اللہ کی نعمتوں پر مغرور ہونا، اللہ کی عطا پر فخر کرنا، اللہ کے بندوں پر بڑائی جتانا اور اللہ کو چھوڑ کر اپنی خواہشات کی اتباع کرنا۔

(۵۵۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اِحْتَجَبَتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ)) - وَقَالَ سُفْيَانُ أَيْضًا: ((اِخْتَصَصَتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ - قَالَتِ النَّارُ: يَلْجِئُنِي الْجَبَّارُونَ، وَيَلْجِئُنِي الْمُتَكَبِّرُونَ، وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: يَلْجِئُنِي الضُّعَفَاءُ، وَيَلْجِئُنِي الْفُقَرَاءُ. قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لِلْجَنَّةِ: أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكَ مَنْ أَشَاءُ، ثُمَّ قَالَ لِلنَّارِ: أَنْتِ عَذَابِي أَعَذَّبُ بِكَ مَنْ أَشَاءُ، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مَلُوكًا)).

(۵۵۱) [ضعيف] فضائل الصحابة للإمام أحمد: ۹۱۶۔

(۵۵۲) صحيح مسلم: ۲۶۲۰، مسند أحمد: ۲/۲۴۸، سنن ابن ماجه: ۴۱۷۴۔

(۵۵۳) [حسن] شعب الإيمان للبيهقي: ۸۱۸۰۔

(۵۵۴) صحيح البخاری: ۷۴۴۹، ۴۸۵۰، صحيح مسلم: ۲۸۴۶۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جنت اور دوزخ کی بحث ہو گئی (راوی) سفیان رضی اللہ عنہ نے کہا: جنت اور دوزخ میں جھگڑا ہوا، دوزخ نے کہا: میرے اندر ظالم اور متکبر لوگ داخل ہوں گے اور جنت نے کہا: میرے اندر کمزور اور فقیر لوگ داخل ہوں گے۔ اللہ تبارک تعالیٰ نے جنت سے فرمایا: تو میری رحمت ہے تیرے ذریعے میں جس پر چاہوں گا رحم کروں گا، پھر دوزخ سے فرمایا: تو میرا عذاب ہے تیرے ذریعے میں جس کو چاہوں گا عذاب دوں گا اور تم دونوں میں سے ہر ایک کو بھر دوں گا۔“

(۵۵۵) (ث: ۱۳۵) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جُمَيْعٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: لَمْ يَكُنْ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُتَحَرِّفِينَ، وَلَا مُتَمَاوِتِينَ، وَكَانُوا يَتَنَاسَدُونَ الشُّعْرَ فِي مَجَالِسِهِمْ، وَيَذْكُرُونَ أَمْرَ جَاهِلِيَّتِهِمْ، فَإِذَا أُرِيدَ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَلَى شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ دِينِهِ، دَارَتْ حَمَالِقُ عَيْنَيْهِ كَأَنَّهُ مَجْنُونٌ.

جناب ابوسلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام بخیل تھے نہ مردہ دل وہ اپنی مجلسوں میں شعر پڑھا کرتے تھے اور دور جاہلیت کی باتوں کو یاد کیا کرتے تھے۔ جب ان میں سے کسی کو اللہ کے حکم میں سے کسی چیز (کی نافرمانی) پر ابھارنے کی کوشش کی جاتی تو (غصے کی وجہ سے) اس کی آنکھوں کے حلقے ایسے گھومنے لگتے جیسے وہ دیوانہ ہو۔

(۵۵۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ - وَكَانَ جَمِيلًا - فَقَالَ: حُبِّبْ إِلَيَّ الْجَمَالَ، وَأَعْطِنِي مَا تَرَى، حَتَّى مَا أَحِبُّ أَنْ يَقُوفَنِي أَحَدٌ مِنْهُمْ، إِمَّا قَالَ: بِشِرَاكِ نَعْلٍ، أَوْ قَالَ: بِشَيْسَعٍ أَحْمَرَ، أَفَمَنْ الْكِبَرُ ذَاكَ؟ قَالَ: ((لَا، وَلَكِنَّ الْكِبَرُ مَنْ بَطَرَ الْحَقَّ، وَعَمِيَ النَّاسُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا وہ خوبصورت تھا، اس نے کہا: میں خوبصورتی کو پسند کرتا ہوں اور مجھے جو کچھ عطا کیا گیا ہے آپ دیکھ رہے ہیں حتیٰ کہ مجھے یہ بھی پسند نہیں کہ کوئی جوتے کے تسمے، یا اس نے کہا کہ جوتے کے سرخ تسمے، میں مجھ سے بڑھ جائے، کیا یہ سب تکبر میں سے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں، بلکہ تکبر تو وہ کرتا ہے کہ جو حق کو ٹھکرائے اور لوگوں کو حقیر جانے۔“

(۵۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْثَالَ الذَّرِّ فِي صُورَةِ الرِّجَالِ، يَغْشَاهُمُ الذَّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ، يُسَاقُونَ إِلَى سَجْنٍ فِي جَهَنَّمَ يُسَمَّى: بُولْسُ، تَعْلُوهُمْ نَارُ الْأَنْيَارِ، وَيُسْقَوْنَ مِنْ عَصَاةِ أَهْلِ النَّارِ، طِينَةَ الْخَبَالِ)).

(۵۵۵) [حسن] كتاب الزهد للامام أحمد: ۱۱۹۹، مصنف ابن أبي شيبة: ۲۶۰۵۸۔

(۵۵۶) [صحيح] سنن أبي داود: ۴۰۹۲، صحيح ابن حبان: ۵۴۶۷۔

(۵۵۷) [حسن] مسند أحمد: ۱۷۹/۲، جامع الترمذي: ۲۴۹۲۔

جناب عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا (عبداللہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تکبر کرنے والوں کو قیامت کے دن آدمیوں کی صورت میں چیونٹیوں کی مثل جمع کیا جائے گا، ہر جگہ سے ذلت انہیں ڈھانپ لے گی، انہیں جہنم میں بولس نامی جیل کی طرف ہانکا جائے گا، آگوں کی آگ انہیں گھیر لے گی اور انہیں جہنمیوں کی پیپ پلائی جائے گی۔ جسے طیۃ الخبال کہا جاتا ہے۔“

۲۵۲۔ بَابُ: مَنِ انْتَصَرَ مِنْ ظُلْمِهِ

جو اپنے اوپر ہوئے ظلم کا بدلہ لے

(۵۵۸) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبِي، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنِ الْبَيْهَقِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا: ((دُونِكَ فَانْتَصِرِي)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”تم اپنا بدلہ لے لو۔“

(۵۵۹) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَاسْتَأْذَنَتْ وَالنَّبِيُّ ﷺ مَعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي مِرْطَها، فَأَذِنَ لَهَا فَدَخَلَتْ، فَقَالَتْ: إِنَّ أَزْوَاجَكَ أَرْسَلْنَنِي يَسْأَلُوكَ الْعَدْلَ فِي بَنَاتِ أَبِي فُحَافَةَ، قَالَ: ((أَيُّ بِنْتٍ! أَتُحِبُّنَ مَا أُحِبُّ؟)) قَالَتْ: بَلَى، قَالَ: ((فَأُحِبُّ هَذِهِ))، فَقَامَتْ فَخَرَجَتْ فَحَدَّثَتْهُمْ، فَقُلْنَ: مَا أَغْنَيْتِ عَنَّا شَيْئًا، فَارْجِعِي إِلَيْهِ. قَالَتْ: وَاللَّهِ لَا أَكَلِمَةً فِيهَا أَبَدًا، فَارْسَلْنِي زَيْنَبَ- زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ- فَاسْتَأْذَنَتْ، فَأَذِنَ لَهَا، فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ، وَوَقَعَتْ فِي زَيْنَبَ تَسْبِيحِي، فَطَفِئَتْ أَنْظُرْ: هَلْ يَأْذُنُ لِي النَّبِيُّ ﷺ، فَلَمْ أَزَلْ حَتَّى عَرَفْتُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَا يَكْرَهُ أَنْ

أَنْتَصِرَ، وَوَقَعَتْ بِزَيْنَبَ، فَلَمْ أَتَسَبَّ أَنْ أَتُحِبُّهَا غَلَبَةً، فَتَسَمَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا إِنَّهَا ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو نبی کریم ﷺ کے پاس بھیجا، انہوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی، اس وقت نبی کریم ﷺ سیدہ عائشہ کے پاس ان کی چادر میں تشریف فرما تھے، آپ ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اندر آنے کی اجازت دی وہ اندر آئیں اور عرض کیا: مجھے آپ کی ازواج نے بھیجا ہے وہ آپ سے ابو قحافہ کی بیٹی (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) کے بارے میں برابری کا سوال کر رہی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے میری بیٹی! کیا تو اس سے محبت کرتی ہے جس سے میں محبت کرتا ہوں؟“ انہوں نے کہا: کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”تو پھر تو بھی اس (عائشہ رضی اللہ عنہا) سے محبت کر۔“ اس کے بعد سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا وہاں سے اٹھ گئیں اور باہر آکر ازواج النبی ﷺ کو ساری بات بتائی، انہوں نے کہا: تو ہمارے کچھ کام نہ آئی کیا، لہذا دوبارہ جاؤ۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کی قسم! اب میں اس بارے میں آپ ﷺ سے بات نہیں

کروں گی۔ پھر ازواجِ نبی ﷺ نے آپ کی زوجہ محترمہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا آپ کے پاس بھیجا، انہوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی آپ ﷺ نے اسے اجازت دے دی تو اس نے بھی آپ ﷺ سے وہی بات عرض کی اور وہ مجھ پر برس پڑی اور مجھے برا بھلا کہنے لگی، میں آپ ﷺ کی طرف دیکھنے لگی کہ کیا مجھے نبی کریم ﷺ (جواب دینے کی) اجازت دیتے ہیں یہاں تک کہ میں نے محسوس کر لیا کہ آپ میرے انتقام لینے پر ناراض نہ ہوں گے تو میں بھی زینب کو جواب دینے لگی اور تھوڑی ہی دیر میں اس پر غالب آگئی، رسول اللہ ﷺ مسکرا پڑے، پھر فرمایا: ”آخر یہ بھی تو یہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہے۔“

۲۵۳۔ بَابُ: الْمُوَاسَاةُ فِي السَّنَةِ وَالْمَجَاعَةِ

قط سالی اور بھوک کے زمانے میں غم خواری کرنا

(۵۶۰) (ت: ۱۳۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ بَشِيرٍ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ الْمَعْمُولِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ مَجَاعَةٌ، مَنْ أَدْرَكَتْهُ فَلَا يَعْدِلَنَّ بِالْأَكْبَادِ الْجَائِعَةِ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آخری زمانے میں فاقے ہوں گے جو شخص اس زمانے کو پالے وہ بھوکے جگر والوں سے ہرگز تجاوز نہ کرے (یعنی ایسا نہ کرے کہ خود کھالے اور انہیں چھوڑ دے)۔

(۵۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ الْأَنْصَارَ قَالَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَقْسَمُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا النَّخِيلِ، قَالَ: ((لَا))، فَقَالُوا: تَكْفُونَا الْمَوُوتَةَ، وَنُشْرِكُكُمْ فِي الثَّمَرَةِ؟ قَالُوا: سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار صحابہ رضی اللہ عنہم نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ ہمارے کھجور کے باغوں کو ہمارے اور ہمارے بھائیوں (مہاجرین) کے درمیان تقسیم کر دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں (میں تقسیم نہیں کروں گا)۔“ پھر انہوں نے کہا: تم (مہاجرین) ہمارے کاموں میں ہمارا ہاتھ بٹاؤ اور ہم تمہیں پھلوں میں شریک کریں گے۔ مہاجرین نے کہا: ہم آپ لوگوں کی رائے سن کر اسے تسلیم کرتے ہیں۔

(۵۶۲) (ت: ۱۳۷) حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ سَالِمًا أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَامَ الرَّمَادَةِ - وَكَانَتْ سَنَةً شَدِيدَةً مُلِيمَةً - بَعْدَمَا اجْتَهَدَ عُمَرُ فِي إِمْدَادِ الْأَعْرَابِ بِالْإِبِلِ وَالْقَمَحِ وَالزَّيْتِ مِنَ الْأَرْيَافِ كُلِّهَا، حَتَّى تَمْلَحَ الْأَرْيَافُ كُلُّهَا مِمَّا جَهَدَهَا ذَلِكَ فَقَامَ عُمَرُ يَدْعُو فَقَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَهُمْ عَلَى رُؤُوسِ الْجِبَالِ،

(۵۶۰) [ضعيف] تهذيب الكمال للمزي: ۲۲۵ / ۷۔

(۵۶۱) صحيح البخاري: ۲۳۲۵۔

(۵۶۲) [صحیح]

فَاسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُ وَلِلْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ حِينَ نَزَلَ بِهِ الْغَيْثُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، فَوَاللَّهِ لَوْ أَنَّ اللَّهَ لَمْ يُفَرِّجْهَا مَا تَرَكْتُ أَهْلَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَهُمْ سَعَةٌ إِلَّا أَذْخَلْتُ مَعَهُمْ أَعْدَادَهُمْ مِنَ الْفُقَرَاءِ، فَلَمْ يَكُنْ اثْنَانِ يَهْلِكَانِ مِنَ الطَّعَامِ عَلَى مَا يُقِيمُ وَاحِدًا.

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عام الرمادہ، جو شدید قحط کا سال تھا، میں دیہاتی لوگوں کی اونٹ، گیسوں، تیل اور دیگر چیزوں کے ساتھ خوب مدد فرمائی یہاں تک کہ دیہاتی لوگ آپ کی توجہ سے خوش حال ہو گئے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر دعا فرمائی: اے اللہ! ان کے رزق کو پہاڑوں کی چوٹیوں پر پیدا فرما تو اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو مسلمانوں کے حق میں قبول فرمایا، جب بارش نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا: الحمد للہ، اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ اس مصیبت کو دور نہ فرماتا تو میں مسلمانوں کے کسی امیر گھرانے کو نہ چھوڑتا مگر یہ کہ ان کے ساتھ ان کی تعداد کے بقدر فقراء کو ان کے ساتھ شامل کر دیتا تاکہ اس کھانے سے دو آدمی ہلاک نہ ہوں جو ایک آدمی کے لیے کافی ہوتا ہے۔

۵۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((ضَحَايَاكُمْ، لَا يُصْبِحَنَّ أَحَدُكُمْ بَعْدَ ثَلَاثَةٍ، وَفِي بَيْتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ)). فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا الْعَامَ الْمَاضِيَ؟ قَالَ: ((كُلُّوا وَادَّخِرُوا، فَإِنَّ ذَلِكَ الْعَامَ كَانُوا فِي جَهْدٍ فَأَرَدْتُ أَنْ تُعِينُوا)).

سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تمہاری جو قربانیاں ہیں ان میں سے کسی کے گھر تین دن کے بعد کوئی گوشت نہ بچے۔“ پھر جب اگلا سال آیا تو صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم ویسا ہی کریں جیسا پچھلے سال کیا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کھاؤ اور ذخیرہ بھی کرو کیونکہ اس سال لوگ تنگی میں تھے اس لیے میں نے چاہا تھا کہ تم ان کی مدد کرو۔“

۲۵۴۔ بَابُ: التَّجَارُبُ

تجربوں کا بیان

۵۶۴) (ث: ۱۳۸) حَدَّثَنَا قُرُوبُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَحَدَّثَتْ نَفْسُهُ، ثُمَّ انْتَبَهَ فَقَالَ: ((لَا حَكِيمٌ إِلَّا بِتَجَرِبَةٍ))، يُعِيدُهَا ثَلَاثًا.

جناب ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ان کے دل میں کوئی بات آئی پھر وہ چونک پڑے اور فرمایا: دانائی صرف تجربے ہی سے آتی ہے۔ اس بات کو انھوں نے تین مرتبہ دہرایا۔

(۵۶۵) (ث: ۱۳۹) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ زَحْرٍ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَا حَلِيمَ إِلَّا دُوْ عَثْرَةٌ، وَلَا حَكِيمَ إِلَّا دُوْ تَجْرِبَةٌ.

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بردباری ٹھوکریں کھانے ہی سے آتی ہے اور حکیم و دانا صرف تجربہ کار ہی ہے۔

(۵۶۶) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

ایک دوسری روایت میں سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس کی مثل نقل کیا ہے۔

۲۵۵۔ بَابُ: مَنْ أَطْعَمَ أَخَاهُ فِي اللَّهِ

جو اپنے دینی بھائی کو اللہ کے لیے کھانا کھلائے

(۵۶۷) (ث: ۱۴۰) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ نَشْرِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنْفِيَّةِ، عَنْ عَلِيِّ قَالَ: لَأَنْ أَجْمَعَ تَقْرَأَ مِنْ إِخْوَانِي عَلَى صَاعٍ أَوْ صَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَخْرُجَ إِلَى سُوقِكُمْ فَأُعْتَقَ رَقَبَةً.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر میں اپنے بھائیوں میں سے ایک جماعت کو ایک صاع (کھانے) یا دو صاع پر جمع کر لوں تو یہ بات مجھے زیادہ پسند ہے کہ میں تمہارے بازار میں جا کر کسی غلام کو آزاد کروں۔

۲۵۶۔ بَابُ: حِلْفُ الْجَاهِلِيَّةِ

دور جاہلیت کے معاہدے

(۵۶۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((شَهِدْتُ مَعَ عُمُو مَيْتِي حِلْفَ الْمُطْعِمِينَ، فَمَا أَحَبُّ أَنْ أُنْكَنَهُ، وَأَنْ لِي حُمْرَ النَّعَمِ.))

سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں اپنے بچاؤں کے ساتھ حلف المطعین (دور جاہلیت کے ایک معاہدے) میں حاضر ہوا اور میں اب بھی اسے توڑنا پسند نہیں کرتا خواہ اس کے بدلے میں میرے لیے سرخ اونٹ ہوں۔“

(۵۶۵) [ضعیف] (۵۶۶) [ضعیف] مسند أحمد: ۸/۳، جامع الترمذی: ۲۰۳۳، المستدرک للحاکم: ۴/۲۹۳۔

(۵۶۶) [ضعیف] الترغیب لأصبہانی: ۴۰۵؛ شعب الإیمان للبیہقی: ۹۶۲۸۔

(۵۶۷) [صحیح] مسند أحمد: ۱/۱۹۰؛ صحیح ابن حبان: ۴۳۷۳۔

٢٥٧ - بَابُ: الْإِخَاءُ

بھائی چارے کا بیان

٥٦٨ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: أَخْبَى النَّبِيِّ ﷺ بَيْنَ ابْنِ مَسْعُودٍ وَالزُّبَيْرِ رضي الله عنه.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سیدنا ابن مسعود اور سیدنا زبیر رضی اللہ عنہما کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا۔

٥٦٩ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَخْوَلُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: حَالَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِي النَّبِيِّ بِالْمَدِينَةِ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ میں میرے گھر میں قریش اور انصار کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا۔

٢٥٨ - بَابُ: لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ

(جاہلیت کے اصول پر کیے ہوئے) کسی معاہدے کی اسلام میں کوئی حیثیت نہیں

٥٧٠) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عليه السلام قَالَ: جَلَسَ النَّبِيُّ عليه السلام عَامَ الْفَتْحِ عَلَى دَرَجِ الْكَعْبَةِ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ كَانَ لَهُ حِلْفٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ إِلَّا شِدَّةً، وَلَا هِجْرَةً بَعْدَ الْفَتْحِ.))

جناب عمرو بن شعیب رحمہ اللہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا (عبداللہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ کے سال خانہ کعبہ کی سیڑھیوں پر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثانیان کی پھر فرمایا: ”جس شخص کا دورِ جاہلیت میں کوئی معاہدہ تھا (جو غیر شرعی نہ ہو) تو اسلام نے اس کی مضبوطی کو بڑھا دیا ہے اور فتح مکہ کے بعد کوئی ہجرت نہیں۔“

٢٥٩ - بَابُ: مَنْ اسْتَمَطَرَ فِي أَوَّلِ الْمَطَرِ

جس نے بارش کے آغاز میں اپنے آپ کو بھگویا

(٥٧١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ:

(٥٦٨) [صحيح] المعجم الكبير للطبراني: ١٢٨١٦.

(٥٦٩) صحيح البخاري: ٦٠٨٣، ٧٣٤٠؛ صحيح مسلم: ٢٥٢٩-

(۵۷۰) [صحيح] مسند أحمد: ۲/ ۱۸۰؛ جامع الترمذی: ۱۵۸۵۔

(۵۷۱) صحیح مسلم: ۵۹۸؛ منیٰ أبی داؤد: ۵۱۱۰۔
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

أَصَابَنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مَطَرٌ، فَحَسَرَ النَّبِيُّ ﷺ ثَوْبَهُ عَنْهُ حَتَّى أَصَابَهُ الْمَطَرُ، قُلْنَا: لِمَ فَعَلْتَ؟ قَالَ: ((لَأَنَّهُ حَدِيثٌ عَهْدٌ بِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم کو نبی ﷺ کی معیت میں (تھے کہ اسی اثنا میں) بارش برسنے لگی، نبی ﷺ نے (اپنے بدن مبارک سے) کپڑے کو ہٹا لیا حتیٰ کہ بارش نے اسے تر کر دیا۔ ہم نے عرض کیا: آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ نے فرمایا: ”یہ اپنے رب کے پاس سے ابھی ابھی آئی ہے۔“

۲۶۰۔ بَابُ: الْغَنَمُ بَرَكَةٌ

بکریاں باعث برکت ہیں

(۵۷۲) (ث: ۱۶۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَلْحَلَةَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ خُثَيْمٍ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِأَرْضِهِ بِالْعَقِيقِ، فَأَتَاهُ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ عَلَى دَوَابٍّ، فَنَزَلُوا، قَالَ حُمَيْدٌ: فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَذْهَبَ إِلَى أُمِّي وَقُلْ لَهَا: إِنَّ ابْنَكَ يَقْرُنُكَ السَّلَامُ وَيَقُولُ: أَطْعَمِينَا شَيْئًا. قَالَ: فَوَضَعَتْ ثَلَاثَةَ أَقْرَاصٍ مِنْ شَعِيرٍ، وَشَيْئًا مِنْ زَيْتٍ وَمِلْحٍ فِي صَحْفَةٍ، فَوَضَعْتُهَا عَلَى رَأْسِي، فَحَمَلْتُهَا إِلَيْهِمْ، فَلَمَّا وَضَعْتُهُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ، كَبَّرَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَشْبَعَنَا مِنَ الْخُبْزِ بَعْدَ أَنْ لَمْ يَكُنْ طَعَامُنَا إِلَّا الْأَسْوَدَانِ: التَّمْرُ وَالْمَاءُ، فَلَمْ يُصِبِ الْقَوْمُ مِنَ الطَّعَامِ شَيْئًا، فَلَمَّا انْصَرَفُوا قَالَ: يَا ابْنَ أَخِي أَحْسِنْ إِلَى عَنَمِكَ، وَأَمْسَحِ الرُّغَامَ عَنْهَا، وَأَطْبِ مُرَاحَهَا، وَصَلِّ فِي نَاحِيَّتِهَا، فَإِنَّهَا مِنْ دَوَابِّ الْجَنَّةِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ تَكُونُ الثَّلَاةُ مِنَ الْغَنَمِ أَحَبَّ إِلَى صَاحِبِهَا مِنْ دَارٍ مَرُوانٍ.

جناب حمید بن مالک بن خثیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مقام عقیق میں ان کی زمین میں بیٹھا ہوا تھا کہ اہل مدینہ میں سے کچھ لوگ اپنی سواریوں پر آئے اور یہاں اتر گئے، حمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے (مجھے) فرمایا: میری والدہ کے پاس جاؤ اور کہو کہ تمہارا بیٹا تجھے سلام کہتا ہے اور کہتا ہے کہ ہمیں کچھ کھانے کو دو۔ حمید کہتے ہیں: ان کی والدہ نے ایک بڑے پیالے میں ”جو“ کی تین روٹیاں کچھ زیتون کا تیل اور نمک رکھ دیا۔ میں اسے اپنے سر پر اٹھا کر ان لوگوں کے پاس لے آیا، جب میں نے کھانا ان لوگوں کے سامنے رکھا تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر کہا اور فرمایا: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں پیٹ بھرنے کے لیے روٹی دی (حالانکہ ایک وقت تھا) کہ ہمارے پاس دو کالی چیزیں کھجور اور پانی کے سوا کھانے کو کچھ نہ تھا۔ اس کھانے سے لوگ سیر نہ ہوئے پھر جب وہ لوگ چلے گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: اے میرے بھتیجے! اپنی بکریوں سے اچھا برتاؤ کر اور ان سے گرد و غبار کو جھاڑ اور ان کے باڑے کو صاف رکھ اور

اس کے کونے میں نماز پڑھ، بلاشبہ یہ جنت کے جانوروں میں سے ہے، اور قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ بکریوں کا چھوٹا سا ریوڑ اس کے مالک کو مروان کے محل سے زیادہ محبوب ہوگا۔

(۵۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ الْأَزْرَقِيُّ، عَنْ أَبِي عُمَرَ، عَنْ ابْنِ الْحَنْفِيَّةِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي نَجْدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الشَّاةُ فِي الْبَيْتِ بَرَكَةٌ، وَالشَّاتَانِ بَرَكَتَانِ، وَالثَّلَاثُ بَرَكَاتٌ.))
سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”گھر میں ایک بکری ایک برکت، دو بکریاں دو برکتیں اور تین بکریاں بہت سی برکتیں ہیں۔“

۲۶۱۔ بَابُ: الْإِبِلُ عِزٌّ لِأَهْلِهَا

اونٹ اپنے مالک کے لیے باعث عزت ہیں

(۵۷۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوُ الْمَشْرِقِ، وَالْفَخْرُ وَالْخِيَلَاءُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ، الْقَدَادِينَ أَهْلُ الْوَبَرِ، وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ.))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”کفر کا سر مشرق کی طرف ہے اور فخر و تکبر گھوڑے اور اونٹ والوں میں ہے جو کاشتکار اور خیمہ نشین ہیں جب کہ سکون و اطمینان بکری والوں میں ہے۔“

(۵۷۵) (ث: ۱۴۲) حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ، عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: عَجِبْتُ لِلِكَلَابِ وَالشَّاءِ، إِنَّ الشَّاءَ يُذْبَحُ مِنْهَا فِي السَّنَةِ كَذَا وَكَذَا، وَيُهْدَى كَذَا وَكَذَا، وَالْكَلَابُ تَضَعُ الْكَلْبَةُ الْوَاحِدَةَ كَذَا وَكَذَا وَالشَّاءُ أَكْثَرُ مِنْهَا.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مجھے کتوں اور بکریوں پر تعجب ہے۔ بلاشبہ بکریاں سال میں اتنی اتنی مقدار میں ذبح کی جاتی ہیں اور اتنی اتنی مقدار میں قربانی کی جاتی ہیں اور کتوں کا یہ حال ہے کہ ایک کتیا (ایک وقت میں) اتنے اتنے بچے جنٹی ہے مگر اس کے باوجود بکریاں زیادہ ہیں۔

(۵۷۶) (ث: ۱۴۳) حَدَّثَنَا قَيْصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي هِنْدٍ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ قَالَ: قَالَ لِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَا أَبَا ظَبْيَانَ! كَمْ عَطَاؤُكَ؟ قُلْتُ: أَلْفَانِ وَخَمْسِمِائَةٍ، قَالَ: يَا أَبَا ظَبْيَانَ! اتَّخِذْ مِنَ الْحَرْثِ وَالسَّابِغَاءِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَلِيَكُمُ غَلْمُهُ فَرِيشٌ، لَا يَعُدُّ الْعَطَاءُ مَعَهُمْ مَالًا.

(۵۷۳) [ضعیف] سنن ابن ماجہ: ۲۳۰۴۔

(۵۷۴) صحیح البخاری: ۳۳۰۱؛ صحیح مسلم: ۵۲؛ موطأ امام مالک: ۲۷۸۰۔ (۵۷۵) [صحیح]

(۵۷۶) [حسن] [اصلاح المال لابن أبي الدنيا: ۶۶۔ کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

جناب ابو ظبیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا: اے ابو ظبیان! تمہاری تنخواہ کتنی ہے؟ میں نے عرض کیا: پچیس سو، آپ نے فرمایا: اے ابو ظبیان! کھیتی باڑی اور جانور رکھ لے اس سے پہلے کہ جب قریش کے نوجوان تم پر حاکم بن جائیں، اور اس وقت اتنی تنخواہ کو کچھ مال نہ سمجھا جائے۔

(۵۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ، سَمِعْتُ عَبْدَةَ بْنَ حَزْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: تَفَاحَرُ أَهْلُ الْإِسْلَامِ وَأَصْحَابُ الشَّاءِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يُبْعَثُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ رَاعِي غَنَمٍ، وَيُبْعَثُ دَاوُدُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ رَاعٍ، وَيُبْعَثُ أَنَا أُرْعَى غَنَمًا لِأَهْلِي بِالْأَجْيَادِ)).

سیدنا عبدہ بن حزن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اونٹوں والے اور بکریوں والے آپس میں فخر کرنے لگے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”موسیٰ علیہ السلام مبعوث کیے گئے تو وہ بکریوں کے چرواہے تھے اور داؤد علیہ السلام مبعوث کئے گئے تو وہ چرواہے تھے اور مجھے (اس حال میں) مبعوث کیا گیا کہ میں مقام اجیاد میں اپنے گھر والوں کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔

۲۶۲۔ بَابُ الْأَعْرَابِيَّةِ

دیہاتوں میں رہنے کا بیان

(۵۷۸) (ث: ۱۴۴) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: الْكَبَائِرُ سَبْعٌ: أَوْلَهُنَّ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَرَمْيُ الْمُحْصَنَاتِ، وَالْأَعْرَابِيَّةُ بَعْدَ الْهَجْرَةِ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کبیرہ گناہ سات ہیں، ان میں سے پہلا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، کسی جان کو (ناحق) قتل کرنا، پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا اور ہجرت کے بعد بھی دیہاتوں میں جا کر رہنا۔

۲۶۳۔ بَابُ سَاكِنِ الْقُرَى

بستیوں میں رہنے والے

(۵۷۹) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَيَّوَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ قَالَ: حَدَّثَنِي صَفْوَانٌ قَالَ: سَمِعْتُ رَاشِدَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَسْكُنِ الْكُفُورَ، فَإِنَّ سَاكِنِ الْكُفُورِ كَسَاكِنِ الْقُبُورِ)). قَالَ أَحْمَدُ: الْكُفُورُ: الْقُرَى.

(۵۷۷) [صحیح] سنن أبی داود الطیالسی: ۲/ ۶۴۵؛ السنن الکبری للنسائی: ۱۱۲۶۲۔

(۵۷۸) [صحیح] مسند البزار: ۱۰۹؛ التفسیر لابن أبی حاتم: ۵۲۰۲۔

(۵۷۹) [حسن] شعب الإيمان للبيهقي: ۷۵۱۸، ۷۵۱۹۔

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: دیہاتوں میں سکونت اختیار نہ کرو بے شک دیہاتوں میں رہنے والے ایسے ہیں جیسے قبروں میں رہنے والے۔ احمد بن حنبل نے کہا: الْكُفُورُ سے مراد دیہات ہیں۔
 حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ قَالَ: حَدَّثَنِي صَفْوَانُ قَالَ: سَمِعْتُ رَاشِدَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ ثُوبَانَ قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا ثُوبَانُ! لَا تَسْكُنِ الْكُفُورَ، فَإِنَّ سَاكِنَ الْكُفُورِ كَسَاكِنِ الْقُبُورِ)).
 سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے فرمایا: ”اے ثوبان! دیہاتوں میں سکونت اختیار نہ کرنا بے شک دیہاتوں میں سکونت اختیار کرنے والے ایسے ہیں جیسے قبروں میں رہنے والے۔“

۲۶۴۔ بَابُ: الْبَدْوُ إِلَى التَّلَاعِ

کبھی کبھی ٹیلوں پر جانا

(۵۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الْمُقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ الْبَدْوِ قُلْتُ: وَهَلْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَبْدُو؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ، كَانَ يَبْدُو إِلَى هَوْلَاءِ التَّلَاعِ.
 جناب مقدم بن شریح رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دیہات کی طرف جانے کے متعلق پوچھا کہ کیا نبی ﷺ دیہات کی طرف جایا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: ہاں، آپ ﷺ (شہر کے باہر) ان ٹیلوں کی طرف تشریف لے جایا کرتے تھے۔

(۵۸۱) (ث: ۱۴۵) حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهَبٍ قَالَ: رَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُسَيْدٍ إِذَا رَكِبَ - وَهُوَ مُحْرِمٌ - وَضَعَ ثَوْبَهُ عَنْ مَنْكِبَيْهِ، وَوَضَعَهُ عَلَى فَخْذَيْهِ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ قَالَ: رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ ﷺ يَفْعَلُ مِثْلَ هَذَا.

جناب عمرو بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے محمد بن عبد اللہ بن اسید رضی اللہ عنہ کو دیکھا جب وہ احرام کی حالت میں اپنی سواری پر سوار ہوئے تو انھوں نے اپنے کپڑوں کو اپنے کندھوں سے اتار کر اپنی رانوں پر رکھ لیا، میں نے عرض کیا: یہ آپ نے کیا کیا؟ انھوں نے کہا: میں نے سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۲۶۵۔ بَابُ: مَنْ أَحَبَّ رِكْطَانَ السَّرِّ، وَأَنْ يُجَالِسَ كُلَّ قَوْمٍ فَيَعْرِفَ أَخْلَاقَهُمْ

جورازداری کو پسند کرے اور ہر طرح کے لوگوں میں بیٹھے تاکہ ان کے اخلاق کے بارے میں جان سکے

(۵۸۲) (ث: ۱۴۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِي، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَرَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَا

جَالِسِينَ، فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْقَارِيِّ فَجَلَسَ إِلَيْهِمَا، فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّا لَا نُحِبُّ مَنْ يَرْفَعُ حَدِيثَنَا، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: لَسْتُ أَجَالِسُ أَوْلِيكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! قَالَ عُمَرُ: بَلْ تُجَالِسُ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ، وَلَا تَرْفَعُ حَدِيثَنَا، ثُمَّ قَالَ لِلْأَنْصَارِيِّ: مَنْ تَرَى النَّاسَ يَقُولُونَ بِكَوْنِ الْخَلِيفَةِ بَعْدِي؟ فَعَدَّدَ الْأَنْصَارِيُّ رِجَالًا وَمِنْ الْمُهَاجِرِينَ، لَمْ يُسَمَّ عَلِيًّا، فَقَالَ عُمَرُ: فَمَا لَهُمْ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ؟ فَوَاللَّهِ إِنَّهُ لَا حَرَاهُمْ - إِنْ كَانَ عَلَيْهِمْ - أَنْ يُقِيمَهُمْ عَلَى طَرِيقَةٍ مِنَ الْحَقِّ.

جناب محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن عبد القاری رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے بیان کیا کہ سیدنا عمر بن خطاب رحمہ اللہ اور ایک انصاری آدمی بیٹھے ہوئے تھے کہ عبد الرحمن بن عبد القاری رحمہ اللہ آئے اور ان کے پاس بیٹھ گئے سیدنا عمر رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم ایسے شخص کو پسند نہیں کرتے جو ہماری باتیں دوسروں تک پہنچائے۔ عبد الرحمن رحمہ اللہ نے ان سے کہا: اے امیر المؤمنین! میں ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھتا ہی نہیں۔ سیدنا عمر رحمہ اللہ نے فرمایا: کیوں نہیں، تم ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھو، لیکن ہماری باتیں نہ پہنچانا۔ پھر انصاری سے فرمایا: تو لوگوں کو کیا دیکھتا ہے وہ میرے بعد کس کا خلیفہ ہونا بتاتے ہیں؟ اس انصاری نے مہاجرین میں سے کئی افراد کے نام لیے لیکن سیدنا علی رحمہ اللہ کا نام نہ لیا، سیدنا عمر رحمہ اللہ نے فرمایا: انہیں ابو الحسن (علی رحمہ اللہ) کے بارے میں کیا ہو گیا ہے؟ اللہ کی قسم! وہ ان میں سب سے زیادہ مستحق ہیں اگر وہ ان پر (خلیفہ مقرر) ہو جائیں تو انہیں حق کے راستے پر قائم رکھیں گے۔

۲۶۶۔ بَابُ: التَّوَدُّةُ فِي الْأُمُورِ

معاملات میں جلدی کرنا

(۵۸۳) (ت: ۱۴۷) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، أَنَّ رَجُلًا تُوْفِيَ وَتَرَكَ ابْنًا لَهُ وَمَوْلَى لَهُ، فَأَوْصَى مَوْلَاهُ بِابْنِهِ، فَلَمْ يَأْلُوهُ حَتَّى أَدْرَكَ زَوْجَهُ، فَقَالَ لَهُ: جَهِّزْنِي أَطْلُبُ الْعِلْمَ، فَجَهَّزَهُ، فَاتَى عَالِمًا فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَنْطَلِقَ فَقُلْ لِي أَعْلَمُكَ، فَقَالَ: حَضَرَ مِنِّي الْخُرُوجُ فَعَلَّمَنِي، فَقَالَ: اتَّقِ اللَّهَ وَاصْبِرْ، وَلَا تَسْتَعْجِلْ. قَالَ الْحَسَنُ: فِي هَذَا الْخَيْرُ كُلُّهُ - فَجَاءَ وَلَا يَكَادُ يَنْسَاهُنَّ، إِنَّمَا هُنَّ ثَلَاثٌ - فَلَمَّا جَاءَ أَهْلُهُ نَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهِ، فَلَمَّا نَزَلَ الدَّارَ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ نَائِمٍ مُتَرَاخٍ عَنِ الْمَرْأَةِ، وَإِذَا أَمْرَأَتُهُ نَائِمَةٌ، قَالَ: وَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا أَتَنْتَظِرُ بِهِذَا؟ فَرَجَعَ إِلَى رَاحِلَتِهِ، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَأْخُذَ السَّيْفَ قَالَ: اتَّقِ اللَّهَ وَاصْبِرْ، وَلَا تَسْتَعْجِلْ. فَرَجَعَ إِلَيْهِ، فَلَمَّا قَامَ عَلَى رَأْسِهِ قَالَ: مَا أَتَنْتَظِرُ بِهِذَا شَيْئًا، فَرَجَعَ إِلَى رَاحِلَتِهِ، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَأْخُذَ سَيْفَهُ ذَكَرَهُ، فَرَجَعَ إِلَيْهِ، فَلَمَّا قَامَ عَلَى رَأْسِهِ اسْتَيْقَظَ الرَّجُلُ، فَلَمَّا رَأَاهُ وَتَبَّ إِلَيْهِ فَعَانَقَهُ وَقَبَّلَهُ، وَسَاءَ لَهُ قَالَ: مَا أَصَبْتَ بَعْدِي؟ قَالَ: أَصَبْتُ وَاللَّهِ بِعَدِّكَ خَيْرًا كَثِيرًا، أَصَبْتُ وَاللَّهِ بِعَدِّكَ: أَنِّي مَشَيْتُ اللَّيْلَةَ بَيْنَ السَّيْفِ وَبَيْنَ رَأْسِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَحَجَزَنِي مَا أَصَبْتُ مِنَ الْعِلْمِ عَنْ قَتْلِكَ.

سیدنا حسن بصری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی فوت ہو گیا اور اس نے ایک بیٹا اور ایک غلام چھوڑا، اس نے اپنے غلام کو اپنے لڑکے کے بارے میں وصیت کی، اس غلام نے لڑکے کی خدمت کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی یہاں تک کہ وہ بچہ جوان ہو گیا اور اس کی شادی بھی کر دی، اس لڑکے نے غلام سے کہا: میرے لیے کچھ سامان تیار کر تا کہ میں علم حاصل کرنے کے لیے سفر کروں۔ اس نے سامان تیار کر دیا، یہ ایک عالم کے پاس آیا اور اس سے سوال کیا (کہ میں طلب علم کے لیے سفر کرنا چاہتا ہوں) اس نے کہا: جب تو جانے کا ارادہ کرے تو مجھے بتا دینا میں تمہیں کچھ باتیں بتاؤں گا۔ اس نے کہا: میں نکلنے والا ہوں آپ مجھے بتا دیجئے، عالم نے کہا: اللہ سے ڈرنا اور صبر کرنا اور کسی کام میں جلدی نہ کرنا۔ حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس میں ساری خیر آگئی، پھر وہ لڑکا واپس آیا تو ان باتوں کو نہ بھولا وہ صرف تین نصیحتیں تھیں، جب وہ اپنے گھر آیا اپنی سواری سے اتر کر اندر داخل ہوا تو دیکھا کہ ایک آدمی اس کی بیوی کے ذرا فاصلے پر سو رہا ہے اور اس کی بیوی بھی سو رہی ہے۔ کہنے لگا: میں اس حالت پر انتظار نہیں کروں گا یہ کہہ کر وہ اپنی سواری کی طرف پلٹا جب اس نے تلوار اٹھانے کا ارادہ کیا تو (نصیحت یاد کرتے ہوئے اپنے آپ سے کہا) اللہ سے ڈر، صبر کر اور جلدی نہ کر۔ یہ سوچ کر وہ واپس لوٹ آیا، جب اس آدمی کے سر ہانے کھڑا ہوا تو پھر کہنے لگا: میں اس حالت میں انتظار نہیں کروں گا پھر وہ اپنی سواری کی طرف پلٹا جب اس نے تلوار اٹھانے کا ارادہ کیا پھر اسے وہ نصیحت یاد آگئی چنانچہ وہ واپس لوٹ آیا، جب اس آدمی کے سر ہانے آ کر کھڑا ہوا تو آدمی بیدار ہو گیا جب اس نے اسے دیکھا تو ایک دم کود پڑا اور اس سے معاف کیا اور اسے بوسہ دیا اور اس سے دریافت کیا کہ میرے بعد تمہیں کیا حاصل ہوا؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے تیرے بعد خیر کثیر حاصل کی۔ اور اللہ کی قسم! تیرے بعد آج رات تیرا سر میری تلوار کے نیچے تین بار آیا مگر جو میں نے علم حاصل کیا تھا اس نے مجھے تیرے قتل سے روک دیا۔

۲۶۷۔ بَابُ: التَّوَدُّةُ فِي الْأُمُورِ

معاملات میں سنجیدگی اختیار کرنا

۵۸۴) حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَشَجِّ بْنِ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ فِيكَ لَخُلُقَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ))، قُلْتُ: وَمَا هُمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((الْحِلْمُ وَالْحَيَاءُ))، قُلْتُ: قَدِيمًا كَانَ أَوْ حَدِيثًا؟ قَالَ: ((قَدِيمًا))، قُلْتُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَبَلَنِي عَلَى خُلُقَيْنِ أَحَبَّهُمَا اللَّهُ تَعَالَى.

سیدنا اشج بن عبد القیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تیرے اندر دو خصلتیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے۔“ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ کون سی ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”بردباری اور حیا۔“ میں نے عرض کیا: یہ (خصلتیں) مجھ میں پہلے سے ہیں یا ابھی پیدا ہوئی ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”پہلے سے ہیں۔“ میں نے کہا: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے میرے اندر دو ایسی خصلتیں پیدا فرمائیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے۔

(۵۸۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي هَاشِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْ لَقِيَ الْوَفْدَ الَّذِينَ قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ - وَذَكَرَ قَتَادَةُ أَبَا نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَشْجُعِ عَبْدِ الْقَيْسِ: ((إِنَّ فِيكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ: الْحِلْمُ وَالْأَنَانَةُ)).

جناب قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے بیان کیا جو نبی ﷺ کی خدمت میں آنے والے وفد عبدالقیس سے ملا ہے اور قتادہ رضی اللہ عنہ نے ابو نضرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا کہ انھوں نے سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اشجع عبدالقیس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”تیرے اندر دو خصلتیں ایسی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے: بردباری اور وقار۔“

(۵۸۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ: أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ: حَدَّثَنَا قُرَّةٌ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَشْجُعِ - أَشْجُعُ عَبْدِ الْقَيْسِ -: ((إِنَّ فِيكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ: الْحِلْمُ وَالْأَنَانَةُ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اشجع عبدالقیس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”تیرے اندر دو ایسی خصلتیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے: بردباری اور وقار۔“

(۵۸۷) حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا طَالِبُ بْنُ حُجَّيرِ الْعَبْدِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي هُوذُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ، سَمِعَ جَدَّهُ مَزِيدَ الْعَبْدِيِّ ﷺ قَالَ: جَاءَ الْأَشْجُعُ ﷺ حَتَّى أَخَذَ بِيَدِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَبَّلَهَا، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَمَّا إِنَّ فِيكَ لَخُلُقَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ))، قَالَ: جَبَلًا جَبَلْتُ عَلَيْهِ، أَوْ خُلُقًا مَعِيَ؟ قَالَ: ((لَا، بَلْ جَبَلًا جَبَلْتُ عَلَيْهِ))، قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَبَلَنِي عَلَى مَا يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولُهُ.

سیدنا مزیدہ عبدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا اشجع رضی اللہ عنہ پیدل چلتے ہوئے آئے یہاں تک کہ نبی ﷺ کے ہاتھ کو پکڑ کر اسے بوسہ دے دیا تو نبی ﷺ نے اسے فرمایا: ”بے شک تیرے اندر دو ایسی خصلتیں ہیں جنہیں اللہ اور اس کا رسول پسند فرماتے ہیں۔“ سیدنا اشجع نے عرض کیا: یہ میرے اندر فطری طور پر پیدا کی گئی ہیں یا (بعد میں) میرے ساتھ پیدا کی گئی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بلکہ یہ تیرے اندر فطری طور پر پیدا کی گئی ہیں۔“ عرض کیا: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے میری فطرت میں ایسی خصلتیں شامل فرمائیں جنہیں اللہ اور اس کا رسول پسند فرماتے ہیں۔

۲۶۸۔ بَابُ: الْبُعْیُ

سرکشی کرنا

(۵۸۸) (ث: ۱۴۸) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا فِطْرٌ، عَنْ أَبِي يَحْيَى قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: لَوْ أَنَّ جَبَلًا بَعَى عَلَى جَبَلٍ، لَذُكَّ الْبَاغِي.

(۵۸۵) صحيح مسلم: ۱۷؛ سنن ابن ماجه: ۴۱۸۷۔ (۵۸۶) صحيح مسلم: ۱۷؛ جامع الترمذي: ۲۰۱۱۔

(۵۸۷) [ضعيف] التاريخ الكبير للبخاري: ۳۱/۸؛ المعجم الكبير للطبراني: ۳۴۵/۲۰۔

(۵۸۸) [صحيح] جامع لابن وهب: ۲۷۴؛ شعب الإيمان للبيهقي: ۶۶۹۳۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بے شک اگر ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ پر سرکشی کرتا تو سرکشی کرنے والا پہاڑ چورا چورا کر دیا جاتا۔
 (۵۸۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((اَحْتَجَبَتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ، فَقَالَتِ النَّارُ: يَدْخُلْنِي الْمُتَكَبِّرُونَ وَالْمُتَجَبَّرُونَ. وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: لَا يَدْخُلْنِي إِلَّا الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاكِينُ. فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلنَّارِ: أَنْتِ عَذَابِي، أَنْتِ قَوْمُ بِلْكَ مِمَّنْ شِئْتُ، وَقَالَ لِلْجَنَّةِ: أَنْتِ رَحِمَتِي أَرْحَمُ بِكَ مَنْ شِئْتُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت اور دوزخ کی بحث ہوگئی تو دوزخ نے کہا: میرے اندر متکبر اور سرکش لوگ داخل ہوں گے اور جنت نے کہا: میرے اندر تو کمزور اور مسکین لوگ داخل ہوں گے، اللہ عزوجل نے دوزخ سے فرمایا: تو میرا عذاب ہے میں جس سے چاہوں گا تیرے ذریعے انتقام لوں گا اور جنت سے فرمایا: تو میری رحمت ہے میں جس پر چاہوں گا تیرے ذریعے رحمت کروں گا۔“

(۵۹۰) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَلَاحٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هَانِيءٍ الْخَوْلَانِيُّ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْجَنْبِيِّ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ لَا تَسْأَلُ عَنْهُمْ: رَجُلٌ قَارِقُ الْجَمَاعَةِ وَعَصَى إِمَامَهُ، فَمَاتَ عَاصِيًا، فَلَا تَسْأَلُ عَنْهُ، وَامْرَأَةٌ غَابَ زَوْجُهَا، وَكَفَاهَا مَوْتَهُ الدُّنْيَا، فَتَبَرَّجَتْ وَتَمَرَّجَتْ بَعْدَهُ. وَثَلَاثَةٌ لَا يُسْأَلُ عَنْهُمْ: رَجُلٌ نَارَعَ اللَّهَ رِذَاءَهُ، فَإِنْ رِذَاءَهُ الْكِبَرِيَاءُ، وَإِزَارَهُ عِزَّهُ، وَرَجُلٌ شَكَّ فِي أَمْرِ اللَّهِ، وَالْقَارِطُ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ)).

سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تین آدمی ایسے ہیں جن کے بارے میں کچھ نہ پوچھا جائے: وہ آدمی جو مسلمانوں کی جماعت سے علیحدہ ہوا اور اپنے امام کی نافرمانی کی، پھر نافرمانی کی حالت ہی میں فوت ہو گیا، ایسے شخص کے بارے میں تو کچھ نہ پوچھ، وہ لونڈی یا غلام جو اپنے مالک سے بھاگ گیا اور وہ عورت جس کا خاوند غائب ہوا (سفر میں چلا جائے) اور وہ اسے دنیاوی ضرورت بھی دے گیا پھر اس کی عدم موجودگی میں اس عورت نے غیروں کے لیے زینت ظاہر کی اور بگڑ گئی۔ تین آدمی ایسے ہیں جن کے بارے میں کچھ نہ پوچھا جائے: وہ آدمی جو اللہ تعالیٰ سے اس کی چادر چھیننے لگا بلاشبہ اس کی چادر کبریائی ہے اور اس کی ازار اس کی عزت ہے اور وہ آدمی جس نے اللہ کے حکم میں شک کیا اور اللہ کی رحمت سے ناامید ہونے والا۔“

(۵۹۱) حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كُلُّ ذَنْبٍ يُؤَخِّرُ اللَّهَ مِنْهَا مَا شَاءَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، إِلَّا الْبَغْيُ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، أَوْ قَطِيعَةُ الرَّحِمِ، يُعْجَلُ لِصَاحِبِهَا فِي الدُّنْيَا قَبْلَ الْمَوْتِ)).

(۵۸۹) [صحیح] مسند أحمد: ۲/۴۵۰؛ جامع الترمذی: ۲۵۶۱۔

(۵۹۰) [صحیح] مسند أحمد: ۶/۱۹؛ صحیح ابن حبان: ۴۵۵۹۔

(۵۹۱) [صحیح] المستدرک للحاکم: ۱۵۶/۴؛ کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

جناب بکار بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمام گناہوں میں سے اللہ تعالیٰ جس کی چاہے سزا موخر کر دے سوائے سرکشی اور والدین کی نافرمانی یا قطع رحمی کے، ان گناہوں کے مرتکب کو اللہ تعالیٰ دنیا میں بہت جلد سزا دیتا ہے۔“

(۵۹۲) (ت: ۱۴۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ عُبَيْدٍ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَسْكِينُ بْنُ بُكَيْرٍ الْحَذَاءُ الْحَرَانِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: يُبْصَرُ أَحَدُكُمْ الْقَدَاةَ فِي عَيْنِ أَخِيهِ، وَيَنْسَى الْجَذَلَ - أَوِ الْجَذَعَ - فِي عَيْنِ نَفْسِهِ. قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ: الْجَذَلُ: الْخَشْبَةُ الْقَائِمَةُ الْكَبِيرَةُ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم میں سے کوئی آدمی اپنے بھائی کی آنکھ میں تنکے کو دیکھ لیتا ہے اور خود اپنی آنکھ میں شہتیر یا کھجور کے تنے کے برابر لکڑی کو بھول جاتا ہے۔ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: الْجَذَلُ بڑے شہتیر کو کہتے ہیں۔

(۵۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْخَلِيلُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُسْتَنِيرُ بْنُ أَخْضَرَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ الْمُرَزِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَأَمَاطَ أَدَى عَنِ الطَّرِيقِ، فَرَأَيْتُ شَيْئًا فَبَادَرْتُهُ، فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ يَا ابْنَ أَخِي؟ قَالَ: رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ شَيْئًا فَصَنَعْتُهُ، قَالَ: أَحْسَنْتَ يَا ابْنَ أَخِي، سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ أَمَاطَ أَدَى عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ كُتِبَ لَهُ حَسَنَةٌ، وَمَنْ تَقَبَّلَ لَهُ حَسَنَةٌ دَخَلَ الْجَنَّةَ)).

جناب معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا معقل بن یسار مرزنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا انہوں نے راستے سے تکلیف دینے والی چیز کو ہٹا دیا، پھر میں نے بھی راستے میں ایک چیز دیکھی تو میں نے اسے جلدی سے ہٹا دیا۔ اس پر انہوں نے کہا: اے بھتیجے! ایسا کرنے پر تجھے کس نے آمادہ کیا؟ معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے آپ کو کچھ اس طرح کرتے دیکھا تو میں نے بھی ویسے ہی کر دیا۔ انہوں نے فرمایا: اے بھتیجے! تو نے بہت اچھا کیا میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا: جس شخص نے مسلمانوں کے راستے سے کسی تکلیف دینے والی چیز کو ہٹا دیا تو اس کے لیے ایک نیکی لکھی جائے گی اور جس کی ایک نیکی بھی قبول کر لی گئی وہ جنت میں داخل ہوگا۔“

۲۶۹۔ بَابُ: قَبُولُ الْهَدِيَّةِ

ہدیہ قبول کرنا

(۵۹۴) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ضِمَامُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ وَرْدَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَقُولُ: ((تَهَادَوْا تَحَابُّوا)).

(۵۹۲) [صحیح] الصمت لابن أبي الدنيا: ۱۹۵، الزهد للامام أحمد: ۹۹۲۔

(۵۹۳) [حسن] معجم الكبير للطبرانی: ۲۰/۲۱۶۔

(۵۹۴) [حسن] مسند أبي يعلى: ۶۱۲۲، السنن الكبرى للبيهقي: ۶/۱۶۹۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”آپس میں خفے خائف دیا کرو اس سے باہمی محبت پیدا ہوگی۔“
 (۵۹۵) (ت: ۱۵۰) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: كَانَ أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: يَا بَنِيَّ! تَبَادَّلُوا بَيْنَكُمْ، فَإِنَّهُ أَوْذِلِمَا بَيْنَكُمْ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: اے میرے بیٹو! آپس میں ایک دوسرے پر خرچ کیا کرو کیونکہ اس سے تمہارے درمیان محبت بڑھے گی۔“

۲۷۰۔ بَابُ: مَنْ لَمْ يَقْبَلِ الْهَدِيَّةَ لَمَّا دَخَلَ النِّقْصُ فِي النَّاسِ

جو شخص اس وقت ہدیہ قبول نہ کرے جب لوگوں میں بغض آجائے

(۵۹۶) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَهْدَى رَجُلٌ مِنْ بَنِي فِزَارَةَ لِلنَّبِيِّ ﷺ نَاقَةً، فَعَوَّضَهُ، فَتَسَخَّطَهُ، فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى الْمَنْبَرِ يَقُولُ: ((يَهْدِي أَحَدُهُمْ فَأَعْوَضَهُ بِقَدَرٍ مَا عِنْدِي، ثُمَّ يَسْخَطُهُ، وَإِيمُ اللَّهِ! لَا أَقْبَلُ بَعْدَ عَامِي هَذَا مِنَ الْعَرَبِ هَدِيَّةً إِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ، أَوْ أَنْصَارِيٍّ، أَوْ ثَقَفِيٍّ، أَوْ دَوْسِيٍّ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنی فزارہ کے ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کو ایک اونٹنی بطور ہدیہ دے دی، آپ نے اس کے بدلے کچھ دے دیا تو وہ آدمی ناراض ہو گیا، میں نے نبی کریم ﷺ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا: ”ان میں سے ایک شخص مجھے ہدیہ دیتا ہے اور میں حسب استطاعت اسے اس کا بدلہ دیتا ہوں پھر وہ اس پر ناراض ہوتا ہے، اللہ کی قسم! اس سال کے بعد میں قریشی، انصاری، ثقفی اور دوسی کے علاوہ اہل عرب میں سے کسی کا ہدیہ قبول نہیں کروں گا۔“

۲۷۱۔ بَابُ: الْحَيَاءُ

حیا کا بیان

(۵۹۷) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ عَقِبَهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ مِمَّا أَذْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ: إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَأَصْنَعْ مَا شِئْتَ)).

سیدنا ابو مسعود عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”(پہلی) نبوت کی باتوں میں سے جو کچھ لوگوں نے پایا ہے اس میں سے یہ بھی ہے کہ جب تجھ میں حیا نہ رہے تو جو چاہے کر۔“

۵۹۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْإِيمَانُ بَضْعٌ وَسِتُّونَ - أَوْ بَضْعٌ وَسَبْعُونَ - شُعْبَةً، أَفْضَلُهَا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایمان کی ساٹھ یا ستر سے زیادہ شاخیں ہیں ان میں سے افضل لا الہ الا اللہ ہے اور ادنیٰ راستے سے تکلیف دینے والی چیز کا ہٹا دینا ہے اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

۵۹۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ - أَوْ عُبَيْدِ اللَّهِ - بْنِ أَبِي عُتْبَةَ مَوْلَى أَنَسٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَشَدَّ حَيَاءً مِنْ عَدْرَاءٍ فِي خِدْرِهَا، وَكَانَ إِذَا كَرِهَ شَيْئًا عَرَفْتَاهُ فِي وَجْهِهِ.

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ پردے میں رہنے والی کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیا والے تھے اور جب آپ کو کوئی بات ناگوار ہوتی تو ہم اسے آپ کے چہرہ مبارک سے پہچان لیتے تھے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، وَابْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عُتْبَةَ مَوْلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، مِثْلَهُ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَ غُنْدَرٌ وَابْنُ أَبِي عَدَى: مَوْلَى أَنَسٍ.

عبد اللہ بن ابی عتبہ مولى انس بن مالک نے سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل بیان کیا ہے۔ ابو عبد اللہ رحمہ اللہ نے کہا: اور غندر اور ابن ابی عدی رضی اللہ عنہ نے مولى انس بن مالک کے بجائے صرف مولى انس رضی اللہ عنہ کہا۔

۶۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ بْنُ الْعَاصِ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عُثْمَانَ وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، حَدَّثَاهُ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشٍ عَائِشَةَ لَا بِسَا مِرْطَ عَائِشَةَ - فَأَذِنَ لِأَبِي بَكْرٍ وَهُوَ كَذَلِكَ، فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ، ثُمَّ انْصَرَفَ. ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ كَذَلِكَ، فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ، ثُمَّ انْصَرَفَ. قَالَ عُثْمَانُ: ثُمَّ اسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ، فَجَلَسَ وَقَالَ لِعَائِشَةَ: ((اجْمِعِي إِلَيْكَ يَا بَنِيَّ))، قَالَ: فَقَضَيْتُ إِلَيْهِ حَاجَتِي، ثُمَّ انْصَرَفْتُ، قَالَ: فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ أَرَكَ فَرِغْتَ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَمَا فَرِغْتَ لِعُثْمَانَ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ أَدْنُتُ لَهُ - وَأَنَا عَلَى تِلْكَ الْحَالِ - أَنْ لَا يَبْلُغَ إِلَيَّ فِي حَاجَتِهِ)).

۵۹۸ [صحیح] جامع الترمذی: ۲۶۱۴؛ سنن أبی داود: ۴۶۷۶؛ سنن ابن ماجہ: ۵۷۔

۵۹۹ صحیح البخاری: ۶۱۱۹؛ صحیح مسلم: ۲۳۲۰۔

۶۰۰ صحیح مسلم: ۲۴۰۲؛ مستند أحمد: ۷۱/۱۔

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اور سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا دونوں بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی اجازت مانگی اور آپ اس وقت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بستر پر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی کی چادر اوڑھ کر لیٹے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اندر آنے کی اجازت دے دی اور آپ اسی طرح (لیٹے) رہے وہ جس کام کے لیے تشریف لائے تھے اسے پورے کر کے واپس چلے گئے پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت مانگی آپ ﷺ نے انہیں اجازت دے دی اور آپ ﷺ اسی طرح (لیٹے) رہے۔ اور وہ بھی جس کام کے لیے تشریف لائے تھے اسے پورا کر کے واپس چلے گئے۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر میں نے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو آپ بیٹھ گئے اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ”اپنے کپڑے سمیٹ لو۔“ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں جس کام کے لیے آیا تھا اسے پورا کر کے واپس ہو گیا اس کے بعد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے آپ کو سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے لیے تو اتنا اہتمام کرتے نہیں پایا جتنا آپ نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے اہتمام فرمایا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عثمان بہت حیا دار آدمی ہے اور بے شک مجھے ڈر پیدا ہوا کہ اگر میں نے اسی حال میں ان کو اندر آنے کی اجازت دے دی تو وہ مجھ سے اپنی حاجت بیان نہ کر سکیں گے۔“

٦٠١ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ، وَلَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس چیز میں حیا ہوگی اسے مزین کر دے گی اور جس چیز میں بے حیائی ہوگی اسے بدنما کر دے گی۔“

٦٠٢ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِرَجُلٍ يَعْظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ، فَقَالَ: ((دَعُهُ، فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ)).

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو حیا کے بارے میں نصیحت کر رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے چھوڑ دو، بلاشبہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔“

٦٠٣ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رَجُلٍ يُعَاتِبُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ حَتَّى، كَأَنَّهُ يَقُولُ: أَضْرِبْكَ، فَقَالَ لَهُ ﷺ: ((دَعُهُ، فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو حیا کے بارے میں سرزنش کر رہا تھا، یہاں تک کہ جیسے وہ کہہ رہا ہو کہ میں تجھے ماروں گا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے چھوڑ دو، بلاشبہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔“

٦٠١ [صحیح] مسند أحمد: ١٦٥/٣، جامع الترمذی: ١٩٧٤۔

٦٠٢ صحیح البخاری: ٢٤، صحیح مسلم: ٣٦، موطأ إمام مالك: ٢٦٣٥۔

٦٠٣ صحیح البخاری: ٦١١٨۔

٦٠٣ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَرْمَةَ، عَنْ عَطَاءٍ وَسُلَيْمَانَ ابْنَيْ يَسَارٍ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ مُضْطَجِعًا فِي بَيْتِي، كَأَشْفَا عَنْ فَيْخِهِ - أَوْ سَاقِيهِ - فَاسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَأْذَنَ لَهُ كَذَلِكَ، فَتَحَدَّثَ. ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَأْذَنَ لَهُ كَذَلِكَ، ثُمَّ تَحَدَّثَ. ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ وَسَوَّى ثِيَابَهُ - قَالَ مُحَمَّدٌ: وَلَا أَقُولُ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ - فَدَخَلَ فَتَحَدَّثَ، فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ تَهْشَ وَلَمْ تَبَالِهْ، ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْشَ وَلَمْ تَبَالِهْ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَسَوَّيْتُ ثِيَابَكَ؟ قَالَ ﷺ: ((أَلَا أَسْتَعِي مِنْ رَجُلٍ تَسْتَعِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ؟)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ میرے گھر میں لیٹے ہوئے تھے اور آپ کی ران یا پنڈلیاں کھلی تھیں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی، آپ ﷺ نے ان کو اسی حالت میں اندر آنے کی اجازت دے دی، انہوں نے آکر باتیں کیں، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی، آپ ﷺ نے ان کو بھی اسی حالت میں اندر آنے کی اجازت دے دی، انہوں نے بھی باتیں کیں، لیکن جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو نبی کریم ﷺ اٹھ کر بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے ٹھیک کر لیے۔ (راوی حدیث) محمد بن ابی حرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں یہ نہیں کہتا کہ یہ (سارا واقعہ) ایک ہی دن میں ہوا ہے۔ سیدنا عثمان تشریف لائے اور باتیں کیں، پھر جب وہ چلے گئے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے آپ نہ ہلے چلے اور نہ کوئی پرواہ کی، پھر عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے آپ نہ ہلے چلے اور نہ کوئی پرواہ کی لیکن جب عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور اپنے کپڑوں کو ٹھیک کر لیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں ایسے آدمی سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں؟“

٢٧٢۔ بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ

صبح کے وقت کیا دعا کرے؟

٦٠٤ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ: ((أُصْبِحُ وَأُصْبِحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ، وَالْحَمْدُ كُلُّهُ لِلَّهِ، لَا شَرِيكَ لَهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَإِلَيْهِ النُّشُورُ)) وَإِذَا أَمْسَى قَالَ: ((أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ، وَالْحَمْدُ كُلُّهُ لِلَّهِ، لَا شَرِيكَ لَهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب صبح کرتے تو یہ دعا پڑھتے: ((أُصْبِحُ وَأُصْبِحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ، وَالْحَمْدُ كُلُّهُ لِلَّهِ، لَا شَرِيكَ لَهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَإِلَيْهِ النُّشُورُ)) ”ہم نے اور اللہ کے ملک نے اللہ ہی کے لیے صبح کی اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اس کا کوئی شریک نہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور مرنے کے بعد اٹھ کر اسی کی طرف جانا ہے۔“ جب شام

۲۷۳۔ بَابُ: مَنْ دَعَا فِي غَيْرِهِ مِنَ الدُّعَاءِ
جو شخص دوسروں کو دعاؤں میں یاد رکھے

۲۷۴۔ بَابُ: النَّاحِلَةُ مِنَ الدُّعَاءِ
خلوص دل سے دعا کرنا

۶۰۶ (صحیح) شعب الایمان للسیفی ۱۱۳۶ھ: الزکریا (امام) رحمہ اللہ کا سب سے بڑا مفت مرکز کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

الْحَارِثُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كَانَ الرَّبِيعُ يَأْتِي عِلْقَمَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَإِذَا لَمْ أَكُنْ ثَمَّةَ أَرْسَلُوا إِلَيَّ، فَجَاءَ مَرَّةً وَلَسْتُ ثَمَّةَ، فَالْقَيْنِي عِلْقَمَةُ وَقَالَ لِي: أَلَمْ تَرِ مَا جَاءَ بِهِ الرَّبِيعُ؟ قَالَ: أَلَمْ تَرِ مَا أَكْثَرَ مَا يَدْعُو بِهِ النَّاسُ، وَمَا أَقَلَّ إِجَابَتَهُمْ؟ وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَقْبَلُ إِلَّا النَّاخِلَةَ مِنَ الدُّعَاءِ، قُلْتُ: أَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ؟ قَالَ: وَمَا قَالَ؟ قُلْتُ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: لَا يَسْمَعُ اللَّهُ مِنْ مُسْمِعٍ، وَلَا مُرَاءٍ، وَلَا لَا عِيبٍ، إِلَّا دَعَا دَعَا يَثْبُتُ مِنْ قَلْبِهِ، قَالَ: فَذَكَرَ عِلْقَمَةُ؟ قَالَ: نَعَمْ.

جناب عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب ربیع رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن جناب علقمہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لایا کرتے تھے اگر وہ وہاں نہ ہوتے تو لوگ انہیں میرے پاس بھیج دیتے۔ ایک مرتبہ وہ تشریف لائے اور میں وہاں نہیں تھا پھر جناب علقمہ رضی اللہ عنہ مجھے ملے اور مجھے کہا: کیا تم نہیں دیکھتے کہ ربیع رضی اللہ عنہ کیا لائے ہیں؟ پھر کہا: کیا تم نہیں دیکھتے کہ لوگ کتنی زیادہ دعائیں کرتے ہیں اور کتنی کم قبول ہوتی ہیں؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ خلوص دل والی دعا کے علاوہ کسی دعا کو قبول نہیں فرماتا۔ میں نے عرض کیا: کیا سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ نہیں فرمایا؟ انہوں نے کہا: انہوں نے کیا فرمایا ہے؟ میں نے عرض کیا: سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کسی شہرت پسند، ریاکار اور کھیل کود کرنے والے کی دعا قبول نہیں فرماتا صرف اس کی دعا قبول فرماتا ہے جو دل کی پختگی کے ساتھ دعا کرے۔ راوی (مالک بن حارث رضی اللہ عنہ) نے (عبدالرحمن رضی اللہ عنہ) سے پوچھا: کیا پھر علقمہ رضی اللہ عنہ کو بھی یہ بات یاد آگئی تھی؟ انہوں نے کہا: ہاں۔

۲۷۵۔ بَابُ: لِيَعْزِمَ الدُّعَاءَ، فَإِنَّ اللَّهَ لَا مُكْرَهَ لَهُ

پختہ ارادہ کے ساتھ دعا کرنی چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کوئی مجبور نہیں کر سکتا

٦٠٧ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَارِمٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا دَعَى أَحَدُكُمْ فَلَا يَقُولَنَّ: إِنْ شِئْتُ، وَلِيَعْزِمَ الْمَسْأَلَةَ، وَلِيُعْظِمَ الرَّغْبَةَ، فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَعْظُمُ عَلَيْهِ شَيْءٌ أَعْطَاهُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص دعا کرے تو یوں نہ کہے: اے اللہ! اگر تو چاہتا ہے (تو میری حاجت پوری فرما دے)، بلکہ مضبوطی کے ساتھ اور بڑی رغبت کے ساتھ دعا کرے بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے لیے کسی چیز کا عطا کرنا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔“

٦٠٨ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمْ فِي الدُّعَاءِ، وَلَا يَقُلْ: اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِي، فَإِنَّ اللَّهَ لَا مُسْتَكْرَهَ لَهُ)).

٦٠٧ صحیح البخاری: ٦٣٣٩؛ صحیح مسلم: ٢٦٧٩۔

٦٠٨ صحیح البخاری: ٦٣٣٨؛ صحیح مسلم: ٢٦٧٨۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص دعا کرے تو پورے عزم کے ساتھ دعا کرے اور یہ نہ کہے: اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے عطا فرما دے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کوئی مجبور کرنے والا نہیں۔“

۲۷۶۔ بَابُ: رَفْعُ الْأَيْدِي فِي الدُّعَاءِ

دعا میں ہاتھ اٹھانا

۶۰۹ (ث: ۱۵۲) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ -وَهُوَ وَهْبٌ- قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَابْنَ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہما يَدْعُوَانِ، يُدِيرَانِ بِالرَّاحَتَيْنِ عَلَى الْوَجْهِ.

جناب ابو نعیم وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عمر اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما دونوں کو دعا کرتے ہوئے اپنی ہتھیلیوں کو چہرے پر پھیرتے ہوئے دیکھا۔

۶۱۰ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا -زَعَمَ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهَا- أَنَّهَا رَأَتْ النَّبِيَّ ﷺ يَدْعُو رَافِعًا يَدَيْهِ يَقُولُ: ((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، فَلَا تُعَاقِبْنِي، أَيُّمَا رَجُلٍ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ آذَيْتُهُ أَوْ شَتَمْتُهُ فَلَا تُعَاقِبْنِي فِيهِ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے ہوئے دیکھا آپ ﷺ فرما رہے تھے: ((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، فَلَا تُعَاقِبْنِي، أَيُّمَا رَجُلٍ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ آذَيْتُهُ أَوْ شَتَمْتُهُ فَلَا تُعَاقِبْنِي فِيهِ)) ”(اے اللہ!) میں بھی ایک بشر ہوں لہذا میرا مواخذہ نہ فرما، مومنین میں سے جس شخص کو میں نے تکلیف دی ہو یا اسے برا بھلا کہا ہو تو اس بارے میں مجھ سے مواخذہ نہ فرما۔“

۶۱۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَتَادَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّنَادِ، عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَدِمَ السُّطَيْقِلُ بْنُ عَمْرِو الدَّؤُسِيِّ رضی اللہ عنہ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ دَوْسًا قَدْ عَصَتْ وَأَبَتْ، فَادْعُ اللَّهَ عَلَيْهَا، فَاسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْقَبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ -فَطَنَّ النَّاسُ أَنَّهُ يَدْعُو عَلَيْهِمْ- فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا، وَأَنْتَ بِهِمْ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا طفیل بن عمرو الدوسی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! قبیلہ دوس نے نافرمانی کی ہے اور (قبول اسلام سے) انکار کر دیا ہے لہذا آپ ان کے خلاف بددعا کیجئے۔ رسول اللہ ﷺ قبلہ رخ ہوئے اور دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے لوگوں نے گمان کیا کہ آپ ﷺ ان کے لیے بددعا کریں گے لیکن آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی: ((اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا، وَأَنْتَ بِهِمْ)) ”اے اللہ! قبیلہ دوس کو ہدایت عطا فرما اور انہیں ہمارے پاس لے آ۔“

۶۰۹ [ضعیف] مسند أحمد: ۶/۱۵۸؛ مسند الشهاب للقضاعي: ۱۱۲۴ - ۶۱۰ صحیح مسلم: ۲۶۰۱۔

۶۱۱ صحیح البخاری: ۶۳۹۷؛ صحیح مسلم: ۲۵۲۴۔
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

٦١٢ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَحَطَ الْمَطَرُ عَامًا، فَقَامَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَحَطَ الْمَطَرُ، وَأَجْدَبَتِ الْأَرْضُ، وَهَلَكَ الْمَالُ. فَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَمَا يَرَى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابَةٍ، فَمَدَّ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطِيهِ، يَسْتَسْقِي اللَّهَ، فَمَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ حَتَّى أَهَمَّ الشَّابُّ الْقَرِيبَ الدَّارِ الرُّجُوعَ إِلَى أَهْلِهِ، فَدَامَتْ جُمُعَةٌ، فَلَمَّا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الَّتِي تَلِيهَا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! تَهَدَّمَتِ النَّبِيُّتُ، وَاخْتَسَسَ الرُّكْبَانُ، فَتَبَسَّمَ - لِسُرْعَةِ مَلَائِكَةِ ابْنِ آدَمَ - وَقَالَ بِيَدِهِ: ((اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا، وَلَا عَلَيْنَا))، فَتَكَشَّطَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک سال بارش بند ہو گئی کچھ مسلمان جمعہ کے دن نبی ﷺ کے سامنے کھڑے ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بارش بند ہو گئی، زمین خشک ہو گئی اور مویشی ہلاک ہو گئے، آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو اٹھایا اور اس وقت آسمان پر کوئی بادل دکھائی نہ دیتا تھا، آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو اس قدر دراز کیا کہ میں نے آپ کے بغلوں کی سفیدی دیکھ لی، آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعا کی، ابھی ہم نے جمعہ کی نماز ادا نہیں کی تھی کہ (بارش کی وجہ سے) قریب گھر والے جوان آدمی کو بھی اپنے گھر پہنچنے کی فکر پڑ گئی، پھر مسلسل ایک جمعہ تک بارش ہوتی رہی، جب دوسرا جمعہ آیا تو لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! گھر گر گئے اور سوار رک گئے ہیں، آپ ﷺ ابن آدم کے جلد گھبرا جانے پر، مسکرائے اور اپنے ہاتھ کے اشارے سے فرمایا: ((اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا، وَلَا عَلَيْنَا)) "اے اللہ! ہمارے ارد گرد (بارش فرما) اور ہمارے اوپر نہ (بارش نہ برسا) چنانچہ بادل مدینہ سے ہٹ گیا۔

٦١٣ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سِمَاكِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهَا، أَنَّهَا رَأَتْ النَّبِيَّ ﷺ يَدْعُو رَافِعًا يَدَيْهِ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، فَلَا تُعَاقِبْنِي، أَيُّمَا رَجُلٍ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ آذَيْتَهُ أَوْ شَتَمْتَهُ فَلَا تُعَاقِبْنِي فِيهِ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے ہوئے دیکھا، آپ ﷺ فرما رہے تھے: ((اللَّهُمَّ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، فَلَا تُعَاقِبْنِي، أَيُّمَا رَجُلٍ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ آذَيْتَهُ أَوْ شَتَمْتَهُ فَلَا تُعَاقِبْنِي فِيهِ)) "اے اللہ! میں بھی ایک بشر ہوں لہذا میرا مواخذہ نہ فرما، مومنین میں سے جس شخص کو میں نے تکلیف دی ہو یا اسے برا بھلا کہا ہو تو اس بارے میں میرا مواخذہ نہ فرما۔"

٦١٤ حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ الصَّوَّافِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ الطُّفَيْلَ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: هَلْ لَكَ فِي حِصْنٍ وَمَنْعَةٍ، حِصْنٍ دَوْسٍ؟ قَالَ: فَأَبَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، لِمَا ذَخَرَ اللَّهُ لِلْأَنْصَارِ، فَهَاجَرَ الطُّفَيْلُ، وَهَاجَرَ مَعَهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ، فَمَرِضَ الرَّجُلُ

٦١٢ صحيح البخاري: ١٠١٥؛ صحيح مسلم: ٨٩٧۔

٦١٣ [صحيح]

٦١٤ [ضعيف] المستدرک للحاکم: ٧٦ / ٤؛ مسند أحمد: ٣ / ٣٧٠۔

فَضَجَرَ - أَوْ كَلِمَةً شَبِيهَةً بِهَا - فَحَبَا إِلَى قَرْنٍ، فَأَخَذَ مِشْقَصًا فَقَطَعَ وَذَجِيهَ فَمَاتَ، فَرَأَهُ الطُّفِيلُ فِي الْمَنَامِ قَالَ: مَا فَعَلَ بِكَ؟ قَالَ: غُفِرَ لِي بِهَجْرَتِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: مَا شَأْنُ يَدَيْكَ؟ قَالَ: فَقِيلَ: إِنَّا لَا نُصْلِحُ مِنْكَ مَا أَفْسَدْتَ مِنْ يَدَيْكَ، قَالَ: فَقَصَّهَا الطُّفِيلُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ وَلِيَدَيْهِ فَاعْفِرْ)) وَرَفَعَ يَدَيْهِ.

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: اگر آپ کو کسی قلعہ اور حفاظت کے مقام کی ضرورت ہے تو دوس کا قلعہ حاضر ہے؟ آپ ﷺ نے انکار کر دیا کیونکہ یہ سعادت اللہ تعالیٰ نے انصار کے لیے مقرر کر دی تھی، پھر سیدنا طفیل رضی اللہ عنہ اور ان کی قوم میں سے ایک آدمی نے مدینہ کی طرف ہجرت کی، وہ آدمی بیمار پڑ گیا اور بیماری کی وجہ سے متکدل ہو گیا، یا اس طرح کا کوئی اور کلمہ راوی نے کہا۔ چنانچہ وہ گھٹ کر ترکش کے پاس آیا اور اس میں سے ایک تیر نکال کر اپنی رگوں کو کاٹ لیا اور مر گیا۔ سیدنا طفیل رضی اللہ عنہ نے اسے خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ تیرے ساتھ کیا معاملہ ہوا ہے؟ اس نے کہا: نبی ﷺ کی طرف ہجرت کرنے کی وجہ سے مجھے بخش دیا گیا۔ سیدنا طفیل نے پوچھا: تیرے ہاتھوں کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا: ان کے متعلق یہ کہا گیا کہ ہم تیری اس چیز کو درست نہیں کریں گے جسے تو نے خود بگاڑا ہے۔ راوی نے کہا کہ سیدنا طفیل رضی اللہ عنہ نے اس قصہ کو نبی ﷺ سے بیان کیا تو آپ ﷺ نے اس کے لیے دعا کی: ((اللَّهُمَّ وَلِيَدَيْهِ فَاعْفِرْ)) اے اللہ! ”اس کے ہاتھوں کو بخش دے“ اور آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو اوپر اٹھایا۔

٦١٥ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُسَلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ پناہ مانگتے ہوئے یوں فرماتے: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُسَلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ)) ”اے اللہ! بے شک میں سستی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، بڑھاپے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور بخلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

٦١٦ حَدَّثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَاطٍ قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا عَبْدُ طَنِّ عَبْدِي، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا دَعَانِي)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ”میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔“

۲۷۷۔ بَابُ: سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ

سید الاستغفار کا بیان

۶۱۷) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ: اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَبُوؤُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ، وَأَبُوؤُ لَكَ بِذَنْبِي، فَاعْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ. إِذَا قَالَ حِينَ يُمَسِّيُ قَمَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ أَوْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. وَإِذَا قَالَ حِينَ يُصْبِحُ قَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ، مِثْلَهُ.))

شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سید الاستغفار یہ ہے: ((اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَبُوؤُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ، وَأَبُوؤُ لَكَ بِذَنْبِي، فَاعْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ))“ اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا میں تیرا بندہ ہوں میں اپنی طاقت کے مطابق تیرے عہد اور تیرے وعدے پر قائم ہوں، میں تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں لہذا مجھے بخش دے، بے شک تیرے علاوہ گناہوں کو کوئی بخشے والا نہیں اور میں نے جو گناہ کیے ان کے شر سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں۔ جس نے شام کو یہ الفاظ کہے پھر مر جائے تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے صبح کے وقت یہ الفاظ کہے پھر اسی دن مر گیا تو وہ بھی جنت میں داخل ہوگا۔“

۶۱۸) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنْ ابْنِ سَوْفَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ فِي الْمَجْلِسِ لِلنَّبِيِّ ﷺ: ((رَبِّ اغْفِرْ لِي، وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ)) مِائَةَ مَرَّةٍ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کی مجلس میں اس دعا کو سو مرتبہ تیار کر لیا کرتے تھے: ((رَبِّ اغْفِرْ لِي، وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ)) ”اے میرے رب! میری مغفرت فرما اور میری توبہ قبول کر، بلاشبہ تو توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔“

۶۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ زَادَانَ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الضُّحَى ثُمَّ قَالَ: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ.))، حَتَّى قَالَهَا مِائَةَ مَرَّةٍ.

۶۱۷) صحيح البخاري: ۶۳۲۳۔

۶۱۸) [صحيح] جامع الترمذي: ۳۴۳۴؛ سنن أبي داود: ۱۵۱۶؛ سنن ابن ماجه: ۳۸۱۴؛ سنن النسائي: ۴۵۸۔

۶۱۹) [صحيح] مسند أحمد: ۵/۳۷۲؛ سنن النسائي: ۱۰۴۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چاشت کی نماز پڑھی پھر سو مرتبہ یہ دعا فرمائی: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ)) "اے اللہ! میری مغفرت فرما اور میری توبہ قبول فرما بلاشبہ تو توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔"

۶۲۰ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيْدَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ الْعَدَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي شَدَّادُ بْنُ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ أَنْ تَقُولَ: اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ، وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ))، قَالَ: ((مَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مَوْفِقًا بِهَا، قَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا، قَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يَصْبَحَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ))

سیدنا شہاد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "سید الاستغفار یہ ہے کہ تو کہے: ((اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ، وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ))" "اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں، اور میں اپنی طاقت کے مطابق تیرے عہد اور تیرے وعدے پر قائم ہوں اور میں نے جو گناہ کیے ان کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، میں تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں لہذا مجھے معاف فرما بے شک تیرے علاوہ کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "جس نے اس دعا کو دن کے کسی حصے میں دل کے یقین کے ساتھ پڑھا پھر وہ اسی دن شام ہونے سے پہلے فوت ہو گیا تو وہ جنتی ہے اور جس نے اسے رات کے کسی حصے میں دل کے یقین کے ساتھ پڑھا پھر صبح ہونے سے پہلے فوت ہو گیا تو وہ جنتی ہے۔"

۶۲۱ حَدَّثَنَا حَفْصٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي بَرْدَةَ، سَمِعْتُ الْأَعْرَبِيَّ - رَجُلًا مِنْ جُهَيْنَةَ - يُحَدِّثُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ، فَإِنِّي أَتُوبُ إِلَيْهِ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ))

سیدنا عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کرتے رہو، بلاشبہ میں ہر روز سو مرتبہ اللہ سے معافی طلب کرتا ہوں۔"

۶۲۲ (ث: ۱۵۳) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَعْصَبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ: سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، مِائَةَ مَرَّةٍ. رَفَعَهُ ابْنُ أَبِي أُيُسَةَ وَعَمْرُو بْنُ قَيْسٍ.

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نماز کے پیچھے آنے والے چند کلمات ایسے ہیں جنہیں سو مرتبہ پڑھنے والا محروم نہیں ہوتا: ((سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ))۔ ابن ابی ایسہ اور عمرو بن قیس رضی اللہ عنہما نے اسے مرفوعاً بیان کیا ہے۔

۲۷۸۔ بَابُ: دُعَاءُ الْأَخِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ

اپنے بھائی کے لیے پیٹھ پیچھے دعا کرنا

۶۲۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَسْرِعُ الدُّعَاءَ إِجَابَةً دُعَاءِ غَائِبٍ لِغَائِبٍ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”سب سے جلدی قبول ہونے والی دعا غائب کی دعا غائب کے لیے ہے۔“

۶۲۴ (ث: ۱۵۴) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا حَيُّوَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي شُرَحْبِيلُ بْنُ شَرِيكٍ الْمَعَاوِرِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُبَلِيَّ، سَمِعَ الصَّنَابِجِيَّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرٍ الصَّدِيقِ رضی اللہ عنہ: إِنَّ دَعْوَةَ الْأَخِ فِي اللَّهِ مُسْتَجَابَةٌ.

جناب صنابجی رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: بلاشبہ دینی بھائی کی دعا (دوسرے دینی بھائی کے حق میں) قبول کی جاتی ہے۔

۶۲۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي عَنِيَّةٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ - وَكَانَتْ تَحْتَهُ الدَّرْدَاءُ بِنْتُ أَبِي الدَّرْدَاءِ - قَالَ: قَدِمْتُ عَلَيْهِمُ الشَّامَ، فَوَجَدْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ فِي الْبَيْتِ، وَلَمْ أَجِدْ أَبَا الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ، قَالَتْ: أَتُرِيدُ الْحَجَّ الْعَامَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَتْ: فَادْعُ اللَّهَ لَنَا بِخَيْرٍ، فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: ((إِنَّ دَعْوَةَ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ مُسْتَجَابَةٌ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ، عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ، كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ: آمِينَ، وَلَكَ بِمِثْلٍ))، قَالَ: فَلَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فِي السُّوقِ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ، بُوْثِرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

جناب صفوان بن عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ جن کے نکاح میں درداء بنت ابی درداء رضی اللہ عنہما تھیں، بیان کرتے ہیں کہ میں ملک شام میں اپنے سرال کے پاس آیا تو مجھے ام درداء رضی اللہ عنہما گھر میں ملی لیکن ابودرداء رضی اللہ عنہما نہ ملے، ام درداء رضی اللہ عنہما نے مجھے فرمایا: کیا تمہارا اس سال حج کرنے کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا: ہاں، تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے بھی دعائے خیر کرنا

۶۲۳ [ضعیف] جامع الترمذی: ۱۹۸۱؛ سنن أبی داود: ۱۵۳۵۔

۶۲۴ [صحیح] شعب الإيمان للبيهقي: ۹۰۵۸۔

۶۲۵ [صحیح مسلم: ۲۷۳۳؛ مسند أحمد: ۱۹۵/۵۔

کیونکہ نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: ”بے شک مسلمان آدمی کی دعا اپنے بھائی کے حق میں پیٹھ پیچھے قبول ہوتی ہے، اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے جب یہ اپنے بھائی کے لیے خیر کی دعا کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے: آمین اور تیرے لیے بھی اس کے مثل ہو۔“ جناب صفوان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد بازار میں مجھے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ ملے تو انہوں نے بھی اسی طرح فرمایا اور نبی ﷺ سے اس حدیث کو بیان کیا۔

(۶۲۶) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَشِهَابٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِمُحَمَّدٍ وَحَدَّنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَقَدْ حَبَّبْتَهَا عَنْ نَّاسٍ كَثِيْرٍ))

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے دعا کی: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِمُحَمَّدٍ وَحَدَّنَا)) ”اے اللہ! صرف میری اور محمد ﷺ کی مغفرت فرما۔“ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”یقیناً تو نے تو اپنی دعا کو بہت سارے لوگوں سے روک دیا۔“ (۶۲۷) حَدَّثَنَا جَنْدَلُ بْنُ الْوَلِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى، عَنْ يُونُسَ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ ابْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْمَجْلِسِ مِائَةً مَّرَّةً: ((رَبِّ اغْفِرْ لِيْ، وَتُبْ عَلَيَّ، وَارْحَمْنِيْ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ ایک ہی مجلس میں سو مرتبہ یہ استغفار کرتے ہوئے سنا: ((رَبِّ اغْفِرْ لِيْ، وَتُبْ عَلَيَّ، وَارْحَمْنِيْ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ)) ”اے میرے رب! میری مغفرت فرما اور میری توبہ قبول فرما اور مجھ پر رحم کرنا بلاشبہ تو ہی توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔“

۲۷۹۔ بَابُ:

(مختلف دعائیں)

(۶۲۸) (ث: ۱۵۵) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعْنِيْشَ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنِّيْ لَأَدْعُوْ فِي كُلِّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِيْ، حَتَّى أَنْ يَفْسَحَ اللّٰهُ فِيْ مَشْيِيْ دَابَّتِيْ، حَتَّى أَرَى مِنْ ذَلِكَ مَا يَسُرُّنِيْ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بے شک میں اپنے ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں حتیٰ کہ یہ بھی (دعا کرتا ہوں) کہ اللہ تعالیٰ میری سواری کی چال میں وسعت پیدا فرمادے، یہاں تک کہ میں اس میں وہ چیز دیکھ لوں جو مجھے خوش کر دے۔

(۶۲۹) (ث: ۱۵۶) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُهَاجِرٌ

(۶۲۶) [صحیح] صحیح ابن حبان: ۹۸۶؛ مسند أحمد: ۱۹۶/۲۔

(۶۲۷) [صحیح] جامع الترمذی: ۳۴۳۴؛ سنن أبی داود: ۱۵۱۶؛ سنن ابن ماجہ: ۳۸۱۴؛ سنن النسائی: ۴۵۸۔

(۶۲۸) [ضعیف] (۶۲۹) [صحیح]

أَبُو الْحَسَنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيِّ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ فِيمَا يَدْعُو: اللَّهُمَّ تَوَفَّنِي مَعَ الْأَبْرَارِ، وَلَا تُخَلِّفْنِي فِي الْأَشْرَارِ، وَالْحَقِّفْنِي بِالْأَخْيَارِ.

جناب عمرو بن ميمون اودوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ جو دعائیں کیا کرتے تھے ان میں یہ بھی تھی: ((اللَّهُمَّ تَوَفَّنِي مَعَ الْأَبْرَارِ، وَلَا تُخَلِّفْنِي فِي الْأَشْرَارِ، وَالْحَقِّفْنِي بِالْأَخْيَارِ)) ”اے اللہ! مجھے نیک لوگوں کے ساتھ موت دینا، برے لوگوں میں نہ چھوڑنا اور مجھے اچھے لوگوں کے ساتھ ملا دینا۔“

۶۳۰ (ث: ۱۵۷) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنَا شَقِيقٌ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُكْثِرُ أَنْ يَدْعُوَ بِهِؤَلَاءِ الدَّعَوَاتِ: رَبَّنَا أَصْلِحْ بَيْنَنَا، وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ، وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ، وَاصْرِفْ عَنَّا الْقَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، وَبَارِكْ لَنَا فِي أَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُلُوبِنَا وَأَرْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا، وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ، وَاجْعَلْنَا شَاكِرِينَ لِنِعْمَتِكَ، مُثْنِينَ بِهَا، قَائِلِينَ بِهَا، وَاتِّمِمْنَا عَلَيْهَا.

جناب شقیق بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اکثر جو دعائیں کیا کرتے تھے ان میں یہ بھی تھی: ((رَبَّنَا أَصْلِحْ بَيْنَنَا، وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ، وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ، وَاصْرِفْ عَنَّا الْقَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، وَبَارِكْ لَنَا فِي أَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُلُوبِنَا وَأَرْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا، وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ، وَاجْعَلْنَا شَاكِرِينَ لِنِعْمَتِكَ، مُثْنِينَ بِهَا، قَائِلِينَ بِهَا، وَاتِّمِمْنَا عَلَيْهَا)) ”اے ہمارے رب! ہماری اصلاح فرما اور اسلام کے راستے کی طرف ہماری رہنمائی کر اور ہمیں تاریکیوں سے روشنی کی طرف نجات دے اور بری باتوں سے جو ظاہر ہیں اور جو پوشیدہ ہیں ہم کو دور رکھ، اور ہماری سماعت میں، ہماری بصارت میں، ہمارے دلوں میں، ہماری بیویوں میں اور ہماری اولاد میں برکت عطا فرما اور ہماری توبہ قبول فرما بلاشبہ توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا ہے اور ہمیں اپنی نعمت پر شکر کرنے والا، ان کی تیری تعریف کرنے والا اور ان کا اقرار کرنے والا بنا دے اور ہم پر انہیں کو پورا فرما دے۔“

۶۳۱ (ث: ۱۵۸) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: كَانَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا دَعَا لِأَخِيهِ يَقُولُ: جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ صَلَاةَ قَوْمِ آبِرَارٍ، لَيْسُوا بِظَلَمَةٍ وَلَا فُجَّارٍ، يَقُومُونَ اللَّيْلَ، وَيَصُومُونَ النَّهَارَ.

جناب ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ جب اپنے کسی بھائی کے لیے دعا کرتے تو یوں فرماتے: ((جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ صَلَاةَ قَوْمِ آبِرَارٍ، لَيْسُوا بِظَلَمَةٍ وَلَا فُجَّارٍ، يَقُومُونَ اللَّيْلَ، وَيَصُومُونَ النَّهَارَ)) ”اے اللہ! اس کے بارے میں نیک لوگوں کی دعا میں قبول فرما، جو ظالم ہیں اور نہ بدکار، جو راتوں کو قیام کرتے ہیں اور دن میں روزہ رکھتے ہیں۔“

۶۳۰ [صحیح] سنن أبی داود: ۹۶۹؛ صحیح ابن حبان: ۹۹۶۔

۶۳۱ [صحیح] عمل اليوم و الليلة لابن السني: ۲۰۲؛ مسند البزار: ۳۲۰۰۔

٦٣٢ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ ثُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ حَرْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: ذَهَبَتْ بِي أُمِّي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَمَسَحَ عَلَى رَأْسِي، وَدَعَا لِي بِالرِّزْقِ.

سیدنا عمرو بن حرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میری والدہ نبی ﷺ کی خدمت میں لے گئی آپ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے رزق کی دعا فرمائی۔

٦٣٣ (ث: ١٥٩) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّوْمِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قِيلَ لَهُ: إِنَّ إِخْوَانَكَ أَتَوْكَ مِنَ الْبَصْرَةِ - وَهُوَ يَوْمُئِذٍ بِالزَّوْجَةِ - لِيَتَدْعُوا اللَّهَ لَهُمْ، قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا، وَارْحَمْنَا، وَآتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، فَاسْتَرَادَوْهُ، فَقَالَ: مِثْلَهَا، فَقَالَ: إِنَّ أَوْثِقَكُمْ هَذَا، فَقَدْ أُوثِقْتُمْ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

جناب عمر بن عبد اللہ رومی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے خبر دی کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ بصرہ سے آپ کے بھائی آئے ہیں تاکہ آپ ان کے لیے دعا فرمائیں۔ (اس وقت آپ ﷺ زواج میں مقیم تھے) انس رضی اللہ عنہ نے یہ دعا فرمائی: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا، وَارْحَمْنَا، وَآتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ)) "اے اللہ! ہماری مغفرت فرما، ہم پر رحم فرما، ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔" انہوں نے آپ سے مزید دعا کرنے کی درخواست کی تو آپ نے اسی طرح دعا فرمائی اور فرمایا: اگر تمہیں یہ سب سمجھ ل گیا تو یقیناً تمہیں دنیا و آخرت کی خیر مل گئی۔

٦٣٤ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا سِنَانُ أَبُو رَيْعَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: أَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ عُصَا فَنَقَضَهُ فَلَمْ يَنْتَفِضْ، ثُمَّ نَقَضَهُ فَلَمْ يَنْتَفِضْ، ثُمَّ نَقَضَهُ فَانْتَفَضَ، قَالَ: ((إِنَّ سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدَ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، يَنْفُضُ الْخَطَايَا كَمَا تَنْفُضُ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا.))

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے درخت کی ایک ٹہنی کو پکڑ کر بلایا، اس سے پتے نہ جھڑے، آپ نے پھر بلایا لیکن پتے نہیں جھڑے، آپ ﷺ نے پھر بلایا تو پتے جھڑ پڑے، آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ سبحان اللہ، الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ خطاؤں کو اس طرح جھاڑ دیتے ہیں جس طرح یہ درخت اپنے پتے جھاڑ رہا ہے۔

٦٣٥ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: أَتَتْ امْرَأَةً النَّبِيَّ ﷺ تَشْكُو إِلَيْهِ الْحَاجَةَ - أَوْ بَعْضَ الْحَاجَةِ - فَقَالَ: ((أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى خَيْرٍ مِنْ ذَلِكَ؟ تَهْلِيلُ اللَّهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ - عِنْدَ مَنْامِكَ - وَتُسْبِيحُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَتَحْمِيدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، فَبِئْسَ مَا تَعْمَلُ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.))

٦٣٢ [صحيح] التاريخ الكبير للامام البخاري: ٣ / ١٩٠، مسند أبي يعلى: ١٤٥٢.

٦٣٣ [صحيح] صحيح ابن حبان: ٩٣٨، مسند أبي يعلى: ٣٣٨٤.

٦٣٤ [حسن] جامع الترمذي: ٣٥٣٣، الدعاء للطبراني: ١٦٨٩.

٦٣٥ [ضعيف] کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کے پاس اپنی کسی حاجت کی شکایت لے کر آئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تجھے اس سے بہتر بات نہ بتاؤں؟“ جب تو سونے لگے تو ۳۳ مرتبہ لا اِلهَ اِلاَ اللّٰہ، ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور ۳۳ مرتبہ الحمد للہ پڑھ لیا کر، یہ سو ہو گئے، جو دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سب سے بہتر ہیں۔“

(۶۲۶) وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ هَلَّلَ مِائَةً، وَسَبَّحَ مِائَةً، وَكَبَّرَ مِائَةً، خَيْرٌ لَهُ مِنْ عَشْرِ رِقَابٍ يُعْتِقُهَا، وَسَبْعَ بَدَنَاتٍ يَنْحَرُهَا.

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس نے سو مرتبہ لا اِلهَ اِلاَ اللّٰہ، سو مرتبہ سبحان اللہ اور سو مرتبہ الحمد للہ اکبر پڑھایہ اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے اور دس اونٹوں کی قربانی کرنے سے بہتر ہے۔“

(۶۲۷) فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((سَلِ اللَّهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ))، ثُمَّ أَتَاهُ الْغَدَّ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((سَلِ اللَّهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، فَإِذَا أُعْطِيتَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، فَقَدْ أَفْلَحْتَ)).

پھر ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کون سی دعا افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت طلب کر پھر اگلے دن وہ آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے نبی! کون سی دعا افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت طلب کر، جب تجھے دنیا اور آخرت میں عافیت دے دی گئی تو یقیناً تو کامیاب ہو گیا۔“

(۶۲۸) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْعَنْتَرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ: سُبْحَانَ اللَّهِ، لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ)).

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے پسندیدہ کلام یہ ہے: ((سُبْحَانَ اللَّهِ، لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ))“ اللہ پاک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ گناہوں سے بچنے اور نیکیوں پر چلنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے، اللہ تعالیٰ پاک ہے اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں۔“

(۶۲۹) حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ جَبْرِ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ أُمِّ كَلْثُومٍ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا أَصْلَى، وَلَهُ حَاجَةٌ،

(۶۲۶) [ضعیف] ۶۲۷ [صحیح] سنن ابن ماجہ: ۳۸۴۸؛ جامع الترمذی: ۳۵۱۲۔

(۶۲۸) صحیح مسلم: ۲۱۳۷۔

(۶۲۹) [صحیح] مسند أحمد: ۱۱۳۴/۶؛ سنن ابن ماجہ: ۳۸۴۶؛ صحیح ابن حبان: ۸۶۹۔

فَأَبْطَأْتُ عَلَيْهِ، قَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! عَلَيْكَ بِجُمْلِ الدُّعَاءِ وَجَوَامِعِهِ))، فَلَمَّا انْصَرَفْتُ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا جُمْلُ الدُّعَاءِ وَجَوَامِعُهُ؟ قَالَ: ((قُولِي: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ، عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ، عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ، وَاَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ، وَاَسْأَلُكَ مِمَّا سَأَلَكَ بِهِ مُحَمَّدٌ ﷺ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِمَّا تَعَوَّذَ مِنْهُ مُحَمَّدٌ ﷺ، وَمَا قَضَيْتَ لِيْ مِنْ قَضَاءٍ فَاجْعَلْ عَاقِبَتَهُ رُشْدًا)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے آپ کو کوئی کام تھا اور میں اس وقت نماز پڑھ رہی تھی میں نے ذرا دیر لگا دی آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے عائشہ! دعا کے مختصر اور جامع کلمات کو لازم پکڑو۔“ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! دعا کے مختصر اور جامع کلمات کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ دعا کیا کرو: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ، عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ، عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ، وَاَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ، وَاَسْأَلُكَ مِمَّا سَأَلَكَ بِهِ مُحَمَّدٌ ﷺ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِمَّا تَعَوَّذَ مِنْهُ مُحَمَّدٌ ﷺ، وَمَا قَضَيْتَ لِيْ مِنْ قَضَاءٍ فَاجْعَلْ عَاقِبَتَهُ رُشْدًا))“ اے اللہ! میں تجھ سے جلد ملنے والی اور دیر سے ملنے والی ہر طرح کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جو میرے علم میں ہے اور جو میرے علم میں نہیں اور میں جلد آنے والے اور دیر سے آنے والے ہر شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو میرے علم میں ہے اور جو میرے علم میں نہیں اور میں تجھ سے جنت کا اور جو قول و عمل اس کے قریب کر دیں ان کا سوال کرتا ہوں اور میں جہنم سے اور جو قول و عمل اس کے قریب کر دیں ان سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں تجھ سے ان بھلائیوں کا سوال کرتا ہوں جن کا سوال محمد ﷺ نے کیا ہے اور میں ان تمام برائیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں جن سے محمد ﷺ نے تیری پناہ چاہی ہے اور تو میرے لیے جو بھی فیصلہ کرے اس کا انجام بہتر کر دے۔“

۲۸۰۔ بَابُ: الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ پر درود بھیجنے کا بیان

۶۴۰ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ، أَنَّ أَبَا الْهَيْثَمِ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ مُّسْلِمٍ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ صَدَقَةٌ، فَلْيَقُلْ فِي دُعَائِهِ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ، وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، فَإِنَّهَا لَهُ رَكَاةٌ)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس مسلمان آدمی کے پاس صدقہ (کرنے کے

لیے کچھ) نہ ہو تو وہ یہ پڑھے: ((اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ، وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ)) ”اے اللہ! اپنے بندے اور اپنے رسول محمد ﷺ پر درود بھیج اور مومن مردوں، مومن عورتوں پر اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں پر بھی درود بھیج۔ یہ اس آدمی کی طرف سے زکوٰۃ ہوگی۔“

۶۴۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى سَعِيدِ ابْنِ الْعَاصِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ، وَتَرَحَّمْتَ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ، شَهِدْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِالشَّهَادَةِ، وَشَفَعْتُ لَهُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس نے یہ کلمات کہے: ((اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ، وَتَرَحَّمْتَ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ)) ”اے اللہ! محمد اور آل محمد ﷺ پر درود بھیج جس طرح کہ تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم علیہم السلام پر درود بھیجا اور محمد اور آل محمد ﷺ پر برکتیں نازل فرما جس طرح کہ تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم علیہم السلام پر برکتیں نازل فرمائیں اور محمد اور آل محمد ﷺ پر رحم فرما جس طرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم علیہم السلام پر رحم فرمایا۔ میں اس کے حق میں قیامت کے دن گواہی دوں گا اور اس کی سفارش کروں گا۔“

۶۴۲ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ وَرْدَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا، وَمَالِكَ بْنَ أَوْسٍ بِنِ الْحَدَثَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَتَبَرَّزُ فَلَمْ يَجِدْ أَحَدًا يَتَّبِعُهُ، فَخَرَجَ عُمَرُ فَاتَّبَعَهُ بِفَخَّارَةٍ أَوْ مِطْهَرَةٍ، فَوَجَدَهُ سَاجِدًا فِي مَشْرُبَةٍ، فَتَنَحَّى فَجَلَسَ وَرَاءَهُ، حَتَّى رَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ رَأْسَهُ فَقَالَ: ((أَحْسَنْتَ يَا عُمَرُ! حِينَ وَجَدْتَنِي سَاجِدًا فَتَنَحَّيْتَ عَنِّي، إِنَّ جِبْرِيلَ جَاءَنِي فَقَالَ: مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا، وَرَفَعَ لَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ)).

سیدنا انس بن مالک اور سیدنا مالک بن انس بن حدثان رضی اللہ عنہما دونوں بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ قضائے حاجت کے لیے نکلے آپ نے کسی آدمی کو نہ پایا جو آپ ﷺ کے ساتھ جاتا، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ منیٰ کا چھوٹا گھڑایا لوٹا لے کر آپ ﷺ کے پیچھے گئے اور آپ کو ایک خشک پہاڑی نالے میں سجدہ کرتے ہوئے پایا تو ذرا دور ہو کر پیچھے بیٹھ گئے، جب نبی ﷺ نے سجدے سے اپنا سر مبارک اٹھایا تو فرمایا: ”اے عمر (رضی اللہ عنہ)! تو نے بہت اچھا کیا کہ جب تو نے مجھے سجدہ کی حالت میں دیکھا تو دور جا بیٹھے، بے شک جبریل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: جو شخص آپ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور اس کے دس درجات بلند کرے گا۔“

٦٤٣ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا، وَحَطَّ عَنْهُ عَشْرُ خَطَايَا)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور اس کی دس خطائیں معاف کرے گا۔“

٢٨١- بَابُ مَنْ ذَكَرَ عِنْدَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ

جس کے پاس نبی ﷺ کا ذکر کیا گیا اور اس نے آپ پر درود نہ بھیجا

٦٤٤ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّانِعُ، عَنْ عِصَامِ بْنِ زَيْدٍ -وَأَثْنَى عَلَيْهِ ابْنُ شَيْبَةَ خَيْرًا- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَفَى الْمُنْبَرِ، فَلَمَّا رَفَى الدَّرَجَةَ الْأُولَى قَالَ: ((أَمِينَ))، ثُمَّ رَفَى الثَّانِيَةَ فَقَالَ: ((أَمِينَ))، ثُمَّ رَفَى الثَّالِثَةَ فَقَالَ: ((أَمِينَ)). فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! سَمِعْنَاكَ تَقُولُ: آمِينَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ؟ قَالَ: ((لَمَّا رَفِئْتُ الدَّرَجَةَ الْأُولَى جَاءَنِي جِبْرِيلُ فَقَالَ: شَقِي عَبْدُكَ رَمَضَانَ، فَأَنْسَلَخَ مِنْهُ وَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ، فَقُلْتُ: آمِينَ. ثُمَّ قَالَ: شَقِي عَبْدُكَ وَالِدِيهِ أَوْ أَحَدَهُمَا فَلَمْ يَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، فَقُلْتُ: آمِينَ. ثُمَّ قَالَ: شَقِي عَبْدُكَ ذَكَرْتُ عِنْدَهُ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ، فَقُلْتُ: آمِينَ)).

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ منبر پر چڑھے جب آپ پہلی سیڑھی پر چڑھے تو فرمایا: ”آمین“ جب دوسری سیڑھی پر چڑھے تو فرمایا: ”آمین“ پھر جب تیسری سیڑھی پر چڑھے تو فرمایا: ”آمین۔“ صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم نے آپ کو تین بار آمین کہتے ہوئے سنا ہے (اس کی کیا وجہ ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب میں پہلی سیڑھی پر چڑھا تو جبریل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: وہ بندہ بدنصیب ہو جس نے رمضان کا مہینہ پایا پھر وہ گزر گیا اور اس کی بخشش نہ ہوئی تو میں نے کہا: آمین۔ پھر فرمایا: وہ بندہ بدنصیب ہو جس نے اپنے والدین کو یا ان دونوں میں سے کسی ایک کو پایا پھر وہ (اس کی نافرمانی کی وجہ سے) اسے جنت میں نہ لے جا سکے تو میں نے کہا: آمین، پھر فرمایا: وہ بندہ بدنصیب جس کے پاس آپ کا ذکر کیا گیا اور اس نے آپ پر درود نہ بھیجا تو میں نے کہا: آمین۔“

٦٤٥ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا۔“

٦٤٣ [صحیح] مسند أحمد: ١٠٢/٣، صحیح ابن حبان: ٩٠٤، المستدرک للحاکم: ١/٥٥٠۔

٦٤٤ [صحیح] شعب الإيمان للبيهقي: ٣٦٢٢۔

٦٤٥ [صحیح] صحیح مسلم: ٤٠٨، جامع الترمذی: ٤٨٥، سنن أبی داود: ١٥٣٠۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

٦٤٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَارِثٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَقَى الْمِنْبَرَ فَقَالَ: ((آمِينَ، آمِينَ، آمِينَ))، فَبَلَغَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا كُنْتُ تَصْنَعُ هَذَا؟ فَقَالَ: ((قَالَ لِي جَبْرِيلُ: رَغِمَ أَنْفُ عَبْدٍ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ - أَوْ أَحَدَهُمَا - لَمْ يَدْخُلْهُ الْجَنَّةُ، قُلْتُ: آمِينَ. ثُمَّ قَالَ: رَغِمَ أَنْفُ عَبْدٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ لَمْ يُغْفَرْ لَهُ، فَقُلْتُ: آمِينَ. ثُمَّ قَالَ: رَغِمَ أَنْفُ امْرِئٍ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ، فَقُلْتُ: آمِينَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ منبر پر چڑھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”آمین، آمین، آمین۔“ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! یہ آپ ﷺ کیا کر رہے تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے جبریل نے کہا: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس نے اپنے والدین کو یا ان دونوں میں سے کسی ایک کو پایا اور وہ (اس کی نافرمانی کی وجہ سے) اسے جنت میں نہ لے جاسکے، میں نے کہا: آمین، پھر فرمایا: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس پر رمضان کا مہینہ آیا اور اس کی بخشش نہ ہوئی، میں نے کہا: آمین، پھر فرمایا: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس آپ کا ذکر کیا گیا لیکن اس نے آپ ﷺ پر درود نہ بھیجا، میں نے کہا: آمین۔“

٦٤٧) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي حَارِثٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ قَالَ: سَمِعْتُ كُرَيْبًا أَبَا رَشْدِينَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه، عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ضَرَّارٍ رضي الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا - وَكَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ، فَحَوَّلَ النَّبِيُّ ﷺ اسْمَهَا، فَسَمَّاهَا جُوَيْرِيَةَ، فَخَرَجَ وَكَرِهَ أَنْ يَدْخُلَ وَاسْمُهَا بَرَّةَ. ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهَا بَعْدَ مَا تَعَالَى النَّهَارُ، وَهِيَ فِي مَجْلِسِهَا، فَقَالَ: ((مَا زِلْتِ فِي مَجْلِسِكَ؟ لَقَدْ قُلْتَ بَعْدَكَ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَوْ وَزَنْتَ بِكَلِمَاتِكَ وَزَنْتَهُنَّ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ، وَمِدَادَ - أَوْ مَدَدَ - كَلِمَاتِهِ)).

قَالَ مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي حَارِثٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ قَالَ: سَمِعْتُ كُرَيْبًا، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ جُوَيْرِيَةَ، وَلَمْ يَقُلْ: عَنْ جُوَيْرِيَةَ إِلَّا مَرَّةً.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سیدہ جویریہ بنت حارث بن ابی ضرار رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ میرے ہاں سے باہر تشریف لے آئے اور ان کا نام بَرَّة تھا، نبی ﷺ نے ان کا نام بدل کر جویریہ رکھا تھا آپ باہر تشریف لے گئے اور اس حالت میں (گھر میں) داخل ہونا ناگوار سمجھا کہ ان کا نام ہی برہ ہو، پھر آپ دن چڑھنے کے بعد ان کے پاس واپس تشریف لائے اور وہ اپنی جگہ پر اسی طرح بیٹھی تھیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تو برابر اپنی جگہ پر بیٹھی رہی؟ یقیناً میں نے تیرے پاس سے جانے کے بعد تین مرتبہ یہ چار کلمات کہے ہیں اگر تیرے کلمات کے ساتھ ان کا وزن کیا جائے تو یہ کلمات وزن میں بڑھ جائیں گے (وہ کلمات یہ ہیں: ((سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِنَةَ

عَرْشِهِ، وَمَدَادُ كَلِمَاتِهِ)) ”پاکی ہے اللہ تعالیٰ کی اور اس کی تعریف، اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر اور اس کی ذات کی رضا مندی کے برابر اس کے عرش کے وزن کے برابر اور اس کے کلمات کی تعداد کے برابر۔“

ایک دوسری روایت میں ہے سیدنا ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے باہر تشریف لے گئے۔ اس روایت کو سفیان بن عیینہ نے کئی بار بیان کیا مگر صرف ایک بار کہا کہ جویریہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

٦٤٨ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اسْتَعِيدُوا بِاللَّهِ مِنْ جَهَنَّمَ، اسْتَعِيدُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، اسْتَعِيدُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ، اسْتَعِيدُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمُحْيَا وَالْمَمَاتِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جہنم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو، قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو، دجال کے فتنے سے اللہ کی پناہ مانگو، زندگی اور موت کے فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔“

٢٨٢۔ بَابُ دُعَاءِ الرَّجُلِ عَلَى مَنْ ظَلَمَهُ

مظلوم کا ظالم کے لیے بددعا کرنا

٦٤٩ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي سَمْعِي وَبَصَرِي، وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَيْنِ مِنِّي، وَانصُرْنِي عَلَى مَنْ ظَلَمَنِي، وَأَرِنِي مِنْهُ ثَارِي)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: ((اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي سَمْعِي وَبَصَرِي، وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَيْنِ مِنِّي، وَانصُرْنِي عَلَى مَنْ ظَلَمَنِي، وَأَرِنِي مِنْهُ ثَارِي)) ”اے اللہ! میرے کانوں اور میری آنکھوں کو درست رکھ اور انہیں میری طرف سے وارث بنا (یعنی آخری دم تک انہیں صحیح رکھ) اور اس شخص کے خلاف میری مدد کر جو مجھ پر ظلم کرے اور مجھے اس سے انتقام لے کر دکھادے۔“

٦٥٠ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ مَتَّعْنِي بِسَمْعِي وَبَصَرِي، وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَيْنِ مِنِّي، وَانصُرْنِي عَلَى عَدُوِّي، وَأَرِنِي مِنْهُ ثَارِي)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: ((اللَّهُمَّ مَتَّعْنِي بِسَمْعِي وَبَصَرِي، وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَيْنِ مِنِّي، وَانصُرْنِي عَلَى عَدُوِّي، وَأَرِنِي مِنْهُ ثَارِي)) ”اے اللہ! مجھے میرے کانوں اور میری آنکھوں سے فائدہ پہنچا اور انہیں میری طرف سے وارث بنا اور میرے دشمن کے خلاف میری مدد کر اور مجھے اس سے انتقام لے کر دکھادے۔“

٦٤٨ صحیح مسلم: ٥٨٨؛ جامع الترمذی: ٣٦٠٤۔ ٦٤٩ [صحیح] مسند البزار: ٣١٩٤۔

٦٥٠ [صحیح] مسند البزار: ٣١٩٣؛ المستدرک للحاکم: ٥٢٣/١۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

٦٥١) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ بْنُ أَشِيمِ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي ﷺ قَالَ: كُنَّا نَعْدُو إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَيَجِيءُ الرَّجُلُ وَتَجِيءُ الْمَرْأَةُ فَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ أَقُولُ إِذَا صَلَّيْتُ؟ فَيَقُولُ: ((قُلِ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ، وَارْحَمْنِيْ، وَاهْدِنِيْ، وَارْزُقْنِيْ، فَقَدْ جَمَعْتَ لَكَ ذُنُوبَكَ وَآخِرَتَكَ)).

حَدَّثَنَا عَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي وَلَمْ يَذْكُرْ: ((إِذَا صَلَّيْتَ)) وَتَابَعَهُ عَبْدُ الْوَاحِدِ، وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ.

جناب سعد بن طارق بن اشیم اشجعی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے بیان کیا کہ ہم صبح سویرے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ کبھی کوئی آدمی آجاتا اور کبھی کوئی عورت آجاتی تو وہ کہتا: اے اللہ کے رسول! جب میں نماز پڑھوں تو کیا دعا کروں؟ آپ ﷺ فرماتے یہ کہو: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ، وَارْحَمْنِيْ، وَاهْدِنِيْ، وَارْزُقْنِيْ)) ”اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے، مجھے رزق عطا فرما۔ یقیناً ان کلمات نے تیری دنیا اور تیری آخرت جمع کر دی ہے۔“

دوسری سند میں جناب ابو مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے بھی یہ روایت اپنے والد سے سنی لیکن انھوں نے یہ الفاظ بیان نہیں کیے کہ ”جب میں نماز پڑھوں۔“ جناب عبدالواحد اور یزید بن ہارون رضی اللہ عنہما نے اس کی متابعت کی ہے۔

۲۸۳۔ بَابُ مَنْ دَعَا بِطَوْلِ الْعُمُرِ

جس نے دراز عمری کی دعا کی

٦٥٢) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مَوْلَى أُمِّ قَيْسٍ ابْنَةِ مَخْصَنٍ، عَنْ أُمِّ قَيْسٍ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا: ((مَا قَالَتْ: طَالَ عُمْرُهَا؟))، وَلَا نَعْلَمُ امْرَأَةً عُمِرَتْ مَا عُمِرَتْ. سیدہ ام قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے میرے متعلق فرمایا: ”یہ عورت کیا کہتی ہے؟ اس کی عمر لمبی ہو جائے! (ابو حسن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) ہم کسی عورت کو نہیں جانتے جسے اس جیسی عمر دی گئی ہو۔“

٦٥٣) حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ سِنَانٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْخُلُ عَلَيْنَا - أَهْلَ الْبَيْتِ - فَدَخَلَ يَوْمًا فَدَعَا لَنَا، فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ ﷺ خُوَيْدُمُكَ، أَلَا تَدْعُو لَهُ؟ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ، وَأَطْلُ حَيَاتَهُ، وَاغْفِرْ لَهُ)). فَدَعَا لِيْ بِثَلَاثٍ، فَذَنْتُ مِائَةً وَثَلَاثَةً، وَإِنَّ ثَمَرَتِي لَتَطْعَمُ فِي السَّنَةِ مَرَّتَيْنِ، وَطَالَتْ حَيَاتِي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ مِنَ النَّاسِ، وَأَرْجُو الْمَغْفِرَةَ.

٦٥١) صحيح مسلم: ١٢٦٩٧ سنن ابن ماجه: ٣٨٤٥-

٦٥٢) [ضعيف] مسند أحمد: ٦/٣٥٦، سنن النسائي: ١٨٨٢-

٦٥٣) صحيح البخاري: ٦٣٤٤؛ صحيح مسلم: ٦٦٠-

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ہمارے گھر تشریف لایا کرتے تھے ایک دن تشریف لائے تو ہمارے لیے دعا فرمائی، ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: آپ کا چھوٹا سا خادم، کیا آپ اس کے لیے دعا نہیں فرماتے؟ آپ ﷺ نے دعا فرمائی: ”اے اللہ! اس کے مال اور اس کی اولاد میں کثرت عطا فرما، اس کی زندگی دراز فرما اور اس کی مغفرت فرما۔“ آپ ﷺ نے میرے لئے تین چیزوں کی دعا فرمائی تھی چنانچہ میں (اپنی اولاد میں سے) ایک سوتیلے (بچے) تو دفن کر چکا ہوں اور میرے (باغ کے) پھل سال میں دو بار کھائے جاتے ہیں اور میری عمر اتنی لمبی ہو چکی ہے کہ میں لوگوں سے شرمانے لگا ہوں اور مجھے مغفرت کی بھی امید ہے۔

۲۸۴۔ بَابُ: مَنْ قَالَ: يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَعْجَلْ

جس نے یہ کہا کہ بندے کی دعا قبول کی جاتی ہے جب تک وہ جلد بازی نہ کرے

۶۵۴ حَدَّثَنَا أَبُو الِیْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ۔ وَكَانَ مِنَ الْفُرَّاءِ وَأَهْلِ الْفِقْهِ۔ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ، يَقُولُ: دَعَاْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول کی جاتی ہے جب تک وہ جلد بازی نہ کرے، (یعنی یوں نہ کہے کہ میں نے دعا کی لیکن میری دعا قبول نہیں ہوئی۔“

۶۵۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ، أَنَّ رِبْعَةَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَدْعُ يائِسًا أَوْ قَطِيعَةً رَحِمًا، أَوْ يَسْتَعْجِلُ فَيَقُولُ: دَعَاْتُ فَلَا أَرَى يُسْتَجَبُ لِي، فَيَدْعُ الدُّعَاءَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول کی جاتی ہے جب تک وہ کسی گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے یا جلد بازی نہ کرے کہ یوں کہنے لگے: میں نے دعا کی لیکن مجھے قبول ہوتی نظر نہیں آئی اور پھر (مایوس ہو کر) دعا کرنا چھوڑ چھوڑ دے۔“

۲۸۵۔ بَابُ: مَنْ تَعَوَّذَ بِاللَّهِ مِنَ الْكَسَلِ

جس نے کاہلی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگی

۶۵۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ

۶۵۴ صحیح البخاری: ۶۳۴۰؛ صحیح مسلم: ۲۷۳۵۔ ۶۵۵ [صحیح] صحیح مسلم: ۲۷۳۵۔

۶۵۶ [حسن] مسند أحمد: ۱۸۵/۲۔

جَدَّهِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُسَلِ وَالْمَغْرَمِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ)).

جناب عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا (عبد اللہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُسَلِ وَالْمَغْرَمِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ)) "اے اللہ! میں کاہلی اور تاوان سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں جہنم کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"

٦٥٧ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَعَوَّذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَشَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ زندگی اور موت کے شر سے، قبر کے عذاب سے اور مسیح دجال کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرتے تھے۔

٢٨٦ - بَابُ: مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ

جو اللہ تعالیٰ سے سوال نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوتا ہے

٦٥٨ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ صَبِيحٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ يَغْضَبْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اللہ تعالیٰ سے سوال نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوتا ہے۔"

٦٥٨ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْخُوَزِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اس (اللہ) سے سوال نہیں کرتا وہ (اللہ) اس پر ناراض ہوتا ہے۔"

٦٥٩ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

٦٥٧ [صحيح] صحيح البخاري: ١٣٧٧؛ صحيح مسلم: ٢٧٠٦.

٦٥٨ [حسن] سنن ابن ماجه: ٣٨٢٧؛ المستدرک للحاکم: ١/ ٤٩١.

٦٥٨ [حسن] مسند أحمد: ٢/ ٤٤٢؛ جامع الترمذی: ٣٣٧٣.

٦٥٩ صحيح البخاري: ٦٣٣٨؛ صحيح مسلم: ٢٦٧٨.

((إِذَا دَعَوْتُمُ اللَّهَ فَأَعِزُّوهُ فِي الدُّعَاءِ، وَلَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: إِنَّ شَيْئًا قَاعُطِينِي، فَإِنَّ اللَّهَ لَا مُسْتَكْبِرَ لَهُ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرو تو چنگلی کے ساتھ دعا کرو اور تم میں سے کوئی ہرگز یوں نہ کہے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے دے دے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کوئی مجبور کرنے والا نہیں۔“

۶۶۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ قَالَ صَبَاحُ كُلِّ يَوْمٍ، وَمَسَاءُ كُلِّ لَيْلَةٍ ثَلَاثًا تِلْكَ بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّهُ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ، لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ)). وَكَانَ أَصَابُهُ طَرَفٌ مِنَ الْفَالِجِ، فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَقَطِنَ لَهُ، فَقَالَ: إِنَّ الْحَدِيثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ، وَلَكِنِّي لَمْ أَقُلْ ذَلِكَ الْيَوْمَ، لِيَمْضِيَ قَدَرُ اللَّهِ.

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جس نے ہر دن کی صبح کو اور ہر رات کی شام کو تین تین مرتبہ یہ کہا: ((بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّهُ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ، لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ)) ”اللہ کے نام سے ابتدا کرتا ہوں جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔“ تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اس (حدیث کے راوی ابان رضی اللہ عنہ) پر فالج کا حملہ ہوا تھا پس (ایک آدمی حیرت سے) ان کی طرف دیکھنے لگا تو وہ اس کی نظروں کو سمجھ گئے اور فرمایا: حدیث تو بلاشبہ ایسے ہی ہے جیسے میں نے تجھے بیان کی ہے لیکن بات یہ ہے کہ میں نے اس دن یہ دعا نہیں پڑھی تھی (جس دن مجھے فالج ہوا) تاکہ اللہ تعالیٰ کی قضا و قدر نافذ ہو جائے۔

۲۸۷۔ بَابُ: الدُّعَاءُ عِنْدَ الصَّفِّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ

جہاد فی سبیل اللہ میں (دشمن کے) مقابل صف بناتے وقت دعا کرنا

۶۶۱ (ث: ۱۶۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَاعَاتٍ تُفْتَحُ لَهُمَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَقَلَّ دَاعٍ تَرُدُّ عَلَيْهِ دَعْوَتُهُ: حِينَ يَحْضُرُ النِّدَاءُ، وَالصَّفِّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دو گھڑیاں ایسی ہیں جن کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور بہت کم دعا کرنے والے ایسے ہوتے ہیں جن کی دعا رد کی جاتی ہے: اذان کے وقت اور جب اللہ کے رستے میں صف بندی ہو۔

۶۶۰ [حسن] جامع الترمذی: ۳۳۸۸؛ سنن ابن ماجہ: ۳۸۶۹۔

۶۶۱ [صحیح] موطأ امام مالک: ۱۷۸؛ مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۹۲۴۲۔ کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

۲۸۸۔ بَابُ دَعَوَاتِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی کریم ﷺ کی دعائیں

۶۶۲) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ جَبَانَ، عَنْ لَوْلُؤَةَ، عَنْ أَبِي صِرْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ غِنَايَ وَغْنَى مَوْلَايَ)).
سیدنا ابوصرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ غِنَايَ وَغْنَى مَوْلَايَ)) "اے اللہ! میں تجھ سے اپنے غنا کا اور اپنے غلاموں کے غنا کا سوال کرتا ہوں۔"

۶۶۲م) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ مَوْلَى لَهُمْ، عَنْ أَبِي صِرْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

دوسری سند میں بھی سیدنا ابوصرمہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اسی کی مثل بیان کیا ہے۔

۶۶۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ، عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ شَيْبَةَ بْنِ شَكْلٍ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! عَلَّمَنِي دُعَاءَ أَتَنفَعُ بِهِ، قَالَ: ((قُلِ: اللَّهُمَّ عَافِنِي مِنْ شَرِّ سَمْعِي، وَبَصَرِي، وَلِسَانِي، وَقَلْبِي، وَشَرِّ مَنِّي)). قَالَ وَكِيعٌ: مَنِّي، يَعْنِي الزَّنَا وَالْفُجُورَ.

جناب شعیب بن شکل بن حمید رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسی دعا سکھائیے جس سے میں نفع اٹھاؤں، آپ ﷺ نے فرمایا: "تو یہ دعا کیا کر: ((اللَّهُمَّ عَافِنِي مِنْ شَرِّ سَمْعِي، وَبَصَرِي، وَلِسَانِي، وَقَلْبِي، وَشَرِّ مَنِّي))" "اے اللہ! مجھے میرے کانوں، میری آنکھوں، میری زبان، میرے دل اور میری منی کے شر سے عافیت دے۔"

امام وکیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں: منی سے مراد زنا اور فسق و فجور ہے۔

۶۶۴) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرُو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ طَلْحِقِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ أَعِنِّي وَلَا تَعِنْ عَلَيَّ، وَانصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ، وَيَسِّرْ لِي الْهَيْدَى)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: ((اللَّهُمَّ أَعِنِّي وَلَا تَعِنْ عَلَيَّ، وَانصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ، وَيَسِّرْ لِي الْهَيْدَى)) "اے اللہ! میری اعانت فرما اور میرے مقابلہ میں کسی کی اعانت نہ فرما، میری مدد فرما اور میرے مقابلہ میں کسی کی مدد نہ فرما اور میرے لیے ہدایت کو آسان کر دے۔"

۶۶۲ [ضعیف] مسند أحمد: ۴۵۳/۳؛ المعجم الكبير للطبراني: ۲۲/۳۲۹۔ ۶۶۲م [ضعیف]

۶۶۲ [صحیح] سنن أبي داود: ۱۵۵۱؛ جامع الترمذي: ۳۴۹۲؛ سنن النسائي: ۵۴۵۶۔

۶۶۴ [صحیح]

٦٦٥ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ: سَمِعْتُ طَلِيقَ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَذْعُو بِهَذَا: ((رَبِّ اَعْنِي وَلَا تُعِنِّ عَلَيَّ، وَانْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ، وَامْكُرْ لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ، وَيَسِّرْ لِي الْهُدَى، وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ بَغَى عَلَيَّ. رَبِّ اجْعَلْنِي شُكَّارًا لَكَ، ذَكَّارًا رَهَابًا لَكَ، مَطْوَعًا لَكَ، مُخْبِتًا لَكَ، أَوْاهًا مُبِيبًا، تَقَبَّلْ تَوْبَتِي، وَاغْسِلْ حَوْبَتِي، وَأَجِبْ دَعْوَتِي، وَثَبِّتْ حُجَّتِي، وَاهْدِ قَلْبِي، وَسَدِّدْ لِسَانِي، وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ قَلْبِي)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا: ((رَبِّ اَعْنِي وَلَا تُعِنِّ عَلَيَّ، وَانْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ، وَامْكُرْ لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ، وَيَسِّرْ لِي الْهُدَى، وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ بَغَى عَلَيَّ. رَبِّ اجْعَلْنِي شُكَّارًا لَكَ، ذَكَّارًا رَهَابًا لَكَ، مَطْوَعًا لَكَ، مُخْبِتًا لَكَ، أَوْاهًا مُبِيبًا، تَقَبَّلْ تَوْبَتِي، وَاغْسِلْ حَوْبَتِي، وَأَجِبْ دَعْوَتِي، وَثَبِّتْ حُجَّتِي، وَاهْدِ قَلْبِي، وَسَدِّدْ لِسَانِي، وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ قَلْبِي)) "اے اللہ! میری اعانت فرما اور میرے مقابلہ میں کسی کی اعانت نہ فرما، میری مدد فرما، میرے مقابلہ میں کسی کی مدد نہ فرما، میرے لیے اچھی تدبیر فرما اور میرے مقابلہ میں کسی کی تدبیر کو کامیاب نہ فرما، میرے لیے ہدایت کو آسان فرما دے اور اس کے خلاف میری مدد فرما جو مجھ پر زیادتی کرے۔ اے میرے رب! مجھے اپنا بہت زیادہ شکر گزار، اپنا ذکر کرنے والا، تجھ سے ڈرنے والا، تیری بہت زیادہ فرمانبرداری کرنے والا، تیری طرف رجوع کرنے والا، عاجزی کرنے والا، متوجہ ہونے والا بنا دے، میری توبہ قبول فرما، میرے گناہوں کو دھو دے، میری دعا قبول فرما، میری حجت قائم فرما اور میرے دل کو ہدایت دے اور میری زبان کو درست فرما دے اور میرے دل سے میل کچیل نکال دے۔"

٦٦٦ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ قَالَ، قَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الْمَنَبَرِ: ((إِنَّهُ لَا مَنَعَ لِمَا أُعْطِيَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعَ اللَّهُ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْهُ الْجَدُّ، وَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفْقَهُهُ فِي الدِّينِ)) سَمِعْتُ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى هَذِهِ الْأَعْوَادِ. جناب محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے منبر پر یہ دعا کی: ((إِنَّهُ لَا مَنَعَ لِمَا أُعْطِيَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعَ اللَّهُ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْهُ الْجَدُّ)) "بے شک اے اللہ! جو کچھ تو عطا فرمائے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک دے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی بزرگی والے کو تیرے مقابلے میں اس کی بزرگی فائدہ نہیں دے سکتی اور جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ رکھتا ہے اسے دین کی سمجھ دے دیتا ہے۔" (سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے یہ کلمات نبی کریم ﷺ سے (منبر کی) انہی لکڑیوں پر سنے ہیں۔

حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ، نَحْوَهُ.

٦٦٥ [صحیح] سنن أبی داود: ١٥١١؛ جامع الترمذی: ٣٥٥١؛ سنن أبی داود: ١٥١٠۔

٦٦٦ [صحیح] موطأ امام مالک: ٢٦٢٣؛ مسند أحمد: ٩٢/٤۔ کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

دوسری سند: ہمیں موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ہمیں عبدالواحد نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ہمیں عثمان بن حکیم نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ہمیں محمد بن کعب نے بیان کیا انھوں نے کہا کہ میں نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح سنا ہے۔
 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ، سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ، نَحْوَهُ.

تیسری سند: ہمیں محمد بن ثنیٰ نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ہمیں یحییٰ نے بیان کیا وہ ابن عجلان سے وہ محمد بن کعب سے انھوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح سنا۔

٦٦٧ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَبْرِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَوْفَقَ الدُّعَاءِ أَنْ يَقُولَ: اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي، وَأَنَا عَبْدُكَ، ظَلَمْتُ نَفْسِي، وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي، لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، رَبِّ اغْفِرْ لِي)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”سب سے موافق دعایہ ہے کہ بندہ کہے: ((اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي، وَأَنَا عَبْدُكَ، ظَلَمْتُ نَفْسِي، وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي، لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، رَبِّ اغْفِرْ لِي))“ اے اللہ! تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں میں نے اپنی جان پر ظلم کیا، میں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں، تیرے سوا گناہوں کو کوئی معاف نہیں کر سکتا، اے میرے رب! مجھے بخش دے۔“

٦٦٨ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُشَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو قَطَنٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ - يَعْنِي عَبْدِ الْعَزِيزِ - عَنْ قُدَامَةَ بْنِ مُوسَى، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْعُو: ((اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي، وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي، وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَحْمَةً لِي مِنْ كُلِّ سُوءٍ))، أَوْ كَمَا قَالَ. سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: ((اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي، وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي، وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَحْمَةً لِي مِنْ كُلِّ سُوءٍ))“ اے اللہ! میرے لیے اس دین کو سنوار دے جو میرے معاملات کا تحفظ ہے، میرے لیے میری دنیا کو سنوار دے جس میں میری معاش ہے، میری موت کو میرے لیے ہر برائی سے رحمت بنا دے۔“ یا جیسے آپ ﷺ نے فرمایا۔

٦٦٩ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي حَسَنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُمَيٌّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ، وَدَرْكِ الشَّقَاءِ، وَسُوءِ الْقَضَاءِ، وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ. قَالَ سُفْيَانُ: فِي الْحَدِيثِ ثَلَاثٌ، زِدْتُ أَنَا وَاحِدَةً، لَا أَدْرِي أَيُّهُنَّ.

٦٦٧ [ضعيف] مسند أحمد: ٢/٥١٥ -

٦٦٨ صحيح مسلم: ٢٧٢٠ -

٦٦٩ صحيح البخاري: ٦٣٤٧ -

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ آزمائش کی سختی بدبختی کے تسلط بری تقدیر اور دشمنوں کی خوشی سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ سفیان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حدیث میں تین باتیں تھیں، میں نے ایک زیادہ کر دی مجھے یاد نہیں رہا کہ وہ کون سی ہے۔
 (۶۷۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْخَمْسِ: مِنَ الْكَسَلِ، وَالْبُخْلِ، وَسَوْءِ الْكِبَرِ، وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ.
 سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ پانچ چیزوں سے پناہ مانگا کرتے تھے: کالہی سے، بخل اور برے بڑھاپے سے، سینے کے فتنے اور عذابِ قبر سے۔

(۶۷۱) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)).
 سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)) "اے اللہ! میں بے بسی، کالہی، بزدلی، سخت بڑھاپے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"

(۶۷۲) حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَضَلَعِ الدِّينِ، وَعَلَبَةِ الرَّجَالِ)).
 سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَضَلَعِ الدِّينِ، وَعَلَبَةِ الرَّجَالِ)) "اے اللہ! میں غم، بے بسی اور کالہی، بزدلی اور کنجوسی، قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غلبے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"

(۶۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، إِنَّكَ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَالْمُؤَخِّرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ))
 سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی دعاؤں میں سے یہ دعا بھی تھی: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، إِنَّكَ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَالْمُؤَخِّرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ)) "اے اللہ!

(۶۷۰) [ضعیف] سنن أبی داود: ۱۵۳۹، سنن النسائي: ۵۴۴۶۔

(۶۷۱) صحيح البخاري: ۶۳۶۷، صحيح مسلم: ۲۷۰۶۔

(۶۷۲) صحيح البخاري: ۶۳۶۹، جامع الترمذي: ۳۴۸۴۔ (۶۷۳) صحيح | مسند أحمد: ۲/۲۹۱۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

مجھے معاف کر دے جو (گناہ) میں نے پہلے کیے اور جو بعد میں کیے اور جو میں نے چھپ کر کیے اور جو میں نے اعلانیہ کیے، تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے بلاشبہ تو ہی مقدم (آگے بڑھانے والا) ہے اور مؤخر (پیچھے ہٹانے والا) ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔“

(۶۷۴) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُو: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى، وَالْعَفَافَ، وَالْغِنَى)). وَقَالَ أَصْحَابُنَا، عَنْ عَمْرِو: ((وَالْتَقَى)).

سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى، وَالْعَفَافَ، وَالْغِنَى)) ”اے اللہ! بے شک میں آپ سے ہدایت، پاک دامنی اور غنا کا سوال کرتا ہوں۔“ اور ہمارے بعض ساتھیوں نے جناب عمرو رضی اللہ عنہ سے ((وَالْتَقَى)) ”اور تقویٰ“ کا لفظ بھی روایت کیا ہے۔

(۶۷۵) (ث: ۱۶۱) حَدَّثَنَا بَيَّانٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزَنٍ قَالَ: سَمِعْتُ شَيْخًا يُنَادِي بِأَعْلَى صَوْتِهِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ لَا يَخْلُطُهُ شَيْءٌ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا الشَّيْخُ؟ قِيلَ: أَبُو الدَّرْدَاءِ ﷺ.

جناب ثمامہ بن حزن بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک شیخ کو بلند آواز سے یہ فرماتے ہوئے سنا: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ لَا يَخْلُطُهُ شَيْءٌ)) ”اے اللہ! بے شک میں اس شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس میں کوئی چیز مخلوط نہ ہو۔ میں نے پوچھا: یہ شیخ کون ہیں؟ جواب دیا گیا کہ یہ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۶۷۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ مَجْرَافَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي بِالْقَلْجِ وَالْبَرْدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ، كَمَا يُطَهَّرُ الثُّوبُ الدَّنَسُ مِنَ الْوَسْخِ)). ثُمَّ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، مِلْءَ السَّمَاءِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ)).

سیدنا عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: ((اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي بِالْقَلْجِ وَالْبَرْدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ، كَمَا يُطَهَّرُ الثُّوبُ الدَّنَسُ مِنَ الْوَسْخِ)) ”اے اللہ! مجھے برف، اولوں اور ٹھنڈے پانی کے ذریعہ پاک صاف کر دے جیسے میلا کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔ پھر فرماتے: ((اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، مِلْءَ السَّمَاءِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ)) ”اے اللہ! اے ہمارے رب! آپ ہی کے لیے آسمان کے بھراؤ جتنی زمین کے بھراؤ جتنی اور اس کے بعد جو تو چاہے اس کے بھراؤ جتنی تعریفیں ہیں۔“

(۶۷۷) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ

(۶۷۴) صحیح مسلم: ۲۷۲۱؛ جامع الترمذی: ۳۴۸۹۔ (۶۷۵) [صحیح] مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۹۵۴۰۔

(۶۷۶) [صحیح] جامع الترمذی: ۳۵۴۷۔

(۶۷۷) [صحیح] صحیح مسلم: ۲۶۹۰؛ مسند احمد: ۲۰۸/۳۔

يُكْثِرُ أَنْ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ: ((اللَّهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ)). قَالَ شُعْبَةُ: فَذَكَرْتُهُ لِقَتَادَةَ، فَقَالَ: كَانَ أَنَسٌ يَدْعُو بِهِ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اکثر یہ دعا فرمایا کرتے تھے: ((اللَّهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ)) ”اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔“ شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ روایت قتادہ رضی اللہ عنہ سے ذکر کی تو انہوں نے کہا کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ یہ دعا کیا کرتے تھے اور اسے مرفوع بیان نہیں کرتے تھے۔

٦٧٨ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ -يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ- عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْفَقْلَةِ وَالذَّلَّةِ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أَظْلَمَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْفَقْلَةِ وَالذَّلَّةِ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أَظْلَمَ)) ”اے اللہ! میں فقر، قلت اور ذلت سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں اس بات سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے۔“

٦٧٩ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ قَدَعَا بِدُعَاءٍ كَثِيرٍ لَمْ نَحْفَظْهُ، فَقُلْنَا: دَعَوْتَ بِدُعَاءٍ لَا نَحْفَظُهُ؟ فَقَالَ: ((سَأَتَّبِعُكُمْ بِشَيْءٍ يَجْمَعُ ذَلِكَ كُلَّهُ لَكُمْ: اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِمَّا سَأَلَكَ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ، وَنَسْتَعِيدُكَ مِمَّا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ، اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمُسْتَعَانُ، وَعَلَيْكَ الْبَلَاءُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ)). أَوْ كَمَا قَالَ.

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس تھے کہ آپ ﷺ نے بہت سی دعائیں کی جنہیں ہم یاد نہیں کر سکتے تھے ہم نے عرض کیا: آپ نے ایسی دعائیں فرمائیں ہیں جنہیں ہم یاد نہیں کر سکتے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”ابھی میں تمہیں ایسی دعا بتاؤں گا جو تمہارے لیے اس سب کو جمع کر دے گی (وہ یہ ہے): ((اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِمَّا سَأَلَكَ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ، وَنَسْتَعِيدُكَ مِمَّا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ، اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمُسْتَعَانُ، وَعَلَيْكَ الْبَلَاءُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ))“ اے اللہ! ہم بے شک تجھ سے ان چیزوں کا سوال کرتے ہیں جن کا سوال تیرے نبی محمد ﷺ نے تجھ سے کیا اور ان چیزوں سے تیری پناہ مانگتے ہیں جن سے تیرے نبی محمد نے تیری پناہ مانگی، اے اللہ! تجھ ہی سے مدد کی درخواست ہے اور تجھ تک ہی ہماری رسائی ہے اور گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت صرف اللہ ہی کی توفیق سے ہے۔“

یا چاہیے آپ ﷺ نے فرمایا۔

٦٨٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ)).

جناب عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ)) "اے اللہ! میں مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور دوزخ کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"

٦٨١) (ث: ١٦٢) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ، عَنْ نَصْرِ بْنِ أَبِي الْأَشْعَثِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﷺ يَقُولُ: اللَّهُمَّ قِنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي، وَبَارِكْ لِي فِيهِ، وَاخْلُفْ عَلَيَّ كُلَّ غَائِبَةٍ بِخَيْرٍ.

جناب سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ یہ دعا کیا کرتے تھے: ((اللَّهُمَّ قِنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي، وَبَارِكْ لِي فِيهِ، وَاخْلُفْ عَلَيَّ كُلَّ غَائِبَةٍ بِخَيْرٍ)) "اے اللہ! جو رزق تو نے مجھے دے رکھا ہے اس پر مجھے قناعت نصیب فرما اور میرے لیے اس میں برکت فرما اور مجھے ہر غائب چیز کا بھلائی کے ساتھ بدلہ عطا فرما۔"

٦٨٢) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ: ((اللَّهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَفِنَا عَذَابَ النَّارِ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے: ((اللَّهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَفِنَا عَذَابَ النَّارِ)) "اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔"

٦٨٣) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُوْفْيَانَ، وَيزيد، عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ: ((اللَّهُمَّ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ آتِنَا عَلَى دِينِكَ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ یہ کثرت سے دعا کیا کرتے تھے: ((اللَّهُمَّ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ آتِنَا عَلَى دِينِكَ)) "اے اللہ! اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ۔"

٦٨٤) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ أَسْلَمَ يُقَالُ لَهُ: مَجْرَأَةُ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو: ((اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ، وَمِلْءُ مَا

٦٨٠) [حسن] مسند أحمد: ١٨٥/٢ - ٦٨١ [ضعيف] المستدرک للحاکم: ١/٥١٠ -

٦٨٢) صحيح البخاري: ٦٣٨٩، سنن أبي داود: ١٥١٩ -

٦٨٣) [صحيح] مسند أحمد: ١١٢/٣، جامع الترمذي: ٢١٤٠ -

٦٨٤) صحيح مسلم: ٥٨٩، سنن النسائي: ١٠٦٦ -

سُئِلَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي بِالْبَرْدِ وَالتَّلَجِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ، اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ، وَتَقْنِي كَمَا يَقْنِي الثُّوبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ)).

سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: ((اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ، وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي بِالْبَرْدِ وَالتَّلَجِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ، اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ، وَتَقْنِي كَمَا يَقْنِي الثُّوبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ)) "اے اللہ! سب تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں آسمانوں کے بھراؤ جتنی اور زمین کے بھراؤ جتنی اور اس کے بعد جو تو چاہے اس کے بھراؤ جتنی، اے اللہ! مجھے اولوں، برف اور ٹھنڈے پانی سے پاک کر دے، اے اللہ! مجھے گناہوں سے پاک کر دے اور مجھے ایسا صاف کر دے جیسے سفید کپڑا میل پچھل سے صاف کیا جاتا ہے۔"

٦٨٥ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُفْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ، وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ، وَفُجْأَةِ نِقْمَتِكَ، وَجَمِيعِ سَخِطِكَ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ بھی تھی: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ، وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ، وَفُجْأَةِ نِقْمَتِكَ، وَجَمِيعِ سَخِطِكَ)) "اے اللہ! میں تیری نعمت کے چھن جانے سے، تیری دی ہوئی عافیت کے پھر جانے سے، تیری اچانک گرفت سے اور تیری ہر قسم کی ناراضی سے پناہ مانگتا ہوں۔"

٢٨٩ - بَابُ: الدُّعَاءُ عِنْدَ الْغَيْثِ وَالْمَطَرِ

بارش کے وقت کی دعا

٦٨٦ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْمُقْدَامِ بْنِ شَرِيحِ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَى نَاشِئًا فِي أَفْقٍ مِنْ أَفَاقِ السَّمَاءِ، تَرَكَ عَمَلَهُ - وَإِنْ كَانَ فِي صَلَاةٍ - ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِ، فَإِنْ كَشَفَهُ اللَّهُ حِمْدَ اللَّهِ، وَإِنْ مَطَرَتْ قَالَ: ((اللَّهُمَّ سَيِّئًا نَافِعًا)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب آسمان کے کناروں میں سے کسی کنارے پر بادل دیکھتے تو اپنا کام چھوڑ دیتے اگرچہ نماز میں ہی کیوں نہ ہوتے پھر بادل کی طرف متوجہ ہو جاتے اگر بادل چلے جاتے تو آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے اور اگر بارش ہوتی تو یہ دعا فرماتے ((اللَّهُمَّ سَيِّئًا نَافِعًا)) "اے اللہ! اسے موسلا دار اور نفع والی بنا دے۔"

٦٨٥ صحیح مسلم: ٢٧٣٩؛ سنن أبی داود: ١٥٤٥؛ المستدرک للحاکم: ١/ ٥٣١۔

٦٨٦ صحیح البخاری: ١٠٣٢؛ سنن أبی داود: ٥٠٩٩؛ سنن النسائی: ١٥٢٣؛ سنن ابن ماجہ: ٣٨٨٩۔

۲۹۰۔ بَابُ: الدُّعَاءُ بِالمَوْتِ

موت کی دعا کرنے کے بیان میں

۶۸۷) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ: أَتَيْتُ خَبَّابًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَقَدْ اخْتَوَى سَبْعًا، وَقَالَ: لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَانَا أَنْ نَدْعُو بِالمَوْتِ لَدَعَوْتُ.

جناب قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا خباب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، انہوں نے اپنے جسم پر گرم لوہے سے سات داغ لگائے ہوئے تھے، انہوں نے کہا: اگر نبی ﷺ نے ہمیں موت کی دعا مانگنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں اپنے لیے ضرور موت کی دعا کرتا۔

۲۹۱۔ بَابُ: دَعَوَاتُ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کی دعائیں

۶۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ: ((رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي، وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي كُلِّهِ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطَايَا كُلِّهِ، وَعَمْدِي وَجَهْلِي وَهَزْلِي، وَكُلُّ ذَلِكَ عِنْدِي. اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)).

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: ((رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي، وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي كُلِّهِ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطَايَا كُلِّهِ، وَعَمْدِي وَجَهْلِي وَهَزْلِي، وَكُلُّ ذَلِكَ عِنْدِي. اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)) "اے میرے رب! بخش دیجیے میری خطا، میری جہالت، میرے کاموں میں میری بے اعتدالی اور وہ بھی جن کا تجھ سے زیادہ علم ہے۔ اے اللہ! میری تمام خطائیں معاف کر دے جو عموماً کی ہوں، جو نادانی سے کی ہوں، جو مزاق میں کی ہوں، یہ سب مجھ (سے صادر ہوئی) ہیں۔ اے اللہ! میرے وہ گناہ بھی بخش دے جو میں نے پہلے کیے جو بعد میں کیے جو میں نے چھپ کر کیے اور جو اعلانِ نبیہ کیے تو ہی مقدم (آگے بڑھانے والا) ہے اور تو ہی مؤخر (پیچھے ہٹانے والا) ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔"

۶۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ،

۶۸۷) صحيح البخاري: ۵۶۷۲؛ صحيح مسلم: ۲۶۸۱۔

۶۸۸) صحيح البخاري: ۱۶۳۹۸؛ صحيح مسلم: ۲۷۱۹۔

۶۸۹) صحيح البخاري: ۶۳۹۹۔

عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي مُوسَى، وَأَبِي بُرْدَةَ - أَحْسِبُهُ - عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي هَزْلِي وَجَدِّي، وَخَطَايَا وَعَمْدِي، وَكُلَّ ذَلِكَ عِنْدِي)).

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي هَزْلِي وَجَدِّي، وَخَطَايَا وَعَمْدِي، وَكُلَّ ذَلِكَ عِنْدِي)) ”بخش دیجیے میری خطا، میری جہالت اور میرے کاموں میں میری بے اعتدالی اور وہ بھی جن کا تجھے مجھ سے زیادہ علم ہے، اے اللہ! میرا ٹھٹھا مذاق، میری بے جا سنجیدگی، میری بھول چوک اور میرے جان بوجھ کر کیے ہوئے گناہ معاف کر دے اور یہ سب مجھ (سے صادر ہوئے) ہیں۔“

٦٩٠ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ حَيَوَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَقِيْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ، سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبْلِيَّ، عَنِ الصَّنَابِجِيِّ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَخَذَ بِيَدِي النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((يَا مُعَاذُ!))، قُلْتُ: لَبَّيْكَ، قَالَ: ((إِنِّي أَحِبُّكَ))، قُلْتُ: وَأَنَا وَاللَّهِ أَحِبُّكَ، قَالَ: ((أَلَا أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ تَقُولُهَا فِي ذُبْرِ كُلِّ صَلَاحٍ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ((قُلْ: اللَّهُمَّ اَعْنِي عَلَى ذِكْرِكَ، وَشُكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ)).

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ”اے معاذ!“ میں نے عرض کیا: لبیک! (میں حاضر ہوں) آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔“ میں نے عرض کیا: اور اللہ کی قسم! میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ بتاؤں جنہیں تو ہر نماز کے بعد پڑھ لیا کر؟“ میں نے عرض کیا: ہاں، (ارشاد فرمائیے) آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ پڑھا کر: ((اللَّهُمَّ اَعْنِي عَلَى ذِكْرِكَ، وَشُكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ))“ اے اللہ! اپنے ذکر، اپنے شکر اور اپنی بہترین عبادت کرنے پر میری مدد فرما۔“

٦٩١ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، وَخَلِيفَةُ قَالََا: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ أَبِي الْوَرْدِ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ: الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ صَاحِبُ الْكَلِمَةِ؟)) فَسَكَتَ، وَرَأَى أَنَّهُ هَجَمَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى شَيْءٍ كَرِهَهُ، فَقَالَ: ((مَنْ هُوَ؟ فَلَمْ يَقُلْ إِلَّا صَوَابًا)) فَقَالَ رَجُلٌ: أَنَا، أَرْجُو بِهَا الْخَيْرَ، فَقَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أَرَأَيْتَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ مَلَكًا يَتَنَبَّؤُونَ أَنَّهُمْ يَرَفَعُهَا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ)).

سیدنا ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے پاس یہ کلمات کہے: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ)) ”اللہ ہی کے لیے ہیں ایسی تمام تعریفیں جو کثرت سے، پاکیزہ اور بابرکت ہوں۔“ نبی ﷺ نے فرمایا: ”یہ کلمات کہنے والا کون ہے؟“ وہ آدمی خاموش رہا اور سمجھا کہ اس نے کوئی ایسی بات کہہ دی ہے جو رسول اللہ ﷺ کو

ناگوار گزری ہے۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ”وہ آدمی کون ہے؟ اس نے ٹھیک بات ہی کہی ہے۔“ ایک آدمی نے کہا: میں ان کلمات کے بدلے خیر کی توقع رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں نے تیرہ فرشتوں کو دیکھا جو ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہے تھے کہ ان میں سے کون ان کلمات کو اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہلے لے جاتا ہے۔“

۶۹۲ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ الْخَلَاءَ قَالَ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْغَيَابِ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب بیت الخلا جانے کا ارادہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْغَيَابِ)) ”اے اللہ! میں خبیث جنوں اور خبیث جنیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

۶۹۳ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ: ((غُفْرَانَكَ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ جب بیت الخلا سے واپس تشریف لاتے تو کہتے: ((غُفْرَانَكَ)) ”اے اللہ! میں تجھ سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں۔“

۶۹۴ حَدَّثَنَا إِسْرَاهِيمُ بْنُ الْمُسَدِّرِ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سُلَيْمٍ الصَّوَّافُ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ زَيَْادٍ الْخَرَّاطُ، عَنْ كُرَيْبِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَلِّمُنَا هَذَا الدُّعَاءَ، كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ: ((أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ہمیں یہ دعا ایسے سکھایا کرتے تھے جیسے قرآن کی کوئی سورت سکھایا کرتے تھے: ((أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ)) ”اے اللہ! میں جہنم کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں، قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں، مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں، زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور قبر کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

۶۹۵ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ كُرَيْبِ،

۶۹۲ صحیح البخاری: ۱۴۲؛ صحیح مسلم: ۳۷۵۔

۶۹۳ [صحیح] جامع الترمذی: ۷؛ سنن أبی داود: ۳۰؛ سنن ابن ماجہ: ۳۰۰۔

۶۹۴ صحیح مسلم: ۵۹۰؛ سنن ابن ماجہ: ۳۸۴۰؛ موطأ امام مالک: ۵۷۳۔

۶۹۵ صحیح البخاری: ۶۳۱۶؛ صحیح مسلم: ۷۶۳۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه قَالَ: بَيْتٌ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَتَى حَاجَتَهُ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ، ثُمَّ قَامَ فَأَتَى الْقِرْبَةَ فَأَطْلَقَ شِنَاقَهَا، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءَ ابْنِ وَضُوءَ بَيْنَ، لَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ أَبْلَغَ، فَصَلَّى، فَقُمْتُ فَتَمَطَّيْتُ كَرَاهِيَةً أَنْ يَرَى أَنِّي كُنْتُ أَرْقَبُهُ، فَتَوَضَّأْتُ، فَقَامَ يُصَلِّي، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَأَخَذَ بِأُذُنِي فَأَذَارَنِي عَنْ يَمِينِهِ، فَتَنَامْتُ صَلَاتَهُ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ - وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ - فَأَذَنَهُ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ، فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ، وَكَانَ فِي دُعَائِهِ: ((اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا، وَفِي بَصَرِي نُورًا، وَفِي سَمْعِي نُورًا، وَعَنْ يَمِينِي نُورًا، وَعَنْ يَسَارِي نُورًا، وَفَوْقِي نُورًا، وَتَحْتِي نُورًا، وَأَمَامِي نُورًا، وَخَلْفِي نُورًا، وَأَعْظِمْ لِي نُورًا)). قَالَ كُرَيْبٌ: وَسَبْعًا فِي التَّائِبَاتِ. فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ وَلَدِ الْعَبَّاسِ: فَحَدَّثَنِي بِهِنَّ، فَذَكَرَ: عَصَبِي، وَلَحْمِي، وَدَمِي، وَشَعْرِي، وَبَشْرِي، وَذَكَرَ خَصْلَتَيْنِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنی خالہ ام المومنین سیدہ ميمونة کے ہاں رات گزار دی ﷺ (رات کو) اٹھے اور اپنی حاجت کو تشریف لے گئے پھر آپ نے اپنے چہرے اور ہاتھوں کو دھویا اور پھر سو گئے، کچھ دیر بعد پھر اٹھے اور مشکیزہ کے پاس تشریف لائے اس کا تسمہ کھولا پھر وضو کیا (اور وضو کرتے ہوئے) نہ زیادہ پانی بہایا اور نہ پانی کے استعمال میں کمی کی، پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھی پھر میں بھی اٹھ گیا اور انگڑائی لی کہ کہیں آپ یہ نہ سمجھ لیں کہ میں آپ کی وجہ سے بیدار ہوا ہوں پھر میں نے بھی وضو کیا اور نماز کے لیے کھڑا ہو گیا، میں آپ کی بائیں طرف کھڑا ہوا آپ نے میرا کان پکڑا اور گھما کر مجھے اپنی دائیں طرف کھڑا کر دیا، آپ کی رات کی تیرہ رکعات کی نماز پوری ہو گئی پھر آپ لیٹ گئے اور سو گئے یہاں تک کہ خرائے لینے لگے، جب آپ سو جاتے تھے تو خرائے لیتے تھے، پھر سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے آپ کو نماز فجر کی اطلاع دی چنانچہ آپ ﷺ نے نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا، آپ کی دعا میں یہ الفاظ بھی تھے: ((اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا، وَفِي بَصَرِي نُورًا، وَفِي سَمْعِي نُورًا، وَعَنْ يَمِينِي نُورًا، وَعَنْ يَسَارِي نُورًا، وَفَوْقِي نُورًا، وَتَحْتِي نُورًا، وَأَمَامِي نُورًا، وَخَلْفِي نُورًا، وَأَعْظِمْ لِي نُورًا)) "اے اللہ! میرے دل میں نور کر دے، میری آنکھ میں نور کر دے، میرے کان میں نور کر دے میرے دائیں طرف نور کر دے، میرے بائیں طرف نور کر دے، میرے اوپر نور کر دے، میرے نیچے نور کر دے، میرے آگے نور کر دے، میرے پیچھے نور کر دے اور میرے لیے بڑا نور کر دے۔" جناب کریم ﷺ (راوی حدیث) فرماتے ہیں کہ اور سات چیزیں صندوق میں ہیں پھر میں اولاد عباس میں سے ایک آدمی سے ملا تو انہوں نے مجھے ان کے متعلق بیان کیا کہ عَصَبِي، وَلَحْمِي، وَدَمِي، وَشَعْرِي، وَبَشْرِي (میرے پٹھوں، میرے گوشت، میرے خون، میرے چمڑے میں نور کر دے) اور اس نے دو اور چیزوں کا بھی ذکر کیا۔

٦٩٦ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَادٍ أَبِي هُبَيْرَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ، فَصَلَّى فَقَضَى صَلَاتَهُ، يُثْنِي عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ يَكُونُ فِي آخِرِ كَلَامِهِ:

((اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي نُورًا فِي قَلْبِي، وَاجْعَلْ لِي نُورًا فِي سَمْعِي، وَاجْعَلْ لِي نُورًا فِي بَصَرِي، وَاجْعَلْ لِي نُورًا عَنْ يَمِينِي، وَنُورًا عَنْ شِمَالِي، وَاجْعَلْ لِي نُورًا مِنْ بَيْنَ يَدَيَّ، وَنُورًا مِنْ خَلْفِي، وَزِدْنِي نُورًا، وَزِدْنِي نُورًا، وَزِدْنِي نُورًا))

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب رات کو قیام کرتے تو نماز پوری کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی ثناء بیان فرماتے ایسی ثناء جو اس کی ذات کے لائق ہے پھر آپ کے کلام کے آخر میں یہ دعا ہوتی: ((اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي نُورًا فِي قَلْبِي، وَاجْعَلْ لِي نُورًا فِي سَمْعِي، وَاجْعَلْ لِي نُورًا فِي بَصَرِي، وَاجْعَلْ لِي نُورًا عَنْ يَمِينِي، وَنُورًا عَنْ شِمَالِي، وَاجْعَلْ لِي نُورًا مِنْ بَيْنَ يَدَيَّ، وَنُورًا مِنْ خَلْفِي، وَزِدْنِي نُورًا، وَزِدْنِي نُورًا، وَزِدْنِي نُورًا)) ”اے اللہ! میرے لیے میرے دل میں نور کر دے، میرے لیے میرے کان میں نور کر دے، میرے لیے میری آنکھ میں نور کر دے، میرے لیے میرے دائیں جانب نور کر دے، میرے بائیں طرف نور کر دے، میرے آگے نور کر دے، میرے پیچھے نور کر دے، میرے لیے نور زیادہ کر دے، میرے لیے نور زیادہ کر دے، میرے لیے نور زیادہ کر دے۔“

٦٩٧ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ طَاوُوسِ الْيَمَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ قَالَ: ((اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ قِيَامُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، أَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ الْحَقُّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ. اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أُنَبِّتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاعْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَآخَرْتُ، وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ، أَنْتَ إِلَهِي، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ)).

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب آدمی رات کو نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو یہ دعا فرماتے: ((اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ قِيَامُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، أَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ الْحَقُّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ. اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أُنَبِّتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاعْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَآخَرْتُ، وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ، أَنْتَ إِلَهِي، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ)) ”اے اللہ! تیرے لیے ہی تمام تعریفیں ہیں تو آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے ان سب کا نور ہے، تیرے لیے ہی تمام تعریفیں ہیں تو آسمان و زمین کو قائم رکھنے والا ہے، اور تیرے لیے ہی تمام تعریفیں ہیں تو آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے ان کا رب ہے، تو حق ہے، تیرا وعدہ حق ہے، تیری ملاقات حق ہے، جنت حق ہے، دوزخ حق ہے، قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں تیرا فرمانبردار ہوں میں تجھ پر ایمان لایا، میں نے تجھ پر بھروسہ کیا، میں نے تیری طرف رجوع کیا، تیری قوت سے میں نے (دشمنوں سے) جھگڑا کیا اور تجھی کو میں نے حاکم بنایا لہذا مجھے معاف کر دے جو (گناہ) میں نے پہلے کیے اور بعد میں کیے، چھپ کر کیے اور اعلانیہ کیے تو میرا معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔“

٦٩٨) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ خَبَابٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُو: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَآهْلِي، وَاسْتُرْ عَوْرَتِي، وَآمِنْ رَوْعَتِي، وَاحْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْ، وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي، وَعَنْ يَسَارِي، وَمَنْ قَوْفِي، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَآهْلِي، وَاسْتُرْ عَوْرَتِي، وَآمِنْ رَوْعَتِي، وَاحْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْ، وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي، وَعَنْ يَسَارِي، وَمَنْ قَوْفِي، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي)) "اے اللہ! میں آپ سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! بے شک میں تجھ سے اپنے دین اور اپنے اہل میں عافیت کا سوال کرتا ہوں، تو میرے عیوب پر پردہ ڈال دے، مجھے خوف سے امن بخش، میرے آگے سے، میرے پیچھے سے، میرے دائیں طرف سے، میرے بائیں طرف سے، میرے اوپر سے میری حفاظت فرما اور میں اس بات سے تیری پناہ میں آتا ہوں کہ میں اپنے نیچے سے ہلاک کر دیا جاؤں۔"

٦٩٩) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ رِفَاعَةَ الزُّرْقِيُّ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ وَانْكَفَأَ الْمُشْرِكُونَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اسْتَوْأُوا حَتَّى أَتِيَّ عَلَى رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ))، فَصَارُوا خَلْفَهُ صُفُوفًا، فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ، اللَّهُمَّ لَا قَابِضَ لِمَا بَسَطْتَ، وَلَا مُقَرَّبَ لِمَا بَاعَدْتَ، وَلَا مُبَاعِدَ لِمَا قَرَّبْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ. اللَّهُمَّ ابْسُطْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَرِزْقِكَ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ النِّعِمَ الْمُقِيمَ الَّذِي لَا يَحُولُ وَلَا يَزُولُ. اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ النِّعِمَ يَوْمَ الْعَيْلَةِ، وَالْأَمْنَ يَوْمَ الْخَوْفِ، اللَّهُمَّ عَائِذًا بِكَ مِنْ سُوءِ مَا أَعْطَيْتَنَا، وَسُرِّ مَا مَنَعْتَ مِنَّا. اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْإِيمَانَ، وَزَيِّنْهُ فِي قُلُوبِنَا، وَكَرِّهْ إِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ، وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِينَ. اللَّهُمَّ تَوَكَّلْنَا مُسْلِمِينَ، وَأَخْبِنَا مُسْلِمِينَ، وَالْحَقْنَا بِالصَّالِحِينَ، غَيْرَ خَرَايَا وَلَا مَفْتُونِينَ. اللَّهُمَّ قَاتِلِ الْكُفْرَةَ الَّتِي يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِكَ، وَيَكْدِبُونَ رُسُلَكَ، وَاجْعَلْ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ. اللَّهُمَّ قَاتِلِ الْكُفْرَةَ الَّتِي أَوْتُوا الْكِتَابَ، إِلَهَ الْحَقِّ)). قَالَ عَلِيُّ بْنُ حَزْمٍ: وَسَمِعْتُهُ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَشَّارٍ، وَأَسْنَدُهُ وَلَا أَجِبُهُ بِهِ.

جناب عبید بن رفاعہ زرقی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ جب احد کا دن تھا اور مشرکین منتشر ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے صحابہ سے فرمایا: "برابر ہو جاؤ تاکہ میں اپنے رب کی ثابیان کروں۔" صحابہ کرام نے آپ کے پیچھے صفیں بنالیں تو آپ نے یہ دعا فرمائی: ((اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ، اللَّهُمَّ لَا قَابِضَ لِمَا بَسَطْتَ، وَلَا مُقَرَّبَ لِمَا

بَاعَدْتُ، وَلَا مُبَاعِدَ لِمَا قَرَّبْتُ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتُ، وَلَا مَانِعَ لِمَا أُعْطِيتُ. اللَّهُمَّ ابْسُطْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَرِزْقِكَ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ النِّعِمَ الْمُقِيمَ الَّذِي لَا يَحُولُ وَلَا يَزُولُ. اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ النِّعِمَ يَوْمَ الْعِيلَةِ، وَالْأَمْنِ يَوْمَ الْخَوْفِ، اللَّهُمَّ عَائِدًا بِكَ مِنْ سُوءِ مَا أُعْطَيْنَا، وَشَرِّ مَا مَنَعْتَ مِنَّا. اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْإِيمَانَ، وَزَيِّنْهُ فِي قُلُوبِنَا، وَكِّرْهُ إِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ، وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِينَ. اللَّهُمَّ تَوْفِّقْنَا مُسْلِمِينَ، وَأَحْنِنا مُسْلِمِينَ، وَالْحَقْنَا بِالصَّالِحِينَ، غَيْرَ خَرَابَا وَلَا مَفْتُونِينَ. اللَّهُمَّ قَاتِلِ الْكُفْرَةَ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِكَ، وَيَكْذِبُونَ رُسُلَكَ، وَاجْعَلْ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ. اللَّهُمَّ قَاتِلِ الْكُفْرَةَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ، إِلَهَ الْحَقِّ)) "اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں، اے اللہ! اسے کوئی لپیٹنے والا نہیں جسے تو پھیلا دے۔ اور اسے کوئی قریب کرنے والا نہیں جسے تو دور کر دے اور اسے کوئی دور کرنے والا نہیں جسے تو قریب کر دے۔ اور اسے کوئی دینے والا نہیں جسے تو نہ دے اور اس سے کوئی روکنے والا نہیں جسے تو عطا کر دے۔ اے اللہ! ہم پر اپنی برکتوں، اپنی رحمت، اپنے فضل اور اپنے رزق کو پھیلا دے۔ اے اللہ! بے شک میں تجھ سے ایسی دائمی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو نہ منتقل ہو اور نہ زائل ہو۔ اے اللہ! میں تجھ سے تنگدستی کے دن نعمت کا اور خوف کے دن امن کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس چیز کی برائی سے جو تو نے ہمیں عطا کی اور اس چیز کے شر سے جو تو نے ہم سے روک دی۔ اے اللہ! ہمارے لیے ایمان کو محبوب بنا دے اور اسے ہمارے دلوں میں مزین فرما دے اور کفر و فسق اور نافرمانی کو ہمارے نزدیک مکروہ بنا دے اور ہمیں ہدایت والوں میں سے بنا دے، اے اللہ! تو ہمیں اسلام پر موت دے اور اسلام پر زندہ رکھ اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ بغیر کسی رسوائی اور بغیر فتنے میں مبتلا ہوئے ملا دے، اے اللہ! کافروں پر لعنت کر جو تیرے راستے سے روکتے ہیں اور تیرے رسولوں کو جھڑاتے ہیں اور ان پر سخت مصیبت اور اپنا عذاب نازل فرما۔ اے اللہ! ان کافروں پر بھی لعنت کر جنہیں ہم سے پہلے کتاب دی گئی۔ اے معبود! برحق (ہماری دعا قبول فرما)۔ "علی رضی اللہ عنہ (راوی حدیث) نے کہا: اور میں نے اسے محمد بن بشار سے بھی سنا ہے اور انھوں نے اس کی سند بھی بیان کی ہے لیکن میں اسے ہمیشہ بیان نہیں کرتا۔

۲۹۲۔ بَابُ: اَلدَّعَاءُ عِنْدَ الْكَرْبِ

مصیبت کے وقت دعا کرنا

۷۰۰ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُو عِنْدَ الْكَرْبِ: ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ مصیبت کے وقت یہ دعا کیا کرتے تھے: ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ

الْحَلِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ)) "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عظمت والا اور حلم والا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں اور زمین اور عرش عظیم کا رب ہے۔"

(۷۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَلِيلِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ، أَنَّهُ قَالَ لِأَبِيهِ ﷺ: يَا أَبَتِ! إِنِّي أَسْمَعُكَ تَدْعُو كُلَّ غَدَاةٍ: ((اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي، اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي، اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ))، تُعِيدُهَا ثَلَاثًا حِينَ تُمْسِي، وَحِينَ تُصْبِحُ ثَلَاثًا، وَتَقُولُ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ))، تُعِيدُهَا ثَلَاثًا حِينَ تُمْسِي، وَحِينَ تُصْبِحُ ثَلَاثًا، فَقَالَ: نَعَمْ، يَا بَنِي! سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بِهِنَّ، وَأَنَا أَحِبُّ أَنْ أَسْتَنْ بِسُنَّتِهِ. قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((دَعَوَاتُ الْمَكْرُوبِ: اللَّهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو، فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ)).

جناب عبدالرحمن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے اپنے والد سے عرض کیا: اے ابا جان! بے شک میں آپ کو ہر صبح یہ دعا کرتے ہوئے سنتا ہوں: ((اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي، اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي، اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ)) "اے اللہ! مجھے میرے بدن میں عافیت دے، اے اللہ! مجھے میرے کانوں میں عافیت دے، اے اللہ! مجھے میری آنکھوں میں عافیت دے۔" آپ صبح و شام تین تین بار یہ دعا کرتے اور آپ یہ دعا بھی کرتے: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ)) "اے اللہ! بے شک میں کفر اور فقر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! بے شک میں عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، بلاشبہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔" آپ اسے بھی صبح و شام تین تین بار پڑھتے ہیں۔ فرمایا: ہاں، میرے بیٹے! میں نے نبی ﷺ کو یہ کلمات کہتے ہوئے سنا ہے اور میں آپ کی سنت پر عمل کرنا پسند کرتا ہوں (پھر) کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: "بے چینی میں مبتلا شخص کی یہ دعا ہے: ((اللَّهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو، فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ))" "اے اللہ! میں تیری رحمت کی امید رکھتا ہوں لہذا اپلک جھپکنے کے برابر بھی مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کرنا اور میرے تمام امور کو درست فرما دے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔"

(۷۰۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْخَطَّابِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي رَاشِدُ أَبُو مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ﷺ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ: ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ، اللَّهُمَّ اصْرِفْ شَرَّهُ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ بے چینی کے وقت یہ دعا کیا کرتے تھے: ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ، اللَّهُمَّ أَصْرِفْ شَرَّهُ)) ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عظمت والا اور حلم والا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عرش عظیم کا رب ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں کا رب ہے، زمین کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے، اے اللہ! اس (بے چینی) کے شر کو مجھ سے پھیر دے۔“

۲۹۳۔ بَابُ: الدُّعَاءُ عِنْدَ الاسْتِخَارَةِ

دعائے استخارہ کا بیان

(۷۰۴) حَدَّثَنَا مُطَرَفُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو الْمُصَنَّبِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَلِّمُنَا الْإِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كَالسُّورَةِ مِنَ الْقُرْآنِ: ((إِذَا هُمْ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ. اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي، وَمَعَاشِي، وَعَاقِبَةِ أُمْرِي - أَوْ قَالَ: فِي عَاجِلِ أُمْرِي - وَآجِلِهِ، فَاقْدُرْهُ لِي، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي، وَمَعَاشِي، وَعَاقِبَةِ أُمْرِي - أَوْ قَالَ: عَاجِلِ أُمْرِي - وَآجِلِهِ، فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ، وَاقْدِرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ رَضَيْتُ، وَيُسَمَّى حَاجَتَهُ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ہمیں معاملات کے بارے میں استخارہ اس طرح سکھاتے تھے جیسے قرآن کی سورت سکھاتے تھے (فرمایا کرتے): ”جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نماز پڑھے، پھر یہ دعا پڑھے: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ. اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي، وَمَعَاشِي، وَعَاقِبَةِ أُمْرِي - وَآجِلِهِ، فَاقْدُرْهُ لِي، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي، وَمَعَاشِي، وَعَاقِبَةِ أُمْرِي - وَآجِلِهِ، فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ، وَاقْدِرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ رَضَيْتُ)) ”اے اللہ! بے شک میں تیرے علم کے ذریعے تجھ سے خیر مانگتا ہوں اور تیری قدرت کے ذریعے تجھ سے قدرت مانگتا ہوں اور تیرے فضل عظیم کا تجھ سے سوال کرتا ہوں، بلاشبہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا، تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیب کی باتوں کو خوب جاننے والا ہے۔ اے اللہ! تو جانتا ہے کہ اگر واقعی یہ کام میرے لیے، میرے دین، میرے معاش اور میرے انجام کار“ یا فرمایا: ”میرے کام کی جلدی میں۔ اور اس کی دیر میں بہتر ہے تو اس کو میرے لیے مقدر فرما اور تو جانتا ہے کہ اگر یہ کام میرے لیے،

میرے دین، میرے معاش، میرے انجام کار یا فرمایا: ”میرے کام کے جلدی آنے اور اس کی دیر میں نقصان و شر ہے تو اس کو مجھ سے اور مجھ کو اس سے دور فرما اور میرے لیے خیر کو مقدر فرما جہاں کہیں بھی ہو، پھر مجھے اس پر راضی فرما دے۔ اور وہ اپنی حاجت کا نام لے۔“

(۷۰۴) حَدَّثَنَا إِسْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَمْرَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ - مَسْجِدِ الْفَتْحِ - يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الثَّلَاثَاءِ وَيَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ، فَاسْتَجِيبَ لَهُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ مِنْ يَوْمِ الْأَرْبَعَاءِ. قَالَ جَابِرٌ: وَلَمْ يَنْزِلْ بِي أَمْرٌ مَهُمٌّ غَائِظٌ إِلَّا تَوَخَّيْتُ تِلْكَ السَّاعَةَ، فَدَعَوْتُ اللَّهَ فِيهِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ، إِلَّا عَرَفْتُ الْإِجَابَةَ.

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مسجد الفتح میں رسول اللہ ﷺ نے پیر، منگل اور بدھ کے دن دعا فرمائی، آپ کی دعا بدھ کے دن دو نمازوں کے درمیان قبول ہوئی۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کبھی مجھے کوئی اہم کام پیش آیا تو میں نے (دعا کرنے کے لیے) اسی وقت کا دھیان کیا اور اسی وقت میں بدھ کے دن دو نمازوں کے درمیان میں نے دعا کی تو میں نے اپنی دعا کو قبول ہوتے پہچان لیا۔

(۷۰۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَلْفَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَدَعَا رَجُلٌ فَقَالَ: يَا بَدِيعَ السَّمَاوَاتِ! يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ! إِنِّي أَسْأَلُكَ. فَقَالَ ﷺ: ((اتَدْرُونَ بِمَا دَعَا؟ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، دَعَا اللَّهَ بِاسْمِهِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَحَابَ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا ایک آدمی نے دعا کرتے ہوئے یوں کہا: ((يَا بَدِيعَ السَّمَاوَاتِ! يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ! إِنِّي أَسْأَلُكَ)) ”اے آسمانوں کو بے مثال پیدا کرنے والے! اے ہمیشہ رہنے والے! اے قائم رہنے والے! بے شک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔“ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو اس نے کس چیز کے ساتھ دعا کی ہے؟ مجھے اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اس نے اللہ کے اس نام کے ساتھ دعا کی ہے کہ جب اس کے ذریعہ دعا کی جائے تو وہ ضرور قبول فرماتا ہے۔“

(۷۰۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: عَلَّمَنِي دُعَاءَ أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي، قَالَ: ((قُلِ: اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا، وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاعْفُرْ لِي مِنْ عِنْدِكَ مَغْفِرَةً، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ)).

(۷۰۴) [حسن] شعب الإيمان للبيهقي: ۳۸۷۴۔

(۷۰۵) [صحيح] مسند أحمد: ۳/۱۵۸؛ سنن أبي داود: ۱۴۹۵۔

(۷۰۶) صحيح البخاري: ۷۳۸۸؛ صحيح مسلم: ۲۷۰۵۔
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے عرض کیا: آپ مجھے ایسی دعا سکھائیے جو میں اپنی نماز میں پڑھوں، آپ ﷺ نے فرمایا: کہو: ((اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا، وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاعْفِرْ لِي مِنْ عِنْدِكَ مَغْفِرَةً، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ)) "اے اللہ! بے شک میں نے اپنی جان پر ظلم کیے، ظلم بھی بہت زیادہ اور تیرے سوا گناہوں کو کوئی بخشتے والا نہیں، لہذا تو اپنے پاس سے میری مغفرت فرما بلاشبہ تو بخشتے والا رحم کرنے والا ہے۔"

۲۹۴۔ بَابُ: الْدُّعَاءُ إِذَا خَافَ السُّلْطَانَ

جب بادشاہ کا ڈر ہو (تو کیا پڑھے)

(۷۰۷) (ت: ۱۶۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ ابْنُ عُقْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَارِثَ بْنَ سُوَيْدٍ يَقُولُ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِذَا كَانَ عَلَى أَحَدِكُمْ إِمَامٌ يَخَافُ تَغَطُّرَ سَهْ أَوْ ظُلْمَهُ، فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ، وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، كُنْ لِي جَارًا مِنْ فُلَانٍ بَنِي فُلَانٍ، وَأَحْزَابِهِ مِنْ خَلْقِكَ، أَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَوْ يَطْغَى، عَزَّ جَارُكَ، وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ.

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں کسی پر کوئی ایسا حاکم مسلط ہو جائے جس کے غضب اور ظلم سے وہ ڈرتا ہو تو اسے یہ دعا کرنی چاہیے: ((اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ، وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، كُنْ لِي جَارًا مِنْ فُلَانٍ بَنِي فُلَانٍ، وَأَحْزَابِهِ مِنْ خَلْقِكَ، أَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَوْ يَطْغَى، عَزَّ جَارُكَ، وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ)) "اے اللہ! اے ساتوں آسمانوں کے رب اور عرش عظیم کے رب! تو فلاں بن فلاں سے اور اس کی جماعت سے جو تیری مخلوق میں سے ہیں میرا رفیق بن جا اس بات سے کہ ان میں سے کوئی مجھ پر زیادتی کرے یا سرکشی کرے، تیرا رفیق قوی ہوتا ہے، تیری تعریف بڑی ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔"

(۷۰۸) (ت: ۱۶۴) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، عَنِ مِثَالِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِذَا أَتَيْتَ سُلْطَانًا مَهِيًا، تَخَافُ أَنْ يَسْطُورَ بِكَ، فَقُلْ: اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَعَزُّ مِنْ خَلْقِهِ جَمِيعًا، اللَّهُ أَعَزُّ مِمَّا أَخَافُ وَأَحْذَرُ، وَأَعُوذُ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ - الْمُنْمِسِكِ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ أَنْ يَقَعْنَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ - مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فُلَانٍ، وَجُنُودِهِ وَاتِّبَاعِهِ وَأَشْيَاعِهِ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ، اللَّهُمَّ كُنْ جَارًا لِي مِنْ شَرِّهِمْ، جَلَّ ثَنَاؤُكَ، وَعَزَّ جَارُكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ. ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

(۷۰۷) [صحیح] مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۹۱۷۶؛ المعجم الكبير للطبراني: ۹۷۹۵۔

(۷۰۸) [صحیح] مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۹۱۷۷؛ المعجم الكبير للطبراني: ۱۰۵۹۹۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب تو ایسے بیت ناک بادشاہ کے پاس آئے جس کے حملے کا تجھے خوف ہو تو یہ دعا کر: ((اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَعَزُّ مِنْ خَلْقِهِ جَمِيعًا، اللَّهُ أَعَزُّ مِمَّا أَحَافُ وَأَحْذَرُ، وَأَعُوذُ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ - الْمُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ السَّبْعَ أَنْ يَقَعْنَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ - مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فَلَانٍ، وَجُنُودِهِ وَاتِّبَاعِهِ وَأَشْيَاعِهِ مِنَ الْجِنَّ وَالْإِنْسِ، اللَّهُمَّ كُنْ جَارًا لِي مِنْ شَرِّهِمْ، جَلَّ ثَنَاؤُكَ، وَعَزَّ جَارُكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ))

”اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ اپنی ساری مخلوق سے زیادہ قوی ہے، اللہ اس سے بھی زیادہ قوی ہے جس سے میں ڈرتا ہوں اور بچتا ہوں اور میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو ساتوں آسمانوں کو اس بات سے روکے ہوئے ہے کہ وہ اس کی اجازت کے بغیر ہی زمین پر گر پڑیں۔ تیرے فلاں بندے اور اس کے لشکروں اور اس کی پیروی کرنے والوں اور اس کے گروہوں کے شر سے خواہ جنات میں سے ہوں یا انسانوں میں سے، اے اللہ! تو ان کے شر سے میرا رفیق ہو جا، تیری تعریف بڑی ہے اور تیرا رفیق قوی ہے اور تیرا نام بابرکت ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔“ تین مرتبہ یہ دعا پڑھے۔

(۷۰۹) (ت: ۱۶۵) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا سُكَيْنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ قَيْسٍ، أَخْبَرَنِي أَبِي، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَنْ نَزَلَ بِهِ هَمٌّ أَوْ كَرْبٌ أَوْ خَافَ مِنْ سُلْطَانٍ، فَدَعَا بِهَذِهِ لَاءِ اسْتَجِيبَ لَهُ: أَسْأَلُكَ بِلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، رَبُّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ، وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، وَأَسْأَلُكَ بِلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، رَبُّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ، وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ، وَأَسْأَلُكَ بِلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، رَبُّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَالْأَرْضَيْنِ السَّبْعِ وَمَا فِيهِنَّ، إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، ثُمَّ سَلَّ اللَّهُ حَاجَتَكَ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس شخص کو کوئی رنج، غم، یا کوئی تکلیف پہنچے یا وہ کسی بادشاہ سے خائف ہو تو وہ ان کلمات کے ساتھ دعا کرے اس کی یہ دعا قبول کی جائے گی: ((أَسْأَلُكَ بِلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، رَبُّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ، وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، وَأَسْأَلُكَ بِلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، رَبُّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ، وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ، وَأَسْأَلُكَ بِلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، رَبُّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَالْأَرْضَيْنِ السَّبْعِ وَمَا فِيهِنَّ، إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)) ”(اے اللہ!) میں لا الہ الا انت کے ذریعہ تجھ سے سوال کرتا ہوں (تو) ساتوں آسمانوں کا رب ہے اور عرش عظیم کا رب ہے اور لا الہ الا انت کے ذریعہ تجھ سے سوال کرتا ہوں (تو) ساتوں آسمانوں کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے اور میں لا الہ الا انت کے ذریعہ تجھ سے سوال کرتا ہوں تو ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کا اور جو کچھ ان میں ہے، ان سب کا رب ہے بلاشبہ تو ہر چیز پر قادر ہے۔“ پھر اپنی حاجت کا سوال کرے۔

۲۹۵۔ بَابُ مَا يُدْخَرُ لِلدَّاعِي مِنَ الْجَزْرِ وَالثَّوَابِ

دعا مانگنے والے کے لیے جو اجر و ثواب ذخیرہ کیا جاتا ہے

(۷۱۰) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ أَسَامَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْمُتَوَكِّلِ

النَّاجِي قَالَ: قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُو لَيْسَ بِإِيَّامٍ وَلَا بِقَطِيعَةٍ رَحِمَ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِحْدَى ثَلَاثٍ: إِمَّا أَنْ يُعَجِّلَ لَهُ دَعْوَتَهُ، وَإِمَّا أَنْ يَذْخِرَهَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ، وَإِمَّا أَنْ يَذْفَعَ عَنْهُ مِنَ الشُّوْءِ مِثْلَهَا))، قَالَ: إِذَا نُكِّرَ، قَالَ: ((اللَّهُ أَكْثَرُ)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: ”جب کوئی مسلمان ایسی دعا کرتا ہے جس میں نہ گناہ کی بات ہو اور نہ قطع رحمی کی تو اللہ تعالیٰ اسے تین چیزوں میں سے ایک چیز ضرور عطا فرماتا ہے: یا تو اس کی دعا جلد ہی قبول فرما لیتا ہے یا اس دعا کو اس کے لیے آخرت میں ذخیرہ بنا لیتا ہے اور یا اس سے اس دعا کے برابر کوئی برائی دور فرما دیتا ہے۔“ ایک صحابی نے کہا: پھر تو ہم زیادہ دعائیں کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ بھی بہت زیادہ دینے والا ہے۔“

(۷۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ شَيْبَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الْفُذَيْنِكَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْهَبٍ، عَنْ عَمِّهِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَنْصِبُ وَجْهَهُ إِلَى اللَّهِ يَسْأَلُهُ مَسْأَلَةً، إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهَا، إِمَّا عَجَّلَهَا لَهُ فِي الدُّنْيَا، وَإِمَّا ذَخَرَهَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مَا لَمْ يُعَجِّلْ))، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا عَجَّلَتْهُ؟ قَالَ: ((يَقُولُ: دَعَوْتُ، وَدَعَوْتُ، وَلَا أَرَاهُ يُسْتَجَابُ لِي)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی مومن اللہ کی طرف چہرہ پھیر کر اس سے سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے وہی چیز عطا فرما دیتا ہے یا تو وہ دنیا میں ہی اسے وہ چیز جلد عطا فرما دیتا ہے یا آخرت میں اس کے لیے ذخیرہ کر لیتا ہے جب تک وہ جلد بازی نہ کرے۔“ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جلد بازی کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ یہ کہنے لگے کہ میں نے دعا کی، میں نے دعا کی لیکن میں اسے اپنے حق میں قبول ہوتا ہوا نہیں دیکھ رہا۔“

۲۹۶۔ بَابُ فَضْلِ الدَّعَاءِ

دعا کی فضیلت کا بیان

(۷۱۲) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ مِنَ الدَّعَاءِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دعا سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی چیز مکرم نہیں۔“

(۷۱۳) حَدَّثَنَا خَلِيفَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَشْرَفُ الْعِبَادَةِ الدَّعَاءُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”سب سے زیادہ شرف والی عبادت، دعا ہے۔“

(۷۱۱) صحيح البخاري: ۶۳۴۰؛ مسند أحمد: ۴۴۸/۲؛ المستدرک للحاکم: ۱/۴۹۷۔

(۷۱۲) [حسن] صحيح ابن حبان: ۸۷۰؛ جامع الترمذی: ۳۳۷۰؛ سنن ابن ماجه: ۳۸۲۹۔

(۷۱۳) [ضعيف]

(۷۱۴) حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيد قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ ذَرٍّ، عَنْ يُسَيْعٍ، عَنِ الثُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الدُّعَاءَ هُوَ الْعِبَادَةُ))، ثُمَّ قَرَأَ: «ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ» (۴۰/ غافر: ۶۰).

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”بے شک دعا ہی عبادت ہے۔“ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ”تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔“

(۷۱۵) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنِ الْمُبَارَكِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ: أَيُّ الْعِبَادَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((دُعَاءُ الْمَرْءِ لِنَفْسِهِ)).

سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سی عبادت افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی کا اپنے لیے دعا کرنا۔“

(۷۱۶) حَدَّثَنَا عَبَّاسُ النَّرْسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ قَالَ: سَمِعْتُ مَعْقِلَ بْنَ يَسَّارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ((يَا أَبَا بَكْرٍ! لِلشِّرْكِ فِيكُمْ أَحْقَى مِنْ ذَيْبِ النَّمْلِ))، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَهَلِ الشِّرْكَ إِلَّا مَنْ جَعَلَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لِلشِّرْكِ أَحْقَى مِنْ ذَيْبِ النَّمْلِ، إِلَّا أَذْلَكَ عَلَى شَيْءٍ إِذَا قُلْتَهُ ذَهَبَ عَنْكَ قَلِيلُهُ وَكَثِيرُهُ؟)) قَالَ: ((قُلِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَشْرِكَ بِكَ وَأَنَا أَعْلَمُ، وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ)).

سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابوبکر! شرک تم لوگوں میں چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے۔“ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے کے علاوہ بھی کوئی شرک ہوتا ہے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”مجھے اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، شرک چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ پوشیدہ ہوتا ہے۔ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جب تم اسے پڑھ لو گے تو تھوڑا یا زیادہ (شرک) تم سے جاتا رہے گا۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کہو: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَشْرِكَ بِكَ وَأَنَا أَعْلَمُ، وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ))“ اے اللہ! میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ تیرے ساتھ شرک کروں اور مجھے علم ہو اور میں اس بات کی تجھ سے معافی چاہتا ہوں جو میرے علم میں نہ ہو۔“

۲۹۷: بَابُ: الدُّعَاءُ عِنْدَ الرِّيحِ

ہوا (آندھی) کے وقت کی دعا

(۷۱۷) حَدَّثَنَا خَلِيفَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى - هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ - عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(۷۱۴) [صحیح] مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۹۱۶۷؛ سنن ابی داؤد: ۱۴۷۹۔

(۷۱۵) [ضعیف] مسند البزار: ۳۱۷۴؛ المستدرک للحاکم: ۵۴۳/۱۔

(۷۱۶) [صحیح] مسند ابی یعلیٰ: ۵۵؛ جمل اليوم والليلة لابن السني: ۲۸۷۔

(۷۱۷) [صحیح] مسند ابی یعلیٰ: ۲۸۹۸؛ الدعاء للطبرانی: ۹۶۹۔

قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا هَاجَتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ قَالَ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا أُرْسَلْتُ بِهِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أُرْسَلْتُ بِهِ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تیز ہوا چلتی تھی تو نبی ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا أُرْسَلْتُ بِهِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أُرْسَلْتُ بِهِ)) "اے اللہ! میں تجھ سے اس خیر کا سوال کرتا ہوں جس چیز کے ساتھ اسے بھیجا گیا ہے اور اس چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس شر کے ساتھ اسے بھیجا گیا ہے۔"

(۷۱۸) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ سَلَمَةَ ﷺ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اشْتَدَّتْ الرِّيحُ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ لَا فِئْحَا، لَا عَقِيمًا)).

سیدنا سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب تیز ہوا چلتی تھی تو نبی ﷺ فرماتے: ((اللَّهُمَّ لَا فِئْحَا، لَا عَقِيمًا)) "اے اللہ! بارش برسانے والی ہو، بانجھ نہ ہو۔"

۲۹۸۔ بَابُ لَا تَسْبُوا الرِّيحَ

ہوا کو برا نہ کہو

(۷۱۹) (ث: ۱۶۶) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِيزَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ﷺ قَالَ: لَا تَسْبُوا الرِّيحَ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا مَا تَكْرَهُونَ فَقُولُوا: اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ الرِّيحِ، وَخَيْرَ مَا فِيهَا، وَخَيْرِ مَا أُرْسَلْتُ بِهِ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ الرِّيحِ، وَشَرِّ مَا فِيهَا، وَشَرِّ مَا أُرْسَلْتُ بِهِ.

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہوا کو برا بھلا مت کہو جب تم ایسی چیز دیکھو جسے تم ناپسند کرتے ہو تو یہ دعا کیا کرو: ((اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ الرِّيحِ، وَخَيْرَ مَا فِيهَا، وَخَيْرِ مَا أُرْسَلْتُ بِهِ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ الرِّيحِ، وَشَرِّ مَا فِيهَا، وَشَرِّ مَا أُرْسَلْتُ بِهِ)) "اے اللہ! بے شک ہم تجھ سے اس ہوا کی بھلائی کا سوال کرتے ہیں اور اس بھلائی کا جو اس کے اندر ہے اور اس بھلائی کا جس کے ساتھ اسے بھیجا گیا ہے اور ہم اس ہوا کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں اور اس شر سے جو اس کے اندر ہے اور اس شر سے جس کے ساتھ اسے بھیجا گیا ہے۔"

(۷۲۰) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي ثَابِتُ الزَّرْقِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ ﷺ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الرِّيحُ مِنْ رُوحِ اللَّهِ، تَأْتِي بِالرَّحْمَةِ وَالْعَذَابِ، فَلَا تَسْبُوهَا، وَلَكِنْ سَلُوا اللَّهَ مِنْ خَيْرِهَا، وَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا)).

(۷۱۸) [صحیح] المعجم الكبير للطبراني: ۶۲۹۶۔

(۷۱۹) [صحیح] مصنف ابن أبي شيبة: ۲۹۲۱۹؛ جامع الترمذي: ۲۲۵۲۔

(۷۲۰) [صحیح] مسند أحمد: ۲/۲۵۰، سنن ابن ماجه: ۳۷۲۷۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہے، یہ رحمت اور عذاب کے ساتھ آتی ہے لہذا اسے برا نہ کہو، بلکہ اللہ تعالیٰ سے اس کی بھلائی کا سوال کرو اور اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔“

۲۹۹۔ بَابُ: الدُّعَاءُ عِنْدَ الصَّوَاعِقِ

بجلی کے کڑکنے پر دعا

(۷۲۱) حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو مَطَرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ وَالصَّوَاعِقَ قَالَ: ((اللَّهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ، وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ، وَعَافِنَا قَبْلَ ذَلِكَ)).

سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد (عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب بادل گرجنے یا بجلی کڑکنے کی آواز سنتے تو یہ دعا فرماتے: ((اللَّهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ، وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ، وَعَافِنَا قَبْلَ ذَلِكَ)) ”اے اللہ! ہمیں اپنے غصے سے قتل نہ کرنا اور نہ اپنے عذاب کے ذریعے ہمیں ہلاک کرنا اور اس سے پہلے ہی ہمیں عافیت دینا۔“

۳۰۰۔ بَابُ: إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ

جب بادل کی گرج سنے

(۷۲۲) (ث: ۱۶۷) حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَكَمُ قَالَ: حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ إِذَا سَمِعَ صَوْتَ الرَّعْدِ قَالَ: سُبْحَانَ الَّذِي سَبَّحَتْ لَهُ. قَالَ: إِنَّ الرَّعْدَ مَلَكٌ يَنْعِقُ بِالْغَيْثِ، كَمَا يَنْعِقُ الرَّاعِي بِغَنَمِهِ.

جناب عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما جب بادل گرجنے کی آواز سنتے تو یہ دعا فرماتے: ((سُبْحَانَ الَّذِي سَبَّحَتْ لَهُ)) ”پاک ہے وہ ذات جس کی اس نے تسبیح کی۔ (اور) فرمایا: بے شک رعد ایک فرشتہ ہے جو بارش کو اسی طرح ہانکتا ہے جیسے چرواہا اپنی بکریوں کو ہانکتا ہے۔“

(۷۲۳) (ث: ۱۶۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ تَرَكَ الْحَدِيثَ وَقَالَ: سُبْحَانَ الَّذِي يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ، ثُمَّ يَقُولُ: إِنَّ هَذَا لَوَعِيدٌ شَدِيدٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ.

جناب عامر بن عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما جب بادل گرجنے کی آواز سنتے تو

(۷۲۱) [ضعیف] جامع الترمذی: ۳۴۵۰؛ سنن النسائی: ۹۳۴۔

(۷۲۲) [حسن] جامع البیان للطبری: ۴۳۶۔

(۷۲۳) [صحیح] الزهد للإمام أحمد: ۱۱۱۳؛ مصنف ابن أبي شيبة: ۲۹۲۱۴۔

بات کرنا چھوڑ دیتے تھے اور زبان سے یہ الفاظ کہتے: ((سُبْحَانَ الَّذِي يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ))
 ”پاک ہے وہ ذات جس کی حمد کے ساتھ رعد تسبیح کرتا ہے اور تمام فرشتے بھی اس کے ڈر سے (تسبیح کرتے ہیں)۔“ پھر
 فرماتے: بے شک یہ گرج زمین والوں کے لیے سخت وعید ہے۔

۳۰۱۔ بَابُ مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْعَافِيَةَ

جس نے اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگی

(۷۲۴) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ حُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ، عَنْ أَوْسَطَ ابْنِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ الصَّدِيقَ رضی اللہ عنہ بَعْدَ وَفَاةِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: قَامَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَامَ أَوَّلِ مَقَامِي هَذَا - ثُمَّ بَكَى أَبُو بَكْرٍ - ثُمَّ قَالَ: ((عَلَيْكُمْ بِالصَّدْقِ، فَإِنَّهُ مَعَ الْبِرِّ، وَهُمَا فِي الْجَنَّةِ، وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ، فَإِنَّهُ مَعَ الْفُجُورِ، وَهُمَا فِي النَّارِ، وَسَلُّوا اللَّهَ الْمُعَافَاةَ، فَإِنَّهُ لَمْ يَأُتْ - بَعْدَ الْيَقِينِ - خَيْرٌ مِنَ الْمُعَافَاةِ، وَلَا تَقَاطَعُوا، وَلَا تَذَابَرُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا))

جناب اوسط بن اسماعیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پچھلے سال اسی جگہ پر کھڑے تھے جہاں میں کھڑا ہوں پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ رونے لگے پھر فرمایا: ”سچائی کو لازم پکڑو، بلاشبہ یہ نیکی کے ساتھ ہے اور یہ دونوں جنت میں (لے جانے والے) ہیں، جھوٹ سے بچو، بلاشبہ یہ گناہ کے ساتھ ہے اور یہ دونوں دوزخ میں (لے جانے والے) ہیں، اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرو کیونکہ کسی کو یقین کے بعد عافیت سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں مل سکتی، آپس میں قطع تعلقی نہ کرو، ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھیرو، آپس میں حسد نہ کرو، بغض نہ رکھو اور اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔“

(۷۲۵) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْجَرِيرِيِّ، عَنْ أَبِي الْوَرْدِ، عَنِ اللَّجْلَاجِ، عَنْ مُعَاذِ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى رَجُلٍ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ، قَالَ: ((هَلْ تَدْرِي مَا تَمَامُ النِّعْمَةِ؟)) قَالَ: ((تَمَامُ النِّعْمَةِ دُخُولُ الْجَنَّةِ، وَالْقَوْدُ مِنَ النَّارِ)). ثُمَّ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الصَّبْرَ، قَالَ: ((قَدْ سَأَلْتَ رَبَّكَ الْبَلَاءَ، فَسَلِّهِ الْعَافِيَةَ)). وَمَرَّ عَلَى رَجُلٍ يَقُولُ: يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ فَقَالَ: ((سَلِّ)).

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو یہ کہہ رہا تھا: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ)) اے اللہ! میں آپ سے پوری نعمت کا سوال کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تو جانتا ہے پوری نعمت کیا ہے؟“ اس نے کہا: جنت میں داخل ہو جانا اور دوزخ سے بچ جانا پوری نعمت ہے۔ پھر آپ ایک اور آدمی کے پاس سے گزرے وہ کہہ رہا تھا: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الصَّبْرَ)) اے اللہ! میں تجھ سے صبر کا سوال کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”تو نے اپنے رب سے

(۷۲۴) [صحیح] سنن ابن ماجہ: ۳۸۴۹، المستدرک للحاکم: ۱/۵۲۹۔

(۷۲۵) [ضعیف] مسند أحمد: ۵/۲۳۵، جامع الترمذی: ۳۵۲۷۔

آزمائش کا سوال کیا ہے۔ لہذا اب عافیت کا بھی سوال کرو۔“ پھر آپ کا گزر ایک اور آدمی کے پاس سے ہوا جو یہ کہہ رہا تھا۔ ((يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ!)) اے بزرگی اور اکرام والے!۔ آپ نے فرمایا: ”تو سوال کر (کیونکہ تو نے اللہ تعالیٰ کو اس کے بڑے نام سے پکارا ہے)۔“

(۷۲۶) حَدَّثَنَا قُرُوبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَيْبَةُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! عَلَّمَنِي شَيْئًا أَسْأَلُ اللَّهَ بِهِ، فَقَالَ: ((يَا عَبَّاسُ! سَلِ اللَّهَ الْعَافِيَةَ))، ثُمَّ مَكَفْتُ ثَلَاثًا، ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ: عَلَّمَنِي شَيْئًا أَسْأَلُ اللَّهَ بِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ: ((يَا عَبَّاسُ! يَا عَمَّ رَسُولِ اللَّهِ! سَلِ اللَّهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)).

سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیجئے جس کے ذریعے میں اللہ سے سوال کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے عباس! اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کر۔“ میں تین دن تک ٹھہرا رہا پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیجئے جس کے ذریعے میں اللہ تعالیٰ سے سوال کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے عباس! اے رسول اللہ ﷺ کے چچا! اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا سوال کرو۔“

۳۰۲۔ بَابُ مَنْ كَرِهَ الدُّعَاءَ بِالْبَلَاءِ

جس نے آزمائش میں مبتلا ہونے کی دعا کو نا پسند سمجھا

(۷۲۷) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ: اللَّهُمَّ! أَلَمْ تُعْطِنِي مَا لَا فَأَتَصَدَّقُ بِهِ، فَأَبْتَلَنِي بِبَلَاءٍ يَكُونُ - أَوْ قَالَ - فِيهِ أَجْرٌ، فَقَالَ: ((سُبْحَانَ اللَّهِ، لَا تَطِيقُهُ، أَلَا قُلْتُ: اللَّهُمَّ! إِنِّي فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے پاس یہ الفاظ کہے: اے اللہ! تو نے مجھے مال نہیں دیا جس کا میں صدقہ کرتا لہذا مجھے کسی مصیبت میں ہی مبتلا کر دے تاکہ مجھے اس کا ثواب ملے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”سبحان اللہ! تو اس (مصیبت کو برداشت کرنے) کی طاقت نہیں رکھتا، تو نے یہ کیوں نہ کہا: ((اللَّهُمَّ! إِنِّي فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ))“ اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی (عطا فرما) اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔“

(۷۲۸) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ - قُلْتُ لِحُمَيْدٍ: النَّبِيُّ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ - عَلَى رَجُلٍ قَدْ جَاهَدَ مِنَ الْمَرَضِ، فَكَأَنَّهُ فَرَحٌ مَمْتَوِّفٌ، قَالَ: ((ادْعُ اللَّهَ بِشَيْءٍ أَوْ

سَلُّهُ))، فَجَعَلَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ مَا أَنْتَ مُعَذِّبِي بِهِ فِي الْآخِرَةِ، فَعَجَّلْهُ فِي الدُّنْيَا، قَالَ: ((سُبْحَانَ اللَّهِ لَا تَسْتَطِيعُهُ - أَوْ لَا تَسْتَطِيعُوهَا - أَلَا قُلْتُ: اللَّهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ))، وَدَعَا لَهُ، فَشَفَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک آدمی کے پاس تشریف لائے جو بیماری کی وجہ سے اتنا لاغر ہو چکا تھا جیسے پرندے کا نہ نوچ ہوا بچہ ہوتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ سے کچھ دعا کر یا اس سے سوال کر۔“ اس نے کہا شروع کر دیا: اے اللہ! جو تو مجھے آخرت میں عذاب دینے والا ہے وہ جلد دنیا میں ہی دے دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”سُبْحَانَ اللَّهِ“ تو اس کی طاقت نہیں رکھتا یا فرمایا: تم طاقت نہیں رکھ سکتے۔“ تو نے یہ کیوں نہ کہا: ((اللَّهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ)) ”اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما) اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔“ پھر آپ ﷺ نے اس کے لیے دعا فرمائی تو اللہ عزوجل نے اسے شفا دے دی۔

۳۰۳۔ بَابُ: مَنْ تَعَوَّذَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ

جس نے سخت آزمائش سے پناہ مانگی

(۷۲۹) (ث: ۱۶۹) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: يَقُولُ الرَّجُلُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ، ثُمَّ يَسْكُتُ، فَإِذَا قَالَ ذَلِكَ فَلْيَقُلْ: إِلَّا بَلَاءٌ فِيهِ عِلَاءٌ.

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک آدمی کہتا ہے: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ)) اے اللہ! میں سخت آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ پھر وہ خاموش ہو جاتا ہے لہذا جب وہ یہ کہے تو اسے چاہیے کہ یہ بھی کہا کرے: ((إِلَّا بَلَاءٌ فِيهِ عِلَاءٌ)) سوائے اس آزمائش کے جس میں بلندی (مرتبہ) ہو۔

(۷۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ، وَدَرَكِ الشَّقَاءِ، وَشِمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ، وَسُوءِ الْقَضَاءِ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سخت آزمائش بد بختی کے تسلط، دشمنوں کی خوشی اور بری تقدیر سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

۳۰۴۔ بَابُ: مَنْ حَكِيَ كَلَامَ الرَّجُلِ عِنْدَ الْإِعْتَابِ

جس نے غصے کے وقت کسی شخص کی بات بیان کی

(۷۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، وَمُسْلِمٌ نَحْوَهُ قَالَا: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ، عَنْ أَبِي نَوْفَلٍ بْنِ أَبِي

(۷۲۹) [صحیح] (۷۲۰) صحیح البخاری: ۶۳۴۷۔

(۷۳۱) [صحیح] مسند أحمد: ۴/۳۴۷؛ سنن النسائي: ۲۴۳۳۔

عَفَرَبَ، أَنَّ أَبَاهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الصَّوْمِ، فَقَالَ: ((صُمْ يَوْمًا مِنْ كُلِّ شَهْرٍ))، قُلْتُ: يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي إِزِدْنِي، قَالَ: ((إِزِدْنِي، إِزِدْنِي، صُمْ يَوْمَيْنِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ))، قُلْتُ: يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي إِزِدْنِي، فَإِنِّي أَجِدُنِي قَوِيًّا، فَقَالَ: ((إِنِّي أَجِدُنِي قَوِيًّا، إِنِّي أَجِدُنِي قَوِيًّا))، فَأَفْحَمَ، حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ لَنْ يَزِيدَنِي، ثُمَّ قَالَ: ((صُمْ ثَلَاثًا مِنْ كُلِّ شَهْرٍ))

جناب ابو نوفل بن ابو عرقب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ان کے والد نے نبی ﷺ سے روزے کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہر مہینے میں ایک دن کا روزہ رکھ لو۔“ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، زیادہ کی اجازت دیجئے آپ ﷺ نے (بطور ناراضگی ان کی بات کو دوہراتے ہوئے) فرمایا: ”زیادہ کی اجازت دیجئے، زیادہ کی اجازت دیجئے ہر مہینے میں دو دن کا روزہ رکھ لیا کرو۔“ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں اور زیادہ کی اجازت دیجئے کیونکہ میں اپنے آپ کو قوی پاتا ہوں۔ آپ نے ﷺ (بطور ناراضگی پھر) فرمایا: ”میں اپنے آپ کو قوی پاتا ہوں، میں اپنے آپ کو قوی پاتا ہوں۔“ آپ ﷺ نے خاموش کر دیا یہاں تک کہ میں سمجھ گیا کہ آپ مزید اجازت نہیں دیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا: ”ہر مہینے تین روزے رکھ لیا کرو۔“

۳۰۵۔ بَابُ:

(گزشتہ باب کی مزید وضاحت)

۷۳۲ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ وَاصِلِ مَوْلَى أَبِي عُبَيْتَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ عُرْقُطَةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَارْتَفَعَتْ رِيحٌ خَبِيثَةٌ مُتَبَتَّةٌ، فَقَالَ ﷺ: ((أَتَذَرُونَّ مَا هَذِهِ؟ هَذِهِ رِيحُ الَّذِينَ يَغْتَابُونَ الْمُؤْمِنِينَ))

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک بہت بدبودار ہوا اٹھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ یہ ان لوگوں کی (بدبودار) ہوا ہے جو ایمان والوں کی غیبت کرتے ہیں۔“

۷۳۳ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَّاضٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: هَاجَتْ رِيحٌ مُتَبَتَّةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ نَاسًا مِنَ الْمُتَافِقِينَ اغْتَابُوا أَنَا سَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَبِعِثَتْ هَذِهِ الرِّيحُ لِذَلِكَ))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں ایک بدبودار ہوا چلی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک منافقوں میں سے کچھ لوگوں نے کچھ مسلمانوں کی غیبت کی ہے اسی لیے یہ بدبودار ہوا بھیجی گئی۔“

۷۳۲ [حسن] مسند أحمد: ۳/۳۵۱۔

۷۳۳ [حسن] الترغيب للأصبهاني: ۲۲۳۶؛ مسند عبد بن حميد: ۱۰۲۸۔

(۷۳۴) (ت: ۱۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الشَّامِيِّ، سَمِعْتُ ابْنَ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ أُغْتِيبَ عِنْدَهُ مُؤْمِنٌ فَنَصَرَهُ جَزَاهُ اللَّهُ بِهَا خَيْرًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ أُغْتِيبَ عِنْدَهُ مُؤْمِنٌ فَلَمْ يَنْصُرْهُ، جَزَاهُ اللَّهُ بِهَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ شَرًّا، وَمَا التَّقَسُّمُ أَحَدُ لُفْظَةٍ شَرًّا مِنْ أُغْتِيبَ مُؤْمِنٍ، إِنْ قَالَ فِيهِ مَا يَعْلَمُ، فَقَدْ اغْتَابَهُ، وَإِنْ قَالَ فِيهِ بِمَا لَا يَعْلَمُ فَقَدْ بَهَتَهُ.

جناب قاسم بن عبدالرحمن شامی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن ام عبد اللہؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس شخص کے پاس کسی مومن کی غیبت کی جائے وہ اس مومن کی مدد کرے (یعنی اس کی غیبت کو رد کر دے) اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں اچھا بدلہ دے گا، لیکن جس شخص کے پاس کسی مومن کی غیبت کی جائے اور وہ اس کی مدد نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں برا بدلہ دے گا، کسی آدمی نے مومن کی غیبت سے بڑھ کر کوئی برا القمہ نہیں کھایا اگر اس نے اس کے بارے میں وہ بات کہی جو وہ جانتا ہے تو یقیناً اس نے اس کی غیبت کی اور اگر اس نے اس کے بارے میں وہ بات کہی جس کو وہ نہیں جانتا تو یقیناً اس نے بہتان لگایا۔

۳۰۶۔ بَابُ الْغَيْبَةِ، وَقَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَا يَغْتَبِ بَعْضُكُم بَعْضًا﴾ (الحجرات: ۱۲) غیبت کے متعلق اللہ عز و جل کا فرمان: ”کوئی کسی کی غیبت نہ کرے۔“

(۷۳۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَوَّامِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رَبِيعِ الْبَاهِلِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ مُحَمَّدٌ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأَتَى عَلَى قَبْرَيْنِ يُعَذَّبُ صَاحِبَاهُمَا، فَقَالَ: ((إِنَّهُمَا لَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، وَبَلَى، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ يَغْتَابُ النَّاسَ، وَأَمَّا الْآخَرُ لَكَانَ لَا يَتَأَذَّى مِنَ الْبَوْلِ))، فَذَعَا بِجَرِيدَةٍ رَطْبَةٍ، أَوْ بِجَرِيدَتَيْنِ، فَكَسَرَهُمَا، ثُمَّ أَمَرَ بِكُلِّ كَسْرَةٍ فَغَرَسَتْ عَلَى قَبْرِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَمَّا إِنَّهُ سَهْوُونٌ مِنْ عَذَابِهِمَا، مَا كَانَتَا رَطْبَتَيْنِ، أَوْ لَمْ يَتَيَسَّرَا)).

سیدنا جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، آپ دو قبروں پر تشریف لائے ان دونوں قبر والوں کو عذاب ہو رہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک ان دونوں کو کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جا رہا، ہاں لیکن ان میں سے ایک لوگوں کی غیبت کیا کرتا تھا اور دوسرا پیشاب سے نہیں بچتا تھا۔“ پھر آپ نے کھجور کی ایک یا دو تازہ ٹہنیاں منگوائیں انہیں توڑا پھر ہر ایک ٹکڑے کے متعلق حکم فرمایا چنانچہ انہیں قبر پر گاڑ دیا گیا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ ان دونوں سے عذاب کو ہلکا کر دیا جائے گا جب تک یہ دونوں ٹہنیاں تازہ رہیں گی۔“ یا (یوں فرمایا) کہ ”جب تک خشک نہ ہوں گی۔“

(۷۳۴) [صحیح] مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۵۵۳۹؛ مصنف عبدالرزاق: ۲۰۲۵۸۔

(۷۳۵) [صحیح] مسند ابی یعلیٰ: ۲۰۴۶۔

(۷۳۶) (ث: ۱۷۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: كَانَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَسِيرُ مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَمَرَّ عَلَى بَغْلٍ مَيِّتٍ قَدْ انْتَفَخَ، فَقَالَ: وَاللَّهِ لَأَنْ يَأْكُلَ أَحَدُكُمْ هَذَا حَتَّى يَمَلَأَ بَطْنَهُ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ مُسْلِمٍ.

جناب قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اپنے چند دوستوں کے ہمراہ جا رہے تھے کہ ان کا گزر ایک فحجر کے پاس سے ہوا جو مر کر پھول چکا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! اگر تم میں سے کوئی اس (مردہ فحجر) سے پیٹ بھر کر کھالے تو یہ اس کے لیے اس سے کہیں بہتر ہے کہ وہ کسی مسلمان کا گوشت کھائے۔“

۳۰۷۔ بَابُ: الْغَيْبَةِ لِلْمَيِّتِ

میت کی غیبت کرنا (کیسا ہے؟)

(۷۳۷) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْهَضْمِ الدَّوْسِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ مَا عَزَبُنِي مَالِكُ الْأَسْلَمِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَرَجَمَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ الرَّابِعَةِ، فَمَرَّ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ رَجُلَانِ مِنْهُمْ: إِنَّ هَذَا النَّحَايْنِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ مِرَارًا، كُلُّ ذَلِكَ يَرُدُّهُ، حَتَّى قُتِلَ كَمَا يُقْتَلُ الْكَلْبُ، فَسَكَتَ عَنْهُمْ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى مَرَّ بِجَنَافَةِ حِمَارٍ شَائِلَةً رِجْلُهُ، فَقَالَ: ((كُلًّا مِنْ هَذَا))، قَالَا: مِنْ جَنَافَةِ حِمَارٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((فَالَّذِي نَلْتَمِا مِنْ عَرَضٍ أَخِيكُمَا أَنْفَا أَكْثَرُ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّهُ لَفِي نَهْرٍ مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ يَتَغَمَّصُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا معاذ بن مالک اسلمی رضی اللہ عنہ (بار بار نبی ﷺ کے پاس) آئے تو نبی ﷺ نے اسے چوتھی مرتبہ (اقرار کرنے پر) رجم کر دیا، پھر رسول اللہ ﷺ اپنے چند اصحاب کے ساتھ اس کے پاس سے گزرے، ان اصحاب میں سے دو آدمیوں نے کہا: یہ خائن کئی مرتبہ نبی ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ اسے ہر مرتبہ لوٹاتے رہے یہاں تک کہ کتے کی طرح مار ڈالا گیا۔ نبی کریم ﷺ خاموش رہے یہاں تک کہ ایک مردہ گدھے کے پاس سے آپ ﷺ کا گزر ہوا جس کی ٹانگ اور پر اٹھی ہوئی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس مردار میں سے کھاؤ۔“ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا اس مردہ گدھے سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو تم نے ابھی اپنے بھائی کی غیبت کی ہے وہ اس مردار کو کھانے سے بھی زیادہ سخت ہے، اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ بلاشبہ وہ (معاذ رضی اللہ عنہ) جنت کی نہروں میں سے ایک نہر میں غوطہ مار رہا ہے۔“

۳۰۸۔ بَابُ: مَنْ مَسَّ رَأْسَ صَبِيٍّ مَعَ أَبِيهِ وَبَرَكَ عَلَيْهِ

جس نے بچے کے سر پر اس کے باپ کی موجودگی میں ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا کی

(۷۲۸) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ عَمْرِو الزُّرْقِيُّ الْمَدَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَزْرَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَادَةُ بْنُ النُّوَيْدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ أَبِي وَأَنَا غُلَامٌ شَابٌّ، فَتَلَقَى شَيْخًا، قُلْتُ: أَيُّ عَمٍّ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُعْطِيَ غُلَامَكَ هَذِهِ النَّيْمَةَ، وَتَأْخُذَ الْبُرْدَةَ، فَيَكُونُ عَلَيْكَ بُرْدَتَيْنِ، وَعَلَيْهِ نَيْمَةٌ؟ فَنَاقِلَ عَلَى أَبِي فَقَالَ: ابْنُكَ هَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَمَسَحَ عَلَى رَأْسِي وَقَالَ: بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ، أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ، وَاكْسُوهُمْ مِمَّا تَكْتَسُونَ))، يَا ابْنَ أَخِي! ذَهَابَ مَتَاعُ الدُّنْيَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ مَتَاعِ الْآخِرَةِ، قُلْتُ: أَيُّ أَبْنَاءِ مَنْ هَذَا الرَّجُلُ؟ قَالَ: أَبُو الْيَسْرِ بْنِ عَمْرِو.

جناب عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے (والد ولید بن عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ) کے ساتھ باہر نکلا اور میں اس وقت نوجوان لڑکا تھا، ہم ایک بزرگ سے ملے (ان پر ایک چادر تھی اور معافری کپڑے تھے اور ان کے غلام پر بھی ایک چادر اور اسی طرح کے معافری کپڑے تھے) میں نے عرض کیا: اے چچا جان! آپ کو کس چیز نے منع کیا کہ آپ اپنے غلام کو یہ دھاری دار چادر دے دیتے اور اس سے دوسری چادر لے لیتے، اس طرح آپ کے پاس دو اچھی ایک طرح کی چادریں ہو جائیں اور اس پر ایک دھاری دار چادر ہو جاتی؟ اس بات پر وہ میرے والد کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: یہ تیرا بیٹا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، عبادہ بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس بزرگ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے برکت دے، میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ”ان غلاموں کو وہی کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور وہی پہناؤ جو تم پہنتے ہو۔“ اے میرے بھتیجے! دنیا کے سامان کا میرے ہاتھوں سے چلا جانا مجھے اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ آخرت کے سامان سے کچھ جاتا رہے۔ میں نے عرض کیا: اے ابا جان! یہ بزرگ کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا: ابو یسر بن عمرو رضی اللہ عنہ ہیں۔

۳۰۹۔ بَابُ: دَالَّةُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ

اہل اسلام کی باہمی بے تکلفی

(۷۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: أَدْرَكْتُ السَّلَفَ، وَإِنَّهُمْ لَيَكُونُونَ فِي الْمَنْزِلِ الْوَاحِدِ بِأَهْلِيهِمْ، فَرُبَّمَا نَزَلَ عَلَى بَعْضِهِمُ الضَّيْفُ، وَقَدَرُ أَحَدِهِمْ عَلَى النَّارِ، فَيَأْخُذُهَا صَاحِبُ الضَّيْفِ لِضَيْفِهِ، فَيَقْدِرُ الْقَدْرَ صَاحِبُهَا، فَيَقُولُ: مَنْ أَخَذَ الْقَدْرَ؟ فَيَقُولُ صَاحِبُ الضَّيْفِ: نَحْنُ

أَخَذْنَاهَا لِضَيْفِنَا، فَيَقُولُ صَاحِبُ الْقَدْرِ: بَارَكَ اللَّهُ لَكُمْ فِيهَا - أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا - قَالَ بَقِيَّةٌ: وَقَالَ مُحَمَّدٌ: وَالْخُبْزُ إِذَا خَبَزُوا مِثْلَ ذَلِكَ، وَلَيْسَ بَيْنَهُمْ إِلَّا جَذْرُ الْقَصَبِ. قَالَ بَقِيَّةٌ: وَأَذْرَكْتُ أَنَا ذَلِكَ: مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ وَأَصْحَابُهُ.

جناب محمد بن زیاد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سلف صالحین کا زمانہ پایا وہ لوگ ایک ہی حویلی میں اپنے اہل و عیال کے ساتھ رہا کرتے تھے۔ جب ان میں سے کسی کے ہاں مہمان آجاتا اور ان میں سے کسی کی ہانڈی آگ پر ہوتی تو میزبان اسے اپنے مہمان کے لیے لے جاتا۔ اب جو ہانڈی والا تلاش کرتا تو اپنی ہانڈی کو غائب پاتا وہ دریافت کرتا کہ ہانڈی کس نے لی ہے؟ تو میزبان (مہمان والا) کہتا: ہم نے اپنے مہمان کے لیے لی ہے تو اس پر ہانڈی والا کہتا: اللہ تعالیٰ تمہارے لیے اس میں برکت دے یا اسی طرح کا کوئی اور کلمہ کہہ دیتا۔ محمد بن زیاد رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: جب روٹی پکاتے تو بھی اسی طرح ہوتا اور ان کے گھروں کے درمیان صرف بانس کی دیواریں ہوتی تھیں۔ (راوی حدیث) بقیہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے محمد بن زیاد رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب کو بھی اسی طریقے پر پایا ہے۔

۳۱۰۔ بَابُ: إِكْرَامِ الضَّيْفِ وَخِدْمَتِهِ إِيَّاهُ بِنَفْسِهِ

مہمان کی عزت اور خدمت خود کرنا

٧٤٠ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَبَعَثَ إِلَى نِسَائِهِ، فَقُلْنَ: مَا مَعَنَا إِلَّا الْمَاءُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ يَضُمُّ - أَوْ يَضِيفُ - هَذَا؟)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: أَنَا، فَأَنْطَلَقَ بِهِ إِلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ: أَكْرِمِي ضَيْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَتْ: مَا عِنْدَنَا إِلَّا قُوتُ الصَّبْيَانِ، فَقَالَ: هَبِّي طَعَامَكَ، وَأَصْلِحِي سِرَاجَكَ، وَتَوَمَّي صَبِيانَكَ إِذَا أَرَادُوا عَشَاءً، فَهَيَّائِ طَعَامَهَا، وَأَصْلَحِي سِرَاجَهَا، وَتَوَمَّي صَبِيانَهَا، ثُمَّ قَامَتْ كَاتِبَتُهَا تُصْلِحُ سِرَاجَهَا فَاطْفَانَهُ، وَجَعَلَا يُرِيَانِهِ أَنَّهَمَا يَأْكُلَانِ، وَبَاتَا طَاوِيَيْنِ، فَلَمَّا أَصْبَحَ عَدَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ ﷺ: ((لَقَدْ صَحَّحَكَ اللَّهُ - أَوْ عَجَبَ - مِنْ فَعَالِكُمَا))، وَأَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿وَيُؤْتِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقِ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ (الحشر: ٩).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے (اسے کھانا کھلانے کے لیے) اپنی ازواج کی طرف پیغام بھیجا تو انھوں نے یہی کہا کہ ہمارے پاس پانی کے سوا کچھ نہیں۔ نبی ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا: ”کون اس کی ضیافت کرے گا؟“ تو انصار میں سے ایک آدمی نے عرض کیا: میں (ضیافت کروں گا) چنانچہ وہ اسے لے کر اپنی اہلیہ کے پاس آیا اور کہا کہ رسول اللہ کے مہمان کا اکرام کرو، اس نے جواب دیا کہ بچوں کے کھانے کے علاوہ ہمارے پاس

کچھ نہیں ہے۔ اس صحابی نے کہا: کھانا تیار کر اور چراغ درست کر اور جب بچے رات کا کھانا مانگیں تو انھیں سلا دینا، چنانچہ اس نے کھانا تیار کیا اور چراغ کو درست کیا اور بچوں کو سلا دیا پھر چراغ ٹھیک کرنے کے بہانے کھڑی ہوئی اور اسے بجا دیا اور مہمان کو ایسے لگ رہا تھا کہ جیسے وہ دونوں بھی کھا رہے ہیں یوں دونوں نے بھوکے رات گزار دی جب صبح ہوئی تو وہ صحابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ تم دونوں کے عمل سے ہنس پڑا۔“ یا فرمایا کہ ”تم دونوں کے عمل کو پسند فرمایا۔“ اور اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَيُؤْتِرُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقِ شَحْنَ نَفْسِهِ فَوَلِّيكَ هُمْ الْمُفْلِحُونَ﴾ اور وہ اپنی جانوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ اسے فائدہ ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔ اور جو شخص اپنے نفس کی کنجوشی سے بچالیا گیا سو یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔“

۳۱۱۔ بَابُ: جَائِزَةُ الصَّيْفِ

مہمان کا پر تکلف کھانا

(۷۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِي شَرِيحٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَذْنَانِي، وَأَبَصْرَتَ عَيْنَايَ، حِينَ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيُكْرِمْ صَبِيَّهُ جَائِزَتَهُ))، قَالَ: وَمَا جَائِزَتُهُ بَارِسُورُ اللَّهِ؟ قَالَ: ((يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، وَالصِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، فَمَا كَانَ وَرَاءَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ)).

سیدنا ابوشریح عدوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے دونوں کانوں نے سنا اور میری دونوں آنکھوں نے دیکھا جب نبی ﷺ نے یہ فرمایا: ”جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، تو اسے چاہیے کہ اپنے ہمسائے کا اکرام کرے اور جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے اور اس کے لیے خصوصی اہتمام کرے۔“ راوی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس کے لیے خصوصی اہتمام کب تک کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایک دن اور ایک رات جبکہ مہمان نوازی تین دن ہے اور جو اس کے بعد ہے (یعنی تین دن سے زائد ہے) وہ اس پر صدقہ ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ خیر کی بات کہے یا خاموش رہے۔“

۳۱۲۔ بَابُ: الصِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ

مہمان نوازی تین دن ہے

(۷۴۲) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا آدَابُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى -هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ- عَنْ أَبِي

(۷۴۱) صحيح البخاري: ۶۰۱۸، ۶۰۱۹؛ صحيح مسلم: ۴۸۔

(۷۴۲) [صحيح] سنن أبي داود: ۳۷۴۹؛ صحيح ابن حبان: ۵۲۸۴۔

سَلَمَةً، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الضَّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، فَمَا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةً)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”مہمان نوازی تین دن ہے اور جو اس کے بعد ہے وہ صدقہ ہے۔“

۳۱۳۔ بَابُ: لَا يُقِيمُ عِنْدَهُ حَتَّى يُحْرِجَهُ

میزبان کے پاس اتنا نہ ٹھہرے کہ (اس کا ٹھہرنا) اسے تنگی میں ڈال دے

(۷۴۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي شَرِيحٍ الْكَنْعِيِّ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصُمْتُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيَكْرِمْ ضَيْفَهُ، جَائِزَتَهُ يَوْمَ وَلَيْلَةٍ، وَالضَّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، فَمَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ، وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَبْثُورَ عِنْدَهُ حَتَّى يُحْرِجَهُ)).

سیدنا ابو شریح کنعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کرے یا خاموش رہے۔ جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے، ایک دن اور رات اس کے لیے خصوصی اہتمام کرے اور مہمان نوازی تین دن ہے اور جو اس کے بعد ہے وہ صدقہ ہے، مہمان کے لیے جائز نہیں کہ اتنا قیام کرے کہ میزبان کو تنگی میں ڈال دے۔“

۳۱۴۔ بَابُ: إِذَا أَصْبَحَ بِفَنَائِهِ

جب مہمان میزبان کے آگن میں صبح کرے

(۷۴۴) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْمِقْدَامِ أَبِي كَرِيمَةَ الشَّامِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَيْلَةُ الضَّيْفِ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، فَمَنْ أَصْبَحَ بِفَنَائِهِ فَهُوَ دَيْنٌ عَلَيْهِ إِنْ شَاءَ، فَإِنْ شَاءَ افْتَضَاهُ، وَإِنْ شَاءَ تَرَكَهُ)).

سیدنا مقدم ابو کریمہ شامی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”مہمان کی ایک رات مہمان نوازی مسلمان پر واجب ہے، اور جس مہمان نے میزبان کے آگن میں (بھوکا رہ کر) صبح کی تو وہ اس (میزبان) پر رخص ہے، بشرطیکہ مہمان چاہے چنانچہ اگر وہ چاہے تو قرضہ وصول کرے اور اگر چاہے تو اسے چھوڑ دے۔“

(۷۴۳) صحیح البخاری: ۶۱۳۵؛ موطأ امام مالک: ۲۶۸۷۔

(۷۴۴) [صحیح] سنن ابی داود: ۳۷۵۰؛ سنن ابن ماجہ: ۳۶۷۷۔ کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

۳۱۵۔ بَابُ: إِذَا أَصْبَحَ الضَّيْفُ مُحْرُومًا جب مہمان میزبانی سے محروم رہ جائے (تو کیا کرے؟)

(۷۴۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّكَ تَبْعُنَا فَتَنْزِلُ بِقَوْمٍ فَلَا يُقْرُونَا، فَمَا تَرَى فِي ذَلِكَ؟ فَقَالَ لَنَا: ((إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمِرَ لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ.))

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بے شک آپ ہمیں بھیجتے ہیں ہم کسی قوم کے پاس جا کر ٹھہرتے ہیں اور وہ ہماری میزبانی نہیں کرتے تو آپ اس معاملے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم کسی قوم کے پاس جا کر ٹھہرو اور وہ تمہارے لیے ان چیزوں کا حکم دیں جو مہمان کے لیے ہوتی ہیں تو تم اس کو قبول کر لو اور اگر وہ ایسا نہ کریں تو تم ان سے مہمان کا حق وصول کر لو جو ان کے لیے ضروری تھا۔“

۳۱۶۔ بَابُ: خِدْمَةُ الرَّجُلِ الضَّيْفِ بِنَفْسِهِ

مہمان کی بذات خود خدمت کرنا

(۷۴۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّ أَبَا أُسَيْدَ السَّاعِدِيِّ رضی اللہ عنہ دَعَا النَّبِيَّ ﷺ فِي عُرْسِهِ، وَكَانَتْ امْرَأَتُهُ خَادِمَتَهُمْ يَوْمَئِذٍ، وَهِيَ الْعُرُوسُ، فَقَالَتْ: أَتَذَرُونَنَا مَا أَنْفَعَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ أَنْفَعَتْ لَهُ تَمَرَاتٌ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرِ.

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کو اپنی شادی میں مدعو کیا اور اس دن اس کی دہن ہی ان (مہمانوں) کی خادمہ تھی حالانکہ وہ نبی کی دہن تھی وہ کہنے لگی: کیا تم جانتے ہو کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے کیا بھگور کھا تھا؟ میں نے آپ ﷺ کے لیے رات کو ایک برتن میں بھجوریں بھجور رکھی تھیں۔

۳۱۷۔ بَابُ: مَنْ قَدَّمَ إِلَى ضَيْفِهِ طَعَامًا وَقَامَ يُصَلِّي

جو شخص مہمان کو کھانا پیش کر کے خود نماز پڑھنے لگ گیا

(۷۴۷) حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنِي الْجُرَيْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ: أَتَيْتُ أَبَا ذَرٍّ رضی اللہ عنہ فَلَمْ أَوْافِقْهُ، فَقُلْتُ لَامْرَأَتِهِ: أَيْنَ أَبُو ذَرٍّ؟ قَالَتْ: يَمْتَهِنُ،

(۷۴۵) صحيح البخاري: ۶۱۳۷؛ صحيح مسلم: ۱۷۲۷۔ (۷۴۶) صحيح البخاري: ۵۱۸۳؛ صحيح مسلم: ۲۰۰۶۔

(۷۴۷) [حسن] مسند أحمد: ۵/۱۵۰؛ سنن الدارمي: ۲۲۶۷۔

سَيَأْتِيكَ الْآنَ، فَجَلَسْتُ لَهُ، فَجَاءَ وَمَعَهُ بَعِيرَانِ، قَدْ قَطَرَ أَحَدُهُمَا فِي عَجْرِ الْآخَرِ، وَفِي عُنُقِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا قِرْبَةٌ، فَوَضَعُهُمَا، ثُمَّ جَاءَ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا ذَرٍّ! مَا مِنْ رَجُلٍ كُنْتُ أَلْقَاهُ كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ لِقِيَا مِنْكَ، وَلَا أَبْغَضَ إِلَيَّ لِقِيَا مِنْكَ، قَالَ: لِلَّهِ أَبُوكَ، وَمَا جَمَعَ هَذَا؟ قُلْتُ: إِنِّي كُنْتُ وَأَذْتُ مَوءُ وَدَّةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، أَرْهَبُ إِنْ لَقِيتُكَ أَنْ تَقُولَ: لَا تَوْبَةَ لَكَ، وَلَا مَخْرَجَ، وَكُنْتُ أَرْجُو أَنْ تَقُولَ: لَكَ تَوْبَةٌ وَمَخْرَجٌ، قَالَ: أَفِي الْجَاهِلِيَّةِ أَصَبْتَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: عَفَا اللَّهُ عَمَّا سَلَفَ. وَقَالَ لِامْرَأَتِهِ: آتِينَا بِطَعَامٍ، فَأَبَتْ، ثُمَّ أَمَرَهَا فَأَبَتْ، حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا، قَالَ: إِيهَ، فَإِنَّكَ لَا تَعْدُونَ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، قُلْتُ: وَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيهِنَّ؟ قَالَ: ((إِنَّ الْمَرْأَةَ ضَلَعٌ، وَإِنَّكَ إِنْ تَرِيدَ أَنْ تُقِيمَهَا تَكْسِرُهَا، وَإِنْ تَذَارِيهَا فَإِنَّ فِيهَا أَوْدًا وَبُلْفَةً))، فَوَلَّتْ فَجَاءَتْ بِثَرِيدَةٍ كَانَتْهَا قِطَاعٌ، فَقَالَ: كُلْ وَلَا أَهْوَلْتُكَ فَإِنِّي صَائِمٌ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي، فَجَعَلَ يُهَذِّبُ الرُّكُوعَ، ثُمَّ انْقَلَبَ فَأَكَلَ، فَقُلْتُ: إِنَّا لِلَّهِ، مَا كُنْتُ أَخَافُ أَنْ تُكَذِّبَنِي، قَالَ: لِلَّهِ أَبُوكَ، مَا كَذَّبْتُ مِنْذُ لَقِيتُنِي، قُلْتُ: أَلَمْ تُخْبِرْنِي أَنَّكَ صَائِمٌ؟ قَالَ: بَلَى، إِنِّي صُمْتُ مِنْ هَذَا الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَكُتِبَ لِي أَجْرُهُ، وَحَلَّ لِي الطَّعَامُ.

جناب نعیم بن ثعلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انہیں گھر میں نہ پایا، چنانچہ میں نے ان کی بیوی سے پوچھا: ابو ذر رضی اللہ عنہ کہاں ہیں؟ انہوں نے کہا: وہ گھر کے کام کاج میں مشغول ہیں، ابھی آپ کے پاس آجائیں گے چنانچہ میں ان کے انتظار میں بیٹھ گیا، وہ تشریف لائے اور ان کے ساتھ دو اونٹ تھے، انھوں نے ایک اونٹ کو دوسرے کی دم کے ساتھ باندھا ہوا تھا اور دونوں کی گردن میں ایک ایک مشکیزہ تھا جنہیں اتار کر انہوں نے نیچے رکھ دیا پھر میرے پاس تشریف لائے تو میں نے عرض کیا: اے ابو ذر! مجھے کوئی آدمی آپ سے زیادہ محبوب نہیں جس سے میں ملاقات کروں اور مجھے کوئی آدمی آپ سے زیادہ مبغوض نہیں جس سے میں ملاقات کروں، انہوں نے فرمایا: اللہ تیرا بھلا کرے، یہ دو باتیں ایک ساتھ کیسے ہو سکتی ہیں؟ میں نے کہا: زمانہ جاہلیت میں میں نے ایک لڑکی کو زندہ دفن کر دیا تھا۔ اب میں ڈر رہا تھا کہ اگر آپ سے ملاقات کروں تو آپ فرمادیں گے کہ تیری توبہ قبول نہیں ہوگی اور گناہ سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں، لیکن ساتھ ہی میں یہ امید رکھتا تھا کہ آپ فرمادیں گے تیری توبہ قبول ہو سکتی ہے اور گناہ سے نکلنے کا راستہ بھی ہے۔ انہوں نے فرمایا: کیا تو نے جاہلیت میں یہ کام کیا تھا؟ میں نے کہا: ہاں، انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے پہلے گناہوں کو معاف کر دیا ہے (جو اسلام سے پہلے ہو چکے ہیں)، پھر انھوں نے اپنی بیوی سے فرمایا کہ ہمارے لیے کھانا لاؤ۔ اس نے انکار کیا، پھر اسے حکم دیا، اس نے پھر انکار کیا یہاں تک کہ دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں، ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو نبی ﷺ نے فرمایا ہے تم اس سے آگے نہیں بڑھو گی میں نے عرض کیا: ان کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا: آپ ﷺ نے فرمایا: ”عورت میٹھی پللی ہے۔ اگر تو اسے سیدھا کرنے کا ارادہ کرے گا تو اسے توڑ بیٹھے گا اور اگر تو اس سے رواداری کرے گا تو اس طرح گزارہ ہو سکتا ہے کہ اس میں میٹھ پن بھی رہے اور فائدہ بھی ہوتا رہے۔“ اس کے بعد ان کی اہلیہ پیٹھ پھیر کر چلی گئیں اور دبے پاؤں شریڈ لے آئیں گویا کہ وہ کونج ہے، پھر ابو ذر نے مجھے فرمایا: تم کھا لو اور میرا خیال نہ کرو کیونکہ میرا روزہ ہے، اس کے بعد وہ نماز کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے اور جلدی جلدی رکوع کرنے لگے فارغ ہو گئے تو کھانا کھانے لگ گئے میں نے کہا: انا للہ، میرا خیال نہیں تھا کہ آپ مجھ سے جھوٹی بات کریں گے، انھوں نے فرمایا: اللہ تیرا بھلا کرے، جب سے میری تم سے ملاقات ہوئی ہے، میں نے جھوٹ نہیں بولا، میں نے عرض کیا: کیا آپ نے مجھے یہ نہیں بتایا تھا کہ میں روزے سے ہوں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، بے شک میں نے اس مہینے میں تین روزے رکھے ہیں سو میرے لیے اس کا اجر لکھ دیا گیا اور میرے لیے کھانا بھی حلال ہو گیا۔

۳۱۸۔ بَابُ: نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهِ

آدمی کا اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنا

(۷۴۸) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ دِينَارٍ أَنْفَقَهُ الرَّجُلُ دِينَارًا أَنْفَقَهُ عَلَى عِيَالِهِ، وَدِينَارًا أَنْفَقَهُ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَدِينَارًا أَنْفَقَهُ عَلَى دَابَّتِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)).
قَالَ أَبُو قَلَابَةَ: وَبَدَأَ بِالْعِيَالِ، وَأَيُّ رَجُلٍ أَعْظَمَ أَجْرًا مِنْ رَجُلٍ يُنْفِقُ عَلَى عِيَالٍ لَهُ صَغِيرٍ حَتَّى يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ؟

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”بے شک افضل دینار وہ ہے جو آدمی اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتا ہے، اسی طرح وہ دینار ہے جو اللہ کے راستے میں اپنے اصحاب پر خرچ کرتا ہے، پھر وہ دینار ہے جو اللہ کے راستے میں اپنے جانور پر خرچ کرتا ہے۔“ ابوقلابہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ﷺ نے عیال سے ابتدا کی ہے اور اس آدمی سے کون زیادہ بڑے اجر والا ہو سکتا ہے جو اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں پر خرچ کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں غنی کر دے۔

(۷۴۹) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَذَرِيِّ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً عَلَى أَهْلِهِ - وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا - كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً)).

سیدنا ابوسعود بدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اپنے اہل و عیال پر خرچ کیا اور وہ ثواب کی امید رکھتا ہو تو یہ اس کے لیے صدقہ ہوگا۔“

(۷۵۰) حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو رَافِعٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنَكِّدِرِ، عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! عِنْدِي دِينَارٌ؟ قَالَ: ((أَنْفَقْهُ عَلَى نَفْسِكَ))، قَالَ: عِنْدِي آخَرُ، فَقَالَ: ((أَنْفَقْهُ عَلَى خَادِمِكَ - أَوْ قَالَ - عَلَى وَلَدِكَ))، قَالَ: عِنْدِي آخَرُ، قَالَ: ((ضَعْهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَهُوَ أَحْسَنُ)).

(۷۴۸) صحیح مسلم: ۹۹۴؛ جامع الترمذی: ۱۹۶۶۔ (۷۴۹) صحیح البخاری: ۵۵؛ صحیح مسلم: ۱۰۰۲۔

(۷۵۰) صحیح مسلم: ۹۹۷؛ مسند أحمد: ۲/۲۵۱؛ سنن أبی داود: ۱۶۹۱؛ سنن النسائی: ۲۵۳۵۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے پاس ایک دینار ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے اپنی ذات پر خرچ کر۔“ اس نے کہا: میرے پاس ایک اور دینار بھی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے اپنے خادم پر“ یا فرمایا کہ ”اپنی اولاد پر خرچ کر۔“ اس نے کہا: میرے پاس ایک اور دینار بھی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے اللہ کے راستے میں خرچ کر اور یہ (ان کے مقابلے میں) کمتر ہے۔“

(۷۵۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُزَاجِمِ بْنِ زُفَرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَرْبَعَةٌ دَنَائِرٌ: دِينَارٌ أَعْطِيَتْهُ مُسْكِينًا، وَدِينَارٌ أَعْطِيَتْهُ فِي رَقَبَةٍ، وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ، أَفْضَلُهَا الَّذِي أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”چار دینار ہیں: ایک وہ دینار جو تو نے مسکین کو دیا، ایک وہ دینار جو تو نے کسی غلام کو آزاد کرانے میں دیا، ایک وہ دینار جو تو نے اللہ کے راستے میں خرچ کیا اور ایک وہ دینار جو تو نے اپنے اہل و عیال پر خرچ کیا، ان سب میں سے افضل دینار وہ ہے جو تو نے اپنے اہل و عیال پر خرچ کیا۔“

۳۱۹۔ بَابُ: يُؤْجَرُ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى اللَّقْمَةُ يَرْفَعُهَا إِلَى فِي امْرَأَتِهِ

ہر چیز میں اجر دیا جاتا ہے حتیٰ کہ اس لقمہ میں بھی جو وہ اپنی بیوی کے منہ میں ڈالے

(۷۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِسَعْدٍ: ((إِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا أُجِرَتْ بِهَا، حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ)).

جناب عامر بن سعد رضی اللہ عنہ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اسے خبر دی کہ نبی ﷺ نے سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”بے شک جو کچھ تو اللہ عزوجل کے لیے خرچ کرے گا اس پر تجھے ثواب ملے گا یہاں تک کہ اس لقمہ کا بھی جو تو اپنی بیوی کے منہ میں ڈالے گا۔“

۳۲۰۔ بَابُ: الدُّعَاءُ إِذَا بَقِيَ ثَلَاثُ اللَّيْلِ

جب ایک تہائی رات رہ جائے تو اس وقت دعا کرنا

(۷۵۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَبِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي كُلِّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، حِينَ يَبْقَى ثَلَاثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ، فَيَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ؟ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ؟ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ؟)).

(۷۵۱) صحيح مسلم: ۹۹۵۔ (۷۵۲) صحيح البخاري: ۵۶؛ صحيح مسلم: ۱۶۲۸۔

(۷۵۳) صحيح البخاري: ۱۱۴۵؛ صحيح مسلم: ۷۵۸؛ موطأ امام مالك: ۵۷۰۔
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تبارک و تعالیٰ ہر رات آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے، جس وقت رات کی آخری تہائی باقی رہ جاتی ہے چنانچہ وہ فرماتا ہے: کون ہے جو مجھ سے دعا کرے تو میں اس کی دعا قبول کروں؟ کون ہے مجھ سے مانگے تو میں اسے عطا کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے تو میں اسے بخش دوں؟“

۳۲۱۔ بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ: فُلَانٌ جَعَدَ، أَسْوَدُ، أَوْ طَوِيلٌ، قَصِيرٌ، يُرِيدُ الصِّفَةَ وَلَا يُرِيدُ الْغَيْبَةَ

آدمی کا یہ کہنا کہ فلاں گھنگریا لے بالوں والا، سیاہ رنگت والا یا دراز قد یا پست قد والا ہے جبکہ ارادہ اس کی صفت بیان کرنے کا ہو، غیبت کا ارادہ نہ ہو

۷۵۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي رُحْمٍ كُلثُومُ بْنُ الْحُصَيْنِ الْغِفَارِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا رُحْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّذِينَ بَايَعُوهُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ - يَقُولُ: عَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَزْوَةَ تَبُوكَ، فَقُمْتُ لَيْلَةً بِالْأَخْضَرِ، فَصِرْتُ قَرِيبًا مِنْهُ، فَأَلْقَيْتُ عَلَيْنَا النُّعَاسَ، فَطَفِئْتُ أَسْتَنْقِظُ، وَقَدْ دَنَتْ رَاِحِلَتِي مِنْ رَاِحِلَتِهِ، فَيَزِعُنِي دُنُوعُهَا، خَشْيَةً أَنْ أَصِيبَ رِجْلَهُ فِي الْعَرْزِ، فَطَفِئْتُ أَوْخَرَ رَاِحِلَتِي، حَتَّى غَلَبَتْنِي عَيْنِي بَغْضِ السَّلِيلِ، فَزَاَحَمْتُ رَاِحِلَتِي رَاِحِلَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَرِجْلُهُ فِي الْعَرْزِ، فَأَصَبْتُ رِجْلَهُ، فَلَمْ أَسْتَنْقِظْ إِلَّا بِقَوْلِهِ: ((حَسَّ))، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اسْتَغْفِرْ لِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((سِرَّ)). فَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْأَلُنِي عَنْ مَنْ تَخَلَّفَ مِنْ بَنِي غِفَارٍ، فَقَالَ - وَهُوَ يَسْأَلُنِي -: ((مَا فَعَلَ النَّفَرُ الْحُمْرُ الطَّوَالُ اللَّطُفُ؟)) قَالَ: فَحَدَّثْتُهُ بِتَخَلُّفِهِمْ، قَالَ: ((فَمَا فَعَلَ السُّودُ الْجَعَادُ الْقِصَارُ، الَّذِينَ لَهُمْ نَعَمٌ بِشَبَكَةِ شَدَخٍ؟)) فَتَذَكَّرْتُهُمْ فِي بَنِي غِفَارٍ، فَلَمْ أَذْكَرْهُمْ، حَتَّى ذَكَرْتُ أَنَّهُمْ رَهْطٌ مِنْ أَسْلَمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَوْلَيْتَكَ مِنْ أَسْلَمَ، قَالَ: ((فَمَا يَمْنَعُ أَحَدَ أَوْلَيْتِكَ، حِينَ يَتَخَلَّفُ، أَنْ يَحْمِلَ عَلَى بَعِيرٍ مِنْ بَيْلِهِ امْرَأَةً نَشِيطًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ؟ فَإِنْ أَعَزَّ أَهْلِي عَلَيَّ أَنْ يَتَخَلَّفَ عَنِ الْمُهَاجِرِينَ مِنْ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ، غِفَارٍ وَأَسْلَمَ.))

ابو ہریم رضی اللہ عنہ جو کہ رسول کریم ﷺ کے ان صحابہ میں سے تھے جنہوں نے مقام حدیبیہ پر درخت کے نیچے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی تھی، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک کے لیے گیا، میں ایک رات اخضر مقام میں کھڑا ہوا اور آپ ﷺ کے قریب ہو گیا، اس وقت ہمیں نیند کے جھونکے آنے لگے، میں مسلسل اپنے نفس کو بیدار کرتا رہا اور میری سواری آپ کی سواری کے قریب چلتی رہی اور میں اس سے گھبراتا رہا کہ آپ سے کہیں اس طرح قریب نہ ہو جائے کہ آپ کا قدم مبارک جو رکاب میں ہے۔ اس سے کہیں میری سواری کا کوئی حصہ نہ لگ جائے میں برابر اپنی سواری کو پیچھے کرتا رہا یہاں تک کہ رات کے ایک حصے میں مجھ پر نیند غالب آگئی اور میری سواری رسول اللہ ﷺ کی سواری سے بھڑ گئی، آپ کا قدم

رکاب میں تھا آپ کے قدم کو میری سواری کا کچھ حصہ لگ گیا مجھ پر نیند کا غلبہ تھا۔ میری آنکھ تب کھلی جب میں نے آپ سے لفظ ”حسن“ سنا (یہ کلمہ تکلیف پہنچنے پر بولا جاتا تھا) میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے لیے مغفرت کی دعا کیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”چلتے رہو“ چنانچہ ہم چلتے رہے اور آپ نے قبیلہ بنی غفار کے ان لوگوں کے بارے میں مجھ سے دریافت کرنا شروع کر دیا جو پیچھے رہ گئے تھے اور غزوہ تبوک میں شریک نہیں ہوئے تھے، آپ ﷺ نے مجھ سے دریافت کرتے ہوئے پوچھا: ”وہ سرخ رنگ کے لمبے لمبے لوگ جن کے چہروں پر صرف تھوڑیوں کے نیچے چند بال ہیں، ان کا کیا بنا؟“ اور ہم ﷺ کہتے ہیں: میں نے آپ ﷺ کو ان کے پیچھے رہ جانے کے بارے میں بتلایا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ کالے رنگ والے گھٹکریا لے بالوں والے پست قد والے، جن کے جانور مقام شبکہ شدخ میں رہتے ہیں ان کا کیا بنا؟“ میں نے انھیں بنی غفار میں یاد کیا مگر یاد نہ آیا بالآخر یاد آیا کہ یہ لوگ قبیلہ بنی اسلم میں سے ہیں، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ لوگ قبیلہ بنی اسلم میں سے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”انھیں اس سے کس نے روکا تھا کہ کسی پُست آدمی کو اپنے اونٹ پر سوار کر کے اللہ کی راہ میں بھیج دیتے کیونکہ فریش اور انصار کے مہاجرین میں سے غفار اور اسلم کا پیچھے رہ جانا مجھ پر زیادہ دشوار ہے۔“

(۷۵۵) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((بِسْ أَخُو الْعَشِيرَةِ))، فَلَمَّا دَخَلَ انْبَسَطَ إِلَيْهِ، فَقُلْتُ لَهُ؟ فَقَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے (اندر آنے کی) اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ شخص اپنے قبیلے کا برا آدمی ہے“ جب وہ داخل ہوا تو آپ اسے خندہ پیشانی سے ملے، میں نے آپ سے عرض کیا (آپ نے پہلے اسے برا آدمی کہا پھر اسے خندہ پیشانی سے ملے) آپ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ فحش گوار فحش گو بننے والے کو پسند نہیں کرتا۔“ (۷۵۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَوْدَةُ لَيْلَةَ جَمْعٍ - وَكَانَتْ امْرَأَةً ثَقِيلَةً ثَبَاطَةً - فَأَذِنَ لَهَا.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے مزدلفہ کی رات رسول اللہ ﷺ سے اجازت مانگی (کہ وہ چلی جائیں) وہ بھاری جسم والی آہستہ رفتار والی عورت تھی تو آپ نے اسے اجازت دے دی۔

۳۲۲۔ بَابُ مَنْ لَمْ يَرْبِحْ كَايَةَ الْخَبَرِ بَأْسًا

جو شخص پرانا واقعہ بیان کرنے میں حرج محسوس نہ کرے

(۷۵۷) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنَائِمَ حُنَيْنٍ بِالْجِعْرَانَةِ، اَزْدَحَمُوا عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ عَبْدًا

(۷۵۵) [صحیح] مسند أحمد: ۱۵۸/۶؛ مسند الشهاب للقضاعي: ۱۱۲۴۔

(۷۵۶) صحیح البخاری: ۱۶۸۰؛ صحیح مسلم: ۱۲۹۰۔

(۷۵۷) صحیح البخاری: ۳۴۷۷؛ صحیح مسلم: ۱۷۹۲۔

مِنْ عِبَادِ اللَّهِ بَعَثَهُ اللَّهُ إِلَى قَوْمٍ، فَكَذَّبُوهُ وَشَجَّوْهُ، فَكَانَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ جَبْهَتِهِ وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي، فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ)). قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ: فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَحْكِي الرَّجُلُ يَمْسَحُ عَنْ جَبْهَتِهِ.

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حنین کے غنائم کو جہرانہ میں تقسیم فرمایا تو لوگوں نے آپ ﷺ کے پاس رش ڈال دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے کو اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کی طرف بھیجا انہوں نے اسے جھٹلایا اور اس کا سر پھاڑ دیا وہ اپنی پیشانی سے خون پونچھ رہا تھا اور کہہ رہا تھا: اے اللہ! میری قوم کو معاف کر دے کیونکہ یہ جانتے نہیں۔“ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں گویا میں رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھ رہا ہوں آپ اس آدمی کی حکایت بیان کرتے ہوئے اپنی پیشانی پر ہاتھ پھیر رہے ہیں۔

۳۲۳۔ بَابُ: مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا

جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی

۷۵۸ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَسِيطٍ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ قَالَ: جَاءَ قَوْمٌ إِلَى عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالُوا: إِنَّ لَنَا جِيرَانًا يُسْرِقُونَ وَيَفْعَلُونَ، أَفَنَرَفَعُهُمْ إِلَى الْإِمَامِ؟ قَالَ: لَا، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ رَأَى مِنْ مُسْلِمٍ عَوْرَةً فَسَتَرَهَا، كَانَ كَمَنْ أَحْيَا مَوْتُودَةً مِنْ قَبْرِهَا)).

جناب ابو الہیثم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک قوم سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی انہوں نے کہا: ہمارے کچھ ہمسائے ہیں جو اسراف کرتے ہیں اور (غیر شرعی) کام کرتے ہیں کیا ہم امام تک ان کی شکایت پہنچا دیں؟ سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ”جس نے کسی مسلمان میں کوئی عیب دیکھا پھر اس پر پردہ ڈال دیا تو اس نے گویا زندہ درگور کی ہوئی لڑکی کو قبر سے نکال کر زندہ کر دیا۔“

۳۲۴۔ بَابُ: قَوْلُ الرَّجُلِ: هَلَكَ النَّاسُ

آدمی کا یہ کہنا کہ لوگ ہلاک ہو گئے

۷۵۹ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا سَمِعْتَ الرَّجُلَ يَقُولُ: هَلَكَ النَّاسُ، فَهُوَ أَهْلُكُهُمْ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تو کسی آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنے کہ لوگ ہلاک ہو گئے تو وہ ان میں سے سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے۔“

۷۵۸ [ضعیف] سنن أبی داود: ۴۸۹۹۱؛ مسند أحمد: ۴/۱۴۷؛ المستدرک للحاکم: ۴/۳۸۴۔

۷۵۹ موطأ امام مالک: ۲۸۱۵؛ صحیح مسلم: ۲۶۲۳۔

۳۲۵۔ بَابُ: لَا يَقُلُ لِلْمَنَافِقِ: سَيِّدٌ

منافق کو سردار نہ کہو

۷۶۰ (۷۶۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَقُولُوا لِلْمَنَافِقِ: سَيِّدٌ، فَإِنَّهُ إِنْ يَكُ سَيِّدَكُمْ فَقَدْ أَسْخَطْتُمْ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ)).

جناب عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”منافق کو سردار نہ کہو، کیونکہ اگر وہ تمہارا سردار ہے تو گویا تم نے اپنے رب عزوجل کو ناراض کر دیا۔“

۳۲۶۔ بَابُ: مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا زُغِيَ

جب کسی آدمی کی تعریف کی جائے تو وہ کیا کہے؟

۷۶۱ (۷۶۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا زُغِيَ قَالَ: ((اللَّهُمَّ لَا تَوَاحِدْنِي بِمَا يَقُولُونَ، وَاعْفِرْ لِي مَا لَا يَعْلَمُونَ)).

جناب عدی بن اُرتاطہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے جب کسی آدمی کی تعریف کی جاتی تو وہ کہتا: ((اللَّهُمَّ لَا تَوَاحِدْنِي بِمَا يَقُولُونَ، وَاعْفِرْ لِي مَا لَا يَعْلَمُونَ)) اے اللہ! جو میرے بارے میں لوگ کہتے ہیں اس میں میرا مواخذہ نہ فرما اور مجھے معاف فرما دینا جو یہ لوگ نہیں جانتے۔

۷۶۲ (۷۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، أَنَّ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لِأَبِي مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ - أَوْ أَبُو مَسْعُودٍ قَالَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ -: مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ فِي (زَعَمَ)؟ قَالَ: ((بِمَنْ مَطِئَةُ الرَّجُلِ)).

جناب ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو عبد اللہ نے ابو مسعود سے یا ابو مسعود نے ابو عبد اللہ ﷺ سے کہا کہ تو نے نبی کریم ﷺ سے ”زعم“ (گمان) کے بارے میں کیا سنا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ آدمی کی بری سواری ہے۔“

۷۶۳ (۷۶۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْبَيْهَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَامِرٍ قَالَ: يَا أَبَا مَسْعُودٍ! مَا سَمِعْتَ

۷۶۰ [صحیح] سنن أبی داود: ۴۹۷۷؛ سنن النسائی: ۲۴۵۔ ۷۶۱ [صحیح]

۷۶۲ [صحیح] مصنف ابن أبی شیبہ: ۲۵۷۹۱؛ الزهد لابن المبارك: ۳۷۷؛ سنن أبی داود: ۴۹۷۲۔

۷۶۳ [صحیح البخاری: ۶۰۴۷؛ صحیح مسلم: ۱۱۰۔

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي زَعْمُوا؟ قَالَ ﷺ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((بِنَسْ مَطِيَّةَ الرَّجُلِ)). وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((لَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ)).

جناب ابو مہلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابو سعود! آپ نے نبی ﷺ سے ”زَعْمُوا“ (لوگوں کا اپنے خیال سے بات بیان کرنے) کے متعلق کیا سنا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”یہ آدمی کی بری سواری ہے۔“ اور آپ کو یہ فرماتے ہوئے بھی سنا: ”کسی مومن پر لعنت کرنا ایسا ہے جیسے اسے قتل کرنا۔“

۳۲۷۔ بَابُ: لَا يَقُولُ لَشَيْءٍ لَا يَعْلَمُهُ: اللَّهُ يَعْلَمُهُ

جس چیز کا علم نہ ہو اس کے متعلق یوں نہ کہے: اسے اللہ جانتا ہے

(۷۶۴) (ث: ۱۷۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: قَالَ عَمْرُو: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ لَشَيْءٍ لَا يَعْلَمُهُ: اللَّهُ يَعْلَمُهُ؛ وَاللَّهُ يَعْلَمُ غَيْرَ ذَلِكَ، فَيَعْلَمُ اللَّهُ مَا لَا يَعْلَمُ، فَذَاكَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمٌ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم میں سے کوئی شخص کسی چیز کے بارے میں جسے وہ نہ جانتا ہو یوں نہ کہے کہ اسے اللہ جانتا ہے حالانکہ اللہ تو اس کے علاوہ بھی جانتا ہے، گویا وہ اللہ کو اس چیز کے بارے میں بتا رہا ہے جو وہ نہیں جانتا اور یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بڑی بات ہے۔

۳۲۸۔ بَابُ: قَوْسُ قَرْحٍ

قوس قرح کا بیان

(۷۶۵) (ث: ۱۷۵) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: قَالَ: الْمَجْرَةُ: بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ السَّمَاءِ، وَأَمَّا قَوْسُ قَرْحٍ: فَأَمَانٌ مِنَ الْغَرَقِ بَعْدَ قَوْمِ نُوحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجرہ آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اور قوس قرح قوم نوح کے بعد غرق ہونے سے امان (کی نشانی) ہے۔

۳۲۹۔ بَابُ: الْمَجْرَةُ

مجرہ کیا ہے؟

(۷۶۶) (ث: ۱۷۶) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ وَغَيْرِهِ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ

(۷۶۴) [صحیح] (۷۶۵) [ضعیف] المعجم الكبير للطبراني: ۱۱۴۷۹۔

(۷۶۶) [صحیح] العظمة لابن الشيخ: ۷۹۴۔

سَأَلَ ابْنُ النُّكَّاءِ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْمَجْرَةِ، قَالَ: هُوَ شَرْجُ السَّمَاءِ، وَمِنْهَا فُتِحَتِ السَّمَاءُ بِمَاءٍ مِنْهُمْ. جناب ابو ظہیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابن کواء رضی اللہ عنہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مجرہ کے بارے میں پوچھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ آسمان کا شگاف ہے اور اسی سے (قوم نوح کو غرق کرنے کے لیے) موسلا دھار پانی برسایا گیا تھا۔

(۷۶۷) (ث: ۱۷۷) حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ، عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: الْقَوْسُ: أَمَانٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ مِنَ الْغَرَقِ، وَالْمَجْرَةُ: بَابُ السَّمَاءِ الَّذِي تَنْشَقُّ مِنْهُ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: قوس قزح اہل زمین کے لیے غرق ہونے سے امان ہے اور مجرہ آسمان کا ایک دروازہ ہے جہاں سے وہ (آسمان) پھٹے گا۔

۳۳۰۔ بَابُ: مَنْ كَرِهَ أَنْ يُقَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي فِي مُسْتَقَرٍّ رَحْمَتِكَ

جس نے اس قول کو ناپسند کیا: اے اللہ! مجھے اپنی مستقر رحمت میں کر دے

(۷۶۸) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْحَارِثِ الْكِرْمَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا قَالَ لِأَبِي رَجَاءٍ: أَقْرَأْ عَلَيْكَ السَّلَامَ، وَأَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فِي مُسْتَقَرٍّ رَحْمَتِهِ، قَالَ: وَهَلْ يَسْتَطِيعُ أَحَدٌ ذَلِكَ؟ قَالَ: فَمَا مُسْتَقَرُّ رَحْمَتِهِ؟ قَالَ: الْجَنَّةُ، قَالَ: لَمْ تُصَبِّ، قَالَ: فَمَا مُسْتَقَرُّ رَحْمَتِهِ؟ قَالَ: رَبُّ الْعَالَمِينَ.

جناب ابو حارث کرمانی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی کو سنا جس نے ابو رجاء رضی اللہ عنہ سے کہا: میں تجھے سلام کرتا ہوں اور اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ اپنی مستقر رحمت میں مجھے اور تجھے جمع کر دے، ابو رجاء رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا اس کی کوئی طاقت رکھتا ہے، بتاؤ مستقر رحمت کیا ہے؟ اس آدمی نے کہا: جنت۔ ابو رجاء رضی اللہ عنہ نے کہا: تو نے ٹھیک نہیں کہا۔ اس نے کہا: پھر مستقر رحمت کیا ہے؟ ابو رجاء رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ رب العالمین ہے۔

۳۳۱۔ بَابُ: لَا تَسْبُوا الدَّهْرَ

زمانے کو برا نہ کہو

(۷۶۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: يَا خَبِيَّةَ الدَّهْرِ، فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی ہرگز یہ نہ کہے: ہائے زمانے کی خرابی کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ ہے۔“

(۷۶۷) [صحیح] المعجم الكبير للطبراني: ۱۰۵۹۱؛ حلية الأوليا لأبي نعیم: ۱/۳۲۰۔

(۷۶۸) [صحیح] الصمت لابن ابی الدنيا: ۳۴۷۔

(۷۶۹) صحیح مسلم: ۲۲۴۶، موطأ امام مالک: ۲۸۱۶۔

(۷۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ يَحْيَى الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ: يَا خَيِّةَ الدَّهْرِ! قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا الدَّهْرُ، أُرْسِلُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ، فَإِذَا شِئْتُ قَبَضْتُهُمَا. وَلَا يَقُولَنَّ لِلْعَيْنِ: الْكَرَمُ، إِنَّمَا الْكَرَمُ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی یہ نہ کہے: ”ہائے زمانے کی خرابی، اللہ عزوجل فرماتا ہے: میں زمانہ ہوں، میں ہی رات اور دن کو بھیجتا ہوں پھر جب چاہوں گا انہیں روک لوں گا اور انکو رو: کرم، ہرگز نہ کہو کیونکہ ”کرم“ تو مسلمان آدمی ہوتا ہے۔“

۲۳۲۔ بَابُ: لَا يُحَدُّ الرَّجُلُ إِلَى أَخِيهِ النَّظَرَ إِذَا وَلَّى

کوئی آدمی اپنے بھائی کی طرف تیز نگاہ سے نہ دیکھے جب وہ لوٹ کر جانے لگے

(۷۷۱) حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: يُكْرَهُ أَنْ يُحَدَّ الرَّجُلُ إِلَى أَخِيهِ النَّظَرَ، أَوْ يَتَّبِعَهُ بَصَرَهُ إِذَا وَلَّى، أَوْ يَسْأَلَهُ: مِنْ أَيْنَ جِئْتَ، وَأَيْنَ تَذْهَبُ؟

جناب مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ ناپسندیدہ بات ہے کہ آدمی اپنے بھائی کی طرف تیز نگاہ سے دیکھے، یا اپنی نظر کو اس کے پیچھے لگائے جب وہ لوٹ کر جانے لگے، یا اس سے پوچھنے لگے کہ تو کہاں سے آیا ہے اور کہاں جائے گا۔

۳۳۳۔ بَابُ: قَوْلُ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ: وَيَلْكَ

آدمی کسی کو کہے: تیرے لیے ہلاکت ہو

(۷۷۲) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً، فَقَالَ: ((ارْكُبْهَا))، فَقَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ، قَالَ: ((ارْكُبْهَا))، قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ، قَالَ: ((ارْكُبْهَا))، قَالَ: فَإِنَّهَا بَدَنَةٌ، قَالَ: ((ارْكُبْهَا، وَيَلْكَ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جو قربانی کے اونٹ کو ہانک کر لے جا رہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس پر سوار ہو جا۔“ اس نے کہا: یہ قربانی کا جانور ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس پر سوار ہو جا۔“ اس نے کہا: یہ قربانی کا جانور ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس پر سوار ہو جا، تیرے لیے ہلاکت ہو۔“

(۷۷۰) صحیح البخاری: ۶۱۸۲؛ صحیح مسلم: ۲۲۴۶۔

(۷۷۱) [ضعیف] مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۶۶۴۰؛ شعب الإيمان للبيهقي: ۹۵۸۰۔

(۷۷۲) صحیح البخاری: ۶۱۵۹؛ صحیح مسلم: ۱۳۲۲۔

(۷۷۳) (ث: ۱۸۰) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَلَقَمَةَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قُرَّةٍ، حَدَّثَنِي الْمُسَوِّرُ بْنُ رِفَاعَةَ الْقُرْظِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما - وَرَجُلٌ يَسْأَلُهُ - فَقَالَ: إِنِّي أَكَلْتُ خُبْزًا وَلَحْمًا، فَقَالَ: وَيْحَكَ، أَتَتَوَضَّأُ مِنَ الطَّيِّبَاتِ؟

جناب مسور بن رفاعہ قرظی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا جبکہ ایک آدمی ان سے پوچھ رہا تھا کہ میں نے روٹی اور گوشت کھایا ہے (کیا میں دوبارہ وضو کروں؟) آپ نے فرمایا: تجھ پر افسوس ہے، کیا پاکیزہ چیزیں کھانے سے بھی وضو کرے گا؟

(۷۷۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ بِالْجِعْرَانَةِ، وَالتَّبَرُّ فِي حِجْرِ بِلَالٍ، وَهُوَ يَقْسِمُ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: اغْدِلْ، فَإِنَّكَ لَا تَعْدِلُ، فَقَالَ: ((وَيْلَكَ، فَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ؟)) قَالَ عُمَرُ: دَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَضْرِبُ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ، فَقَالَ: ((إِنَّ هَذَا مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ - أَوْ فِي أَصْحَابٍ لَهُ - يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ، لَا يُجَاوِزُونَ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ)). ثُمَّ قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: سَمِعْتُهُ مِنْ جَابِرٍ. قُلْتُ لِسُفْيَانَ: رَوَاهُ قُرَّةُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: لَا أَحْفَظُهُ مِنْ عَمْرٍو، وَإِنَّمَا حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ حنین کے دن مقام جعرانہ میں تشریف فرما تھے اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کی گود میں سونے کے ٹکڑے تھے (جو مال غنیمت میں حاصل ہوئے تھے) آپ ﷺ انہیں تقسیم فرما رہے تھے کہ ایک آدمی آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا: عدل کریں بے شک آپ عدل نہیں کر رہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ویلک (تیرے لیے ہلاکت ہو) اگر میں عدل نہیں کروں گا تو پھر کون عدل کرے گا۔“ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیجئے میں اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک یہ اپنے ایسے ساتھیوں کے ساتھ ہے۔“ یا فرمایا: ”اپنے ایسے ساتھیوں میں ہے جو قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کی ہنسی کی ہڈی سے نیچے نہیں اترے گا۔ یہ لوگ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کامن سے نکل جاتا ہے۔“ پھر جناب سفیان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابوزبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے یہ حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے سنی ہے۔ راوی حدیث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سفیان سے کہا: اس حدیث کو قرہ نے بھی عمرو سے انھوں نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے تو انھوں نے کہا: میں اسے عمرو رضی اللہ عنہ سے یاد نہیں کرتا ہمیں تو ابوزبیر ہی نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

(۷۷۵) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَمِيرٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيِكَ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ مَعْبُدٍ السَّدُوسِيِّ رضی اللہ عنہ - وَكَانَ اسْمُهُ رَحِمَ بْنَ مَعْبُدٍ، فَهَاجَرَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ((مَا اسْمُكَ؟)) قَالَ: رَحِمٌ، قَالَ: ((بَلْ أَنْتَ بَشِيرٌ)). قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا أُمْسِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ مَرَّ بِقُبُورِ

(۷۷۳) [صحیح]

(۷۷۴) صحیح البخاری: ۳۶۱۰، صحیح مسلم: ۱۰۶۶، سنن ابن ماجہ: ۱۷۲۔

(۷۷۵) [صحیح] مسند أحمد: ۸۳/۵، سنن أبی داود: ۳۲۳۰، سنن ابن ماجہ: ۱۵۶۸۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ: ((لَقَدْ سَبَقَ هَؤُلَاءِ خَيْرٌ كَثِيرٌ)) ثَلَاثًا، فَمَرَّ بِقُبُورِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ: ((لَقَدْ أَدْرَكَ هَؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيرًا)) ثَلَاثًا، فَحَانَتْ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ نَظْرَةٌ، فَرَأَى رَجُلًا يَمْشِي فِي الْقُبُورِ، وَعَلَيْهِ نَعْلَانِ، فَقَالَ: ((يَا صَاحِبَ السَّبْعَيْنِ! أَلَيْسَ بِسَبْعَتَيْكَ))، فَتَنَظَّرَ الرَّجُلُ، فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ ﷺ خَلَعَ نَعْلَيْهِ فَرَمَى بِهِمَا.

سیدنا بشیر بن معبد سدوسی رضی اللہ عنہما جن کا نام رحم بن معبد رضی اللہ عنہ تھا، یہ نبی ﷺ کی طرف ہجرت کر کے آئے تو آپ نے پوچھا: ”تیرا نام کیا ہے۔“ عرض کیا: رحم، آپ نے فرمایا: ”نہیں بلکہ تو بشیر ہے“ وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں رسول اللہ کے ساتھ جا رہا تھا کہ آپ کا گزر مشرکین کی قبروں کے پاس سے ہوا آپ ﷺ نے فرمایا: ”یقیناً یہ لوگ خیر کثیر سے پہلے ہی گزر گئے۔“ آپ ﷺ نے یہ بات تین بار فرمائی، پھر آپ کا گزر مسلمانوں کی قبروں کے پاس سے ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”یقیناً ان لوگوں نے خیر کثیر کو پایا۔“ آپ نے یہ بات تین بار فرمائی، پھر اچانک نبی ﷺ کی نظر ایک آدمی پر پڑی جو جوتے پہنے ہوئے قبروں کے درمیان چل رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے جوتوں والے! تجھ پر افسوس ہے، اپنے جوتوں کو اتار دے۔“ اس آدمی نے جب نبی ﷺ کو دیکھا تو اپنے جوتے اتار کر پھینک دیے۔

۳۳۴۔ بَابُ الْبِنَاءِ

گھر بنانا

(۷۷۶) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي قُدَيْكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هِلَالٍ، أَنَّهُ رَأَى حُجْرَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ جَرِيدِ مَسْتَوْرَةٍ بِمُسُوحِ الشَّعْرِ، فَسَأَلَتْهُ عَنْ بَيْتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَقَالَ: كَانَ بَابُهُ مِنْ جِهَةِ الشَّامِ، فَقُلْتُ: مِصْرَاعًا كَانَ أَوْ مِصْرَاعَيْنِ؟ قَالَ: كَانَ بَابًا وَاحِدًا، قُلْتُ: مِنْ أَيِّ شَيْءٍ كَانَ؟ قَالَ: مِنْ عَرَعٍ أَوْ سَاجٍ.

جناب محمد بن ہلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کی ازواج مطہرات کے حجروں کو دیکھا جو کھجور کی شاخوں کے تھے جن کو بالوں کے ٹائٹوں سے ڈھانکا گیا تھا پھر میں نے ان سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: اس کا دروازہ ملک شام کی طرف تھا، میں نے کہا: کیا ایک کواڑ تھا یا دو کواڑ تھے؟ انہوں نے کہا: ایک ہی دروازہ تھا، میں نے کہا: یہ دروازہ کس چیز کا تھا؟ انہوں نے بتایا: عرعر (سرسو کے درخت کی لکڑی) یا ساگوان کی لکڑی کا تھا۔

(۷۷۷) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي قُدَيْكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَحْيَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَبْنِيَ النَّاسُ بُيُوتًا يُوْشُونَهَا وَشْيَ الْمَرَا حِيلِ)). قَالَ إِبْرَاهِيمُ: يَعْنِي الثِّبَابَ الْمُحْطَظَةَ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ لوگ ایسے گھر نہ بنالیں جسے وہ متفش کپڑوں کی طرح مزین کریں گے۔“ ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مَرَّاحِيل سے مراد: دھاری دار چادریں ہیں۔

۳۳۵۔ بَابُ: قَوْلُ الرَّجُلِ: لَا وَأَبِيكَ

آدمی کا یہ کہنا کہ ”لا وأبیک“ تیرے باپ کے رب کی قسم

(۷۷۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ بْنُ غَزْوَانَ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ أَجْرًا؟ قَالَ: ((أَمَّا وَأَبِيكَ لَنَبَأَنَّهُ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ، تَخْشَى الْفَقْرَ، وَتَأْمَلُ الْغِنَى، وَلَا تُمَهِّلُ حَتَّى إِذَا بَلَغْتَ الْحُلُقُومَ قُلْتَ: لِفُلَانٍ كَذَا، وَلِفُلَانٍ كَذَا، وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کون سا صدقہ اجر کے لحاظ سے افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تیرے باپ (کے رب) کی قسم! میں تجھے ضرور بتاؤں گا (وہ یہ ہے) کہ تو اس حال میں صدقہ کرے کہ تو تندرست ہو؟ تنگدستی سے ڈرتا ہو اور دولت کی امید رکھتا ہو اور تو (صدقہ کو) اتنا مؤخر نہ کرنا کہ جب روح حلق تک پہنچ جائے تو تو کہے: فلاں کو اتنا دے دینا، فلاں کو اتنا دے دینا، اب تو وہ فلاں ہی کا ہو چکا ہے۔“

۳۳۶۔ بَابُ: إِذَا طَلَبَ فَلْيَطْلُبْ طَلَبًا يَسِيرًا وَلَا يَمْدَحْهُ

جب کسی سے کچھ مانگے تو بغیر اصرار کے مانگے اور اس کی مدح سرائی نہ کرے

(۷۷۹) (ث: ۱۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِذَا طَلَبَ أَحَدُكُمْ الْحَاجَةَ فَلْيَطْلُبْهَا طَلَبًا يَسِيرًا، فَإِنَّمَا لَهُ مَا قُدِّرَ لَهُ، وَلَا يَأْتِي أَحَدُكُمْ صَاحِبَهُ فَيَمْدَحْهُ، فَيَقْطَعَ ظَهْرَهُ.

سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم میں سے کوئی کسی سے اپنی ضرورت پر کچھ مانگے تو آسانی سے بغیر اصرار کیے مانگے، کیونکہ اسے وہی ملے گا جو اس کے مقدر میں ہے اور کسی کے پاس جا کر اس کی مدح سرائی نہ کرے کہ اس کی کمر ہی توڑ ڈالے۔

(۷۸۰) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ بْنِ أُسَامَةَ، عَنْ أَبِي عَزَّةَ يَسَارٍ

(۷۷۸) صحيح البخاري: ۱۴۱۹، ۲۷۴۸؛ صحيح مسلم ۱۰۳۲۔

(۷۷۹) [صحيح] شعب الإيمان للبيهقي: ۲۱۱۰؛ مصنف ابن أبي شيبة: ۲۶۲۶۴۔

(۷۸۰) [صحيح] مسند أبي حنيفة: ۴۲۹؛ جامع الترمذي: ۴۱۰۱؛ مسند أبي حنيفة: ۴۲۹؛ مسند أبي حنيفة: ۴۲۹۔

ابن عبد اللہ الہذلیؒ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ إِذَا أَرَادَ قَبْضَ عَبْدٍ بِأَرْضٍ، جَعَلَ لَهُ بِهَا - أَوْ فِيهَا - حَاجَةً)).

سیدنا ابو عزرہ یار بن عبد اللہ ہذلیؒ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو کسی زمین پر وفات دینا چاہتا ہے تو اس کے لیے وہاں کوئی حاجت پیدا فرما دیتا ہے۔“

۳۳۷۔ بَابُ: قَوْلُ الرَّجُلِ: لَا بُلَّ شَانِكَ

آدمی کا یہ کہنا کہ ”لا بل شانک“ اللہ تیرے دشمن کو غلبہ نہ دے

(۷۸۱) (ت: ۱۸۲) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا الصَّعْقُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَمْرَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: أَمَسَى عِنْدَنَا أَبُو هُرَيْرَةَؓ، فَنَظَرَ إِلَى نَجْمٍ عَلَى حَبَالِهِ، فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ لَا يُوَدِّدَنَّ أَقْوَامٌ وَلَوْ إِمَارَاتٍ فِي الدُّنْيَا وَأَعْمَالًا، أَنَّهُمْ كَانُوا مُتَعَلِّقِينَ عِنْدَ ذَلِكَ النَّجْمِ، وَلَمْ يَلُوكَا تِلْكَ الْإِمَارَاتِ، وَلَا تِلْكَ الْأَعْمَالِ. ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ: لَا بُلَّ شَانِكَ! أَكُلَّ هَذَا سَاعَ لَأَهْلِي الْمَشْرِقِ فِي مَشْرِقِهِمْ؟ قُلْتُ: نَعَمْ وَاللَّهِ، قَالَ: لَقَدْ فَتَحَ اللَّهُ وَمَكَّنَ، فَوَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ لَا يَسُوفُنَّهُمْ حُمْرًا غَضَابًا، كَأَنَّمَا وَجُوهُهُمْ الْمَجَانُ الْمُطْرَقَةُ، حَتَّى يُلْحِقُوا ذَا الزَّرْعِ بِزَرْعِهِ، وَذَا الضَّرْعِ بِضَرْعِهِ.

جناب ابو عبد العزیزؒ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابو ہریرہؓ شبام کے وقت ہمارے پاس آئے انہوں نے اپنے سامنے ایک ستارہ دیکھا تو فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہؓ کی جان ہے بعض قومیں اگرچہ وہ دنیا میں حکومتوں اور عہدے والی ہوں گی لیکن یہ پسند کریں گی کہ کاش اس ستارے کے پاس جالکیں اور یہ حکومتیں اور عہدے ان کو نہ ملیں، پھر آپؓ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ”لا بل شانک!“ (اللہ تیرے دشمن کو غلبہ نہ دے) میں نے کہا: ہاں، اللہ کی قسم! آپؓ نے فرمایا: اللہ انہیں فتح کرے اور انہیں قبضہ میں دے، قسم ہے اس ذات کی! جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہؓ کی جان ہے، انہیں ایسے لوگ ضرور ہانکیں گے جن کے چہرے سرخ اور غضب ناک ہوں گے گویا کہ ان کے چہرے چمڑے کی ڈھال ہیں۔ یہاں تک کہ وہ کھیتی والے کو اس کی کھیتی میں پہنچا دیں گے اور مویشی پالنے والے کو اس کے دودھ کے مویشیوں کے پاس پہنچا دیں گے۔

۳۳۸۔ بَابُ: لَا يَقُولُ الرَّجُلُ: اللَّهُ وَفُلَانٌ

آدمی یوں نہ کہے کہ اللہ اور فلاں

(۷۸۲) (ت: ۱۸۳) حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: سَمِعْتُ مُغِيثًا يَزْعُمُ، أَنَّ

(۷۸۱) [ضعيف] مسند أحمد: ۲/ ۳۵۲، المستدرک للحاکم: ۴/ ۹۱۔

(۷۸۲) [ضعيف]

ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ سَأَلَهُ: عَنْ مَوْلَاهُ؟ فَقَالَ: اللَّهُ وَقُلَانٌ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ: لَا تَقُلْ كَذْلِكَ، لَا تَجْعَلَ مَعَ اللَّهِ أَحَدًا، وَلَكِنْ قُلْ: قُلَانٌ بَعْدَ اللَّهِ.

جناب ابن جریج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے مغیث سے سنا وہ بتا رہے تھے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے میرے آقا کے بارے میں پوچھا تو میں نے کہا: اللہ ہے اور قُلَان ہے، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس طرح نہ کہو، اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ بناؤ بلکہ یوں کہو: اللہ کے بعد قُلَان ہے۔

۳۳۹۔ بَابُ: قَوْلُ الرَّجُلِ: مَا شَاءَ اللَّهُ وَشِئْتُ

آدمی کا یہ کہنا کہ جو اللہ چاہے اور تو چاہے

(۷۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَجْلَحِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصْحَمِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ: مَا شَاءَ اللَّهُ وَشِئْتُ، قَالَ ﷺ: ((جَعَلْتُ لِلَّهِ نِدَاءً، مَا شَاءَ اللَّهُ وَحْدَهُ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے کہا: جو اللہ تعالیٰ چاہے اور آپ چاہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو نے اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرا دیا (بلکہ یوں کہہ) جو اکیلے اللہ نے چاہا۔“

۳۴۰۔ بَابُ: الْغِنَاءُ وَاللَّهُوُ

گانا بجانا اور کھیل کود کرنے کا بیان

(۷۸۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ إِلَى السُّوقِ، فَمَرَّ عَلَى جَارِيَةٍ صَغِيرَةٍ تُغْنِي، فَقَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ لَوْ تَرَكَ أَحَدًا لَتَرَكَ هَذِهِ.

جناب عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بازار کی طرف نکلا، ایک چھوٹی سی لڑکی کے پاس سے گزر ہوا جو گارہی تھی تو آپ نے فرمایا: اگر شیطان کسی کو (اپنے کام میں لگانے سے) چھوڑ دیتا تو ضرور اس لڑکی کو چھوڑ دیتا۔

(۷۸۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرًا مَوْلَى الْمُطَّلِبِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَسْتُ مِنْ دَدٍ، وَلَا الدَّدُ مِنِّي بِشْيٍ)). يَعْنِي: لَيْسَ الْبَاطِلُ مِنِّي بِشْيٍ.

(۷۸۳) [صحیح] مسند أحمد: ۱/۲۱۴؛ مصنف ابن أبي شيبة: ۲۶۶۹۱؛ سنن ابن ماجه: ۲۱۱۷۔

(۷۸۴) [حسن] السنن الكبرى للبيهقي: ۱۰/۲۲۳۔

(۷۸۵) [صحیح] مسند الزار: ۲۴۰۲؛ المعجم الاوسط للطبرانی: ۴۱۵۔ کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہ میں لہو ولعب والا ہوں اور نہ لہو ولعب کا مجھ سے کوئی تعلق ہے۔“ یعنی باطل کا مجھ سے کوئی واسطہ نہیں۔

(۷۸۶) (ث: ۱۸۵) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: «وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهُوَ الْحَدِيثُ» (۳۱/ لقمان: ۶)، قَالَ: الْغِنَاءُ وَأَشْبَاهُهُ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهُوَ الْحَدِيثُ﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سے مراد گانا بجانا اور اس سے ملتی جلتی چیزیں ہیں۔

(۷۸۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، قَالَا: أَخْبَرَنَا قَتَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّهْمِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَفْشُوا السَّلَامَ تَسْلَمُوا، وَالْأَشْرَةُ شُرٌّ)). قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: وَالْأَشْرُ: الْعَبَثُ.

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سلام کو عام کرو تم سلامت رہو گے اور فضول حرکت بری چیز ہے۔“ ابو معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ الْأَشْرَةُ سے مراد: عبث (بے فائدہ قول و فعل) ہے۔

(۷۸۸) (ث: ۱۸۶) حَدَّثَنَا عِصَامٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَرِيزٌ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ سُمَيْرٍ الْأَلْهَانِيِّ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَكَانَ يَجْمَعُ مِنَ الْمَجَامِيعِ، فَبَلَغَهُ أَنَّ أَقْوَامًا يَلْعَبُونَ بِالْكُوبَةِ، فَقَامَ غَضَبَانَا يَنْهَى عَنْهَا أَشَدَّ النَّهْيِ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا إِنَّ اللَّاعِبَ بِهَا لَيَأْكُلُ ثَمَرَهَا، كَأَكْلِ لَحْمِ الْخَنَزِيرِ، وَمَتَوَضَّءٍ بِالْدِّمِ. يَعْغِي بِالْكُوبَةِ: التَّرَدُّ.

جناب سلمان بن سمیر الہانی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ ایک مجمع میں تھے کہ انہیں یہ بات پہنچی کہ کچھ لوگ شطرنج کھیل رہے ہیں اس پر وہ غصے میں اٹھے اور سختی کے ساتھ اس سے منع کرنے لگے، پھر فرمایا: خبردار! بلاشبہ اس کے ساتھ کھیلنے والا (اس نیت سے) کہ اس کا پھل کھائے ایسا ہے جیسے سور کا گوشت کھانے والا اور اس کے خون سے وضو کرنے والا۔ یعنی شطرنج کے ساتھ کھیلنے والا۔

۳۴۱۔ بَابُ: الْهَدْيِ وَالسَّمْتِ الْحَسَنِ

اچھی عادتیں اور اچھے اخلاق کے بیان میں

(۷۸۹) (ث: ۱۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ

(۷۸۶) [صحيح] مصنف ابن أبي شيبة: ۲۱۱۳۷؛ جامع البيان للطبري: ۲۸۰۴۴۔

(۷۸۷) [حسن] مسند أحمد: ۴/۲۸۶؛ صحيح ابن حبان: ۴۹۱۔ (۷۸۸) [ضعيف]

(۷۸۹) [حسن] مصنف عبد الرزاق: ۳۷۸۷؛ المعجم الكبير للطبراني: ۸۵۶۷۔

ابْنُ حَصِيرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهَبٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: إِنَّكُمْ فِي زَمَانٍ: كَثِيرٌ فُقَهَاؤُهُ، قَلِيلٌ خُطْبَاؤُهُ، قَلِيلٌ سُؤَالُهُ، كَثِيرٌ مُعْطَوْهُ، الْعَمَلُ فِيهِ قَائِدٌ لِلْهَوَى. وَسَيَأْتِي مِنْ بَعْدِكُمْ زَمَانٌ: قَلِيلٌ فُقَهَاؤُهُ، كَثِيرٌ خُطْبَاؤُهُ، كَثِيرٌ سُؤَالُهُ، قَلِيلٌ مُعْطَوْهُ، الْهَوَى فِيهِ قَائِدٌ لِلْعَمَلِ، اَعْلَمُوا أَنَّ حَسَنَ الْهَدْيِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ خَيْرٌ مِنْ بَعْضِ الْعَمَلِ.

جناب زید رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: بے شک تم ایسے زمانے میں ہو جس میں فقہاء زیادہ اور خطباء تھوڑے ہیں، سوال کرنے والے کم اور دینے والے زیادہ ہیں، اس زمانے میں عمل قائد ہے اور خواہشات نفس اس کے تابع ہیں اور تمہارے بعد ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں فقہاء تھوڑے اور خطباء زیادہ ہوں گے، سوال کرنے والے زیادہ اور دینے والے کم ہوں گے، اس زمانے میں خواہشات قائد (حکمران) اور عمل اس کے تابع (پابند) ہوگا۔ تم یہ جان لو! آخری زمانے میں حسن سیرت بعض اعمال سے بہتر ہوگی۔

۷۹۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: أَرَأَيْتَ النَّبِيَّ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَا أَعْلَمُ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ رَجُلًا حَيًّا رَأَى النَّبِيَّ ﷺ غَيْرِي، قُلْتُ: أَرَأَيْتَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: كَيْفَ كَانَ؟ قَالَ: كَانَ أَبْيَضَ، مَلِيحَ الْوَجْهِ، وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ هَارُونَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَأَبُو الطُّفَيْلِ عَامِرُ بْنُ وَائِلَةَ الْكِنَانِيِّ نَطُوفُ بِالسَّيِّئِ، قَالَ أَبُو الطُّفَيْلِ: مَا بَقِيَ أَحَدٌ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ غَيْرِي، قُلْتُ: أَرَأَيْتَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: كَيْفَ كَانَ؟ قَالَ: كَانَ أَبْيَضَ مَلِيحًا مُقْصَدًا.

جناب جریری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابو طفیل رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! اور میرے علم میں اس وقت روئے زمین پر میرے سوا کوئی آدمی زندہ نہیں ہے جس نے نبی کریم ﷺ کا دیدار کیا ہو، میں نے کہا: کیا آپ نے آپ ﷺ کا دیدار کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ میں نے کہا: آپ ﷺ کیسے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ سفید رنگ، خوبصورت چہرے والے تھے۔

(دوسری) سند میں یوں ہے، جناب جریری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور ابو طفیل عامر بن وائلہ کنانی رضی اللہ عنہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے ابو طفیل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب میرے سوا کوئی باقی نہیں رہا جس نے نبی کریم ﷺ کی زیارت کی ہو، میں نے عرض کیا: کیا آپ نے ان کو دیکھا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! میں نے عرض کیا: آپ ﷺ کیسے تھے؟ فرمایا: آپ سفید رنگ، خوبصورت چہرے اور میانہ قد والے تھے۔

۷۹۱ حَدَّثَنَا قُرُوبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ قَابُوسَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْهَدْيُ الصَّالِحُ، وَالسَّمْتُ الصَّالِحُ، وَالْإِفْتِصَادُ، جُزْءٌ مِنْ خَمْسَةِ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ)).

۷۹۰ صحیح مسلم: ۲۳۴۰ سنن أبی داود: ۴۸۶۴۔

۷۹۱ [حسن شعب الإيمان للبيهقي: ۶۵۵۵ سنن أبی داود: ۴۷۷۶۔ کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”بے شک حسن سیرت، اچھی عادت اور میانہ روی نبوت کے پچیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔“

(۷۹۱م) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا قَابُوسُ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْهَدْيَ الصَّالِحَ، وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ، وَالْإِقْتِصَادَ، جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”بے شک حسن سیرت، اچھی عادت اور میانہ روی نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔“

۳۴۲۔ بَابُ: وَيَأْتِيكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تَزُودْ

وہ شخص تجھے خبریں پہنچائے گا جسے تو نے زادِ راہ نہیں دیا ہوگا

(۷۹۲م) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي تَوْرٍ، عَنْ سِمَاكِ، عَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَتَمَثَّلُ شِعْرًا قَطُّ؟ فَقَالَتْ: أحيانًا، إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ يَقُولُ: ((وَيَأْتِيكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تَزُودْ)).

جناب عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو کوئی شعر پڑھتے ہوئے سنا ہے؟ انھوں نے فرمایا: کبھی کبھی ایسا ہوتا تھا کہ جب آپ گھر میں داخل ہوتے تو یہ شعر پڑھتے تھے: ((وَيَأْتِيكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تَزُودْ)) ”تیرے پاس وہ شخص خبریں لائے گا جسے تو نے توشہ نہیں دیا ہوگا۔“

(۷۹۳م) حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّهَا كَلِمَةٌ نَبِيٌّ: وَيَأْتِيكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تَزُودْ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بلاشبہ یہ الفاظ نبی ﷺ کی زبان پر آیا کرتے تھے: ((وَيَأْتِيكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تَزُودْ)) ”تیرے پاس وہ شخص خبریں لائے گا جسے تو نے توشہ نہیں دیا ہوگا۔“

۳۴۳۔ بَابُ: مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّمَنَّى

ناپسندیدہ آرزوئیں

(۷۹۴م) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا تَمَنَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَنْظُرْ مَا يَتَمَنَّى، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا يُعْطَى)).

(۷۹۱م) [ضعیف] (۷۹۲) [صحیح] طبقات لابن سعد: ۱/ ۲۹۰۔

(۷۹۳) [صحیح] مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۶۰۱۴؛ مسند عبد بن حمید: ۶۱۴۔

(۷۹۴) [ضعیف] مسند أحمد: ۲/ ۳۵۷؛ شعب الإيمان للبيهقي: ۷۲۷۴۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص آرزو کرے تو اسے دیکھ لینا چاہیے کہ وہ کس چیز کی آرزو کر رہا ہے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اسے کیا دیا جائے گا۔“

۳۴۳۔ بَابُ لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكِرْمَ

انگور کو ”کرم“ کا نام نہ دو

(۷۹۵) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: الْكِرْمَ، وَقُولُوا الْحَبْلَةَ))، يَعْنِي: الْعِنَبَ.

جناب علقمہ بن وائل رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی (انگور کو) ”کرم“ ہرگز نہ کہے بلکہ تم ”حبلۃ“ کہو۔“ یعنی انگور۔

۳۴۵۔ بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ: وَيَحَكَّ

آدمی کا کسی کو یہ کہنا: تجھ پر افسوس ہے

(۷۹۶) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ عَمِّهِ مُوسَى ابْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجُلٍ يَسُوقُ بَدَنَةً، فَقَالَ: ((ارْكَبْهَا))، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهَا بَدَنَةٌ، فَقَالَ: ((ارْكَبْهَا))، قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ، قَالَ فِي الثَّلَاثَةِ أَوْ فِي الرَّابِعَةِ: ((وَيَحَكَّ ارْكَبْهَا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کا ایک آدمی کے پاس سے گزر ہوا جو قربانی کے اونٹ کو ہانک کر لے جا رہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس پر سوار ہو جا۔“ اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بے شک یہ قربانی کا اونٹ ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس پر سوار ہو جا۔“ اس نے پھر کہا: بے شک یہ قربانی کا اونٹ ہے آپ ﷺ نے تیسری یا چوتھی بار فرمایا: ”تجھ پر افسوس ہے، اس پر سوار ہو جا۔“

۳۴۶۔ بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ: يَا هَنْتَاهُ!

آدمی کا کسی کو یہ کہنا: یا ہنتاہ (اے بھولے انسان!)

(۷۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شَرِيكَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أُمِّهِ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا هِيَ؟ يَا هَنْتَاهُ)).

(۷۹۵) صحيح مسلم: ۲۲۴۸۔

(۷۹۶) صحيح البخاري: ۱۶۸۹، ۲۷۵۵؛ صحيح مسلم: ۱۳۲۲؛ موطأ إمام مالك: ۱۱۰۶۔

(۷۹۷) [ضعيف] سنن ابن ماجه: ۶۲۲۔ کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

سیدہ حنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اے بھولی خاتون! اس کا کیا حال ہے؟“

(۷۹۸) (ت: ۱۸۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ صُهَبَانَ الْأَسَدِيِّ: رَأَيْتُ عَمَّارًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّى الْمَكْتُوبَةَ ثُمَّ قَالَ لِرَجُلٍ إِلَى جَنْبِهِ: يَا هَتَاهُ! ثُمَّ قَامَ.

جناب حبیب بن صہبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے فرض نماز پڑھی پھر اپنے پہلو میں کھڑے آدمی سے فرمایا: یا ہتہا! (اے بھولے انسان!) پھر آپ کھڑے ہو گئے۔

(۷۹۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَرَدَ فَنِي النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ أُمِّهِ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ. فَأَنْشَدْتُهُ بَيْتًا، فَقَالَ: ((هَيْهَ!))، حَتَّى أَنْشَدْتُهُ مِائَةَ بَيْتٍ.

جناب عمرو بن شریذ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا اور فرمایا: ”کیا تجھے امیہ بن ابی الصلت کے اشعار میں سے کچھ یاد ہے؟“ میں نے عرض کیا: جی ہاں! پھر میں نے آپ کو ایک شعر سنایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اور سناؤ۔“ یہاں تک کہ میں نے آپ کو سواشعار سنا دیے۔

۳۴۷۔ بَابُ: قَوْلُ الرَّجُلِ: إِنِّي كَسَلَانُ

آدمی کا یہ کہنا کہ میں ”سست“ ہوں

(۸۰۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: لَا تَدْعُ قِيَامَ اللَّيْلِ، فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَذَرُهُ، وَكَانَ إِذَا مَرَضَ أَوْ كَسِلَ صَلَّى قَاعِدًا.

جناب عبداللہ بن موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تمہارے چھوڑو کیونکہ نبی ﷺ اسے نہیں چھوڑتے تھے اور جب آپ بیمار ہوتے یا سستی ہوتی تو بیٹھ کر پڑھ لیتے تھے۔

۳۴۸۔ بَابُ: مَنْ تَعَوَّذَ مِنَ الْكَسَلِ

جس نے کمالی سے پناہ مانگی

(۸۰۱) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَكْثُرُ أَنْ يَقُولَ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ،

(۷۹۸) [صحیح] ۷۹۹ صحیح مسلم: ۲۲۵۵۔

(۸۰۰) [صحیح] مسند ابی داود الطیالسی: ۱۵۱۹؛ سنن ابی داود: ۱۳۰۷۔

(۸۰۱) صحیح البخاری: ۶۳۶۹۔

وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَضَلَعِ الدِّينِ، وَعَلْيَةِ الرَّجَالِ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَضَلَعِ الدِّینِ، وَعَلْيَةِ الرَّجَالِ)) ”اے اللہ! میں رنج و غم، بے بسی اور کاہلی، بزدلی اور کنجوسی، قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غلبے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

۳۴۹۔ بَابُ: قَوْلُ الرَّجُلِ: نَفْسِيْ لَكَ الْفِدَاءُ

آدمی کا یہ کہنا: میری جان تجھ پر فدا ہو

۸۰۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ ابْنِ جُدْعَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ يَجْتُو بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَيَنْشُرُ كِسَانَتَهُ وَيَقُولُ: وَجْهِيْ لَوْجِهِكَ الْوِقَاءُ، وَنَفْسِيْ لِنَفْسِكَ الْفِدَاءُ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھ جاتے اور اپنے ترکش (کے تیر) بکھیر کر یوں عرض کرتے تھے: ”میرا چہرہ آپ کے چہرے کی ڈھال ہے اور میری جان آپ پر فدا ہے۔“

۸۰۳) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ حَمَادٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: انْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ نَحْوَ الْبَقِيعِ، وَانْطَلَقْتُ أَتْلُوهُ، فَالْتَفَتَ فَرَأَيْنِيْ فَقَالَ: ((يَا أَبَا ذَرٍّ!))، فَقُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَسَعْدَيْكَ، وَأَنَا فِدَاؤُكَ، فَقَالَ: ((إِنَّ الْمُكْبِرِينَ هُمْ الْمُقِلُّونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا فِي حَقِّ))، قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَقَالَ: ((هَكَذَا)) ثَلَاثًا. ثُمَّ عَرَضَ لَنَا أَحَدٌ فَقَالَ: ((يَا أَبَا ذَرٍّ!))، فَقُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ، وَأَنَا فِدَاؤُكَ، قَالَ: ((مَا يَسْرُنِيْ أَنْ أَحَدًا لَا لِيْ مُحَمَّدٌ ذَهَبًا، فَيَمْسِيْ عَنْدَهُمْ دِينَارًا - أَوْ قَالَ - مِنْقَالًا)). ثُمَّ عَرَضَ لَنَا وَادٍ، فَاسْتَقْبَلَ فَظَنَنْتُ أَنَّ لَهُ حَاجَةً، فَجَلَسْتُ عَلَى شَفِيرٍ، وَأَبْطَأَ عَلَى. قَالَ: فَخَشِيتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ سَمِعْتُهُ كَأَنَّهُ يَنْاجِي رَجُلًا، ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ وَحْدَهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مِنَ الرَّجُلِ الَّذِي كُنْتُ تَنْاجِي؟ فَقَالَ: ((أَوْ سَمِعْتَهُ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَإِنَّ جَبْرِيلَ أَتَانِيْ، فَيُبَشِّرُنِي أَنَّهُ مِنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ))، قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ))

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ بقیع کی طرف روانہ ہوئے اور میں بھی آپ کے پیچھے چلتا رہا، آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور مجھے دیکھ کر فرمایا: ”اے ابو ذر (رضی اللہ عنہ)!“ میں نے عرض کیا: میں حاضر ہوں، اے اللہ کے رسول! آپ کے حکم کی تعمیل کے لیے موجود ہوں اور میں آپ پر فدا ہوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ زیادہ مال والے ہی قیامت کے دن کم نعمتیں پانے والے ہوں گے مگر جس نے حق کے بارے میں اس طرح اور اس طرح کہا۔“ میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ جاننے والے ہیں پھر آپ نے تین مرتبہ فرمایا: ”اس طرح۔“

پھر ہمارے سامنے احد پہاڑ آگیا۔ آپ نے فرمایا: ”اے ابو ذر!“ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں، آپ کے حکم کی تعمیل کے لیے موجود ہوں اور میں آپ پر فدا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے اس بات سے خوشی نہیں کہ آل محمد کے لیے احد پہاڑ سونا بن جائے اور شام کے وقت ان کے پاس ایک دینار دیا فرمایا: ”ایک مثقال بھی باقی ہو۔“ پھر ہمارے سامنے ایک وادی آگئی آپ آگے بڑھ گئے، میں نے سمجھا کہ آپ کو کوئی حاجت ہوگی چنانچہ میں ایک کنارے پر بیٹھ گیا، آپ نے واپس آنے میں دیر کر دی، ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے آپ کے بارے میں خطرہ محسوس ہوا پھر میں نے آپ کی آواز سنی جیسے آپ کسی سے سرگوشی کر رہے ہیں، لیکن آپ اکیلے ہی میرے پاس واپس تشریف لائے تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کس آدمی کے ساتھ سرگوشی فرما رہے تھے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تو نے اس کو سن لیا؟“ میں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ جبریل علیہ السلام تھے میرے پاس یہ خوشخبری دینے کے لیے آئے تھے کہ میری امت میں سے جو شخص اس حال میں مرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔“ میں نے عرض کیا: اگر اس نے زنا اور چوری بھی کی ہو (تب بھی وہ جنت میں داخل ہوگا)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں۔“

۳۵۰۔ بَابُ: قَوْلُ الرَّجُلِ: فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي

آدمی کا یہ کہنا: تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہوں

(۸۰۴) حَدَّثَنَا قَيْصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْدِي رَجُلًا بَعْدَ سَعْدٍ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((ارْمِ، فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي)) سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کے بعد نبی ﷺ کو کسی پر فدا کا کلمہ کہتے ہوئے نہیں دیکھا، میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”تیرے بھیکو، میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں۔“

(۸۰۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْمَسْجِدِ وَأَبُو مُوسَى يَقْرَأُ، فَقَالَ: ((مَنْ هَذَا؟)) فَقُلْتُ: أَنَا بُرَيْدَةُ جُعِلَتْ فِدَاكَ، قَالَ: ((قَدْ أُعْطِيَ هَذَا مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ)).

جناب عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ مسجد کی طرف نکلے اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ قرآن پڑھ رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ کون ہے؟“ میں نے کہا: میں بریدہ رضی اللہ عنہ ہوں، میں آپ پر فدا ہوں، (پھر ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی تعریف کرتے ہوئے) آپ ﷺ نے فرمایا: ”یقیناً اسے تو آل داود کی خوش الحانیوں میں سے خوش الحانی عطا کی گئی ہے۔“

(۸۰۴) صحیح البخاری: ۲۹۰۵؛ صحیح مسلم: ۲۴۱۱۔

(۸۰۵) صحیح مسلم: ۷۹۳؛ سنن النسائی: ۱۰۱۹۔

۳۵۱۔ بَابُ: قَوْلُ الرَّجُلِ: يَا بَنِيَّ، لِمَنْ أَبَوْهُ لَمْ يُدْرِكِ الْإِسْلَامَ

آدمی کا کسی ایسے شخص کو جس کے باپ نے اسلام نہ پایا ہو، اے میرے بیٹے کہنا

(۸۰۶) (ث: ۱۸۹) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ مُخَرِّزٍ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الصَّعْبُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: أَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَجَعَلَ يَقُولُ: يَا ابْنَ أَخِي! أَلَمْ سَأَلْنِي؟ فَانْتَسَبْتُ لَهُ، فَعَرَفَ أَنَّ أَبِي لَمْ يُدْرِكِ الْإِسْلَامَ، فَجَعَلَ يَقُولُ: يَا بَنِيَّ! يَا بَنِيَّ!

صعب بن حکیم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو وہ کہنے لگے: 'اے میرے بھائی کے بیٹے' پھر مجھ سے پوچھا (کہ تمہارا نسب کیا ہے) میں نے انہیں اپنا نسب بتایا تو وہ سمجھ گئے کہ میرے والد نے اسلام کا زمانہ نہیں پایا۔ لہذا اب وہ مجھے کہنے لگے: اے میرے بیٹے! اے میرے بیٹے!

(۸۰۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ سَلَمِ الْعَلَوِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كُنْتُ خَادِمًا لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَكُنْتُ أَدْخُلُ بِغَيْرِ اسْتِئْذَانٍ، فَجِئْتُ يَوْمًا، فَقَالَ: ((كَمَا أَنْتَ يَا بَنِيَّ! فَإِنَّهُ قَدْ حَدَّثَ بَعْدَكَ أَمْرٌ: لَا تَدْخُلَنَّ إِلَّا بِإِذْنٍ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کا خادم تھا لہذا بغیر اجازت کے گھر میں داخل ہو جاتا تھا، چنانچہ ایک دن میں آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "ٹھہر جا اے میرے بیٹے! تیرے بعد ایک نیا حکم نازل ہوا ہے: بغیر اجازت کے اندر مت آنا۔"

(۸۰۸) (ث: ۱۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ ابْنِ أَبِي صَعَصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَهُ: يَا بَنِيَّ!

جناب ابن ابی صعصعہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا: اے میرے بیٹے!

۳۵۲۔ بَابُ لَا يَقُلْ: خَبِثَتْ نَفْسِي وَلَكِنْ لِيَقُلْ: لَقِستُ نَفْسِي

کوئی یوں نہ کہے: میرا نفس خبیث ہو گیا بلکہ یوں کہے: میری طبیعت پریشان ہے

(۸۰۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: خَبِثَتْ نَفْسِي، وَلَكِنْ لِيَقُلْ: لَقِستُ نَفْسِي)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی ہرگز یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا بلکہ یوں کہے کہ میرا نفس پریشان ہو گیا۔"

(۸۰۶) [ضعيف] مصنف ابن أبي شيبة: ۲۶۵۵۴؛ التاريخ الكبير للبخاري: ۴/۳۲۳۔

(۸۰۷) صحيح مسلم: ۲۱۵۱؛ مسند أحمد: ۳/۲۲۷۔

(۸۰۸) [صحیح] (۸۰۹) صحيح البخاري: ۶۱۷۹؛ صحيح مسلم: ۲۲۵۰۔

۸۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: خَبِثَتْ نَفْسِي، وَلَيْقِلَ: لَيْقِسْتُ نَفْسِي)). قَالَ مُحَمَّدٌ: أَسْنَدُهُ عَقِيلٌ.

جناب ابوامامہ رضی اللہ عنہ اپنے والد (سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص ہرگز یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا بلکہ یوں کہے کہ میری طبیعت پریشان ہے۔“ امام محمد رضی اللہ عنہ کہتے کہ عقیل رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

۳۵۳۔ بَابُ: كُنْيَةُ أَبِي الْحَكَمِ

ابوالحکم کنیت رکھنا (کیسا ہے؟)

۸۱۱) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْمُقْدَامِ بْنِ شُرَيْحِ بْنِ هَانِيٍّ الْحَارِثِيُّ، عَنْ أَبِيهِ الْمُقْدَامِ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنِي هَانِيُّ بْنُ يَزِيدَ رضی اللہ عنہ، أَنَّهُ لَمَّا وَقَدَّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مَعَ قَوْمِهِ، فَسَمِعَهُمُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُمْ يُكْنُونَهُ بِأَبِي الْحَكَمِ، فَدَعَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَكَمُ، وَإِلَيْهِ الْحُكْمُ، فَلِمَ تَكْنِيْتُ بِأَبِي الْحَكَمِ؟)) قَالَ: لَا، وَلَكِنَّ قَوْمِي إِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ أَتَوْنِي فَحَكَمْتُ بَيْنَهُمْ، فَرَضِي كِلَا الْفَرِيقَيْنِ، قَالَ: ((مَا أَحْسَنَ هَذَا))، ثُمَّ قَالَ: ((مَالِكَ مِنَ الْوَلَدِ؟)) قُلْتُ: لِي شُرَيْحٌ، وَعَبْدُ اللَّهِ، وَمُسْلِمٌ، بَنُو هَانِيٍّ، قَالَ: ((لَمَنْ أَكْبَرُهُمْ؟)) قُلْتُ: شُرَيْحٌ، قَالَ: ((فَأَنْتَ أَبُو شُرَيْحٍ))، وَدَعَا لَهُ وَوَلَدِهِ. وَسَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ قَوْمًا يُسَمُّونَ رَجُلًا مِنْهُمْ: عَبْدَ الْحَجَرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا اسْمُكَ؟)) قَالَ: عَبْدُ الْحَجَرِ، قَالَ: ((لَا، أَنْتَ عَبْدُ اللَّهِ)). قَالَ شُرَيْحٌ: وَإِنَّ هَانِيًّا لَمَّا حَضَرَ رَجُوعُهُ إِلَى بِلَادِهِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: أَخْبِرْنِي بِأَيِّ شَيْءٍ يُوجِبُ لِي الْجَنَّةَ؟ قَالَ: ((عَلَيْكَ بِحُسْنِ الْكَلَامِ، وَبَذْلِ الطَّعَامِ)).

سیدنا ہانی بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب وہ اپنی قوم کے ساتھ وفد کی صورت میں نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو نبی ﷺ نے ان کو سنا کہ وہ ہانی بن یزید رضی اللہ عنہ کو ابوالحکم کہہ کر پکارتے ہیں، نبی ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا: ”بلاشبہ اللہ تو ان ہی ”حکم“ ہے اور اسی کی طرف حکم لوٹتا ہے، تو نے ابوالحکم کنیت کیوں رکھی؟“ اس نے کہا: انہیں لیکن میری قوم میں جب کسی چیز کے بارے میں اختلاف ہو جاتا تو وہ میرے پاس آتے تو میں ان کے درمیان فیصلہ کر دیتا اس پر دونوں فریق راضی ہو جاتے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”بہت اچھی بات ہے۔ پھر فرمایا: ”تیرے کتنے بیٹے ہیں؟“ میں نے عرض کیا: شریح، عبد اللہ، مسلم اور ہونہانی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان میں سے بڑا کون ہے؟“ میں نے عرض کیا: شریح، آپ ﷺ نے فرمایا: ”بس تو ابوشریح

۸۱۰) صحیح البخاری: ۶۱۸۰؛ صحیح مسلم: ۲۲۵۰۔

۸۱۱) [صحیح] سنن أبی داود: ۴۹۵۵؛ سنن النسائی: ۵۳۸۷۔

ہے۔“ آپ نے اس کے لیے اور اس کے بیٹوں کے لیے دعا فرمائی، اسی طرح نبی ﷺ نے کچھ لوگوں کو سنا جو اپنے میں سے ایک شخص کو عبدالحجر کے نام سے پکارتے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تیرا نام کیا ہے؟“ اس نے عرض کیا: عبدالحجر، آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں بلکہ تو عبد اللہ ہے۔“ شرح ہفتہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہانی بن اخطاب اپنے وطن کی طرف واپس آنے لگے تو نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: مجھے ایسا عمل بتلائیے جو میرے لیے جنت واجب کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”حسن کلام اور تقسیم طعام کو لازم پکڑو۔“

۳۵۴۔ بَابُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْجِبُهُ الْإِسْمُ الْحَسَنُ

نبی ﷺ کو اچھے نام پسند تھے

(۸۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَلُ بْنُ بِشِيرٍ بْنُ أَبِي حَذْرَدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمِّي، عَنْ أَبِي حَذْرَدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ يَسُوقُ إِلَيْنَا هَذِهِ؟)) أَوْ قَالَ: ((مَنْ يَكْلَعُ إِلَيْنَا هَذِهِ؟)) قَالَ رَجُلٌ: أَنَا، فَقَالَ: ((مَا اسْمُكَ؟)) قَالَ: فُلَانٌ، قَالَ: ((اجْلِسْ))، ثُمَّ قَامَ آخَرُ، فَقَالَ: ((مَا اسْمُكَ؟)) قَالَ: فُلَانٌ، فَقَالَ: ((مَا اسْمُكَ؟)) قَالَ: فُلَانٌ، فَقَالَ: ((مَا اسْمُكَ؟)) قَالَ: نَاجِيَةُ، قَالَ: ((أَنْتَ لَهَا، فَسُقْهَا)).

سیدنا ابو حذرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ہمارے اونٹوں کو کون لے جائے گا؟“ یا فرمایا: ”ہمارے ان اونٹوں کو کون پہنچائے گا؟“ ایک شخص نے کہا: میں، آپ نے فرمایا: ”تیرا نام کیا ہے؟“ اس نے عرض کیا: فلاں، آپ نے فرمایا: ”بیٹھ جاؤ“ پھر دوسرا آدمی کھڑا ہوا آپ نے فرمایا: ”تیرا نام کیا ہے؟“ اس نے عرض کیا: فلاں، آپ نے فرمایا: ”بیٹھ جاؤ۔“ پھر ایک اور آدمی کھڑا ہوا آپ نے فرمایا: ”تیرا نام کیا ہے؟“ اس نے کہا: ناجیہ (نجات پانے والا)، آپ نے فرمایا: ”تم اس کام کے اہل ہو، لہذا انہیں ہانک لے جاؤ۔“

۳۵۵۔ بَابُ: السَّرْعَةُ فِي الْمَشْيِ

تیز چلنے کا بیان

(۸۱۳) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ قَابُوسَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَقْبَلَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ مُسْرِعًا وَنَحْنُ فُعُودٌ، حَتَّى أَفْرَعْنَا سُرْعَتَهُ إِلَيْنَا، فَلَمَّا انْتَهَى إِلَيْنَا سَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: ((قَدْ أَقْبَلْتُ إِلَيْكُمْ مُسْرِعًا، لِأُخْبِرَكُمْ بِبَلِيَّةِ الْقَادِرِ، فَتَسْتَبْطِئُهَا فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ، فَاتَّبِعُوا فِي الْعُشْرِ الْأَوَّلِ)).

(۸۱۲) [ضعیف] المعجم الكبير للطبراني: ۲۲ / ۳۵۳۔

(۸۱۳) [صحیح] المعجم الكبير للطبراني: ۱۲۶۲ / ۱؛ مسند أحمد: ۱ / ۲۵۹۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جلدی جلدی تشریف لائے اور ہم بیٹھے ہوئے تھے یہاں تک کہ ہم آپ کے جلدی تشریف لانے کی وجہ سے گھبرا گئے، جب آپ ﷺ ہمارے پاس پہنچے تو سلام کیا پھر فرمایا: ”میں تمہارے پاس جلدی جلدی اس لیے آیا تاکہ تمہیں شب قدر کے متعلق بتاؤں لیکن میں تمہارے پاس آتے آتے اسے بھول گیا لہذا اب اسے رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔“

۳۵۶۔ بَابُ: أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ عزوجل کے نزدیک محبوب ترین نام

(۸۱۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ شَيْبٍ، عَنْ أَبِي وَهَبٍ الْجَمْعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ - عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((تَسْمَوُا بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ، وَأَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: عَبْدُ اللَّهِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ، وَأَصْدَقُهَا: حَارِثُ، وَهَمَامُ، وَأَقْبَحُهَا: حَرْبُ، وَمُرَّةُ)).

سیدنا ابو وہب جمعی رضی اللہ عنہ جنہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے، بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”انبیاء والے نام رکھا کرو، اللہ عزوجل کے ہاں محبوب ترین نام: عبد اللہ اور عبد الرحمن ہے اور سب سے سچا نام: حارث اور ہمام ہے اور سب سے برا نام: حرب اور مرہ ہے۔“

(۸۱۵) حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنِّدِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَاهُ: الْقَاسِمَ، فَقُلْنَا: لَا تُكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ، وَلَا كَرَامَةَ، فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((سَمِ ابْنُكَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم میں سے ایک شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو اس نے اس کا نام قاسم رکھا، ہم نے کہا: ہم تجھے ابو القاسم کی کنیت سے نہیں پکاریں گے اور نہ (اس وجہ سے تیری) تعظیم کریں گے، پھر نبی کریم ﷺ کو اس بات کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا: ”اپنے بیٹے کا نام عبد الرحمن رکھ دو۔“

۳۵۷۔ بَابُ: تَحْوِيلُ الْأِسْمِ إِلَى الْأِسْمِ

نام تبدیل کرنے کا بیان

(۸۱۶) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتِ

(۸۱۴) [صحیح] سنن أبی داود: ۴۹۵۰؛ سنن النسائی: ۳۵۶۵۔

(۸۱۵) صحیح البخاری: ۶۱۸۶؛ صحیح مسلم: ۲۱۳۳۔

(۸۱۶) صحیح البخاری: ۶۱۹۱؛ صحیح مسلم: ۲۱۴۹۔

بِالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ حِينَ وُلِدَ، فَوَضَعَهُ عَلَى فَخِذِهِ - وَأَبُو أُسَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَالِسٌ - فَلَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ بِشْيَاءَ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَأَمَرَ أَبُو أُسَيْدٍ بِابْنَتِهِ فَاحْتَمَلَ مِنْ فَخِذِ النَّبِيِّ ﷺ، فَاسْتَفَاقَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((أَيْنَ الصَّبِيُّ؟)) فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ: قَلْبَانَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: ((مَا اسْمُهُ؟)) قَالَ: فُلَانٌ، قَالَ: ((لَا، لَكِنْ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ))، فَسَمَاهُ يَوْمَئِذٍ بِالْمُنْذِرِ.

سیدنا سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا منذر بن ابی اسید رضی اللہ عنہ جب پیدا ہوئے تو انہیں نبی ﷺ کی خدمت میں لایا گیا آپ ﷺ نے ان کو اپنی ران پر بٹھالیا اور ابواسید رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے پھر نبی ﷺ اپنے سامنے کسی چیز کے ساتھ مشغول ہو گئے، ابواسید رضی اللہ عنہ نے اپنی کسی بچی کو حکم دیا، چنانچہ بچے کو نبی ﷺ کی ران مبارک سے اٹھالیا گیا پھر جب نبی ﷺ اپنے فضل سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ”بچہ کہاں ہے؟“ ابواسید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم نے اسے گھر بھیج دیا ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ”اس کا نام کیا ہے؟“ عرض کیا: فلاں، آپ نے فرمایا: ”نہیں بلکہ اس کا نام منذر ہے۔“ چنانچہ اسی دن سے ان کا نام منذر رکھ دیا گیا۔

۳۵۸۔ بَابُ: ابْغَضُ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ

اللہ عزوجل کے نزدیک بدترین نام

۸۱۷ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَخْتَى الْأَسْمَاءُ عِنْدَ اللَّهِ: رَجُلٌ تَسْمَى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ...)) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے برے نام والا وہ شخص ہے جو اپنا نام ”ملک الاملاک“ (بادشاہوں کا بادشاہ) رکھے۔“

۳۵۹۔ بَابُ: مَنْ دَعَا آخَرَ بِتَصْغِيرِ اسْمِهِ

جس نے کسی کو اس کے نام کی تصغیر سے بلایا

۸۱۸ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُهَلَّبِ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ: كُنْتُ أَشَدَّ النَّاسِ تَكْذُوبًا بِالشَّقَاعَةِ، فَسَأَلْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَا طَلِيقُ! سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((يَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ بَعْدَ دُخُولٍ))، وَنَحْنُ نَقْرَأُ الَّذِي تَقْرَأُ.

جناب طلق بن حبیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں لوگوں میں سب سے زیادہ شفاعت کا انکار کرنے والا تھا، میں نے

۸۱۷ صحیح البخاری: ۶۲۰۵؛ صحیح مسلم: ۲۱۴۳۔

۸۱۸ [صحیح] مسند احمد: ۳/۳۳۰؛ صحیح مسلم: ۱۹۱۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: اے طلیق! میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”لوگ جہنم میں داخل ہونے کے بعد نکلیں گے۔“ اور ہم بھی وہی قرآن پڑھتے ہیں جو تم پڑھتے ہو۔

۳۶۰۔ بَابُ: يُدْعَى الرَّجُلُ بِأَحَبِّ الْأَسْمَاءِ إِلَيْهِ

آدمی کو اس کے پسندیدہ نام سے بلایا جائے

(۸۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْقُرَشِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ذِيَالُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي جَدِّي حَنْظَلَةُ بْنُ حَذِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْجِبُهُ أَنْ يُدْعَى الرَّجُلُ بِأَحَبِّ أَسْمَائِهِ إِلَيْهِ، وَأَحَبُّ كُنَاهُ.

سیدنا حنظلہ بن حذیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اس بات کو پسند کرتے تھے کہ آدمی کو اس کے پسندیدہ نام اور اس کی پسندیدہ کنیت کے ساتھ بلایا جائے۔

۳۶۱۔ بَابُ: تَحْوِيلُ اسْمٍ عَاصِيَةٍ

عاصیہ نام کو تبدیل کرنے کا بیان

(۸۲۰) حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةٍ وَقَالَ: ((أَنْتِ جَمِيلَةٌ))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ”عاصیہ“ نام کو تبدیل کر دیا اور فرمایا: ”تو جمیلہ ہے۔“

(۸۲۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، وَسَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَسَأَلَتْهُ عَنْ اسْمِ أُخْتٍ لَهُ عِنْدَهُ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: اسْمُهَا بَرَّةٌ، قَالَتْ: غَيْرِ اسْمِهَا، فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَكَحَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَاسْمُهَا بَرَّةٌ، فَغَيَّرَ اسْمَهَا إِلَى زَيْنَبَ، فَدَخَلَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حِينَ تَزَوَّجَهَا - وَاسْمُيْ بَرَّةٌ - فَسَمِعَهَا تَدْعُوْنِي: بَرَّةً، فَقَالَ: ((لَا تَزْكُوا أَنْفُسَكُمْ، فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْبَرَّةِ مِنْكُمْ وَالْفَاجِرَةِ، سَمِهَا زَيْنَبَ))، فَقَالَتْ: فَهِيَ زَيْنَبُ، فَقُلْتُ لَهَا: أَسْمَى، فَقَالَتْ: غَيْرِ إِلَى مَا غَيْرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَسَمَهَا زَيْنَبَ.

جناب محمد بن عمرو بن عطاء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدہ زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا تو انہوں نے ان (محمد بن عمرو رضی اللہ عنہ) سے ان کی بہن کا نام پوچھا جو ان کے پاس رہتی تھی۔ میں نے عرض کیا کہ اس کا نام برہ ہے، انہوں نے فرمایا:

(۸۱۹) [ضعيف] المعجم الكبير للطبراني: ۳۴۹۹۔

(۸۲۰) صحيح مسلم: ۲۱۳۹؛ جامع الترمذي: ۲۸۳۸۔

(۸۲۱) صحيح مسلم: ۲۱۴۲؛ سنن أبي داود: ۴۹۵۳۔

اس کا نام بدل دو کیونکہ نبی ﷺ نے زینب بنت جحش سے نکاح کیا، جبکہ ان کا نام برہ تھا تو آپ نے ان کا نام بدل کر زینب رکھ دیا تھا۔ (ایک واقعہ یہ ہے) کہ آپ ﷺ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے جب آپ نے ان سے نکاح کیا چونکہ میرا نام برہ تھا آپ نے سنا کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا مجھے برہ کہہ کر بلا رہی ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے نفوس کو پاکیزہ مت کہلو! بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے کہ تم میں کون نیک ہے اور کون بد ہے، اس کا نام زینب رکھو۔“ چنانچہ سیدہ ام سلمہ نے کہا کہ یہ زینب ہے۔ میں (محمد بن عمرو رضی اللہ عنہ) نے زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: آپ (میری بہن کا) نام تجویز کر دیجئے تو انہوں نے کہا: تم بھی بدل کر وہی نام رکھ دو جو رسول اللہ ﷺ نے رکھا تھا، تم اس کا نام زینب رکھ دو۔

۳۶۲۔ بَابُ: الْصَّرْمُ

”صرم“ (نام رکھنے کی ممانعت)

(۸۲۲) حَدَّثَنَا إِسْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعِيدٍ الْمَخْزُومِيُّ: - وَكَانَ اسْمُهُ الصَّرْمُ، فَسَمَّاهُ النَّبِيُّ ﷺ سَعِيدًا - قَالَ: حَدَّثَنِي جَدِّي، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مُتَكِنًا فِي الْمَسْجِدِ.

جناب ابن عبد الرحمن بن سعید مخرومی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اور ان (سعید مخرومی رضی اللہ عنہ) کا نام صرم تھا تو نبی ﷺ نے ان کا نام سعید رکھ دیا، انہوں نے کہا کہ مجھے میرے دادا نے بیان کیا وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ مسجد میں ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔

(۸۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا وُلِدَ الْحَسَنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمَّيْتُهُ: حَرْبًا، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((أُرُونِي ابْنِي، مَا سَمَّيْتُمُوهُ؟)) قُلْنَا: حَرْبًا، قَالَ: ((بَلْ هُوَ حَسَنٌ)). فَلَمَّا وُلِدَ الْحُسَيْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمَّيْتُهُ حَرْبًا، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((أُرُونِي ابْنِي، مَا سَمَّيْتُمُوهُ؟)) قُلْنَا: حَرْبًا، قَالَ: ((بَلْ هُوَ حُسَيْنٌ)). فَلَمَّا وُلِدَ الثَّالِثُ سَمَّيْتُهُ: حَرْبًا، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((أُرُونِي ابْنِي، مَا سَمَّيْتُمُوهُ؟)) قُلْنَا: حَرْبًا، قَالَ: ((بَلْ هُوَ مُحْسِنٌ))، ثُمَّ قَالَ: ((إِنِّي سَمَّيْتُهُمْ بِأَسْمَاءٍ وَلَدِ هَارُونَ: شَبْرٌ، وَشَبِيرٌ، وَمُشَبَّرٌ)).

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حسن رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو میں نے ان کا نام حرب رکھ دیا، نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: ”میرا بیٹا دکھاؤ، اس کا نام کیا رکھا ہے؟“ ہم نے عرض کیا: حرب، آپ نے فرمایا: ”نہیں، بلکہ اس کا نام حسن ہے۔“ پھر جب حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو میں نے ان کا نام حرب رکھ دیا۔ نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: ”میرا بیٹا دکھاؤ اس کا نام کیا رکھا ہے؟“ ہم نے عرض کیا: حرب، آپ نے فرمایا: ”نہیں، بلکہ اس کا نام حسین ہے۔“ پھر جب تیسرا بیٹا پیدا ہوا تو

میں نے اس کا نام بھی حرب رکھ دیا۔ نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: ”میرا بیٹا دکھاؤ تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے؟“ ہم نے عرض کیا: حرب، آپ نے فرمایا: ”اس کا نام محسن ہے۔“ پھر فرمایا: ”میں نے ان کے نام ہارون علیہ السلام کے بیٹوں شبر، شبیر اور مشمر کے نام پر رکھے ہیں۔“

۳۶۳۔ بَابُ: غُرَابٌ

غراب نام (رکھنا کیسا ہے؟)

(۸۲۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي أُمِّي رَائِطَةُ بِنْتُ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِيهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حُسَيْنًا، فَقَالَ لِي: ((مَا اسْمُكَ؟)) قُلْتُ: غُرَابٌ، قَالَ: ((لَا، بَلِ اسْمُكَ مُسْلِمٌ.))

رائطہ بنت مسلم اپنے والد سے روایت کرتی ہیں انھوں نے کہا کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ غزوہ حنین میں شریک ہوا تو آپ نے مجھ سے پوچھا: ”تیرا کیا نام ہے؟“ میں نے عرض کیا: غراب، آپ نے فرمایا: ”نہیں، بلکہ تمہارا نام مسلم ہے۔“

۳۶۴۔ بَابُ: شَهَابٌ

شہاب نام رکھنے کا بیان

(۸۲۵) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ، ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: شَهَابٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((بَلْ أَنْتَ هِشَامٌ.))

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک آدمی کا ذکر کیا گیا جسے ”شہاب“ کہا جاتا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں، بلکہ تو ہشام ہے۔“

۳۶۵۔ بَابُ: الْعَاصُ

عاص (گناہ گار) نام رکھنا

(۸۲۶) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ زَكَرِيَّا قَالَ: حَدَّثَنِي عَامِرٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُطِيعٍ

(۸۲۴) [ضعيف] المعجم الكبير للطبراني: ۱۹ / ۴۳۳؛ مسند أبي يعلى: ۶۸۰۵؛ المستدرک للحاکم: ۴ / ۲۷۵۔

(۸۲۵) [حسن] شعب الإيمان للبيهقي: ۵۲۲۷؛ المستدرک للحاکم: ۴ / ۲۷۶۔

(۸۲۶) صحيح مسلم: ۱۷۸۲۔

قَالَ: سَمِعْتُ مُطِيعًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ، يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: ((لَا يُقْتَلُ قُرَيْشِي صَبْرًا بَعْدَ الْيَوْمِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ))، فَلَمْ يَذَرِكِ الْإِسْلَامَ أَحَدٌ مِنْ عَصَاةِ قُرَيْشٍ غَيْرُ مُطِيعٍ، كَانَ اسْمُهُ الْعَاصُ، فَسَمَّاهُ النَّبِيُّ ﷺ مُطِيعًا.

سیدنا مطیع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فتح مکہ کے دن یہ فرماتے ہوئے سنا: ”آج کے بعد قیامت تک کسی قریشی کو زبردستی باندھ کر قتل نہیں کیا جائے گا“ قریش کے نافرمانوں میں سے مطیع کے سوا کسی نے بھی اسلام قبول نہیں کیا۔ ان کا نام عاص تھا۔ نبی ﷺ نے ان کا نام مطیع رکھ دیا۔

۳۶۶۔ بَابُ: مَنْ دَعَا صَاحِبَهُ فَيُخْتَصِرُ وَيَنْقُصُ مِنْ اسْمِهِ شَيْئًا

جس نے اپنے ساتھی کو مختصر نام سے بلایا، یعنی نام سے کچھ (حروف) کم کر دیے

(۸۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا عَائِشُ! هَذَا جَبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ))، قَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، قَالَتْ: وَهُوَ يَرَى مَا لَا أَرَى.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اے عائش! یہ جبریل علیہ السلام ہیں جو تجھے سلام کہتے ہیں۔“ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: وعلیہ السلام ورحمة اللہ، فرماتی ہیں آپ ﷺ وہ دیکھتے تھے جو میں نہیں دیکھ سکتی تھی (یعنی جبریل علیہ السلام آپ کو نظر آتے تھے جو مجھے نظر نہیں آتے تھے)۔

(۸۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْيَشْكُرِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي جَدَّتِي أُمُّ كَلْثُومُ بِنْتُ ثُمَامَةَ، أَنَّهَا قَدِمَتْ حَاجَةً، وَإِنَّ أَخَاهَا الْمُخَارِقَ بْنَ ثُمَامَةَ قَالَ: ادْخُلِي عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، وَسَلِّبْهَا عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، فَإِنَّ النَّاسَ قَدْ أَكْثَرُوا فِيهِ عِنْدَنَا، قَالَتْ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا فَقُلْتُ: بَعْضُ بَنِيكَ يُفَرِّئُكَ السَّلَامَ، وَيَسْأَلُكَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، قَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، قَالَتْ: أَمَا أَنَا فَأَشْهَدُ عَلَى أَنِّي رَأَيْتُ عُثْمَانَ فِي هَذَا الْبَيْتِ فِي لَيْلَةِ قَائِظَةٍ، وَنَبِيُّ اللَّهِ ﷺ وَجَبْرِيلُ يُوحِي إِلَيْهِ، وَالنَّبِيُّ ﷺ يَضْرِبُ كَفًّا أَوْ كَيْفًا۔ ابْنِ عَفَّانَ بِيَدِهِ: ((اُكْتُبْ، عَثْمُ)) فَمَا كَانَ اللَّهُ يُنْزِلُ تِلْكَ الْمَنْزِلَةَ مِنْ نَبِيِّهِ ﷺ إِلَّا رَجُلًا عَلَيْهِ كَرِيمًا، فَمِنْ سَبِّ ابْنِ عَفَّانَ فَعَلِيَ لَعْنَةُ اللَّهِ.

جناب محمد بن ابراہیم یشکری بصری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میری دادی ام کلثوم بنت ثمامہ نے بتایا کہ وہ حج کے لیے آئیں تو ان کے بھائی مخارق بن ثمامہ نے کہا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ اور ان سے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھو کیونکہ ہمارے ہاں اکثر لوگ ان کے متعلق باتیں کرتے ہیں، وہ کہتی ہیں کہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی

اور عرض کیا کہ آپ کے بعض بیٹے آپ کو سلام کہتے ہیں اور آپ سے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے متعلق پوچھتے ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وعلیہ السلام ورحمة اللہ، پھر فرمایا: میں اس بات کی گواہی دیتی ہوں کہ میں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو سخت گرمی کی رات میں اسی گھر میں دیکھا اور نبی ﷺ تشریف فرما تھے جبریل علیہ السلام آپ کے پاس وحی لا رہے تھے اور نبی ﷺ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی اہلی یا کندھے کو تھپ تھپا رہے تھے اور فرما رہے تھے: ”اے عثم! لکھو! اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کے نزدیک اتنا بڑا مرتبہ صرف اسے ہی عطا کرتا ہے جو اس کے ہاں معزز ہوتا ہے۔ جو شخص عفان کے بیٹے کو برا کہے اس پر اللہ کی لعنت ہو۔“

۳۶۷۔ باب: زَحْمٌ

”زحم“ نام رکھنا

(۸۲۹) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ سُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي بَشِيرُ بْنُ نَهْلِكَ قَالَ: أَتَى بَشِيرٌ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: ((مَا اسْمُكَ؟)) قَالَ: زَحْمٌ، قَالَ: ((بَلْ أَنْتَ بَشِيرٌ))، فَبَيْنَمَا أَنَا أُمَاسِي النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: ((يَا ابْنَ الْخَصَاصَةِ! مَا أَصَبَحْتَ تَنْقُمُ عَلَى اللَّهِ؟ أَصَبَحْتَ تُمَاسِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ))، فَقُلْتُ: يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، مَا أَتَقُمُ عَلَى اللَّهِ شَيْئًا، كُلَّ خَيْرٍ قَدْ أَصَبْتُ. فَأَتَنِي عَلَى قُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ: ((لَقَدْ سَقَى هَؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيرًا))، ثُمَّ أَتَى عَلَى قُبُورِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ: ((لَقَدْ أَذْرَكَ هَؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيرًا))، فَإِذَا رَجُلٌ عَلَيْهِ سَبْتَتَانِ يَمْسِي بَيْنَ الْقُبُورِ، فَقَالَ: ((يَا صَاحِبَ السَّبْتَيْنِ! أَلَيْسَ سَبْتَتَاكَ))، فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ.

سیدنا بشیر بن نہیک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بشیر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے پوچھا: ”تیرا نام کیا ہے؟“ انہوں نے عرض کیا: زحم، آپ نے فرمایا: ”نہیں، بلکہ تیرا نام بشیر ہے۔“ (کہتے ہیں:) میں ایک مرتبہ نبی ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا تو آپ نے فرمایا: ”اے ابن خصاصہ! کیا تجھے اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر ناگواری ہوتی ہے حالانکہ تو اللہ کے رسول کے ساتھ ساتھ چل رہا ہے۔“ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، مجھے اللہ کے کسی فیصلے پر ناگواری نہیں، میں نے ہر خیر کو پالیا، پھر آپ مشرکین کی قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ”ان لوگوں سے خیر کثیر سبقت لے گئی۔“ پھر آپ مسلمانوں کی قبروں کے پاس آئے تو فرمایا: ”ان لوگوں نے کثیر خیر کو پالیا۔“ پھر اچانک آپ نے ایک آدمی کو دیکھا جو جوتیاں پہنے ہوئے قبروں کے درمیان چل رہا تھا تو آپ نے (اسے) فرمایا: ”اے جوتے پہننے والے! اپنے جوتے اتار دے۔“ چنانچہ اس نے اپنے جوتے اتار دیے۔

(۸۳۰) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ إِبَادٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ امْرَأَةً بَشِيرٍ تُحَدِّثُ، عَنْ بَشِيرِ ابْنِ الْخَصَاصَةِ ﷺ، وَكَانَ اسْمُهُ زَحْمًا، فَسَمَّاهُ النَّبِيُّ ﷺ بَشِيرًا.

(۸۲۹) [صحیح] مسند أحمد: ۵/۸۳، سنن أبی داود: ۲۲۳۰، سنن ابن ماجہ: ۱۵۶۸۔

(۸۳۰) [صحیح] طبقات لابن سعد: ۶/۱۲۰۔

جناب عبید اللہ بن ایاد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ میں نے بشیر رضی اللہ عنہ کی بیوی لیلیٰ سے سنا انہوں نے بشیر ابن خصاصیہ سے نقل کیا کہ ان کا نام ”زحم“ تھا، نبی ﷺ نے ان کا نام بشیر رکھ دیا۔

۳۶۸۔ باب: بَرَّةٌ

برہ (نیوکار) نام رکھنا

(۸۳۱) حَدَّثَنَا قَيْصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ اسْمَ جُوزِيَةَ كَانَ بَرَّةً، فَسَمَّاها النَّبِيُّ ﷺ جُوزِيَةَ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ام المؤمنین سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کا نام برہ تھا تو نبی ﷺ نے ان کا نام جویریہ رکھ دیا۔

(۸۳۲) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ اسْمُ مَيْمُونَةَ بَرَّةً، فَسَمَّاها النَّبِيُّ ﷺ مَيْمُونَةَ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ام المؤمنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا نام برہ تھا تو نبی ﷺ نے ان کا نام میمونہ رکھ دیا۔

۳۶۹۔ باب: أَفْلَحَ

افلح نام رکھنا

(۸۳۳) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنْ عِشْتَ نَهَيْتُ أُمَّتِي - إِنْ شَاءَ اللَّهُ - أَنْ يُسَمِّيَ أَحَدُهُمْ بَرَكَةً، وَنَافِعًا، وَأَفْلَحًا)) - وَلَا أُدْرِي قَالَ: ((رَافِعًا)) أَمْ لَا؟ - ((فَيُقَالُ: هَا هُنَا بَرَكَةٌ؟ فَيُقَالُ: لَيْسَ هَا هُنَا))، فَقَبِضَ النَّبِيُّ ﷺ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ ذَلِكَ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اگر میں زندہ رہا تو ان شاء اللہ اپنی امت کو برکت، نافع اور افلح نام رکھنے سے منع کر دوں گا“ راوی نے کہا: میں نہیں جانتا کہ آپ نے رافع کے متعلق بھی فرمایا تھا یا نہیں۔ ”کہا جاتا ہے کہ یہاں، برکت ہے؟ اور جواب دیا جائے گا کہ یہاں وہ (برکت) نہیں ہے۔“ پھر نبی ﷺ فوت ہو گئے اور آپ نے اس سے منع نہیں فرمایا۔

(۸۳۴) حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَنْهَى أَنْ يُسَمَّى بِعَلَى، وَبَرَكَةٍ، وَنَافِعٍ، وَبِسَارٍ، وَأَفْلَحٍ، وَنَحْوِ ذَلِكَ، ثُمَّ سَكَتَ بَعْدَ عَنِهَا، فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا.

(۸۳۱) صحيح مسلم: ۲۱۴۰؛ سنن أبي داود: ۱۵۰۳ - (۸۳۲) | شاذ

(۸۳۳) [صحيح] سنن أبي داود: ۴۹۶۰؛ مسند أحمد: ۳/۳۳۶ - (۸۳۴) صحيح مسلم: ۲۱۳۸ - كتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے یعلیٰ، برکت، نافع، یسار، فلاح اور اس طرح کے نام رکھنے سے منع کرنے کا ارادہ فرمایا تھا پھر آپ اس کے بعد خاموش ہو گئے اور کچھ نہیں فرمایا۔

۳۷۰۔ باب: رَبَاحٌ

رباح نام رکھنا

(۸۳۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ، عَنْ سِمَاكِ أَبِي زُمَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا اعْتَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ نِسَاءَهُ، فَإِذَا أَنَا بِرَبَاحٍ غَلَامٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَنَادَيْتُ: يَا رَبَّاحُ! اسْتَأْذِنْ لِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ نے اپنی ازواج سے کنارہ کشی اختیار فرمائی تو اچانک مجھے رسول اللہ کا غلام رباح رضی اللہ عنہ مل گیا، میں نے آواز دی: اے رباح! میرے لیے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کرو۔

۳۷۱۔ باب: أَسْمَاءُ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

انبیاء علیہ السلام کے نام (پر نام رکھنا)

(۸۳۶) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ يَسَارٍ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((تَسْمُوا بِأَسْمِي، وَلَا تَكْتُبُوا بِكُنْيَتِي، فَإِنِّي أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”میرے نام جیسا اپنا نام رکھو اور میری کنیت جیسی اپنی کنیت نہ رکھو بلاشبہ میں ابو القاسم ہوں۔“

(۸۳۷) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي السُّوقِ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ! فَالْتَمَتَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّمَا دَعَوْتُ هَذَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((تَسْمُوا بِأَسْمِي، وَلَا تَكْتُبُوا بِكُنْيَتِي)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ بازار میں تھے کہ ایک آدمی نے آواز دی: اے ابو القاسم! نبی کریم ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے تو اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے تو اس (دوسرے شخص) کو بلایا ہے، تو نبی کریم ﷺ

(۸۳۵) صحیح البخاری: ۲۴۶۸؛ صحیح مسلم: ۱۴۷۹۔

(۸۳۶) صحیح البخاری: ۶۱۸۸؛ صحیح مسلم: ۱۲۳۳۔

(۸۳۷) صحیح البخاری: ۲۱۲۰؛ صحیح مسلم: ۲۱۳۱۔

نے فرمایا: ”میرے نام جیسا اپنا نام اور میری کنیت جیسی اپنی کنیت نہ رکھو۔“

(۸۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي الْهَيْثَمِ الْعَطَّارِ قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ ﷺ قَالَ: سَمَّيْنِي النَّبِيُّ ﷺ يُونُسَ، وَأَقْعَدَنِي فِي حِجْرِهِ وَمَسَحَ عَلَيَّ رَأْسِي.

سیدنا یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے میرا نام یوسف رکھا مجھے اپنی گود میں بٹھایا اور میرے سر پر ہاتھ پھیرا۔

(۸۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، وَمَنْصُورٍ، وَقُلَانٍ، سَمِعُوا سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: وَلِدَ لِرَجُلٍ مِّنَا - مِنَ الْأَنْصَارِ - غُلَامٌ، فَأَرَادَ أَنْ يُسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا قَالَ شُعْبَةُ فِي حَدِيثٍ مَنْصُورٍ: إِنَّ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ: حَمَلْتُهُ عَلَى عُنُقِي، فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، وَفِي حَدِيثٍ سُلَيْمَانَ: وَلِدَ لَهُ غُلَامٌ فَأَرَادَ أَنْ يُسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا. فَقَالَ ﷺ: ((تَسْمُوا بِاسْمِي، وَلَا تَكُونُوا بِكُنْيَتِي، فَإِنِّي إِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا، أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ)). وَقَالَ حُصَيْنٌ: ((بُعِثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ)).

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو اس نے چاہا کہ اس بچے کا نام محمد رکھوں، امام شعبہ رضی اللہ عنہ نے منصور رضی اللہ عنہ والی حدیث بیان کرتے ہوئے کہا: اس انصاری نے کہا کہ میں اپنے بچے کو اپنی گردن پر اٹھا کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، سلیمان کی حدیث میں ہے کہ اس کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا تو انھوں نے چاہا کہ اس کا نام محمد رکھیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت کے مطابق کسی کی کنیت نہ رکھو بلاشبہ مجھے قاسم بنایا گیا ہے، میں تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔“ حصین رضی اللہ عنہ راوی حدیث نے کہا: آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے قاسم یا کر بھیجا گیا ہے اور میں تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔“

(۸۴۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بَرِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى ﷺ قَالَ: وَلِدَ لِي غُلَامٌ، فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ، فَحَنَكَهُ بِتَمْرَةٍ، وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ، وَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَكَانَ أَكْبَرَ وَلَدِ أَبِي مُوسَى.

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا تو میں اسے لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور کھجور چبا کر بچے کے منہ میں دی اور اس کے لیے برکت کی دعا فرمائی اور بچہ مجھے تھما دیا، یہ بچہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سب سے بڑا تھا۔

(۸۳۸) [صحیح] المعجم الكبير للطبرانی: ۷۲۹؛ جامع ترمذی: ۳۳۸۔

(۸۳۹) صحیح البخاری: ۳۱۱۴؛ صحیح مسلم: ۲۱۳۳۔

(۸۴۰) صحیح البخاری: ۶۱۹۸؛ صحیح مسلم: ۲۱۴۵۔
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

۳۷۲۔ بَابُ: حَزْنٌ

حزن نام رکھنا

(۸۴۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عليه السلام، أَنَّهُ أَمَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((مَا اسْمُكَ؟)) قَالَ: حَزْنٌ، قَالَ: ((أَنْتَ سَهْلٌ))، قَالَ: لَا أُغَيِّرُ اسْمًا سَمَّيْتُهُ أَبِي. قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: فَمَا زَالَتْ الْحُزُونَةُ فِينَا بَعْدُ.

جناب سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے پوچھا: ”تیرا نام کیا ہے؟“ انہوں نے عرض کیا: حزن، آپ نے فرمایا: ”تم سہل (نرم) ہو۔“ انہوں نے کہا: میں اس نام کو نہیں بدلوں گا جو میرے والد نے رکھا ہے۔ سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر اس کے بعد ہمارے اندر ہمیشہ غم ہی رہا۔

(۸۴۱) حَدَّثَنَا إِسْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرٍ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَحَدَّثَنِي، أَنَّ جَدَّهُ حَزْنًا عليه السلام قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ((مَا اسْمُكَ؟)) قَالَ: اسْمِي حَزْنٌ، قَالَ: ((بَلْ أَنْتَ سَهْلٌ))، قَالَ: مَا أَنَا بِمُغَيِّرِ اسْمًا سَمَّيْتُهُ أَبِي. قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: فَمَا زَالَتْ فِينَا الْحُزُونَةُ بَعْدُ.

جناب عبد الحمید بن جبیر بن شیبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں جناب سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کی طرف گیا تو انھوں نے مجھے بتایا کہ ان کا دادا حزن نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے پوچھا: ”تیرا نام کیا ہے؟“ اس نے کہا: حزن (غم)، آپ نے فرمایا: ”نہیں بلکہ تو سہل (نرم) ہے۔“ اس نے کہا: میں اس نام کو کبھی نہیں بدلوں گا جو میرے والد نے رکھا ہے۔ سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر اس کے بعد ہمارے اندر ہمیشہ غم ہی رہا۔

۳۷۳۔ بَابُ: اسْمُ النَّبِيِّ ﷺ وَكُنْيَتُهُنبی ﷺ کا اسم گرامی اور کنیت

(۸۴۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْفَرِ، عَنْ جَابِرِ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَلَدَ لِرَجُلٍ مِّنَّا عَلَامٌ فَسَمَاهُ الْقَاسِمُ، فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: لَا تُكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ، وَلَا تُنْعِمُكَ عَيْنًا، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَهُ: مَا قَالَتِ الْأَنْصَارُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَحْسَنَتِ الْأَنْصَارُ، تَسْمَوُا بِاسْمِي، وَلَا تُكْنُوا بِكُنْيَتِي، لِأَنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ)).

(۸۴۱) صحيح البخاري: ۶۱۹۰، سنن أبي داود: ۴۹۵۶۔

(۸۴۱) صحيح البخاري: ۶۱۹۳۔

(۸۴۲) [صحيح] مسند أحمد: ۳/۱۳۱۳، سنن ابن ماجه: ۳۷۳۶۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم انصار میں ایک آدمی کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو اس نے اس کا نام قاسم رکھا، انصار نے کہا: ہم تجھے ابو القاسم کی کنیت سے نہیں پکاریں گے اور تیری آنکھیں ٹھنڈی نہیں کریں گے۔ وہ آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انصار کی بات آپ ﷺ کو بتائی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”انصار نے اچھی بات کہی، میرے نام کے ساتھ نام رکھو اور میری کنیت کے ساتھ کنیت نہ رکھو بلاشبہ میں ہی قاسم ہوں۔“

(۸۴۳) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا فَطْرٌ، عَنْ مُنْذِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْحَنَفِيَّةِ يَقُولُ: كَانَتْ رُخْصَةً لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنْ وَلَدَ لِي بَعْدَكَ، أَسَمِيهِ بِاسْمِكَ، وَأَكْنِيهِ بِكُنْيَتِكَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)).

جناب منذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن حنفیہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے لیے اجازت تھی، ایک مرتبہ علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر آپ کے بعد میرے ہاں بیٹا پیدا ہو تو کیا میں اس کا نام آپ کے نام پر اور اس کی کنیت آپ کی کنیت پر رکھ سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں۔“

(۸۴۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَجَلَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ اسْمِهِ وَكُنْيَتِهِ، وَقَالَ: ((أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ، وَاللَّهُ يُعْطِي، وَأَنَا أَقْسِمُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ آپ کے نام اور آپ کی کنیت کو جمع کیا جائے اور فرمایا: ”میں ابو القاسم ہوں اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔“

(۸۴۵) حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي السُّوقِ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ! فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: [الرَّجُلُ] ادْعَوْهُ هَذَا، فَقَالَ ﷺ: ((سَمُّوا بِاسْمِي، وَلَا تَكْنُوا بِكُنْيَتِي)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی ﷺ بازار میں تھے کہ ایک آدمی نے کہا: اے ابو القاسم! نبی ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے تو اس آدمی نے کہا: میں نے اس (دوسرے شخص) کو بلایا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میرے نام کے ساتھ نام رکھو اور میری کنیت کے ساتھ کنیت نہ رکھو۔“

۳۷۴۔ بَابُ: هَلْ يُكْنَى الْمُشْرِكُ

کیا مشرک کو کنیت سے پکارا جاسکتا ہے؟

(۸۴۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَقِيلٌ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ

(۸۴۳) [صحیح] سنن أبی داود: ۴۹۶۷؛ جامع الترمذی: ۲۸۴۳۔

(۸۴۴) [حسن] مسند أحمد: ۴۳۳/۲؛ جامع الترمذی: ۲۸۴۱۔

(۸۴۵) صحیح البخاری: ۲۱۲۰؛ صحیح مسلم: ۲۱۳۱۔

(۸۴۶) صحیح البخاری: ۶۲۰۷؛ صحیح مسلم: ۱۷۹۸۔

ابْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ أَخْبَرَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَلَغَ مَجْلِسًا فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بِنٍ سَلُولَ - وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي - فَقَالَ: لَا تُؤْذِنَا فِي مَجْلِسِنَا، فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى سَعْدِ ابْنِ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ، فَقَالَ: ((أَيُّ سَعْدُ، أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ أَبُو حُبَابٍ؟))، يُرِيدُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي ابْنَ سَلُولَ.

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مجلس میں تشریف لے گئے جس میں عبد اللہ بن ابی بن سلول بھی موجود تھا اور یہ اس وقت کی بات ہے جب عبد اللہ بن ابی نے (ظاہر طور پر) اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ اس نے کہا: ہمیں ہماری مجلس میں آکر تکلیف نہ پہنچاؤ، پھر نبی کریم ﷺ سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: ”اے سعد! کیا تم نے سنا جو ابو حباب نے کہا ہے۔“ (ابو حباب سے) آپ کی مراد عبد اللہ بن ابی بن سلول تھا۔

۳۷۵۔ بَابُ: الْكُنْيَةُ لِلصَّبِيِّ

بچے کی کنیت رکھنے کا بیان

(۸۴۷) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْخُلُ عَلَيْنَا، وَلِيَّ أَخٍ صَغِيرٍ يَكْنَى: أَبَا عُمَيْرٍ، وَكَانَ لَهُ نَعْرٌ يَلْعَبُ بِهِ فَمَاتَ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَأَاهُ حَرَبِنَا، فَقَالَ: ((مَا شَأْنُهُ؟)) قِيلَ لَهُ: مَاتَ نَعْرُهُ، فَقَالَ: ((يَا أَبَا عُمَيْرٍ! مَا فَعَلَ النُّعَيْرُ؟))

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لایا کرتے تھے اور میرا ایک چھوٹا بھائی تھا جس کی کنیت ابو عمیر تھی اور اس کے پاس ایک بلبل تھا جس سے وہ کھیلا کرتا تھا پس وہ (بلبل) مر گیا پھر (ایک دن) نبی ﷺ تشریف لائے تو ابو عمیر کو غمگین پایا، آپ نے پوچھا: ”اے کیا ہوا؟“ عرض کیا گیا کہ اس کا بلبل مر گیا ہے تو آپ نے فرمایا: ”اے ابو عمیر! (تمہارا) بلبل کیا کر گیا؟“

www.KitaboSunnat.com

۳۷۶۔ بَابُ الْكُنْيَةِ قَبْلَ أَنْ يُولَدَ لَهُ

اولاد پیدا ہونے سے پہلے ہی کنیت رکھنا

(۸۴۸) (ث: ۱۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُعِينَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ رضی اللہ عنہ كُنِيَ عَلَقَمَةَ: أَبَا شَيْبَلٍ، وَلَمْ يُولَدْ لَهُ.

جناب ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے علقمہ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو شبل رکھ دی تھی اور ابھی ان کے ہاں اولاد بھی نہیں ہوئی تھی۔

(۸۴۷) [صحیح] سنن أبی داود: ۴۹۶۹؛ مسند أحمد: ۲۸۸/۳۔

(۸۴۸) [صحیح] طبقات لابن سعد: ۱۴۷/۶؛ المستدرک للحاکم: ۳/۳۱۳۔

(۸۴۹) (ث: ۱۹۲) حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: كُنَّا بِنِ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ أَنْ يُوَلَّدَ لِي.

جناب علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ ﷺ نے میرے ہاں اولاد پیدا ہونے سے پہلے ہی میری کنیت رکھ دی تھی۔

۳۷۷۔ بَابُ: كُنْيَةُ النِّسَاءِ

عورتوں کی کنیت رکھنا

(۸۵۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ حَمْزَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كُنَيْتُ نِسَاءً كَ، فَأَخْبَنِي، فَقَالَ: ((كُنِّي بِأَبْنِ أَخَوِكَ عَبْدَ اللَّهِ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے اپنی بیویوں کی کنیت رکھی ہے لہذا میری بھی کنیت رکھ دیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم اپنی بہن کے بیٹے، عبداللہ کے نام پر اپنی کنیت رکھ لو۔“

(۸۵۱) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! أَلَا تُكْنِيْنِي؟ فَقَالَ: ((اُكْنِيْنِي بِأَبْنِكَ))، يَغْنَى: عَبْدَ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، فَكَانَتْ تُكْنَى: أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ.

عباد بن حمزہ بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! کیا آپ میری کنیت نہیں رکھیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم اپنے بیٹے کے نام پر اپنی کنیت رکھ لو۔“ یعنی (اپنے بھانجے) عبداللہ بن زبیر (کے نام پر)، چنانچہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ام عبداللہ کی کنیت سے پکارا جاتا تھا۔

۳۷۸۔ بَابُ: مَنْ كُنِيَ رَجُلًا بِشَيْءٍ هُوَ فِيهِ أَوْ بِأَحَدِهِمْ

کسی آدمی کی کسی صفت یا جزو صفت کی بنا پر اس کی کنیت رکھنا

(۸۵۲) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ كَانَتْ أَحَبَّ أَسْمَاءَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، لِأَبُو ثَرَابٍ، وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ أَنْ يُدْعَى بِهَا، وَمَا سَمَاءُ أَبَا ثَرَابٍ إِلَّا

(۸۴۹) [صحيح] مصنف ابن أبي شيبة: ۲۶۲۸۸۔

(۸۵۰) [صحيح] مسند أحمد: ۶/۲۱۳ سنن أبي داود: ۴۹۷۰۔

(۸۵۱) [صحيح]

(۸۵۲) صحيح البخاري: ۶۲۰۴ صحيح مسلم: ۲۴۰۹۔

النَّبِيُّ ﷺ، غَاصِبَ يَوْمًا فَاطِمَةَ، فَخَرَجَ فَاضْطَجَعَ إِلَى الْجِدَارِ إِلَى الْمَسْجِدِ، وَجَاءَهُ النَّبِيُّ ﷺ يَتَّبِعُهُ، فَقَالَ: هُوَذَا مُضْطَجِعٌ فِي الْجِدَارِ، فَجَاءَهُ النَّبِيُّ ﷺ وَقَدْ امْتَلَأَ ظَهْرُهُ تُرَابًا، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ وَيَقُولُ: ((اجْلِسْ أَبَا تُرَابٍ)).

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو اپنے ناموں میں سے ابوتراب سب سے زیادہ پسند تھا اور وہ اس بات سے خوش بھی ہوتے تھے کہ انہیں اس نام کے ساتھ پکارا جائے، ان کا نام ابوتراب نبی ﷺ ہی نے رکھا تھا، ایک دفعہ وہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کسی بات پر ناراض ہو گئے اور مسجد کی دیوار کے ساتھ آکر لیٹ گئے، نبی ﷺ ان کے پیچھے آئے بتایا گیا کہ وہ دیوار کے پاس لیٹے ہوئے ہیں۔ پھر نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اس وقت ان کی پیٹھ مٹی سے بھری ہوئی تھی۔ آپ ﷺ ان کی پیٹھ سے مٹی صاف کرنے لگے اور فرما رہے تھے: ”اے ابوتراب! بیٹھ جاؤ۔“

۳۷۹۔ بَابُ: كَيْفَ الْمَشْيِ مَعَ الْكِبَرَاءِ وَأَهْلِ الْفَضْلِ؟

بڑوں اور اہل فضیلت کے ساتھ کیسے چلنا چاہیے

۸۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ فِي نَخْلٍ لَنَا - نَخْلٍ لِأَبِي طَلْحَةَ - تَبَرَّزَ لِحَاجَتِهِ، وَبِلَالٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَمْشِي وَرَاءَهُ، يُكْرِمُ النَّبِيَّ ﷺ أَنْ يَمْشِيَ إِلَى جَنْبِهِ، فَمَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِقَبْرِ فَقَامَ، حَتَّى نَمَّ إِلَيْهِ بِلَالٌ، فَقَالَ: ((وَيْحَكَ يَا بِلَالُ أَهْلُ تَسْمَعُ مَا أَسْمَعُ؟)) قَالَ: مَا أَسْمَعُ شَيْئًا، فَقَالَ: ((صَاحِبُ هَذَا الْقَبْرِ يَمْدُبُ))، فَوَجَدَ يَهُودِيًّا.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی ﷺ ہمارے کھجوروں کے باغ میں، جو ابوطحہ رضی اللہ عنہ کا تھا، تشریف فرما تھے کہ آپ اپنی کسی حاجت کے لیے نکلے اور بلال رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے برابر چلنے کی بجائے بطور تعظیم پیچھے چل رہے تھے، نبی کریم ﷺ ایک قبر کے پاس سے گزرے تو کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ آپ تک پہنچ گئے تو آپ نے فرمایا: ”افسوس ہے تجھ پر، اے بلال! کیا تو سن رہا ہے جو میں سن رہا ہوں؟“ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں تو کچھ نہیں سن رہا، آپ نے فرمایا: ”اس قبر والے کو عذاب دیا جا رہا ہے۔“ پھر پتہ چلا کہ وہ یہودی کی قبر تھی۔

۳۸۰۔ بَابُ:

(گزشتہ باب کی مزید وضاحت)

۸۵۴) (ث: ۱۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لِأَخٍ لَهُ صَغِيرٍ: أَرَدِفِ الْغَلَامَ، فَأَبَى، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: بِئْسَ مَا أَدْبَتِ، قَالَ قَيْسٌ: فَسَمِعْتُ أَبَا سُفْيَانَ يَقُولُ: دَعْ عَنْكَ أَخَاكَ.

جناب قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو ان کے چھوٹے بھائی سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اس غلام کو سواری پر اپنے پیچھے بٹھا لو تو انہوں نے انکار کر دیا، اس پر سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے اسے کہا: تجھے برا ادب سکھایا گیا ہے۔ قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اپنے بھائی کو اس کے حال پر چھوڑ دے۔ (۸۵۵) (ت: ۱۹۴) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَعَاصِ قَالَ: إِذَا كَثُرَ الْأَخْلَاءُ كَثُرَ الْغُرَمَاءُ. قُلْتُ لِمُوسَى: وَمَا الْغُرَمَاءُ؟ قَالَ: الْحَقُوقُ.

جناب موسیٰ بن علی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے وہ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب دوست زیادہ ہو جائیں تو غرماء بھی بہت ہو جاتے ہیں۔ میں (یحییٰ بن ایوب رضی اللہ عنہ) نے موسیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ غرماء کیا چیز ہے؟ انہوں نے کہا: حقوق۔

۳۸۱۔ بَابُ مِنَ الشَّعْرِ حِكْمَةٌ

بعض اشعار حکمت بھرے ہوتے ہیں

(۸۵۶) (ت: ۱۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ خَالِدٍ -هُوَ ابْنُ كَيْسَانَ- قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَوَقَفَ عَلَيْهِ إِبَاسُ بْنُ خَيْثَمَةَ قَالَ: أَلَا أُنَشِدُكَ مِنْ شِعْرِ يَسَ ابْنَ الْفَارُوقِ؟ قَالَ: بَلَى، وَلَكِنْ لَا تُنْشِدُنِي إِلَّا حَسَنًا. فَأَنْشَدَهُ حَتَّى إِذَا بَلَغَ شَيْئًا كَرِهَهُ ابْنُ عُمَرَ، قَالَ لَهُ: أَمْسِكْ.

جناب خالد بن کيسان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ ان کے پاس ایاس بن خيثمة رضی اللہ عنہ آکر کھڑے ہو گئے اور عرض کیا: اے فاروق کے بیٹے! میں تمہیں اپنے اشعار میں سے کچھ شعر نہ سناؤں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں سناؤ، مگر مجھے صرف اچھے اشعار ہی سناؤ، اس نے شعر سنانے شروع کیے، یہاں تک کہ جب ایک ایسے شعر پر پہنچے جسے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اچھا نہ سمجھا تو اسے فرمایا: رک جاؤ۔

(۸۵۷) (ت: ۱۹۶) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، سَمِعَ مُطَرِّفًا قَالَ: صَحِبْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنَ الْكُوفَةِ إِلَى الْبَصْرَةِ، فَقُلَّ مَزَلٌ يَزِلُّهُ إِلَّا وَنَشِدُنِي شِعْرًا، وَقَالَ: إِنَّ فِي الْمَعَارِضِ لَمَنْدُوحَةً عَنِ الْكَذِبِ.

جناب مطرف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے ساتھ کوفہ سے بصرہ تک سفر کیا، بہت ہی کم منزلیں ایسی ہوں گی جہاں ہم اترے ہوں اور انہوں نے شعر نہ سنائے ہوں، انھوں نے یہ بھی فرمایا: بے شک اشارے کنائے سے بات کرنے میں جھوٹ سے بچاؤ ہے۔

(۸۵۵) [صحیح] (۸۵۶) [ضعیف]

(۸۵۷) [صحیح] مصنف ابن أبي شيبة: ۲۶۰۶۳، شعب الإيمان للبيهقي: ۴۷۹۴۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

(۸۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنَ عَبْدِ يَغُوثٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبِي بَنَ كَعْبٍ رضي الله عنه أَخْبَرَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ مِنَ الشُّعْرِ حِكْمَةً)).

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک بعض اشعار حکمت بھرے ہوتے ہیں۔“
(۸۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هَمَامٍ مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ سَرِيعٍ رضي الله عنه: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي مَدَحْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ بِمَحَامِدٍ، قَالَ: ((أَمَّا إِنْ رَبَّكَ يُحِبُّ الْحَمْدَ))، وَلَمْ يَزِدْهُ عَلَى ذَلِكَ.

سیدنا اسود بن سریع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے اپنے رب عزوجل کی (اشعار میں) بڑی مدح کی ہے، آپ نے فرمایا: ”بلاشبہ تیرا رب حمد کو پسند کرتا ہے۔“ اور آپ ﷺ نے اس سے زیادہ کچھ نہ فرمایا۔
(۸۶۰) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ، عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَمْتَلِي جَوْفَ رَجُلٍ قِيَحًا يَرِيهِ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِي شِعْرًا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم میں سے کسی آدمی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے جس سے وہ بیمار ہو جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ شعروں سے بھر لے۔“

(۸۶۱) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَبَارَكُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ سَرِيعٍ رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ شَاعِرًا، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: أَلَا أَتَشِدُّكَ مَحَامِدُ حَمِدْتُ بِهَا رَبِّي؟ قَالَ: ((إِنْ رَبَّكَ يُحِبُّ الْمَحَامِدَ))، وَلَمْ يَزِدْنِي عَلَيْهِ.

سیدنا اسود بن سریع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں شاعر تھا، میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: کیا میں آپ کو وہ اشعار سناؤں جن میں میں نے اپنے رب کی تعریف کی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ تیرا رب حمد کو پسند کرتا ہے۔“ اس سے زیادہ آپ ﷺ نے مجھے کوئی بات نہ کی۔

(۸۶۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنِ أَبِيهِ، عَنِ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فَكَيْفَ يَنْسَبِي)) فَقَالَ: لَا سُلْتَنَكَ مِنْهُمْ كَمَا تَسْلُ الشَّعْرَةَ مِنَ الْعَجِينِ.

(۸۵۸) صحيح البخاري: ۶۱۴۵؛ سنن أبي داود: ۵۰۱۰؛ سنن ابن ماجه: ۳۷۵۵۔

(۸۵۹) [حسن] السنن الكبرى للنسائي: ۷۷۴۵؛ شعب الإيمان للبيهقي: ۴۳۶۶۔

(۸۶۰) صحيح البخاري: ۶۱۵۵؛ صحيح مسلم: ۲۲۵۷۔

(۸۶۱) [حسن] المعجم الكبير للطبراني: ۸۲۰۔

(۸۶۲) صحيح البخاري: ۶۱۵۰؛ صحيح مسلم: ۲۴۹۰۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مشرکین کی جھوٹے کرنے کی رسول اللہ سے اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا: ”میرے نسب کا کیا ہوگا؟“ تو اس نے کہا: میں آپ کو ان سے اس طرح نکال لوں گا جس طرح ہال کو گوندھے ہوئے آنے سے نکالا جاتا ہے۔“

۸۶۳) وَعَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ذَهَبْتُ أُسْبُ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ، فَقَالَتْ: لَا تَسْبُهُ، فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِعُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

جناب ہشام رضی اللہ عنہ اپنے والد (عمروہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے سیدنا حسان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہنے لگا تو انھوں نے فرمایا: اسے برا نہ ہو کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے مدافعت کیا کرتا تھا۔

۳۸۲۔ بَابُ: الْشُّعْرُ حَسَنٌ كَحَسَنِ الْكَلَامِ وَمِنْهُ قَبِيحٌ

عام گفتگو کی طرح شعر بھی اچھے، برے ہوتے ہیں

۸۶۴) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ زِيَادٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مَرْوَانَ ابْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِي بَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مِنْ الشُّعْرِ حِكْمَةٌ))

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”بعض اشعار حکمت بھرے ہوتے ہیں۔“

۸۶۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ بْنِ أَنْعَمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الشُّعْرُ بِمَنْزِلَةِ الْكَلَامِ، حَسَنُهُ كَحَسَنِ الْكَلَامِ، وَقَبِيحُهُ كَقَبِيحِ الْكَلَامِ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شعر بھی کلام کی طرح ہے، اچھا شعر اچھے کلام کی طرح ہے اور برا شعر برے کلام کی طرح ہے۔“

۸۶۶) (ث: ۱۹۷) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَغَيْرُهُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ: الشُّعْرُ مِنْ حَسَنِ وَمِنْهُ قَبِيحٌ، خُذْ بِالْحَسَنِ، وَدَعْ الْقَبِيحَ، وَلَقَدْ رَوَيْتُ مِنْ شِعْرِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَشْعَارًا، مِنْهَا الْقَصِيدَةُ فِيهَا أَرْبَعُونَ بَيْتًا، وَدُونَ ذَلِكَ.

۸۶۳) صحيح البخاري: ۶۱۵۰۔

۸۶۴) صحيح البخاري: ۸۵۸۔

۸۶۵) [صحيح] سنن دارقطنی: ۴/ ۱۵۵، المعجم الأوسط للطبرانی: ۷۶۹۶۔

۸۶۶) [صحيح] مسند أبي يعلى: ۴۷۴۱؛ السنن الكبرى للبيهقي: ۱۰/ ۲۳۹۔

جناب عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں: شعر اچھا بھی ہوتا ہے اور برا بھی ہوتا ہے اچھا شعر لے لو اور بڑا چھوڑ دو، میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے کچھ اشعار نقل کیے ہیں جن میں سے ایک قصیدہ بھی ہے جو چالیس یا اس سے کم و بیش اشعار پر مشتمل ہے۔

(۸۶۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الْمُقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنِ أَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَمَثَّلُ بِشَيْءٍ مِنَ الشُّعْرِ؟ فَقَالَتْ: كَانَ يَتَمَثَّلُ بِشَيْءٍ مِنْ شِعْرِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ رَوَاحَةَ: وَيَأْتِيكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تَزُودِ.

جناب مقدام بن شرحبیل رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا: کیا رسول اللہ ﷺ کسی شعر سے بھی مثال دیا کرتے تھے؟ تو انھوں نے فرمایا: آپ ﷺ عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے اس شعر سے مثال دیا کرتے تھے: اور تیرے پاس وہ شخص خبریں لائے گا جسے تو نے زاوراہ نہیں دیا۔

(۸۶۸) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا مَبَارَكٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، أَنَّ الْأَسْوَدَ بْنَ سَرِيحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ: كُنْتُ شَاعِرًا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، امْتَدِّحْ رَبِّي، فَقَالَ: ((أَمَّا إِنَّ رَبَّكَ يُحِبُّ الْمَدْحَ))، وَمَا اسْتَزَادَنِي عَلَى ذَلِكَ.

سیدنا اسود بن سریح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک شاعر تھا، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے اپنے رب کی مدح کی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک تیرا رب مدح کو پسند کرتا ہے۔“ مجھے اس سے زیادہ کچھ نہ فرمایا۔

۳۸۳۔ بَابُ: مَنِ اسْتَنْشَدَ الشُّعْرَ

جس نے شعر سننے کا مطالبہ کیا

(۸۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْلَى قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الشَّرِيدِ، عَنِ الشَّرِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَنْشَدَنِي النَّبِيُّ ﷺ شِعْرَ أُمَيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ، فَأَنْشَدْتُهُ، فَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: ((هِمَّ، هِمَّ)) حَتَّى أَنْشَدْتُهُ مِائَةَ قَافِيَةٍ، فَقَالَ: ((إِنْ تَكَادَ لَيْسِلُمْ)).

سیدنا شریذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے امیہ بن ابی الصلت کے اشعار سنانے کو کہا تو میں نے آپ کو اشعار سنائے، آپ ﷺ فرماتے رہے: ”مزید پڑھو، مزید پڑھو۔“ یہاں تک کہ میں نے آپ کو سو قافیے سنا دیے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”قریب تھا کہ یہ مسلمان ہو جاتا۔“

(۸۶۷) [صحیح] مسند أحمد: ۱۳۸/۶؛ جامع الترمذی: ۲۸۴۸۔

(۸۶۸) [حسن] السنن الكبرى للنسائي: ۷۷۴۵؛ شعب الإيمان للبيهقي: ۴۳۶۶؛ المعجم الكبير للطبراني: ۸۲۰۔

(۸۶۹) [صحیح مسلم: ۲۲۵۵؛ مسند أحمد: ۳۸۸/۴۔

۳۸۴۔ بَابُ: مَنْ كَرِهَ الْغَالِبَ عَلَيْهِ الشُّعْرُ

جس نے اس شخص کو برا سمجھا جس پر شعر و شاعری غالب ہو

(۸۷۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَنْ يَمْتَلِي جَوْفُ أَحَدِكُمْ قِيحًا خَيْرَ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِي شِعْرًا)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو یہ اس کے لیے بہتر ہے کہ وہ شعروں سے بھرے۔“

۳۸۴م۔ بَابُ: قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ «وَالشُّعْرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ» (الشعراء: ۲۲۴)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ”اور شاعروں کی پیروی گمراہ (لوگ) ہی کرتے ہیں“

(۸۷۱) (ث: ۱۹۸) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: «وَالشُّعْرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ» (الشعراء: ۲۲۴) إِلَى قَوْلِهِ: «وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ» (الشعراء: ۲۲۶)، فَنَسَخَ مِنْ ذَلِكَ وَاسْتَنَى فَقَالَ: «إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا» إِلَى قَوْلِهِ: «يَنْقَلِبُونَ» (الشعراء: ۲۲۷)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت: «وَالشُّعْرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ» اور شاعروں کے پیچھے تو گمراہ لوگ ہی لگتے ہیں“ «وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ» اور بے شک وہ باتیں کہتے ہیں جو کرتے نہیں۔“ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کے عموم کو منسوخ کر کے (ایمان والوں کو) مستثنیٰ کر دیا ہے چنانچہ فرمایا: «إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا.... يَنْقَلِبُونَ» ”سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور کثرت سے اللہ کا ذکر کیا، اور جب ان پر ظلم ہوا تو اس کے بعد انھوں نے بدلہ لیا، اور ظالم لوگ جلد جان لیں گے کہ کون سی پلٹنے کی (خوفناک) جگہ وہ پلٹیں گے۔“

۳۸۵۔ بَابُ: مَنْ قَالَ: إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا

جس نے کہا: بے شک بعض بیان جادو ہوتے ہیں

(۸۷۲) حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سِمَاكِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَجُلًا أَوْ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَتَكَلَّمَ بِكَلَامٍ بَيْنَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا، وَإِنَّ مِنَ الشُّعْرِ حِكْمَةً)).

(۸۷۰) صحيح البخاري: ۶۱۵۴؛ مسند أحمد: ۹۶/۲۔

(۸۷۱) [صحيح] سنن أبي داود: ۵۰۱۶۔

(۸۷۲) [صحيح] جامع الترمذی: ۲۸۴۵؛ سنن أبي داود: ۵۰۱۱۔
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی یا ایک دیہاتی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے بہت واضح گفتگو کی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”بے شک بعض بیان جادو ہوتے ہیں اور بے شک بعض شعر پر حکمت ہوتے ہیں۔“

(۸۷۳) (ت: ۱۹۹) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْنُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ سَلَامٍ، أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ دَفَعَ وَلَدَهُ إِلَى الشَّعْبِيِّ يُؤَدِّبُهُمْ، فَقَالَ: عَلَّمَهُمُ الشَّعْرَ يَمْجُدُوا وَيُنْجِدُوا، وَأَطْعَمَهُمُ اللَّحْمَ تَشْتَدُّ قُلُوبُهُمْ، وَجَزَّ شُعُورُهُمْ تَشْتَدُّ رِقَابُهُمْ، وَجَالَسَ بِهِمْ عَلَيْهِ الرَّجَالُ يَنَاقِضُوهُمْ الْكَلَامَ.

جناب عمر بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عبدالملک بن مروان رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹوں کو امام شعبی رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا تاکہ وہ انہیں ادب سکھائیں اور ان سے کہا: ان کو شعر سکھاؤ تاکہ یہ بزرگی والے اور بلندی والے ہو جائیں اور ان کو گوشت کھلاؤ تاکہ ان کے دل مضبوط ہو جائیں اور ان کے بال کاٹتے رہنا تاکہ ان کی گردن موٹی ہو جائے اور ان کو اشراف لوگوں میں بٹھانا تاکہ یہ ان سے باتیں کرنے میں مناقضہ کر سکیں (یعنی سوال جواب کریں جس سے ان کا علم اور حوصلہ بڑھے)۔

۳۸۶۔ بَابُ: مَا يُكْرَهُ مِنَ الشَّعْرِ

ناپسندیدہ شعر کا بیان

(۸۷۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ فِرْيَةً إِنْسَانٌ شَاعَرَ يَهْجُو الْقَبِيلَةَ مِنْ أَسْرِهَا، وَرَجُلٌ تَنَفَّى مِنْ أَبِيهِ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں میں سب سے بڑا مجرم وہ شاعر ہے جو کسی پورے قبیلے کی ہجو کرے، اور دوسرا وہ شخص جو اپنے باپ کا انکار کرے۔“

۳۸۷۔ بَابُ: كَثْرَةُ الْكَلَامِ

زیادہ بولنے کے بیان میں

(۸۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ خَطِيئَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَامَا فَتَكَلَّمَا ثُمَّ قَعَدَا، وَقَامَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - خَطِيبُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - فَتَكَلَّمَ، فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِهِمَا، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَخَطَبَ فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! قُولُوا قَوْلَكُمْ، فَإِنَّمَا تَشْفِقُ الْكَلَامَ مِنَ الشَّيْطَانِ)). ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا)).

(۸۷۳) [ضعيف] مكارم الأخلاق للخرائطي: ۷۳۷؛ تاريخ دمشق لابن عساكر: ۱۴۸/۳۸۔

(۸۷۴) [صحیح] سنن ابن ماجہ: ۳۷۶۱؛ صحیح ابن حبان: ۵۷۸۵۔

(۸۷۵) صحیح البخاری: ۵۱۴۶؛ مسند أحمد: ۹۴/۲؛ صحیح ابن حبان: ۵۷۱۸؛ جامع الترمذی: ۲۰۲۹۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مشرق سے دو آدمی آئے جو خطیب تھے، دونوں نے کھڑے ہو کر بیان کیا پھر بیٹھ گئے، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کے خطیب ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر بیان کیا لیکن لوگوں کو ان (مشرق سے آئے ہوئے آدمیوں) کے اسلوب بیان اور خطاب پر بڑا تعجب ہوا، پھر رسول اللہ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور فرمایا: ”اے لوگو! تم اپنے طریقے پر بات کرو کیونکہ بات سے بات نکالتے چلے جانا شیطان کی طرف سے ہے۔“ پھر رسول اللہ نے فرمایا: ”بے شک بعض بیان جادو ہوتے ہیں۔“

(۸۷۶) (ث: ۲۰۰) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: خَطَبَ رَجُلٌ عِنْدَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَكْثَرَ الْكَلَامَ، فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ فِي الْخُطْبِ مِنَ شَقَائِقِ الشَّيْطَانِ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے خطبہ دیا اور بڑی لمبی باتیں کیں تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلاشبہ خطبوں میں لمبی لمبی باتیں کرنا شیطان کی جھاگ سے ہے۔

(۸۷۷) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ ذَرَّاعٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا يَزِيدَ - أَوْ مَعْنَ بْنَ يَزِيدَ - أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((اجْتَمِعُوا فِي مَسَاجِدِكُمْ، وَكُلَّمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فَلْيُذَوِّنِي))، فَأَتَانَا أَوَّلَ مَنْ أَتَى، فَجَلَسَ، فَتَكَلَّمَ مُتَكَلِّمًا مِنَّا، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ الَّذِي لَيْسَ لِلْحَمْدِ دُونُهُ مَقْصَدٌ، وَلَا وَرَاءَهُ مَقْصَدٌ. فَعُضِبَ فَقَامَ، فَتَلَاوَمْنَا بَيْنَنَا، فَقُلْنَا: أَتَانَا أَوَّلَ مَنْ أَتَى، فَلَذَهَبَ إِلَى مَسْجِدٍ آخَرَ فَجَلَسَ فِيهِ، فَأَتَيْنَاهُ فَكَلَّمْنَاهُ، فَجَاءَ مَعَنَا فَقَعَدَ فِي مَجْلِسِهِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ مَجْلِسِهِ، ثُمَّ قَالَ: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي مَا شَاءَ جَعَلَ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَمَا شَاءَ جَعَلَ خَلْفَهُ، وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا))، ثُمَّ أَمَرْنَا وَعَلَّمْنَا.

جناب سہیل بن ذراع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابو یزید یا معن بن یزید رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اپنی مسجدوں میں اکٹھے ہو جاؤ جب ایک قوم اکٹھی ہو جائے تو مجھے اطلاع کر دو“ پھر سب سے پہلے آپ ہمارے پاس تشریف لائے ہم میں سے ایک شخص نے بات کی اور کہا: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس کی حمد کے سوا کوئی مقصد نہیں اور نہ اس کے علاوہ کوئی راستہ ہے۔ اس پر آپ ﷺ غصے سے کھڑے ہو گئے، ہم نے ایک دوسرے کو کلامت کی کہ سب سے پہلے آپ ہی ہمارے پاس تشریف لائے (اور یہاں سے خفا ہو گئے) پھر آپ کسی دوسری مسجد میں چلے گئے اور اس میں بیٹھ گئے ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے بات کی تو آپ ہمارے ساتھ واپس آ گئے اور اپنی جگہ پر یا اپنی جگہ کے قریب بیٹھ گئے پھر فرمایا: ”تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے اپنے سامنے جو چاہا بنا دیا اور اپنے پیچھے جو چاہا بنا دیا اور بلاشبہ بعض بیان جادو ہوتے ہیں۔“ پھر آپ نے ہمیں حکم فرمایا اور تعلیم دی۔

(۸۷۶) [صحیح] الصمت لابن أبي الدنيا: ۱۵۲؛ الجامع لابن وهب: ۳۲۲.

(۸۷۷) [حسن] مسند أحمد: ۴۷۰/۳؛ المعجم الكبير للطبراني: ۴۴۲/۱۹.

۳۸۸۔ بَابُ: التَّمَنَّى

تمنا کرنا (کیا ہے؟)

(۸۷۸) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَامِرٍ بْنَ رَبِيعَةَ يَقُولُ: قَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا: أَرَقَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَقَالَ: ((لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ أَصْحَابِي يَجِئُنِي فَيُخَرِّسُنِي اللَّيْلَةَ))، إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ السَّلَاحِ، فَقَالَ: ((مَنْ هَذَا؟)) قَالَ: سَعْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! جِئْتُ أَخْرُسُكَ، فَنَامَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم حَتَّى سَمِعْنَا غَطِيطَهُ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند نہیں آرہی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کاش! میرے اصحاب میں سے کوئی نیک آدمی آج رات میرے پاس آکر پہرہ دے۔“ اچانک ہم نے اسلحہ کی آواز سنی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ”کون ہے؟“ اس نے کہا: سعد ہوں، اے اللہ کے رسول! آپ کا پہرہ دینے آیا ہوں، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے یہاں تک کہ ہم نے آپ کے خراٹوں کی آواز سنی۔

۳۸۹۔ بَابُ: يُقَالُ لِلرَّجُلِ وَالشَّيْءِ وَالْفَرَسِ: هُوَ بَحْرٌ

کسی آدمی، چیز یا گھوڑے کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ سمندر ہے

(۸۷۹) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِينَةِ، فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ، يُقَالُ لَهُ: الْمُنْدُوبُ، فَرَكِبَهُ، فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ: ((مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ، وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مدینہ میں دہشت پھیل گئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابوطحہ رضی اللہ عنہ سے عاریہ گھوڑا لیا جسے مندوب کہا جاتا تھا، آپ اس پر سوار ہوئے اور (مدینہ کے گرد چکر لگایا) جب آپ واپس لوٹے تو فرمایا: ”ہم نے کوئی چیز نہیں دیکھی اور ہم نے اس گھوڑے کو سمندر (کی طرح تیز رفتار) پایا۔“

۳۹۰۔ بَابُ: الْضَرْبُ عَلَى اللَّحْنِ

لہجہ کی غلطی پر پٹائی کرنے کا بیان

(۸۸۰) (ث: ۲۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَضْرِبُ وَلَدَهُ عَلَى اللَّحْنِ.

(۸۷۸) صحيح البخاري: ۷۲۳۱؛ صحيح مسلم: ۲۴۱۰۔

(۸۷۹) صحيح البخاري: ۲۶۲۷؛ صحيح مسلم: ۲۳۰۷۔

(۸۸۰) [صحيح] مصنف ابن أبي شيبة: ۲۵۶۰؛ الجامع لأخلاق الروي وآداب السامع للخطيب: ۱۰۸۴۔

جناب نافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے بچوں کو لہجہ کی غلطی پر مارا کرتے تھے۔

(۸۸۱) (ث: ۲۰۲) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ كَثِيرِ أَبِي مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَجَلَانَ قَالَ: مَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ بِرَجُلَيْنِ يَرْمِيَانِ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ: أَسْبَتَ، فَقَالَ عُمَرُ: سُوءُ اللَّحْنِ أَشَدُّ مِنْ سُوءِ الرَّمِي.

جناب عبدالرحمن بن عجلان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دو آدمیوں کے پاس سے گزرے جو تیر اندازی کر رہے تھے ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: ”اسبت“ (یعنی اَصْبَتَ کی بجائے اَسْبَتَ کہا) تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لہجہ کی غلطی نشانے کی غلطی سے زیادہ بری ہے۔

۳۹۱۔ بَابُ: الرَّجُلُ يَقُولُ: لَيْسَ بِشَيْءٍ، وَهُوَ يَرِيدُ أَنَّهُ لَيْسَ بِحَقٍّ

کوئی آدمی ”لیس بشیء“ (وہ کچھ نہیں ہے) کہہ کر ”لیس بحق“ (وہ صحیح نہیں ہے) مراد لے

(۸۸۲) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَسَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ: قَالَتْ عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ: سَأَلَ نَاسٌ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْكُفَّانِ، فَقَالَ لَهُمْ: ((لَيْسُوا بِشَيْءٍ))، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ بِالشَّيْءِ يَكُونُ حَقًّا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((تِلْكَ الْكَلِمَةُ يَخْطِفُهَا الشَّيْطَانُ، فَيَقْرِقُهَا بِأُذُنِي وَلَيْهِ كَقْرِقَةِ الدَّجَاجَةِ، فَيَخْلِطُونَ فِيهَا بِأَكْثَرِ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ)).

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ کچھ لوگوں نے نبی ﷺ سے کافروں (غیب کی خبر بتانے والوں) کے بارے میں پوچھا آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: ((لَيْسُوا بِشَيْءٍ)) ”وہ کچھ نہیں ہیں“ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ کچھ ایسی باتیں بتاتے ہیں جو سچی ہو جاتی ہیں، تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس ایک بات کو شیطان، اُچک لیتا ہے پھر اسے اپنے دوست کے کانوں میں اس طرح ڈال دیتا ہے جیسے مرغی کو کوڑا تاتی ہے۔ پھر وہ کافروں اس ایک بات میں سو سے زیادہ جھوٹ ملا دیتے ہیں۔“

۳۹۲۔ بَابُ: الْمَعَارِضُ

اشارے کنائے سے بات کرنا

(۸۸۳) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَسِيرٍ لَهُ، فَحَدَّثَا الْحَادِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((ارْفُقْ يَا أَنْجَسَةَ - وَيُحَكِّ - بِالْقَوَارِيرِ)).

(۸۸۱) [ضعيف] طبقات لابن سعد: ۲۱۵/۳۔

(۸۸۲) صحيح البخاري: ۷۵۲۱؛ صحيح مسلم: ۲۲۲۸۔

(۸۸۳) صحيح البخاري: ۶۲۰۹؛ صحيح مسلم: ۲۳۲۳۔ کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ سفر میں تھے کہ ایک حدی خواں نے حدی^① پڑھی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”اے انجوع! تجھ پر افسوس ہے، شیشوں کو آہستہ آہستہ لے کر چل۔“

(۸۸۴) (ث: ۲۰۳) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ أَبِي: حَدَّثَنَا أَبُو عَثْمَانَ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فِيْمَا أَرَى شَكَ أَبِي- أَنَّهُ قَالَ: حَسْبُ امْرِئٍ مِنَ الْكَذِبِ أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ. قَالَ: وَفِيْمَا أَرَى قَالَ: قَالَ عُمَرُ: أَمَا فِي الْمَعَارِضِ مَا يَكْفِي الْمُسْلِمَ مِنَ الْكَذِبِ.

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کسی شخص کے جھوٹا ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ ہر سنی سنائی بات بیان کر دے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا کہ اشارے کنائے سے بات کرنے میں وہ چیز ہے جو مسلمان کو جھوٹ سے کفایت کرتی ہے۔

(۸۸۵) (ث: ۲۰۴) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ قَالَ: صَحِبْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى الْبَصْرَةِ، فَمَا أَتَى عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا أَتَشَدْنَا فِيهِ الشَّعْرَ، وَقَالَ: إِنَّ فِي مَعَارِضِ الْكَلَامِ لَمَنْدُوحَةً عَنِ الْكَذِبِ.

جناب مطرف بن عبد اللہ بن ثخیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی رفاقت میں بصرہ تک سفر کیا، ہم پر کوئی دن بھی ایسا نہیں آیا جس میں انہوں نے ہمیں اشعار نہ سنائے ہوں اور انھوں نے یہ بھی فرمایا: اشارے کنائے سے بات کرنے میں جھوٹ سے بچاؤ ہے۔

۳۹۳۔ بَابُ: إِفْشَاءُ السَّرِّ

راز فاش کرنا

(۸۸۶) (ث: ۲۰۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: عَجِبْتُ مِنَ الرَّجُلِ يَفِرُّ مِنَ الْقَدْرِ وَهُوَ مُوَاقِعُهُ، وَيَرَى الْقَدَاةَ فِي عَيْنِ أَخِيهِ وَيَدْعُ الْجَذَعَ فِي عَيْنِهِ، وَيُخْرِجُ الضُّغْنَ مِنْ نَفْسِ أَخِيهِ وَيَدْعُ الضُّغْنَ فِي نَفْسِهِ، وَمَا وَضَعْتُ سِرِّيْ عِنْدَ أَحَدٍ فَلِمَتُهُ عَلَى إِفْشَائِهِ، وَكَيْفَ الْوَمَةُ وَقَدْ ضِفْتُ بِهِ دَرْعًا؟

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے اس شخص پر تعجب ہے جو تقدیر سے بھاگتا ہے حالانکہ وہ اس میں پڑنے والا ہے اور اپنے بھائی کی آنکھ میں تکا تو دیکھ لیتا ہے جبکہ اپنی آنکھ میں پڑے ہوئے شہتیر کو چھوڑ دیتا ہے، اپنے بھائی کے دل سے کینہ نکالتا ہے جبکہ اپنے دل میں کینہ چھوڑے رکھتا ہے، میں نے جب بھی اپنا راز کسی کے پاس رکھا تو پھر اس کے افشاء پر ملامت نہیں کی، میں اسے کیونکر ملامت کروں جبکہ میں خود تو اسے چھپانہ سکا۔

① حدی: ان اشعار کو کہتے ہیں کہ جنہیں اونٹ چلانے والے ایک خاص انداز میں گاتے ہیں اور ان اشعار کے سننے سے اونٹ مست ہو کر تیز دوڑنا شروع

کر دیتے ہیں۔ (۸۸۴) صحیح مسلم: ۵؛ مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۵۶۱۸۔

(۸۸۵) [صحیح] مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۶۰۶۳؛ شعب الإیمان للبیہقی: ۴۷۹۴۔

(۸۸۶) [صحیح] روضة العقلاء لابن حبان: ص ۱۸۸؛ الصمت لابن ابی الدنيا: ۴۰۸۔

۳۹۴۔ بَابُ: السُّخْرِيَّةُ، وَقَوْلُ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿لَا يَسْخَرُ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ﴾

(۴۹/الحجرات: ۱۱)

مذاق اڑانا اور اللہ عزوجل کا فرمان ہے: ”کوئی کسی قوم کا مذاق نہ اڑائے“

(۸۸۷) (ث: ۲۰۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَرَّ رَجُلٌ مُصَابٌ عَلَى نِسْوَةٍ، فَتَصَاحَكْنَ بِهِ يَسْخَرْنَ، فَأَصِيبَ بَعْضُهُنَّ سِيدَةُ عَائِشَةَ فَخَفَّتْ فَرَمَاتِي هُنَّ: أَيْكَ مَصِيبَتِ زَوْجِ أُمِّي عورتوں کے پاس سے گزرا تو وہ اس کا مذاق اڑاتے ہوئے آپس میں ہنسنے لگیں، پھر ان میں سے بعض عورتیں اسی مصیبت میں مبتلا ہو گئیں۔

۳۹۵۔ بَابُ: التَّوَدُّعُ فِي الْأُمُورِ

معاملات میں سنجیدگی اور میانہ روی اختیار کرنا

(۸۸۸) حَدَّثَنَا يَشْرُبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَعَ أَبِي، فَتَنَاجَى أَبِي دُونِي، قَالَ: فَقُلْتُ لِأَبِي: مَا قَالَ لَكَ؟ قَالَ: ((إِذَا أَرَدْتُ أَمْرًا فَعَلَيْكَ بِالتَّوَدُّعِ حَتَّى يُرِيَكَ اللَّهُ مِنْهُ الْمَخْرُجَ، أَوْ حَتَّى يَجْعَلَ اللَّهُ لَكَ مَخْرَجًا)).

امام زہری یحییٰ بن محمد قبیلے کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں اس نے کہا کہ میں اپنے والد کے ہمراہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ نے مجھے چھوڑ کر میرے والد کے ساتھ سرگوشی فرمائی، کہتا ہے کہ میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ سے کیا فرمایا؟ انہوں نے بتایا (کہ نبی ﷺ نے فرمایا): ”جب تو کسی کام کا ارادہ کرے تو سنجیدگی اور میانہ روی کو لازم پکڑ یہاں تک اللہ تعالیٰ تجھے اس کام سے نکلنے کا راستہ دے یا اللہ تعالیٰ تیرے لیے نکلنے کی کوئی صورت پیدا کر دے۔“

(۸۸۹) (ث: ۲۰۷) وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرِو الْفُقَيْمِيِّ، عَنْ مُنْذِرِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ: لَيْسَ بِحَكِيمٍ مَنْ لَا يُعَاشِرُ بِالْمَعْرُوفِ مَنْ لَا يَجِدُ مِنْ مُعَاشَرَتِهِ بُدًّا، حَتَّى يَجْعَلَ اللَّهُ لَهُ فَرَجًا أَوْ مَخْرَجًا. جناب محمد بن حنفیہ فرماتے ہیں: وہ شخص دانا نہیں جو ان لوگوں کے ساتھ میل جول نہیں رکھتا جن کے ساتھ میل جول رکھنا ضروری ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے کشادگی یا نکلنے کی کوئی صورت پیدا کر دے۔

(۸۸۷) [ضعیف]

(۸۸۸) [ضعیف] مصنف ابن أبي شيبة: ۲۵۳۱۲؛ شعب الإيمان للبيهقي: ۱۱۸۷۔

(۸۸۹) [صحیح] حلية الأولياء لأبي نعيم: ۱۷۵/۳، شعب الإيمان للبيهقي: ۸۱۰۵۔
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

۳۹۶۔ بَابُ: مَنْ هَدَى زُقَاقًا أَوْ طَرِيقًا

جس نے (کسی کو) گلی یا راستہ بتایا

(۸۹۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَزَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ مَنَعَ مَنِحَةً أَوْ هَدَى زُقَاقًا أَوْ قَالَ: طَرِيقًا. كَانَ لَهُ عَدْلُ عَتَاقٍ نَسَمَةٍ)).

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے کسی کو دودھ پینے کے لیے جانور دیا یا کسی (پوچھنے والے کو) گلی بتادی یا راستہ سمجھا دیا تو اسے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر اجر ملے گا۔“

(۸۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي زُمَيْلٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَرْفَعُهُ - قَالَ: ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذَلِكَ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا رَفَعَهُ - قَالَ: ((إِفْرَاغُكَ مِنْ دَلُوكَ فِي دَلْوِ أَخِيكَ صَدَقَةٌ، وَأَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَتَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيكَ صَدَقَةٌ، وَإِمَاطَتُكَ الْأَذَى وَالشُّوكَ وَالْعَظْمَ عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَهَدَايُكَ الرَّجُلَ فِي أَرْضِ الضَّالِّهِ صَدَقَةٌ)).

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو مرفوع بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تیرا اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا صدقہ ہے اور تیرا نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا بھی صدقہ ہے اور اپنے بھائی کے چہرہ کو دیکھ کر مسکرانا بھی صدقہ ہے اور تکلیف دہ چیز، کانٹا یا ہڈی کو لوگوں کے راستہ سے ہٹا دینا بھی تیرے لیے صدقہ ہے اور کسی بھولے ہوئے آدمی کی رہنمائی کرنا بھی صدقہ ہے۔“

۳۹۷۔ بَابُ: مَنْ كَمَّه أَعْمَى

جس نے کسی اندھے کو راستے سے بھٹکا دیا

(۸۹۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَعَنَ اللَّهُ مَنْ كَمَّه أَعْمَى عَنِ السَّبِيلِ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت کی ہے جس نے کسی اندھے کو راستے سے بھٹکا دیا۔“

(۸۹۰) [صحيح] مسند أحمد: ۴/۲۸۷؛ جامع الترمذي: ۱۹۵۷۔

(۸۹۱) [صحيح] شعب الإيمان للبيهقي: ۳۲۷۷؛ جامع الترمذي: ۱۹۵۶۔

(۸۹۲) [حسن] مسند أحمد: ۱/۲۱۷؛ صحيح ابن حبان: ۴۴۱۷۔

۳۹۸۔ باب: الْبَغْي

سرکشی (گناہ ہے)

۸۹۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ بَهْرَامٍ قَالَ: شَهْرٌ، حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ يَفْنَاءُ بَيْنَهُ بِمَكَّةَ جَالِسٌ، إِذْ مَرَّ بِهِ عُثْمَانُ بْنُ مَطْعُونٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَكَشَرَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَلَا تَجْلِسُ؟)) قَالَ: بَلَى، فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ مُسْتَقْبِلَهُ، فَبَيْنَمَا هُوَ يُحَدِّثُهُ إِذْ شَخَصَ النَّبِيُّ ﷺ بِبَصَرِهِ إِلَى السَّمَاءِ، فَظَنَرَ سَاعَةً إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: ((أَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ أَنْفَاءً، وَأَنْتَ جَالِسٌ))، قَالَ: فَمَا قَالَ لَكَ؟ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ مُبِغِظُكُمْ لِعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ)) (۱۶/ النحل: ۹۰) قَالَ عُثْمَانُ: فَذَلِكَ حِينَ اسْتَقَرَّ الْإِيمَانُ فِي قَلْبِي وَأَحْبَبْتُ مُحَمَّدًا ﷺ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ میں اپنے گھر کے صحن میں تشریف فرما تھے کہ اچانک عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ وہاں سے گزرے اور نبی کریم ﷺ کو دیکھ کر ہنس پڑے تو نبی کریم ﷺ نے انہیں فرمایا: ”کیا تم (ہمارے پاس) نہیں بیٹھو گے؟“ انہوں نے عرض کیا: جی، کیوں نہیں، پھر نبی کریم ﷺ بھی ان کی طرف منہ کر کے بیٹھ گئے، آپ ﷺ ان سے باتیں کر رہے تھے کہ اچانک نبی کریم ﷺ نے ٹھٹھکی باندھ کر آسمان کی طرف دیکھا پھر فرمایا: ”ابھی ابھی جبکہ تم بیٹھے ہوئے ہو میرے پاس اللہ کا قاصد آیا۔“ سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اس نے آپ سے کیا کہا؟ آپ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ.....﴾ ”بلاشبہ اللہ تعالیٰ انصاف، احسان اور قرابت داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی برائی اور سرکشی سے منع کرتا ہے۔“

سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ اس وقت کی بات ہے جب میرے دل میں ایمان پختہ ہو گیا تھا اور میں محمد ﷺ سے محبت رکھتا تھا۔

۳۹۹۔ باب: عُقُوبَةُ الْبَغْيِ

سرکشی کی سزا

۸۹۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ الطَّنَافِيسِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَذْرِكََا، دَخَلْتُ أَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ))، وَأَشَارَ مُحَمَّدٌ بِالسَّبَابَةِ وَالْوَسْطَى.

۸۹۳) [ضعيف] مسند أحمد: ۱/ ۳۱۸۔ ۸۹۴) صحيح مسلم: ۲۶۳۱؛ جامع الترمذي: ۱۹۱۴۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

جناب ابو بکر بن عبد اللہ بن انس اپنے والد سے وہ ان کے دادا (انس رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے دوا لکیوں کی کفالت کی یہاں تک وہ بالغ ہو گئیں، میں اور وہ جنت میں اس طرح اکٹھے داخل ہوں گے جیسا کہ یہ دوا لگیاں ہیں۔“ محمد (راوی حدیث) نے شہادت والی انگلی اور درمیانی انگلی کو ملا کر اشارہ کیا۔

(۸۹۵) ((وَبَايَانَ يُعْجَلَانِ فِي الدُّنْيَا: الْبُعْيُ، وَقَطِيعَةُ الرَّحِمِ)).

”اور دو دروازے جن کی سزا جلد ہی دنیا میں دی جاتی ہے وہ سرکشی اور قطع رحمی ہیں۔“

۴۰۰۔ بَابُ: الْحَسَبُ

حسب و نسب کا بیان

(۸۹۶) حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ مَعْمَرٍ الْعَوْفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْكَرِيمَ ابْنَ الْكَرِيمِ ابْنَ الْكَرِيمِ، يُؤَسِّفُ ابْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک کریم بن کریم بن کریم بن کریم، یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام ہیں۔“

(۸۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَوْلِيَانِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُتَّقُونَ، وَإِنْ كَانَ نَسَبُ أَقْرَبَ مِنْ نَسَبٍ، فَلَا يَأْتِيَنِ النَّاسُ بِالْأَعْمَالِ وَتَأْتُونَ بِالدُّنْيَا تَحْمِلُونَهَا عَلَى رِقَابِكُمْ، فَتَقُولُونَ: يَا مُحَمَّدُ أَقُولُ هَكَذَا وَهَكَذَا: لَا))، وَأَعْرَضَ فِي كَلَا عِطْفِيهِ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک قیامت کے دن میرے دوست متقی لوگ ہیں، اگرچہ نسب، نسب سے زیادہ قریب ہے، لوگ میرے پاس قیامت کے دن اعمال لے کر آئیں گے اور تم دنیا کو اپنی گردنوں پر اٹھائے آؤ گے اور کہو گے: اے محمد (ﷺ)! (ہماری مدد کیجیے) تو میں اس طرح اس طرح کہوں گا: نہیں۔“ اور آپ نے دونوں جانب منہ پھیر کر بتایا۔

(۸۹۸) (ث: ۲۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَا أَرَى أَحَدًا يَعْمَلُ بِهَذِهِ الْآيَةِ: ﴿يَأْتِيهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِنْ﴾

(۸۹۵) [صحيح] المستدرک للحاکم: ۱۷۷/۴۔

(۸۹۶) صحيح مسلم: ۲۳۷۸؛ مسند أحمد: ۴۱۶/۲۔

(۸۹۷) [حسن] السنة لابن أبي عاصم: ۲۱۳۔

(۸۹۸) [صحيح] جامع البيان للطبري: ۳۱۷۷۴۔

ذَكَرُوا أَنِّي) (٤٩/ الحجرات: ١٣) حَتَّى بَلَغَ: ﴿إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَى﴾ (٤٩/ الحجرات: ١٣)، فَيَقُولُ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ: أَنَا أَكْرَمُ مِنْكَ، فَلَيْسَ أَحَدٌ أَكْرَمَ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِتَقْوَى اللَّهِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں کسی کو اس آیت پر عمل کرتے ہوئے نہیں دیکھ رہا: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى..... عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَى﴾ ”اے لوگو! بے شک ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا فرمایا اور تمہارے خاندان اور قبیلے بنا دیے تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ تقویٰ والا ہے۔“ پس ایک آدمی دوسرے آدمی سے کہتا ہے: میں تجھ سے زیادہ عزت والا ہوں حالانکہ تقویٰ کے بغیر کوئی بھی کسی سے زیادہ عزت والا نہیں۔

(٨٩٩) (ث: ٢٠٩) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: مَا تَعُدُّونَ الْكِرَمَ؟ وَقَدْ بَيَّنَّ اللَّهُ الْكِرَمَ، فَأَكْرَمُكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ، مَا تَعُدُّونَ الْحَسَبَ؟ أَفْضَلُكُمْ حَسَبًا أَحْسَنُكُمْ خُلُقًا.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم عزت والا کس کو سمجھتے ہو؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے عزت والا واضح کر دیا کہ تم میں سے اللہ کے ہاں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ تقویٰ والا ہے۔ تم حسب کس چیز کو سمجھتے ہو؟ تم میں حسب کے اعتبار سے افضل وہ ہے جو تم میں اخلاق کے اعتبار سے سب سے اچھا ہے۔

٤٠١ - بَابُ: الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ

روحیں جمع شدہ لشکر ہیں

٩٠٠ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ، فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ، وَمَا تَنَافَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”روحیں جمع شدہ لشکر ہیں چنانچہ جن کا وہاں (عالم ارواح میں) باہمی تعارف ہو گیا وہ (یہاں دنیا میں) ایک دوسرے سے الفت رکھتی ہیں اور جو وہاں ایک دوسرے سے ناواقف تھیں وہ یہاں بھی خلاف رہتی ہیں۔“

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلُهُ.

ایک دوسری سند میں بھی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

(۹۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ، فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ، وَمَا تَنَافَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”روحیں جمع شدہ لشکر ہیں چنانچہ جن کا وہاں تعارف ہو گیا وہ یہاں ایک دوسرے سے الفت رکھتے ہیں اور جو وہاں ناواقف رہیں وہ یہاں بھی خلاف رہتی ہیں۔“

۴۰۲۔ بَابُ: قَوْلُ الرَّجُلِ عِنْدَ التَّعَجُّبِ: سُبْحَانَ اللَّهِ

آدمی کا تعجب کے موقع پر سبحان اللہ کہنا

(۹۰۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْهَمَصِيُّ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَحْيَى الْكَلْبِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((يَسْمَاعُ رَاعٍ فِي غَنَمِهِ، عَدَا عَلَيْهِ الذَّنْبُ فَأَخَذَ مِنْهُ شَاءً، فَطَلَبَهُ الرَّاعِي، فَاتْلَفَتْ إِلَيْهِ الذَّنْبُ فَقَالَ: مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبْعِ؟ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي))، فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فَإِنِّي أَوْ مِنْ بَذَلِكَ، أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”ایک چرواہا اپنی بکریوں میں تھا کہ ایک بھیڑ یا جھنڈا اور ایک بکری کو لے گیا۔ چرواہے نے (پیچھا کر کے) بکری اس سے چھڑا لی تو بھیڑ یا اس کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا درندوں کے دن ان بکریوں کا نگہبان کون ہوگا جس دن میرے علاوہ ان کا کوئی نگہبان نہ ہوگا۔“ لوگوں نے (تعجب کرتے ہوئے) کہا: سبحان اللہ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں، ابو بکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) اس پر ایمان رکھتے ہیں۔“

(۹۰۳) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي جَنَازَةٍ، فَأَخَذَ شَيْئًا فَجَعَلَ يَنْكُثُ بِهِ فِي الْأَرْضِ، فَقَالَ: ((مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ، وَمَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ))، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَلَا تَنْكِثُ عَلَى كِتَابِنَا، وَتَدْعُ الْعَمَلَ؟ قَالَ: ((اعْمَلُوا، فَكُلُّ مَيْسَرٍ لَنَا خُلِقَ لَهُ))، قَالَ: ((وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَسِيرُ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ، وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيَسِيرُ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ))، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى ۝ فَسَنِيْسِرُهُ لِلْيُسْرَى﴾ (۹۲/الليل: ۷-۵)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک جنازے میں تھے، آپ نے ایک چیز پکڑی اور اس کے ساتھ زمین پر نقطے لگانے لگے اور فرمایا: ”تم میں سے ہر شخص کے متعلق اس کا دوزخ میں ٹھکانا اور جنت میں ٹھکانا لکھ دیا گیا ہے۔“

(۹۰۱) صحیح مسلم: ۲۶۳۸۔

(۹۰۲) صحیح البخاری: ۳۴۷۱؛ صحیح مسلم: ۲۳۸۸۔

(۹۰۳) صحیح البخاری: ۴۹۴۹، ۶۲۱۷؛ صحیح مسلم: ۲۶۴۷۔

صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم اپنی تقدیر پر بھروسہ نہ کر لیں اور عمل چھوڑ دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”عمل کرتے رہو، ہر شخص کے لیے وہ عمل آسان کر دیا گیا ہے جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہو۔“ پھر فرمایا: ”جو خوش بخت ہیں ان کے لیے خوش بختی والے کام آسان کر دیے جائیں گے اور جو بد بخت ہیں ان کے لیے بد بختی والے کام آسان کر دیے جائیں گے۔“ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى ۖ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى ۖ فَسَنِيَرُهُ لِلْيُسْرَى ۖ﴾ ”جس نے (مال) دیا اور تقویٰ اختیار کیا اور اچھی بات کی تصدیق کی تو ہم بھی اسے آسان راستے کی سہولت دیں گے۔“

۴۰۳۔ بَابُ: مَسْحُ الْأَرْضِ بِالْيَدِ

زمین پر ہاتھ پھیرنے کا بیان

(۹۰۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَسِيدِ بْنِ أَبِي أَسِيدٍ، عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ: قُلْتُ لِأَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَا لَكَ لَا تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَمَا يُحَدِّثُ عَنْهُ النَّاسُ؟ فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيُسْهَلْ لِحَبْنِهِ مَضْجَعًا مِنَ النَّارِ))، وَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ذَلِكَ وَيَمْسَحُ الْأَرْضَ بِيَدِهِ.

جناب اسد بن ابواسید رضی اللہ عنہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتی ہیں کہ میں نے سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے حدیثیں کیوں نہیں بیان کرتے جیسے دوسرے لوگ بیان کرتے ہیں؟ تو ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ”جس شخص نے مجھ پر جھوٹ بولا اسے چاہیے کہ اپنے پہلو کی جگہ آگ میں بنا لے۔“ رسول کریم ﷺ یہ فرماتے ہوئے اپنے ہاتھ مبارک کو زمین پر پھیر رہے تھے۔

۴۰۴۔ بَابُ: الْخَذْفُ

کنکریاں پھینکنا

(۹۰۵) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ صُهَيْبَانَ الْأَزْدِيَّ يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَغْفَلٍ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْخَذْفِ، وَقَالَ: ((إِنَّهُ لَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ، وَلَا بَنِيكَ الْعُدُوَّ، وَإِنَّهُ يَفْقَأُ الْعَيْنَ، وَيَكْسِرُ السِّنَّ)).

سیدنا عبداللہ بن مغفل مزی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کنکریاں پھینکنے سے منع کیا اور فرمایا: ”بے شک یہ (کنکری) نہ تو شکار کو قتل کرتی ہے اور نہ دشمن کو زخمی کرتی ہے اور بے شک وہ آنکھ پھوڑ دیتی ہے اور دانت توڑ دیتی ہے۔“

(۹۰۴) [ضعیف] مسند أحمد: ۵/۲۹۷؛ سنن ابن ماجہ: ۳۵۔

(۹۰۵) صحيح البخاري: ۶۲۲۰؛ صحيح مسلم: ۱۹۵۴۔

۴۰۵۔ بَابُ: لَا تَسُبُّوا الرِّيحَ

ہوا کو گالی نہ دو

۹۰۶ (حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَخَذَتِ النَّاسَ الرِّيحُ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ - وَعُمَرُ حَاجٌّ - فَاسْتَدْتُ، فَقَالَ عُمَرُ لِمَنْ حَوْلَهُ: مَا الرِّيحُ؟ فَلَمْ يَرِجِعُوا بِشَيْءٍ، فَاسْتَحْشْتُ رَاجِلَتِي فَأَدْرَكْتُهُ، فَقُلْتُ: بَلَّغْنِي أَنَّكَ سَأَلْتَ عَنِ الرِّيحِ، وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((الرِّيحُ مِنْ رُوحِ اللَّهِ، تَأْتِي بِالرَّحْمَةِ، وَتَأْتِي بِالْعَذَابِ، فَلَا تَسُبُّوهَا، وَسَلُّوا اللَّهَ مِنْ خَيْرِهَا، وَعُوذُوا مِنْ شَرِّهَا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مکہ معظمہ کے راستے میں لوگوں کو تیز ہوانے گھیر لیا، اس وقت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ حج کے لیے تشریف لے جا رہے تھے کہ ہوا سخت ہو گئی، اس پر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا: ہوا کیا چیز ہے! کسی نے بھی کوئی جواب نہ دیا، میں (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) جلدی اپنی سواری کو آگے بڑھا کر ان کے پاس پہنچ گیا، میں نے کہا: مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ہوا کے بارے میں سوال کیا ہے؟ بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ”ہوا اللہ کی رحمت ہے، رحمت لے کر آتی ہے اور عذاب بھی لے کر آتی ہے، لہذا تم اسے گالی نہ دو اور اللہ تعالیٰ سے اس کی خیر کا سوال کرو اور اس کے شر سے پناہ مانگو۔“

۴۰۶۔ بَابُ: قَوْلُ الرَّجُلِ: مُطَرُّنَا بَنَوْنَهُ كَذًا وَكَذًا

آدمی کا یہ کہنا کہ فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی

۹۰۷ (حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَّةِ عَلَى أَثَرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلَةِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: ((هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟)) قَالُوا: اللَّهَ وَرَسُولَهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((أَصْحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ، فَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطَرُّنَا بِفَضْلِ اللَّهِ وَرَحْمَتِهِ، فَذَلِكَ مُؤْمِنٌ بِيْ كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ: بَنَوْنَهُ كَذًا وَكَذًا، فَذَلِكَ كَافِرٌ بِيْ، مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ)).

سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حدیبیہ کے مقام پر صبح کی نماز پڑھائی اس وقت ابھی رات کی بارش کے آثار آسمان پر موجود تھے، جب نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا:

۹۰۶ [حسن] کتاب الدعاء للطبرانی: ۹۷۲؛ کتاب الأم للامام الشافعی: ۱/۲۲۴۔

۹۰۷ صحیح البخاری: ۸۴۶، ۱۰۳۸؛ صحیح مسلم: ۷۱۔

”کیا تم جانتے ہو تمہارے رب نے کیا فرمایا ہے؟“ انہوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ”(اللہ نے فرمایا ہے کہ) میرے بعض بندوں نے ایمان کی حالت میں صبح کی اور بعض نے کفر کی حالت میں صبح کی، جس نے یوں کہا کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی وہ مجھ پر ایمان رکھنے والا اور ستارے کا انکار کرنے والا ہے اور جس نے یوں کہا کہ ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی وہ میرا انکار کرنے والا اور ستارے پر ایمان رکھنے والا ہے۔“

۴۰۷۔ بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا رَأَى غِيَمًا

جب آدمی بادل دیکھے تو کیا کہے؟

۹۰۸ حَدَّثَنَا مَكِّي بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا رَأَى مَخِيلَةً دَخَلَ وَخَرَجَ، وَأَقْبَلَ وَآذَبَ، وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ، فَإِذَا مَطَرَتِ السَّمَاءُ سُرِّيَ، فَعَرَفْتُهُ عَائِشَةَ ذَلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَمَا أَذِرِي لَعَلَّهُ كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَّتِهِمْ﴾)) (۴۶/الأحقاف: ۲۴)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب بادل کا کوئی ٹکڑا دیکھتے تو کبھی اندر تشریف لاتے اور کبھی باہر چلے جاتے، کبھی آگے جاتے، کبھی پیچھے جاتے، آپ کا چہرہ متغیر ہو جاتا، پھر جب بارش ہو جاتی تو یہ کیفیت جاتی رہتی، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جب اس کیفیت کے بارے میں پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں نہیں جانتا شاید یہ بادل بھی اسی جیسا ہو جس کے متعلق اللہ عزوجل نے فرمایا ہے: ﴿فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَّتِهِمْ﴾“ پھر جب انہوں نے اسے ایک بادل کی صورت میں ان کی وادیوں کا رخ کیے ہوئے دیکھا۔“

۹۰۹ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ، عَنْ عَيْسَى بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ زُرَّابْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الطَّيْرَةُ شِرْكٌ، وَمَا مِنَّا، وَلَكِنَّ اللَّهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ)). سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”بدشگونی شرک ہے، اور ہم میں سے ہر ایک کو کوئی نہ کوئی ہم ہو ہی جاتا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ اسے توکل کے ذریعہ دور فرما دیتا ہے۔“

۴۰۸۔ بَابُ الطَّيْرَةِ

برا شگونی کا بیان

۹۱۰ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، يَعْنِي: عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ۹۰۸ صحیح البخاری: ۳۲۰۶؛ صحیح مسلم: ۸۹۹۔
[صحیح] سنن أبی داود: ۳۹۱۰؛ سنن ابن ماجہ: ۳۵۳۸؛ جامع الترمذی: ۱۶۱۴۔ ۹۰۹
صحیح البخاری: ۵۷۵۴؛ صحیح مسلم: ۲۲۲۳۔ ۹۱۰
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

ابن عُبَّه، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((الطَّيْرَةُ، وَخَيْرُهَا الْفَأَلُ))، قَالُوا: وَمَا الْفَأَلُ؟ قَالَ: ((كَلِمَةٌ صَالِحَةٌ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”بدشگون کی کوئی حیثیت نہیں، اور اس میں بہترین چیز فال ہے۔“ صحابہ نے عرض کیا: فال سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اچھا کلمہ جو تم میں سے کوئی شخص سن لے (پھر اچھی حالت پیش آنے کا گمان کرے)۔“

۴۰۹۔ بَابُ: فَضْلُ مَنْ لَمْ يَتَطَيَّرْ

اس شخص کی فضیلت جس نے بدشگون نہ لی

۹۱۱ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، وَآدَمُ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زُرَّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((عُرِضْتُ عَلَيَّ الْأَمَمُ بِالْمَوْسَمِ أَيَّامَ الْحَجِّ، فَأَعْجَبَنِي كُفْرَةُ أُمَّتِي، قَدْ مَلَأُوا السَّهْلَ وَالْجَبَلَ، قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! أَرْضَيْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَيُّ رَبِّ! قَالَ: فَإِنَّ مَعَ هَؤُلَاءِ سَبْعِينَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، وَهُمْ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَكْتَوُونَ، وَلَا يَتَطَيَّرُونَ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ))، قَالَ عُكَّاشَةُ: فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ، قَالَ: ((اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ))، فَقَالَ رَجُلٌ آخَرُ: ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ، قَالَ: ((سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ)).

حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، وَهَمَّامٌ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زُرَّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”ایام حج کے موسم میں مجھ پر امتیں پیش کی گئیں، مجھے اپنی امت کی کثرت پر خوش ہوئی جنہوں نے میدان اور پہاڑوں کو بھر دیا تھا، ارشاد ہوا: اے محمد (ﷺ)! کیا آپ راضی ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں، میرے رب (میں راضی ہوں) پھر ارشاد ہوا: ان لوگوں کے ساتھ ستر ہزار ایسے لوگ ہیں جو بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے، یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ دم کرواتے ہیں، نہ داغ لگواتے ہیں اور نہ بدشگون لیتے ہیں اور اپنے رب پر ہی توکل کرتے ہیں۔“ سیدنا عکاشہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان لوگوں میں شامل کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! اسے بھی ان لوگوں میں شامل فرما دے۔“ پھر ایک اور آدمی نے عرض کیا کہ میرے لیے بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں شامل کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”عکاشہ تجھ سے سبقت لے گیا۔“

عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے دوسری سند سے بھی ایسے ہی مروی ہے۔

٤١٠ - بَابُ: الطَّيْرَةُ مِنَ الْجِنِّ

جن سے بدشگونی لینا

(٩١٢) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا كَانَتْ تُؤْتِي بِالصَّبِيَّانِ إِذَا وَلَدُوا، فَتَدْعُو لَهُمْ بِالْبَرَكَاتِ، فَأَتَيْتُ بِصَبِيٍّ، فَذَهَبَتْ تَضَعُ وَسَادَتَهُ، فَإِذَا تَحْتَ رَأْسِهِ مُوسَى، فَسَأَلْتُهُمْ عَنِ الْمَوْسَى؟ فَقَالُوا: نَجَعُلُهَا مِنَ الْجِنِّ، فَأَخَذَتِ الْمَوْسَى فَرَمَتْ بِهَا، وَنَهَتْهُمْ عَنْهَا، وَقَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَكْرَهُ الطَّيْرَةَ وَيَغْضُضُهَا، وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَنْهَى عَنْهَا.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب (لوگوں کے ہاں) بچے پیدا ہوتے تو ان کے پاس لائے جاتے، آپ ﷺ ان کے لیے دعا فرماتیں چنانچہ ایک بچہ لایا گیا آپ اس کا تکیہ رکھنے لگیں تو دیکھا کہ اس کے سر کے نیچے استرا پڑا ہے، آپ نے ان سے استرے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا: ہم اسے جن سے بچنے کے لیے رکھتے ہیں، آپ ﷺ نے استرا پکڑا اور اسے پھینک دیا، انہیں ایسا کرنے سے منع کیا اور فرمایا کہ بے شک رسول اللہ ﷺ برا شگون لینے کو ناپسند فرماتے تھے اور اس سے بغض رکھتے تھے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا خود بھی اس سے منع فرماتی تھیں۔

٤١١ - بَابُ: الْفَالُ

نیک فال لینا

(٩١٣) حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا عَذْوَى، وَلَا طَيْرَةَ، وَيُعْجِبُنِي الْقَالُ الصَّالِحُ: الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”کوئی بیماری متعدی (پھیلنے والی) نہیں اور نہ بدشگونی ہے، مجھے نیک فال یعنی اچھا کلمہ پسند ہے۔“

(٩١٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي حَيَّةُ التَّوَيْمِيَّةُ، أَنَّ أَبَاهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((لَا شَيْءَ فِي الْهَوَامِّ، وَأَصْدَقُ الطَّيْرَةِ الْقَالُ، وَالْعَيْنُ حَقٌّ)).

جنابہ تیمی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”الو میں کوئی (نحوست والی) چیز نہیں اور سب سے سچا شگون نیک فال ہے اور نظر لگ جانا حق ہے۔“

(٩١٢) [ضعيف] معانى الآثار للطحاوي: ٤/ ٣١٢.

(٩١٣) صحيح البخاري: ٥٧٥٦؛ صحيح مسلم: ٢٢٢٣.

(٩١٤) [صحيح] جامع الترمذي: (٢٠٦١)؛ المعجم الكبير للطبراني: ٣٥٦٢. کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

۴۱۲۔ بَابُ: الْكَتْبُوكُ بِالِاسْمِ الْحَسَنِ اچھے نام سے برکت حاصل کرنا

۹۱۵ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، عَنْ مَعْنِ بْنِ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُؤَمِّلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ السَّائِبِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ، حِينَ ذَكَرَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ سُهَيْلًا قَدْ أَرْسَلَهُ إِلَيْهِ قَوْمُهُ، فَصَالَحُوهُ عَلَى أَنْ يَرْجِعَ عَنْهُمْ هَذَا الْعَامَ، وَيُخْلَوْهَا لَهُمْ قَابِلَ ثَلَاثَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ - حِينَ أَتَى فَقِيلَ: أَتَى سُهَيْلٌ: ((سَهْلَ اللَّهُ أَمْرُكُمْ)) وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ السَّائِبِ أَدْرَكَ النَّبِيَّ ﷺ.

سیدنا عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے سال جب سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اس بات کا ذکر کیا کہ سہیل کو ان کی قوم نے آپ کی طرف بھیجا ہے تاکہ آپ ان سے اس شرط پر صلح کر لیں کہ اس سال آپ واپس لوٹ جائیں اور وہ (قریش) آئندہ سال تین دن کے لیے بیت اللہ خالی کر دیں گے، نبی ﷺ نے سہیل کے آنے پر، جب کہا گیا کہ سہیل آیا ہے، فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے تمہارا کام آسان کر دیا ہے۔“ عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کا زمانہ پایا ہے۔

۴۱۳۔ بَابُ: الْكُشُومُ فِي الْفَرَسِ گھوڑے میں نحوست

۹۱۶ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الشُّومُ فِي الدَّارِ، وَالْمَرْأَةِ، وَالْفَرَسِ)).

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”نحوست گھر، عورت اور گھوڑے میں ہے۔“

۹۱۷ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنْ كَانَ الشُّومُ فِي شَيْءٍ، فَقِي الْمَرْأَةِ، وَالْفَرَسِ، وَالْمَسْكِنِ)).

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اگر کسی چیز میں نحوست ہوتی تو عورت، گھوڑے اور مکان میں ہوتی۔“

۹۱۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ يَعْنِي أَبَا قُدَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا كُنَّا فِي دَارٍ كَثُرَ

۹۱۵ صحیح البخاری: ۲۷۳۱؛ مصنف عبد الرزاق: ۹۷۲۰۔

۹۱۶ صحیح البخاری: ۲۸۵۸؛ صحیح مسلم: ۲۲۲۵؛ موطأ امام مالک: ۲۷۸۷۔

۹۱۷ صحیح البخاری: ۲۸۵۹؛ صحیح مسلم: ۲۲۲۵؛ موطأ امام مالک: ۲۷۸۶۔

۹۱۸ [حسن] سنن أبی داود: ۳۹۲۴؛ موطأ امام مالک: ۲۷۸۸۔

فِيهَا عَدَدُنَا، وَكَثُرَتْ فِيهَا أَمْوَالُنَا، فَتَحَوَّلْنَا إِلَى دَارٍ أُخْرَى، فَقَلَّ فِيهَا عَدَدُنَا، وَقَلَّتْ فِيهَا أَمْوَالُنَا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ذَرُوهَا، أَوْ دَعُوهَا، وَهِيَ ذَمِيمَةٌ)). قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: فِي إِسْنَادِهِ نَظَرٌ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم ایک گھر میں تھے، اس میں ہماری تعداد بھی زیادہ تھی اور ہمارے مال بھی اس میں زیادہ تھے، پھر ہم دوسرے گھر میں منتقل ہو گئے تو ہماری تعداد اس میں کم ہو گئی اور ہمارے مال بھی اس میں کم ہو گئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس (گھر) کو چھوڑ دو۔“ امام ابو عبد اللہ (بخاری رحمہ اللہ) نے کہا: اس کی سند میں نظر ہے۔

۴۱۴۔ بَابُ: الْعَطَاسُ

چھینک کے بیان میں

۹۱۹ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَطَاسَ، وَيَكْرَهُ التَّشَاؤُبَ، فَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ، فَحَقَّقَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يُسَمِّتَهُ، وَأَمَّا التَّشَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَلْيُرِدْهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِذَا قَالَ: هَاهُ، ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے، لہذا جب کسی کو چھینک آئے پھر وہ الحمد للہ کہے تو ہر مسلمان پر لازم ہے جو اس سے (الحمد للہ) سنے کہ وہ اس کا جواب دے اور رہی جمائی تو وہ شیطان کی طرف سے ہے اور جتنا ہو سکے اس کو روکنا چاہیے، جب کوئی جمائی لیتے وقت ”ہا“ کہتا ہے تو شیطان اس سے ہنستا ہے۔“

۴۱۵۔ بَابُ: مَا يَقُولُ إِذَا عَطَسَ

جب چھینک آئے تو کیا کہے؟

۹۲۰ (ث: ۲۱۰) حَدَّثَنَا مُوسَى، عَنْ أَبِي عَوَّانَةَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، قَالَ الْمَلَكُ: رَبُّ الْعَالَمِينَ، فَإِذَا قَالَ: رَبُّ الْعَالَمِينَ، قَالَ الْمَلَكُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے پھر وہ الحمد للہ کہے تو فرشتہ (اضافہ کرتے ہوئے) رَبُّ الْعَالَمِينَ کہتا ہے اور جب آدمی رَبُّ الْعَالَمِينَ بھی کہہ دے تو فرشتہ يَرْحَمُكَ اللَّهُ (اللہ تجھ پر رحم کرے) کہتا ہے۔

(۹۲۱) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحِ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، فَإِذَا قَالَ: لَهْ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، فَإِذَا قَالَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، فَلْيَقُلْ: يَهْدِيكَ اللَّهُ وَيُصْلِحْ بِكَ)) قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: أَثْبَتُ مَا يُرَوَى فِي هَذَا الْبَابِ هَذَا الْحَدِيثُ الَّذِي يُرَوَى عَنْ أَبِي صَالِحِ السَّمَّانِ. سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی کو چھینک آئے تو اس کو چاہیے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے پھر جب وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ دے تو اس کے بھائی یا اس کے ساتھی کو چاہیے کہ یَرْحَمُكَ اللّٰہ کہے پھر جب وہ اسے یَرْحَمُكَ اللّٰہ کہے تو چھینک لینے والا یَهْدِيكَ اللّٰہ وَيُصْلِحْ بِكَ“ اللہ تیری راہنمائی کرے اور تیرا حال درست کرے۔“ کہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ چھینک کے سلسلے میں جو احادیث مروی ہیں ان میں وہ حدیث زیادہ ثابت ہے جو ابوصالح سمان رحمہ اللہ سے مروی ہے۔

۱۶۴۔ بَابُ تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ

چھینکنے والے کو جواب دینا

(۹۲۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ الْفَرِيقِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، أَنَّهُمْ كَانُوا غَزَاةً فِي الْبَحْرِ زَمَنَ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَانْضَمَّ مَرْكَبُنَا إِلَى مَرْكَبِ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَلَمَّا حَضَرَ غَدَاؤُنَا أُرْسِلْنَا إِلَيْهِ، فَأَتَانَا، فَقَالَ: دَعَوْتُمُونِي وَأَنَا صَائِمٌ، فَلَمْ يَكُنْ لِي بُدٌّ مِنْ أَنْ أُجِيبَكُمْ، لِأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ لِلْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ سِتَّ خِصَالٍ وَاجِبَةٍ، إِنْ تَرَكَ مِنْهَا شَيْئًا فَقَدْ تَرَكَ حَقًّا وَاجِبًا لِأَخِيهِ عَلَيْهِ: يَسْلَمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ، وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ، وَيُسَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ، وَيَعُوذُهُ إِذَا مَرَضَ، وَيَحْضُرُهُ إِذَا مَاتَ، وَيَنْصَحُهُ إِذَا اسْتَنْصَحَهُ))، قَالَ: وَكَانَ مَعَنَا رَجُلٌ مَرَّاحٌ يَقُولُ لِصَاحِبِ طَعَامِنَا: جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا وَبِرًّا، فَغَضِبَ عَلَيْهِ حِينَ أَكْثَرَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لِأَبِي أَيُّوبَ: مَا تَرَى فِي رَجُلٍ إِذَا قُلْتُ لَهُ: جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا وَبِرًّا، غَضِبَ وَشَتَمَنِي؟ فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ: إِنَّا كُنَّا نَقُولُ: إِنَّ مَنْ لَمْ يُصْلِحْهُ الْخَيْرُ أَصْلَحَهُ الشَّرُّ، فَأَقْلَبَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ حِينَ أَتَاهُ: جَزَاكَ اللَّهُ شَرًّا وَعَرًّا، فَضَحِكَ وَرَضِيَ وَقَالَ: مَا تَدْعُ مُرَاحَكَ، فَقَالَ الرَّجُلُ: جَزَى اللَّهُ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ خَيْرًا.

جناب عبدالرحمن بن زیاد بن انعم افریقی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا کہ وہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بحری جہاد پر تھے، ہماری سواریاں سیدنا ابوالایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی سواری کے ساتھ مل گئیں، جب دوپہر کا کھانا حاضر ہوا تو ہم نے ان کو بلوا بھیجا وہ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا تم نے مجھے دعوت دی حالانکہ میں روزے سے ہوں، مگر

(۹۲۱) صحیح البخاری: ۶۲۲۴؛ سنن أبی داود: ۵۰۳۳۔

(۹۲۲) [ضعیف] تاریخ دمشق لابن عساکر: ۱۶/۵۲؛ المعجم الكبير للطبرانی: ۴۰۷۶۔

میرے لیے تمہاری دعوت قبول کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا کیونکہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ”ہر مسلمان پر اس کے بھائی کے چھ حقوق واجب ہیں اگر اس نے ان میں سے کسی کو چھوڑ دیا تو یقیناً اس نے اپنے اوپر اپنے بھائی کے ایک واجب حق کو چھوڑ دیا (اور وہ حق یہ ہیں): جب اس سے ملاقات ہو تو سلام کرے، اور جب وہ اسے دعوت دے تو اس کی دعوت کو قبول کرے اور جب اسے چھینک آئے تو اس کا جواب دیا کرے، جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے اور جب وہ فوت ہو تو اس کے جنازہ میں شرکت کرے اور جب وہ خیر خواہی کا طالب ہو تو اس کی خیر خواہی کرے۔“

راوی کہتا ہے: ہمارے ساتھ ایک بڑا مزاحیہ آدمی تھا وہ ہمارے صاحب طعام کو کہنے لگا: جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا وَبَرًّا۔ (اللہ تجھے اچھا اور بہتر بدلہ دے) جب اس نے اسے کثرت کے ساتھ یہ الفاظ کہے تو وہ (صاحب طعام) غصہ میں آگیا، اس پر مزاحیہ آدمی نے سیدنا ابویوب رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کی ایسے آدمی کے بارے میں کیا رائے ہے کہ جب میں نے اس کو جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا وَبَرًّا کہا تو وہ غصے ہو گیا اور مجھے برا بھلا کہنے لگا؟ تو سیدنا ابویوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم کہا کرتے تھے۔ بے شک خیر جس کی اصلاح نہ کرے شر اس کی اصلاح کرتا ہے، لہذا تو اس پر اپنی بات الٹ دے چنانچہ جب وہ شخص اس کے پاس آیا تو اس نے اسے کہا: جَزَاكَ اللّٰهُ شَرًّا وَعَرًّا (اللہ تجھے برا اور سخت بدلہ دے) یہ سن کر وہ آدمی ہنس پڑا اور وہ راضی ہو گیا، کہنے لگا: تو اپنا مذاق نہیں چھوڑتا، اس پر مذاق کرنے والے نے کہا: اللہ تعالیٰ سیدنا ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کو بہتر بدلہ عطا فرمائے۔

۹۲۳ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ حَكِيمِ بْنِ أَفْلَحَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَرْبَعٌ لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ: يَعُوذُهُ إِذَا مَرِضَ، وَيَشْهَدُهُ إِذَا مَاتَ، وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ، وَيَسْتَمْتُهُ إِذَا عَطَسَ)).

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چار حق ہیں: وہ جب بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرے، جب وہ فوت ہو تو اس کے جنازے میں شرکت کرے، جب وہ اسے دعوت دے تو اس کی دعوت کو قبول کرے اور جب اسے چھینک آئے تو اس کا جواب دے۔“

۹۲۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسَبْعٍ، وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ، وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ، وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ، وَإِجَابَةِ الدَّاعِي. وَنَهَانَا عَنْ: خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ، وَعَنْ آيَةِ الْفُضَّةِ، وَعَنْ الْمَيَاثِرِ، وَالْفَسِيَّةِ، وَالْإِسْتَبْرَقِ، وَالذِّيْبَاجِ، وَالْحَرِيرِ.

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سات کاموں کا حکم دیا اور سات سے منع کیا، آپ نے ہمیں مریض کی عیادت کرنے، جنازے میں شرکت کرنے، چھینکنے والے کا جواب دینے، قسم کو پورا کرنے، مظلوم کی مدد

سلام کو عام کرنے اور دعوت دینے والے کی دعوت کو قبول کرنے کا حکم دیا اور ہمیں سونے کی انگوٹھیوں سے، چاندی کے برتنوں سے، ریشمی چادر سے (جو بستر پر بچھاتے ہیں یا سواری میں زین پر لگاتے ہیں)، ریشم کی تمام اقسام قسّی، دیساج اور خالص ریشم سے منع کیا۔

(۹۲۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ))، قِيلَ: مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((إِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ، وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ، وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ فَشَمِّتْهُ، وَإِذَا مَرَضَ فَعُدَّهُ، وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں۔“ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! وہ کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تو ملاقات کرے تو اس کو سلام کر، جب تجھے دعوت دے تو اس کی دعوت کو قبول کر، جب تجھ سے خیر خواہی طلب کرے تو اس کی خیر خواہی کر، جب اسے چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے تو اس کا جواب دے، جب وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کر اور جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازے کے پیچھے جائے۔“

۴۱۷۔ بَابُ: مَنْ سَمِعَ الْعُطْسَةَ يَقُولُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ

جس نے چھینک سن کر الحمد للہ کہا

(۹۲۶) (ث: ۲۱۱) حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ عَنَّامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ قَالَ عِنْدَ عُطْسَةٍ سَمِعَهَا: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ عَلَى كُلِّ حَالٍ مَا كَانَ، لَمْ يَجِدْ وَجَعَ الضَّرْسِ وَلَا الْأُذُنَ أَبَدًا.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص نے چھینک سن کر ”الحمد للہ رب العالمین علی کل حال ما کان“ ہر حالت میں تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں۔“ اسے داڑھ کا درد نہیں ہوگا اور نہ ہی کبھی کان میں درد ہوگا۔

۴۱۸۔ بَابُ: كَيْفَ تَشْمِيتُ مَنْ سَمِعَ الْعُطْسَةَ

جو چھینک سنے وہ کس طرح جواب دے؟

(۹۲۷) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ

(۹۲۵) صحيح مسلم: ۲۱۶۲۔

(۹۲۶) [ضعيف] مصنف ابن أبي شيبة: ۲۹۸۱۱؛ المستدرک للحاکم: ۴/۴۱۴۔

(۹۲۷) صحيح البخاري: ۹۲۲۴۔

أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، فَإِذَا قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، فَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، وَلْيَقُلْ هُوَ: يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو اسے چاہیے کہ الحمد للہ کہے پھر جب اس نے الحمد للہ کہہ دیا تو اس کے بھائی یا اس کے ساتھی کو چاہیے کہ (جواباً) يَرْحَمُكَ اللَّهُ کہے اور اس (چھینک مارنے والے) کو چاہیے کہ يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ (اللہ تیری راہنمائی کرے اور تیرے حالات درست کرے) کہے۔“

۹۲۸ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ، عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعُطَّاسَ، وَيَكْرَهُ التَّشَاؤُبَ، فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللَّهَ، كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ. فَأَمَّا التَّشَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَنَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُرِدِّهِ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِنْ أَحَدُكُمْ إِذَا تَنَاءَبَ صَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے تو اس کو سننے والے ہر مسلمان پر واجب ہے کہ اس کے جواب میں يَرْحَمُكَ اللَّهُ کہے، اور وہی جمائی تو وہ شیطان کی طرف سے ہے لہذا جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اسے چاہیے کہ جہاں تک ہو سکے اُسے روکے کیونکہ جب تم میں سے کوئی جمائی لیتا ہے تو شیطان اس سے ہنستا ہے۔“

۹۲۹ (ث: ۲۱۲) حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رضي الله عنه يَقُولُ إِذَا شَمَتَ: عَافَانَا اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ مِنَ النَّارِ، يَرْحَمُكُمُ اللَّهُ.

جناب ابو جمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”عَافَانَا اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ مِنَ النَّارِ، يَرْحَمُكُمُ اللَّهُ“ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں آگ سے عافیت دے اور اللہ تم پر رحم فرمائے۔

۹۳۰ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَعْلَى قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُنِينٍ - وَهُوَ يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ - عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَعَطَسَ رَجُلٌ فَحَمِدَ اللَّهَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَرْحَمُكَ اللَّهُ))، ثُمَّ عَطَسَ آخَرُ، فَلَمْ يَقُلْ لَهُ شَيْئًا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! رَدَدْتَ عَلَيَّ الْآخِرَ، وَلَمْ تَقُلْ لِي شَيْئًا؟ قَالَ: ((إِنَّهُ حَمِدَ اللَّهَ، وَسَكَّتْ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی کو چھینک آئی اس نے الحمد للہ کہا تو نبی ﷺ نے اسے فرمایا: ((يَرْحَمُكَ اللَّهُ)) ”اللہ تجھ پر رحم فرمائے۔“ پھر ایک دوسرے آدمی کو چھینک آئی تو آپ نے کچھ نہ فرمایا، اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے اسے چھینک کا جواب دیا اور میرے لیے کچھ بھی نہیں فرمایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس نے الحمد للہ کہا تھا اور تو خاموش رہا۔“

۴۱۹۔ باب: إِذَا لَمْ يَحْمَدِ اللَّهُ لَا يُشْمِتْ

جب الحمد للہ نہ کہے تو چھینک کا جواب نہ دیا جائے

(۹۳۱) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَشَمَّتْ أَحَدُهُمَا، وَلَمْ يَشْمِتِ الْآخَرَ، فَقَالَ: شَمَّتْ هَذَا وَلَمْ تُشْمِتْنِي؟ قَالَ: ((إِنَّ هَذَا حَمِدَ اللَّهَ، وَلَمْ تَحْمَدْهُ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس دو آدمیوں کو چھینک آئی آپ ﷺ نے ان میں سے ایک کو جواب دیا اور دوسرے کو جواب نہ دیا، تو اس نے عرض کیا: آپ نے اسے جواب دیا اور مجھے جواب نہیں دیا؟ آپ نے فرمایا: ”اس نے الحمد للہ کہا تھا اور تو نے الحمد للہ نہیں کہا۔“

(۹۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا رِبْعِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - هُوَ أَخُو ابْنِ عُليَّةَ - قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَلَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ أَحَدُهُمَا أَشْرَفُ مِنَ الْآخَرِ، فَعَطَسَ الشَّرِيفُ مِنْهُمَا فَلَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ، وَلَمْ يَشْمِتْهُ، وَعَطَسَ الْآخَرُ فَحَمِدَ اللَّهَ، فَشَمَّتْهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ الشَّرِيفُ: عَطَسْتُ عِنْدَكَ فَلَمْ تُشْمِتْنِي، وَعَطَسَ هَذَا الْآخَرُ فَشَمَّتْهُ، فَقَالَ ﷺ: ((إِنَّ هَذَا ذَكَرَ اللَّهَ فَذَكَرْتُهُ، وَأَنْتَ نَسِيتَ اللَّهَ فَنَسَيْتَكَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو آدمی نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ان میں سے ایک دوسرے کی بہ نسبت زیادہ معزز تھا، اس معزز کو چھینک آئی تو اس نے الحمد للہ نہ کہا اور آپ ﷺ نے بھی اسے چھینک کا جواب نہ دیا اور دوسرے آدمی کو چھینک آئی اس نے الحمد للہ کہا تو آپ ﷺ نے اسے چھینک کا جواب دیا، اس پر اس معزز آدمی نے کہا: مجھے آپ کے پاس چھینک آئی تو آپ نے مجھے اس کا جواب نہ دیا اور اس دوسرے کو چھینک آئی تو اسے آپ نے جواب دیا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس نے اللہ کو یاد کیا (الحمد للہ کہا) تو میں نے بھی اسے یاد کیا اور تو نے اللہ کو بھلا دیا تو میں نے بھی تجھے بھلا دیا۔“

۴۲۰۔ باب: كَيْفَ يَبْدَأُ الْعَاطِسُ

چھینکنے والا شروع میں کیا کہے؟

(۹۳۳) (ث: ۲۱۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ كَانَ إِذَا عَطَسَ فَقِيلَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، فَقَالَ: يَرْحَمُنَا اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ، وَيَغْفِرُ لَنَا وَلَكُمْ.

(۹۳۱) صحيح البخاري: ۶۲۲۵؛ صحيح مسلم: ۲۹۹۱.

(۹۳۲) [حسن] مستند أحمد: ۳۲۸/۲؛ الدعاء للطبراني: ۱۹۹۵.

(۹۳۳) [صحيح] موطأ إمام مالك: ۲۷۷۰.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب ان کو چھینک آئی اور انہیں کہا جاتا: "يَرْحَمُكَ اللَّهُ" تو وہ کہتے: "يَرْحَمُنَا اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ، وَيَغْفِرُ لَنَا وَلَكُمْ۔" اللہ تعالیٰ ہم پر اور تم پر رحم کرے اور ہمیں اور تمہیں بخش دے۔

(۹۳۴) (ث: ۲۱۴) حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَفْيَانُ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَلْيَقُلْ مَنْ يَرُدُّ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، وَلْيَقُلْ هُوَ: يَغْفِرُ اللَّهُ لِي وَلَكُمْ۔

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو اسے چاہیے کہ وہ "الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ" کہے اور جو شخص جواب دے اسے چاہیے کہ "يَرْحَمُكَ اللَّهُ" کہے اور چھینکے والے کو چاہیے کہ "يَغْفِرُ اللَّهُ لِي وَلَكُمْ" کہے۔

(۹۳۵) حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((يَرْحَمُكَ اللَّهُ))، ثُمَّ عَطَسَ أُخْرَى، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هَذَا مِنْكُمْ)).

جناب ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: کہ ایک آدمی کو نبی ﷺ کے پاس چھینک آئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ((يَرْحَمُكَ اللَّهُ)) اسے پھر چھینک آئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اسے زکام ہے۔"

۴۲۱۔ بَابُ مَنْ قَالَ: يَرْحَمُكَ إِنْ كُنْتَ حَمِدْتَ اللَّهَ

جس نے کہا: اگر تو نے الحمد للہ کہا ہے تو یرحمک اللہ

(۹۳۶) (ث: ۲۱۵) حَدَّثَنَا عَامِرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَادَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي مَكْحُولُ الْأَزْدِيُّ قَالَ: كُنْتُ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ، فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ إِنْ كُنْتَ حَمِدْتَ اللَّهَ۔

جناب مکحول ازدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا کہ مسجد کے کنارے سے ایک آدمی کو چھینک آئی، تو سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر تو نے الحمد للہ کہا ہے تو یرحمک اللہ۔

۴۲۲۔ بَابُ لَا يَقُولُ: آبَ

"آب" نہ کہے

(۹۳۷) (ث: ۲۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: عَطَسَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ﷺ - إِمَّا أَبُو بَكْرٍ، وَإِمَّا عُمَرُ - فَقَالَ: آبَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ ﷺ: وَمَا آبَ؟ إِنْ آبَ اسْمُ شَيْطَانٍ مِنَ الشَّيَاطِينِ جَعَلَهَا بَيْنَ الْعَطَسَةِ وَالْحَمْدِ۔

(۹۳۴) [صحیح] المستدرک للحاکم: ۲۶۶/۴۔

(۹۳۵) صحیح مسلم: ۲۹۹۳، سنن أبی داود: ۵۰۳۷، جامع الترمذی: ۲۷۴۳۔

(۹۳۶) [ضعیف] (۹۳۷) [صحیح] مصنف ابن أبی شیبہ: ۳۳۷۔

امام مجاہد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بیٹے ابو بکر یا عمر رضی اللہ عنہما کو چھینک آئی اس نے کہا: ”آب“ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا آب کیا ہے؟ بے شک آب شیاطین میں سے ایک شیطان کا نام ہے۔ جسے اس نے چھینک اور الحمد للہ کے درمیان رکھ دیا ہے (تاکہ آدمی چھینک آنے کے بعد الحمد للہ کہنے سے پہلے شیطان کا نام لے لے)۔

۴۲۳۔ بَابُ: إِذَا عَطَسَ مِرَارًا

جب کئی بار چھینک آئے

(۹۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسَ رَجُلٌ، فَقَالَ: ((يَرْحَمُكَ اللَّهُ))، ثُمَّ عَطَسَ أُخْرَى، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((هَذَا مَرْكُومٌ)).

جناب ایسا بن سلمہ رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: میں نبی کریم ﷺ کے پاس تھا کہ ایک آدمی کو چھینک آئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”یرحمک اللہ“ پھر اسے دوسری بار پھینک آئی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اسے زکام ہے۔“ (۹۳۹) (ث: ۲۱۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنِ الْمَقْبَرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُهُ وَاحِدَةً وَثْنَتَيْنِ وَثَلَاثًا، فَمَا كَانَ بَعْدَ هَذَا فَهُوَ زَكَامٌ. سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تو اس (چھینکنے والے) کو ایک بار، دو بار اور تین بار چھینک کا جواب دے پھر اس کے بعد جو ہو گا وہ زکام ہے۔

۴۲۴۔ بَابُ: إِذَا عَطَسَ الْيَهُودِيُّ

جب یہودی کو چھینک آئے (تو کیا کہا جائے؟)

(۹۴۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ الدَّبَلِ، عَنْ أَبِي بَرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ الْيَهُودُ يَتَعَاطَسُونَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَاءً أَنْ يَقُولَ لَهُمْ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، فَكَانَ يَقُولُ: ((يَهْدِيكُمْ اللَّهُ، وَيُصْلِحُ بِالْكُم)).

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہودی نبی کریم ﷺ کے پاس آکر چھینکا کرتے تھے یہ امید لگاتے ہوئے کہ آپ ﷺ ان کے لیے یرحمکم اللہ فرمائیں گے، مگر آپ ﷺ فرماتے: ((يَهْدِيكُمْ اللَّهُ، وَيُصْلِحُ بِالْكُم)) ”اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے حال کو درست کرے۔“

(۹۳۸) صحيح مسلم: ۲۹۹۳، سنن أبي داود: ۵۰۳۷، جامع الترمذي: ۲۷۴۳۔

(۹۳۹) [صحيح] سنن أبي داود: ۵۰۳۴، ۵۰۳۵۔

(۹۴۰) [صحيح] سنن أبي داود: ۵۰۳۸، جامع الترمذي: ۲۷۳۹۔

حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ بْنُ عُلْيَا قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي حَكِيمُ بْنُ الدَّيْلَمِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ مِثْلَهُ.

ایک دوسری سند میں بھی جناب ابو بردہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۲۵۔ بَابُ تَشْمِيتِ الرَّجُلِ الْمَرْأَةَ

عورت کی چھینک پر مرد کا جواب دینا

۹۴۱) حَدَّثَنَا فَرْوَةُ، وَأَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابَ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكِ الْمُرَزِيُّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِي بَرْدَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُوسَى، وَهُوَ فِي بَيْتِ بِنْتِ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ، فَعَطَسْتُ فَلَمْ يُشْمِتْنِي، وَعَطَسْتُ فَشَمَّتْهَا، فَأَخْبَرْتُ أُمِّي، فَلَمَّا أَنَّ آتَاهَا وَقَعَتْ بِهِ وَلَا مَتَّهَ وَقَالَتْ: عَطَسَ ابْنِي فَلَمْ تُشْمِتْهُ، وَعَطَسْتُ فَشَمَّتْهَا، فَقَالَ لَهَا: إِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ، فَحَمِدِ اللَّهَ فَشَمَّتُوهُ، وَإِنْ لَمْ يَحْمِدِ اللَّهَ فَلَا تُشَمَّتُوهُ))، وَإِنْ ابْنُكَ عَطَسَ، فَلَمْ يَحْمِدِ اللَّهَ، فَلَمْ تُشْمِتْهُ، وَعَطَسْتُ فَحَمِدْتَ اللَّهَ فَشَمَّتْهَا، فَقَالَتْ: أَحْسَنْتُ.

جناب ابو بردہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں (اپنے والد) ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور وہ اس وقت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کی بیٹی کے گھر میں تھے، مجھے چھینک آئی تو انہوں نے مجھے چھینک کا جواب نہ دیا اور فضل کی بیٹی کو چھینک آئی تو انہوں نے اسے چھینک کا جواب دیا، میں نے اپنی ماں کو اس بارے میں بتایا، جب ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ میری والدہ کے پاس تشریف لائے تو وہ (والدہ) ان پر دگئیں اور انہیں ملامت کرتے ہوئے کہنے لگیں: میرے بیٹے کو چھینک آئی لیکن آپ نے اس کا جواب نہیں دیا اور اس (فضل رضی اللہ عنہ کی بیٹی) کو چھینک آئی تو آپ نے اسے جواب دیا اس پر ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے اسے کہا: بے شک میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ”جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے پھر وہ الحمد للہ کہے تو اسے جواب دو اور اگر وہ الحمد للہ نہ کہے تو اسے جواب مت دو۔“ اور بے شک تیرے بیٹے کو چھینک آئی لیکن اس نے الحمد للہ نہیں کہا لہذا میں نے اسے جواب نہیں دیا اور اس (فضل رضی اللہ عنہ کی بیٹی) کو چھینک آئی تو اس نے الحمد للہ کہا لہذا میں نے اسے جواب دیا، کہنے لگی: آپ نے اچھا کیا۔

۴۲۶۔ بَابُ الْكَثَاؤُبِ

جمائی لینے کے بیان میں

۹۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا تَفَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكْظُمْ مَا اسْتَطَاعَ)).

۹۴۱) صحیح مسلم: ۲۹۹۲۔ ۹۴۲) صحیح مسلم: ۲۹۹۴؛ جامع الترمذی: ۳۷۰۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اسے چاہیے کہ جتنا ہو سکے اسے روکے۔“

۴۲۷۔ بَابُ مَنْ يَقُولُ: لَبَّيْكَ، عِنْدَ الْجَوَابِ

جو شخص جواب دیتے ہوئے ”لبیک“ (میں حاضر ہوں) کہے

(۹۴۳) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ((يَا مُعَاذُ!))، قُلْتُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، ثُمَّ قَالَ مِثْلَهُ ثَلَاثًا: ((هَلْ تَذَرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ؟ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا))، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً فَقَالَ: ((يَا مُعَاذُ!))، قُلْتُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: ((هَلْ تَذَرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ؟ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا: میں سواری پر نبی ﷺ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے معاذ!“ میں نے عرض کیا: لبیک وسعدیک (میں حاضر ہوں اور حکم کی تعمیل کے لیے موجود ہوں) پھر اسی طرح آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا (پھر فرمایا:) ”کیا تو جانتا ہے کہ بندوں پر اللہ تعالیٰ کا کیا حق ہے؟ یہ ہے کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔“ پھر تھوڑی دیر چلنے کے بعد فرمایا: ”اے معاذ!“ میں نے عرض کیا: لبیک وسعدیک، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تو جانتا ہے کہ اللہ عزوجل پر بندوں کا کیا حق ہے، جس سے وہ یہ کام کر لیں؟ یہ ہے کہ وہ انہیں عذاب نہ دے۔“

۴۲۸۔ بَابُ قِيَامِ الرَّجُلِ لِأَخِيهِ

آدمی کا اپنے بھائی کی خاطر کھڑا ہونا

(۹۴۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ - وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ جِئِنْ عَمِي - قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ، فَتَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ: وَأَذَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِتَوْبَةِ اللَّهِ عَلَيْنَا حِينَ صَلَّى صَلَاةَ الْفَجْرِ، فَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا، يُهْنُونَنِي بِالتَّوْبَةِ يَقُولُونَ: لَتَهْنِكَ تَوْبَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ، حَتَّى دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَوْلَهُ النَّاسُ، فَقَامَ إِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ يَهْرُولُ، حَتَّى صَافَحَنِي وَهَنَانِي، وَاللَّهِ مَا قَامَ إِلَيَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ غَيْرُهُ، لَا أَنَسَاهَا لِطَلْحَةَ.

(۹۴۳) صحيح البخاري: ۶۲۶۷؛ صحيح مسلم: ۳۰.

(۹۴۴) صحيح البخاري: ۴۴۱۸.

جناب عبد الرحمن بن کعب بن عبد اللہ مالک کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن کعب رضی اللہ عنہ جو کہ سیدنا کعب رضی اللہ عنہ کے بیٹوں میں سے ہیں، جس وقت سیدنا کعب رضی اللہ عنہ نابینا ہو گئے تھے تو یہ ان کے قائد تھے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو ان کا غزوہ تبوک میں رسول اللہ سے پیچھے رہ جانے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے حدیث بیان کی کہ جب اللہ تعالیٰ نے میری توبہ قبول فرمائی اور رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز کے وقت اللہ کے توبہ قبول فرمانے کا اعلان کیا تو لوگ فوج در فوج مجھ سے ملنے آئے اور مجھے توبہ قبول ہو جانے پر مبارکباد دینے لگے، وہ کہہ رہے تھے: تجھے مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے تیری توبہ قبول کر لی ہے یہاں تک کہ میں مسجد میں داخل ہوا، رسول اللہ ﷺ کے گرد لوگ بیٹھے ہوئے تھے، طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور میری طرف دوڑتے ہوئے آئے، مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے مبارکباد دی، اللہ کی قسم! ان کے علاوہ مہاجرین میں سے کوئی شخص بھی میرے لیے کھڑا نہیں ہوا، میں طلحہ رضی اللہ عنہ کی اس محبت کو نہ بھولوں گا۔

(۹۴۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزْرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حَنِيفٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ نَاسًا نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، فَأُرْسِلَ إِلَيْهِ، فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ، فَلَمَّا بَلَغَ قَرِيبًا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اَتُّوْا خَيْرَكُمْ، أَوْ سَيِّدَكُمْ))، فَقَالَ: ((يَا سَعْدُ! إِنَّ هَؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ))، فَقَالَ سَعْدٌ: أَحْكُمْ فِيهِمْ أَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ، وَتَنْسَى ذُرِّيَّتَهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((حَكَمْتُ بِحُكْمِ اللَّهِ))، أَوْ قَالَ: ((حَكَمْتُ بِحُكْمِ الْمَلِكِ)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک (یہودی قبیلہ بنو قریظہ کے) لوگ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے حکم (کو ماننے) پر اتر آئے تو آپ ﷺ نے اس کی طرف پیغام بھیجا تو وہ ایک گدھے پر سوار ہو کر تشریف لائے، جب وہ مسجد کے قریب پہنچے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”اپنے بہترین“ یا فرمایا: ”اپنے سردار کی طرف جاؤ۔“ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے سعد! یہ لوگ تیرے فیصلے پر اترے ہیں۔“ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ان کے بارے میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ ان کے جنگجوؤں کو قتل کر دیا جائے اور ان کی اولاد کو قیدی بنا لیا جائے، تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم نے اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔“ یا فرمایا: ”تم نے بادشاہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔“

(۹۴۶) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا كَانَ شَخْصٌ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ رُؤْيَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، وَكَانُوا إِذَا رَأَوْهُ لَمْ يَقْضُوا إِلَيْهِ، لِمَا يَعْلَمُونَ مِنْ كَرَاهِيَّتِهِ لِدَلِكِ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی زیارت سے بڑھ کر کوئی شخص بھی صحابہ کے ہاں زیادہ محبوب نہ تھا، اس کے باوجود وہ آپ ﷺ کے تشریف لانے پر کھڑے نہیں ہوتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ آپ ﷺ اسے ناپسند فرماتے ہیں۔

۹۴۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَيْسَرَةُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْمُنْهَالُ بْنُ عَمْرِو قَالَ: حَدَّثَنِي عَائِشَةُ بِنْتُ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ كَانَ أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ ﷺ كَلَامًا وَلَا حِدِيثًا وَلَا جَلْسَةً مِنْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا رَأَاهَا قَدْ أَقْبَلَتْ رَحَبَ بِهَا، ثُمَّ قَامَ إِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهَا فَجَاءَ بِهَا حَتَّى يُجْلِسَهَا فِي مَكَانِهِ، وَكَانَتْ إِذَا أَتَاهَا النَّبِيُّ ﷺ رَحِبَتْ بِهِ، ثُمَّ قَامَتْ إِلَيْهِ فَقَبَّلَتْهُ، وَإِنَّمَا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ، فَرَحِبَ بِهَا وَقَبَّلَهَا، وَأَسَرَ إِلَيْهَا، فَبَكَتْ، ثُمَّ أَسَرَ إِلَيْهَا، فَضَحِكَتْ، فَقُلْتُ لِنِسَاءٍ: إِنْ كُنْتُ لَأَرَى أَنَّ لِهَذِهِ الْمَرْأَةَ فَضْلًا عَلَى النِّسَاءِ، فَإِذَا هِيَ مِنَ النِّسَاءِ، بَيْنَمَا هِيَ تَبْكِي إِذَا هِيَ تَضْحَكُ، فَسَأَلْتُهَا: مَا قَالَ لِكَ؟ قَالَتْ: إِنِّي إِذَا لَبَدْرَةٌ، فَلَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَتْ: أَسَرَ إِلَيَّ فَقَالَ: ((إِنِّي مَيِّتٌ))، فَبَكَيْتُ، ثُمَّ أَسَرَ إِلَيَّ فَقَالَ: ((إِنَّكَ أَوَّلُ أَهْلِي بِي لِحُوقًا))، فَسَرَرْتُ بِذَلِكَ وَأَعْجَبَنِي.

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے کلام میں، بات چیت میں اور بیٹھنے میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی کو مشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا، نبی ﷺ انہیں آتا ہوا دیکھتے تو خوش آمدید کہتے ان کی طرف کھڑے ہوتے اور ان کا بوسہ لیتے، پھر ہاتھ پکڑ کر انہیں لے آتے اور اپنی جگہ پر بٹھا دیتے، اسی طرح جب نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لے جاتے تو وہ بھی آپ کو خوش آمدید کہتیں پھر آپ ﷺ کی طرف کھڑی ہوتیں آپ کا بوسہ لیتیں، ایک مرتبہ وہ نبی ﷺ کے پاس اس مرض کے دوران تشریف لائیں جس میں آپ نے وفات پائی تو آپ ﷺ نے انہیں خوش آمدید کہا ان کا بوسہ لیا اور ان سے سرگوشی کی تو وہ رونے لگیں، آپ ﷺ نے پھر ان سے سرگوشی کی تو وہ ہنسنے لگیں، میں (عائشہ رضی اللہ عنہا) نے عورتوں سے کہا: یقین جانو میں دیکھ رہی ہوں کہ اس خاتون کو تمام عورتوں پر فضیلت ہے، یہ خاتون ہمارے درمیان ابھی رو رہی ہے پھر اچانک یہ ہنس رہی ہے، میں نے ان سے پوچھا: آپ ﷺ نے تجھے کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا: بے شک ابھی تو میں اس راز کو افشا نہیں کروں گی، پھر جب نبی ﷺ کی وفات ہو گئی تو انہوں نے بتایا کہ آپ ﷺ نے پہلے تو یہ فرمایا تھا: ”بے شک میں فوت ہونے والا ہوں۔“ تو میں رو پڑی، پھر آپ ﷺ نے دوسری مرتبہ یہ فرمایا: ”میرے اہل و عیال میں سے تم ہی سب سے پہلے مجھے ملو گی۔“ تو اس سے مجھے خوشی ہوئی اور مجھے بات پسند آئی۔

۴۲۹ - بَابُ قِيَامِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ الْقَاعِدِ

کسی کا بیٹھے ہوئے آدمی کے لیے کھڑا ہونا

۹۴۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اشْتَكَى النَّبِيُّ ﷺ، فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ وَهُوَ قَاعِدٌ، وَأَبُو بَكْرٍ يُسْمِعُ النَّاسَ تَكْبِيرَهُ، فَالْتَمَتِ إِلَيْنَا قَرَأْنَا قِيَامًا، فَأُشَارَ إِلَيْنَا فَقَعَدْنَا، فَصَلَّيْنَا بِصَلَاتِهِ قُعُودًا، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: ((إِنْ كُنْتُمْ تَتَفَعَّلُوا فَعَلْ فَارِسَ وَالرُّومَ، يَقُومُونَ عَلَى

مَلُوكِهِمْ وَهُمْ قُعُودٌ، فَلَا تَفْعَلُوا، ائْتُمُوا بِأَنْمَتِكُمْ، إِنْ صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا، وَإِنْ صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا.))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ بیمار ہو گئے تو ہم نے آپ کے پیچھے اس حال میں نماز پڑھی کہ آپ بیٹھے ہوئے تھے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو آپ کی تکبیریں سنارہے تھے آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے تو ہمیں کھڑے ہوئے دیکھا، آپ نے ہمیں اشارہ فرمایا تو ہم بیٹھ گئے اور ہم نے آپ کے ساتھ بیٹھ کر نماز پڑھی جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو فرمایا: ”تم بھی فارسیوں اور رومیوں کی طرح عمل کرنے لگے تھے ان کے بادشاہ بیٹھے ہوتے ہیں اور وہ ان کے سامنے کھڑے رہتے ہیں تم اس طرح نہ کرو، اپنے اماموں کی اتباع کرو، اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھائے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔“

۴۳۰۔ بَابُ إِذَا تَنَاءَبَ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِئِهِ

جب جمائی آئے تو اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لے

۹۴۹ (حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا تَنَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَهُ بَيْنَهُ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ فِيهِ)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اسے چاہیے کہ اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لے کیونکہ شیطان منہ میں داخل ہو جاتا ہے۔“

۹۵۰ (ث: ۲۱۸) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِذَا تَنَاءَبَ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِئِهِ، فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب جمائی آئے تو اپنے ہاتھ کو اپنے منہ پر رکھ لینا چاہیے کیونکہ جمائی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔

۹۵۱ (حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يُحَدِّثُ أَبِي، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا تَنَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ عَلَى فِئِهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُهُ)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اسے چاہیے کہ اپنے منہ کو بند کر لے کیونکہ شیطان اس میں داخل ہو جاتا ہے۔“

۹۴۹ صحیح مسلم: ۲۹۹۵؛ سنن أبی داود: ۵۰۲۶۔

۹۵۰ [صحیح] مصنف ابن أبی شیبہ: ۷۹۸۳؛ مصنف عبد الرزاق: ۳۳۲۳۔

۹۵۱ صحیح مسلم: ۲۹۹۵؛ سنن أبی داود: ۵۰۲۶۔

(۹۵۱) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا تَشَاءَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهِ عَلَى فَمِهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُهُ)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اسے چاہیے کہ اپنے ہاتھ سے اپنے منہ کو بند کر لے کیونکہ شیطان اس میں داخل ہو جاتا ہے۔“

۴۳۱۔ باب: هَلْ يَفْلِي أَحَدٌ رَأْسَ غَيْرِهِ؟

کیا کوئی دوسرے کے سر سے جوئیں نکال سکتا ہے؟

(۹۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ﷺ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْخُلُ عَلَى أُمَّ حَرَامِ ابْنَةِ مِلْحَانَ، فَتُطْعِمُهُ، وَكَانَتْ تَحْتَ عِبَادَةِ بْنِ الصَّامِتِ، فَأَطْعَمَتْهُ وَجَعَلَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ، فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لایا کرتے تھے اور وہ آپ کو کھانا کھلایا کرتی تھیں، ام حرام رضی اللہ عنہا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، ایک دفعہ انہوں نے آپ کو کھانا کھلایا پھر آپ کے سر مبارک سے جوئیں نکالنے لگیں کہ آپ کو نیند آگئی، پھر آپ ﷺ ہنستے ہوئے اٹھ بیٹھے۔

(۹۵۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ أَبُو هِشَامٍ الْمَخْزُومِيُّ - وَكَانَ ثَقَّةً - قَالَ: حَدَّثَنَا الصَّعْقُ بْنُ حَزْنٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُطَيْبٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ السَّعْدِيِّ ﷺ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((هَذَا سَيِّدُ أَهْلِ الْوَبَرِ))، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا الْمَالُ الَّذِي لَيْسَ عَلَيَّ فِيهِ تَبَعَةٌ مِنْ طَالِبٍ، وَلَا مِنْ ضَيْفٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((نَعَمْ الْمَالُ أُرْبَعُونَ، وَالْكَثْرَةُ سِتُونَ، وَوَيْلٌ لِأَصْحَابِ الْمِئِينَ إِلَّا مَنْ أُعْطِيَ الْكَرِيمَةَ، وَمَنْحَ الْغَزِيرَةِ، وَنَحَرَ السَّمِينَةِ، فَأَكَلَ وَأَطْعَمَ الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ))، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا أَكْرَمَ هَذِهِ الْأَخْلَاقِ، لَا يُحِلُّ بَوَادِئَ فِيهِ، مِنْ كَثْرَةِ نَعِيمٍ؟ فَقَالَ: ((كَيْفَ تَصْنَعُ بِالْعَطِيَّةِ؟)) قُلْتُ: أُعْطِيَ الْبِكْرَ، وَأُعْطِيَ النَّابَ، قَالَ: ((كَيْفَ تَصْنَعُ فِي الْمَنِيعَةِ؟)) قَالَ: إِنِّي لَا مَنَحَ النَّاقَةَ، قَالَ: ((كَيْفَ تَصْنَعُ فِي الطَّرِيقَةِ؟)) قَالَ: يَغْدُو النَّاسُ بِحَبَالِهِمْ، وَلَا يُوزَعُ لَهُمْ رَجُلٌ مِنْ جَمَلٍ يَخْتَطِمُهُ، فَيُمْسِكُ مَا بَدَأَ لَهُ، حَتَّى يَكُونَ هُوَ يَرُدُّهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((فَمَا لَكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَمْ مَالُ مَوَالِكَ؟)) قَالَ: ((فَإِنَّمَا لَكَ مِنْ مَالِكَ مَا أَكَلْتَ فَأَقْنَيْتَ، أَوْ أُعْطِيتَ فَأَمْضَيْتَ، وَسَائِرُهُ لِمَوَالِكَ))، فَقُلْتُ: لَا جَرَمَ، لَيْسَ

(۹۵۱) صحيح مسلم: ۲۹۹۵؛ سنن أبي داود: ۵۰۲۶۔

(۹۵۲) صحيح البخاري: ۲۷۸۸؛ صحيح مسلم: ۱۹۱۲؛ موطأ إمام مالك: ۱۳۳۶۔

(۹۵۳) [حسن] شعب الإيمان للبيهقي: ۳۳۳۶؛ مسند البزار: ۲۷۴۴۔

رَجَعْتُ لِأَقْلَنَ عَدَدَهَا . فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ جَمَعَ بَيْنَهُ فَقَالَ : يَا بَنِي ! اخْدُوا عَنِّي ، فَإِنَّكُمْ لَنْ تَأْخُذُوا عَنْ أَحَدٍ هُوَ أَنْصَحُ لَكُمْ مِنِّي : لَا تَنْوَحُوا عَلَيَّ ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَنْحَ عَلَيْهِ ، وَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَنْهَى عَنِ النَّيَاحَةِ ، وَكَفَّمُونِي فِي يَابِيِ الْبَيْتِ كُنْتُ أَصْلِي فِيهَا ، وَسَوَّدُوا أَكْبِرُكُمْ ، فَإِنَّكُمْ إِذَا سَوَّدْتُمْ أَكْبِرُكُمْ ، لَمْ يَزَلْ لِأَبِيكُمْ فِيكُمْ خَلِيقَةٌ ، وَإِذَا سَوَّدْتُمْ أَصَاغِرُكُمْ ، هَانَ أَكْبَارُكُمْ عَلَى النَّاسِ ، وَزَاهَدُوا فِيكُمْ ، وَأَصْلَحُوا عَيْشَكُمْ ، فَإِنَّ فِيهِ غِنًى عَنْ طَلَبِ النَّاسِ ، وَإِيَّاكُمْ وَالْمَسْأَلَةَ ، فَإِنَّهَا آخِرُ كَسْبِ الْمَرْءِ ، وَإِذَا دَفَنْتُمُونِي فَسَوُّوا عَلَيَّ قَبْرِي ، فَإِنَّهُ كَانَ يَكُونُ شَيْءٌ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا الْحَيِّ مِنْ بَكْرٍ بَنٍ وَأَثَلٍ : خُمَاشَاتٌ ، فَلَا أَمَنْ سَفِيهَا أَنْ يَأْتِيَ أَمْرًا يُدْخِلُ عَلَيْكُمْ عِيًّا فِي دِينِكُمْ . قَالَ عَلِيٌّ : فَذَا كَرْتُ أَبَا النُّعْمَانِ مُحَمَّدَ بْنَ الْفَضْلِ ، فَقَالَ : أَتَيْتُ الصَّعْقَ بْنَ حَزَنٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ ، فَحَدَّثَنَا عَنِ الْحَسَنِ ، فَقِيلَ لَهُ : عَنِ الْحَسَنِ ؟ قَالَ : لَا ، يُؤُسُّ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قِيلَ لَهُ : سَمِعْتَهُ مِنْ يُؤُسِّ ؟ قَالَ : لَا ، حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُطِيبٍ ، عَنْ يُؤُسِّ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ قَيْسٍ ، فَقُلْتُ لِأَبِي النُّعْمَانِ : فَلِمَ تَحْمِلُهُ ؟ قَالَ : لَا ، ضَيَعْنَاهُ .

سیدنا قیس بن عامر سعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ خیمہ نشینوں کا سردار ہے۔“ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ کون سا مال ہے جس میں میرے ذمے کسی مانگنے والے یا مہمان کا کوئی تاوان نہ ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بہتر مال چالیس (بکریاں یا گائے وغیرہ) ہے اور اگر ساتھ ہو جائے تو زیادہ ہے اور سینکڑوں کی تعداد میں مال رکھنے سینکڑوں والوں کے لیے تباہی ہے بجز اس کے جس نے اچھا مال عطیہ کیا اور دودھ دینے والی اونٹنی (کسی کو) دودھ کے لیے دی اور فربہ جانور ذبح کیا پھر خود بھی کھایا اور عاجز و فقیر کو بھی کھلایا۔“ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ تو بہت اچھے اخلاق ہیں، میں جس وادی میں رہتا ہوں وہاں تو میرے جانوروں کی کثرت کی وجہ سے کوئی بھی اس میں نہیں آتا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم عطیہ کس طرح کرتے ہو؟“ میں نے عرض کیا: جوان اونٹ اور اونٹنی دیتا ہوں، آپ نے فرمایا: ”دودھ دینے والے جانور کے بارے میں کیا کرتے ہو۔“ میں نے عرض کیا: اونٹنی دیتا ہوں، آپ نے پوچھا: ”حمل والے جانوروں کے بارے میں کرتے ہو؟“ میں نے عرض کیا: لوگ اپنی رسیاں لاتے ہیں اور جو جس اونٹ کو نکیل ڈال لے اور جب تک چاہے اپنے پاس رکھے اسے کوئی روک ٹوک نہیں یہاں تک کہ وہ خود ہی اسے واپس کر دے، تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”تمہارا مال تمہیں زیادہ محبوب ہے یا تمہارے رشتہ داروں کا؟“ فرمایا: ”تمہارا مال صرف وہ ہے جو تم نے کھالیا اور فنا کر دیا یا کسی کو دے دیا اور صدقہ کر دیا اور اس کے علاوہ جسے تم اپنا مال کہتے ہو وہ تمہارے رشتہ داروں کا مال ہے۔“ میں نے عرض کیا: بس اب تو یہی کروں گا کہ واپس ہو کر اپنے جانوروں کی تعداد کم کر دوں گا (یعنی اکثر جانور صدقہ کر دوں گا)۔ پھر جب قیس رضی اللہ عنہ کو موت آنے لگی تو اس نے اپنے بیٹوں کو جمع کیا اور کہا: اے بیٹو! میری نصیحت قبول کر لو، مجھ سے بڑھ کر تمہارا کوئی خیر خواہ نہیں ہو سکتا، میں جب مر جاؤں تو مجھ پر نوحہ نہ کرنا کیونکہ رسول اللہ پر نوحہ نہیں کیا گیا اور میں نے نبی ﷺ کو نوحہ کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

کرنے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے، اور مجھے انہیں کپڑوں میں کفن کر دینا جن میں میں نماز پڑھتا ہوں، اور اپنے بڑوں کو سردار بنانا، اگر تم بڑوں کو سردار بناؤ گے تو تم اپنے اندر تمہارے باپ کا کوئی نہ کوئی خلیفہ رہے گا اور اگر چھوٹوں کو سردار بناؤ گے تو تم اپنے بڑے لوگوں کی نظروں میں حقیر ہو جاؤ گے اور وہ تم سے بے رغبت ہو جائیں گے، اپنی روزی کو درست رکھنا کیونکہ اس میں لوگوں سے مانگنے میں غنا ہے، لوگوں سے سوال کرنے سے بچنا کیونکہ سوال کرنا انسان کا سب سے آخری پیشہ ہے۔ جب تم مجھے فن کر دو تو میری قبر کو برابر کر دینا کیونکہ میرے اور قبیلہ بکر بن وائل کے درمیان کچھ جھڑپیں رہی ہیں۔ لہذا میں اس سے مطمئن نہیں ہوں کہ ان میں سے کوئی بیوقوف ایسا کام کر گزرے جو تمہارے دین میں کوئی عیب کی بات داخل کر دے۔ علی بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے ابونعمان محمد بن فضل رضی اللہ عنہ سے مذاکرہ کیا تو اس نے کہا: میں صق بن حزن رضی اللہ عنہ کو اس حدیث میں لایا ہوں اس نے ہمیں حسن رضی اللہ عنہ سے (یہ حدیث) بیان کی تو اسے کہا گیا: حسن رضی اللہ عنہ ہے؟ اس نے کہا: نہیں، بلکہ یونس بن عبید عن حسن، صق رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: کیا آپ نے اسے یونس رضی اللہ عنہ سے سنا ہے؟ انھوں نے کہا: نہیں، مجھے تو قاسم بن مطیب رضی اللہ عنہ نے یونس بن عبید رضی اللہ عنہ سے اس نے حسن رضی اللہ عنہ سے اس نے سیدنا قیس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔ علی بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ابونعمان رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نے اسے کیوں اٹھا رکھا ہے؟ اس نے کہا: نہیں، بلکہ ہم نے اس (سند) کو ضائع کر دیا ہے۔

۴۳۲۔ بَابُ تَحْرِيكِ الرَّأْسِ وَعَضُّ الشِّفَتَيْنِ عِنْدَ التَّعَجُّبِ

تعجب کرتے ہوئے سر ہلانا اور ہونٹوں کو دانتوں میں دبانا

(۹۵۴) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الصَّامِتِ قَالَ: سَأَلْتُ خَلِيلِي أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِوَضُوءٍ، فَحَرَّكَ رَأْسَهُ، وَعَضَّ عَلَى شَفَتَيْهِ، قُلْتُ يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي آذَيْتَكَ؟ قَالَ: ((لَا، وَلَكِنَّكَ تُدْرِكُ أُمَرَاءَ، أَوْ أَيْمَةً، يُؤَخَّرُونَ الصَّلَاةَ لَوْفِيهَا))، قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: ((صَلِّ الصَّلَاةَ لَوْفِيهَا، فَإِنْ أَدْرَكْتَ مَعَهُمْ فَصَلِّ وَلَا تَقُولَنَّ: صَلَّيْتُ، فَلَا أُصَلِّي)).

جناب ابو العالیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عبد اللہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے پوچھا، انھوں نے کہا: میں نے اپنے دوست سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انھوں نے کہا: میں نبی ﷺ کے پاس وضو کا پانی لے کر آیا، آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک ہلایا اور اپنے ہونٹوں کو دانتوں میں دبایا، میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، کیا میں نے آپ کو کوئی تکلیف پہنچائی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں، لیکن تم ایسے امیروں یا اماموں کو پاؤ گے جو نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کریں گے۔“ میں نے عرض کیا: پھر میرے لیے کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نماز کو اس کے وقت پر پڑھ لینا اور اگر ان کے ساتھ بھی نماز کو پا لو تو ان کے ساتھ بھی پڑھ لینا اور یہ ہرگز نہ کہنا کہ میں نے تو نماز پڑھ لی ہے، اس لیے اب نہیں پڑھوں گا۔“

۴۳۳۔ بَابُ: ضَرْبُ الرَّجُلِ يَدَهُ عَلَى فِخْذِهِ عِنْدَ التَّعَجُّبِ أَوْ الشَّيْءِ

تعجب کرتے ہوئے اپنی ران یا کسی چیز پر ہاتھ مارنا

(۹۵۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ حَدَّثَهُ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ طَرَفَهُ وَقَاطِمَةً بِنْتُ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ((أَلَا تُصَلُّونَ؟)) فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّمَا أَنْفُسُنَا عِنْدَ اللَّهِ، فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثْنَا، فَانصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ، وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا، ثُمَّ سَمِعْتُ وَهُوَ مُذِيرٌ يَضْرِبُ فِخْذَهُ يَقُولُ: ((وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا)). (۱۸/الكهف: ۵۴)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات رسول کریم ﷺ میرے اور اپنی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم نماز (تہجد) نہیں پڑھتے۔“ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہماری جانیں اللہ کے قبضہ میں ہیں جب وہ اٹھانا چاہتا ہے تو ہمیں اٹھا دیتا ہے، یہ سن کر نبی ﷺ واپس تشریف لے گئے اور مجھے کوئی جواب نہ دیا، پھر میں نے سنا آپ ﷺ واپس جاتے وقت اپنی ران مبارک پر ہاتھ مار رہے تھے اور یہ آیت تلاوت فرما رہے تھے: ﴿وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا﴾ ”انسان جھگڑے میں سب سے بڑھ کر ہے۔“

(۹۵۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُهُ يَضْرِبُ جَبْهَتَهُ بِيَدِهِ وَيَقُولُ: يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ! اتَّرَعُمُونَ أَنِّي أَكْذِبُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، أَيْكُونُ لَكُمْ الْمَهْنَةُ وَعَلَيَّ الْمَأْتِمُ؟ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا انْقَطَعَ شَيْءٌ أَحَدَكُمْ، فَلَا يَمْسِ فِي نَعْلِهِ الْأُخْرَى حَتَّى يُصْلِحَهُ)).

جناب ابو رزین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ اپنی پیشانی پر ہاتھ مار رہے تھے اور فرما رہے تھے: اے عراق والو! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھتا ہوں؟ کیا تمہارے لیے تولدت و راحت ہو اور مجھ پر گناہ؟ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جب تم میں سے کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ اسے درست کیے بغیر دوسرے جوتے میں مت چلے۔“

۴۳۴۔ بَابُ: إِذَا ضَرَبَ الرَّجُلُ فِخْذَ أَخِيهِ وَلَمْ يُرِدْ بِهِ سُوءًا

جو کوئی اپنے بھائی کی ران پر ہاتھ مارے، اسے تکلیف دینا مقصود نہ ہو

(۹۵۷) (ث: ۲۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ أَبِي نَمِيمَةَ، عَنْ أَبِي

(۹۵۵) صحيح البخاري: ۱۱۲۷، ۴۷۲۴، ۷۳۴۷، صحيح مسلم: ۷۷۵۔

(۹۵۶) صحيح مسلم: ۲۰۹۹، مسند أحمد: ۲/ ۴۲۴۔ ۹۵۷) صحيح مسلم: ۶۴۸۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

الْعَالِيَةِ الْبَرَاءِ قَالَ: مَرَّ بِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّامِتِ فَأَلْقَيْتُ لَهُ كُرْسِيًّا، فَجَلَسَ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ ابْنَ زِيَادٍ قَدْ أَخَّرَ الصَّلَاةَ، فَمَا تَأْمُرُ؟ فَضَرَبَ فِخْذِي ضَرْبَةً - أَحْسِبُهُ قَالَ: أَثَرُ فِيهَا - ثُمَّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ كَمَا سَأَلْتَنِي، فَضَرَبَ فِخْذِي كَمَا ضَرَبْتُ فِخْذَكَ، فَقَالَ: صَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ فِثَتْهَا، فَإِنْ أَدْرَكْتَ مَعَهُمْ فَصَلِّ، وَلَا تَقُلْ: قَدْ صَلَّيْتُ، فَلَا أَصَلِّي.

جناب ابو العالیہ براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے پاس سے عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ گزرے تو میں نے ان کے لیے کرسی رکھ دی، وہ اس پر بیٹھ گئے پھر میں نے ان سے عرض کیا: کہ ابن زیاد رضی اللہ عنہ نے نماز کے وقت کو موخر کر دیا ہے تو آپ رضی اللہ عنہ اس بارے میں کیا حکم دیتے ہیں۔ انہوں نے میری ران پر زور سے ہاتھ مارا، میرا خیال ہے کہ اس میں نشان بھی پڑ گیا تھا، پھر فرمایا: میں نے بھی ابو ذر رضی اللہ عنہ سے ایسے ہی پوچھا جیسے تو نے مجھ سے پوچھا ہے تو انہوں نے بھی میری ران پر مارا تھا جیسا میں نے تیری ران پر مارا ہے، چنانچہ انھوں نے فرمایا تھا کہ نماز کو اس کے وقت پر پڑھ لینا، پھر اگر تو ان کے ساتھ بھی نماز پالے تو ان کے ساتھ بھی پڑھ لینا اور یہ نہ کہنا کہ میں نے نماز پڑھ لی ہے، لہذا اب میں نہیں پڑھوں گا۔“

(۹۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ انْطَلَقَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِهِ قَبْلَ ابْنِ صَيَّادٍ، حَتَّى وَجَدُوهُ يَلْعَبُ مَعَ الْغُلَمَانِ فِي أَطْعَمِ بَنِي مَغَالَةَ، وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ، فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: ((أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟)) فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ، ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟ فَرَضَهُ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ: ((أَمَنْتُ بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ))، ثُمَّ قَالَ لَابْنِ صَيَّادٍ: ((مَاذَا تَرَى؟)) فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((خُلِّطَ عَلَيْكَ الْأُمُورُ))، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنِّي خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا))، قَالَ: هُوَ الدُّخُّ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَخْسَأُ، فَلَمْ تَعُدْ قَدْرَكَ))، قَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَتَأْذُنُ لِي فِيهِ أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنْ يَكُ هُوَ لَا تُسَلِّطْ عَلَيْهِ، وَإِنْ لَمْ يَكُ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ)). قَالَ سَالِمٌ: وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: انْطَلَقَ بَعْدَ ذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ هُوَ وَأَبِي بَنْ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ يَوْمًا إِلَى النَّخْلِ، الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ، حَتَّى إِذَا دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ طَلِيقَ النَّبِيِّ ﷺ يَتَقَيَّ بِجُدُوعِ النَّخْلِ، وَهُوَ يَسْمَعُ مِنْ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ، وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ فِي قُطَيْفَةٍ لَهُ فِيهَا زَمْزَمَةٌ، فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَتَقَيَّ بِجُدُوعِ النَّخْلِ، فَقَالَتْ لَابْنِ صَيَّادٍ: أَيُّ صَافٍ - وَهُوَ اسْمُهُ - هَذَا مُحَمَّدٌ، فَتَنَاهَى ابْنُ صَيَّادٍ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَوْ تَرَكْتُهُ لَبِئْسَ)). قَالَ سَالِمٌ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ فِي النَّاسِ، فَأَتَانِي عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَالَ فَقَالَ: ((إِنِّي أَنْذِرُكُمْ هُوَ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ، لَقَدْ أَنْذَرَ نُوْحٌ قَوْمَهُ، وَلَكِنْ سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ: تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرٌ، وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرٍ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ کے چند صحابہ کے ہمراہ ابن صیاد کی طرف گئے۔ یہاں تک اسے بنو مغالہ کے ٹیلوں پر لڑکوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے پایا، اس وقت ابن صیاد بلوغت کے قریب تھا اسے کسی کے آنے کی خبر نہ ہوئی یہاں تک کہ نبی ﷺ نے اس کی پیٹھ پر ہاتھ مارا پھر فرمایا: ”کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟“ اس نے آپ کی طرف دیکھ کر کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ان پڑھوں کے رسول ہیں، پھر ابن صیاد نے کہا: کیا آپ ﷺ اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ تو نبی ﷺ نے اسے جھٹک کر فرمایا: ”میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا۔“ پھر آپ ﷺ نے ابن صیاد سے فرمایا: ”تو کیا دیکھتا ہے؟“ ابن صیاد نے کہا: میرے پاس سچا اور جھوٹا دونوں آتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ”تجھ پر معاملہ مشتبہ ہو گیا ہے۔“ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے تیرے لیے اپنے دل میں ایک بات چھپائی ہے۔“ اس نے کہا: وہ ”دخ“ (دھواں) ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”دفع ہو جا تو اپنی اوقات سے آگے نہ بڑھ سکے گا۔“ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس کے بارے میں مجھے اجازت دیں کہ میں اس کی گردن تن سے جدا کر دوں، نبی ﷺ نے فرمایا: ”اگر یہ وہی (دجال) ہے تو تم اس پر مسلط نہیں ہو سکتے اور اگر یہ وہ نہیں تو تیرے لیے اس کے قتل کرنے میں کوئی خیر نہیں“ سالم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اس کے بعد نبی ﷺ خود ابی بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر کھجوروں کے اس باغ کی طرف تشریف لے گئے جس میں ابن صیاد رہتا تھا، جب نبی ﷺ اس باغ میں داخل ہو گئے تو آپ کھجوروں کے تنوں کی آڑ میں چھپ کر چلنے لگے دراصل آپ اسے دیکھنے سے پہلے اس سے کچھ سننا چاہتے تھے، ابن صیاد ایک چادر میں اپنے بستر پر لیٹا ہوا گنگنا رہا تھا، ابن صیاد کی ماں نے نبی ﷺ کو دیکھ لیا کہ آپ کھجوروں کی آڑ میں چھپتے ہوئے آ رہے ہیں تو اس نے ابن صیاد سے کہا: اے صاف! یہ ابن صیاد کا نام تھا، یہ محمد ﷺ ہیں تو ابن صیاد گنگنانے سے رک گیا، نبی ﷺ نے فرمایا: ”اگر وہ اسے اس کے حال پر رہنے دیتی تو ضرور معاملہ واضح ہو جاتا۔“

سالم ﷺ کہتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ ؑ نے فرمایا: نبی ﷺ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی وہ تعریف بیان کی جس کے وہ لائق ہے۔ پھر دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ”بے شک میں تم کو اس سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں آیا جس نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا نہ ہو، یقیناً نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا تھا لیکن میں تمہیں اس کے بارے میں ایسی بات بتاتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی، تم جان لو کہ بے شک وہ (دجال) کانا ہے اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں۔“

٩٥٩ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ جُنُبًا، يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ مِنْ مَاءٍ. قَالَ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَبَا عَبْدِ اللَّهِ، إِنَّ شَعْرِي أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، قَالَ: وَضَرَبَ جَابِرٌ يَدَيْهِ عَلَى فَخْذِ الْحَسَنِ فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي! كَانَ شَعْرُ النَّبِيِّ ﷺ أَكْثَرَ مِنْ شَعْرِكَ وَأَطْيَبَ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب جنبی ہوتے تو اپنے سر پر پانی کے تین چلو ڈالتے تھے۔ حسن بن محمد رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوعبداللہ! بے شک میرے بال اس سے زیادہ ہیں (تین چلو پانی سے تر نہ ہوں گے) راوی کہتا ہے کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ کو حسن رضی اللہ عنہ کی ران پر مارا اور فرمایا: اے میرے بھائی کے بیٹے! نبی ﷺ کے بال تیرے بالوں سے زیادہ اور عمدہ تھے۔

۴۳۵۔ بَابُ: مَنْ كَرِهَ أَنْ يَقْعُدَ وَيَقُومَ لَهُ النَّاسُ

جو اس بات کو اچھا نہ سمجھے کہ وہ بیٹھا ہو اور لوگ کھڑے ہوں

۹۶۰) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صُرِعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ فَرَسٍ بِالْمَدِينَةِ عَلَى جِدْعٍ نَخْلَةٍ، فَانْفَكَّتْ قَدَمُهُ، فَكُنَّا نَعُوذُ فِي مَشْرُبَةٍ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَأَتَيْنَاهُ وَهُوَ يُصَلِّي قَاعِدًا، فَصَلَّيْنَا قِيَامًا، ثُمَّ أَتَيْنَاهُ مَرَّةً أُخْرَى وَهُوَ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ قَاعِدًا، فَصَلَّيْنَا خَلْفَهُ قِيَامًا، فَأَوْمَأَ إِلَيْنَا أَنْ افْعُدُوا، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ: ((إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا، وَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا، وَلَا تَقُومُوا وَالْإِمَامُ قَاعِدٌ كَمَا تَفْعَلُ فَارِسُ بَعْظَمَانِهِمْ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں اپنے گھوڑے سے ایک کھجور کے تنے پر گر پڑے جس کی وجہ سے آپ کے پاؤں میں موج آگئی، ہم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بالا خانے میں آپ ﷺ کی عیادت کے لیے جایا کرتے تھے ایک مرتبہ ہم آپ کے پاس آئے اس وقت آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے تو ہم نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی، پھر ہم دوسری مرتبہ آپ کے پاس آئے اس وقت آپ ﷺ فرض نماز بیٹھ کر پڑھ رہے تھے تو ہم نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی، آپ نے ہمیں بیٹھ جانے کے لیے اشارہ کیا، جب نماز پوری ہوگئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو اور جب امام کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو، جب امام بیٹھا ہوا ہو تو تم کھڑے نہ ہوا کرو جیسے فارس کے لوگ اپنے بڑوں کے لیے کرتے ہیں۔“

۹۶۱) قَالَ: وَوُلِدَ لِعُلَّامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ غُلَامٌ، فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا، فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: لَا نُكْنِيكَ بِرَسُولِ اللَّهِ. حَتَّى قَعَدْنَا فِي الطَّرِيقِ نَسْأَلُهُ عَنِ السَّاعَةِ، فَقَالَ: ((جَنَّتُمْوْنِي تَسْأَلُونَنِي عَنِ السَّاعَةِ؟)) قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: ((مَا مِنْ نَفْسٍ مَنُفُوسَةٍ، يَأْتِيهَا مِائَةُ سَنَةٍ)) قُلْنَا: وَوُلِدَ لِعُلَّامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ غُلَامٌ فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا، فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: لَا نُكْنِيكَ بِرَسُولِ اللَّهِ، قَالَ: ((أَحْسَنَتِ الْأَنْصَارُ سَمًّاوًا بِاسْمِي، وَلَا تَكْتُمُوا بِكُنْيَتِي)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک انصاری کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو اس نے اس کا نام محمد رکھا، انصار نے کہا: ہم تجھے رسول اللہ کی کنیت کے ساتھ نہیں پکاریں گے، حتیٰ کہ ہم راستے میں بیٹھ گئے تاکہ آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھیں

۹۶۰) [صحیح] سنن أبی داود: ۶۰۲؛ سنن ابن ماجہ: ۱۲۴۰۔

۹۶۱) صحیح مسلم: ۲۵۳۸؛ جامع الترمذی: ۲۲۵۰۔

تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم میرے پاس قیامت کے متعلق پوچھنے آئے ہو؟“ ہم نے عرض کیا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”(آج) کوئی جان ایسی نہیں کہ جس پر سو سال گزریں۔“ ہم نے عرض کیا: انصار میں سے ایک شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو اس نے اس کا نام محمد رکھا، لیکن انصار نے کہا: ہم تجھے رسول اللہ کی کنیت کے ساتھ نہیں پکاریں گے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”انصار نے بہت اچھا کیا، میرے نام کے ساتھ نام رکھو اور میری کنیت کے ساتھ کنیت نہ رکھو۔“

۴۳۶۔ بَابُ:

(سابقہ باب کی مزید وضاحت)

۹۶۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي الدَّرَّازُ رِذِي، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ فِي السُّوقِ دَاخِلًا مِنْ بَعْضِ الْعَالِيَةِ وَالنَّاسُ كَنَفِيهِ، فَمَرَّ بِجَدِي أَسْلَكَ، فَتَنَاولَهُ فَأَخَذَ بِأُذُنِهِ، ثُمَّ قَالَ: ((أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ هَذَا لَهُ بِدْرُهُمْ؟)) فَقَالُوا: مَا نُحِبُّ أَنَّهُ لَنَا بِشَيْءٍ، وَمَا نَصْنَعُ بِهِ؟ قَالَ: ((أَتَعْجَبُونَ أَنَّهُ لَكُمْ؟)) قَالُوا: لَا، قَالَ ذَلِكَ لَهُمْ ثَلَاثًا، فَقَالُوا: لَا وَاللَّهِ، لَوْ كَانَ حَيًّا لَكَانَ عَيْنًا فِيهِ أَنَّهُ أَسْلَكٌ - وَالْأَسْلَكُ: الَّذِي لَيْسَ لَهُ أُذُنَانِ - فَكَيْفَ وَهُوَ مَيِّتٌ؟ قَالَ: ((فَوَاللَّهِ، لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ هَذَا عَلَيْكُمْ))

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ بعض عوالی مدینہ سے داخل ہوتے ہوئے بازار سے گزرے، لوگ آپ کے ارد گرد تھے، آپ ﷺ بکری کے ایک کان کے مردہ بچے کے پاس سے گزرے، آپ ﷺ نے اس کا کان پکڑ کر فرمایا: ”تم میں سے کون اسے ایک درہم میں لینا پسند کرے گا؟“ لوگوں نے کہا: ہم اسے کسی چیز کے بدلے لینا پسند نہیں کرتے اور دیے بھی ہم اس کا کیا کریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم پسند کرتے ہو کہ یہ تمہیں مفت ہی مل جائے؟“ انہوں نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے ان سے تین بار یہی سوال کیا تو انہوں نے کہا: نہیں اللہ کی قسم! اگر یہ زندہ ہوتا تو اس میں یہ عیب تھا کہ یہ بوجا (کان کٹا) ہے۔ اور اُسْلَکُ اسے کہتے ہیں جس کے دونوں کان نہ ہوں۔ اور اب اسے مردہ حالت میں کون لے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ حقیر ہے جتنا یہ بکری کا مرا ہوا بچہ تمہارے نزدیک حقیر ہے۔“

۹۶۳ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ الْمُؤَدِّقُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَتِيٍّ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ: رَأَيْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ رَجُلًا تَعَزَّى بِعِزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَأَعْضَهُ أَبِي وَلَمْ يُكْنِهِ، فَظَنَرِ إِلَيْهِ أَصْحَابُهُ، قَالَ: كَأَنَّكُمْ أَنْتَكُمُوهُ؟ فَقَالَ: إِنِّي لَا أَهَابُ فِي هَذَا أَحَدًا أَبَدًا، إِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ تَعَزَّى بِعِزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَعْضُوهُ، وَلَا تَكْنُوهُ))

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا مَبَارَكُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَتِيٍّ، مِثْلَهُ.

۹۶۲ صحیح مسلم: ۲۹۵۷، سنن أبی داود: ۱۸۶۔

۹۶۳ [صحیح] والمصححی الروسی للطبی اعین ۵۳۲، ومن اردو اسلام آباد ۱۳۲۱، صحیح ابن حبان: ۳۱۵۳۔

جناب عتی بن ضمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابی ذر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی کو دیکھا جو اپنے آپ کو جاہلیت کی طرف منسوب کر رہا تھا، سیدنا ابی ذر رضی اللہ عنہ نے اسے صاف گالی دی اور کنایہ نہ کیا، لوگ ان کی طرف تعجب سے دیکھنے لگے انہوں نے فرمایا: گویا کہ تم میری بات کو نامناسب سمجھ رہے ہو؟ پھر فرمایا: میں اس بارے میں کبھی کسی سے نہیں ڈروں گا کیونکہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ”جو شخص جاہلیت کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرے اسے گالی دو اور کنایہ اختیار نہ کرو۔“ ایک دوسری سند میں بھی جناب عتی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

۴۳۷۔ بَابُ: مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا خَدِرَتْ رِجْلُهُ

جب پاؤں سُن ہو جائے تو کیا کہے

(۹۶۴) (ث: ۲۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: خَدِرَتْ رِجْلُ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: اذْكُرْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْكَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدًا. جناب عبدالرحمن بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کا پاؤں سن ہو گیا تو ایک آدمی نے ان سے کہا: آپ لوگوں میں سے جو آدمی آپ کے ہاں سب سے زیادہ محبوب ہو اسے یاد کریں، تو انہوں نے کہا: اے محمد ﷺ۔

۴۳۸۔ بَابُ:

(سابقہ باب کی مزید وضاحت)

(۹۶۵) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رضی اللہ عنہ، أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ - وَفِي يَدِ النَّبِيِّ ﷺ عُودٌ يَضْرِبُ بِهِ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطَّيْنِ - فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَفْتِحُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((افْتَحْ لَهُ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ))، فَذَهَبَتْ، فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ، فَفَتَحَتْ لَهُ، وَبَشَّرَتْهُ بِالْجَنَّةِ. ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ، فَقَالَ: ((افْتَحْ لَهُ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ))، فَإِذَا عُمَرُ رضی اللہ عنہ، فَفَتَحَتْ لَهُ، وَبَشَّرَتْهُ بِالْجَنَّةِ. ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ - وَكَانَ مُتَكِنًا فَجَلَسَ - وَقَالَ: ((افْتَحْ لَهُ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، عَلَى بُلُوَى تُصِيبُهُ، أَوْ تَكُونُ))، فَذَهَبَتْ، فَإِذَا عُثْمَانُ رضی اللہ عنہ، فَفَتَحَتْ لَهُ، فَأَخْبَرَتْهُ بِالَّذِي قَالَ، قَالَ: اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ.

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ کے باغوں میں سے ایک باغ میں تھا اور نبی ﷺ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جسے آپ پانی اور کچھ پُر مار رہے تھے کہ اتنے میں ایک آدمی نے آکر دروازہ کھولنے کو کہا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اس کے لیے دروازہ کھول دو اور اسے جنت کی خوشخبری دے دو۔“ میں دروازہ کھولنے گیا تو کیا دیکھتا

(۹۶۴) [ضعیف] عمل اليوم والليلة لابن السني: ۱۶۸؛ مسند ابن الجعد: ۲۶۳۳۔

(۹۶۵) صحيح البخاري: ۶۲۱۶؛ صحيح مسلم: ۲۴۰۳۔

ہوں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ، میں نے ان کے لیے دروازہ کھول دیا اور انہیں جنت کی خوشخبری دی، پھر ایک اور آدمی نے دروازہ کھولنے کو کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کے لیے دروازہ کھول دو اور اسے بھی جنت کی خوشخبری دے دو۔“ وہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تھے، میں نے ان کے لیے دروازہ کھول دیا اور انہیں جنت کی بشارت دے دی، پھر ایک اور آدمی نے دروازہ کھولنے کو کہا، آپ ﷺ اس وقت ٹیک لگائے ہوئے تھے تو بیٹھ گئے اور فرمایا: ”اس کے لیے دروازہ کھول دو اور اسے اس آزمائش کے ساتھ جنت کی خوشخبری دے دو جو اسے پہنچے گی یا (اس کے لیے) ہوگی۔“ میں دروازہ کھولنے گیا تو وہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ تھے، میں نے ان کے لیے دروازہ کھول دیا اور انہیں اس بات کی خبر دی جو رسول کریم ﷺ نے فرمائی تھی، انہوں نے کہا: اللہ ہی مددگار ہے۔

۴۳۹۔ بَابُ مُصَافَحَةِ الصَّبِيَّانِ

بچوں سے مصافحہ کرنے کا بیان

(۹۶۶) (ث: ۲۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُبَاتَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَرْدَانَ قَالَ: رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُصَافِحُ النَّاسَ، فَسَأَلْنِي: مَنْ أَتَتْ؟ فَقُلْتُ: مَوْلَى لِبْنِي لَيْثٍ، فَمَسَحَ عَلَى رَأْسِي قَلَانًا وَقَالَ: بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ. جناب سلمہ بن وردان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ لوگوں سے مصافحہ کر رہے تھے، انہوں نے مجھ سے پوچھا: تو کون ہے؟ میں نے عرض کیا: میں قبیلہ بنو لیث کا آزاد کردہ غلام ہوں، تو انھوں نے میرے سر پر تین مرتبہ ہاتھ پھیرا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے برکت دے۔

۴۴۰۔ بَابُ الْمُصَافَحَةِ

مصافحہ کرنے کے بیان میں

(۹۶۷) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا جَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((قَدْ أَقْبَلَ أَهْلُ الْيَمَنِ، وَهُمْ أَرْقَى قُلُوبًا مِنْكُمْ))، فَهُمْ أَوَّلُ مَنْ جَاءَ بِالْمُصَافَحَةِ. سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب اہل یمن آئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”یقیناً یمن والے آئے ہیں اور تم سے زیادہ نرم دل ہیں۔“ پس یہ پہلے لوگ ہیں جنہوں نے مصافحہ کا عمل جاری کیا۔

(۹۶۸) (ث: ۲۲۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّا، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْفَرَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مِنْ تَمَامِ التَّحِيَّةِ أَنْ تُصَافِحَ أَخَاكَ. سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پورا سلام یہ ہے تو اپنے بھائی سے مصافحہ کرے۔

(۹۶۶) [حسن]

(۹۶۷) [صحیح] مسند أحمد: ۲/۲۱۲، سنن أبي داود: ۵۲۱۳۔

(۹۶۸) [صحیح] مصنف ابن أبي شيبة: ۲۵۷۲۳، شعب الإيمان للبيهقي: ۸۹۴۷۔

٤٤١۔ بَابُ مَسْحِ الْمَرْأَةِ رَأْسِ الصَّبِيِّ

عورت کانچے کے سر پر ہاتھ پھیرنے کا بیان

(٩٦٩) (ث: ٢٢٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي - وَكَانَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَخَذَهُ الْحَجَّاجُ مِنْهُ - قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يَبْعَثُنِي إِلَى أُمِّهِ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَأُخْبِرُهَا بِمَا يُعَامِلُهُمْ حَجَّاجٌ، وَتَدْعُوْنِي، وَتَمْسَحُ رَأْسِي، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ وَصِيفٌ.

جناب ابراہیم بن مرزوق الثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا، جو عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس رہتے تھے پھر ان سے ان کو حججج نے لے لیا وہ کہتے ہیں کہ مجھے سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اپنی والدہ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا کرتے تھے تاکہ میں ان کو اس معاملے کی خبر دوں جو حججج ان کے ساتھ کر رہا تھا، اور وہ میرے لیے دعا کرتیں اور میرے سر پر ہاتھ پھرتیں، میں ان دنوں بچہ تھا۔

٤٤٢۔ بَابُ الْمُعَانَقَةِ

گلے ملنے کے بیان میں

(٩٧٠) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنِ ابْنِ عَقِيلٍ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ بَلَغَهُ حَدِيثٌ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، فَابْتَعَتْ بَعِيرًا، فَشَدَدَتْ إِلَيْهِ رَحْلِي شَهْرًا، حَتَّى قَدِمْتُ الشَّامَ، فَإِذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَنَسٍ، فَبَعَثْتُ إِلَيْهِ أَنَّ جَابِرًا بِالْبَابِ، فَرَجَعَ الرَّسُولُ فَقَالَ: جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَخَرَجَ فَأَعْتَقَنِي وَاعْتَقَتُهُ، فَقُلْتُ: حَدِيثٌ بَلَغَنِي لَمْ أَسْمَعْهُ، خَشِيتُ أَنْ أَمُوتَ أَوْ تَمُوتَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((يَحْشُرُ اللَّهُ الْعَبَادَ - أَوِ النَّاسَ - عُرَاةً غُرُلًا بُهْمًا))، قُلْتُ: مَا بُهْمًا؟ قَالَ: ((لَيْسَ مَعَهُمْ شَيْءٌ، فَيُنَادِيهِمْ بِصَوْتٍ يَسْمَعُهُ مَنْ بَعْدَ)) أَحْسَبُهُ قَالَ: ((كَمَا يَسْمَعُهُ مَنْ قَرُبَ: أَنَا الْمَلِكُ، لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَأَحَدٌ مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَطْلُبُهُ بِمُظْلَمَةٍ، وَلَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَنْ يَدْخُلَ النَّارَ وَأَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَطْلُبُهُ بِمُظْلَمَةٍ))، قُلْتُ: وَكَيْفَ؟ وَإِنَّمَا نَأْتِي اللَّهَ عُرَاةً بُهْمًا؟ قَالَ: ((بِالْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ)).

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انہیں نبی ﷺ کے صحابہ میں سے کسی آدمی سے حدیث پہنچی (فرماتے ہیں) میں نے اونٹ خریدا، اور اپنی سواری پر ان کی طرف ایک ماہ کا سفر طے کیا یہاں تک کہ میں شام پہنچ گیا، وہ صحابی سیدنا عبد اللہ بن

انہیں دیکھتے تھے، میں نے ان کی طرف پیغام بھیجا کہ جابر رضی اللہ عنہ آپ کے دروازہ پر آیا ہے، قاصد واپس لوٹا اور پوچھا: کیا آپ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ہیں؟ میں نے کہا: ہاں، تو عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے انھوں نے مجھ سے معاف کیا میں نے ان سے معاف کیا، پھر میں نے عرض کیا: مجھے ایک حدیث پہنچی ہے جو میں نے خود آپ ﷺ سے نہیں سنی مجھے ڈر ہوا کہ مبادا میں فوت ہو جاؤں یا آپ اس دنیا سے رخصت ہو جائیں، عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ”اللہ تعالیٰ لوگوں کو اس حال میں اکٹھا کرے گا کہ وہ نگے ہوں گے بغیر ختنے کے ہوں گے اور ہم ہوں گے۔“ میں نے عرض کیا: ”بہم“ سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان کے پاس کوئی چیز نہ ہوگی چنانچہ انہیں وہ ایسی آواز دے گا جسے دور والا بھی سنے گا۔“ میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس طرح نزدیک والا سنتا ہے (آواز یہ ہوگی) کہ میں بادشاہ ہوں کوئی جنتی جنت میں داخل نہیں ہو سکتا جب تک کہ کوئی جہنمی اس سے کسی ظلم کا مطالبہ کرتا ہو اور کوئی جہنمی جہنم میں داخل نہیں ہو سکتا جب تک کہ کوئی جنتی اس سے کسی ظلم کا مطالبہ کرتا ہو۔“ میں نے عرض کیا: یہ کیسے ہوگا حالانکہ ہم تو اللہ تعالیٰ کے پاس نگے اور بغیر کسی ساز و سامان کے آئیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نیکوں اور گناہوں سے لین دین ہوگا۔“

۴۴۳۔ بَابُ: الرَّجُلُ يَقْبَلُ ابْنَتَهُ

آدمی کا اپنی بیٹی کا بوسہ لینا

(۹۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَرَّابْتُ أَحَدًا أَشْبَهَ حَدِيثًا وَكَلَامًا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، وَكَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ قَامَ إِلَيْهَا، وَرَحَبَ بِهَا وَقَبَّلَهَا، وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ، وَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ إِلَيْهِ فَأَخَذَتْ بِيَدِهِ، وَرَحَبَتْ بِهِ وَقَبَّلَتْهُ، وَأَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، فَرَحَبَ بِهَا وَقَبَّلَهَا.

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بات چیت میں اور گفتگو میں مشابہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی کو مشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا، جب وہ آپ کے پاس تشریف لاتیں تو آپ ان کی طرف اٹھتے، انہیں خوش آمدید کہتے، ان کا بوسہ لیتے اور انہیں اپنی جگہ پر بٹھاتے اور جب آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لے جاتے تو وہ آپ کی طرف اٹھتیں پھر آپ کا ہاتھ پکڑ کر آپ کو خوش آمدید کہتیں، آپ کا بوسہ لیتیں اور آپ کو اپنی جگہ پر بٹھاتیں، ایک دفعہ وہ اس مرض میں آپ کے پاس تشریف لائیں جس میں آپ ﷺ نے وفات پائی تو آپ نے انہیں خوش آمدید کہا اور ان کا بوسہ لیا۔

۴۴۴۔ بَابُ: تَقْبِيلُ الْيَدِ

ہاتھ کا بوسہ لینے کے بیان میں

(۹۷۲) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا فِي غَزْوَةٍ، فَحَاصَّ النَّاسُ حِصَّةً، قُلْنَا: كَيْفَ نَلْقَى النَّبِيَّ ﷺ وَقَدْ قَرَرْنَا؟ فَنَزَلَتْ: قَوْلُهُ تَعَالَى ﴿الَّا مَتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَى فِتْنَةٍ﴾ (۸/الأنفال: ۱۶)، فَقُلْنَا: لَا نَقْدِمُ الْمَدِينَةَ، فَلَا يَرَانَا أَحَدٌ، فَقُلْنَا: لَوْ قَدِمْنَا، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، قُلْنَا: نَحْنُ الْفَرَارُونَ، قَالَ: ((أَنْتُمْ الْعَاكِرُونَ))، فَقَبَّلْنَا يَدَهُ، قَالَ: ((أَنَا فِتْنُكُمْ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک غزوے میں تھے کہ لوگ مقابلے سے دور دور بھاگ گئے، ہم نے کہا: ہم نبی ﷺ سے کیسے ملاقات کریں گے جبکہ ہم تو بھاگ آئے ہیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿الَّا مَتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَى فِتْنَةٍ﴾ (سوائے کسی جنگی چال کے یا کسی جماعت سے ملنے کے لیے) ہم نے کہا: ہم مدینہ منورہ نہیں جائیں گے تاکہ ہمیں کوئی نہ دیکھے، پھر ہم نے کہا: اگر ہم مدینہ منورہ چلے ہی جائیں (تو بہتر ہے) چنانچہ نبی کریم ﷺ جب نماز فجر پڑھا کر باہر تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا: ہم بھگوڑے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”بلکہ تم دوبارہ حملہ کرنے والے ہو۔“ چنانچہ ہم نے آپ ﷺ کے ہاتھ کا بوسہ لیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں تمہاری جماعت میں ہوں۔“

(۹۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَافُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ رَزِينٍ قَالَ: مَرَرْنَا بِالرَّبَذَةِ، فَقِيلَ لَنَا: هَذَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ رضی اللہ عنہ، فَاتَيْنَاهُ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ، فَأَخْرَجَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: بَايَعْتُ بِهِاتَيْنِ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ، فَأَخْرَجَ كَفَّاهُ ضَخْمَةً كَأَنَّهَا كَفٌّ بَعِيرٍ، فَقُمْنَا إِلَيْهَا فَقَبَّلْنَاهَا.

جناب عبدالرحمن بن رزین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ربذہ مقام سے گزرے تو ہمیں کہا گیا کہ سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ یہاں ہیں، چنانچہ ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہیں سلام کیا تو انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو باہر نکالا اور فرمایا: میں نے ان دونوں ہاتھوں سے نبی ﷺ کی بیعت کی تھی تو انہوں نے اپنی ہتھیلی کو نکالا جو ان کی ہتھیلی کی طرح موٹی تھی ہم اس کی طرف اٹھے اور اس کا بوسہ لیا۔

(۹۷۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَيْنَةَ، عَنْ ابْنِ جُدْعَانَ، قَالَ ثَابِتٌ لِأَنْسِ رضی اللہ عنہ: أَمْسَسْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِيَدِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقَبَّلَهَا.

جناب ابن عجلان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ثابت رضی اللہ عنہ نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: کیا آپ نے نبی ﷺ کو اپنے ہاتھ سے چھوا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، تو اس (ثابت) نے اس (ہاتھ) کا بوسہ لیا۔

(۹۷۲) [ضعیف] سنن أبی داود: ۲۶۴۷؛ جامع الترمذی: ۱۷۱۶۔

(۹۷۳) [حسن] مسند أحمد: ۵۴/۴؛ المعجم الأوسط للطبرانی: ۶۶۱۔ (۹۷۴) [ضعیف]

۴۴۵۔ بَابُ: تَقْبِيلُ الرَّجُلِ

پاؤں کا بوسہ لینے کا بیان

(۹۷۵) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْنَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي امْرَأَةٌ مِنْ صَبَاحِ عَبْدِ الْقَيْسِ يُقَالُ لَهَا: أُمُّ أَبَانَ ابْنَةُ الْوَزَاعِ، عَنْ جَدِّهَا، أَنَّ جَدَّهَا الزَّارِعَ بْنَ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمْنَا، فَقِيلَ: ذَاكَ رَسُولُ اللَّهِ، فَأَخَذَنَا بِيَدَيْهِ وَرَجَلَيْهِ نَقَبَلُّهَا.

سیدنا زارِع بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم (مدینہ منورہ) آئے تو کہا گیا: یہ اللہ کے رسول ہیں تو ہم نے آپ کے ہاتھوں اور پاؤں کو پکڑ کر ان کا بوسہ لیا۔

(۹۷۶) (ث: ۲۲۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو، عَنْ ذُكْوَانَ، عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقْبَلُ يَدَ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَرِجْلَيْهِ. جناب صہیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے ہاتھ اور ان کے پاؤں کا بوسہ لے رہے تھے۔

۴۴۶۔ بَابُ: قِيَامُ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ تَعْظِيمًا

کسی دوسرے کے لیے تعظیماً کھڑے ہونا

(۹۷۷) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَحَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَا: حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مَجَلَزٍ يَقُولُ: إِنَّ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَرَجَ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قُعُودٌ، فَقَامَ ابْنُ عَامِرٍ، وَقَعَدَ ابْنُ الزُّبَيْرِ۔ وَكَانَ أَرْزَنَهُمَا۔ قَالَ مُعَاوِيَةُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَمَثَلَ لَهُ عِبَادُ اللَّهِ قِيَامًا، فَلْيَتَّبِعُوا بَيْتًا مِنَ النَّارِ)).

جناب ابو مجلز رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ باہر نکلے اور سیدنا عبد اللہ بن عامر اور عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے (سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر) سیدنا ابن عامر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے جبکہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ بیٹھے رہے اور وہ ان دونوں میں زیادہ وزنی بھی تھے، سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے: ”جس کو یہ بات خوش آکر آ، ہو کہ اللہ کے بندے اس کے لیے کھڑے ہوا کریں تو اسے چاہیے کہ اپنا گھر دوزخ میں بنا لے۔“

(۹۷۵) [ضعیف] سنن أبی داود: ۵۲۲۵؛ المعجم الكبير للطبرانی: ۵۳۱۳۔

(۹۷۶) [ضعیف]

(۹۷۷) [صحیح] مسند أحمد: ۴/۹۱؛ سنن أبی داود: ۵۲۲۹؛ جامع الترمذی: ۲۷۵۵۔

۴۴۷۔ بَابُ: بَدْءُ السَّلَامِ

سلام کی ابتدا

(۹۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ، وَطَوَّلَهُ سِتُونَ ذِرَاعًا، قَالَ: اذْهَبْ، فَسَلِّمْ عَلَى أَوْلِيكَ - نَفَرٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوسٌ - فَاسْتَمِعَ مَا يُحْيُونَكَ فَإِنِّهَا تَحْيِيكَ وَتَحْيِيَةُ ذُرِّيَّتِكَ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالُوا: السَّلَامُ عَلَيْكَ - وَرَحْمَةُ اللَّهِ، فَرَادَوْهُ: وَرَحْمَةُ اللَّهِ، فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَتِهِ، فَلَمْ يَزَلْ يَنْقُصُ الْخَلْقُ حَتَّى الْآنَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے سیدنا آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور ان کا قد ساٹھ ہاتھ تھا، پھر فرمایا: جاؤ اور وہاں بیٹھے ہوئے فرشتوں کی جماعت کو سلام کرو، پھر سننا کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں کیونکہ وہ تیرا اور تیرے اولاد کا سلام ہوگا، چنانچہ آدم علیہ السلام نے جا کر کہا: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، تو فرشتوں نے جواب میں کہا: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ پس انھوں نے رَحْمَةُ اللَّهِ کا اضافہ کر دیا، جو شخص بھی جنت میں داخل ہوگا وہ ان (آدم) کی صورت پر ہوگا پس اس وقت سے اب تک مخلوق چھوٹی ہوتی جا رہی ہے۔“

۴۴۸۔ بَابُ: إِفْشَاءُ السَّلَامِ

سلام کو عام کرنے کا بیان

(۹۷۹) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، عَنْ قَتَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّهْمِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَفْشُوا السَّلَامَ تَسْلَمُوا)).

سیدنا براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”سلام کو عام کرو، سلامتی پاؤ گے۔“

(۹۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالْقَعْنَبِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنِ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا، وَلَا تَأْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا، أَلَا أَدْلِكُمْ عَلَى مَا تَحَابُّونَ بِهِ؟)) قَالُوا: بَلَى، يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تم لوگ اس وقت تک جنت میں نہیں جا سکو گے جب تک ایمان نہ لے آؤ اور تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک آپس میں محبت نہ کرنے لگو، کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں

(۹۷۸) صحیح البخاری: ۲۳۲۶؛ صحیح مسلم: ۲۸۴۱۔

(۹۷۹) [حسن] مسند احمد: ۴/ ۲۷۶؛ صحیح ابن حبان: ۴۹۱۔

(۹۸۰) صحیح مسلم: ۵۴؛ سنن ابن ماجہ: ۶۸؛ جامع الترمذی: ۲۶۸۸؛ سنن أبی داود: ۵۱۹۳۔

جس سے تم ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو“ صحابہ نے عرض کیا: کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول (ضرور بتلائیے)! آپ ﷺ نے فرمایا: ”آپس میں سلام کو عام کرو۔“

۹۸۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ بْنُ غَزْوَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اعْبُدُوا الرَّحْمَنَ، وَأَطِيعُوا الطَّعَامَ، وَأَفْشُوا السَّلَامَ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ)).

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رحمن کی عبادت کرو اور کھانا کھلاؤ اور سلام کو عام کرو، تم جنتوں میں داخل ہو جاؤ گے۔“

۴۴۹۔ بَابُ: مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ

جس نے سلام کی ابتداء کی

۹۸۲ (ث: ۲۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: مَا كَانَ أَحَدٌ يَدُ أَوْ يَنْدُرُ۔ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِالسَّلَامِ.

جناب بشیر بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کو سلام کرنے میں کوئی شخص پہل نہیں کر پاتا تھا، یا کہا: سبقت نہیں لے جاسکتا تھا (بلکہ وہ خود پہل کر لیتے تھے۔)

۹۸۳ (ث: ۲۲۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: يُسَلِّمُ الرَّاَكِبُ عَلَى الْمَاشِي، وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْمَاشِيَانِ إِلَيْهِمَا يَدُ السَّلَامِ فَهُوَ أَفْضَلُ.

جناب ابو زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: سوار پیدل چلنے والے کو اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے شخص کو سلام کرے، دو پیدل چلنے والوں میں سے جو بھی سلام کرنے میں پہل کرے گا وہی افضل ہوگا۔

۹۸۴ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَيْنِي، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ، أَنَّ الْأَعْرَبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ مُزَيْنَةَ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ - كَانَتْ لَهُ أَوْسُقٌ مِنْ تَمَرٍ عَلَى رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، اخْتَلَفَ إِلَيْهِ مَرَارًا، قَالَ: فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَأَرْسَلَ مَعِيَ أَبَا بَكْرٍ الصَّدِيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: فَكُلْ مَنْ لَقِينَا سَلَمُوا عَلَيْنَا، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَلَا تَرَى

۹۸۱ [صحيح] سنن ابن ماجه: ۳۶۹۴؛ جامع الترمذي: ۱۸۵۵۔

۹۸۲ [صحيح]

۹۸۳ [صحيح] صحيح ابن حبان: ۴۹۸؛ مسند البزار: ۲۰۰۶۔

۹۸۴ [حسن] المعجم الكبير للطبراني: ۸۷۹؛ شعب الإيمان للبيهقي: ۸۷۸۸۔

النَّاسَ يَبْدَأُونَكَ بِالسَّلَامِ فَيَكُونُ لَهُمُ الْآخِرُ؟ ابْدَأْهُمْ بِالسَّلَامِ يَكُنْ لَكَ الْآخِرُ. يُحَدِّثُ هَذَا ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنه عَنْ نَفْسِهِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ مزینہ کا ایک شخص اغر رضی اللہ عنہ جسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل تھی اس کے بنو عمرو بن عوف کے ایک شخص کے ذمے کھجور کے کچھ وزن تھے وہ اس کے پاس (اپنی کھجوریں لینے کے لیے) کئی بار گیا، اس (اغر رضی اللہ عنہ) نے کہا: میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا، اغر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رستے میں ہمیں جو بھی ملتا سلام کرتا، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تو نے لوگوں کو نہیں دیکھا کہ وہ سلام کرنے میں پہل کرتے ہیں لہذا ان کے لیے اجر بھی ہوگا، تم بھی انہیں سلام کرنے میں پہل کرو تمہارے لیے بھی اجر ہوگا۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما (واقعہ) اپنے بارے میں بھی بیان کرتے ہیں۔

۹۸۵ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ وَالْقَعْنَبِيُّ، قَالَا: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لِمَرْءٍ مُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَيَلْتَقِيَانِ، فَيُعْرِضُ هَذَا، وَيُعْرِضُ هَذَا، وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ)).

سیدنا ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے ایک دوسرے سے ملاقات کریں تو وہ اس سے منہ پھیر لے اور یہ اس سے منہ پھیر لے، ان دونوں میں بہتر وہ ہوگا جو سلام کرنے میں پہل کرے۔“

۴۵۰۔ بَابُ: فَضْلُ السَّلَامِ

سلام کرنے کی فضیلت

۹۸۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ زَيْدٍ التَّيْمِيِّ، عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَجُلًا مَرَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ فِي مَجْلِسٍ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ: ((عَشْرُ حَسَنَاتٍ))، فَمَرَّ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، فَقَالَ: ((عَشْرُونَ حَسَنَةً))، فَمَرَّ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَقَالَ: ((ثَلَاثُونَ حَسَنَةً))، فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمَجْلِسِ وَلَمْ يُسَلِّمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَا أَوْشَكَ مَا نَسِيَ صَاحِبَكُمْ، إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ الْمَجْلِسَ فَلْيُسَلِّمْ، فَإِنْ بَدَأَ لَهُ أَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ، وَإِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ، مَا الْأَوَّلَى بِأَحَقَّ مِنَ الْآخِرَةِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا اس وقت آپ ایک مجلس میں تشریف فرماتے تو اس آدمی نے کہا: السلام علیکم۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کے لیے دس نیکیاں ہیں۔“ پھر دوسرا آدمی گزرا تو اس نے کہا: السلام علیکم ورحمة اللہ، آپ نے فرمایا: اس کے لیے بیس نیکیاں ہیں۔ پھر تیسرا آدمی گزرا تو اس نے کہا: السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ، آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے لیے تیس نیکیاں ہیں۔ پھر ایک آدمی مجلس سے اٹھ کر چل دیا اور سلام نہیں کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”غالب گمان یہی ہے کہ تمہارا دوست بھول گیا، جب تم میں سے کوئی شخص مجلس میں آئے تو اسے چاہیے کہ سلام کرے پھر اگر وہ بیٹھنا مناسب سمجھے تو بیٹھ جائے، پھر جب جانے کے لیے اٹھے تو بھی سلام کرے، پہلا سلام دوسرے سلام سے زیادہ لائق اہتمام نہیں۔“ (یعنی دونوں ہی اہم ہیں۔)

(۹۸۷) (ث: ۲۲۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ رَدِيفَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَيَمُرُّ عَلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَيَقُولُونَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، وَيَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، فَيَقُولُونَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَضَلْنَا النَّاسَ الْيَوْمَ بِزِيَادَةِ كَثِيرَةٍ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ، عَنْ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے سواری پر بیٹھا ہوا تھا وہ جن لوگوں کے پاس سے گزرتے تو فرماتے: السلام علیکم، اور لوگ جواب میں کہتے: السلام علیکم ورحمة اللہ، اور وہ کہتے: السلام علیکم ورحمة اللہ تو لوگ کہتے: السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ، اس پر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آج تو لوگ ہم سے فضیلت میں بہت زیادہ بڑھ گئے۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری سند میں بھی یہی مروی ہے۔

(۹۸۸) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَا حَسَدُكُمْ الْيَهُودَ عَلَى شَيْءٍ مَا حَسَدُكُمْ عَلَى السَّلَامِ وَالْتَّائِمِينَ)) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”یہودیوں نے تم سے جتنا سلام اور آئین کہنے پر حسد کیا اتنا کسی اور چیز پر نہیں کیا۔“

۴۵۱۔ بَابُ: السَّلَامُ، اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ”السلام“ اللہ عزوجل کے ناموں میں سے ایک نام ہے

(۹۸۹) حَدَّثَنَا شِهَابٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ السَّلَامَ اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى، وَضَعَهُ اللَّهُ فِي الْأَرْضِ، فَأَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ ”السلام“ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے جسے اللہ نے زمین میں رکھا ہے لہذا تم آپس میں سلام کو عام کرو۔

(۹۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَحِلُّ قَالَ: سَمِعْتُ شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ أَبَا وَائِلٍ يَذْكُرُ، عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانُوا يُصَلُّونَ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْقَائِلُ: السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ صَلَاتَهُ قَالَ: ((مَنْ الْقَائِلُ: السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ؟ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ، وَلَكِنْ قُولُوا: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ)) قَالَ: وَقَدْ كَانُوا يَتَعَلَّمُونَهَا كَمَا يَتَعَلَّمُ أَحَدُكُمْ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ.

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ (صحابہ) نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے، ایک کہنے والے نے یوں کہا: السلام علی اللہ (اللہ تعالیٰ پر سلام ہو) جب نبی ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے پوچھا: ”السلام علی اللہ کس نے کہا ہے؟ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی سلام ہے، لیکن تم یوں کہا کرو: ((التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ)) تمام زبانی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں، ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلامتی ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: صحابہ کرام اس (تشہد) کو اس طرح سیکھتے تھے جیسے تم میں سے کوئی قرآن مجید کی سورت سیکھتا ہے۔

۴۵۲۔ بَابُ: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ

مسلمان پر لازم ہے کہ جب مسلمان سے ملاقات کرے تو سلام کہے

(۹۹۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

(۹۸۹) [حسن] المعجم الكبير للطبراني: ۱۰۳۹۲؛ مسند البزار: ۱۹۹۹۔

(۹۹۰) صحيح البخاري: ۸۳۱؛ صحيح مسلم: ۴۰۲۔ (۹۹۱) صحيح مسلم: ۲۱۶۲۔

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ))، قِيلَ: وَمَا هِيَ؟ قَالَ: ((إِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ، وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ، وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ فَسَمِّتُهُ، وَإِذَا مَرَضَ فَعُدَّهُ، وَإِذَا مَاتَ فَأُصْحَبْهُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں۔“ عرض کیا گیا: وہ کون سے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب تو اس سے ملاقات کرے تو اسے سلام کر، جب وہ تجھے دعوت دے تو اس کی دعوت قبول کر، جب وہ تجھ سے خیر خواہی مانگے تو اس کی خیر خواہی کر، جب اسے چھینک آئے پھر وہ الحمد للہ کہے تو اس کا جواب دے (یعنی یرحمک اللہ کہہ) جب وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کر اور جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جا۔“

۴۵۳۔ بَابُ: يُسَلِّمُ الْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے

۹۹۲ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ سَلَامٍ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي سَلَامٍ، عَنْ أَبِي رَاشِدٍ الْخُبْرَانِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شَيْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((لِیُسَلِّمِ الرَّاکِبُ عَلَى الرَّاجِلِ، وَلِیُسَلِّمِ الرَّاجِلُ عَلَى الْقَاعِدِ، وَلِیُسَلِّمِ الْأَقْلُ عَلَى الْأَكْثَرِ، فَمَنْ أَجَابَ السَّلَامَ فَهُوَ لَهُ، وَمَنْ لَمْ يُجِبْ فَلَا شَيْءَ لَهُ)).

سیدنا عبد الرحمن بن شبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”سوار کو چاہیے کہ وہ پیدل چلنے والے کو سلام کرے اور پیدل چلنے والے کو چاہیے کہ وہ بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور تھوڑے، زیادہ لوگوں کو سلام کریں پھر ان میں سے جس نے سلام کا جواب دیا تو اس کے لیے (اجر) ہے اور جس نے جواب نہ دیا اس کے لیے کوئی اجر و ثواب نہیں۔“

۹۹۳ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدًا، أَنَّ ثَابِتًا أَخْبَرَهُ - وَهُوَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ - يَرْوِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((يُسَلِّمُ الرَّاکِبُ عَلَى الْمَاشِي، وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور تھوڑے لوگ زیادہ کو سلام کریں۔“

(۹۹۴) (ث: ۲۲۹) قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رضی اللہ عنہ يَقُولُ: الْمَاشِيَانِ إِذَا اجْتَمَعَا فَأَيُّهُمَا بَدَأَ بِالسَّلَامِ فَهُوَ أَفْضَلُ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب دو پیدل چلنے والے آپس میں اکٹھے ہو جائیں تو ان میں سے جو بھی سلام میں پہل کرے گا وہ افضل ہوگا۔

۴۵۴۔ بَابُ: يُسَلِّمُ الرََّاكِبُ عَلَى الْقَاعِدِ

سوار بیٹھے ہوئے کو سلام کرے

(۹۹۵) حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَادٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُسَلِّمُ الرََّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي، وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کہ سوار پیدل چلنے والے کو اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور قلیل کثیر کو سلام کریں۔“

(۹۹۶) حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهَبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ هَانِيٍّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ، عَنْ فَضَالَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُسَلِّمُ الْفَارِسُ عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ)).

سیدنا فضالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”گھڑ سوار بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے زیادہ لوگوں کو سلام کریں۔“

۴۵۵۔ بَابُ: هَلْ يُسَلِّمُ الْمَاشِي عَلَى الرََّاكِبِ؟

کیا پیدل چلنے والا سوار کو سلام کر سکتا ہے؟

(۹۹۷) (ث: ۲۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّهُ لَقِيَ فَارِسًا فَبَدَأَهُ بِالسَّلَامِ، فَقُلْتُ: تَبْدَأُهُ بِالسَّلَامِ؟ قَالَ: رَأَيْتُ شَرِيحًا مَاشِيًا يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ.

جناب حصین رضی اللہ عنہ امام شعبی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک گھڑ سوار سے ملے تو انھوں نے اسے سلام کرنے میں پہل کی، میں (حصین رضی اللہ عنہ) نے کہا: آپ نے اسے سلام کرنے میں پہل کی؟ تو انھوں نے فرمایا: میں نے شریح رضی اللہ عنہ کو پیدل چلتے ہوئے دیکھا وہ سلام کرنے میں پہل کرتے تھے۔

(۹۹۴) [صحیح] شعب الإيمان للبيهقي: ۸۸۷۳؛ صحيح ابن حبان: ۴۹۸؛ مسند البزار: ۲۰۰۶۔

(۹۹۵) صحيح البخاري: ۶۲۳۱؛ جامع الترمذي: ۲۷۰۴۔

(۹۹۶) [صحیح] سنن النسائي: ۳۴۰؛ صحيح ابن حبان: ۴۹۷۔

(۹۹۷) [صحیح] مصنف ابن أبي شيبة: ۲۵۸۷۰۔

۴۵۶۔ باب: يُسَلِّمُ الْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ

تھوڑے زیادہ لوگوں کو سلام کریں

(۹۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِيءٌ، أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ الْجَنْبِيَّ حَدَّثَهُ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُسَلِّمُ الرَّاَكِبُ عَلَى الْمَاشِي، وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ)).

سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”سوار پیدل چلنے والے کو، پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے زیادہ لوگوں کو سلام کریں۔“

(۹۹۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِيءٌ الْخَوْلَانِيُّ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْجَنْبِيِّ، عَنْ فَضَالَةَ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((يُسَلِّمُ الْفَارِسُ عَلَى الْمَاشِي، وَالْمَاشِي عَلَى الْقَائِمِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ)).

سیدنا فضالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گھوڑا سوار پیدل چلنے والے کو، پیدل چلنے والا بیٹھے کو اور قلیل کثیر کو سلام کریں۔“

۴۵۷۔ باب: يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ

چھوٹا بڑے کو سلام کرے

(۱۰۰۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدًا، أَنَّهُ سَمِعَ ثَابِتًا مَوْلَى ابْنِ زَيْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رضي الله عنه يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يُسَلِّمُ الرَّاَكِبُ عَلَى الْمَاشِي، وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سوار پیدل چلنے والے کو، پیدل چلنے والا بیٹھے کو اور قلیل کثیر کو سلام کریں۔“

(۱۰۰۱) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي إِبرَاهِيمُ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُفْبَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ، وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چھوٹا بڑے کو، چلنے والا بیٹھے کو اور قلیل کثیر کو سلام کریں۔“

(۹۹۸) [صحیح] مسند أحمد: ۱۹/۶؛ سنن الدارمی: ۲۶۷۶۔

(۹۹۹) [صحیح] مسند أحمد: ۱۹/۶؛ صحیح البخاری: ۶۲۳۲۔ (۱۰۰۰) صحیح البخاری: ۶۲۳۲۔

(۱۰۰۱) [صحیح] صحیح البخاری: ۶۲۳۴، تعلیقاً: شعب الإيمان للبيهقي: ۸۸۶۶۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

۴۵۸۔ بَابُ: مُنْتَهَى السَّلَامِ

انتہائے سلام کے بیان میں

(۱۰۰۱ م) (ث: ۲۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي زِيَادٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ قَالَ: كَانَ خَارِجَةً يَكْتُبُ عَلَى كِتَابِ زَيْدٍ إِذَا سَلَّمَ، قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ، وَطَيِّبُ صَلَوَاتِهِ.

جناب ابوالزناد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جناب خارجہ بن زید بن ثابت رحمہ اللہ جب سیدنا زید رحمہ اللہ کے خط میں سلام لکھتے تو یوں لکھتے: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ، وَطَيِّبُ صَلَوَاتِهِ (اے امیر المؤمنین آپ پر اللہ کی طرف سے سلامتی ہو اس کی رحمت اور برکتیں اس کی مغفرت ہو اور پاکیزہ صلوات کا نزول ہو)

۴۵۹۔ بَابُ: مَنْ سَلَّمَ إِشَارَةً

جس نے اشارے سے سلام کیا

(۱۰۰۲ م) (ث: ۲۳۲) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ: حَدَّثَنَا هِيَاجُ بْنُ بَسَّامٍ أَبُو قُرَّةَ الْخُرَّاسَانِيُّ -رَأَيْتُهُ بِالْبَصْرَةِ- قَالَ: رَأَيْتُ أَسَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَمُرُّ عَلَيْنَا فَيُؤَمِّي بِيَدِهِ إِلَيْنَا فَيُسَلِّمُ، وَكَانَ بِهِ وَضْعٌ. وَرَأَيْتُ الْحَسَنَ يُخَضِّبُ بِالصُّفْرَةِ، وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ. وَقَالَتْ أَسْمَاءُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَلْوَى النَّبِيِّ ﷺ بِيَدِهِ إِلَى النَّسَاءِ بِالسَّلَامِ.

جناب ابو قرة ہياج بن بسم خراسانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس رحمہ اللہ کو دیکھا وہ ہمارے پاس سے گزر رہے تھے اور اپنے ہاتھ کے اشارے سے ہمیں سلام کر رہے تھے اور ان کے بدن پر سفید داغ تھے۔ اور میں نے سیدنا حسن رحمہ اللہ کو بھی دیکھا وہ زرد رنگ کا خضاب لگاتے تھے اور ان پر کالا عمامہ تھا۔ اور سیدہ أسماء رحمہ اللہ فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ نے عورتوں کو اپنے ہاتھ کے اشارے سے سلام کیا۔

(۱۰۰۳ م) (ث: ۲۳۳) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ، أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، وَمَعَ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، حَتَّى إِذَا نَزَلَا بِسَرِفٍ مَرَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ بِالسَّلَامِ، فَرَدُّوا عَلَيْهِ.

جناب موسیٰ بن سعد رحمہ اللہ اپنے والد سعد رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ سیدنا عبد اللہ بن عمر رحمہ اللہ اور قاسم بن محمد رحمہ اللہ کے ساتھ سفر پر نکلے یہاں تک کہ جب انھوں نے مقام سرف میں پڑاؤ کیا تو وہاں سے سیدنا عبد اللہ بن زبیر رحمہ اللہ گزرے اور انہوں نے اشارے سے انہیں سلام کیا تو انہوں نے ان کو جواب دیا۔

(۱۰۰۱ م) [صحیح]

(۱۰۰۲ م) [ضعیف] (۱۰۰۳ م) [ضعیف]

(۱۰۰۴) (ث: ۲۳۴) حَدَّثَنَا خَلَّادٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثِدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ: كَانُوا يَكْرَهُونَ التَّسْلِيمَ بِالْيَدِ، أَوْ قَالَ: كَانَ يَكْرَهُ التَّسْلِيمَ بِالْيَدِ.

جناب عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ (سلف صالحین) ہاتھ کے اشارے سے سلام کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔ یا فرمایا کہ وہ (عطاء رضی اللہ عنہ) ہاتھ کے اشارے سے سلام کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

۴۶۰۔ بَابُ: يُسْمِعُ إِذَا سَلَّمَ

جب سلام کرے تو سلام کی آواز سنائے

(۱۰۰۵) (ث: ۲۳۵) حَدَّثَنَا خَلَّادٌ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: أَتَيْتُ مَجْلِسًا فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ، فَقَالَ: إِذَا سَلَّمْتَ فَاسْمِعِ السَّلَامَ، فَإِنَّهَا تَحِيَّةٌ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مُبَارَكَةٌ طَيِّبَةٌ.

جناب ثابت بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک ایسی مجلس میں آیا جس میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے انہوں نے فرمایا: جب تو سلام کرے تو سلام کی آواز سنا، کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبارک اور پاکیزہ تحفہ ہے۔

۴۶۱۔ بَابُ: مَنْ خَرَجَ يُسَلِّمُ وَيُسَلَّمُ عَلَيْهِ

جو شخص سلام کرنے اور سلام لینے کے لیے باہر نکلا

(۱۰۰۶) (ث: ۲۳۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّ الطُّفَيْلَ بْنَ أَبِي بِن كَعْبٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما فَيَغْدُو مَعَهُ إِلَى السُّوقِ، قَالَ: فَإِذَا غَدَوْنَا إِلَى السُّوقِ لَمْ يَمُرَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَلَى سَقَاطٍ، وَلَا صَاحِبِ بَيْعَةٍ، وَلَا مَسْكِينٍ، وَلَا أَحَدٍ، إِلَّا سَلَّمَ عَلَيْهِ. قَالَ الطُّفَيْلُ: فَجِئْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَوْمًا، فَاسْتَبَعْنِي إِلَى السُّوقِ، فَقُلْتُ: مَا تَصْنَعُ بِالسُّوقِ، وَأَنْتَ لَا تَقِفُ عَلَى الْبَيْعِ، وَلَا تَسْأَلُ عَنِ السَّلْعِ، وَلَا تَسُومُ بِهَا، وَلَا تَجْلِسُ فِي مَجَالِسِ السُّوقِ؟ فَاجْلِسْ بِنَا هَاهُنَا نَتَحَدَّثُ، فَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ: يَا أَبَا بَطْنٍ! وَكَانَ الطُّفَيْلُ ذَا بَطْنٍ- إِنَّمَا نَغْدُو مِنْ أَجْلِ السَّلَامِ، عَلَى مَنْ لَقِينَا.

جناب طفیل بن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا کرتے تھے اور وہ ان کو ساتھ لے کر صبح سویرے بازار کی طرف چلے جاتے، کہتے ہیں کہ جب ہم بازار میں پہنچتے تو سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جس کباڑیے، خرید و فروخت کرنے والے، ہر مسکین اور جس کسی کے پاس سے بھی گزرتے تو اسے سلام کرتے تھے۔ طفیل رضی اللہ عنہ کہتے

ہیں کہ ایک دن میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا تو حسب معمول مجھے اپنے ساتھ بازار جانے کو کہا، میں نے عرض کیا: آپ بازار جا کر کیا کریں گے، نہ آپ خرید و فروخت کے لیے رکتے ہیں، نہ آپ کسی چیز کا بھاء پوچھتے ہیں، نہ نرخ چکاتے ہیں اور بازار کی مجلسوں میں بھی نہیں بیٹھتے، آپ یہاں ہمارے ساتھ تشریف رکھیں ہم آپس میں باتیں کریں گے، تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے فرمایا: اے ابوطمن! طفیل رضی اللہ عنہ بڑے پیٹ والے تھے۔ ہم تو ہر ملنے والے کو صرف سلام کرنے کے لیے جاتے ہیں۔

۴۶۲۔ بَابُ: التَّسْلِيمُ إِذَا جَاءَ الْمَجْلِسَ

جب کوئی مجلس میں آئے تو سلام کرے

(۱۰۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ الْمَجْلِسَ فَلْيُسَلِّمْ، فَإِنْ رَجَعَ فَلْيُسَلِّمْ، فَإِنَّ الْأُخْرَى لَيْسَتْ بِأَحَقَّ مِنَ الْأُولَى)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی مجلس میں آئے تو اسے چاہیے کہ سلام کرے اور جب واپس جانے لگے تو بھی سلام کرے، کیونکہ پہلا سلام دوسرے سلام سے زیادہ لائق اہتمام نہیں۔“

۴۶۳۔ بَابُ: التَّسْلِيمُ إِذَا قَامَ مِنَ الْمَجْلِسِ

مجلس سے اٹھے تو سلام کرے

(۱۰۰۸) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا جَاءَ الرَّجُلُ الْمَجْلِسَ فَلْيُسَلِّمْ، فَإِنْ جَلَسَ ثُمَّ بَدَأَ لَهُ أَنْ يَقُومَ قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَ الْمَجْلِسَ فَلْيُسَلِّمْ، فَإِنَّ الْأُولَى لَيْسَتْ بِأَحَقَّ مِنَ الْأُخْرَى)).

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسَى، عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلُهُ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی آدمی مجلس میں آئے تو اسے چاہیے کہ سلام کرے پھر اگر وہ بیٹھ جائے اور مجلس کے اختتام سے پہلے اسے اٹھنے کا خیال آئے تو اسے چاہیے کہ پھر بھی سلام کرے، کیونکہ پہلا سلام دوسرے سلام سے زیادہ لائق اہتمام نہیں۔“

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت دوسری سند سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

(۱۰۰۷) [صحیح] فوائد لتمام للرازی: ۱۱۷۶؛ مسند أحمد: ۲/ ۲۸۷؛ سنن أبی داود: ۵۲۰۸؛ جامع الترمذی: ۲۷۰۶۔

(۱۰۰۸) [صحیح] صحیح ابن حبان: ۴۹۳؛ عمل اليوم والليلة للنسائی: ۳۶۸۔

٤٦٤۔ بَابُ: حَقُّ مَنْ سَلَّمَ إِذَا قَامَ

اس شخص کا ثواب جس نے (مجلس سے) اٹھتے وقت سلام کیا

(١٠٠٩) (ث: ٢٣٧) حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا بِسْطَامٌ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ قُرَّةَ قَالَ: قَالَ لِي أَبِي ﷺ: يَا بَنِيَّ إِنْ كُنْتَ فِي مَجْلِسٍ تَرْجُو خَيْرَهُ، فَعَجَلْتَ بِكَ حَاجَةً، فَقُلْ: سَلَامٌ عَلَيْكُمْ، فَإِنَّكَ تَشْرِكُهُمْ فِيمَا أَصَابُوا فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ، وَمَا مِنْ قَوْمٍ يَجْلِسُونَ مَجْلِسًا فَيَتَفَرَّقُونَ عَنْهُ لَمْ يَذْكُرُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ، إِلَّا كَأَنَّمَا تَفَرَّقُوا عَنْ جِيفَةِ حِمَارٍ.

جناب معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے کہا: اے میرے بیٹے! اگر تو کسی ایسی مجلس میں ہو جس کی خیر کی تو امید رکھتا ہو اور تجھے کسی حاجت کی وجہ سے جانے میں جلدی ہو تو (جاتے وقت) السلام علیکم کہو، اس طرح تو اس خیر میں شریک ہو جائے گا جو اہل مجلس کو پہنچے گی، جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں اور پھر اللہ عزوجل کا ذکر کیے بغیر ہی جدا ہو جائیں تو گویا یہ لوگ ایک مردہ گدھے سے جدا ہوئے ہیں۔

(١٠١٠) (ث: ٢٣٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ، عَنْ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: مَنْ لَقِيَ أَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَإِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ أَوْ حَائِطٌ، ثُمَّ لَقِيَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ.

جناب ابو مریم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اپنے بھائی سے ملاقات کرے تو اسے چاہیے کہ اسے سلام کرے پھر اگر ان دونوں کے درمیان کوئی درخت یا دیوار حائل ہو جائے اور پھر ملاقات ہو تو بھی اسے چاہیے کہ اسے سلام کرے۔

(١٠١١) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ نُبَرَّاسٍ أَبُو الْحَسَنِ، عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ كَانُوا يَكُونُونَ مُجْتَمِعِينَ فَتَسْتَقْبِلُهُمُ الشَّجَرَةُ، فَتَنْطَلِقُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ عَنْ يَمِينِهَا، وَطَائِفَةٌ عَنْ شِمَالِهَا، فَإِذَا التَّقَوُا سَلَّمَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ جب اکٹھے (چل رہے) ہوتے پھر ان کے سامنے کوئی درخت آ جاتا تو ایک جماعت درخت کے دائیں جانب اور ایک جماعت بائیں جانب چلتی پھر جب آپس میں اکٹھے ہوتے تو ایک دوسرے کو سلام کرتے۔

(١٠٠٩) [صحیح] سنن أبی داود: ٤٨٥٥؛ مسند أحمد: ٢ / ٥٢٧۔

(١٠١٠) [صحیح] سنن أبی داود: ٥٢٠٠۔

(١٠١١) [صحیح] عمل اليوم والليلة لابن السني: ٢٤٦؛ المعجم الأوسط للطبراني: ٧٩٨٧۔

۴۶۵۔ بَابُ: مَنْ دَهَنَ يَدَهُ لِلْمَصَافِحَةِ

جس نے مصافحہ کے لیے ہاتھ میں خوشبودار تیل لگایا

(۱۰۱۲) (ث: ۲۳۹) حَدَّثَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ الْمِصْرِيُّ، عَنْ قُرَيْشِ بْنِ الْبَصْرِيِّ - هُوَ: ابْنُ حَيَّانَ - عَنْ ثَابِتِ بْنِ النَّبَّاسِ، أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا أَصْبَحَ دَهَنَ يَدَهُ بِدُهْنٍ طَيِّبٍ لِمَصَافِحَةٍ إِخْوَانِهِ .

جناب ثابت بنانی بیان فرماتے ہیں کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ جب صبح کرتے تو اپنے مسلمان بھائیوں سے مصافحہ کے لیے اپنے ہاتھ میں خوشبودار تیل لگایا کرتے تھے۔

۴۶۶۔ بَابُ: التَّسْلِيمُ بِالْمَعْرِفَةِ وَغَيْرِهَا

واقف اور ناواقف (سب) کو سلام کرنا

(۱۰۱۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: ((تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتُقْرِئُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ.))

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کون سا اسلام بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو کھانا کھلائے اور جسے جانتا ہو یا جسے نہ جانتا ہو سلام کہے۔“

۴۶۷۔ بَابُ: www.KitaboSunnat.com

(گزشتہ باب کی مزید وضاحت)

(۱۰۱۴) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْأَفْنِيَةِ وَالصُّعْدَاتِ أَنْ يُجْلَسَ فِيهَا، فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ: لَا نَسْتَطِيعُهُ، لَا نَطِيقُهُ، قَالَ: ((أَمَّا لَا، فَأَعْطُوا حَقَّهَا))، قَالُوا: وَمَا حَقُّهَا؟ قَالَ: ((غَضُّ الْبَصَرِ، وَإِرْشَادُ ابْنِ السَّبِيلِ، وَتَسْمِيَةُ الْعَاطِسِ إِذَا حَمَلَ اللَّهُ، وَرَدُّ التَّحِيَّةِ.))

(۱۰۱۲) [صحيح] الجامع لابن وهب: ۱۶۶؛ مسند أبي يعلى: ۳۳۷۹۔

(۱۰۱۳) صحيح البخاري: ۲۸؛ صحيح مسلم: ۳۹۔

(۱۰۱۴) [صحيح] سنن أبي داود: ۴۸۱۶؛ صحيح ابن حبان: ۵۹۶۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے گھروں کے سامنے آگن اور چبوتروں پر بیٹھنے سے منع فرمایا، مسلمانوں نے عرض کیا: ہم سے یہ کہاں ہو سکتا ہے، ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے (کہ وہاں نہ بیٹھیں)، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم ایسا نہیں کر سکتے تو پھر اس کا حق ادا کرو“ انہوں نے عرض کیا: اس کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نظریں نیچی رکھنا، مسافر کو راستہ بتانا اور چھینکنے والے کو جب وہ الحمد للہ کہے تو اس کا جواب دینا اور سلام کا جواب دینا۔“

(۱۰۱۵) (ث: ۲۴۰) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا كِنَانَةُ مَوْلَى صَفِيَّةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَبْخَلُ النَّاسِ مَنْ بَخِلَ بِالسَّلَامِ، وَالْمَغْبُوءُ مَنْ لَمْ يَرُدَّهُ، وَإِنْ حَالَتْ بَيْنَكَ وَبَيْنَ أَخِيكَ شَجَرَةٌ، فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَبْدَأَهُ بِالسَّلَامِ لَا يَبْدَأُكَ فَافْعَلْ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگوں میں سب سے بڑا بخیل وہ شخص ہے جو سلام کرنے میں بخل کرے اور وہ شخص نقصان میں ہے جس نے اسے سلام کا جواب نہ دیا اور اگر تیرے اور تیرے بھائی کے درمیان کوئی درخت حائل ہو جائے پھر اگر تجھ سے ہو سکے کہ تو اسے سلام کرنے میں پہلے کرے وہ تجھ سے پہل نہ کر سکے تو تو ایسا ضرور کر۔

(۱۰۱۶) (ث: ۲۴۱) حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ حُسَيْنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ سَالِمِ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ زَادَ، فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ جَالِسٌ فَقُلْتُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ مَرَّةً أُخْرَى فَقُلْتُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ مَرَّةً أُخْرَى فَقُلْتُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، وَطَيَّبُ صَلَوَاتِهِ.

جناب سالم مولیٰ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمرو رضی اللہ عنہ کو جب کوئی شخص سلام کرتا تو وہ اس سے زائد جواب دیتے ایک دفعہ میں ان کے پاس آیا اور وہ بیٹھے ہوئے تھے تو میں نے کہا: ”السلام علیکم“ تو انہوں نے جواب دیا: ”السلام علیکم ورحمة اللہ“ پھر دوسری مرتبہ میں ان کے پاس آیا تو میں نے کہا: ”السلام علیکم ورحمة اللہ“ تو انہوں نے جواب میں فرمایا: ”السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ“ پھر میں تیسری مرتبہ ان کے پاس آیا تو میں نے کہا: ”السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ“ تو انہوں نے جواب میں فرمایا: ”السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ و طیب صلواتہ“

۴۶۸۔ بَابُ لَا يُسَلِّمُ عَلَى فَاسِقٍ

فاسق کو سلام نہ کیا جائے

(۱۰۱۷) (ث: ۲۴۲) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زَخْرٍ،

(۱۰۱۵) [ضعيف] شعب الإيمان للبيهقي: ۸۷۷۰؛ سنن أبي داود: ۴۲۰۰؛ صحيح ابن حبان: ۴۴۹۸؛ شعب الإيمان للبيهقي: ۸۷۶۷۔ (۱۰۱۶) [ضعيف]

(۱۰۱۷) [ضعيف]

عَنْ جَبَّانَ بْنِ أَبِي جَبَلَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنه قَالَ: لَا تُسَلِّمُوا عَلَى شُرَابِ الْخَمْرِ .
سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم شراب پینے والوں کو سلام نہ کرو۔

(۱۰۱۸) (ث: ۲۴۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْبُوبٍ، وَمُعَلَّى، وَعَارِمٌ، قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَيْسَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْفَاسِقِ حُرْمَةٌ .

امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تیرے اور فاسق کے درمیان کوئی احترام نہیں۔

(۱۰۱۹) (ث: ۲۴۴) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْنُ بْنُ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو رُزَيْنٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَكْرَهُ الْإِشْتِرَاجَ وَيَقُولُ: لَا تُسَلِّمُوا عَلَى مَنْ لَعِبَ بِهَا، وَهِيَ مِنَ الْمَيْسِرِ .
جناب ابو زریق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے علی بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو سنا، وہ شطرنج کو مکروہ سمجھتے تھے اور فرماتے تھے کہ شطرنج کھیلنے والے کو سلام نہ کرو کیونکہ یہ جوا ہے۔

۴۶۹۔ بَابُ: مَنْ تَرَكَ السَّلَامَ عَلَى الْمُتَخَلِّقِ، وَأَصْحَابِ الْمَعَاصِي

جس نے خلو ق استعمال کرنے والوں اور نافرمان کو سلام کرنا چھوڑ دیا

(۱۰۲۰) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ الْغُرَنِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدِ الطَّائِي، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم عَلَى قَوْمٍ فِيهِمْ رَجُلٌ مُتَخَلِّقٌ بِخُلُقٍ، فَتَنَظَّرَ إِلَيْهِمْ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، وَأَعْرَضَ عَنِ الرَّجُلِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: أَعْرَضْتَ عَنِّي؟ قَالَ: ((بَيْنَ عَيْنَيْكَ جَمْرَةٌ)).

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جن میں ایک آدمی نے خلو ق خوشبو لگائے ہوئے تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کی طرف دیکھا اور انہیں سلام کیا مگر اس آدمی سے منہ پھیر لیا، اس آدمی نے عرض کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کیوں منہ پھیر لیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تیری آنکھوں کے درمیان آگ کا انگارہ ہے۔“

(۱۰۲۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ، عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ بْنِ وَاثِلِ السَّهْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رضي الله عنه، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم وَفِي يَدِهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ، فَأَعْرَضَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم عَنْهُ، فَلَمَّا رَأَى الرَّجُلُ كَرَاهِيَتَهُ ذَهَبَ فَأَلْقَى الْخَاتَمَ، وَأَخَذَ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَلَبَسَهُ، وَأَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم، قَالَ: ((هَذَا شَرٌّ، هَذَا حِلْيَةُ أَهْلِ النَّارِ))، فَارْجَعْ فَطَرَحَهُ، وَلَبَسَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ، فَسَكَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم.

(۱۰۱۸) [صحيح] مسند الشهاب: ۱۱۸۵، المعجم الكبير للنظيراني: ۱۹/۴۱۸ - (۱۰۱۹) [ضعيف]

(۱۰۲۰) [حسن] مسند البزار: ۲۹۸۷۔

(۱۰۲۱) [حسن] مسند أحمد: ۲/۱۶۳، شرح معاني الآثار للطحاوي: ۴/۲۶۱۔

جناب عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی تو نبی ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا، جب اس آدمی نے آپ کی ناگواری کو دیکھا کہ تو وہ چلا گیا اور انگوٹھی پھینک دی، پھر اس نے ایک لوہے کی انگوٹھی لی اسے پہن لیا اور نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ بری چیز ہے یہ دوزخیوں کا زیور ہے۔“ وہ آدمی لوٹ گیا اور اسے بھی اتار کر پھینک دیا، پھر چاندی کی انگوٹھی پہن لی، اس پر آپ ﷺ خاموش رہے۔

(۱۰۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ عَمْرِو - هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ - عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، عَنْ أَبِي النَّجِيبِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَقْبَلَ رَجُلٌ مِنَ الْبَحْرَيْنِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ - وَفِي يَدِهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ حَرِيرٌ - فَاَنْطَلَقَ الرَّجُلُ مَحْزُونًا، فَشَكَا إِلَى أَمْرَأَتِهِ، فَقَالَتْ: ثَقُلَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ جُبَّتُكَ وَخَاتَمُكَ، فَأَلْقِيَهُمَا ثُمَّ عُدْ، فَفَعَلَ، فَرَدَّ السَّلَامَ، فَقَالَ: جِبَّتُكَ أَنْفًا فَأَعْرَضْتَ عَنِّي؟ قَالَ: ((كَأَنَّ فِي يَدِكَ جَمْرًا مِنْ نَارٍ))، فَقَالَ: لَقَدْ جِئْتُ إِذَا بِجَمْرٍ كَثِيرٍ، قَالَ: ((إِنَّ مَا جِئْتُ بِهِ لَيْسَ بِأَحَدٍ أَغْنِيهِ مِنْ حِجَارَةِ الْحَرَّةِ، وَلَكِنَّهُ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا))، قَالَ: فِيمَاذَا أَتَخْتَمُ بِهِ؟ قَالَ: ((بِحُلُقَةٍ مِنْ وَرَقٍ، أَوْ صُفْرِ، أَوْ حَدِيدٍ)).

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بحرین سے ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے آپ کو سلام کیا لیکن آپ ﷺ نے جواب نہ دیا، اس کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی جسم پر ریشم کا جبہ تھا، وہ آدمی غمگین ہو کر چلا گیا، اس نے اپنی بیوی کو شکایت کی تو بیوی نے کہا: تیری انگوٹھی اور تیرا جبہ رسول اللہ ﷺ کو ناگوار گزرا ہوگا، لہذا انہیں اتار کر پھینک دے پھر جا، چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا تو آپ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب دیا۔ اس آدمی نے عرض کیا: میں ابھی آپ کے پاس حاضر ہوا تھا تو آپ ﷺ نے مجھ سے بے منہ پھیر لیا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”تیرے ہاتھ میں آگ کا انگارہ تھا۔“ اس نے عرض کیا: پھر تو میں بہت سے انگارے لے کر آیا ہوں (کیونکہ میرے پاس بہت سونا ہے)، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو تو لے کر آیا ہے۔ یہ کسی کو مقام حرہ کی کنکریوں سے زیادہ امیر نہیں بنائے گا، ہاں لیکن یہ دنیاوی زندگی کا سامان ہے۔“ اس آدمی نے عرض کیا: پھر میں کس چیز کی انگوٹھی پہنوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو چاندی، جیتل یا لوہے کی انگوٹھی پہن لے۔“

۴۷۰۔ بَابُ: التَّسْلِيمُ عَلَى الْأَمِيرِ

امیر کو سلام کرنے کا بیان

(۱۰۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَقَّارِ بْنُ دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ سَأَلَ أَبَا بَكْرٍ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَشْمَةَ: لِمَ كَانَ أَبُو بَكْرٍ يَكْتُبُ: مِنْ أَمِيرٍ

(۱۰۲۴) [ضعيف] مسند أحمد: ۱۴/۳؛ صحيح ابن حبان: ۵۴۸۹۔

(۱۰۲۵) [صحيح] المستدرک للحاکم: ۸۱/۳؛ المعجم الكبير للطبرانی: ۴۸۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

خَلِيفَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ كَانَ عُمَرُ ﷺ يَكْتُبُ بَعْدَهُ: مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ خَلِيفَةِ أَبِي بَكْرٍ، مَنْ أَوَّلُ مَنْ كَتَبَ: أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ فَقَالَ: حَدَّثَنِي جَدَّتِي الشَّفَاءُ - وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأَوَّلِ، وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ إِذَا هُوَ دَخَلَ السُّوقَ دَخَلَ عَلَيْهَا - قَالَتْ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى عَامِلِ الْعِرَاقَيْنِ: أَنْ ابْعَثْ إِلَيَّ بَرَجُلَيْنِ جَلْدَيْنِ نَيْلَيْنِ، أَسْأَلُهُمَا عَنِ الْعِرَاقِ وَأَهْلِهِ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ صَاحِبُ الْعِرَاقَيْنِ بَلِيدَ بْنَ رَبِيعَةَ، وَعَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ، فَقَدِمَا الْمَدِينَةَ، فَأَنَاخَا رَا حِلَّتِيهِمَا بِفَنَاءِ الْمَسْجِدِ، ثُمَّ دَخَلَا الْمَسْجِدَ فَوَجَدَا عُمَرَ وَبَنَ الْعَاصِ، فَقَالَا لَهُ: يَا عُمَرُ! اسْتَأْذِنْ لَنَا عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ، فَوَثَبَ عُمَرُ وَدَخَلَ عَلَى عُمَرَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: مَا بَدَا لَكَ فِي هَذَا الْإِسْمِ يَا ابْنَ الْعَاصِ؟ لَتَخْرُجَنَّ مِمَّا قُلْتَ، قَالَ: نَعَمْ، قَدِمَ لَبِيدُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَعَدِيَّ بْنُ حَاتِمٍ، فَقَالَا لِي: اسْتَأْذِنْ لَنَا عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، فَقُلْتُ: أَنْتُمَا وَاللَّهِ أَصَبْتُمَا اسْمَهُ، وَإِنَّهُ الْأَمِيرُ، وَنَحْنُ الْمُؤْمِنِينَ. فَجَرَى الْكِتَابُ مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمِ.

جناب ابن شہاب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ابوبکر بن سلیمان بن ابی حمہ رحمہ اللہ سے پوچھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ (خطوط میں) یہ کیوں لکھتے تھے: "من ابی بکر خلیفہ رسول اللہ" (خلیفہ رسول ابوبکر کی طرف سے) پھر ان کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ لکھتے تھے: "من عمر بن الخطاب خلیفہ ابی بکر" (خلیفہ ابی بکر عمر بن خطاب کی طرف سے) سب سے پہلے کس نے امیر المؤمنین لکھا؟ تو اس (ابوبکر بن سلیمان رحمہ اللہ) نے کہا: مجھے میری دادی شفاء رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، وہ ابتدائی زمانے میں ہجرت کرنے والی خواتین میں سے تھیں، کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب بازار جاتے تو ان کے پاس بھی آتے، وہ کہتی ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عراق کے گورنر کو خط لکھا کہ میرے پاس دو مضبوط اور ذہین آدمی بھیج دو تاکہ میں ان سے عراق اور اس کے باشندوں کے بارے میں پوچھوں، تو انہوں نے دو عراقی باشندے لبید بن ربیعہ اور عدی بن حاتم رضی اللہ عنہما کو ان کی طرف بھیجا، وہ دونوں مدینہ منورہ پہنچے اور اپنی سواریوں کو مسجد کے سامنے صحن میں باندھ دیا، پھر وہ مسجد میں داخل ہوئے تو عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو وہاں پایا، انہوں نے ان سے کہا: اے عمرو! ہمارے لیے امیر المؤمنین کے پاس جانے کی اجازت طلب کرو، عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ جلدی سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: السلام علیک یا امیر المؤمنین! سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں فرمایا: اے عاص کے بیٹے! تمہیں اس نام کا خیال کیسے آیا، اپنے آپ کو اس سے باہر نکالو جو تم نے کہا ہے (آئندہ نہ کہنا) انہوں نے کہا: ٹھیک ہے۔ لبید بن ربیعہ اور عدی بن حاتم رضی اللہ عنہما دونوں آئے ہیں انہوں نے مجھے کہا کہ امیر المؤمنین سے ہمارے لیے اجازت طلب کرو تو میں نے کہا: اللہ کی قسم! تم نے ان کا صحیح نام رکھا، بلاشبہ وہ امیر ہیں اور ہم مومن ہیں، چنانچہ اس دن سے (امیر المؤمنین کا لفظ) خط و کتابت کے لیے استعمال ہونا شروع ہو گیا۔

(۱۰۲۴) (ث: ۲۴۶) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَدِمَ مُعَاوِيَةُ ﷺ حَاجًّا حَاجَّتَهُ الْأُولَى وَهُوَ خَلِيفَةُ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيُّ ﷺ

فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْأَمِيرُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، فَأَنْكَرَهَا أَهْلُ الشَّامِ وَقَالُوا: مَنْ هَذَا الْمُنَافِقُ الَّذِي يَقْصُرُ بِتَحِيَّةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ؟ فَبَكَرَ عُثْمَانُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! إِنَّ هَؤُلَاءِ أَنْكَرُوا عَلَيَّ أَمْرًا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنْهُمْ، فَوَاللَّهِ لَقَدْ حَيَّيْتُ بِهَا أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رضي الله عنهم، فَمَا أَنْكَرَهُ مِنْهُمْ أَحَدٌ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لِمَنْ تَكَلَّمْتَ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ: عَلَى رِسْلِكُمْ، فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ بَعْضُ مَا يَقُولُ، وَلَكِنَّ أَهْلَ الشَّامِ قَدْ حَدَّثَتْ هَذِهِ الْفِتْنُ، قَالُوا: لَا تُقْصِرْ عِنْدَنَا تَحِيَّةَ خَلِيفَتِنَا، فَإِنِّي أَحَالُكُمْ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ تَقُولُونَ لِعَامِلِ الصَّدَقَةِ: أَيُّهَا الْأَمِيرُ.

جناب عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اپنی خلافت کے زمانہ میں پہلی مرتبہ حج کے لیے تشریف لائے تو ان کے پاس عثمان بن حنیف انصاری رضی اللہ عنہ آئے اور یوں سلام کیا: ”السلام عليك ايها الامير ورحمة الله“ (آپ پر سلام ہوا اے امیر اور اللہ کی رحمت ہو) اس سلام کو شام والوں نے ناپسند کیا اور کہنے لگے: یہ کون منافق ہے جو امیر المؤمنین کے سلام کو کم کر رہا ہے۔ سیدنا عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ اپنے گھنٹوں کے بل بیٹھ گئے اور کہنے لگے: اے امیر المؤمنین! یہ لوگ مجھ سے ایسی بات پر ناراض ہو رہے ہیں جسے آپ ان سے زیادہ جانتے ہیں، اللہ کی قسم! میں نے انہی الفاظ کے ساتھ سیدنا ابوبکر و عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کو سلام کیا، ان میں سے کسی نے بھی اس کو ناپسند نہیں کیا تھا، اس پر سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لیکن شام والوں کو جب یہ فتنے پیش آئے تو کہنے لگے: ہمارے سامنے ہمارے خلیفہ کے سلام کو کم نہ کیا جائے۔ اے اہل مدینہ! میں خیال کرتا ہوں کہ تم لوگ صدقے کا مال اکٹھا کرنے والے کو بھی ایسا الامیر (اے امیر) کہتے ہو۔

(۱۰۲۵) (ث: ۲۴۷) حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّدِ، عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى الْحَجَّاجِ فَمَا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حجج کے پاس آیا تو میں نے اسے سلام نہیں کیا۔

(۱۰۲۶) (ث: ۲۴۸) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ سَلَمَةَ الضَّبِّيِّ، عَنْ تَيْمِ بْنِ حَذَلَمٍ قَالَ: إِنِّي لَأَذْكُرُ أَوَّلَ مَنْ سَلَّمَ عَلَيْهِ بِالْمَرَّةِ بِالْكُوفَةِ، خَرَجَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ مِنْ بَابِ الرَّحْبَةِ، فَفَجَّهَتْهُ رَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ - زَعَمُوا أَنَّهُ: أَبُو قُرَّةَ الْكِنْدِيِّ - فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْأَمِيرُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَكَرِهَهُ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَيُّهَا الْأَمِيرُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، هَلْ أَنَا إِلَّا مِنْهُمْ، أَمْ لَا؟ قَالَ سِمَاكٌ: ثُمَّ أَقْرَبَهَا بَعْدُ.

جناب تیمم بن حذلم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بے شک مجھے یاد ہے کہ کس کو کوفہ میں سب سے پہلے امیر کے لفظ کے ساتھ سلام کیا گیا، سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ (جو وہاں کے گورنر تھے) باب الرحبہ سے نکلے ان کے پاس کندہ سے ایک آدمی آیا، لوگوں کا خیال ہے کہ وہ ابوقرہ کنذی رضی اللہ عنہ تھے، اس نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو اس طرح سلام کیا: السلام عليك ايها الامير ورحمة الله، السلام عليكم (آپ پر سلام ہوا اے امیر! اور اللہ کی رحمت ہو اور تم پر سلام ہو) تو آپ رضی اللہ عنہ نے اسے ناپسند

(۱۰۲۶) [صحیح] مصنف ابن أبي شيبة: ۳۰۵۷۴؛ المستدرک للحاکم: ۳/ ۵۶۵۔

(۱۰۲۶) [صحیح] مصنف ابن أبي شيبة: ۳۰۵۷۳۔

کیا اور فرمایا: السلام علیکم ایہا الأمير ورحمة اللہ، السلام علیکم، کیا میں بھی ان (عام لوگوں) میں سے ہوں یا نہیں؟ سہاک بن سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر اس کے بعد سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے اسے برقرار رکھا۔

(۱۰۲۷) (ث: ۲۴۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا حَيُّوَةُ بْنُ شَرِيحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ عُبَيْدِ الْقُبَيْضِيِّ - بَطْنٌ مِنْ حِمْيَرٍ - قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى رُوَيْفِعٍ، وَكَانَ أَمِيرًا عَلَى أَنْطَابُلُسَ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، وَنَحْنُ عِنْدَهُ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْأَمِيرُ، فَقَالَ لَهُ رُوَيْفِعٌ: لَوْ سَلَّمْتَ عَلَيْنَا لَرَدَدْنَا عَلَيْكَ السَّلَامَ، وَلَكِنْ إِنَّمَا سَلَّمْتَ عَلَى مُسَلِّمَةَ بِنِ مَخْلَدٍ - وَكَانَ مُسَلِّمَةُ عَلَى مِصْرَ - اذْهَبْ إِلَيْهِ فَلْيَرُدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ. قَالَ زِيَادٌ: وَكُنَّا إِذَا جِئْنَا فَسَلَّمْنَا وَهُوَ فِي الْمَجْلِسِ قُلْنَا: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ.

جناب زیاد بن عبید قُبَیْضِی رضی اللہ عنہ جو قبیلہ حمیر سے تھے، بیان کرتے ہیں کہ ہم سیدنا رُوَیْفِعِ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور وہ انطاہلس کے امیر تھے، ہم ان کے پاس تھے کہ ایک آدمی آیا اس نے انہیں سلام کرتے ہوئے یوں کہا: السلام علیک ایہا الأمير وعن عبده أیہا الأمير رُوَیْفِعِ رضی اللہ عنہ نے اسے کہا: اگر تو ہمیں سلام کرتا تو ہم تیرے سلام کا ضرور جواب دیتے، لیکن تو نے تو مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ کو سلام کیا ہے (جو مصر کے امیر تھے) ان کے پاس جا وہی تیرے سلام کا جواب دیں گے۔ زیاد بن عبید رضی اللہ عنہ نے کہا: جب ہم آتے اور وہ (سیدنا رُوَیْفِعِ رضی اللہ عنہ) مجلس میں تشریف فرما ہوتے تو ہم (انہیں) یوں سلام کرتے: السلام علیکم (لفظ امیر کا اضافہ نہیں کرتے۔)

۴۷۱۔ بَابُ: التَّسْلِيمُ عَلَى النَّائِمِ

سوئے ہوئے کو سلام کرنا

(۱۰۲۸) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَجِيءُ مِنَ اللَّيْلِ، فَيُسَلِّمُ تَسْلِيمًا لَا يُوقِظُ نَائِمًا، وَيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ.

سیدنا مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب رات کے وقت تشریف لاتے تھے تو سلام اس طرح کیا کرتے تھے کہ سوئے ہوئے کو بیدار نہ ہونے دیتے مگر جاگنے والے کو سنا دیتے تھے۔

۴۷۲۔ بَابُ: حَيَّاكَ اللَّهُ

حیاک اللہ (اللہ تمہیں زندہ رکھے) کہنا

(۱۰۲۹) (ث: ۲۵۰) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ،

(۱۰۲۷) [ضعیف] (۱۰۲۸) صحيح مسلم: ۲۰۵۵؛ مسند أحمد: ۲/۶؛ جامع الترمذي: ۱۷۱۹۔

(۱۰۲۹) [ضعیف]

أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِعَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ: حَيَّاكَ اللَّهُ مِنْ مَعْرِفَةٍ.

امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کو پہچان کر فرمایا: حیاک اللہ (اللہ تمہیں زندہ رکھے۔)

۴۷۳۔ بَابُ: مَرْحَبًا

مرحبا (خوش آمدید) کہنا

(۱۰۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا، عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَقْبَلْتُ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَمْشِي كَأَنَّ مَشْيَهَا مَشْيُ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ((مَرْحَبًا يَا بِنْتِي))، ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ، أَوْ عَنْ شِمَالِهِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں، گویا ان کی چال نبی ﷺ کی چال جیسی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”میری بیٹی کے لیے مرحبا (خوش آمدید)“ پھر آپ نے انہیں اپنی دائیں یا اپنی بائیں جانب بٹھالیا۔

(۱۰۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَأْذَنَ عُمَارُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ - فَعَرَفَ صَوْتَهُ - فَقَالَ: ((مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطِيبِ)).

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمار رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی، آپ ﷺ نے ان کی آواز پہچان لی اور فرمایا: ”اس پاکباز اور پاکیزہ فطرت کے لیے مرحبا (خوش آمدید)۔“

۴۷۴۔ بَابُ: كَيْفَ رَدُّ السَّلَامِ؟

سلام کا جواب کیسے دیا جائے

(۱۰۳۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، إِذْ جَاءَ أَغْرَابِيٌّ مِنْ أَخْلَقِ النَّاسِ وَأَشَدَّهُمْ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالُوا: وَعَلَيْكُمْ.

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک درخت کے سائے میں نبی ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک اجڑا درخت قسم کا دیہاتی آگیا، اس نے کہا: السلام علیکم، تو لوگوں نے جواب میں کہا: وعلیکم۔

(۱۰۳۳) حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْهِ يَقُولُ: وَعَلَيْكَ، وَرَحْمَةُ اللَّهِ.

جناب ابو جرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو سنا جب انہیں سلام کیا جاتا تو وہ کہتے: وعلیک ورحمة اللہ۔

(۱۰۳۴) قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَالَتْ قَيْلَةُ: قَالَ رَجُلٌ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِقَالَ: ((وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ)).

امام بخاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیلہ (بت مخرمہ رضی اللہ عنہا) نے بیان کیا کہ ایک آدمی نے کہا: السلام علیک یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: وعلیک السلام ورحمة اللہ۔

(۱۰۳۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هَلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ فَرَعَ مِنْ صَلَاتِهِ، فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ حَيَّاهُ بِتَحِيَّةٍ لِإِسْلَامٍ، فَقَالَ: ((وَعَلَيْكَ، وَرَحْمَةُ اللَّهِ، وَمَنْ أَنْتَ؟)) قُلْتُ: مِنْ غِفَارٍ.

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تھے، میں وہ پہلا شخص تھا جس نے اسلام کے طریقے پر سلام کیا (یعنی السلام علیکم کہا) تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”وعلیک ورحمة اللہ، تم کس قبیلے سے ہو؟“ میں نے عرض کیا: قبیلہ بنی غفار سے۔

(۱۰۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا عَائِشُ! هَذَا جَبْرِيلُ، وَهُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ))، قَالَتْ: قُلْتُ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، تَرَى مَا لَا أَرَى. تُرِيدُ بِذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے عائش! یہ جبریل علیہ السلام ہیں اور تجھے سلام کہہ رہے ہیں۔“ کہتی ہیں کہ میں نے جواب میں کہا: وعليہ السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ، آپ اسے دیکھ رہے ہیں جسے میں نہیں دیکھ رہی۔ اس سے ان کی مراد رسول اللہ ﷺ تھے۔

(۱۰۳۷) (ث: ۲۵۲) حَدَّثَنَا مَطَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا بِسْطَامٌ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ ثُرَّةَ قَالَ: قَالَ لِي أَبِي: يَا بُنَيَّ، إِذَا مَرَّ بِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَلَا تَقُلْ: وَعَلَيْكَ، كَأَنَّكَ تَخْصُهُ بِذَلِكَ وَحْدَهُ، فَإِنَّهُ لَيْسَ وَحْدَهُ، وَلَكِنْ قُلْ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ.

(۱۰۳۲) [صحیح] (۱۰۳۴) [حسن] جامع الترمذی: ۲۸۱۴

(۱۰۳۵) صحیح مسلم: ۲۴۷۳؛ سنن الدارمی: ۲۶۸۱۔

(۱۰۳۶) صحیح البخاری: ۳۷۶۸۔

۱۰۳۷ [صحیح] مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۵۶۹۶۔

جناب معاویہ بن قرظ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے کہا: اے میرے بیٹے! جب تیرے پاس سے کوئی آدمی گزرے اور السلام علیکم کہے تو تم و علیک نہ کہنا (ایسا کہہ کہ) گویا تو نے اس سے اس اکیلے کو خاص کر دیا جبکہ حقیقت میں وہ اکیلا نہیں، اس لیے السلام علیکم کہنا۔

۴۷۵۔ بَابُ: مَنْ لَمْ يَرْدِّ السَّلَامَ

جس نے سلام کا جواب نہ دیا

(۱۰۳۸) (ث: ۲۵۳) حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَرَرْتُ بِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أُمِّ الْحَكَمِ فَسَلَّمْتُ، فَمَارَدَ عَلَيَّ شَيْئًا فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي! مَا يَكُونُ عَلَيْكَ مِنْ ذَلِكَ؟ رَدَّ عَلَيْكَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ، مَلَكٌ عَنْ يَمِينِهِ.

جناب عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہا: میں عبدالرحمن بن ام حکم رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا، میں نے انہیں سلام کیا لیکن انہوں نے مجھے جواب نہیں دیا، سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بھائی کے بیٹے! اس سے تجھے زنجیدہ ہونے کی ضرورت نہیں تجھے اس کے دائیں طرف والے فرشتے نے جواب دے دیا ہے جو اس سے (یعنی عبدالرحمن بن ام حکم رضی اللہ عنہ سے) کہیں بہتر ہے۔

(۱۰۳۹) (ث: ۲۵۴) حَدَّثَنَا عُمرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهَبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ السَّلَامَ اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللَّهِ، وَضَعَهُ اللَّهُ فِي الْأَرْضِ، فَأَفْشُوهُ بَيْنَكُمْ، إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا سَلَّمَ عَلَى الْقَوْمِ قَرَدُوا عَلَيْهِ كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِمْ فَضْلٌ دَرَجَةٍ، لِأَنَّهُ ذَكَرَهُمُ السَّلَامَ، وَإِنْ لَمْ يَرْدِّ عَلَيْهِ، رَدَّ عَلَيْهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَأَصِيبٌ.

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بلاشبہ سلام اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے جسے اللہ تعالیٰ نے زمین میں رکھا ہے لہذا تم اسے آپس میں پھیلاؤ، بے شک جب کوئی شخص کسی قوم کو سلام کرتا ہے اور وہ اسے جواب دیتے ہیں تو اس شخص کا ان پر ایک درجہ ہو جاتا ہے، کیونکہ اس نے انہیں سلام یاد دلایا اور ان کو اسے جواب نہیں دیا گیا تو ان کا جواب اس سے بہتر اور پاکیزہ (فرشتہ) اسے دیتا ہے۔

(۱۰۴۰) (ث: ۲۵۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: التَّسْلِيمُ تَطَوُّعٌ، وَالرَّدُّ فَرِيضَةٌ.

امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تسلیم مستحب ہے جبکہ جواب دینا فرض ہے۔

(۱۰۳۸) | صحیح | ۱۰۳۹ | صحیح | مستفاد ابن ابی شیبہ ۲۵۷۴۵، شعب الإیمان للبیہقی: ۷۷۹

(۱۰۴۰) | صحیح | ۱۰۴۱ | صحیح | ۱۰۴۲ | ضعیف | کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

۴۷۶۔ بَابُ: مَنْ بَخِلَ بِالسَّلَامِ

جس نے سلام کرنے میں بخل کیا

(۱۰۴۱) (ث: ۲۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَلْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: الْكَذُوبُ مَنْ كَذَبَ عَلَى يَمِينِهِ، وَالْبَخِيلُ مَنْ بَخِلَ بِالسَّلَامِ، وَالسَّرُوفُ مَنْ سَرَقَ الصَّلَاةَ.

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے بڑا جھوٹا وہ ہے جو جھوٹی قسم کھائے، بخیل وہ ہے جو سلام کرنے میں کنجوسی کرے اور سب سے بڑا چور وہ ہے جو نماز میں چوری کرے۔

(۱۰۴۲) (ث: ۲۵۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَبْخَلَ النَّاسِ الَّذِي يَبْخُلُ بِالسَّلَامِ، وَإِنْ أَعْجَزَ النَّاسُ مَنْ عَجَزَ بِالْذُّعَاءِ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگوں میں سب سے بڑا کنجوسی وہ ہے جو سلام کرنے میں کنجوسی کرے اور بے شک لوگوں میں سب سے بڑا عاجز وہ ہے جو دعا کرنے سے عاجز ہو۔

۴۷۷۔ بَابُ: السَّلَامُ عَلَى الصَّبْيَانِ

بچوں کو سلام کرنا

(۱۰۴۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَيَّارٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ النَّبَّيْ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى صَبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، وَقَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَفْعَلُهُ بِهِمْ.

جناب ثابت بنانی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بچوں کے پاس سے گزرے تو انہیں سلام کیا اور فرمایا: نبی ﷺ بھی ان (بچوں) کے ساتھ یہی عمل کیا کرتے تھے۔

(۱۰۴۴) (ث: ۲۵۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ عَنَسَةَ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ يُسَلِّمُ عَلَى الصَّبْيَانِ فِي الْكِتَابِ.

جناب عنسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ مکتب (مدرسے) میں بچوں کو سلام کرتے تھے۔

(۱۰۴۲) [صحیح] صحیح ابن حبان: ۴۴۹۸؛ شعب الإيمان للبيهقي: ۸۷۶۷۔

(۱۰۴۳) صحیح البخاری: ۲۲۴۷؛ صحیح مسلم: ۲۱۶۸۔

(۱۰۴۴) [صحیح] مصنف ابن أبي شيبة: ۲۵۷۷۶۔

۴۷۸۔ بَابُ: تَسْلِيمُ النِّسَاءِ عَلَى الرِّجَالِ

عورتوں کا مردوں کو سلام کرنا

(۱۰۴۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، أَنَّ أَبَا مَرْثَةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ ابْنَةِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ تَقُولُ: ذَهَبْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَغْتَسِلُ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: ((مَنْ هَذِهِ؟)) فَقُلْتُ: أُمُّ هَانِئٍ، قَالَ: ((مَرْحَبًا)).

سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ ﷺ اس وقت غسل فرما رہے تھے، میں نے آپ کو سلام کہا، تو آپ ﷺ نے پوچھا: ”یہ کون عورت ہے؟“ میں نے عرض کیا: ام ہانی، آپ ﷺ نے فرمایا: ”مرحبا (خوش آمدید)“

(۱۰۴۶) (ت: ۲۵۹) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا مَبَارَكٌ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: كُنَّ النِّسَاءُ يُسَلِّمْنَ عَلَى الرِّجَالِ.

امام حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عورتیں مردوں کو سلام کیا کرتی تھیں۔

۴۷۹۔ بَابُ: التَّسْلِيمُ عَلَى النِّسَاءِ

عورتوں کو سلام کرنے کے بیان میں

(۱۰۴۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَهْرَامَ، عَنْ شَهْرِ قَالَ: سَمِعْتُ أَسْمَاءَ، أُمَّ النَّبِيِّ ﷺ مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ، وَعُضْبَةٌ مِنَ النِّسَاءِ قُعُودٌ، قَالَ بِيَدِهِ إِلَيْهِنَّ بِالسَّلَامِ، فَقَالَ: ((إِيَّاكُمْ وَكُفْرَانَ الْمُنْعِمِينَ، إِيَّاكُمْ وَكُفْرَانَ الْمُنْعِمِينَ))، قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ: نَعُوذُ بِاللَّهِ! يَا نَبِيَّ اللَّهِ، مِنْ كُفْرَانِ نِعَمِ اللَّهِ، قَالَ: ((بَلَى إِنْ إِحْدَاكُمْ تَطَوَّلُ أَيْمَتُهَا، ثُمَّ تَغْضِبُ الْغَضْبَةَ فَتَقُولُ: وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ مِنْهُ سَاعَةً خَيْرًا قَطُّ، فَذَلِكَ كُفْرَانُ نِعَمِ اللَّهِ، وَذَلِكَ كُفْرَانُ الْمُنْعِمِينَ)).

سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ مسجد سے گزرے عورتوں کی ایک جماعت وہاں بیٹھی ہوئی تھی، آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے انہیں سلام کیا اور فرمایا: ”انعام کرنے والوں کی ناشکری سے بچو، انعام کرنے والوں کی ناشکری سے بچو۔“ ان میں سے ایک عورت نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتی ہیں۔

(۱۰۴۵) صحیح البخاری: ۳۱۷۱؛ صحیح مسلم: ۳۲۶۔

(۱۰۴۶) [حسن] شعب الإيمان للبيهقي: ۸۸۹۹؛ مسند ابن الجعد: ۳۳۳۷۔

(۱۰۴۷) [صحیح] مسند أحمد: ۶/ ۴۵۷؛ سنن أبي داود: ۵۲۰۴؛ جامع الترمذي: ۲۶۹۷۔ کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیوں نہیں، بے شک تم میں سے کسی عورت کا بے شوہر رہنے کا زمانہ لمبا ہو جاتا ہے۔ پھر (اللہ تعالیٰ اسے شوہر دیتا ہے تو اس کی ناشکری کرتی ہو) جب غصہ میں آ جاتی ہو تو کہتی ہو: اللہ کی قسم! میں نے اس سے کبھی ایک لمحہ کے لیے بھی بھلائی نہیں دیکھی، یہ ہی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری ہے اور یہ ہی انعام کرنے والوں کی ناشکری ہے۔“

(۱۰۴۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ ابْنِ أَبِي غَنِیَّةٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، مَرَّ بِبِي النَّبِيِّ ﷺ وَأَنَا فِي جَوَارِ أُنْرَابِ لِي، فَسَلَّمْ عَلَيْنَا وَقَالَ: ((إِنَّا كُنَّا وَكُفَرَاءَ الْمُنْعَمِينَ))، وَكُنْتُ مِنْ أَجْرَنَهُنَّ عَلَى مَسَائِلِهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا كُفَرَاءَ الْمُنْعَمِينَ؟ قَالَ: ((لَعَلَّ أَحَدًا كُنَّ تَطُولُ أَيْمَتُهَا مِنْ أَبِيهَا، ثُمَّ يَرِزُهَا اللَّهُ زَوْجًا، وَيَرِزُهَا مِنْهُ وَلَدًا، فَتَغْضَبُ الْغَضْبَةَ فَتَكْفُرُ فَتَقُولُ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ)).

سیدہ اسماء بنت یزید انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ میرے پاس سے گزرے اور میں اپنی ہم عمر لڑکیوں میں تھی تو آپ ﷺ نے ہمیں سلام کیا اور فرمایا: ”انعام کرنے والوں کی ناشکری سے بچو۔“ اور میں عورتوں میں سوال کرنے کے معاملے میں سب سے تیز تھی، چنانچہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! انعام کرنے والوں کی ناشکری سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کسی کا اپنے ماں باپ کے پاس بے شوہر رہنے کا زمانہ لمبا ہو جاتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ اسے شوہر عطا کرتا ہے اور اس سے اولاد عطا فرماتا ہے۔ پھر (جب کبھی) وہ غصہ میں آ جاتی ہے تو ناشکری کرتے ہوئے کہتی ہے: میں نے تجھ سے کبھی خیر نہیں دیکھی۔“

۴۸۰۔ بَابُ مَنْ كَرِهَ تَسْلِيمَ الْخَاصَّةِ

جس نے کسی کو مخصوص کر کے سلام کرنے کو مکروہ جانا

(۱۰۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ سَلْمَانَ، عَنْ سَيَّارِ أَبِي الْحَكَمِ، عَنْ طَارِقٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ جُلُوسًا، فَجَاءَ آذَنُهُ فَقَالَ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، فَقَامَ وَفُتْنَا مَعَهُ، فَدَخَلْنَا الْمَسْجِدَ، فَرَأَى النَّاسَ رُكُوعًا فِي مُقَدِّمِ الْمَسْجِدِ، فَكَبَّرَ وَرَكَعَ، وَمَشَى، وَفَعَلْنَا مِثْلَ مَا فَعَلَ، فَمَرَّ رَجُلٌ مُسْرِعٌ فَقَالَ: عَلَيْكُمُ السَّلَامُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ! فَقَالَ: صَدَقَ اللَّهُ، وَبَلَغَ رَسُولُهُ، فَلَمَّا صَلَّيْنَا رَجَعَ، فَوَلَّجَ عَلَى أَهْلِهِ، وَجَلَسْنَا فِي مَكَانِنَا نَنْتَظِرُهُ حَتَّى يَخْرُجَ، فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ: أَيُّكُمْ يَسْأَلُهُ؟ قَالَ طَارِقٌ: أَنَا أَسْأَلُهُ، فَسَأَلُهُ، فَقَالَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ: تَسْلِيمُ الْخَاصَّةِ، وَفُشُوُ التَّجَارَةِ - حَتَّى تُعَيِّنَ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا عَلَى التَّجَارَةِ - وَقَطْعُ الْأَرْحَامِ، وَفُشُوُ الْقَلَمِ، وَظُهُورُ الشَّهَادَةِ الزُّورِ، وَكَيْفَانُ شَهَادَةِ الْحَقِّ)).

(۱۰۴۸) [صحیح] معجم الكبير للطبرانی: ۲۴/۱۸۴؛ الفوائد لتمام الرازی: ۷۹۱۔

(۱۰۴۹) [صحیح] مستد أحمد: ۱/۴۱۹؛ المستدرک للحاکم: ۴/۴۴۵۔

جناب طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سیدنا عبداللہ (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے دربان نے آکر کہا: نماز کھڑی ہو چکی ہے (یہ سن کر) سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ اٹھے تو ہم بھی ان کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے، ہم مسجد میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ لوگ مسجد کے اگلے حصے میں رکوع کی حالت میں ہیں۔ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی اور رکوع میں چلے گئے، پھر اسی طرح چلتے ہوئے نمازیوں کے ساتھ مل گئے، اور جیسا انھوں نے کیا تھا ہم نے بھی کیا، (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) ایک آدمی تیزی سے گزرا اس نے کہا: علیکم السلام یا ابا عبدالرحمن! تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا اور اس کے رسول ﷺ نے ٹھیک ٹھیک پہنچایا۔ جب ہم نماز پڑھ چکے تو وہ اپنے گھر میں داخل ہو گئے۔ اور ہم اپنی جگہ پر بیٹھے ان کا انتظار کرنے لگے کہ وہ باہر آجائیں۔ ہم میں سے بعض نے بعض سے کہا: تم میں سے کون ان سے پوچھے گا؟ (کہ آپ نے سلام کا جواب نہیں دیا اور یوں کہہ دیا کہ اللہ نے سچ فرمایا اور رسول اللہ ﷺ نے ٹھیک ٹھیک پہنچایا) طارق ابن شہاب رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ان سے پوچھوں گا۔ چنانچہ انہوں نے پوچھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا: ”قرب قیامت لوگوں کو خاص کر کے سلام کرنا اور تجارت کا اس قدر پھیل جانا ہوگا کہ عورت کہے گی کہ تجارت کے میں اپنے خاوند کی مدد کرے گی اور قطع رحمی ہوگی اور علم کا بکھر جانا ہوگا اور جھوٹی گواہی کا ظاہر ہونا اور سچی گواہی کا چھپایا جانا ہوگا۔“

(۱۰۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَنِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: ((تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: کون سا اسلام بہتر ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”تو کھانا کھلائے اور جسے جانتے ہو اور جسے نہیں جانتے اسے بھی سلام کہے۔“

۴۸۱۔ بَابُ: كَيْفَ نَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ؟

پردے کی آیت کیسے نازل ہوئی

(۱۰۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ رضی اللہ عنہ، أَنَّهُ كَانَ ابْنُ عَشْرِ سِنِينَ مَقْدَمَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ، فَكَانَ أُمَّهُاتِي يَوْطُنُنِي عَلَى خِدْمَتِهِ، فَخَدَمْتُهُ عَشْرَ سِنِينَ، وَتُوفِّيَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرِينَ، فَكُنْتُ أَعْلَمُ النَّاسِ بِشَأْنِ الْحِجَابِ، فَكَانَ أَوَّلَ مَا نَزَلَ مَا ابْتَنَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَزْيَتَبِ بِنْتُ جَحْشٍ رضی اللہ عنہا، أَصْبَحَ بِهَا عَرُوسًا، فَدَعَى الْقَوْمَ فَأَصَابُوا مِنَ الطَّعَامِ، ثُمَّ خَرَجُوا، وَبَقِيَ رَهْطٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَأَطَالُوا الْمُكْثَ، فَقَامَ فَخَرَجَ، وَخَرَجْتُ لِكَيْ يَخْرُجُوا، فَمَشَى فَمَشَيْتُ مَعَهُ، حَتَّى جَاءَ عَتَبَةُ حُجْرَةَ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، ثُمَّ طَنَ أَنَّهُمْ خَرَجُوا، فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ حَتَّى

(۱۰۵۰) صحيح البخاري: ۲۸؛ صحيح مسلم: ۳۹۔

(۱۰۵۱) صحيح البخاري: ۵۱۶۶، ۶۲۳۸؛ صحيح مسلم: ۱۴۲۸۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

دَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ، فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ، فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ، حَتَّى بَلَغَ عَتَبَةُ حُجْرَةَ عَائِشَةَ، وَظَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا، فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ، فَإِذَا هُمْ قَدْ خَرَجُوا، فَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنِي وَبَيْنَهُ السُّتْرَ، وَأَنْزَلَ الْحِجَابَ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے مدینہ منورہ تشریف لانے کے وقت دس سال کے تھے، میری والدہ مجھے آپ ﷺ کی خدمت کے لیے ہمیشہ کہتی تھیں، چنانچہ میں نے دس سال آپ کی خدمت کی اور جب آپ کی وفات ہوئی تو میں بیس سال کا تھا، نزول حجاب کے متعلق مجھے تمام لوگوں سے زیادہ علم ہے، سب سے پہلے یہ حکم اس وقت نازل ہوا جب رسول اللہ ﷺ زینب بنت جحش سے نکاح کیا تھا اور انہیں اپنے گھر لائے تھے، آپ نے لوگوں کو (دعوت ولیمہ پر) بلایا، سب نے کھانا کھایا اور چلے گئے مگر کچھ صحابہ باقی رہ گئے جو دیر تک بیٹھے رہے، آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور باہر نکل آئے میں بھی باہر آ گیا تاکہ وہ لوگ بھی باہر چلے جائیں، پھر آپ ﷺ چل کر گئے میں بھی آپ کے ساتھ چل کر گیا یہاں تک کہ آپ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کی چوکھٹ پر آئے، پھر خیال آیا کہ وہ لوگ چلے گئے ہوں گے اس لیے واپس تشریف لائے میں بھی واپس آ گیا یہاں تک کہ آپ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے ہاں داخل ہوئے وہ لوگ ابھی تک بیٹھے ہوئے تھے، پھر آپ واپس ہوئے اور میں بھی واپس آ گیا یہاں تک کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کی چوکھٹ پر پہنچے، پھر خیال آیا کہ اب وہ لوگ چلے گئے ہوں گے اس لیے پھر واپس تشریف لائے میں بھی آپ کے ساتھ واپس آ گیا تو اس وقت وہ لوگ جا چکے تھے، نبی کریم ﷺ نے میرے اور اپنے درمیان ایک پردہ ڈال دیا اس وقت پردہ کا حکم نازل ہوا تھا۔

۴۸۲۔ بَابُ: أَلْعَوْرَاتُ الثَّلَاثُ

پردے کے تین اوقات کے بیان میں

(۱۰۵۲) (ث: ۲۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ الْقُرْطِيِّ، أَنَّهُ رَكِبَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُوَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - أَخِي بَنِي حَارِثَةَ ابْنِ الْحَارِثِ - يَسْأَلُهُ عَنِ الْعَوْرَاتِ الثَّلَاثِ، وَكَانَ يَعْمَلُ بِهِنَّ، فَقَالَ: مَا تُرِيدُ؟ فَقُلْتُ: أُرِيدُ أَنْ أَعْمَلَ بِهِنَّ، فَقَالَ: إِذَا وَضَعْتَ ثِيَابِي مِنَ الظَّهِيرَةِ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِي بَلَّغَ الْحُلُمَ إِلَّا بِإِذْنِي، إِلَّا أَنْ أَدْعُوهُ، فَذَلِكَ إِذْنُهُ، وَلَا إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ وَتَحَرَّكَ النَّاسُ حَتَّى تُصَلِّيَ الصَّلَاةَ، وَلَا إِذَا صَلَّيْتَ الْعِشَاءَ وَوَضَعْتَ ثِيَابِي حَتَّى أَتَانَا.

جناب ثعلبہ بن ابی مالک قرطی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ سوار ہو کر قبیلہ بنی حارثہ کے بھائی سیدنا عبد اللہ بن سوید رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے پردے کے تین اوقات کے بارے میں پوچھنے لگے، وہ (عبد اللہ رضی اللہ عنہ) ان اوقات پر عمل پیرا تھے

انہوں نے پوچھا: تم کیا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: میرا ارادہ ہے کہ میں بھی ان اوقات پر عمل کروں، تو انہوں نے فرمایا: دوپہر کے وقت جب میں اپنے کپڑے اتار دیتا ہوں تو میرے گھر والوں میں سے کوئی بالغ آدمی میرے پاس میری اجازت کے بغیر نہیں آتا مگر یہ کہ میں اسے خود بلاؤں تو یہ اس کے لیے اجازت ہوتی ہے، اور نہ جب فجر طلوع ہو جائے اور لوگ چلنا پھرنا شروع کر دیں یہاں تک کہ نماز پڑھ لی جائے اور نہ ہی اس وقت جب میں عشاء کی نماز پڑھ لوں اور اپنے کپڑے اتار لوں یہاں تک کہ میں سو جاؤں۔

۴۸۳۔ بَابُ: أَكْلُ الرَّجُلِ مَعَ امْرَأَتِهِ

آدمی کا اپنی بیوی کیساتھ کھانا

(۱۰۵۳) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُسْعَرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَكُلُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حَيْسًا، فَمَرَّ عُمَرُ، فَدَعَاَهُ فَأَكَلَ، فَأَصَابَتْ يَدُهُ إِضْبَعِي، فَقَالَ: حَسَّ! لَوْ أَطَاعُ فَيُكْنَنَ مَا رَأَيْتُكَ عَيْنٌ، فَتَزَلَ الْحِجَابُ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ حیس (ایک قسم کا کھانا جو کھجور گھی اور ستو سے تیار کیا جاتا ہے) کھا رہی تھی کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گزرے، آپ ﷺ نے انہیں کھانے کی دعوت دی وہ بھی کھانے لگے، اتفاقاً ان کا ہاتھ میری انگلی کو لگ گیا تو انہوں نے کہا: ”اوھو“ اگر تمہارے بارے میں میری رائے مانی جاتی تو تمہیں کوئی آنکھ نہ دیکھ پاتی، اس پر پردے کا حکم نازل ہو گیا۔

(۱۰۵۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي خَارِجَةُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ رَافِعِ بْنِ مَكِينٍ الْجُهَنِيُّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ سَرْجٍ مَوْلَى أُمِّ صَبِيَّةَ بِنْتِ قَيْسٍ وَهِيَ خَوْلَةٌ، وَهِيَ جَدَّةُ خَارِجَةَ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَّهُ سَمِعَهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ: اخْتَلَفَتْ يَدِي وَيَدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ.

جناب سالم بن سرج رضی اللہ عنہ جو کہ ام صبیہ خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے غلام ہیں اور وہ خارجہ بنت حارث رضی اللہ عنہ کی دادی ہیں، بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے اپنی دادی کو کہتے ہوئے سنا: میرا اور رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ یکے بعد دیگرے ایک ہی برتن میں پڑتا تھا۔

۴۸۴۔ بَابُ: إِذَا دَخَلَ بَيْتًا غَيْرَ مَسْكُونٍ

جب کوئی کسی غیر رہائشی گھر میں داخل ہو

(۱۰۵۵) (ث: ۲۶۱) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْنُ قَالَ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ

(۱۰۵۳) [صحيح] السنن الكبرى للنسائي: ۱۱۴۱۹؛ المعجم الأوسط للطبراني: ۲۹۷۱۔

(۱۰۵۴) [صحيح] مسند احمد: ۶/۳۶۶؛ سنن ابن ماجه: ۳۸۲؛ سنن أبي داود: ۷۸۔

(۱۰۵۵) [حسن] مصنف ابن أبي شيبة: ۲۵۸۳۵۔

نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِذَا دَخَلَ الْبَيْتَ غَيْرَ الْمَسْكُونِ فَلْيَقُلْ: السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص غیر رہائشی گھر میں داخل ہو تو اسے چاہیے کہ یہ کلمات کہے: ”السلام علینا وعلى عباد الله الصالحين۔“ (سلام ہو ہم پر اور اللہ کی نیک بندوں پر)

(۱۰۵۶) (ث: ۲۶۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ يَزِيدَ النَّخْوِيِّ، عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: ﴿لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْذِنُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهَا﴾ (النور: ۲۴/۲۷)، وَاسْتَنْتَى مِنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ لَكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ﴾ (النور: ۲۹)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ﴿لَا تَدْخُلُوا أَهْلِهَا﴾ ”اپنے گھر کے سوا اور گھروں میں داخل نہ ہو یہاں تک کہ اجازت لے لو اور وہاں رہنے والوں کو سلام کہو۔“ اس آیت سے استثنیٰ کرتے ہوئے فرمایا: اس آیت میں یہ حکم مستثنیٰ ہے، (جو اگلی آیت میں ہے) ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ مَا تَكْتُمُونَ﴾ ”تم پر کوئی گناہ نہیں کہ ان گھروں میں داخل ہو جن میں کوئی نہیں رہتا اور اس گھر میں تمہارے فائدے کی کوئی چیز ہو، اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے ہو۔“

۴۸۵۔ بَابُ: ﴿لَيْسَتْ أَدْنَىٰكُمْ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ (النور: ۵۸)

تمہارے غلاموں کو اندر آنے کی اجازت لینی چاہئے

(۱۰۵۷) (ث: ۲۶۳) حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: ﴿لَيْسَتْ أَدْنَىٰكُمْ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ (النور: ۵۸)، قَالَ: هِيَ لِلرِّجَالِ دُونَ النِّسَاءِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے آیت ﴿لَيْسَتْ أَدْنَىٰكُمْ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ ”تمہارے غلاموں کو بھی اندر آنے کی اجازت لینی چاہیے۔“ کے بارے میں فرمایا: یہ حکم مردوں کے لیے ہے عورتوں کے لیے نہیں۔

۴۸۶۔ بَابُ: قَوْلُ اللَّهِ: ﴿وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ﴾ (النور: ۵۹)

اللہ تعالیٰ کا فرمان: ”جب تم میں سے لڑکے کے بلوغت کو پہنچ جائیں“

(۱۰۵۸) (ث: ۲۶۴) حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ، عَنْ

(۱۰۵۶) [صحیح] جامع البيان للطبري: ۲۵۹۴۶۔

(۱۰۵۷) [ضعیف] جامع البيان للطبري: ۲۶۱۸۴۔ (۱۰۵۸) [صحیح]

يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ كَانَ إِذَا بَلَغَ بَعْضُ وَلَدِهِ الْحُلُمَ عَزَلَهُ، فَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِ إِلَّا بِإِذْنٍ.

امام نافع رضی اللہ عنہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ جب ان کا کوئی بیٹا بالغ ہو جاتا تو وہ اسے الگ کر دیتے پھر وہ ان کے پاس صرف اجازت سے ہی آتا تھا۔

۴۸۷۔ بَابُ: يَسْتَأْذِنُ عَلَى أُمِّهِ

اپنی والدہ سے اجازت طلب کرے

(۱۰۵۹) (ث: ۲۶۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أَسْتَأْذِنُ عَلَى أُمِّي؟ فَقَالَ: مَا عَلَى كُلِّ أَحْيَانَهَا تُحِبُّ أَنْ تَرَاهَا.

جناب علقمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے پوچھا: کیا میں اپنی والدہ سے بھی اجازت طلب کروں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ہر وقت اسے دیکھنا پسند نہیں کر سکتے (لہذا اجازت لے کر اس کے پاس جاؤ)۔

(۱۰۶۰) (ث: ۲۶۶) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ مُسْلِمَ بْنَ نُذَيْرٍ يَقُولُ: سَأَلَ رَجُلٌ حَدِيثَهُ ﷺ فَقَالَ: أَسْتَأْذِنُ عَلَى أُمِّي؟ فَقَالَ: إِنْ لَمْ تَسْتَأْذِنْ عَلَيْهَا رَأَيْتَ مَا تَكْرَهُ.

جناب مسلم بن نذیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے سیدنا حدیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا میں اپنی والدہ سے بھی اجازت طلب کروں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم اس سے اجازت نہیں لو گے تو (ممكن ہے کہ) اسے ایسی حالت میں دیکھ لو جو تمہیں ناگوار گزرے۔

۴۸۸۔ بَابُ: يَسْتَأْذِنُ عَلَى أَبِيهِ

اپنے والد سے اجازت طلب کرے

(۱۰۶۱) (ث: ۲۶۷) حَدَّثَنَا فَرْوَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِي ﷺ عَلَى أُمِّي، فَدَخَلَ فَاتَّبَعْتُهُ، فَالْتَمَعْتُ فَدَفَعَ فِي صَدْرِي حَتَّى أَفْعَدَنِي عَلَى اسْتِنِي، قَالَ: أَتَدْخُلُ بِغَيْرِ إِذْنٍ؟

(۱۰۵۹) [صحیح] مصنف ابن ابی شیبہ: ۱۷۵۹۷۔

(۱۰۶۰) [حسن] مصنف عبدالرزاق: ۱۹۴۲۱۔ (۱۰۶۱) | ضعیف |

جناب موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کیساتھ اپنی والدہ کے پاس گیا وہ اندر چلے گئے تو میں بھی ان کے پیچھے آگیا انھوں نے میری طرف دیکھا اور میرے سینے پر ایسا مارا کہ مجھے اپنی سرین کے بل بٹھا دیا، پھر کہا: کیا تو بغیر اجازت کے داخل ہوتا ہے؟

۴۸۹۔ بَابُ يَسْتَأْذِنُ عَلَى أَبِيهِ وَوَلَدِهِ

اپنے والد اور بیٹے سے اجازت طلب کرے

(۱۰۶۲) (ث: ۲۶۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: يَسْتَأْذِنُ الرَّجُلُ عَلَى وَلَدِهِ، وَأُمِّهِ - وَإِنْ كَانَتْ عَجُوزًا - وَأَخِيهِ، وَأُخْتِهِ، وَأَبِيهِ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آدمی اپنے بیٹے اور اپنی والدہ سے اندر آنے کی اجازت طلب کرے اگرچہ وہ بوڑھی ہو اور اپنے بھائی اور اپنی بہن اور اپنے والد سے بھی۔

۴۹۰۔ بَابُ يَسْتَأْذِنُ عَلَى أُخْتِهِ

اپنی بہن سے اجازت طلب کرے

(۱۰۶۳) (ث: ۲۶۹) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو، وَابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقُلْتُ: أَسْتَأْذِنُ عَلَى أُخْتِي؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَأَعَذْتُ فَقُلْتُ: أُخْتَايَ فِي حَجْرِي، وَأَنَا أُمُوهُمَا وَأُنْفُوهُمَا عَلَيْهِمَا؟ قَالَ: نَعَمْ، أَتَحِبُّ أَنْ تَرَاهُمَا عُرْيَانَتَيْنِ؟ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَيْسَ اسْتَأْذِنُكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنْ قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُمْ مِنَ الظَّهِيرَةِ وَمِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَكُمْ﴾ (النور: ۵۸)، قَالَ: فَلَمْ يُؤْمَرْ مَوْلَاءٌ بِالْإِذْنِ إِلَّا فِي هَذِهِ الْعَوْرَاتِ الثَّلَاثِ، قَالَ: ﴿وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ﴾ (النور: ۵۹)، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَالْإِذْنُ وَاجِبٌ. زَادَ ابْنُ جُرَيْجٍ: عَلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ.

جناب عطاء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیا میں اپنی بہن سے بھی اجازت طلب کروں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، میں نے اپنی بات دہراتے ہوئے کہا: میری زیر پرورش میری دو بہنیں ہیں میں ان کی پرورش کرتا ہوں اور ان پر خرچ کرتا ہوں کیا ان سے بھی اجازت لوں؟ فرمایا: ہاں، کیا تو یہ بات پسند کرتا ہے کہ ان دونوں کو عریاں حالت میں دیکھے؟ پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَيْسَ اسْتَأْذِنُكُمُ ثَلَاثَ عَوْرَاتٍ لَكُمْ﴾ ”اے ایمان والو! تم سے

(۱۰۶۲) [ضعيف] مصنف ابن أبي شيبة: ۱۷۵۹۹۔

(۱۰۶۳) [صحيح] مكارم الأخلاق للخراطي: ۷۹۵؛ سنن أبي داود: ۵۱۹۱۔

اجازت طلب کرنی چاہیے ان لوگوں کو جو تمہاری ملکیت میں ہیں اور انہیں بھی جو تم میں سے بلوغت کو نہیں پہنچے، نماز فجر سے پہلے اور جس وقت تم دوپہر کو اپنے کپڑے اتار دیتے ہو اور نماز عشاء کے بعد، یہ تین تمہارے لیے پردے کے اوقات ہیں۔“ فرمایا: ان لوگوں کو اجازت کا حکم پردے کے ان تین مواقع میں ہی دیا گیا ہے جو آیت میں مذکور ہے۔ فرمایا: ﴿وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ...﴾ اور جب تم میں لڑکے بلوغت کو پہنچ جائیں تو چاہیے کہ اسی طرح اجازت لے کر آیا کریں جس طرح ان کے بڑے اجازت لیتے رہیں ہیں۔“ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اجازت لینا واجب ہے۔ ابن جریج رضی اللہ عنہ نے یہ لفظ زیادہ کہے ہیں کہ تمام لوگوں پر (واجب ہے۔)

۴۹۱۔ بَابُ: يَسْتَأْذِنُ عَلَى أَخِيهِ

اپنے بھائی سے اجازت طلب کرے

(۱۰۶۴) (ث: ۲۷۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ كُرْدُوسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَسْتَأْذِنُ الرَّجُلُ عَلَى أَبِيهِ، وَأُمِّهِ، وَأَخِيهِ، وَأَخْتِهِ.

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آدمی اپنے والد، والدہ، اپنے بھائی اور اپنی بہن سے اجازت طلب کرے۔

۴۹۲۔ بَابُ: الْإِسْتِئْذَانُ ثَلَاثًا

اجازت طلب کرنا تین بار ہے

(۱۰۶۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنْ عُيَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ ﷺ اسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ، فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ - وَكَأَنَّهُ كَانَ مَشْغُولًا - فَرَجَعَ أَبُو مُوسَى، فَفَرَغَ عُمَرُ فَقَالَ: أَلَمْ أَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ؟ إِنْذِنُوا لَهُ، قِيلَ: قَدْ رَجَعَ، فَدَعَاهُ، فَقَالَ: كُنَّا نُؤْمِرُ بِذَلِكَ، فَقَالَ: تَأْتِينِي عَلَى ذَلِكَ بِالْبَيْتَةِ، فَاَنْطَلَقَ إِلَى مَجْلِسِ الْأَنْصَارِ فَسَأَلَهُمْ، فَقَالُوا: لَا يَشْهَدُ لَكَ عَلَى هَذَا إِلَّا أَصْغَرُنَا: أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ فَذَهَبَ بِأَبِي سَعِيدٍ، فَقَالَ عُمَرُ: أَخْفِي عَنِّي مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ أَلْهَانِي الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ، يَعْنِي الْخُرُوجَ إِلَى التَّجَارَةِ.

جناب عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو انہیں اجازت نہ ملی گویا کہ وہ (عمر رضی اللہ عنہ) مشغول تھے، سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ واپس لوٹ گئے جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فارغ ہوئے تو فرمایا: میں نے عبداللہ بن قیس (ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ) کی آواز نہیں سنی تھی، اسے اندر آنے کی اجازت دے دو، عرض کیا گیا: وہ تو واپس

(۱۰۶۴) [ضعیف] مصنف ابن ابی شیبہ: ۱۷۶۰۱۔

(۱۰۶۵) صحیح البخاری: ۲۰۶۲؛ صحیح مسلم: ۲۱۵۳۔

چلے گئے ہیں، پس آپ نے انہیں بلوایا تو انہوں نے کہا: ہمیں اسی بات کا حکم دیا جاتا تھا، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے پاس اس بات پر گواہ لاؤ، سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ انصار صحابہ کی مجلس میں گئے اور ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا: اس پر آپ کے لیے ہم میں سب سے چھوٹا شخص ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ گواہی دے گا، وہ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ خدری کو ساتھ لے گئے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم میں سے یہ حکم مجھ پر مخفی رہا، مجھے بازاروں کے سودوں نے مشغول رکھا یعنی تجارت کے لیے نکلنے کی وجہ سے (مجھے پتہ نہ چل سکتا)۔

٤٩٣ - بَابُ: الْإِسْتِئْذَانُ غَيْرُ السَّلَامِ

سلام کے بغیر اجازت طلب کرنا

١٠٦٦ (ث: ٢٧١) حَدَّثَنَا بَيَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، فِيمَنْ يَسْتَأْذِنُ قَبْلَ أَنْ يُسَلَّمَ قَالَ: لَا يُؤْذَنُ لَهُ حَتَّى يَبْدَأَ بِالسَّلَامِ.

جناب عطاء اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو سلام کہنے سے پہلے اجازت طلب کرے تو انہوں نے فرمایا: اس شخص کو اس وقت تک اجازت نہ دی جائے جب تک وہ سلام نہ کرے۔

(١٠٦٧) (ث: ٢٧٢) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رضي الله عنه يَقُولُ: إِذَا دَخَلَ وَلَمْ يَقُلْ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقُلْ: لَا، حَتَّى يَأْتِيَ بِالْمُفْتَاخِ السَّلَامِ.

جناب ابن جریج رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جب کوئی شخص اندر آئے اور السلام علیکم نہ کہے تو اسے کہو: نہیں، یہاں تک کہ وہ چائی لائے یعنی سلام کرے۔

٤٩٤ - بَابُ: إِذَا نَظَرَ بِغَيْرِ إِذْنٍ تَفَقَّأَ عَيْنُهُ

جب کوئی بغیر اجازت اندر دیکھے تو اس کی آنکھ پھوڑ دی جائے

١٠٦٨ حَدَّثَنَا أَبُو الِیْمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((لَوْ أَطْلَعَ رَجُلٌ فِي بَيْتِكَ، فَخَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَقَطَّاعَتْ عَيْنَهُ، مَا كَانَ عَلَيْكَ جُنَاحٌ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر کوئی آدمی تیرے گھر میں جھانکے اور تو اسے کنکری مار کر اس کی آنکھ پھوڑ دے تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں۔“

١٠٦٦ [صحيح] مصنف ابن أبي شيبة : ٢٥٨٢٧ - ١٠٦٧ [صحيح]

١٠٦٨) صحيح البخاري: ٦٨٨٧؛ صحيح مسلم: ٢١٥٨.

(۱۰۶۹) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ قَائِمًا يُصَلِّي، فَاطَّلَعَ رَجُلٌ فِي بَيْتِهِ، فَأَخَذَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ، فَسَدَّدَ نَحْوَ عَيْنَيْهِ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک آدمی نے آپ ﷺ کے گھر میں جھانکا، آپ ﷺ نے اپنے ترکش سے ایک تیر لے کر اس کی آنکھوں کی طرف سیدھا کیا۔

۴۹۵۔ بَابُ: الْأُسْتِثْنَانِ مِنْ أَجْلِ النَّظَرِ اجازت لینا دیکھنے ہی کی وجہ سے ہے

(۱۰۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ، أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ جُحْرِ فِي بَابِ النَّبِيِّ ﷺ، وَمَعَ النَّبِيِّ ﷺ مِذْرَى يَحْكُ بِهَ رَأْسَهُ، فَلَمَّا رَأَاهُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: ((لَوْ أَعْلَمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُنِي لَطَعْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ)).

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے دروازے کے سوراخ میں سے جھانکا اور آپ ﷺ کے پاس ایک کنگھی تھی جس سے آپ اپنے سر کو کھجار رہے تھے، جب نبی ﷺ نے اسے دیکھا تو فرمایا: ”اگر میرے علم میں آجاتا کہ تو مجھے دیکھ رہا ہے تو میں اس (کنگھی) کو ضرور تیری آنکھ میں مارتا۔“

(۱۰۷۱) وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ)).
نبی ﷺ نے فرمایا: ”اجازت تو دیکھنے ہی کی وجہ سے مقرر کی گئی ہے۔“

(۱۰۷۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اطَّلَعَ رَجُلٌ مِنْ خَلَلٍ فِي حُجْرَةِ النَّبِيِّ ﷺ، فَسَدَّدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِشْقَصٍ، فَأَخْرَجَ الرَّجُلُ رَأْسَهُ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے حجرہ مبارک کے سوراخ میں سے اندر جھانکا تو رسول اللہ ﷺ نے نیزہ سیدھا کر دیا تو اس آدمی نے اپنا سر باہر نکال لیا۔

۴۹۶۔ بَابُ: إِذَا سَلَّمَ الرَّجُلُ عَلَى الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ جب مرد کسی مرد کو اس کے گھر میں سلام کرے

(۱۰۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ،

(۱۰۶۹) صحيح البخاري: ۶۹۰۰؛ صحيح مسلم: ۲۱۵۷۔

(۱۰۷۰) صحيح البخاري: ۶۹۰۱؛ صحيح مسلم: ۲۱۵۶۔

(۱۰۷۱) صحيح البخاري: ۶۹۰۱؛ صحيح مسلم: ۲۱۵۶۔

(۱۰۷۲) صحيح البخاري: ۶۸۸۹؛ جامع الترمذي: ۲۷۰۸۔

(۱۰۷۳) صحيح البخاري: ۲۰۶۲؛ صحيح مسلم: ۲۱۵۴۔

عَنْ مَرْوَانَ بْنِ عَثْمَانَ، أَنَّ عُبَيْدَ بْنَ حُنَيْنٍ أَخْبَرَهُ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عُمَرَ، فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي - ثَلَاثًا - فَأَذْبَرْتُ، فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ! اشْتَدَّ عَلَيْكَ أَنْ تُحْتَبَسَ عَلَى بَابِي؟ أَعْلَمُ أَنَّ النَّاسَ كَذَلِكَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِمْ أَنْ يُحْتَبَسُوا عَلَى بَابِكَ، فَقُلْتُ: بَلْ اسْتَأْذَنْتُ عَلَيْكَ ثَلَاثًا، فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي، فَرَجَعْتُ، فَقَالَ: وَمَنْ سَمِعْتَ هَذَا؟ فَقُلْتُ: سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: أَسَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ مَا لَمْ تَسْمَعْ؟ لَئِنْ لَمْ تَأْتِنِي عَلَى هَذَا بَيِّنَةٍ لَأَجْعَلَنَّكَ نَكَالًا، فَخَرَجْتُ حَتَّى أَتَيْتُ نَفَرًا مِنَ الْأَنْصَارِ جُلُوسًا فِي الْمَسْجِدِ، فَسَأَلْتُهُمْ، فَقَالُوا: أَوْيَشُكَ فِي هَذَا أَحَدٌ؟ فَأَخْبَرْتُهُمْ مَا قَالَ عُمَرُ، فَقَالُوا: لَا يَقُومُ مَعَكَ إِلَّا أَصْغَرُنَا، فَقَامَ مَعِيَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - أَوْ أَبُو مَسْعُودٍ - إِلَى عُمَرَ، فَقَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمًا وَهُوَ يُرِيدُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، حَتَّى آتَاهُ فَسَلَّمَ، فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ، ثُمَّ سَلَّمَ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ الثَّالِثَةَ، فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ، فَقَالَ: قُضِيَ مَا عَلَيْنَا، ثُمَّ رَجَعَ، فَأَذْرَكَهُ سَعْدٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا سَلَّمْتَ مِنْ مَرِيءٍ إِلَّا وَأَنَا أَسْمَعُ، وَارَدْتُ عَلَيْكَ، وَلَكِنْ أَحْبَبْتُ أَنْ تُكْثِرَ مِنَ السَّلَامِ عَلَيَّ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِي، فَقَالَ أَبُو مُوسَى: وَاللَّهِ إِنْ كُنْتُ لَأَمِينًا عَلَى حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: أَجَلْ، وَلَكِنْ أَحْبَبْتُ أَنْ أُسْتَنْبِتَ.

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے تین مرتبہ (اندر آنے کی) اجازت طلب کی لیکن مجھے اجازت نہ دی گئی تو میں واپس لوٹ آیا پھر انہوں نے میری طرف ایک آدمی بھیجا اور فرمانے لگے: اے عبداللہ! (ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ) کیا تم پر میرے دروازے پر ٹھہرنا دشوار ہو گیا تھا؟ جان لو کہ لوگوں کو بھی اسی طرح تمہارے دروازے پر ٹھہرنا دشوار گزرتا ہے۔ میں نے کہا: بلکہ میں نے تو آپ رضی اللہ عنہ سے تین بار اجازت طلب کی ہے لیکن مجھے اجازت نہیں ملی تو میں واپس چلا گیا، انہوں نے فرمایا: یہ تم نے کس سے سنا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے یہ نبی ﷺ سے سنا ہے، انہوں نے فرمایا: کیا تم نے نبی ﷺ سے وہ بات سنی ہے جو ہم نے نہیں سنی؟ اگر تم اپنی اس بات پر کوئی گواہ نہ لائے تو میں تمہیں عبرت بنا دوں گا، (ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) میں باہر نکلا اور مسجد میں بیٹھی ہوئی انصار کی ایک جماعت کے پاس آیا، میں نے ان سے (اس کے متعلق) پوچھا تو انہوں نے کہا: کیا کوئی شخص اس میں بھی شک کر سکتا ہے؟ میں نے انہیں بتا دیا جو کچھ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا۔ انہوں نے کہا: ہم میں سے سب سے چھوٹا آدمی آپ کے ساتھ جائے گا۔ چنانچہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ یا ابومسعود رضی اللہ عنہ میرے ساتھ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی طرف چل پڑے اور ان سے کہا کہ ایک دفعہ ہم نبی ﷺ کیساتھ نکلے آپ ﷺ کا ارادہ سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس جانے کا تھا۔ یہاں تک آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور انہیں سلام کیا، آپ ﷺ کو (اندر آنے کی) اجازت نہیں دی گئی پھر آپ نے دوسری بار سلام کیا پھر تیسری مرتبہ سلام کیا لیکن پھر بھی آپ کو اجازت نہ دی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہم پر جو حکم واجب تھا ہم نے پورا کر دیا۔“ پھر آپ ﷺ واپس لوٹے تو سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو پیچھے جا کر راستہ میں پالیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، آپ نے جتنی مرتبہ بھی سلام کیا میں اسے سن رہا تھا اور (آہستگی سے) جواب بھی دے رہا تھا لیکن میں اس بات کو

پسند کرتا تھا کہ آپ میرے اور میرے گھر والوں پر کثرت سے سلام فرمائیں۔ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! بے شک میں رسول اللہ کی حدیث کے بارے میں امانتدار ہوں، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں (مجھے تیری امانت پر شک نہیں) لیکن میں نے اس بات کو پسند کیا کہ مزید تحقیق کر لوں۔

۴۹۷۔ بَابُ دُعَاءِ الرَّجُلِ إِذْنَهُ

آدمی کا کسی کو بلانا ہی اجازت ہے

(۱۰۷۴) (ث: ۲۷۳) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: إِذَا دُعِيَ الرَّجُلُ، فَقَدْ أُذِنَ لَهُ.

سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کسی آدمی کو بلایا گیا تو یقیناً اسے اجازت دے دی گئی۔

(۱۰۷۵) حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَجَاءَ مَعَ الرَّسُولِ، فَهُوَ إِذْنُهُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کو بلایا جائے پھر وہ قاصد کے ساتھ ہی آجائے تو اس کے لیے اجازت ہے۔“

(۱۰۷۶) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حَبِيبٍ، وَهَشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((رَسُولُ الرَّجُلِ إِلَى الرَّجُلِ إِذْنُهُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”آدمی کا دوسرے آدمی کی طرف قاصد بھیجنا ہی اس کی اجازت ہے۔“

(۱۰۷۷) (ث: ۲۷۴) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، عَنْ أَبِي الْعَلَانِيَةِ قَالَ: أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَسَلَّمْتُ فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي، ثُمَّ سَلَّمْتُ، فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي، ثُمَّ سَلَّمْتُ الثَّلَاثَةَ، فَرَفَعْتُ صَوْتِي، وَقُلْتُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الدَّارِا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي، فَتَنَحَّيْتُ نَاحِيَةً فَقَعَدْتُ، فَخَرَجَ إِلَيَّ غُلَامٌ فَقَالَ: ادْخُلْ، فَدَخَلْتُ، فَقَالَ لِي أَبُو سَعِيدٍ: أَمَا إِنَّكَ لَوَزِدْتَ لَمْ يُؤْذَنْ لَكَ، فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْأَوْعِيَةِ، فَلَمْ أَسْأَلْهُ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ: حَرَامٌ، حَتَّى سَأَلْتُهُ عَنِ الْجُفِّ، فَقَالَ: حَرَامٌ. فَقَالَ مُحَمَّدٌ: يَتَّخِذُ عَلَى رَأْسِهِ إِدَمَ، فَيُوكَأُ.

(۱۰۷۴) [صحیح] مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۵۸۲۸۔

(۱۰۷۵) [صحیح] سنن ابی داود: ۵۱۹۰؛ مسند أحمد: ۵۳۳/۲۔

(۱۰۷۶) [صحیح] سنن ابی داود: ۵۱۸۹۔

(۱۰۷۷) [صحیح] مسند أحمد: ۶۶/۳۔
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

جناب ابو علامہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، میں نے انہیں سلام کیا لیکن مجھے اجازت نہ ملی، میں نے پھر سلام کیا لیکن اجازت نہ ملی، میں نے تیسری مرتبہ اونچی آواز سے سلام کیا اور کہا: السلام علیکم یا اهل الدار (اے گھر والو! تم پر سلام ہو) پھر بھی اجازت نہ دی گئی، میں ایک طرف ہٹ کر بیٹھ گیا کہ اتنے میں ایک لڑکا میرے پاس آیا اور کہا: اندر داخل ہو جاؤ، میں اندر داخل ہو گیا تو سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: اگر تو تین مرتبہ سے زیادہ سلام کرتا تو تجھے اجازت نہ ملتی، پھر میں نے ان سے (شراب بنانے کے لیے استعمال ہونے والے) برتنوں کے بارے میں پوچھا، میں ان سے جس برتن کے بارے میں بھی پوچھتا تو وہ یہی فرماتے: حرام ہے، یہاں تک کہ میں نے ”جف“ (چمڑے سے بنے ہوئے برتن) کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: حرام ہے۔ محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے کہا: اس کے منہ پر چمڑہ لگا کر قسمہ باندھ دیا جاتا ہے۔

۴۹۸۔ بَابُ: كَيْفَ يَقُومُ عِنْدَ الْبَابِ؟

دروازے کے پاس کیسے کھڑا ہو؟

(۱۰۷۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيعَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْيَحْصَبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُسْرِ بْنِ سُرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، صَاحِبُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَتَى بَابًا يُرِيدُ أَنْ يَسْتَأْذِنَ لَمْ يَسْتَقْبِلْهُ، جَاءَ يَمِينًا وَشِمَالًا، فَإِنْ أُذِنَ لَهُ، وَإِلَّا انْصَرَفَ.

سیدنا عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ جو نبی ﷺ کے صحابی تھے بیان کرتے ہیں کہ نبی جب کسی دروازے پر (اندر جانے کی) اجازت لینے کے لیے تشریف لاتے تو آپ ﷺ دروازے کے بالکل سامنے نہ کھڑے ہوتے بلکہ دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہوتے تھے، اگر اجازت مل جاتی تو ٹھیک ورنہ واپس تشریف لے جاتے۔

۴۹۹۔ بَابُ: إِذَا اسْتَأْذَنَ، فَقَالَ: حَتَّى أَخْرُجَ، أَيْنَ يَقْعُدُ؟

جب کسی نے اجازت مانگی اور اسے کہا گیا کہ آتا ہوں تو وہ کہاں بیٹھے؟

(۱۰۷۹) (ث: ۲۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شُرَيْحٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ وَاهِبَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْمَعَاذِرِيِّ يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ لِي: مَكَانَكَ حَتَّى نَخْرُجَ إِلَيْكَ، فَقَعَدْتُ قَرِيبًا مِنْ بَابِهِ، قَالَ: فَخَرَجَ إِلَيَّ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ، وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ، فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! أَمِنَ الْبَوْلُ هَذَا؟ قَالَ: مِنَ الْبَوْلِ، أَوْ مِنْ غَيْرِهِ.

(۱۰۷۸) [حسن] سنن أبي داود: ۵۱۸۶؛ مسند أحمد: ۱۸۹/۴۔

(۱۰۷۹) [حسن] الجامع للخطيب: ۲۴۱۔

جناب عبدالرحمن بن معاویہ بن حدیج رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے (اندر آنے کی) اجازت طلب کی تو انھوں نے مجھے کہا: اپنی جگہ پر رہو، میں ان کے دروازے کے قریب بیٹھ گیا وہ میرے پاس باہر آئے، پانی منگوا کر وضو کیا پھر اپنے موزوں پر مسح کیا، میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! کیا یہ مسح پیشاب سے وضو ٹوٹنے کی صورت میں بھی کرنا چاہیے؟ انھوں نے فرمایا: پیشاب سے یا پیشاب کے علاوہ (کسی چیز سے وضو ٹوٹا) ہو۔

۵۰۰۔ بَابُ: قَرَعُ الْبَابِ

دروازہ کھٹکھٹانا

۱۰۸۰ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَضْبَهَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الْمُتَنَصِّرِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ أَبَوَابَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَتْ تُقْرَعُ بِالْأُظْفَافِ. سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی ﷺ کے دروازوں کو ناخنوں سے کھٹکھٹایا جاتا تھا۔

۵۰۱۔ بَابُ: إِذَا دَخَلَ وَلَمْ يَسْتَأْذِنْ

جب کوئی اجازت لیے بغیر اندر داخل ہو جائے

۱۰۸۱ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ - وَآفَهَمَنِي بَعْضُهُ عَنْهُ أَبُو حَفْصٍ بْنُ عَلِيٍّ - قَالَ: ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، أَنَّ عَمْرُو بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ كِلْدَةَ بْنَ حَنْبَلٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعَثَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي الْفَتْحِ، بِلَبَنٍ وَجَدَايَةٍ وَضَغَائِسٍ - قَالَ أَبُو عَاصِمٍ: يَعْنِي الْبَقْلَ - وَالنَّبِيُّ ﷺ بِأَعْلَى الْوَادِي، وَلَمْ أَسْلَمْ وَلَمْ أَسْتَأْذِنْ، فَقَالَ: ((ارْجِعْ، فَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، أَدْخُلْ؟))، وَذَلِكَ بَعْدَ مَا أَسْلَمَ صَفْوَانُ. قَالَ عَمْرُو: وَأَخْبَرَنِي أُمَيَّةُ بْنُ صَفْوَانَ بِهَذَا عَنْ كِلْدَةَ، وَلَمْ يَقُلْ: سَمِعْتُهُ مِنْ كِلْدَةَ.

سیدنا کلدہ بن حنبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ نے اسے فتح مکہ کے موقع پر نبی ﷺ کی خدمت میں دودھ، ہرن کا بچہ اور ککڑیاں دے کر بھیجا اور نبی ﷺ وادی مکہ کے بالائی حصے میں تشریف فرما تھے، (کلدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے نہ آپ کو سلام کہا اور نہ اجازت چاہی (یوں ہی اندر چلا گیا) تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”بیچھے ہو اور کہو: السلام علیکم کیا میں اندر داخل ہو سکتا ہوں؟“ یہ واقعہ سیدنا صفوان رضی اللہ عنہ کے مسلمان ہو جانے کے بعد کا ہے۔ جناب عمرو بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے یہ واقعہ امیہ بن صفوان رضی اللہ عنہ نے کلدہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا اور اس میں سماع کا ذکر نہیں۔

۱۰۸۰ [صحیح] التاريخ الكبير للبخاری: ۱/ ۲۲۸؛ شعب الایمان للبيهقي: ۸۸۲۱۔

۱۰۸۱ [صحیح] مسند أحمد: ۳/ ۴۱۴؛ سنن أبي داود: ۵۱۷۶؛ جامع الترمذی: ۲۷۱۰۔ کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

(۱۰۸۲) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَدْخَلَ الْبَصَرَ فَلَا إِذْنَ لَهُ)).
سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی نگاہ اندر ڈال دے تو پھر اس کے لیے اجازت کیسی؟“

۵۰۲۔ بَابُ إِذَا قَالَ: أَدْخُلْ؟ وَلَمْ يُسَلِّمْ

جب کوئی یہ کہے: میں داخل ہو جاؤں؟ اور سلام نہ کرے

(۱۰۸۳) (ث: ۲۷۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: إِذَا قَالَ: أَدْخُلْ؟ وَلَمْ يُسَلِّمْ، فَقُلْ: لَا، حَتَّى تَأْتِيَ بِالْمِفْتَاحِ، قُلْتُ: السَّلَامُ؟ قَالَ: نَعَمْ.

جناب عطاء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جب کوئی شخص یہ کہے: میں داخل ہو جاؤں؟ اور سلام نہ کرے، تو اسے کہہ: نہیں جب تک کہ تو (اجازت کی) چابی نہ لائے۔ میں (عطاء رضی اللہ عنہ) نے کہا: کیا سلام اجازت کی چابی ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔

(۱۰۸۴) قَالَ: وَأَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرٍ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: أَلَلَّجُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْجَارِيَةِ: ((اُخْرُجِي فَقُولِي لَهُ: قُلِ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، أَدْخُلْ؟ فَإِنَّهُ لَمْ يُحْسِنِ إِلَّا سِتْنَدَانِ))، قَالَ: فَسَمِعْتُهَا قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ إِلَيَّ الْجَارِيَةُ، فَقُلْتُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، أَدْخُلْ؟ فَقَالَ: ((وَعَلَيْكَ، اذْخُلْ))، قَالَ: فَدَخَلْتُ فَقُلْتُ: بِأَيِّ شَيْءٍ جِئْتُ؟ فَقَالَ: ((لَمْ آتِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ، أَتَيْتُكُمْ لَتَعْبُدُوا اللَّهَ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَتَدْعُوا عِبَادَةَ اللَّاتِ وَالْعُزَّى، وَتَصَلُّوا فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ، وَتَصُومُوا فِي السَّنَةِ شَهْرًا، وَتَحُجُّوا هَذَا الْبَيْتَ، وَتَأْخُذُوا مِنْ مَالِ أَعْيَانِكُمْ فَتَرُدُّوَهَا عَلَى فَقَرَائِكُمْ))، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ مِنْ الْعِلْمِ شَيْءٌ لَا تَعْلَمُهُ؟ قَالَ: ((لَقَدْ عَلَّمَ اللَّهُ خَيْرًا، وَإِنْ مِنْ الْعِلْمِ مَا لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللَّهُ، الْخَمْسُ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ: «إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنْزِلُ الْغَيْثَ وَ يَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ»)).

(۳۱/ لقمان: ۳۴)

جناب ربیع بن جرّاش رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے بنی عامر کے ایک شخص نے بیان کیا کہ وہ نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: کیا میں اندر جاؤں؟ تو آپ ﷺ نے ایک باندی سے فرمایا: ”باہر جا کر اسے کہو کہ یوں اجازت طلب کرے، السلام علیکم،

(۱۰۸۲) [ضعیف] سنن أبی داود: ۵۱۷۳۔

(۱۰۸۳) [صحیح] الجامع للخطیب بغدادی: ۳۳۶۔

(۱۰۸۴) [صحیح] سنن أبی داود: ۵۱۷۷۔

۵۰۳۔ بَابُ: كَيْفَ الْاِسْتِئْذَانُ؟

اجازت کس طرح لی جائے

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اجازت طلب کرتے ہوئے کہا: السلام علیٰ رسول اللہ، السلام علیکم، کیا عمر رضی اللہ عنہ اندر آ سکتا ہے؟

٥٠٤ - بَابُ: مَنْ قَالَ: مَنْ ذَا؟ فَقَالَ: أَنَا

جس نے ”کون ہے“ کے جواب میں کہا: میں ہوں

١٠٨٦ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا رضي الله عنه يَقُولُ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي دِينٍ كَانَ عَلَى أَبِي، فَدَقَّقْتُ الْبَابَ، فَقَالَ: ((مَنْ ذَا؟)) فَقُلْتُ: أَنَا، قَالَ: ((أَنَا؟))، كَأَنَّهُ كَرِهَهُ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں اس قرضے کے سلسلے میں حاضر ہوا جو میرے والد کے ذمہ تھا، میں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کون ہے؟ میں نے عرض کیا: میں ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں میں؟“ گویا آپ ﷺ نے اسے ناپسند کیا۔

(۱۰۸۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْمَسْجِدِ، وَأَبُو مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَفْرَأُ، فَقَالَ: ((مَنْ هَذَا؟)) فَقُلْتُ: أَنَا بُرَيْدَةُ، جُعِلْتُ فِدَاكَ، فَقَالَ: ((قَدْ أُعْطِيَ هَذَا مَرَّةً مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ)).

جناب عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ مسجد کی طرف نکلے اس وقت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے، آپ ﷺ نے پوچھا: ”یہ کون ہے؟“ میں نے عرض کیا: میں بریدہ رضی اللہ عنہ ہوں آپ پر قربان ہو جاؤں۔ تو آپ نے فرمایا: ”یقیناً اسے آل داود کی خوش الحانیوں میں سے خوش الحانی عطا کی گئی ہے۔“

۵۰۵۔ بَابُ: إِذَا اسْتَأْذَنْ فَقَالَ: ادْخُلْ بِسَلَامٍ

جب کسی نے اجازت مانگی تو (اندر والے نے) کہا: سلام کے ساتھ اندر آ جاؤ

(۱۰۸۸) (ث: ۲۷۷) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْفَرَّاءِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ جُدْعَانَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَاسْتَأْذَنْ عَلَى أَهْلِ بَيْتٍ، فَقِيلَ: ادْخُلْ بِسَلَامٍ، فَأَبَى أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِمْ.

جناب عبد الرحمن بن جعدان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا، انہوں نے اپنے گھر والوں سے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ تو جواب ملا: سلام کے ساتھ اندر آ جاؤ، انہوں نے اندر جانے سے انکار کر دیا۔

۵۰۶۔ بَابُ: اَلنَّظَرُ فِي الدُّوْرِ

گھروں کے اندر جھانکنا

(۱۰۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا دَخَلَ الْبَصْرُ فَلَا إِذْنَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب نظر اندر چلی گئی تو پھر اجازت کیسی؟“

(۱۰۸۷) صحیح مسلم: ۷۹۳، سنن النسائي: ۱۰۱۹۔

(۱۰۸۸) [صحیح] مصنف عبد الرزاق: ۱۹۴۳۰، مصنف ابن أبي شيبة: ۲۵۸۳۲۔

(۱۰۸۹) [ضعيف]

(۱۰۹۰) (ث: ۲۷۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نَذِيرٍ قَالَ: اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى حَدِيثَةِ   فَاطَّلَعَ وَقَالَ: أَدْخُلْ؟ قَالَ حَدِيثَةُ: أَمَا عَيْنُكَ فَقَدْ دَخَلَتْ، وَأَمَا اسْتُكْ فَلَمْ تَدْخُلْ.

جناب مسلم بن نذیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے سیدنا حدیفہ رضی اللہ عنہ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی اور اندر جھانکتے ہوئے کہا: کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟ سیدنا حدیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیری آنکھ تو اندر داخل ہو چکی ہے البتہ تیرا دھڑ داخل نہیں ہوا۔ (ث: ۲۷۹) وَقَالَ رَجُلٌ: اسْتَأْذِنُ عَلَى أُمِّي؟ قَالَ: إِنْ لَمْ تَسْتَأْذِنْ رَأَيْتَ مَا يَسُوؤُكَ.

(ث: ۲۷۹) ایک آدمی نے پوچھا: کیا میں اپنی والدہ سے بھی اجازت مانگوں؟ فرمایا: اگر تو اجازت نہیں مانگے گا تو وہ چیز دیکھ بیٹھے گا جو تجھے بری لگے گی۔

(۱۰۹۱) حَدَّثَنَا مُوسَى، عَنْ أَبَانَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى -يَعْنِي أَبِي كَثِيرَ- أَنَّ إِسْحَاقَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى بَيْتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَلْقَمَ عَيْنَهُ خُصَّاصَةَ الْبَابِ، فَأَخَذَ سَهْمًا أَوْ عُودًا مُحَدَّدًا، فَتَوَخَّى الْأَعْرَابِيَّ، لِيَفْقَأَ عَيْنَ الْأَعْرَابِيِّ، فَذَهَبَ، فَقَالَ: ((أَمَا إِنَّكَ لَوُبْتُ لَفَقَاتُ عَيْنِكَ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی ﷺ کے گھر آیا اور دروازے کے سوراخ سے اندر جھانکنے لگا آپ ﷺ نے ایک تیر یا تیز دھار والی لکڑی اٹھائی اور دیہاتی کا قصد کیا تا کہ دیہاتی کی آنکھیں پھوڑ دیں۔ پس وہ چل دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تو اپنی جگہ کھڑا رہتا تو میں ضرور تیری آنکھ پھوڑ دیتا۔“

(۱۰۹۲) (ث: ۲۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ سَعْدِ التَّحِيْبِيِّ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ  : مَنْ مَلَأَ عَيْنَيْهِ مِنْ قَاعَةِ بَيْتِ، قَبْلَ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ، فَقَدْ فَسَقَ. سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس نے اپنی آنکھوں کو اجازت لینے سے پہلے ہی گھر کے صحن سے آلود کیا تو یقیناً اس نے نافرمانی کی۔

(۱۰۹۳) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ شَرِيحَ، أَنَّ أَبَا حَيٍّ الْمُؤَدَّ حَدَّثَهُ، أَنَّ ثَوْبَانَ   مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لَأَمْرٍ مُسْلِمٍ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى جَوْفِ بَيْتٍ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ، فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ دَخَلَ. وَلَا يَوْمٌ قَوْمًا فَيُخْصُ نَفْسَهُ بِدَعْوَةٍ دُونَهُمْ حَتَّى يَنْصَرِفَ. وَلَا يُصَلِّيَ وَهُوَ حَافٍ حَتَّى يَتَخَفَّفَ)) قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: أَصَحُّ مَا يُرَوَّى فِي هَذَا الْبَابِ هَذَا الْحَدِيثُ.

(۱۰۹۰) [صحیح] مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۶۲۳۷۔

(۱۰۹۱) [صحیح البخاری: ۶۹۰۰؛ صحیح مسلم: ۲۱۵۸۔

(۱۰۹۲) [ضعیف] شعب الإيمان للبيهقي: ۸۸۲۸۔

(۱۰۹۳) [صحیح] سنن ابی داود: ۹۰؛ جامع الترمذی: ۳۵۷؛ سنن ابن ماجہ: ۹۲۳۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کسی مسلمان مرد کے لیے جائز نہیں کہ وہ گھر کے اندر دیکھے یہاں تک کہ اجازت لے لے، پھر اگر اس نے ایسا کر دیا تو یقیناً وہ داخل ہو گیا، اور نہ یہ جائز ہے کہ وہ کسی قوم کی امامت کرائے اور انہیں چھوڑ کر اپنے آپ کو دعا کے ساتھ مخصوص کر لے اور دعا ختم کر دے اور نہ ہی یہ جائز ہے کہ وہ اس حال میں نماز پڑھے کہ پیشاب رو کے ہوئے ہو یہاں تک کہ فراغت حاصل کر لے۔“

امام ابو عبد اللہ رحمہ اللہ نے کہا: اس باب کی روایات میں سے صحیح ترین یہی حدیث ہے۔

۵۰۷۔ باب: فَضْلُ مَنْ دَخَلَ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ

جو سلام کر کے گھر میں داخل ہو، اس کی فضیلت

(۱۰۹۴) حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاتِكَةِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ حَبِيبٍ الْمُحَارِبِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ عِزًّا وَجَلًّا، إِنْ عَاشَ كُفِيَ، وَإِنْ مَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ: مَنْ دَخَلَ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ عِزًّا وَجَلًّا، وَمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ عِزًّا وَجَلًّا)).

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تین شخص ایسے ہیں جن کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ پر ہے، اگر وہ زندہ رہیں تو کفایت ہوگی اور اگر مر گئے تو جنت میں داخل ہوں گے: وہ شخص جو سلام کر کے اپنے گھر میں داخل ہوا تو اس کی ذمہ داری اللہ عزوجل پر ہے، وہ شخص جو گھر سے مسجد کی طرف نکلا تو اس کی ذمہ داری بھی اللہ عزوجل پر ہے اور وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے رستے میں نکلا تو اس کی ذمہ داری بھی اللہ عزوجل پر ہے۔“

(۱۰۹۵) (ث: ۲۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ عَلَيْهِمْ تَحِيَّةً مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً قَالَ: مَا رَأَيْتُهُ إِلَّا تَوَجِّهَ قَوْلُهُ: ﴿وَإِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا﴾ (۴/النساء: ۸۶)

جناب ابو زبیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: تو جب اپنے گھر والوں کے پاس جائے تو انہیں سلام کر، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبارک اور پاکیزہ تحفہ ہے۔ ابو زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تو ان کی یہ بات اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی توجیہ ہی سمجھتا ہوں: ﴿وَإِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا﴾ ”جب تمہیں سلامتی کی کوئی دعا دی جائے تو تم اس سے اچھی سلامتی کی دعا دیا جواب میں وہی کہہ دو۔“

(۱۰۹۴) [صحیح] صحیح ابن حبان: ۴۹۹؛ سنن أبی داود: ۲۴۹۴؛ المستدرک للحاکم: ۷۳/۲۔

(۱۰۹۵) [صحیح] جامع البیان للطبری: ۱۰۰۵۱۔

۵۰۸۔ بَابُ إِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهُ عِنْدَ دُخُولِهِ الْبَيْتَ يَبِيتُ فِيهِ الشَّيْطَانُ

جس گھر میں داخل ہوتے وقت ذکر الہی نہ ہو اس گھر میں شیطان رات گزارتا ہے

(۱۰۹۶) حَدَّثَنَا خَلِيفَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ، فَذَكَرَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ دُخُولِهِ، وَعِنْدَ طَعَامِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ: لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ، وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ: أَذْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ، وَإِنْ لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ طَعَامِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ: أَذْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوا اور داخل ہوتے کے وقت اور کھاتے وقت اللہ عزوجل کا ذکر کرے تو شیطان (اپنے لشکر سے) کہتا ہے: تمہارے لیے یہاں رات کا ٹھکانہ ہے اور نہ کھانا۔ جب وہ اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے تو شیطان (اپنے لشکر سے) کہتا ہے: تم نے رات کا ٹھکانہ پالیا، اور اگر وہ اپنے کھانے کے وقت بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے تو شیطان کہتا ہے: تم نے رات کا ٹھکانہ بھی پالیا اور کھانا بھی۔“

۵۰۹۔ بَابُ مَا لَا يُسْتَأْذَنُ فِيهِ

جہاں داخل ہونے کی اجازت نہیں لی جاتی

(۱۰۹۷) (ث: ۲۸۲) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَعْيَنُ الْخُوَارِزْمِيُّ قَالَ: أَتَيْتَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَهُوَ قَاعِدٌ فِي دَهْلِيْزِهِ وَلَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ صَاحِبِي وَقَالَ: أَذْخُلُ؟ فَقَالَ أَنَسُ: اذْخُلْ، هَذَا مَكَانٌ لَا يُسْتَأْذَنُ فِيهِ أَحَدٌ، فَقَرَّبَ إِلَيْنَا طَعَامًا، فَأَكَلْنَا، فَجَاءَ بَعْضُ نَبِيْدٍ حُلُوٍ فَشَرِبَ، وَسَقَانَا.

جناب اعین خوارزمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، وہ اپنی دہلیز پر بیٹھے ہوئے تھے ان کے ساتھ کوئی بھی نہیں تھا، میرے ساتھی نے انہیں سلام کیا اور کہا: کیا میں اندر آ جاؤں؟ تو سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آ جاؤ، یہ ایسی جگہ ہے جس میں داخل ہونے کی کوئی اجازت نہیں لیتا، پھر انہوں نے ہمیں کھانا پیش کیا ہم نے کھانا کھایا پھر وہ نبید کا پیالہ لائے انہوں نے خود بھی پیا اور ہمیں بھی پلایا۔

(۱۰۹۶) صحیح مسلم: ۲۰۱۸؛ سنن أبی داود: ۳۷۶۵۔

(۱۰۹۷) [ضعیف] المعجم الكبير للطبرانی: ۶۹۷۔

۵۱۰۔ بَابُ: الْإِسْتِئْذَانُ فِي حَوَانِيتِ السُّوقِ

بازار کی دکانوں میں داخل ہونے کے لیے اجازت طلب کرنا

(۱۰۹۸) (ث: ۲۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَسْتَأْذِنُ عَلَى بُيُوتِ السُّوقِ.

امام مجاہد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بازار کی دکانوں میں داخل ہونے کی اجازت نہیں مانگا کرتے تھے۔
(۱۰۹۹) (ث: ۲۸۴) حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْتَأْذِنُ فِي ظِلَّةِ الْبَزَّازِ.

جناب عطاء رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کپڑے بیچنے والے کے سائبان میں داخل ہوتے وقت اجازت مانگا کرتے تھے۔

۵۱۱۔ بَابُ: كَيْفَ يَسْتَأْذِنُ عَلَى الْفُرْسِ؟

اہل فارس سے کیسے اجازت لی جائے

(۱۱۰۰) (ث: ۲۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْعَلَاءِ الْخُزَاعِيُّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الْمَلِكِ مَوْلَى أُمِّ مَسْكِينِ بْنِتِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: أَرْسَلَنِي مَوْلَانِي إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَجَاءَ مَعِيَ، فَلَمَّا قَامَ بِالْبَابِ فَقَالَ: أُنْذِرَانِيْم؟ قَالَتْ: أُنْذِرُون، فَقَالَتْ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِنَّهُ يَأْتِينِي الزُّورُ بَعْدَ الْعَتَمَةِ، فَاتَّحَدَّثْتُ؟ قَالَ: تَحَدَّثِي مَا لَمْ تُؤْتِرِي، فَإِذَا أَوْتَرْتَ فَلَا حَدِيثَ بَعْدَ الْوُتْرِ.

جناب ابو عبد الملك رحمہ اللہ جو ام مسکین بنت عاصم بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے غلام تھے بیان کرتے ہیں کہ مجھے میری مالکہ نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تو وہ میرے ساتھ ہی چلے آئے اور دروازے پر کھڑے ہو کر (فارسی زبان میں) کہا: ”اُنْذِرَانِيْم؟“ (ہم اندر آجائیں) میری مالکہ نے بھی (فارسی میں) کہا ”اندر وں“ (آجائیے) پھر وہ کہنے لگی: اے ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ)! میرے پاس عشاء کے بعد ملنے والی عورتیں آتی ہیں، کیا میں باتیں کر سکتی ہوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (ہاں) جب تک کہ تو وتر نہ پڑھ لے پھر جب وتر پڑھ لے تو وتر کے بعد کوئی بات کرنا (مناسب) نہیں۔

(۱۰۹۸) [صحیح] شعب الإيمان للبيهقي: ۸۸۵۲۔

(۱۰۹۹) [صحیح] شعب الإيمان للبيهقي: ۸۸۵۱۔

(۱۱۰۰) [ضعيف] الجامع للخطيب البغدادي: ۲۳۹۔

۵۱۲۔ بَابُ: إِذَا كَتَبَ الذَّمِّيُّ فَسَلَّمَ، يَرُدُّ عَلَيْهِ

ذمی جب خط میں سلام لکھے تو اسے جواب دیا جائے

(۱۱۰۱) (ث: ۲۸۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَشْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَادٍ - يَعْنِي ابْنَ عَبَّادٍ - عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ: كَتَبَ أَبُو مُوسَى رضی اللہ عنہ إِلَى دِهْقَانَ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ فِي كِتَابِهِ، فَقِيلَ لَهُ: أَتَسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ كَافِرٌ؟ قَالَ: إِنَّهُ كَتَبَ إِلَيَّ فَسَلِّمَ عَلَيَّ، فَردَدْتُ عَلَيْهِ.

جناب ابو عثمان نہدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے ایک کسان کی طرف خط لکھا اور خط میں اسے سلام لکھا، آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: کیا آپ اسے سلام کرتے ہیں حالانکہ وہ کافر ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اس نے مجھے خط لکھا اور مجھے سلام کیا، لہذا میں نے اسے جواب دیا ہے۔

۵۱۳۔ بَابُ: لَا يَبْدَأُ أَهْلَ الذَّمِّ بِالسَّلَامِ

ذمیوں کو سلام کرنے میں پہل نہ کرے

(۱۱۰۲) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ مَرْثِدٍ، عَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغَفَارِيِّ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنِّي رَاكِبٌ عَدَا إِلَى يَهُودَ، فَلَا تَبْدَأُوهُمْ بِالسَّلَامِ، وَإِذَا سَلَّمُوا عَلَيْكُمْ فَقُولُوا: وَعَلَيْكُمْ)).

سیدنا ابو بصیرہ غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”میں کل یہودیوں کی طرف جاؤں گا تم انہیں سلام کرنے میں پہل نہ کرنا جب وہ تمہیں سلام کریں تو جواب میں وہیں کہہ دینا۔“

حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ، عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ، مِثْلَهُ. وَزَادَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ. جناب ابن اسحاق رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری سند میں بھی اسی طرح مروی ہے اور اس نے یہ الفاظ زیادہ کہے کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا۔

(۱۱۰۳) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَهْلُ الْكِتَابِ لَا تَبْدَأُوهُمْ بِالسَّلَامِ، وَاصْطَرُّوهُمْ إِلَى أَصْحَابِ الطَّرِيقِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اہل کتاب کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو اور انہیں سب سے تنگ رستے کی طرف جانے پر مجبور کرو۔“

(۱۱۰۱) [صحیح] مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۵۷۵۴۔

(۱۱۰۲) [صحیح] مسند أحمد: ۶/۳۹۸؛ مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۵۷۶۴۔

(۱۱۰۳) صحیح مسلم: ۲۱۶۷؛ جامع الترمذی: ۱۶۰۲۔

۵۱۴۔ بَابُ: مَنْ سَلَّمَ عَلَى الدِّمِّيِّ إِشَارَةً

جس نے ذمی کو اشارے سے سلام کیا

(۱۱۰۴) (ث: ۲۸۷) حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ حَمَادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: إِنَّمَا سَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الدَّهَاقِينَ إِشَارَةً.

جناب علقمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ ﷺ نے غیر مسلم کسانوں کو اشارے سے سلام کیا تھا۔

(۱۱۰۵) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَامٌ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: مَرَّ يَهُودِيٌّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: السَّامُ عَلَيْكُمْ، فَرَدَّ أَصْحَابُهُ السَّلَامَ، فَقَالَ: ((قَالَ: السَّامُ عَلَيْكُمْ))، وَإِذَا الْيَهُودِيُّ فَاعْتَرَفَ، قَالَ: رُدُّوا عَلَيْهِ مَا قَالَ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی نبی ﷺ کے پاس سے گزرا، اس نے کہا: السام علیکم (تمہیں موت پڑے) آپ ﷺ کے صحابہ نے اسے جواب میں السلام کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس یہودی نے السام علیکم کہا ہے۔“ چنانچہ یہودی کو پکڑا گیا تو اس نے اس بات کا اعتراف کر لیا آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم اس پر وہی لوٹاؤ جو اس نے کہا ہے۔“

۵۱۵۔ بَابُ: كَيْفَ الرَّدُّ عَلَى أَهْلِ الدِّمَّةِ؟

ذمیوں کو سلام کا جواب کیسے دیا جائے

(۱۱۰۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَحَدَهُمْ، فَإِنَّمَا يَقُولُ: السَّامُ عَلَيْكَ، فَقُولُوا: وَعَلَيْكَ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک جب یہود میں سے تمہیں کوئی سلام کرتا ہے تو وہ کہتا ہے: السام علیک، لہذا تم بھی جواب میں وعلیک کہو۔“

(۱۱۰۷) (ث: ۲۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ، عَنْ سِمَاكِ، عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: رُدُّوا السَّلَامَ عَلَى مَنْ كَانَ يَهُودِيًّا، أَوْ نَصْرَانِيًّا، أَوْ مَجُوسِيًّا، ذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ يَقُولُ: ﴿وَإِذَا حُيِّتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوها﴾ (۴/ النساء: ۸۶)

(۱۱۰۴) [صحیح] مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۵۸۶۶ - ۱۱۰۵ (صحیح مسلم: ۱۶۴)

(۱۱۰۶) [صحیح البخاری: ۶۲۵۷؛ صحیح مسلم: ۲۱۶۴؛ موطأ امام مالک: ۲۷۵۹ -

(۱۱۰۷) [حسن] مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۵۷۶۵؛ مسند ابی یعلیٰ: ۱۵۲۷ -

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: سلام کا جواب دو خواہ یہودی ہو، عیسائی ہو یا مجوسی ہو یہ اس لیے کہ بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَإِذَا حُيِّتُمْ بِحِجَّةٍ فَعَيِّرُوا بِأَحْسَنِ مِنْهَا أَوْ رُدُّوْهَا﴾ اور جب تمہیں سلامتی کی کوئی دعا دی جائے تو تم اس سے اچھی سلامتی کی دعا دیا جواب میں وہی کہہ دو۔“

۵۱۶۔ بَابُ: السَّلَامُ عَلَى مَجْلِسٍ فِيهِ الْمُسْلِمُ وَالْمُشْرِكُ

ایسی مجلس کو سلام کرنا جس میں مسلمان اور مشرک دونوں ہوں

(۱۱۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَيْهِ إِكَافٌ عَلَى قُطَيْفَةٍ فَذَكِيَّةٌ، وَأَرْدَفَ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَرَاءَهُ، يَعْوِذُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ، حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَرْزَةَ سَلُولٍ - وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ عَبْدُ اللَّهِ - فَإِذَا فِي الْمَجْلِسِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ وَعَبْدَةُ الْأَوْثَانِ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ.

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر فد کی چادر کے اوپر پالان رکھی ہوئی تھی، آپ نے سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھالیا، آپ سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لے جا رہے تھے، راستے میں آپ کا گزر ایک ایسی مجلس سے ہوا جس میں عبد اللہ بن ابی بربزہ سلول بھی تھے یہ واقعہ عبد اللہ بن ابی کے اسلام لانے سے پہلے کا ہے، اس مجلس میں مسلمان، مشرکین اور بت پرست سب ملے جلے بیٹھے ہوئے تھے، پس آپ نے انہیں سلام کیا۔

۵۱۷۔ بَابُ: كَيْفَ يَكْتُبُ إِلَى أَهْلِ الْكِتَابِ؟

اہل کتاب کو خط کیسے لکھا جائے؟

(۱۱۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ: أَرْسَلَ إِلَيْهِ هِرْقَلُ مَلِكِ الرُّومِ، ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّذِي بُعِثَ بِهِ مَعَ دَحِيَّةِ الْكَلْبِيِّ إِلَى عَظِيمٍ بُصْرَى، فَدَفَعَهُ إِلَى هِرْقَلٍ فَقَرَأَهُ، فَإِذَا فِيهِ: ((بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرْقَلٍ عَظِيمِ الرُّومِ، سَلَامٌ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى، أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدَعَايَةِ الْإِسْلَامِ، أَسْلِمْتَ تَسْلَمَ، يُؤْتِكَ اللَّهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ، فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْأَرِيسِيِّينَ وَ «قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ» إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى: «اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ»)) (۳/ آل عمران: ۶۴)

(۱۱۰۸) صحيح البخاري: ۶۲۰۷، ۶۲۵۴؛ صحيح مسلم: ۱۷۹۸۔

(۱۱۰۹) صحيح البخاري: ۷؛ صحيح مسلم: ۱۷۷۳۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ روم کے بادشاہ ہرقل نے ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا پھر رسول اللہ ﷺ کا وہ خط منگوا یا جو آپ نے اپنے صحابی وحیدہ کلبی رضی اللہ عنہ کے ذریعہ بصری کے گورنر کی طرف بھیجا تھا اس نے وہ ہرقل کو پہنچا دیا تھا، ہرقل نے اسے پڑھا اس میں لکھا ہوا تھا: ”شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان، بے حد رحم والا ہے، اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد ﷺ کی طرف سے عظیم روم ہرقل کی طرف، سلام ہو اس شخص پر جس نے ہدایت کی پیروی کی، اما بعد! میں تمہیں اسلام کی طرف بلاتا ہوں اسلام قبول کر لے تو سلامت رہے گا اللہ تجھے دوہرا اجر دے گا اور اگر تو نے منہ پھیرا تو بے شک تجھ پر تیری ساری رعایا کا گناہ بھی ہوگا۔ اے اہل کتاب! ایسی بات کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم میں سے کوئی بھی اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی کو رب نہ قرار دے پھر اگر وہ لوگ اعراض کریں تو تم کہہ دو: گواہ رہو بے شک ہم مسلمان ہیں۔“

۵۱۸۔ بَابُ: إِذَا قَالَ أَهْلُ الْكِتَابِ: السَّامُ عَلَيْكُمْ

جب اہل کتاب السام علیکم (تمہیں موت پڑے) کہیں

۱۱۱۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَلَّمَ نَاسٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكُمْ، قَالَ: ((وَعَلَيْكُمْ))، فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَغَضِبَتْ: أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ: ((بَلَى قَدْ سَمِعْتُ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِمْ، نَجَابٌ عَلَيْهِمْ، وَلَا يُجَابُونَ فِينَا)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہودیوں میں سے کچھ لوگوں نے نبی ﷺ کو سلام کیا تو کہا: السام علیکم، آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا: وعلیکم سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے غصے میں آکر کہا: کیا آپ نے نہیں سنا جو کچھ انہوں نے کہا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں میں نے سنا ہے اور میں نے وہ الفاظ انہیں پر لوٹا دیے، ہماری بدعا ان کے بارے میں قبول ہوگی اور ان کی بدعا ہمارے بارے میں قبول نہیں ہوگی۔“

۵۱۹۔ بَابُ: يُضْطَرُّ أَهْلُ الْكِتَابِ فِي الطَّرِيقِ إِلَى أَضْيَقِهَا

اہل کتاب کو تنگ راستے کی طرف مجبور کر دیا جائے

۱۱۱۱ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا لَقِيتُمُ الْمُشْرِكِينَ فِي الطَّرِيقِ، فَلَا تَبْدَأُوهُمْ بِالسَّلَامِ، وَاضْطَرُّوهُمْ إِلَى أَضْيَقِهَا)).

۱۱۱۰ [صحیح] مسند أحمد: ۳/۳۸۳، صحیح مسلم: ۲۱۶۵۔

۱۱۱۱ [شاذ] جامع الترمذی: ۱۶۰۲۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جب تم راستے میں مشرکین سے ملاقات کرو تو انہیں سلام کرنے میں پہل نہ کرو اور انہیں تنگ ترین رستے کی طرف جانے پر مجبور کر دو۔“

۵۲۰۔ باب: کَيْفَ يَدْعُو لِلدَّمِيِّ؟

ذمی کو کیسے دعا دے؟

(۱۱۱۲) (ث: ۲۸۹) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَاصِمُ بْنُ حَكِيمٍ، أَنَّهُ سَمِعَ يَحْيَى بْنَ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيَّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ مَرَّ بِرَجُلٍ هَيْئَتُهُ هَيْئَةُ مُسْلِمٍ، فَسَلَّمَ، فَرَدَّ عَلَيْهِ: وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَقَالَ لَهُ الْغَلَامُ: إِنَّهُ نَصْرَانِي، فَقَامَ عُقْبَةُ فَتَبِعَهُ حَتَّى أَذْرَكَهُ فَقَالَ: إِنَّ رَحْمَةَ اللَّهِ وَبَرَكَاتَهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ، لَكِنْ أَطَالَ اللَّهُ حَيَاتَكَ، وَأَكْثَرَ مَالَكَ وَوَلَدَكَ.

جناب یحییٰ بن ابوعمر شیبانی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے، وہ سیدنا عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جس کی شکل و صورت مسلمانوں جیسی تھی۔ اس نے سلام کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے جواب میں وعلیک ورحمة اللہ وبرکاتہ کہا، آپ کے غلام نے آپ سے کہا کہ یہ تو عیسائی ہے، چنانچہ سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اس کے پیچھے گئے، یہاں تک کہ اسے پالیا اور اس سے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں تو ایمان والوں پر ہیں لیکن اللہ تعالیٰ تیری زندگی لمبی کرے اور تیرے مال اور اولاد میں کثرت کرے۔

(۱۱۱۳) (ث: ۲۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ ضَرَّارِ بْنِ مَرْثَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَوْ قَالَ لِي فِرْعَوْنُ: بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ، قُلْتُ: وَفِيكَ، وَفِرْعَوْنُ قَدْ مَاتَ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر فرعون بھی مجھے کہے: بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ (اللہ تجھ میں برکت دے تو) میں جواب میں کہوں گا: وَفِيكَ (اور تجھ میں بھی) حالانکہ فرعون تو مر چکا ہے۔

(۱۱۱۴) وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ دَلِيمٍ، عَنْ أَبِي بَرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: كَانَ الْيَهُودُ يَتَعَاطَسُونَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ رَجَاءً أَنْ يَقُولَ لَهُمْ: يَرْحَمُكُمُ اللَّهُ، فَكَانَ يَقُولُ: ((يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ)).

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہودی نبی کریم ﷺ کے پاس اس امید سے کھینکا کرتے تھے کہ آپ ﷺ انہیں یَرْحَمُكُمُ اللَّهُ کہیں مگر آپ ﷺ ان کے لیے ”يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ“ (اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے حال کی اصلاح کرے)

(۱۱۱۲) [حسن] السنن الكبرى للبيهقي: ۲۰۳/۹؛ مصنف ابن أبي شيبة: ۲۵۸۶۸۔

(۱۱۱۳) [صحيح] المعجم الكبير للطبراني: ۱۰۶۰۹؛ مصنف ابن أبي شيبة: ۲۵۸۲۵۔

(۱۱۱۴) [صحيح] سنن أبي داود: ۵۰۳۸؛ جامع الترمذي: ۲۷۳۹۔

۵۲۱۔ بَابُ: إِذَا سَلَّمَ عَلَى النَّصْرَانِيِّ وَلَمْ يَعْرِفْهُ

جب عیسائی کو لاعلمی میں سلام کہہ بیٹھے

(۱۱۱۵) (ث: ۲۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْفَرَّاءِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: مَرَّ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ بِنَصْرَانِيٍّ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَرَدَّ عَلَيْهِ، فَأَخْبَرَ أَنَّهُ نَصْرَانِيٌّ، فَلَمَّا عَلِمَ رَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ: رُدَّ عَلَيَّ سَلَامِي.

جناب عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک عیسائی کے پاس سے گزرے تو آپ نے اسے سلام کیا، اس نے سلام کا جواب دیا، پھر آپ کو بتایا گیا کہ وہ تو عیسائی تھا۔ چنانچہ جب آپ کو پتا چلا تو واپس اس کے پاس آئے اور فرمایا: میرا سلام مجھے واپس کرو۔

۵۲۲۔ بَابُ: إِذَا قَالَ: فَلَانٌ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ

جب کوئی کہے کہ فلاں شخص تجھے سلام کہتا ہے

(۱۱۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا حَدَّثَتْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا: ((جَبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ))، فَقَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ”جبریل علیہ السلام تجھے سلام کہتا ہے۔“ تو انھوں نے کہا: وعليہ السلام ورحمة اللہ۔ (اور اس پر بھی سلام اور اللہ کی رحمت ہو)

۵۲۳۔ بَابُ: جَوَابُ الْكِتَابِ

خط کا جواب دینا (ضروری) ہے

(۱۱۱۷) (ث: ۲۹۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذَرِيحٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: إِنِّي لَأَرَى لِجَوَابِ الْكِتَابِ حَقًّا كَرَدَ السَّلَامِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بے شک میں تو خط کے جواب کو سلام کی طرح ضروری سمجھتا ہوں۔

(۱۱۱۵) [حسن] شعب الإيمان للبيهقي: ۸۹۰۶۔

(۱۱۱۶) صحيح البخاري: ۳۷۶۸، ۶۲۰۱؛ صحيح مسلم: ۲۴۴۷۔

(۱۱۱۷) [حسن] مصنف ابن أبي شيبة: ۲۶۳۶۹؛ مسند ابن الجعد: ۲۳۹۹۔

۵۲۴۔ بَابُ: الْكِتَابَةُ إِلَى النِّسَاءِ وَجَوَابِهِنَّ

عورتوں کو خط لکھنا اور ان کا جواب دینا

(۱۱۱۸) (ت: ۲۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَائِشَةُ بِنْتُ طَلْحَةَ قَالَتْ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - وَأَنَا فِي حَجْرِهَا - وَكَانَ النَّاسُ يَأْتُونَهَا مِنْ كُلِّ مِصْرٍ، وَكَانَ الشُّبُوحُ يَتَّبِعُونِي لِمَكَانِي مِنْهَا، وَكَانَ الشَّبَابُ يَتَّخُونِي فِيهِدُونَ إِلَيَّ، وَيَكْتُبُونَ إِلَيَّ مِنَ الْأَمْصَارِ، فَأَقُولُ لِعَائِشَةَ: يَا خَالَاتُ، هَذَا كِتَابُ فُلَانٍ وَهَدَيْتُهُ، فَتَقُولُ لِي عَائِشَةُ: أَيُّ بَيْتَةٍ، فَأَجِيبُهُ وَأُبَيِّنُهُ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَكَ ثَوَابٌ أَعْطَيْتُكَ، فَقَالَتْ: فَتُعْطِينِي.

عائشہ بنت طلحہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا جس وقت میں ان کی پرورش میں تھی، لوگ ان کے پاس ہر شہر سے آتے رہتے تھے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہنے کی وجہ سے بوڑھے تو مجھے بیٹی کہتے اور نوجوان مجھے اپنی بہن کہتے تھے۔ چنانچہ وہ میرے پاس ہدیہ بھیجتے رہتے اور مجھے مختلف شہروں سے خط بھی آتے رہتے تھے، میں سیدہ عائشہ سے کہتی: اے خالہ! یہ فلاں کا خط ہے اور اس کا ہدیہ ہے تو سیدہ عائشہ مجھے فرماتیں: اے بیٹی! اس کا جواب دو اور اس کا بدلہ دو، اگر تیرے پاس بدلہ دینے کے لیے کچھ نہیں تو میں تجھے دے دیتی ہوں۔ بنت طلحہ رضی اللہ عنہا کہتی ہے کہ پھر وہ مجھے دے بھی دیا کرتی تھیں۔

۵۲۵۔ بَابُ: كَيْفَ يُكْتُبُ صَدْرُ الْكِتَابِ؟

خط کی ابتدا کیسے کی جائے

(۱۱۱۹) (ت: ۲۹۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَتَبَ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ يُبَايِعُهُ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، لِعَبْدِ الْمَلِكِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: سَلَامٌ عَلَيْكَ، فَإِنِّي أَحْمَدُ إِلَيْكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، وَأَقْرَأُكَ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ عَلَى سُنَّةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ ﷺ، فِيمَا اسْتَطَعْتُ.

جناب عبد اللہ بن دینار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مروان رضی اللہ عنہ کو ان کی بیعت کرنے کا خط یوں لکھا: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، یہ خط عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف سے امیر المؤمنین عبد الملک کی طرف

ہے آپ پر سلام ہو، میں آپ کے سامنے اللہ کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ اور اس کے رسول کے طریقے کے مطابق جس قدر مجھ سے ہو سکا آپ کے لیے مسیح و طاعت کا اقرار کرتا ہوں۔

۵۲۶۔ بَابُ: أَمَّا بَعْدُ!

اما بعد!

(۱۱۲۰) (ث: ۲۹۵) حَدَّثَنَا فَيْصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: أَرْسَلَنِي أَبِي إِلَى ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنه، فَرَأَيْتُهُ يَكْتُبُ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، أَمَّا بَعْدُ.

جناب زید بن اسلم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا میں نے انہیں ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ کے بعد ”اما بعد“ لکھتے ہوئے دیکھا۔

(۱۱۲۱) حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسَائِلَ مِنْ رَسَائِلِ النَّبِيِّ ﷺ، كُلَّمَا انْقَضَتْ قِصَّةٌ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ)).

جناب ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے خطوط میں سے کئی خطوط کو دیکھا جہاں کوئی بات ختم ہوتی وہیں ”اما بعد“ لکھا ہوتا۔

۵۲۷۔ بَابُ: صَدْرُ الرِّسَالِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خطوط کی ابتدا بسم اللہ الرحمن الرحیم سے کی جائے

(۱۱۲۲) (ث: ۲۹۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ خَارِجَةَ ابْنِ زَيْدٍ، عَنْ كُبْرَاءِ آلِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رضي الله عنه كَتَبَ بِهَذِهِ الرِّسَالَةِ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، لِعَبْدِ اللَّهِ مُعَاوِيَةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، مِنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، سَلَامٌ عَلَيْكَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، فَإِنِّي أَحْمَدُ إِلَيْكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، أَمَّا بَعْدُ.

جناب خارجہ بن زید رضی اللہ عنہ آل زید بن ثابت کے بزرگوں سے روایت کرتے ہیں سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف یہ خط لکھا ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ یہ خط زید بن ثابت کی طرف سے اللہ کے بندے امیر المؤمنین معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے ہے، اے امیر المؤمنین! آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت ہو، میں آپ کے سامنے اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اما بعد!۔

(۱۱۲۰) [صحیح]

(۱۱۲۱) [صحیح] مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۵۸۵۲، ۲۵۸۴۸۔

(۱۱۲۲) [حسن] المعجم الكبير للطبراني: ۴۸۶۰؛ السنن الكبرى للبيهقي: ۲۴۷/۱۰۔

(۱۱۲۳) (ث: ۲۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو مَسْعُودٍ الْجَرِيرِيُّ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ الْحَسَنَ عَنْ قِرَاءَةِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ؟ قَالَ: تِلْكَ صُدُورُ الرِّسَالِ.

جناب ابومسعود جریری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حسن بصری رحمہ اللہ سے (خط کے شروع میں) ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ پڑھنے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: یہ خطوط کا ابتدائی حصہ ہے۔

۵۲۸۔ بَابُ: بِمَنْ يَبْدَأُ فِي الْكِتَابِ؟

خط کے شروع میں کس کا نام لکھا جائے؟

(۱۱۲۴) (ث: ۲۹۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَتْ لَابْنِ عُمَرَ ۞ حَاجَةٌ إِلَى مُعَاوِيَةَ ۞، فَأَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَيْهِ، فَقَالُوا: ابْدَأْ بِهِ، فَلَمْ يَزَلْ يَزَالُ بِهِ حَتَّى كَتَبَ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، إِلَى مُعَاوِيَةَ.

امام نافع رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے کوئی کام تھا تو انہوں نے ان کی طرف خط لکھنا چاہا لوگوں نے کہا ان کے نام کے ساتھ ابتدا کریں، لوگ برابر یہی کہتے رہے مگر انہوں نے لکھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم معاویہ کی طرف۔

(۱۱۲۵) (ث: ۲۹۹) وَعَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: كَتَبْتُ لَابْنِ عُمَرَ ۞، فَقَالَ: اكْتُبْ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، أَمَا بَعْدُ إِلَى قُلَانٍ.

جناب انس بن سیرین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے کہنے پر خط لکھا تو انہوں نے فرمایا: یوں لکھو ”بسم اللہ الرحمن الرحیم، اُمّا بعد! فلاں کی طرف“

(۱۱۲۶) (ث: ۳۰۰) وَعَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: كَتَبَ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيِ ابْنِ عُمَرَ ۞: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، لِفُلَانٍ، فَتَهَاةُ ابْنِ عُمَرَ ۞ وَقَالَ: قُلْ: بِسْمِ اللَّهِ، هُوَ لَهُ.

جناب انس بن سیرین رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے یوں خط لکھا ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ فلاں کے لیے“ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے لفظ ”فلاں کے لیے“ لکھنے سے منع فرمایا اور کہا کہ ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ لکھو یہ (خط) تو اس کے لیے ہے۔

(۱۱۲۷) (ث: ۳۰۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ خَارِجَةَ بِنِ زَيْدٍ، عَنْ

(۱۱۲۳) [صحیح] (۱۱۲۴) [صحیح] مصنف ابن أبي شيبة: ۲۵۸۸۹؛ السنن الكبرى للبيهقي: ۱۰/۱۳۰۔

(۱۱۲۵) [صحیح]

(۱۱۲۶) [صحیح] مصنف ابن أبي شيبة: ۲۵۸۳۹؛ السنن الكبرى للبيهقي: ۱۰/۱۳۰۔

(۱۱۲۷) [حسن] المعجم الكبير للطبراني: ۴۸۶۰؛ السنن الكبرى للبيهقي: ۱۰/۲۴۷۔

كِبْرَاءِ آلِ زَيْدٍ، أَنَّ زَيْدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَتَبَ بِهَذِهِ الرِّسَالَةِ: لِعَبْدِ اللَّهِ مُعَاوِيَةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، مِنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: سَلَامٌ عَلَيْكَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، فَإِنِّي أَحْمَدُ اللَّهَ إِلَيْكَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، أَمَّا بَعْدُ!

جناب خارجہ بن زید آل زید بن ثابت کے بزرگوں سے روایت کرتے ہیں سیدنا زید رضی اللہ عنہ نے یہ خط لکھا: ”زید بن ثابت کی طرف سے اللہ کے بندے امیر المؤمنین معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے: اے امیر المؤمنین! آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت ہو، آپ ﷺ کے سامنے میں اس اللہ کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اما بعد!

۱۱۲۸) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، سَمِعَهُ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ)) - وَذَكَرَ الْحَدِيثَ - ((وَكَتَبَ إِلَيْهِ صَاحِبُهُ: مِنْ فُلَانٍ إِلَى فُلَانٍ)) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”بے شک بنی اسرائیل میں سے ایک آدمی نے - اور آپ ﷺ نے مکمل حدیث بیان کی (جس میں یہ بھی تھا کہ) ”اس نے اپنے ساتھی کو یوں خط لکھا: فلاں کی طرف سے فلاں کے لیے۔“

۵۲۹۔ بَابُ: كَيْفَ أَصْبَحَتْ؟

(یہ پوچھنا کہ) تو نے کس حال میں صبح کی؟

۱۱۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيلِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ: لَمَّا أَنَّ أُصَيْبَ أَكْحَلَ سَعْدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ الْحَنْدَقِ، فَتَقَلَّ، حَوْلُوهُ عِنْدَ امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا: رُقَيْدَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، وَكَانَتْ تُدَاوِي الْجَرَحَ، فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا مَرَّ بِهِ يَقُولُ: ((كَيْفَ أُمْسَيْتَ؟))، وَإِذَا أَصْبَحَ: ((كَيْفَ أَصْبَحْتَ؟)) فَيُخْبِرُهُ.

سیدنا محمود بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ خندق کے دن جب سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کے بازو کی ایک رگ زخمی ہوئی تو ان کی حالت خراب ہو گئی لوگوں نے انہیں ایک عورت کے ہاں پہنچا دیا جسے رفیدہ رضی اللہ عنہا کہا جاتا تھا اور وہ زخموں کا علاج کیا کرتی تھی، نبی ﷺ جب بھی سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرتے تھے تو فرماتے: تو نے شام کس حال میں کی؟ اور جب صبح کو جاتے تو فرماتے: ”تو نے صبح کس حال میں کی؟“ وہ اپنا حال بتا دیتے۔

۱۱۳۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى الْكَلْبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ - قَالَ: وَكَانَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَحَدَ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تَبَّ عَلَيْهِمْ - أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ

۱۱۲۸) [ضعيف] صحيح ابن حبان: ۶۴۸۷۔

۱۱۲۹) [صحيح] التاريخ الصغير للبخاري: ۴۸ / ۱۔

۱۱۳۰) صحيح البخاري: ۴۴۴۷، ۶۲۶۶۔

فِيهِ، فَقَالَ النَّاسُ: يَا أَبَا الْحَسَنِ! كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللَّهِ بَارِتًا، قَالَ: فَأَخَذَ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ﷺ يَدَيْهِ، فَقَالَ: أَرَأَيْتَكَ؟ فَأَنْتَ وَاللَّهُ بَعْدَ ثَلَاثِ عَشْرَةِ نَجْوَ، وَإِنِّي وَاللَّهُ لَأَرَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَوْفَ يُتَوَفَّى فِي مَرْصِئِهِ هَذَا، إِنِّي أَعْرِفُ وَجْهَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عِنْدَ الْمَوْتِ، فَاذْهَبْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلْتَسْأَلْنَاهُ: فِيمَنْ هَذَا الْأَمْرُ؟ فَإِنْ كَانَ فِينَا عِلْمُنَا ذَلِكَ، وَإِنْ كَانَ فِينَا غَيْرُنَا كَلَّمْنَاهُ، فَأَوْصَى بِنَا، فَقَالَ عَلِيٌّ: إِنَّا وَاللَّهُ إِنْ سَأَلْنَاهُ فَمَنْعَنَا لَا يُعْطِينَاهَا النَّاسَ بَعْدَهُ أَبَدًا، وَإِنِّي وَاللَّهُ لَا أَسْأَلُهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَبَدًا.

جناب عبد اللہ بن کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ، اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہ ان تین لوگوں میں سے ایک تھے جن کی توبہ قبول کی گئی تھی، بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اسے خبر دی کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے اس مرض میں نکلے جس میں آپ کی وفات ہوگئی تھی، تو لوگوں نے پوچھا: اے ابو حسن! رسول اللہ ﷺ نے کس حال میں صبح کی؟ انہوں نے کہا: الحمد للہ آپ نے افاقہ مرض کی حالت میں صبح کی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سیدنا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر کہا: میں تجھے بتاتا ہوں، اللہ کی قسم! تین دن بعد تمہیں لاشی کا بندہ بننا پڑے گا اور اللہ کی قسم! میں تو دیکھ رہا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اس مرض میں جلد ہی وفات پا جائیں گے کیونکہ میں عبد المطلب کے بیٹوں کے چہروں کو موت کے وقت پہچان لیتا ہوں، تم ہمارے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس چلو، ہم آپ ﷺ سے پوچھتے ہیں کہ خلافت کن لوگوں میں ہوگی، اگر یہ ہم میں ہو تو ہمیں اس کا پتا چل جائے گا اور اگر ہمارے علاوہ دوسروں میں ہے تو ہم آپ سے کہیں کہ آپ ﷺ ہمارے متعلق کچھ وصیت فرمادیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر ہم نے اس کے متعلق آپ سے پوچھ لیا اور آپ نے ہمیں اس سے منع کر دیا تو لوگ اس کے بعد ہمیں کبھی بھی (خلافت) نہیں دیں گے، اللہ کی قسم! میں اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے کبھی بھی سوال نہیں کروں گا۔

۵۳۰۔ بَابُ: مَنْ كَتَبَ آخِرَ الْكِتَابِ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، وَكَتَبَ فَلَانُ بْنُ
فُلَانٍ لِعَشْرِ بَقِيْنٍ مِنَ الشَّهْرِ

جس نے خط کے آخر میں: السلام علیکم ورحمة اللہ، اپنا نام اور مہینے میں دس دن
باقی (یعنی ۲۰) تاریخ لکھی

(۱۱۴۱) (ت: ۳۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي الزُّرَّادِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، أَنَّهُ أَخَذَ هَذِهِ الرِّسَالَةَ مِنْ خَارِجَةَ بِنْتِ زَيْدٍ، وَمِنْ كُبْرَاءِ آلِ زَيْدٍ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، لِعَبْدِ اللَّهِ مُعَاوِيَةَ - أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ - مِنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: سَلَامٌ عَلَيْكَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، فَإِنِّي أَحْمَدُ إِلَيْكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ

إِلَّا هُوَ، أَمَا بَعْدُ: فَإِنَّكَ تَسْأَلُنِي عَنْ مِيرَاثِ الْحَدِّ وَالْإِخْوَةِ - فَذَكَرَ الرِّسَالَةَ - وَنَسَأَلَ اللَّهَ الْهُدَى وَالْحِفْظَ وَالتَّثْبِتَ فِي أَمْرِنَا كُلِّهِ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ نَضِلَّ، أَوْ نَجْهَلَ، أَوْ نَتَكَلَّفَ مَا لَيْسَ لَنَا بِعِلْمٍ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ. وَكَتَبَ وَهَيْبٌ: يَوْمَ الْخَمِيسِ لِثِنْتِي عَشْرَةَ بَقِيَّتْ مِنْ رَمَضَانَ سَنَةِ اثْنَيْنِ وَأَرْبَعِينَ.

جناب ابن ابی الزناد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے والد بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے یہ خط خارجہ بن زید رحمہ اللہ اور آل زید کے بزرگوں سے حاصل کیا ہے (جس کا مضمون یوں ہے):

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ: یہ خط زید بن ثابت کی طرف سے، اللہ کے بندے امیر المؤمنین معاویہ کے لیے ہے۔ اے امیر المؤمنین! آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت ہو۔ میں آپ کے سامنے اس اللہ کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اما بعد! آپ نے مجھ سے دادا اور بھائیوں کی میراث کے بارے میں پوچھا ہے۔ پھر پورے خط کا ذکر کیا اور (آخر میں کہا کہ) ہم اللہ سے ہدایت، حفاظت اور اپنے تمام معاملات میں استقامت کا سوال کرتے ہیں، اور ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں کہ ہم گمراہ ہوں یا جہالت برتیں یا ہم اس چیز کے مکلف بنیں جس کا ہمیں علم نہیں اور سلام ہو آپ پر اے امیر المؤمنین! اللہ کی رحمت، اور اس کی برکت، اور اس کی مغفرت ہو۔ یہ خط وہیب نے بروز جمعرات ۱۸ / رمضان ۴۲ھ کو لکھا ہے۔

۵۳۱۔ بَابُ: كَيْفَ أَنْتَ؟

تمہارا کیا حال ہے؟

(۱۱۳۲) (ت: ۳۰۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَسَلَّمَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَرَدَّ السَّلَامَ، ثُمَّ سَأَلَ عُمَرُ الرَّجُلَ: كَيْفَ أَنْتَ؟ فَقَالَ: أَحْمَدُ اللَّهُ إِلَيْنِكَ، فَقَالَ عُمَرُ: هَذَا الَّذِي أَرَدْتُ مِنْكَ.

سیدنا انس بن مالک رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا عمر بن خطاب رحمہ اللہ سے سنا، انہیں ایک آدمی نے سلام کیا تو انہوں نے سلام کا جواب دیا، پھر سیدنا عمر رحمہ اللہ نے اس آدمی سے پوچھا: تمہارا کیا حال ہے؟ اس نے کہا: میں آپ کے سامنے اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرتا ہوں، تو سیدنا عمر رحمہ اللہ نے فرمایا: میں تم سے یہی چاہتا تھا۔

۵۳۲۔ بَابُ: كَيْفَ يُجِيبُ إِذَا قِيلَ لَهُ: كَيْفَ أَصْبَحْتَ؟

جب پوچھے کہ تو نے کس حال میں صبح کی تو کیا جواب دیا جائے؟

(۱۱۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ سَلَمَةَ الْمَكِّيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: قِيلَ

(۱۱۳۲) [صحیح] موطأ امام مالک: ۲۷۶۲؛ الزهد لابن المبارك: ۲۰۵۔

(۱۱۳۳) [حسن] مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۵۸۰۳؛ سنن ابن ماجہ: ۳۷۱۰۔

لِلنَّبِيِّ ﷺ: كَيْفَ أَصْبَحْتَ؟ قَالَ: ((بَخِيرٌ، مِنْ قَوْمٍ لَمْ يَشْهَدُوا جَنَازَةً، وَلَمْ يَعُودُوا مَرِيضًا)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا: آپ نے کس حال میں صبح کی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایسی قوم سے بہتر ہوں جس نے نہ کسی جنازے میں شرکت کی اور نہ ہی کسی مریض کی عیادت کی۔“

(۱۱۳۴) (ث: ۳۰۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكَ، عَنْ مُهَاجِرٍ -هُوَ الصَّائِغُ- قَالَ: كُنْتُ أَجْلِسُ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ ضَخِيمٍ مِنَ الْحَضَرَمِيِّينَ، فَكَانَ إِذَا قِيلَ لَهُ: كَيْفَ أَصْبَحْتَ؟ قَالَ: لَا تُشْرِكُ بِاللَّهِ.

جناب مہاجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے اصحاب میں سے ایک بھاری جسم والے صحابی کے پاس بیٹھا کرتا تھا، جب ان سے پوچھا جاتا کہ تو نے کس حال میں صبح کی؟ تو وہ فرماتے تھے: ہم اللہ کے ساتھ شرک نہیں کرتے۔

(۱۱۳۵) (ث: ۳۰۵) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْجَارُودِ الْهَذَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَيْفُ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو الطُّفَيْلِ: كَمْ أَتَى عَلَيْكَ؟ قُلْتُ: أَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ، قَالَ: أَفَلَا أُحَدِّثُكَ بِحَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ حُدَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنَّ رَجُلًا مِنْ مُحَارِبٍ خَصَفَةً، يُقَالُ لَهُ: عَمْرُو بْنُ صُلَيْعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ، وَكَانَ بِسَنِي يَوْمَيْدٍ وَأَنَا بِسَنِكَ الْيَوْمِ، أَتَيْنَا حُدَيْفَةَ فِي مَسْجِدٍ، فَقَعَدْتُ فِي آخِرِ الْقَوْمِ، فَانْطَلَقَ عَمْرُو حَتَّى قَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ، قَالَ: كَيْفَ أَصْبَحْتَ -أَوْ كَيْفَ أَمْسَيْتَ- يَا عَبْدَ اللَّهِ؟ قَالَ: أَحْمَدُ اللَّهَ، قَالَ: مَا هَذِهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تَأْتِينَا عَنْكَ؟ قَالَ: وَمَا بَلَغَكَ عَنِّي يَا عَمْرُو؟ قَالَ: أَحَادِيثُ لَمْ أَسْمَعْهَا، قَالَ: إِنِّي وَاللَّهِ لَوْ أُحَدِّثُكُمْ بِمَا سَمِعْتُ مَا انْتَبَرْتُمْ بِي جُنْحَ هَذَا اللَّيْلِ، وَلَكِنْ يَا عَمْرُو بْنُ صُلَيْعٍ! إِذَا رَأَيْتَ فَيْسًا تَوَالَتْ بِالشَّامِ فَالْحَذَرَ الْحَذَرَ، فَإِنَّ اللَّهَ لَا تَدْعُ فَيْسَ عَبْدًا لِلَّهِ مُؤْمِنًا إِلَّا أَخَافَتْهُ أَوْ قَتَلَتْهُ، وَاللَّهِ لَيَأْتِيَنَّ عَلَيْهِمْ زَمَانٌ لَا يَمْنَعُونَ فِيهِ ذَنْبَ تَلْعَةٍ، قَالَ: مَا بَصُرْتُكَ عَلَى قَوْمِكَ بِرَحْمَتِكَ اللَّهُ؟ قَالَ: ذَلِكَ إِلَيَّ، ثُمَّ قَعَدَ.

جناب سیف بن وہیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے ابو طفیل رضی اللہ عنہ نے کہا: کہ تیری عمر کتنی ہے؟ میں نے عرض کیا: تینتیس سال کا ہوں، پھر انہوں نے کہا: کیا میں تجھے ایک ایسی حدیث نہ بیان کروں جو میں نے حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے سنی ہے نصفہ میں سے ایک شخص تھا جسے عمرو بن صلیع کہا جاتا تھا اور اسے نبی ﷺ کی صحبت حاصل تھی اور میری عمر اس دن تینتیس ہی تھی جتنی آج تمہاری عمر ہے۔ ہم دونوں مسجد میں سیدنا حذیفہ کے پاس آئے میں لوگوں کے اخیر میں بیٹھ گیا اور عمرو رضی اللہ عنہ ان کے سامنے کھڑے ہو گئے اور کہا: اے اللہ کے بندے! آپ نے کس حال میں صبح کی؟ یا پوچھا: کس حال میں شام کی؟ انہوں نے کہا: میں اللہ کی تعریف بیان کرتا ہوں، پھر عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ احادیث کیسی ہیں جو تمہاری طرف سے ہمارے پاس پہنچی ہیں؟ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کو میری طرف سے کیا بات پہنچی ہے، اے عمرو بن صلیع؟ انہوں نے کہا: کچھ ایسی احادیث ہیں جنہیں میں نے نہیں سنا، سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر میں تم سے وہ احادیث بیان کروں جو میں نے سنی ہیں تو تم

رات چھا جانے تک میرا انتظار نہ کرو (بلکہ مجھے قتل کر دو گے)، لیکن اے عمرو بن صلیح! (ایک بات یاد رکھو) جب تو قبیلہ قیس کو دیکھے کہ وہ ملک شام کے والی بن گئے ہیں تو بیچ کے رہنا، اللہ کی قسم! قیس اللہ کے ہر مومن بندے کو خوفزدہ کر کے یا پھر اسے قتل کر کے ہی چھوڑیں گے، اللہ کی قسم! ان پر ایک ایسا زمانہ ضرور آئے گا کہ وہ ہر جگہ پر قبضہ کریں گے۔ عمرو بن صلیح نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے، آپ کی اس دن اپنی قوم کے لیے کیا مدد ہوگی؟ انہوں نے فرمایا: یہ میرا کام ہے، پھر یہ فرما کر وہ بیٹھ گئے۔

۵۳۳۔ بَابُ: خَيْرُ الْمَجَالِسِ أَوْسَعُهَا

بہترین مجلسیں وہ ہیں جو کشادہ ہوں

(۱۱۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِي قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: أَوْذَنَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رضی اللہ عنہ بِجَنَازَةٍ، قَالَ: فَكَانَتْ تَخْلَفُ حَتَّى أَخَذَ الْقَوْمُ مَجَالِسَهُمْ، ثُمَّ جَاءَ مَعَهُ، فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمُ تَشَرُّفُوا عَنْهُ، وَقَامَ بَعْضُهُمْ عَنْهُ، لِيَجْلِسَ فِي مَجْلِسِهِ، فَقَالَ: لَا، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((خَيْرُ الْمَجَالِسِ أَوْسَعُهَا))، ثُمَّ تَنَحَّى فَجَلَسَ فِي مَجْلِسٍ وَاسِعٍ.

جناب عبدالرحمن بن ابی عمرہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو ایک جنازے کی اطلاع دی گئی، راوی کہتا ہے، وہ پیچھے رہ گئے۔ یہاں تک لوگ اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ چکے تھے پھر اس کے ساتھ وہ تشریف لائے، جب لوگوں نے انہیں آتا ہوا دیکھا تو جلدی سے ان کے لیے ہٹ گئے اور ان میں سے بعض اپنی جگہ سے کھڑے ہو گئے تاکہ وہ انکی جگہ پر بیٹھ جائیں سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ”بہترین مجلسیں وہ ہیں جو کشادہ ہوں۔“ پھر وہ ایک طرف ہٹ کر ایک کشادہ مجلس میں بیٹھ گئے۔

۵۳۴۔ بَابُ: اسْتِقْبَالُ الْقِبْلَةِ

قبلہ کی طرف رخ کرنا

(۱۱۳۷) (ت: ۳۰۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ عِمْرَانَ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ مُنْقِذٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ أَكْثَرُ جُلُوسِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةِ، فَقَرَأَ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ سَجْدَةَ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، فَسَجَدَ وَسَجَدُوا إِلَّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ، فَلَمَّا طَلَعَتِ الشَّمْسُ حَلَّ عَبْدُ اللَّهِ حَبْوَتَهُ ثُمَّ سَجَدَ وَقَالَ: أَلَمْ تَرَ سَجْدَةَ أَصْحَابِكَ؟ إِنَّهُمْ سَجَدُوا فِي غَيْرِ حِينٍ صَلَاةً.

(۱۱۳۶) [صحیح] سنن أبی داود: ۴۸۲۰؛ المستدرک للحاکم: ۴/ ۲۶۹۔

(۱۱۳۷) [ضعیف] مصنف عبد الرزاق: ۵۹۳۴۔

جناب سفیان بن معقل رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کثر قبلہ رخ بیٹھے تھے، ایک دفعہ یزید بن عبداللہ بن قیسط رحمہ اللہ سورج طلوع ہونے کے بعد آیت سجدہ کی آیت تلاوت کی، انہوں نے اور باقی بھی سب لوگوں نے سجدہ کیا سوائے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے، پھر جب سورج طلوع ہو گیا تو سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنا گوٹ بند کھولا پھر سجدہ کیا اور فرمایا: کیا تو نے اپنے ساتھیوں کا سجدہ نہیں دیکھا؟ بے شک انہوں نے ایسے وقت میں سجدہ کیا جب نماز کا وقت نہیں تھا۔

۵۳۵۔ بَابُ: إِذَا قَامَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مَجْلِسِهِ

جب کوئی مجلس سے اٹھ کر جائے پھر واپس اپنی جگہ لوٹ آئے

(۱۱۳۸) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَجْلِسِهِ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ)).
سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی تم میں سے اپنی جگہ سے اٹھ کر جائے پھر واپس اسی جگہ لوٹ آئے تو وہی اس جگہ کا زیادہ مستحق ہے۔“

۵۳۶۔ بَابُ: الْجُلُوسُ عَلَى الطَّرِيقِ

راستے میں بیٹھنے کا بیان

(۱۱۳۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ صَبِيَّانَ، فَسَلَّمَ عَلَيْنَا، وَأَرْسَلَنِي فِي حَاجَةٍ، وَجَلَسَ فِي الطَّرِيقِ يَنْتَظِرُنِي حَتَّى رَجَعْتُ إِلَيْهِ، قَالَ: فَأَبْطَأْتُ عَلَى أُمِّ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَقَالَتْ: مَا حَسَبُكَ؟ فَقُلْتُ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ فِي حَاجَةٍ، قَالَتْ: مَا هِيَ؟ قُلْتُ: إِنَّهَا سِرٌّ، قَالَتْ: فَاحْفَظْ سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، ہم اس وقت چھوٹے بچے تھے آپ ﷺ نے ہمیں سلام کہا اور مجھے ایک کام کے لیے بھیج دیا اور خود راستے میں بیٹھ کر میرا انتظار کرنے لگے یہاں تک کہ میں آپ ﷺ کے پاس واپس لوٹ آیا، سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یوں میں نے اپنی والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچنے میں دیر کر دی تو انہوں نے پوچھا: تجھے کس نے روک لیا تھا؟ میں نے کہا: مجھے نبی ﷺ نے کسی کام بھیجا تھا، انہوں نے کہا: وہ کیا تھا؟ میں نے کہا: وہ ایک راز ہے، انہوں نے کہا: پھر میری والدہ نے فرمایا: رسول اللہ کے راز کی حفاظت کر۔

(۱۱۳۸) صحیح مسلم: ۲۱۷۹؛ سنن أبی داود: ۴۸۵۳؛ سنن ابن ماجہ: ۳۷۱۷۔

(۱۱۳۹) [صحیح] سنن ابن ماجہ: ۳۷۰۰؛ سنن أبی داود: ۵۲۰۳۔

۵۳۷۔ بَابُ: اَلتَّوَسُّعُ فِي الْمَجْلِسِ

مجلس میں کشادگی کرنا

(۱۱۴۰) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا يَقِيْمَنَّ أَحَدُكُمْ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ، ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ، وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا))

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص کسی کو اس کی جگہ سے ہرگز نہ اٹھائے کہ پھر خود اس جگہ بیٹھے، لیکن کشادہ ہو جایا کرو اور کھل جایا کرو۔“

۵۳۸۔ بَابُ: يَجْلِسُ الرَّجُلُ حَيْثُ انْتَهَى

جہاں جگہ ملے وہاں بیٹھ جائے

(۱۱۴۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الطُّفَيْلِ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ سَمَاطٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ جَلَسَ أَحَدُنَا حَيْثُ انْتَهَى.

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں آتے تو ہم میں سے ہر کوئی جہاں اسے جگہ ملتی وہیں بیٹھ جاتا تھا۔

www.KitaboSunnat.com

۵۳۹۔ بَابُ: لَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ

دو آدمیوں کے درمیان جدائی نہ ڈالے

(۱۱۴۲) حَدَّثَنَا إِسْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَرَاتُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَفْرُقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ، إِلَّا بِإِذْنِهِمَا))

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”کسی شخص کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ دو (بیٹھے ہوئے) آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر جدائی ڈالے (اور خود ہاں بیٹھے)۔“

(۱۱۴۰) صحیح البخاری: ۶۲۶۹؛ صحیح مسلم: ۲۱۷۷۔

(۱۱۴۱) [صحیح] سنن أبی داود: ۴۸۲۵؛ جامع الترمذی: ۲۷۲۵۔

(۱۱۴۲) [حسن] سنن أبی داود: ۴۸۴۵؛ جامع الترمذی: ۲۷۵۲۔

۵۴۰۔ بَابُ: يَتَخَطَّى إِلَى صَاحِبِ الْمَجْلِسِ

جو گردنیں پھلانگ کر صاحبِ مجلس تک جائے

(۱۱۴۳) (ت: ۳۰۷) حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْمُزَنِي - هُوَ صَالِحٌ بْنُ رُسْتَمٍ - عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا طَعِنَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ كُنْتُ فِيْمَنْ حَمَلَهُ حَتَّى أَذْخَلْنَاهُ الدَّارَ، فَقَالَ لِي: يَا ابْنَ أَخِي! اذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ أَصَابَنِي، وَمَنْ أَصَابَ مَعِيَ، فَذَهَبْتُ فَجِئْتُ لِأَخِيرِهِ، فَإِذَا الْبَيْتُ مَلَأَنُ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَخَطَّى رِقَابَهُمْ - وَكُنْتُ حَدِيثُ السَّنِّ - فَجَلَسْتُ، وَكَانَ بِأَمْرٍ إِذَا أُرْسِلَ أَحَدًا بِالْحَاجَةِ، أَنْ يُخْبِرَهُ بِهَا، وَإِذَا هُوَ مُسَجًى، وَجَاءَ كَعْبٌ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَئِنْ دَعَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ لِيُبْقِيَہُ اللَّهُ وَلَيَرَفَعَنَّهُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ حَتَّى يَفْعَلَ فِيهَا كَذَا وَكَذَا - حَتَّى ذَكَرَ الْمُنَافِقِينَ فِيْمَنْ ذَكَرَ - قُلْتُ: أَبْلُغُهُ مَا تَقُولُ؟ قَالَ: مَا قُلْتُ إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ تَبْلُغَهُ، فَتَشْجَعُ فَقُمْتُ، فَتَخَطَّيْتُ رِقَابَهُمْ حَتَّى جَلَسْتُ عِنْدَ رَأْسِهِ، قُلْتُ: إِنَّكَ أُرْسَلْتَنِي بِكَذَا، وَأَصَابَ مَعَكَ كَذَا - ثَلَاثَةَ عَشَرَ - وَأَصَابَ كُلِّيًّا الْجَزَارَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ الْمَهْرَاسِ، وَإِنْ كَعْبًا يَحْلِفُ بِاللَّهِ بِكَذَا، فَقَالَ: ادْعُوا كَعْبًا، فَدُعِيَ، فَقَالَ: مَا تَقُولُ؟ قَالَ: أَقُولُ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: لَا وَاللَّهِ لَا أَدْعُو، وَلَكِنْ شَفِئِي عُمَرُ إِنْ لَمْ يَغْفِرِ اللَّهُ لَهُ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا تو میں ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے ان کو زخمی حالت میں اٹھا کر ان کے گھر پہنچایا تھا، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: اے میرے بھتیجے! جا کر دیکھو کس نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے، اور میرے ساتھ دوسرے کن اشخاص کو تکلیف پہنچی ہے، میں گیا پھر واپس آیا تاکہ انہیں بتاؤں تو دیکھا کہ سارا گھر لوگوں سے بھرا ہوا ہے، میں نے مناسب نہ جانا کہ لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے بڑھوں اور میں ویسے بھی کم عمر تھا اس لیے میں پیچھے ہی بیٹھ گیا، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ جب کسی کو کسی کام کے لیے بھیجتے تو اسے اس بات کی اطلاع کرنے کا حکم فرماتے تھے، اس وقت وہ کپڑا اوڑھے ہوئے تھے، اتنے میں سیدنا کعب رضی اللہ عنہ آئے اور عرض کیا: اللہ کی قسم! اگر امیر المؤمنین دعا فرمادیں تو اللہ تعالیٰ ان کو ضرور باقی رکھے گا اور اس امت کے لیے انہیں ضرور بلندی عطا فرمائے گا یہاں تک کہ وہ اس میں ایسے ایسے کام کر جائیں گے حتیٰ کہ سیدنا کعب رضی اللہ عنہ نے اپنے اس بیان میں منافقوں کا بھی ذکر کیا، میں نے کہا: کیا جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں میں یہ امیر المؤمنین کو پہنچا دوں؟ انہوں نے کہا: میں نے اسی لیے یہ باتیں کی ہیں تاکہ تم انہیں پہنچا دو، میں نے جرات کی کھڑا ہوا اور لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا ان کے سر ہانے کے پاس جا بیٹھا اور کہا: آپ نے مجھے فلاں کام کے لیے بھیجا تھا، آپ کے ساتھ تیرہ آدمی زخمی ہوئے ہیں اور کلب جزار رضی اللہ عنہ بھی زخمی ہوئے ہیں وہ

پتھر کے حوض کے پاس وضو کر رہے تھے اور سیدنا کعب رضی اللہ عنہ اس طرح اللہ کی قسم کھا رہے ہیں، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کعب رضی اللہ عنہ کو بلاؤ، لہذا انہیں بلایا گیا تو آپ نے فرمایا: تم کیا کہتے ہو؟ انھوں نے کہا: میں اس اس طرح کہتا ہوں، آپ نے فرمایا: نہیں، اللہ کی قسم! میں دعا نہیں کروں گا، لیکن عمر رضی اللہ عنہ بد بخت ہے اگر اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت نہ فرمائی۔

(۱۱۴۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُهُ، عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ - وَعِنْدَهُ الْقَوْمُ جُلُوسٌ - فَتَخَطَّى إِلَيْهِ، فَمَنَعُوهُ، فَقَالَ: ائْتِرْكُوا الرَّجُلَ، فَجَاءَ حَتَّى جَلَسَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْمُسْلِمُ مِنَ سَلَمِ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ)).

امام حمادی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اس وقت ان کے پاس کچھ لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے وہ آدمی گردنیں پھلاگ کر ان کی طرف آنے لگا تو لوگوں نے اسے روکا، اس پر سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: اس آدمی کو چھوڑ دو، چنانچہ وہ آپ کے پاس آ کر بیٹھ گیا اور کہا: مجھے ایسی چیز بتلائیے جو آپ نے رسول کریم ﷺ سے سنی ہو؟ آپ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ”مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں اور مہاجر وہ ہے جو ان چیزوں کو چھوڑ دے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔“

۵۴۱۔ بَابُ: أَكْرَمُ النَّاسِ عَلَى الرَّجُلِ جَلِيسُهُ

آدمی کے لیے سب سے معزز اس کا ہم نشین ہے

(۱۱۴۵) (ث: ۳۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا السَّائِبُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ مُوسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما: أَكْرَمُ النَّاسِ عَلَى جَلِيسِي.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میرے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ معزز میرا ہم نشین ہے۔

(۱۱۴۶) (ث: ۳۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُوَمَّلٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: أَكْرَمُ النَّاسِ عَلَى جَلِيسِي، أَنْ يَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ حَتَّى يَجْلِسَ إِلَيَّ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میرے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ معزز میرا ہم نشین ہے اور وہ لوگوں کی گردنیں پھلاگ کر بھی میرے ساتھ آ کر بیٹھ جائے۔

(۱۱۴۴) صحيح البخاري: ۱۱۰، صحيح مسلم: ۱۴۰؛

(۱۱۴۵) [صحيح] مكارم الأخلاق للخراطي: ۷۱۲، ۷۱۳۔

(۱۱۴۶) [ضعيف] شعب الإيمان للبيهقي: ۹۵۶۴۔

۵۴۲۔ بَابُ: هَلْ يُقَدِّمُ الرَّجُلُ رَجُلَهُ بَيْنَ يَدَيْ جَلِيسِهِ؟

کیا آدمی اپنے ہم نشین کے آگے پاؤں پھیلا سکتا ہے؟

(۱۱۴۷) (ث: ۳۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الزَّاهِرِيَّةُ قَالَ: حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ مَرْثَةَ قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَوَجَدْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيَّ رَجُلًا جَالِسًا فِي حَلْفَةٍ، مَدَّ رِجْلَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَلَمَّا رَأَيْتُ قَبْضَ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ لِي: أَتَدْرِي لِأَيِّ شَيْءٍ مَدَدْتُ رِجْلِي؟ لِيَجِيءَ رَجُلٌ صَالِحٌ فَيَجْلِسَ.

جناب کثیر بن مرثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوا تو میں نے عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کو حلقے میں بیٹھا ہوا پایا، وہ اپنے پاؤں آگے پھیلائے ہوتے تھے، جب انہوں نے مجھے دیکھا تو اپنے پاؤں سمیٹ لیے پھر مجھ سے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میں نے کس لیے اپنے پاؤں سینے میں؟ تاکہ کوئی نیک آدمی آکر (اس جگہ) بیٹھے۔

۵۴۳۔ بَابُ: الرَّجُلُ يَكُونُ فِي الْقَوْمِ فَيَزُقُّ

آدمی لوگوں میں بیٹھا ہو اور تھوک پھینکے

(۱۱۴۸) حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: حَدَّثَنِي زُرَّارَةُ بْنُ كَرِيمٍ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرِو السَّهْمِيِّ، أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ عَمْرِو السَّهْمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ بِمَنْىَ - أَوْ بِعَرْفَاتٍ - وَقَدْ أَطَافَ بِهِ النَّاسُ، وَجِئْتُ الْأَعْرَابَ، فَإِذَا رَأَوْا وَجْهَهُ قَالُوا: هَذَا وَجْهُ مُبَارَكٌ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اسْتَغْفِرْ لِي، فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا))، فَدَرْتُ فَقُلْتُ: اسْتَغْفِرْ لِي، قَالَ: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا))، فَدَرْتُ فَقُلْتُ: اسْتَغْفِرْ لِي، فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا))، فَذَهَبَ يَزُقُّ، فَقَالَ بِيَدِهِ فَأَخَذَ بِهَا بَزَاقَهُ، وَمَسَحَ بِهِ نَعْلَهُ، كَرِهَ أَنْ يُصِيبَ أَحَدًا مِنْ حَوْلِهِ.

سیدنا حارث بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کے پاس آیا آپ اس وقت منیٰ یا عرفات میں تھے۔ لوگوں نے آپ کو گھیر رکھا تھا۔ اسی اثنا میں دیہاتی لوگ آئے اور آپ کا چہرہ دیکھ کر کہنے لگے: یہ مبارک چہرہ ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے لیے مغفرت طلب کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! ہماری مغفرت فرما۔“ میں گھوم کر پھر آیا اور عرض کیا: میرے لیے مغفرت طلب کیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! ہماری مغفرت فرما۔“ میں گھوم کر پھر آیا اور عرض کیا: میرے لیے مغفرت طلب کیجئے تو آپ نے فرمایا: ”اے اللہ! ہماری مغفرت فرما۔“ پھر آپ تھوک پھینکنے لگے اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا پھر اس سے تھوک لے کر اسے اپنے جوتے سے مل دیا اس بات کو ناپسند جانا کہ وہ آپ کے ارد گرد والوں میں سے کسی پر پڑ جائے۔

۵۴۴۔ بَابُ: مَجَالِسُ الصُّعَدَاتِ

بیرونی چبوتروں کی مجلسیں

(۱۱۴۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْمَجَالِسِ بِالصُّعَدَاتِ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَيْشَقُّ عَلَيْنَا الْجُلُوسُ فِي بُيُوتِنَا؟ قَالَ: ((إِنْ جَلَسْتُمْ فَأَعْطُوا الْمَجَالِسَ حَقَّهَا))، قَالُوا: وَمَا حَقُّهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((إِذْ لَالِ السَّائِلِ، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَغَضُّ الْبَصَرِ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے گھروں کے بیرونی چبوتروں پر بیٹھنے سے منع فرمایا: تو صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم پر اپنے گھروں میں بیٹھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر اگر تم بیٹھو تو بیٹھنے کا حق ادا کرو۔“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”(راستا) پوچھنے والے کی راہنمائی کرنا، سلام کا جواب دینا، نظروں کو جھکائے رکھنا، اچھی باتوں کا حکم دینا اور بری باتوں سے روکنا۔“

(۱۱۵۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((يَا كُمْ وَالْجُلُوسُ فِي الطَّرِيقَاتِ))، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا لَنَا بُدٌّ مِنْ مَجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَمَّا إِذَا أَبَيْتُمْ، فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّه))، قَالُوا: وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((غَضُّ الْبَصَرِ، وَكَفُّ الْأَذَى، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”راستے میں بیٹھنے سے بچو“ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارے لیے ہماری مجلسوں کے بغیر کوئی چارہ نہیں، ہم نے ان میں باتیں کرنی ہوتی ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اب جبکہ تم انکار کرتے ہو تو پھر راستے کو اس کا حق دو۔“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! راستے کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نظر کو جھکا کے رکھنا، تکلیف دہ چیز کو ہٹانا، اچھی باتوں کا حکم دینا اور بری باتوں سے روکنا۔“

۵۴۵۔ بَابُ: مَنْ أَدْلَى رِجْلَيْهِ إِلَى الْبُشْرِ إِذَا جَلَسَ وَكَشَفَ عَنِ السَّاقَيْنِ

جس نے بیٹھ کر کنویں میں پاؤں لٹکائے اور پنڈلیوں سے کپڑا ہٹایا

(۱۱۵۱) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شَرِيكَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا إِلَى حَائِطٍ مِنْ حَوَائِطِ الْمَدِينَةِ لِحَاجَتِهِ،

(۱۱۴۹) [صحیح] سنن ابی داود: ۴۸۱۶؛ صحیح ابن حبان: ۵۹۶۔

(۱۱۵۰) صحیح البخاری: ۲۴۶۵، ۶۲۲۹؛ صحیح مسلم: ۲۱۲۱۔

(۱۱۵۱) صحیح البخاری: ۷۰۹۷، ۳۶۷۴؛ صحیح مسلم: ۲۴۰۳۔

وَحَرَجْتُ فِي أَثَرِهِ، فَلَمَّا دَخَلَ الْحَائِطُ جَلَسْتُ عَلَى بَابِهِ، وَقُلْتُ: لَا كُؤُنَنَّ الْيَوْمَ بَوَّابَ النَّبِيِّ ﷺ، وَلَمْ يَأْمُرْنِي، فَذَهَبَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَضَى حَاجَتَهُ وَجَلَسَ عَلَى قُفِّ الْبَيْتِ، وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ، وَدَلَّاهُمَا فِي الْبَيْتِ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ ﷺ لِيَسْتَأْذِنَ عَلَيْهِ لِيَدْخُلَ، فَقُلْتُ: كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ لَكَ، فَوَقَّفَ، وَجِئْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْكَ؟ فَقَالَ: ((اأَنْدُنْ لَهُ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ))، فَدَخَلَ فَجَاءَ عَنْ يَمِينِ النَّبِيِّ ﷺ، فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبَيْتِ. فَجَاءَ عُمَرُ ﷺ، فَقُلْتُ: كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ لَكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اأَنْدُنْ لَهُ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ))، فَجَاءَ عُمَرُ عَنْ يَسَارِ النَّبِيِّ ﷺ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبَيْتِ، فَامْتَلَأَ الْقُفُّ، فَلَمْ يَكُنْ فِيهِ مَجْلِسٌ. ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ ﷺ، فَقُلْتُ: كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ لَكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اأَنْدُنْ لَهُ، وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، مَعَهَا بَلَاءٌ يَصِيبُهَا))، فَدَخَلَ فَلَمْ يَجِدْ مَعَهُمْ مَجْلِسًا، فَتَحَوَّلَ حَتَّى جَاءَ مُقَابِلَهُمْ عَلَى شَفَةِ الْبَيْتِ، فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ دَلَّاهُمَا فِي الْبَيْتِ، فَجَعَلْتُ أَتَمَنَّى أَنْ يَأْتِيَ أَخِي لِي، وَأَدْعُو اللَّهَ أَنْ يَأْتِيَ بِهِ، فَلَمْ يَأْتِ حَتَّى قَامُوا. قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: فَأَوَلْتُ ذَلِكَ قُبُورَهُمْ، اجْتَمَعَتْ هَاهُنَا، وَانْفَرَدَ عُثْمَانُ.

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن نبی ﷺ مدینہ منورہ کے باغوں میں سے ایک باغ کی طرف اپنی حاجت کے لیے نکلے، میں بھی آپ ﷺ کے پیچھے چل پڑا۔ جب آپ باغ میں داخل ہو گئے تو میں اس کے دروازہ پر بیٹھ گیا اور میں نے (اپنے دل میں) کہا: آج نبی ﷺ کا دربار بنوں گا حالانکہ آپ ﷺ نے مجھے حکم نہیں فرمایا تھا، نبی ﷺ تشریف لے گئے اپنی حاجت پوری کی اور کنویں کی منڈیر پر بیٹھ گئے، آپ نے اپنی پنڈلیوں سے کپڑا ہٹایا اور انہیں کنویں میں لٹکالیا۔ اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور آپ کے پاس اندر آنے کی اجازت مانگی۔ میں نے کہا: ذرا ٹھہریے، میں آپ ﷺ کے لیے اجازت لے آؤں۔ چنانچہ وہ ٹھہر گئے، میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس آنے کی اجازت چاہتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان کو اجازت دے دو اور جنت کی خوشخبری دے دو۔“ چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے اور نبی ﷺ کی دائیں جانب آکر انھوں نے پنڈلیوں سے کپڑا ہٹا کر انہیں کنویں میں لٹکالیا۔ عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے، میں نے کہا: ذرا ٹھہریے میں آپ ﷺ کے لیے اجازت طلب کر لوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ان کو اجازت دے دو اور جنت کی خوشخبری بھی دے دو۔“ عمر رضی اللہ عنہ اندر آئے اور نبی ﷺ کی بائیں جانب آکر انھوں نے بھی اپنی پنڈلیوں سے کپڑا ہٹا کر انہیں کنویں میں لٹکالیا۔ پس منڈیر بھر گئی پھر عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے، میں نے کہا: ذرا ٹھہریے میں آپ ﷺ کے لیے اجازت لے لوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”ان کو اجازت دے دو اور جنت کی خوشخبری دے دو اور اس کے ساتھ ایک آزمائش بھی ہے جو انہیں پہنچے گی۔“ پھر وہ بھی داخل ہوئے اور ان (تینوں کے ساتھ بیٹھنے کی کوئی جگہ نہ پائی چنانچہ وہ گھوم کر ان کے سامنے کنویں کے کنارے پر آ گئے، پھر انھوں نے بھی اپنی پنڈلیوں سے کپڑا ہٹا کر انہیں کنویں میں لٹکالیا۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں تمنا کرنے لگا کہ میرا بھائی بھی آجائے اور میں اللہ سے دعا کرنے لگا کہ وہ اس کو لے آئے لیکن وہ نہ آیا تو یہ حضرات اپنی جگہ سے اٹھ گئے۔

جناب ابن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس واقعہ سے ان کی قبریں تعمیر کی ہیں، ان تینوں کی یہاں ایک جگہ اکٹھی ہیں اور عثمان رضی اللہ عنہ الگ ہیں۔

(۱۱۵۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِي طَائِفَةِ النَّهَارِ لَا يَكْلُمُنِي وَلَا أَكْلُمُهُ، حَتَّى أَتَى سُوقَ بَنِي قَيْنُقَاعَ، فَجَلَسَ بِفَنَاءِ بَيْتِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَقَالَ: أَتَمَّ لَكُمْ؟ أَتَمَّ لَكُمْ؟ فَجَبَسَتْ شَيْئًا، فَظَنَنْتُ أَنَّهَا تَلِسُهُ سَخَابًا أَوْ تُعَسِّلُهُ، فَجَاءَ يَسْتَدُّ حَتَّى عَانَقَهُ وَقَبْلَهُ، وَقَالَ: ((اللَّهُمَّ أَحْيِيهِ، وَأَحْبِبْ مَنْ يُحِبُّهُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ دن ایک حصے میں باہر نکلے۔ (راستے میں) نہ آپ ﷺ مجھ سے بات کر رہے تھے اور نہ میں آپ ﷺ سے کوئی بات کر رہا تھا، یہاں تک کہ آپ ﷺ بنو قینقاع کے بازار میں آئے (پھر واپس آ کر) فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے صحن میں بیٹھ گئے اور فرمایا: ”یہاں چھوٹا ہے، چھوٹا ہے۔“ سیدہ فاطمہ نے اس (بچے) کو کسی ضرورت سے روک لیا۔ میں (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) نے خیال کیا کہ وہ اسے ہار پہنا رہی ہیں یا اسے نہلا رہی ہیں، پھر وہ دوڑتے ہوئے آگئے یہاں تک کہ آپ نے اس کو سینے سے لگا لیا اور بوسہ لیا اور فرمایا: ”اے اللہ! اس سے محبت کر، اور اس سے بھی محبت کر جو اس سے محبت کرے۔“

۵۴۶۔ بَابُ: إِذَا قَامَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ مَجْلِسِهِ لَمْ يَقْعُدْ فِيهِ

جب کوئی آدمی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہو تو اس جگہ پر دوسرا نہ بیٹھے

(۱۱۵۳) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُقِيمَ الرَّجُلُ مِنَ الْمَجْلِسِ ثُمَّ يَجْلِسَ فِيهِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی آدمی اپنی جگہ سے اٹھے پھر دوسرا اس کی جگہ بیٹھ جائے۔

(ث: ۳۱۱) وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا قَامَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ مَجْلِسِهِ، لَمْ يَجْلِسْ فِيهِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے لیے جب کوئی شخص اپنی جگہ سے اٹھتا تو آپ اس کی جگہ پر نہیں بیٹھتے تھے۔

۵۴۷۔ بَابُ: الْأَمَانَةُ

امانتداری کا بیان

(۱۱۵۴) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: خَدَمْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا،

(۱۱۵۲) صحيح البخاري: ۲۱۲۲؛ صحيح مسلم: ۲۴۲۱۔

(۱۱۵۳) صحيح البخاري: ۶۲۷۰؛ صحيح مسلم: ۲۱۷۷۔

(۱۱۵۴) صحيح مسلم: ۲۴۸۲۔

حَتَّى إِذَا رَأَيْتُ أَنِّي قَدْ فَرَعْتُ مِنْ خِدْمَتِهِ قُلْتُ: يَقْبَلُ النَّبِيُّ ﷺ، فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ، فَإِذَا غِلْمَةٌ يَلْعَبُونَ، فَقُمْتُ أَنْظُرَ إِلَيْهِمْ - إِلَى لَعِبِهِمْ - فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَانْتَهَى إِلَيْهِمْ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ دَعَانِي فَبَعَثَنِي إِلَى حَاجَةٍ، فَكَانَ فِي قَوْمٍ حَتَّى أَتَيْتُهُ. وَأَبْطَأْتُ عَلَى أُمِّي، فَقَالَتْ: مَا حَسَبَكَ؟ قُلْتُ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ إِلَى حَاجَةٍ، قَالَتْ: مَا هِيَ؟ قُلْتُ: إِنَّهُ سِرٌّ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَتْ: احْفَظْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سِرَّهُ، فَمَا حَدَّثْتُ بِتِلْكَ الْحَاجَةِ أَحَدًا مِنَ الْخَلْقِ، فَلَوْ كُنْتُ مُحَدِّثًا، حَدَّثْتُكَ بِهَا.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں نے نبی ﷺ کی خدمت کی یہاں تک کہ جب میں نے دیکھا کہ آپ کی خدمت سے فارغ ہو گیا ہوں تو میں نے سوچا کہ اب نبی ﷺ قیلوہ کریں گے لہذا میں آپ کے پاس سے نکلا، راستے میں دیکھا کہ کچھ بچے کھیل رہے ہیں میں کھڑا ہو کر ان کا کھیل دیکھنے لگا اسی اثنا میں نبی ﷺ تشریف لے آئے آپ نے بچوں کے پاس پہنچ کر انہیں سلام کیا پھر مجھے بلایا اور ایک کام کے لیے بھیج دیا، آپ ایک سائے میں ہو گئے، یہاں تک کہ میں آپ ﷺ پاس آ گیا اور میں اپنی والدہ کے پاس دیر سے پہنچا تو اس نے پوچھا: تجھے کس چیز نے روکے رکھا؟ میں نے کہا: نبی ﷺ نے مجھے ایک کام بھیج دیا تھا۔ اس نے پوچھا: وہ کیا تھا؟ میں نے کہا: بے شک وہ نبی ﷺ کا ایک راز ہے، والدہ کہنے لگی: رسول اللہ ﷺ کے راز کی حفاظت کر، چنانچہ میں نے مخلوق میں سے کسی کو بھی وہ راز نہیں بتایا اگر میں کسی کو بتانے والا ہوتا تو تجھے ضرور بتاتا۔

۵۴۸۔ بَابُ إِذَا التُّفَّتَ التُّفَّتَ جَمِيعًا

جب کسی کی طرف متوجہ ہوتے تو پوری طرح متوجہ ہوتے

(۱۱۵۵) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَصِفُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: كَانَ رَبْعَةً، وَهُوَ إِلَى الطُّوْلِ أَقْرَبُ، شَدِيدُ الْبَيَاضِ، أَسْوَدُ شَعْرِ اللَّحْيَةِ، حَسَنُ النَّغْرِ، أَهْدَبُ أَشْفَارِ الْعَيْنَيْنِ، بَعِيدٌ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ، مُقَاضُ الْخَدَّيْنِ، يَطَأُ بِقَدَمَيْهِ جَمِيعًا، لَيْسَ لَهُ أَخْمَصُ، يَقْبَلُ جَمِيعًا، وَيَذِيرُ جَمِيعًا، لَمْ أَرْ مِثْلَهُ قَبْلُ وَلَا بَعْدُ.

جناب سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو رسول کریم ﷺ کے اوصاف بیان کرتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ میانہ قد تھے، طویل قد سے قریب تر، نہایت گورے چنے، داڑھی کے بال کالے، خوبصورت دانت، لمبی اور گھنی پلکیں، دونوں کندھوں کے درمیان قدرے فاصلہ، رخسار ہموار، چلنے میں پورے قدم رکھتے، آپ کے تلوے میں گہرائی نہ تھی۔ جب آپ ﷺ کسی کی طرف متوجہ ہوتے تو پوری طرح متوجہ ہوتے اور جب رخ پھیرتے تو مکمل رخ پھیرتے، میں نے نہ آپ سے پہلے آپ جیسا کوئی دیکھا اور نہ آپ کے بعد۔

۵۴۹۔ بَابُ: إِذَا أُرْسِلَ رَجُلًا فِي حَاجَةٍ فَلَا يُخْبِرُهُ

جب کسی آدمی کو کسی کام کے لیے بھیجا جائے تو وہ اسے راز میں رکھے

(۱۱۵۶) (ث: ۳۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ لِي عُمَرُ رضی اللہ عنہ: إِذَا أُرْسِلْتَ إِلَى رَجُلٍ، فَلَا تُخْبِرُهُ بِمَا أُرْسِلْتَ إِلَيْهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يُعَدُّ لَهُ كِذْبَةً عِنْدَ ذَلِكَ.

جناب عبد اللہ بن زید بن اسلم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے، وہ اس کے دادا سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ مجھے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جب میں تمہیں کسی آدمی کے پاس بھیجوں تو اسے اس مقصد کے بارے میں نہ بتانا جس کے لیے میں نے تجھے بھیجا ہے کیونکہ اس وقت شیطان اس کے لیے کوئی جھوٹ تیار کر دے گا۔

۵۵۰۔ بَابُ: هَلْ يَقُولُ: مَنْ أَيْنَ أَقْبَلْتُ؟

کیا کوئی یہ کہہ سکتا ہے: تو کہاں سے آیا ہے؟

(۱۱۵۷) (ث: ۳۱۳) حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُحَدِّثَ الرَّجُلُ النَّظَرَ إِلَى أَخِيهِ، أَوْ يُتْبِعَهُ بَصَرَهُ إِذَا قَامَ مِنْ عِنْدِهِ، أَوْ يَسْأَلُهُ: مَنْ أَيْنَ جِئْتُ؟ وَأَيْنَ تَذْهَبُ؟ امام مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (سلف کے ہاں) اس بات کو ناپسند کیا جاتا تھا کہ کوئی آدمی اپنے بھائی پر نظر رکھے یا جب وہ اس کے پاس سے اٹھ کر جانے لگے تو اپنی نظروں کو اس کے پیچھے لگائے یا اس سے پوچھے کہ تو کہاں سے آیا ہے اور کہاں جا رہا ہے۔

(۱۱۵۸) (ث: ۳۱۴) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: مَرَرْنَا عَلَى أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ بِالرَّبْدَةِ، فَقَالَ: مَنْ أَيْنَ أَقْبَلْتُمْ؟ قُلْنَا: مِنْ مَكَّةَ، أَوْ مِنَ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ، قَالَ: هَذَا عَمَلُكُمْ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: أَمَّا مَعَهُ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ؟ قُلْنَا: لَا، قَالَ: اسْتَأْنِفُوا الْعَمَلَ.

جناب مالک بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے وہ مقام ربزہ میں تھے انہوں نے پوچھا: تم کہاں سے آئے ہو؟ ہم نے عرض کیا: مکہ سے، یا ہم نے کہا کہ بیت العتیق سے، انہوں نے پوچھا: کیا تمہارا صرف یہی عمل ہے؟ (یعنی حج و عمرہ کے ارادے سے آتے ہو) ہم نے عرض کیا: جی ہاں، انہوں نے پوچھا: اس کے ساتھ ساتھ تجارت یا خرید و فروخت کا ارادہ تو نہیں تھا؟ ہم نے عرض کیا: نہیں، انہوں نے دعا دیتے ہوئے فرمایا: اب تم نئے سرے سے عمل شروع کرو (اللہ تعالیٰ نے تمہارے پچھلے تمام گناہوں کو معاف کر دیا ہے۔)

(۱۱۵۶) [ضعیف] (۱۱۵۷) [ضعیف] مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۶۶۴۰؛ شعب الایمان للبیہقی: ۹۰۸۰۔

(۱۱۵۸) [ضعیف]

۵۵۱۔ بَابُ: مَنْ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ

کسی کی بات کی طرف کان لگائے جبکہ وہ ناپسند کرتے ہوں

(۱۱۵۹) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَوَّرَ صُورَةَ كُفْلٍ أَنْ يَنْفُخَ فِيهِ وَعُذْبٌ، وَلَنْ يَنْفُخَ فِيهَا. وَمَنْ تَحَلَّمَ كُفْلًا أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ وَعُذْبٌ، وَلَنْ يَعْقِدَ بَيْنَهُمَا، وَمَنْ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ يَقْرُونَ مِنْهُ، صَبَّ فِي أُذُنِهِ الْأُنْكَ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کوئی تصویر بنائی اسے اس بات کا مکلف بنایا جائے کہ اس میں روح پھونکے جبکہ وہ اس میں ہرگز نہ روح پھونک سکے گا اور اسے عذاب دیا جائے گا اور جس نے جھوٹا دعویٰ کیا کہ اس نے یہ خواب دیکھا ہے اسے اس بات کا مکلف بنایا جائے گا کہ جو کے دانوں کے درمیان گرہ باندھے جبکہ وہ ہرگز نہ ان کے درمیان گرہ باندھ سکے گا اور اسے عذاب دیا جائے گا اور جس نے کسی قوم کی بات کی طرف کان لگائے جبکہ وہ اس سے بھاگتے (ناپسند کرتے) ہوں، اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔“

۵۵۲۔ بَابُ: الْجُلُوسُ عَلَى السَّرِيرِ

چار پائی پر بیٹھنے کا بیان

(۱۱۶۰) (ث: ۳۱۵) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُضَارِبٍ، عَنِ الْعُرْيَانِ بْنِ الْهَيْثَمِ قَالَ: وَقَدْ أَبِي إِلَى مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ، وَأَنَا غُلَامٌ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ: مَرْحَبًا، مَرْحَبًا، وَرَجُلٌ قَاعِدٌ مَعَهُ عَلَى السَّرِيرِ، قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! مَنْ هَذَا الَّذِي تُرَحِّبُ بِهِ؟ قَالَ: هَذَا سَيِّدُ أَهْلِ الْمَشْرِقِ، وَهَذَا الْهَيْثَمُ بْنُ الْأَسْوَدِ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا فُلَانٍ! مِنْ أَيْنَ يَخْرُجُ الدَّجَالُ؟ قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَهْلَ بَلَدٍ أَسْأَلَ عَنْ بَعِيدٍ، وَلَا أَتْرَكَ لِلْقَرِيبِ مِنْ أَهْلِ بَلَدٍ أَنْتَ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ: يَخْرُجُ مِنْ أَرْضِ الْعِرَاقِ، ذَاتَ شَجَرٍ وَنَخْلٍ.

جناب عریان بن ہشام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد وفد کی صورت میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، میں اس وقت بچہ تھا، جب وہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مرحبا، مرحبا (خوش آمدید، خوش آمدید) اور ان کے ساتھ چار پائی پر ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا، اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! یہ آدمی کون ہے، جسے آپ رضی اللہ عنہ مرحبا کہہ رہے ہیں؟ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ اہل مشرق کے سردار ہشام بن اسود رضی اللہ عنہ ہیں، میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ لوگوں نے کہا: یہ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ہیں، میں نے ان سے عرض کیا: اے ابو فلان! دجال کہاں سے نکلے گا؟ انہوں نے فرمایا: میں نے

(۱۱۵۹) صحیح البخاری: ۷۰۴۲؛ جامع الترمذی: ۱۷۵۱؛ سنن أبی داود: ۵۰۲۴۔

(۱۱۶۰) [ضعیف]

کسی شہر والوں کو نہیں دیکھا جو دور والوں سے سوال کریں اور قریب والوں کو چھوڑ دیں تو بھی ان شہر والوں میں سے ہے، پھر فرمایا: دجال عراق کی زمین سے نکلے گا جو درخت اور کھجوروں والی ہوگی۔

(۱۱۶۱) (ث: ۳۱۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ: جَلَسْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى سَرِيرٍ.

جناب ابو عالیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ چارپائی پر بیٹھا۔

(۱۱۶۱) (ث: ۳۱۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ: كُنْتُ أَقْعُدُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَكَانَ يَقْعُدُنِي عَلَى سَرِيرِهِ، فَقَالَ لِي: أَقِمْ عِنْدِي حَتَّى أَجْعَلَ لَكَ سَهْمًا مِنْ مَالِي، فَأَقِمْتُ عِنْدَهُ شَهْرَيْنِ.

جناب ابو جمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا کرتا تھا وہ مجھے اپنی چارپائی پر بٹھاتے تھے، انھوں نے مجھے کہا: تو میرے پاس قیام کر یہاں تک کہ میں اپنے مال میں سے تیرے لیے ایک حصہ مقرر کر دوں۔ چنانچہ میں نے ان کے پاس دو مہینے قیام کیا۔

(۱۱۶۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ دِينَارٍ، أَبُو خَلْدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَهُوَ مَعَ الْحَكَمِ أَمِيرِ الْبَصْرَةِ عَلَى السَّرِيرِ، يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ الْحَرُّ أَتَرَدَ بِالصَّلَاةِ، وَإِذَا كَانَ الْبَرْدُ بَكَرَ بِالصَّلَاةِ.

جناب ابوخلدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس وقت وہ امیر بصرہ یعنی حکم رضی اللہ عنہ کے ساتھ چارپائی پر بیٹھے ہوئے تھے کہ جب گرمی ہوتی تو نبی ﷺ نماز کو ٹھنڈا کرتے تھے اور جب سردی ہوتی تو نماز جلدی ادا کرتے تھے۔

(۱۱۶۳) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكٌ - يَعْنِي ابْنَ فُضَالَةَ - قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ عَلَى سَرِيرٍ مَرْمُولٍ بِشَرِيْطٍ، تَحْتَ رَأْسِهِ وَسَادَةٌ أَدَمٌ حَشْوُهَا لَيْفٌ، مَا بَيْنَ جِلْدِهِ وَبَيْنَ السَّرِيرِ ثَوْبٌ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَبَسَكَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا يَكِينُكَ يَا عُمَرُ؟)) قَالَ: أَمَا وَاللَّهِ مَا أَبْكِي يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَا أَكُونُ أَعْلَمُ أَنَّكَ أَكْرَمُ عَلَى اللَّهِ مِنْ كِسْرَى وَقِصْرٍ، وَهَمَّا يَعِيشَانِ فِيمَا يَعِيشَانِ فِيهِ مِنَ الدُّنْيَا، وَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِالْمَكَانِ الَّذِي أَرَى، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَمَا تَرْضَى يَا عُمَرُ أَنْ تَكُونَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَكِنَّ الْآخِرَةَ؟)) قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((فَبِأَنَّهُ كَذَلِكَ...)).

(۱۱۶۱) [صحیح] (۱۱۶۱) صحیح البخاری: ۵۳؛ صحیح مسلم: ۱۷۔

(۱۱۶۲) صحیح البخاری: ۹۰۶۔

(۱۱۶۳) [حسن] مسند أحمد: ۳/۱۳۹؛ صحیح ابن حبان: ۶۳۶۲۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کھجور کی رسی سے بنی ہوئی ایک چارپائی پر تشریف فرما تھے اور سر مبارک کے نیچے چڑے کا ایک تکیہ تھا جس کے اندر کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ آپ ﷺ کے بدن اور چارپائی کے درمیان کوئی کپڑا بھی نہ تھا کہ اتنے میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور رو پڑے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”اے عمر! کیوں روتے ہو؟“ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم اگر میرے علم میں یہ بات نہ ہوتی کہ آپ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیصر و کسریٰ سے زیادہ معزز ہیں تو میں کبھی نہ روتا، وہ دونوں تو دنیا میں عیش و عشرت کی زندگی گزار رہے ہیں اور اے اللہ کے رسول! آپ اس حال میں ہیں جس میں میں آپ کو دیکھ رہا ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا: ”اے عمر! کیا تو اس بات پر خوش نہیں کہ ان کے لیے دنیا ہو اور ہمارے لیے آخرت ہو؟“ عرض کیا: کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول (میں راضی ہوں)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بس پھر اسی طرح ہی ہے۔“

(۱۱۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغْبِرَةِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي رِفَاعَةَ الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! رَجُلٌ غَرِيبٌ جَاءَ يَسْأَلُ عَنْ دِينِهِ، لَا يَذَرُنِي مَا دِينُهُ، فَأَقْبَلَ إِلَيَّ وَتَرَكَ خُطْبَتَهُ، فَأَتَى بِكُرْسِيِّ خَلْتُ قَوَائِمَهُ حَدِيدًا - قَالَ حُمَيْدٌ: أَرَاهُ خَشَبًا أَسْوَدَ حَسِبَهُ حَدِيدًا - فَقَعَدَ عَلَيْهِ، فَجَعَلَ يَعْلَمُنِي مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ، ثُمَّ أَتَمَّ خُطْبَتَهُ، لَأَخِيرَهَا.

سیدنا ابو رفاعہ عدوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس پہنچا اس وقت آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ایک اجنبی آدمی ہوں دین کے سلسلے میں پوچھنے آیا ہوں جو نہیں جانتا کہ اس کا دین کیا ہے۔ آپ ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور اپنا خطبہ چھوڑ دیا، پھر ایک کرسی لائی گئی میرے خیال میں اس کے پائے لوہے کے تھے۔ حمید رضی اللہ عنہ راوی حدیث نے کہا: میرا خیال ہے کہ وہ کالی لکڑی تھی جسے انھوں نے لوہا سمجھا، پھر آپ ﷺ اس کرسی پر بیٹھ گئے اور مجھے وہ احکام سکھانا شروع کئے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھائے تھے۔ پھر اخیر تک اپنا خطبہ پورا کیا۔

(۱۱۶۵) (ث: ۳۱۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ دَهْقَانَ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا جَالِسًا عَلَى سَرِيرٍ عَرُوسٍ، عَلَيْهِ ثِيَابٌ حُمْرٌ.

جناب موسیٰ بن دھقان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دلہن کی چارپائی پر بیٹھے دیکھا ان پر سرخ کپڑے تھے۔

(۱۱۶۵م) وَعَنْ أَبِيهِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَالِسًا عَلَى سَرِيرٍ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى.

(۱۱۶۴) صحيح مسلم: ۸۷۶-

(۱۱۶۵) [ضعيف]

(۱۱۶۵م) [حسن] مصنف ابن أبي شيبة: ۲۵۵۱۵-

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

جناب عمران بن مسلم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ کو چار پائی پر بیٹھے ہوئے دیکھا انہوں نے ایک انگ کو دوسری ٹانگ پر رکھا ہوا تھا۔

۵۵۳۔ بَابُ: إِذَا رَأَى قَوْمًا يَتَنَاجَوْنَ فَلَا يَدْخُلُ مَعَهُمْ

جب لوگوں کو سرگوشی کرتے ہوئے دیکھے تو ان کے پاس نہ جائے

(۱۱۶۶) (ث: ۳۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ الْمَقْبُرِيِّ يَقُولُ: مَرَرْتُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ، وَمَعَهُ رَجُلٌ يَتَحَدَّثُ، فَقُمْتُ إِلَيْهِمَا، فَلَطَمَ فِي صَدْرِي - أَوْ قَالَ دَفَعَ فِي صَدْرِي - فَقَالَ: إِذَا وَجَدْتَ اثْنَيْنِ يَتَحَدَّثَانِ فَلَا تَقُمْ مَعَهُمَا، وَلَا تَجْلِسَ مَعَهُمَا، حَتَّى تَسْتَأْذِنَهُمَا، فَقُلْتُ: أَصْلَحَكَ اللَّهُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ! إِنَّمَا رَجَوْتُ أَنْ أَسْمَعَ مِنْكُمَا خَيْرًا.

جناب سعید مقبری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس سے گزرا اور وہ ایک آدمی کے ساتھ باتیں کر رہے تھے، میں ان کے پاس کھڑا ہو گیا تو انہوں نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: جب تم دو آدمیوں کو آپس میں باتیں کرتے ہوئے پاؤ تو ان کے ساتھ نہ کھڑے ہو اور نہ ان کے ساتھ بیٹھو جب تک کہ ان دونوں سے اجازت نہ لے لو۔ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ آپ کا بھلا کرے، اے ابو عبد الرحمن! میں نے تو یہ امید کی تھی کہ آپ دونوں سے کوئی اچھی بات ہی سنوں گا۔

(۱۱۶۷) (ث: ۳۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَنْ تَسَمَّعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ، صُبَّ فِي أُذُنِهِ الْإِنْتُكَ. وَمَنْ تَحَلَّمَ بِحُلُمٍ كُلَّفَ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شُعَيْرَةٍ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جس نے کسی قوم کی بات کی طرف کان لگایا جبکہ وہ اسے ناپسند کرتے ہوں تو (قیامت کے دن) اس کے کان میں پکھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا اور جس نے جھوٹا دعویٰ کیا کہ اس نے یہ خواب دیکھا ہے اسے اس بات کا مکلف بنایا جائے گا کہ جو کے دانے میں گرہ لگائے۔

۵۵۴۔ بَابُ: لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ

تیسرے کو چھوڑ کر دو آدمی سرگوشی نہ کریں

(۱۱۶۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً، فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ)).

(۱۱۶۶) [صحیح] مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۵۵۶۵؛ مسند أحمد: ۱۱۴/۲۔

(۱۱۶۷) صحیح البخاری: ۷۰۴۲؛ جامع الترمذی: ۱۷۵۱؛ سنن ابی داود: ۵۰۲۴؛ مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۵۹۶۴۔

(۱۱۶۸) صحیح البخاری: ۶۲۸۸؛ صحیح مسلم: ۲۱۸۳؛ موطأ امام مالک: ۲۸۲۷۔

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تین آدمی ہوں تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آپس میں سرگوشی نہ کریں۔“

۵۵۵۔ بَابُ: إِذَا كَانُوا أَرْبَعَةً

جب چار آدمی ہوں (تو سرگوشی کر سکتے ہیں کیا؟)

(۱۱۶۹) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الثَّلَاثِ، فَإِنَّهُ يُحْزِنُهُ ذَلِكَ)).
سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تم تین ہو تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آپس میں سرگوشی نہ کریں کیونکہ یہ بات اسے غمگین کرے گی۔“

(۱۱۷۰) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ، قُلْنَا: فَإِنْ كَانُوا أَرْبَعَةً؟ قَالَ: ((لَا يَضُرُّهُ)).
سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے (مزید یہ الفاظ بھی ہیں کہ) ہم نے عرض کیا: اگر وہ چار ہوں؟ (تو دو آدمی آپس میں سرگوشی کر سکتے ہیں کیا؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس میں کوئی حرج نہیں۔“

(۱۱۷۱) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الْآخِرِ حَتَّى يَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ، مِنْ أَجْلِ أَنْ ذَلِكَ يُحْزِنُهُ)).
سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تیسرے کو چھوڑ کر دو آدمی آپس میں سرگوشی نہ کریں یہاں تک کہ وہ لوگوں کے ساتھ گھل مل جائیں کیونکہ اس سے اس (تیسرے) کو رنج ہوگا۔“

(۱۱۷۲) (ث: ۳۲۱) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ: إِذَا كَانُوا أَرْبَعَةً فَلَا بَأْسَ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب چار آدمی ہوں تو پھر (دو کا آپس میں سرگوشی کرنے میں) کوئی حرج نہیں۔

(۱۱۶۹) صحیح مسلم: ۲۱۸۴؛ سنن أبی داود: ۴۸۵۱؛ جامع الترمذی: ۲۸۲۵۔

(۱۱۷۰) [صحیح] مسند أحمد: ۴۳/۲؛ سنن أبی داود: ۴۸۵۲۔

(۱۱۷۱) صحیح البخاری: ۶۲۹۰؛ صحیح مسلم: ۲۱۸۴۔

(۱۱۷۲) [صحیح] مسند أحمد: ۴۳/۲؛ سنن أبی داود: ۴۸۵۲۔

۵۵۶۔ بَابُ: إِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ يَسْتَأْذِنُهُ فِي الْقِيَامِ

جب آدمی کسی کے پاس بیٹھے تو اٹھتے وقت اس سے اجازت لے

(۱۱۷۳) (ث: ۳۲۲) حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ، فَقَالَ: إِنَّكَ جَلَسْتَ إِلَيْنَا، وَقَدْ حَانَ مِنَّا قِيَامٌ، فَقُلْتُ: فَإِذَا شِئْتُ، فَقَامَ، فَاتَّبَعْتُهُ حَتَّى بَلَغَ الْبَابَ.

جناب ابو بردہ بن ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تو انہوں نے فرمایا: بے شک تم میرے پاس آکر بیٹھے ہو اور میرے اٹھنے کا وقت ہو گیا ہے، تو میں نے کہا: جب آپ چاہیں (تو تشریف لے جائیں) چنانچہ وہ جانے کے لیے اٹھے تو میں دروازے تک ان کے ساتھ گیا۔

۵۵۷۔ بَابُ: لَا يَجْلِسُ عَلَى حَرْفِ الشَّمْسِ

دھوپ کے کنارے پر نہ بیٹھے کا بیان

(۱۱۷۴) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ، عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ، أَنَّهُ جَاءَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ، فَقَامَ فِي الشَّمْسِ، فَأَمَرَهُ فَتَحَوَّلَ إِلَى الظِّلِّ.

جناب قیس رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ آئے جبکہ رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، تو یہ دھوپ میں ہی کھڑے ہو گئے، آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا تو سائے میں چلے گئے۔

۵۵۸۔ بَابُ: الْأَحْتِبَاءُ فِي الثُّوبِ

کپڑے کے ذریعے گوٹ مار کر بیٹھنا

(۱۱۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رضی اللہ عنہ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَبِيعَتَيْنِ: نَهَى عَنِ الْمَلَامَسَةِ، وَالْمُنَابَذَةِ فِي اللَّبِيعِ - الْمَلَامَسَةُ: لَمَسُ الرَّجُلِ ثَوْبَهُ، وَالْمُنَابَذَةُ: يَنْبُذُ الْآخِرُ إِلَيْهِ ثَوْبَهُ - وَيَكُونُ ذَلِكَ بَيْنَهُمَا عَنْ غَيْرِ نَظَرٍ. وَاللَّبْسَتَانِ اشْتِمَالُ الصَّمَاءِ - وَالصَّمَاءُ: أَنْ يَجْعَلَ طَرَفُ ثَوْبِهِ عَلَى إِحْدَى عَاتِقَيْهِ، فَيَبْذُو أَحَدَ شِقَائِهِ لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ - وَاللَّبْسَةُ الْآخَرَى اخْتِبَاؤُهُ بِثَوْبِهِ وَهُوَ جَالِسٌ، لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ.

(۱۱۷۳) [ضعیف] مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۵۶۶۵۔

(۱۱۷۴) [صحیح] مسند أحمد: ۴۲۶/۳؛ سنن أبی داود: ۴۸۲۲؛ صحیح ابن حبان: ۲۸۰۰۔

(۱۱۷۵) صحیح البخاری: ۵۸۲۰؛ صحیح مسلم: ۱۵۲۱۔

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو قسم کے لباس اور دو قسم کی بیچ سے منع فرمایا آپ نے بیچ ملاسمہ اور منابذہ سے منع فرمایا: ملاسمہ یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے کے کپڑے کو اپنے ہاتھ سے چھوئے، منابذہ یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے کی طرف اپنے کپڑے کو پھینکے، یہ بیچ ان دونوں کی طرف سے (اس چیز کو) دیکھے بغیر ہوتی ہے، دو قسم کے لباس یہ ہیں: اشتمال صماء، صماء یہ ہے کہ وہ اپنے کپڑے کو اپنے ایک کندھے پر رکھے پس اس کی دوسری شق ظاہر ہو جس کے اوپر کپڑا نہ ہو، لباس کی دوسری قسم احتباء ہے یعنی وہ اپنے کپڑے کے ذریعے اس طرح گوٹ مار کر بیٹھے کہ اس کی شرمگاہ پر کپڑے میں سے کوئی چیز نہ ہو۔

۵۵۹۔ بَابُ: مَنْ الْقِيَّ لَهُ وَسَادَةٌ

جسے تکیہ پیش کیا جائے

(۱۱۷۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي قَلَابَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الْمَلِيحِ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِيكَ [زَيْدٍ] عَلَى [عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو]، فَحَدَّثَنَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ذَكَرَ لَهُ صَوْمِي، فَدَخَلَ عَلَيَّ، فَأَلْقَيْتُ لَهُ وَسَادَةً مِنْ أَدَمٍ حَشَوْهَا لَيْفٌ، فَجَلَسَ عَلَى الْأَرْضِ، وَصَارَتْ الْوَسَادَةُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، فَقَالَ لِي: ((أَمَا كَيْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ؟)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((خَمْسًا))، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((سَبْعًا))، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((تِسْعًا))، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((إِحْدَى عَشْرَةَ))، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوُدَ شَطْرَ الذُّهْرِ، صِيَامُ يَوْمٍ وَإِفْطَارُ يَوْمٍ)).

جناب ابو قلابہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے ابوالمح نے بیان کیا کہ میں تیرے والد زید رضی اللہ عنہ کے ساتھ سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس گیا انھوں نے ہمیں بتایا کہ نبی ﷺ کے سامنے میرے روزوں کا ذکر کیا گیا آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ کو ایک تکیہ پیش کیا جو چمڑے کا تھا اور اس کے اندر کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی، آپ ﷺ زمین پر ہی بیٹھ گئے اور وہ تکیہ میرے اور آپ ﷺ کے درمیان ہو گیا آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”کیا تجھے ہر ماہ تین دن کے روزے کافی نہیں؟“ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! (اضافہ فرمائیں) آپ ﷺ نے فرمایا: ”پانچ؟“ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! (اور زیادہ کیجئے) آپ ﷺ نے فرمایا: ”سات؟“ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! (اور زیادہ کیجئے)، آپ ﷺ نے فرمایا: ”گیارہ؟“ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! (اور زیادہ کیجئے)، آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر داؤد کے روزوں سے بڑھ کر کوئی روزہ نہیں۔ زندگی کے نصف ایام (روزے رکھے) ایک دن کا روزہ اور ایک دن بغیر روزے کے رہنا۔“

(۱۱۷۷) حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ بْنِ النَّبِيِّ ﷺ مَرَّ عَلَى أَبِيهِ ﷺ، فَأَلْقَى لَهُ قَطِيفَةً فَجَلَسَ عَلَيْهَا.

سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کا گزر ان کے والد کے پاس سے ہوا تو انہوں نے آپ ﷺ کے لیے ایک دھاری دار چادر بچھا دی آپ ﷺ اس پر بیٹھ گئے۔

۵۶۰۔ بَابُ: الْقَرْفُصَاءُ، أَنْ يَقْعَدَ الرَّجُلُ كَالْمُحْتَبَى إِلَّا أَنَّهُ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَى سَاقَيْهِ

اکڑوں بیٹھنا، یہ کہ آدمی گوٹ مار کر بیٹھے اور ہاتھ پنڈلیوں پر رکھے

(۱۱۷۸) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَسَّانَ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي جَدَّتَانِي صَفِيَّةُ بِنْتُ عَلِيَّةَ، دُحْيَةُ بِنْتُ عَلِيَّةَ - وَكَانَتَا رَبِيبَتِي قِيلَةً - أَنَّهُمَا أَخْبَرَتُهُمَا قِيلَةً ﷺ قَالَتْ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَاعِدًا الْقَرْفُصَاءَ، فَلَمَّا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ الْمُتَخَشَّعَ فِي الْجِلْسَةِ أُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ.

سیدہ قیلہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو گوٹ مار کر اکڑوں بیٹھے ہوئے دیکھا، جب میں نے نبی ﷺ کو اس متواضعانہ حالت میں بیٹھے ہوئے دیکھا تو میں ڈر کے مارے کانپ اٹھی۔

۵۶۱۔ بَابُ: التَّرْبُعُ

چارزانوں بیٹھنا

(۱۱۷۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَانَ الْقُرَشِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ذِيَالُ بْنُ عُيَيْدٍ بْنُ حَنْظَلَةَ: حَدَّثَنِي جَدِّي حَنْظَلَةُ بْنُ حَذِيمٍ ﷺ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَرَأَيْتُهُ جَالِسًا مُتَرَبِّعًا.

سیدنا حنظلہ بن حذیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس آیا تو میں نے آپ ﷺ کو چارزانوں بیٹھے ہوئے دیکھا۔

(۱۱۸۰) (ث: ۳۲۳) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْنٌ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو رَزِينٍ، أَنَّهُ رَأَى عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، جَالِسًا مُتَرَبِّعًا، وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى، الْيَمْنَى عَلَى الشِّمْرِى.

جناب ابو رزین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انھوں نے علی بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو اس طرح چارزانوں بیٹھے ہوئے دیکھا کہ وہ اپنی ایک ٹانگ کو دوسری پر رکھے ہوئے تھے یعنی دائیں ٹانگ کو بائیں پر۔

(۱۱۷۷) صحیح مسلم: ۲۰۴۲؛ سنن أبی داود: ۳۷۲۹۔

(۱۱۷۸) [حسن] جامع الترمذی: ۱۲۷؛ سنن أبی داود: ۴۸۴۷۔

(۱۱۷۹) [صحیح] المعجم الكبير للطبرانی: ۳۴۹۸؛ الجامع للخطیب البغدادی: ۹۴۳۔

(۱۱۸۰) [ضعیف]

(۱۱۸۱) (ث: ۳۲۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَجْلِسُ هَكَذَا - مُتَرَبِّعًا - وَيَضَعُ إِحْدَى قَدَمَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى .

جناب عمران بن مسلم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو اس طرح چار زانوں بیٹھے ہوئے دیکھا کہ وہ اپنا ایک قدم دوسرے پر رکھے ہوئے تھے۔

۵۶۲۔ بَابُ: الْإِحْتِبَاءِ

گوٹھ مار کر بیٹھنا

(۱۱۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي قُرَّةُ بْنُ مُوسَى الْهَجِيمِيُّ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ جَابِرٍ الْهَجِيمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مُحْتَبٍ فِي بُرْدَةٍ، وَإِنَّ هُدَابَهَا لَعَلَى قَدَمَيْهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَوْصِنِي، قَالَ: ((عَلَيْكَ بِاتِّقَاءِ اللَّهِ، وَلَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا، وَلَوْ أَنَّ تَفَرَّغَ لِلْمُسْتَسْقَى مِنْ دَلُوكَ فِي إِيَّانِهِ، أَوْ تَكَلَّمَ أَخَاكَ وَوَجْهَكَ مُنْبَسِطًا، وَإِنَّكَ وَإِسْبَالُ الْإِزَارِ، فَإِنَّهَا مِنَ الْمَخِيلَةِ، وَلَا يُحِبُّهَا اللَّهُ، وَإِنْ أَمْرُ غَيْرِكَ بِشَيْءٍ يَعْلَمُهُ فَبِكَ، فَلَا تُعَيِّرُهُ بِشَيْءٍ يَعْلَمُهُ فِيهِ، دَعُوهُ يَكُونُ وَبَالَهُ عَلَيْهِ، وَأَجْرُهُ لَكَ، وَلَا تَسْنَنَّ شَيْئًا))، قَالَ: فَمَا سَبَبَتْ بَعْدُ دَابَّةً وَلَا إِنْسَانًا .

سیدنا سلیم بن جابر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ ایک چادر میں گوٹھ مار کر اس حال میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اس چادر کے اطراف آپ ﷺ کے قدموں پر تھے، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے وصیت فرمائیے، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کا ڈر لازم پکڑو اور تھوڑی سی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو اگرچہ تو پانی نکالنے والے کے لیے اپنے ڈل سے اس کے برتن میں پانی ڈال دے یا تو اپنے بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ بات کرے اور ازار کو ٹخنے سے نیچے لٹکانے سے بچو کیونکہ یہ تکبر (کی علامت) ہے اور اللہ تعالیٰ اسے ناپسند کرتا ہے اور اگر کوئی آدمی تجھے کسی ایسی چیز سے عار دلائے جس کو وہ تیرے بارے میں جانتا ہو تو تم اسے ایسی چیز سے عار نہ دلاؤ جو تم اس کے بارے میں جانتے ہو اور اسے چھوڑ دے، اس کا وبال اسی پر ہوگا اور تیرے لیے اس کا ثواب ہوگا اور کسی بھی چیز کو گالی نہ دینا۔“ سلیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر اس کے بعد میں نے نہ کسی چوپائے کو گالی دی اور نہ کسی انسان کو۔

(۱۱۸۳) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ نَعِيمِ بْنِ الْمُخَبِرِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا رَأَيْتُ حَسَنًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَطُّ إِلَّا قَاضَتْ عَيْنَايَ دُمُوعًا، وَذَلِكَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ بَوْمًا، فَوَجَدَنِي فِي الْمَسْجِدِ، فَأَخَذَ بِيَدِي، فَأَنْطَلَقْتُ مَعَهُ، فَمَا كَلَّمَنِي حَتَّى جِئْنَا سُوقَ بَنِي

(۱۱۸۱) [صحیح] مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۵۵۱۵۔

(۱۱۸۲) [صحیح] الطبقات لابن سعد: ۳۱/۷، الجامع لابن الوهب: ۳۷۸، الصمت لابن ابی الدنیا: ۱۶۶۔

(۱۱۸۳) [حسن] مسند أحمد: ۵۳۲/۲، فضائل الصحابة لإمام أحمد: ۱۴۰۷۔
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

فَنُتْقَاعٍ، فَطَافَ فِيهِ وَنَظَرَ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَأَنَا مَعَهُ، حَتَّى جِئْنَا الْمَسْجِدَ، فَجَلَسَ فَأَخْبَتَنِي، ثُمَّ قَالَ: ((أَيْنَ لَكَاعُ؟ أَدْعُ لِي لَكَاعُ))، فَجَاءَ حَسَنٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَسْتَدُ فَوْقَ فِي حِجْرِهِ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي لَحْيَتِهِ، ثُمَّ جَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَفْتَحُ فَاهُ فَيَدْخُلُ فَاهُ فِي فَمِهِ، ثُمَّ قَالَ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ، فَأُحِبُّهُ، وَأُحِبُّ مَنْ يُحِبُّهُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جب بھی سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھا میری آنکھوں سے آنسو بہ پڑے، یہ اس لیے کہ ایک دن نبی ﷺ باہر نکلے تو مجھے مسجد میں پایا آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا میں آپ کے ساتھ چل دیا، پھر آپ ﷺ نے مجھ سے کوئی بات نہیں کی یہاں تک کہ ہم بنو قبیقاع کے بازار میں آ گئے آپ ﷺ اس بازار میں گھومے پھرے اور دیکھتے رہے پھر آپ واپس آ گئے اور میں آپ کے ساتھ تھا یہاں تک کہ ہم مسجد میں آ گئے، آپ گوٹ مار کر بیٹھ گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہا منا کدھر ہے؟ ننھے ننھے کو میرے پاس لاؤ۔“ اتنے میں سیدنا حسن رضی اللہ عنہ دوڑتے ہوئے آئے اور آپ کی گود میں بیٹھ گئے پھر انھوں نے اپنے ہاتھ کو آپ ﷺ کی داڑھی مبارک میں داخل کر دیا پھر نبی ﷺ اپنا منہ کھولتے اور اپنا منہ ان کے منہ میں داخل کر دیتے پھر فرمایا: ”اے اللہ! بلاشبہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما، اور اس شخص سے بھی محبت فرما جو اس سے محبت کرے۔“

۵۶۳۔ بَابُ: مَنْ بَرَكَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ

جو شخص اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھا

(۱۱۸۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى الْكَلْبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِهِمُ الظُّهْرَ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ، وَذَكَرَ أَنَّ فِيهَا أُمُورًا عَظَمَاءَ، ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْ عَنْهُ، فَوَاللَّهِ لَا تَسْأَلُونَنِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هَذَا))، قَالَ أَنَسُ: فَأَكْثَرَ النَّاسُ الْبُكَاءَ حِينَ سَمِعُوا ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَأَكْثَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَقُولَ: ((سَلُوا))، فَبَرَكَ عُمَرُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَقَالَ: رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِأَإِسْلَامِ دِينَا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولَا، فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ قَالَ ذَلِكَ عُمَرُ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَوَّلَى، أَمَّا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَقَدْ عَرِضْتُ عَلَى الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فِي عُرْضِ هَذَا الْحَانِطِ - وَأَنَا أُصَلِّي - فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک دن ظہر کی نماز پڑھائی پھر جب سلام پھیرا تو آپ منبر پر کھڑے ہو گئے قیامت کا ذکر کیا اور یہ بھی ذکر کیا کہ اس میں بڑے بڑے معاملات پیش آئیں گے پھر فرمایا: ”جو شخص کسی چیز کے بارے میں سوال کرنا چاہتا ہو اسے چاہیے کہ سوال کرے، اللہ کی قسم! تم مجھ سے جس چیز کے بارے میں بھی سوال کرو گے

میں اس کے بارے میں بتاؤں گا جب تک میں اس جگہ پر ہوں۔“ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی تو بہت زیادہ رونا شروع کر دیا اور رسول اللہ ﷺ مسلسل یہ کہتے رہے کہ سوال کرو۔“ پس سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور عرض کیا: ہم اللہ تعالیٰ کو رب ماننے، اسلام کو دین ماننے اور محمد ﷺ کو رسول ماننے پر راضی ہیں۔ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات عرض کی تو رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بہت قریب ہے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے بلاشبہ مجھ پر جنت اور دوزخ اس دیوار کی جانب میں پیش کی گئی جبکہ میں نماز پڑھا رہا تھا۔ میں نے آج کی طرح خیر اور شر کو کبھی نہیں دیکھا۔“

۵۶۴۔ بَابُ: الْإِسْتِلْقَاءُ

چت لینے کا بیان

(۱۱۸۵) حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُهُ، عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ قَالَ: رَأَيْتُهُ - قُلْتُ لِابْنِ عُيَيْنَةَ: النَّبِيُّ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ - مُسْتَلْقِيًا، وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى.

جناب عباد بن تمیم رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس حال میں چت لینے ہوئے دیکھا کہ آپ اپنی ایک ٹانگ کو دوسری پر رکھے ہوئے تھے۔

(۱۱۸۶) (ث: ۳۲۵) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ أُمِّ بَكْرٍ بِنْتِ الْمُسَوَّرِ، عَنْ أَبِيهَا قَالَ: رَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ﷺ مُسْتَلْقِيًا، رَافِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى.

ام بکر بنت مسور ۸ اپنے والد سے روایت کرتی ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو اس حال میں چت لینے ہوئے دیکھا کہ وہ اپنی ایک ٹانگ دوسری پر اٹھائے ہوئے تھے۔

۵۶۵۔ بَابُ: الْصُّجْعَةُ عَلَى وَجْهِهِ

اپنے چہرے کے بل لیٹنا

(۱۱۸۷) حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ مُوسَى بْنِ خَلْفٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ ابْنِ طَخْفَةَ الْغَفَارِيِّ، أَنَّ أَبَاهُ ﷺ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ، قَالَ:

(۱۱۸۵) صحيح البخاري: ۶۲۸۷؛ صحيح مسلم: ۲۱۰۰۔

(۱۱۸۶) [ضعيف]

(۱۱۸۷) کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز
[صحیح] سنن ابی داؤد: ۴۵۵؛ سنن ابی ماجہ: ۳۷۲

بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ فِي الْمَسْجِدِ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ، أَتَانِي آتٍ وَأَنَا نَائِمٌ عَلَى بَطْنِي، فَحَرَّكَنِي بِرِجْلِهِ فَقَالَ: ((قُمْ، هَذِهِ ضَجْعَةٌ يُغْضِيهَا اللَّهُ))، فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَإِذَا النَّبِيُّ ﷺ قَائِمٌ - عَلَى رَأْسِي.

جناب ابن طلحہ غفاری رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ انہیں ان کے والد نے جو کہ اصحاب صفہ میں سے تھے خبر دیتے ہوئے کہا کہ میں رات کے آخری پہر مسجد میں سویا ہوا تھا ایک آنے والا آیا اور میں اپنے پیٹ کے بل سو رہا تھا اس نے مجھے اپنی ٹانگ سے ہلایا اور کہا کھڑے ہو جاؤ اس طرح سے سونا اللہ کو ناراض کرتا ہے، میں نے اپنا سر اٹھایا تو نبی ﷺ میرے سر پر کھڑے ہوئے تھے۔

(۱۱۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جَمِيلٍ الْكِنْدِيُّ - مِنْ أَهْلِ فَلَسْطِينَ - عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِرَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ مُنْبَطِحًا لَوَجْهِهِ، فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ: ((قُمْ، نَوْمَةٌ جَهَنَّمِيَّةٌ)).

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں ایک ایسے آدمی کے پاس سے گزرے جو اپنے چہرے کے بل لیٹا ہوا تھا تو آپ ﷺ نے اسے اپنے قدم سے ٹھوکر لگائی اور فرمایا: ”کھڑے ہو جاؤ سونے کا یہ انداز جہنمیوں کا ہے۔“

۵۶۶۔ بَابُ: لَا يَأْخُذُ وَلَا يُعْطِي إِلَّا بِالْيَمْنَى

دائیں ہاتھ ہی سے لے اور دے

(۱۱۸۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ ابْنُ عُيَيْنَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا يَأْكُلُ أَحَدُكُمْ بِشِمَالِهِ، وَلَا يَشْرَبُ بِشِمَالِهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ، وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ)) قَالَ: كَانَ نَافِعٌ يَزِيدُ فِيهَا: ((وَلَا يَأْخُذُ بِهَا، وَلَا يُعْطِي بِهَا)).

جناب سالم رحمہ اللہ اپنے والد (سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی بھی دائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور نہ ہی بائیں ہاتھ سے پیئے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ ہی سے پیتا ہے۔“

امام نافع رحمہ اللہ اس روایت میں یہ اضافہ بھی کرتے: اور نہ اس (بائیں ہاتھ) کے ساتھ لے اور نہ ہی اس کے ساتھ دے۔

(۱۱۸۸) [ضعیف] سنن ابن ماجہ: ۳۷۲۵؛ المعجم الكبير للطبراني: ۷۹۱۴۔

(۱۱۸۹) [صحیح] صحیح مسلم: ۲۰۲۰؛ موطأ امام مالك: ۲۶۷۱۔

۵۶۷۔ بَابُ: أَيَّنَ يَضَعُ نَعْلَيْهِ إِذَا جَلَسَ؟

جب بیٹھے تو اپنے جوتے کہاں رکھے؟

(۱۱۹۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَارُونَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ نَهْلٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَنْ السُّنَّةُ إِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ أَنْ يَخْلَعَ نَعْلَيْهِ، فَيَضَعُهُمَا إِلَى جَنْبِهِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ جب آدمی بیٹھے تو اپنے جوتے اتار کر انہیں اپنے پہلوں میں رکھ لے۔

۵۶۸۔ بَابُ: الشَّيْطَانُ يَجِيءُ بِالْعُودِ وَالشَّيْءِ يَطْرَحُهُ عَلَى الْفِرَاشِ

شیطان لکڑی یا کوئی چیز لے کر بستر پر ڈال دیتا ہے

(۱۱۹۱) (ث: ۳۲۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ، عَنْ أَزْهَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي إِلَى فِرَاشٍ أَحَدِكُمْ بَعْدَمَا يَفْرِشُهُ أَهْلُهُ وَيُهَيِّئُونَهُ، فَيُلْقِي عَلَيْهِ الْعُودَ أَوْ الْحَجَرَ أَوْ الشَّيْءَ، لِيُغَضِبَهُ عَلَى أَهْلِهِ، فَإِذَا وَجَدَ ذَلِكَ فَلَا يَغْضَبُ عَلَى أَهْلِهِ، قَالَ: لِأَنَّهُ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ.

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بے شک جب تم میں سے کسی کا بستر اس کے گھر والے بچھا دیتے ہیں اور اسے تیار کر دیتے ہیں تو شیطان اس پر لکڑی یا پتھر یا اور کوئی چیز لا کر ڈال دیتا ہے تاکہ وہ اپنے گھر والوں پر غصہ کرے، لہذا جب وہ اسے پائے تو اپنے گھر والوں پر غصہ نہ کرے، فرمایا اس لیے کہ یہ شیطانی عمل ہے۔

۵۶۹۔ بَابُ: مَنْ بَاتَ عَلَى سَطْحٍ لَيْسَ لَهُ سُرَّةٌ

جس نے ایسی چھت پر رات گزاری جس پر منڈیر نہ ہو

(۱۱۹۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عُمَرُ - رَجُلٌ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ، هُوَ ابْنُ جَابِرٍ - عَنْ وَعَلَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَثَّابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ بَاتَ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ لَيْسَ عَلَيْهِ حِجَارٌ فَقَدْ بَرَأَتْ مِنْهُ الدِّمَةُ)). قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: فِي إِسْنَادِهِ نَظَرٌ.

جناب عبدالرحمن بن علی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس نے ایسے گھر کی چھت پر رات گزاری جس پر کوئی منڈیر نہ ہو تو یقیناً اس سے ذمہ اٹھ گیا۔“ ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اس کی سند محل نظر ہے۔

(۱۱۹۳) (ث: ۳۲۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ مُسْلِمٍ بْنِ رِيَّاحِ الثَّقَفِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُمَارَةَ قَالَ: جَاءَ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَصَعِدَتْ بِهِ عَلَى سَطْحٍ أَجْلَحَ، فَتَنَزَّلَ وَقَالَ: كَذْتُ أَنْ أَبِيتَ اللَّيْلَةَ وَلَا ذِمَّةَ لِي.

جناب علی بن عمارہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو میں ان کو لے کر ایک کھلی چھت پر چڑھ گیا، وہ نیچے اتر آئے اور فرمایا: اگر میں چھت پر رات گزار لیتا تو میری حفاظت کی کوئی ذمہ داری نہ تھی۔

(۱۱۹۴) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عِمْرَانَ، عَنْ زُهَيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ بَاتَ عَلَى إِنْجَارٍ فَوَقَعَ مِنْهُ فَمَاتَ، بَرِنَتْ مِنْهُ الدِّمَةُ، وَمَنْ رَكِبَ الْبَحْرَ حِينَ يَرْتَجُّ - يَعْنِي: يَغْتَلِمُ - فَهَلَكَ بَرِنَتْ مِنْهُ الدِّمَةُ)).

جناب زہیر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس نے ایسی چھت پر رات گزاری جس کی دیوار نہ ہو اور پھر اس سے نیچے گر کر مر گیا تو اس سے ذمہ اٹھ گیا، جس نے طغیانی کے وقت سمندر کا سفر کیا پھر ہلاک ہو گیا تو اس سے بھی ذمہ اٹھ گیا۔“

۵۷۰۔ بَابُ: هَلْ يُدْلِي رَجُلِيهِ إِذَا جَلَسَ؟

کیا جب بیٹھے تو اپنے پاؤں لٹکا سکتا ہے؟

(۱۱۹۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: شَهِدَ عِنْدِي أَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نَافِعٍ بْنُ عَبْدِ الْحَارِثِ الْخَزَاعِيُّ، أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي حَائِطٍ عَلَى قُفِّ الْبَيْتِ، مُدَلِّيًا رِجْلَيْهِ فِي الْبَيْتِ.

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک باغ میں کنوئیں کی منڈیر پر اس طرح تشریف فرما تھے کہ اپنے دونوں پاؤں کنوئیں میں لٹکائے ہوئے تھے۔

(۱۱۹۳) [ضعيف] مصنف ابن أبي شيبة: ۲۶۳۶۰۔

(۱۱۹۴) [حسن] مسند أحمد: ۷۹/۵؛ شعب الإيمان للبيهقي: ۴۷۲۵۔

(۱۱۹۵) صحيح البخاري: ۷۰۹۷، ۳۶۷۴؛ صحيح مسلم: ۲۴۰۳؛ فضائل الصحابة للنسائي: ۲۵۰۔

۵۷۱۔ بَابُ: مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ

جب اپنی کسی حاجت کے لیے نکلے تو کیا کہے؟

(۱۱۹۶) (ت: ۳۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُسْلِمٌ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ: اللَّهُمَّ سَلِّمْ عَلَيَّ، وَسَلِّمْ مِنِّي.

جناب مسلم بن ابی مریم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما جب اپنے گھر سے نکلتے تو فرماتے: اے اللہ مجھے سلامت رکھ اور دوسروں کو مجھ سے سلامت رکھ۔

(۱۱۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ أَبُو يَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ: ((بِسْمِ اللَّهِ، التَّكْلَانُ عَلَى اللَّهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے گھر سے باہر نکلتے تو یہ دعا فرماتے: ((بِسْمِ اللَّهِ، التَّكْلَانُ عَلَى اللَّهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ)) ”میں اللہ کے نام سے اور اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی نصرت کے بغیر گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت نہیں۔“

۵۷۲۔ بَابُ: هَلْ يَقْدَمُ الرَّجُلُ رَجُلَهُ بَيْنَ يَدَيْ أَصْحَابِهِ، وَهَلْ يَتَكَبَّرُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ؟

کیا آدمی اپنے ساتھیوں کے سامنے پاؤں پھیلا سکتا ہے اور ٹیک لگا سکتا ہے؟

(۱۱۹۸) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ الْعَصْرِيُّ، أَنَّ بَعْضَ وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ سَمِعَهُ يَذْكُرُ، قَالَ: لَمَّا أَبْدَأْنَا فِي وَفَادَتِنَا إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم سِرْنَا، حَتَّى إِذَا شَارَفْنَا الْقُدُومَ تَلَقَّانَا رَجُلٌ يُوضِعُ عَلَى قَعْوَدِهِ، فَسَلَّمَ، فَرَدَدْنَا عَلَيْهِ، ثُمَّ وَقَفَ فَقَالَ: مِمَّنِ الْقَوْمُ؟ قُلْنَا: وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ، قَالَ: مَرَحَبًا بِكُمْ وَأَهْلًا، يَاكُمْ طَلَبْتُ، جِئْتُ لِأُبَشِّرَكُمْ، قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِالْأَمْسِ لَنَا: إِنَّهُ نَظَرَ إِلَى الْمَشْرِقِ فَقَالَ: ((لَيَأْتِيَنَّ عِدَا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ - يَعْنِي: الْمَشْرِقِ - خَيْرٌ وَفْدِ الْعَرَبِ))، فَبِتُّ أَرْوُعُ حَتَّى أَصْبَحْتُ، فَشَدَدْتُ عَلَى رَاحِلَتِي، فَأَمَعْتُ فِي الْمَسِيرِ حَتَّى ارْتَفَعَ النَّهَارُ، وَهَمَمْتُ بِالرَّجُوعِ، ثُمَّ رَفَعْتُ رُؤُوسَ رَوَاحِلِكُمْ، ثُمَّ تَنَّى رَاحِلَتَهُ بِزِمَامِهَا رَاجِعًا يُوضِعُ عَوْدَهُ عَلَى بَدَنِهِ، حَتَّى انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم - وَأَصْحَابِهِ حَوْلَهُ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ - فَقَالَ: بِأُمِّي وَأُمِّي، جِئْتُ أَبَشِّرُكَ بِوَفْدِ

(۱۱۹۶) [ضعیف] (۱۱۹۷) [ضعیف] كتاب الدعاء للطبراني: ۴۰۶؛ سنن ابن ماجه: ۳۸۸۵۔

(۱۱۹۸) [ضعیف] مسند أحمد: ۳/ ۴۳۲، المستدرک للحاکم: ۴/ ۴۰۶۔

كتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

عَبْدُ الْقَيْسِ، فَقَالَ: ((أَتَى لَكَ بِهِمْ يَا عُمَرُ)) قَالَ: هُمْ أَوْلَاءُ عَلَى أَثَرِي، قَدْ أَظْلَمُوا، فَذَكَرَ ذَلِكَ، فَقَالَ: ((بَشِّرْكَ اللَّهُ بِخَيْرٍ))، وَتَهَيَّأَ الْقَوْمُ فِي مَقَاعِدِهِمْ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ قَاعِدًا، فَأَلْقَى ذَبْلَ رِدَائِهِ تَحْتَ يَدِهِ فَاتَّكَأَ عَلَيْهِ، وَبَسَطَ رِجْلَيْهِ. فَقَدِمَ الْوَفْدُ، فَفَرَحَ بِهِمُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ، فَلَمَّا رَأَوْا النَّبِيَّ ﷺ وَأَصْحَابَهُ أَمَرُوا رِكَابَهُمْ فَرَحَابَهُمْ، وَأَقْبَلُوا سِرَاعًا، فَأَوَسَعَ الْقَوْمُ، وَالنَّبِيُّ ﷺ مُتَّكِئًا عَلَى حَالِهِ، فَتَخَلَّفَ الْأَشْجُ ﷺ - وَهُوَ: مُنْذِرُ بْنُ عَائِدِ بْنِ مُنْذِرِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ التُّعْمَانِ بْنِ زِيَادِ بْنِ عَصْرٍ - فَجَمَعَ رِكَابَهُمْ ثُمَّ أَنَاخَهَا، وَحَطَّ أَحْمَالَهَا، وَجَمَعَ مَتَاعَهَا، ثُمَّ أَخْرَجَ عِيَّةَ لَهُ وَأَلْقَى عَنْهُ ثِيَابَ السَّفَرِ وَلَبَسَ حُلَّةً، ثُمَّ أَقْبَلَ يَمْشِي مُتَرَسِّلًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ سَيِّدُكُمْ وَرَزِيعُكُمْ، وَصَاحِبُ أَمْرِكُمْ؟)) فَأَشَارُوا بِأَجْمَعِهِمْ إِلَيْهِ، وَقَالَ: ((ابْنُ سَادَتِكُمْ هَذَا؟)) قَالُوا: كَانَ أَبَاؤُهُ سَادَتَنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَهُوَ قَائِدُنَا إِلَى الْإِسْلَامِ، فَلَمَّا انْتَهَى الْأَشْجُ أَرَادَ أَنْ يَقْعُدَ مِنْ نَاحِيَةٍ، اسْتَوَى النَّبِيُّ ﷺ قَاعِدًا قَالَ: ((هَاهُنَا يَا أَشْجُ!))، وَكَانَ أَوَّلَ يَوْمٍ سُمِّيَ الْأَشْجَ ذَلِكَ الْيَوْمَ، أَصَابَتْهُ حِمَارَةٌ بِحَافِرِهَا وَهُوَ قُطِيمٌ، فَكَانَ فِي وَجْهِهِ مِثْلُ الْقَمَرِ، فَأَقْعَدَهُ إِلَى جَنْبِهِ، وَأَلْطَفَهُ، وَعَرَفَ فَضْلَهُ عَلَيْهِمْ، فَأَقْبَلَ الْقَوْمُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ يَسْرُلُونَهُ وَيُخْبِرُهُمْ، حَتَّى كَانَ بِعَقِبِ الْحَدِيثِ قَالَ: ((هَلْ مَعَكُمْ مِنْ أَزْوَادِكُمْ شَيْءٌ؟)) قَالُوا: نَعَمْ، فَقَامُوا سِرَاعًا، كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ إِلَى ثِقَلِهِ، فَجَاءُوا بِبُصْبُرِ التَّمْرِ فِي أَكْفِهِمْ، فَوَضَعَتْ عَلَى نَظْعِ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ جَرِيدَةُ دُونَ الدَّرَاعَيْنِ وَفَوْقَ الدَّرَاعِ، فَكَانَ يَخْتَصُّ بِهَا، قُلُ مَا يُقَارِفُهَا، فَأَوْمَأَ بِهَا إِلَى صُبْرَةٍ مِنْ ذَلِكَ التَّمْرِ فَقَالَ: ((تُسْمُونُ هَذَا التَّعْضُوضَ؟)) قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: ((وَتُسْمُونُ هَذَا الصَّرْفَانَ؟)) قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: ((وَتُسْمُونُ هَذَا الْبُرْنِيَّ؟)) قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: ((هُوَ خَيْرٌ تَمْرِكُمْ، وَأَيْبَعُهُ لَكُمْ)) - وَقَالَ بَغْضُ شُبُوحِ الْحَيِّ - وَأَعْظَمُهُ بَرَكَةٌ وَإِنَّمَا كَانَتْ عِنْدَنَا حَصْبَةٌ نَعْلِفُهَا إِبِلَنَا وَحَمِيرَنَا، فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ وَفَادَتِنَا تِلْكَ، عَظُمَتْ رَغَبَتُنَا فِيهَا، وَفَسَلْنَاهَا حَتَّى تَحَوَّلَتْ ثِمَارُنَا مِنْهَا، وَرَأَيْنَا الْبَرَكَةَ فِيهَا.

جناب شہاب بن عباد عمری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے وفد عبدالقیس کے بعض لوگوں کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا اس نے کہا کہ جب ہمیں نبی ﷺ کے پاس وفد کی صورت میں جانے کا خیال آیا تو ہم چل پڑے یہاں تک کہ جب ہم پہنچنے کے قریب ہوئے تو ہمیں ایک آدمی ملا جو ایک اونٹ پر سوار تھا اس نے سلام کہا، ہم نے اس کے سلام کا جواب دیا پھر وہ ٹھہر گیا اور کہنے لگا: تم کون لوگ ہو؟ ہم نے کہا: یہ عبدالقیس کا وفد ہے۔ اس نے کہا خوش آمدید تمہارا آنا مبارک ہو، میں تمہاری ہی تلاش میں تھا میں تمہیں خوشخبری دینے کے لیے آیا ہوں، کل نبی ﷺ نے مشرق کی طرف نظر اٹھاتے ہوئے ہمیں فرمایا تھا: ”ضرور کل صبح اس طرف یعنی مشرق سے عرب کا بہترین وفد آئے گا۔“ میں نے رات کروٹیں بدلتے ہوئے گزاری یہاں تک کہ صبح ہو گئی پھر میں نے واپسی کا ارادہ کر لیا تھا لیکن تمہاری سواریوں کے سر بلند ہوئے پھر اس نے اپنی سواری کی لگام تھام کر اسے موڑا اور جہاں سے ابتدا کی تھی اسی طرف روانہ ہو گیا یہاں تک کہ نبی ﷺ کے پاس پہنچ گیا، آپ کے مہاجرین اور

نصار صحابہ آپ کے ارد گرد بیٹھے ہوئے تھے اس نے کہا: میری ماں آپ پر فدا ہو میرا باپ آپ پر فدا ہو، میں آپ کو وفد عبدالقیس کے آنے کی بشارت دیتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے عروہ تمہیں کہاں مل گئے؟“ اس نے عرض کیا: وہ لوگ میرے پیچھے ہی آرہے ہیں یقیناً اب نزدیک آ گئے ہیں، پھر اس نے اس بات کا ذکر کیا تو نبی ﷺ نے: ”اللہ تجھے اچھی خوشخبری دے۔“ لوگ ان کو بٹھانے کا انتظام کرنے لگے اور نبی ﷺ بیٹھے ہوئے تھے آپ نے اپنے ہاتھ سے اپنی چادر کے پلو لٹکا دیئے، آپ ﷺ ٹیک لگا کر اور اپنے پاؤں پھیلا کر بیٹھے رہے، اتنے میں مذکورہ وفد آپہنچا جس سے مہاجرین اور انصار بہت خوش ہوئے جب انہوں نے نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ کو دیکھا تو خوشی کے مارے اپنی سوار یوں کو اسی حالت میں چھوڑ دیا اور جلدی آ گئے، صحابہ کرام نے مجلس وسیع کر دی اور نبی ﷺ اپنی اسی حالت پر ٹیک لگائے ہوئے بیٹھے رہے، اٹھ بیٹھے جن کا نام منذر بن عائد بن منذر بن حارث بن نعمان بن زیاد بن عسر تھا، پیچھے رہ گئے انہوں نے ان کی سوار یوں کو جمع کیا پھر انہیں بٹھایا ان کے کجاوے اتارے، ان کے سامان کو اکٹھا کیا پھر اپنی گھڑی کو نکالا اور سفر کے کپڑے اتار کر ایک نیا جوڑا پہن لیا پھر آہستہ آہستہ آپ ﷺ کی طرف چل دیئے، نبی ﷺ نے (وفد کے لوگوں سے) فرمایا: ”تمہارا سردار، ذمہ دار اور صاحب اختیار کون ہے؟“ اب سب نے اٹھ بیٹھے کی طرف اشارہ کیا، آپ ﷺ نے پوچھا: ”کیا یہ تمہارے سردار کا بیٹا ہے؟“ انھوں نے کہا: اس کے آباؤ اجداد زمانہ جاہلیت میں ہمارے سردار تھے اور یہ ہمارا قائد اسلام ہے پھر جب اٹھ آپ کے پاس پہنچا تو اس نے ایک طرف بیٹھ جانے کا ارادہ کیا، اس وقت نبی ﷺ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا: ”اٹھ یہاں آ جاؤ۔“ یہ وہ پہلا دن تھا جس دن ان کا نام اٹھ رکھا گیا ان کے شیر خواری کے ایام میں ایک خجری نے انہیں اپنا گھر مارا تھا تو ان کے چہرے میں چاند نما نشان پڑ گیا تھا۔ آپ نے اپنے پہلو میں بٹھایا اس سے نرمی کا معاملہ کیا اور ان کے سامنے اس کی فضیلت کا اظہار کیا پھر لوگ نبی ﷺ کی طرف متوجہ ہوئے آپ سے سوال کرنے لگے اور آپ انہیں جواب دینے لگے یہاں تک کہ بات کے اخیر میں آپ نے فرمایا: ”کیا تمہارے پاس تمہارے کھانے کی چیزوں میں سے کچھ ہے؟“ انہوں نے عرض کیا: ہاں اور ان میں سے ہر آدمی جلدی سے اپنے سامان کی طرف گیا اور اپنی ہتھیلیوں میں کھجوریں لا کر کھجوروں کا ایک ڈھیر لگا دیا وہ نبی کریم ﷺ کے سامنے چمڑے کے دسترخوان پر رکھ دی گئیں اور آپ کے سامنے کھجور کی ایک چھڑی تھی جو دو ہاتھ سے کم اور ایک ہاتھ سے زیادہ تھی آپ اسے اپنے پاس رکھتے تھے اور بہت کم اسے علیحدہ کرتے تھے تو آپ ﷺ نے اسی چھڑی سے کھجوروں کے ڈھیر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ”تم کھجور کی اس قسم کو تعضوض کہتے ہو۔“ انہوں نے کہا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: ”اور تم اس کھجور کو صرفان کہتے ہو؟“ انہوں نے کہا: جی ہاں، پھر آپ نے فرمایا: ”اور تم اس کھجور کو برنی کہتے ہو؟“ انہوں نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ تمہاری سب سے بہتر کھجور ہے اور پک کر تیار ہونے میں بھی سب سے بہتر ہے۔“ قبیلہ عبدالقیس کے بعض شیوخ نے کہا: سب سے زیادہ بابرکت اور ہمارے پاس خصبہ بھی ہیں جسے ہم اپنے اونٹوں اور گدھوں کو کھلاتے ہیں پھر جب ہم اپنے اس وفد سے واپس آئے تو اس ”برنی“ کھجور میں ہماری رغبت زیادہ ہو گئی اور ہم نے اس کے پودے لگائے یہاں تک کہ ہمارے پھل اس سے ہونے لگے اور ہم نے اس میں برکت کو دکھ لیا۔

۵۷۳۔ بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ

جب صبح کرے تو کیا کہے؟

(۱۱۹۹) حَدَّثَنَا مُعَلَّى قَالَ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ: ((اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوتُ، وَإِلَيْكَ النُّشُورُ))، وَإِذَا أَمْسَى قَالَ: ((اللَّهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوتُ، وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب صبح کرتے تو فرماتے: ((اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوتُ، وَإِلَيْكَ النُّشُورُ)) "اے اللہ تیرے (فضل کے) ساتھ ہم نے صبح کی اور تیرے (فضل کے) ساتھ ہم نے شام کی اور تیرے (فضل کے) ساتھ ہم جیتے اور تیرے (فضل کے) ساتھ ہم مرے گے اور تیری طرف ہی اٹھ کر جانا ہے۔ جب آپ ﷺ شام کرتے تو فرماتے: ((اللَّهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوتُ، وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ)) "اے اللہ تیرے (فضل کے) ساتھ ہم نے شام کی اور تیرے (فضل کے) ساتھ ہم نے صبح کی اور تیرے (فضل کے) ساتھ ہم جیتے ہیں اور تیرے (فضل کے) ساتھ ہم مرے گے اور تیری طرف ہی واپسی ہے۔"

(۱۲۰۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ الْفَزَارِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي جُبَيْرُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْعُ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ، وَأَهْلِي وَمَالِي. اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي، وَآمِنْ رَوْعَاتِي. اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْ وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي، وَمِنْ قَوْفِي، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ مِنْ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب صبح کرتے اور جب شام کرتے تو یہ کلمات کہی نہ چھوڑتے تھے: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ، وَأَهْلِي وَمَالِي. اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي، وَآمِنْ رَوْعَاتِي. اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْ وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي، وَمِنْ قَوْفِي، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ مِنْ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي)) "اے اللہ! بے شک میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! بے شک میں تجھ سے اپنے دین میں، اپنی دنیا میں، اپنے اہل و عیال میں اور اپنے مال میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میرے عیبوں کی پردہ پوشی فرما اور مجھے خوف و ہراس سے امن دے، اے اللہ! تو میرے آگے، پیچھے سے اور میرے دائیں بائیں سے اور میرے اوپر سے میری حفاظت فرما۔ میں تیری عظمت کے ذریعے سے اس بات سے پناہ چاہتا ہوں کہ میں اپنے نیچے کی طرف سے ہلاک کر دیا جاؤں۔"

(۱۱۹۹) [صحیح] سنن أبی داود: ۵۰۶۸؛ عمل الیوم واللیلۃ للنسائی: ۵۶۹؛ صحیح ابن حبان: ۹۶۵۔

(۱۲۰۰) [صحیح] سنن أبی داود: ۵۰۷۴؛ سنن ابن ماجہ: ۳۸۷۱۔

(۱۲۰۱) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ زَيْدٍ، مَوْلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ: اَللّٰهُمَّ اِنَّا اَصْبَحْنَا نَشْهَدُكَ، وَنُشْهَدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ، وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ، اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحَدَّكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ، اِلَّا اُعْتَقَ اللّٰهُ رُبْعَهُ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ، وَمَنْ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ اُعْتَقَ اللّٰهُ نِصْفَهُ مِنَ النَّارِ، وَمَنْ قَالَهَا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ اُعْتَقَهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ)).

سیدنا انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے صبح کے وقت یہ کہا: ((اَللّٰهُمَّ اِنَّا اَصْبَحْنَا نَشْهَدُكَ، وَنُشْهَدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ، وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ، اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحَدَّكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ)) اے اللہ! بے شک ہم نے صبح کی ہم تجھے گواہ بناتے ہیں اور تیرے عرش کے اٹھانے والوں کو اور تیرے دوسرے فرشتوں کو اور تیری ساری مخلوق کو بھی گواہ بناتے ہیں بے شک تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو یکتا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ اس کا چوتھائی حصہ جہنم سے آزاد فرمادے گا اور جس شخص نے اس دعا کو دوسرے مرتبہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے آزاد فرمادے گا اور جس شخص نے اس دعا کو چار مرتبہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس دن میں اسے (مکمل طور پر) جہنم سے آزاد فرمادے گا۔“

۵۷۴۔ بَابُ: مَا يَقُولُ إِذَا أُمْسَى

جب شام کرے تو کیا کہے؟

(۱۲۰۲) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَاصِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! عَلَّمَنِي شَيْئًا أَقُولُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَأُمْسَيْتُ، قَالَ: ((قُلْ: اَللّٰهُمَّ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، كُلُّ شَيْءٍ بِكَفَيْكَ، أَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ، وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّكَهٖ. قُلْهُ إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أُمْسَيْتَ، وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسی چیز سکھائیے جسے میں صبح و شام پڑھا کروں، آپ ﷺ نے فرمایا: یوں کہ ((اَللّٰهُمَّ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، كُلُّ شَيْءٍ بِكَفَيْكَ، أَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ، وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّكَهٖ)) اے اللہ! غیب اور حاضر کو جاننے والے! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! ہر چیز تیرے قبضہ میں ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں اپنے نفس کے شر سے، شیطان کے شر سے اور اس کے شرک سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اس دعا کو صبح و شام اور سوتے وقت پڑھ لیا کرو۔“

(۱۲۰۱) [ضعیف] جامع الترمذی: ۳۵۰۱؛ سنن أبی داود: ۵۰۶۹۔

(۱۲۰۲) صحیح البخاری: ۱۰۶؛ جامع الترمذی: ۳۳۹۲۔
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

(۱۲۰۳) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ يَعْلَى، عَنْ عَمْرِو، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: ((رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكُهُ))، وَقَالَ: ((شَرُّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ)).

ایک دوسری سند میں بھی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مانند مروی ہے اور اس میں ان الفاظ کا اضافہ ہے: ((رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكُهُ)) (تو ہر چیز کا رب ہے اور اس کا مالک و بادشاہ ہے) اور یہ بھی فرمایا: ((شَرُّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ)) (میں شیطان کے شر سے اور اس کے شرک سے تیری پناہ مانگتا ہوں)

(۱۲۰۴) حَدَّثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي رَاشِدٍ الْخُبَرِيِّ: أَتَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقُلْتُ لَهُ: حَدَّثْنَا بِمَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأَلْقَى إِلَيَّ صَحِيفَةً فَقَالَ: هَذَا مَا كَتَبَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ فَنَظَرْتُ فِيهَا، فَإِذَا فِيهَا: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! عَلَّمَنِي مَا أَقُولُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ، فَقَالَ: ((يَا أَبَا بَكْرٍ! قُلِ: اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكُهُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ، وَأَنْ أَقْتَرِفَ عَلَى نَفْسِي سُوءًا أَوْ أَجْرَهُ إِلَى مُسْلِمٍ)).

جناب ابوراشد حمرانی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: آپ ہمیں کوئی ایسی حدیث بیان کریں جسے آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہو، تو انھوں نے میری طرف ایک صحیفہ ڈال دیا اور کہا: یہ وہ ہے جسے نبی ﷺ نے میرے لیے لکھوایا تھا، میں نے اس میں دیکھا تو اس میں یہ لکھا ہوا تھا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیجئے جس کو میں صبح شام پڑھا کروں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابو بکر! یہ دعا پڑھا کرو: ((اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكُهُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ، وَأَنْ أَقْتَرِفَ عَلَى نَفْسِي سُوءًا أَوْ أَجْرَهُ إِلَى مُسْلِمٍ))“ اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، غیب اور حاضر کے جاننے والے، ہر چیز کے رب بادشاہ میں اپنے نفس کے شر سے اور اس بات سے بھی کہ میں اپنی جان کے بارے میں کوئی بے جا حرکت کروں یا کسی برائی کو کسی مسلمان کی طرف کھینچوں۔“

۵۷۵۔ بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ

جب اپنے بستر پر جائے تو کیا کہے؟

(۱۲۰۵) حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، وَأَبُو نَعِيمٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُدَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ قَالَ: ((بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ أَمُوتُ وَأَحْيَا))، وَإِذَا اسْتَيْقَظَ مِنْ

(۱۲۰۳) صحيح البخاري: ۱۰۷؛ سنن أبي داود: ۵۰۶۷۔

(۱۲۰۴) [صحيح] جامع الترمذي: ۳۵۲۹۔ (۱۲۰۵) صحيح البخاري: ۶۳۱۲؛ جامع الترمذي: ۳۴۱۷۔

مَنَامِهِ قَالَ: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ)).

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب سونے کا ارادہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے: ((بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ أَمُوتُ وَأَحْيَا))
 ”اے اللہ! میں تیرے ہی نام سے مرتا ہوں اور جیتا ہوں۔“ اور جب آپ اپنی نیند سے بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھا کرتے:
 ((الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ))۔ ”سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد
 زندگی بخشی اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔“

۱۲۰۶ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا، وَكَفَانَا وَآوَانَا، كَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤَيِّ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھا کرتے: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ
 الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا، وَكَفَانَا وَآوَانَا، كَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤَيِّ)) ”سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس
 نے ہمیں کھلایا اور ہمیں پلایا اور ہماری حفاظت کی اور ہمیں جگہ دی، کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جنہیں نہ کوئی کفایت کرنے والا ہے
 اور نہ کوئی پناہ دینے والا ہے۔“

۱۲۰۷ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، وَيَحْيَى بْنُ مُوسَى، قَالَا: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ
 مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ: ﴿الْم تَنْزِيلُ﴾
 (۳۲/ السجدة) وَ: ﴿تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾ (۶۷/ الملك). قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: فَهَمَّا بِفَضْلَانِ كُلِّ سُورَةٍ فِي
 الْقُرْآنِ بِسَبْعِينَ حَسَنَةً، وَمَنْ قَرَأَهُمَا كُتِبَ لَهُ بِهِمَا سَبْعُونَ حَسَنَةً، وَرَفِعَ بِهِمَا لَهُ سَبْعُونَ دَرَجَةً، وَحُطِّ
 بِهِمَا عَنْهُ سَبْعُونَ خَطِيئَةً.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک کہ سورۃ ”الم تنزیل“
 (سورۃ المجدہ) اور سورۃ ”تبارک الذی بیدہ الملک“ (سورۃ ملک) نہ پڑھ لیتے تھے۔ ابو زبیر رضی اللہ عنہ (راوی حدیث) نے
 کہا: یہ دونوں سورتیں قرآن مجید کی ہر سورۃ پر ستر نیکیاں زیادہ فضیلت رکھتی ہیں جو ان دونوں کو پڑھے گا اس کے لیے ان دونوں
 کے بدلے ستر نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اور ان دونوں کی وجہ سے اس کے ستر درجے بلند ہوں گے اور ان دونوں کے بدلے ستر
 برائیاں اس سے مٹا دی جائیں گی۔

۱۲۰۸ (ث: ۳۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْبُوبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَخُولُ، عَنْ
 شُمَيْطٍ - أَوْ سُمَيْطٍ - عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ﷺ: السُّنُومُ عِنْدَ الذِّكْرِ مِنَ الشَّيْطَانِ، إِنْ شِئْتُمْ
 فَجَرَّبُوا، إِذَا أَخَذَ أَحَدُكُمْ مَضْجَعَهُ وَارَادَ أَنْ يَنَامَ فَلْيَذْكُرِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ.

سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ذکر کے وقت نیند کا آنا شیطان کی طرف سے ہے، اگر تم چاہو تو تجربہ کرلو۔ جب تم میں

۱۲۰۶ صحیح مسلم: ۱۷۱۵؛ سنن أبی داود: ۵۰۵۳؛ جامع الترمذی: ۳۳۹۶۔

۱۲۰۷ [صحیح] عمل اليوم والليلة للنسائي: ۷۱۱؛ مسند ابن الجعد: ۲۶۱۱۔ ۱۲۰۸ [صحیح]

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

سے کوئی اپنے بستر پر آئے اور سونے کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ اللہ عزوجل کا ذکر کرے۔

(۱۲۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ: «تَبَارَكَ» (۶۷/ الملك) وَ «الْم تَنْزِيلُ» (۳۲/ السجدة) السَّجْدَةُ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک نہ سوتے تھے جب تک سورۃ ”تبارک الذی“ اور ”الم تنزیل“ (سورۃ الم سجدہ) نہ پڑھ لیتے۔

(۱۲۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُهُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: «إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ، فَلْيَحِلِّ دَاخِلَةَ إِزَارِهِ، فَلْيَنْفُضْ بِهَا فِرَاشَهُ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَ فِي فِرَاشِهِ، ثُمَّ لِيَضْطَجِعْ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ، وَلْيَقُلْ: بِاسْمِكَ وَضَعْتُ جَنْبِي، فَإِنْ احْتَبَسْتُ نَفْسِي فَأَرْحَمَهَا، وَإِنْ أُرْسَلَتْهَا فَأَحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ الصَّالِحِينَ»، أَوْ قَالَ: ((عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی اپنی خوابگاہ پر آئے تو اس کو چاہیے کہ اپنی لنگی کے پلو سے اپنے بستر کو جھاڑ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے پیچھے اس کے بستر پر کوئی چیز آگئی ہو، پھر اس کو چاہیے کہ اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جائے اور یہ دعا پڑھے: ((بِاسْمِكَ وَضَعْتُ جَنْبِي، فَإِنْ احْتَبَسْتُ نَفْسِي فَأَرْحَمَهَا، وَإِنْ أُرْسَلَتْهَا فَأَحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ الصَّالِحِينَ))“ ”تیرے ہی نام کے ساتھ میں نے اپنا پہلو رکھا ہے پس اگر تو میری جان کو روک لے تو اس پر رحم فرما اور اگر میری جان کو چھوڑ دیں تو اس کی حفاظت فرما، جس طرح تو نیک لوگوں کی حفاظت فرماتا ہے۔“ یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ)) ”اپنے نیک بندوں کی۔“

(۱۲۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ خَازِمٍ أَبُو بَكْرٍ النَّخَعِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ التَّوْبَاءِ بْنِ عَارِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ نَامَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ قَالَ: ((اللَّهُمَّ وَجْهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَأَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَقَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَالْجَنَاتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَهْبَةً وَرَغْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَنَجَا وَلَا مَلْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِئِكَ الَّذِي أُرْسَلْتُ))، قَالَ: ((فَمَنْ قَالَهُنَّ فِي لَيْلَةٍ ثُمَّ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ)).

سیدنا توابہ بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے پھر یہ دعا فرماتے: ((اللَّهُمَّ وَجْهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَأَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَقَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَالْجَنَاتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَهْبَةً وَرَغْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَنَجَا وَلَا مَلْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِئِكَ الَّذِي أُنْزِلْتُ، وَبِئِكَ الَّذِي أُرْسَلْتُ))

(۱۲۰۹) [صحیح] سنن النسائي: ۷۱۲؛ جامع الترمذي: ۲۸۹۲؛ المستدرک للحاکم: ۴۱۲/۲۔

(۱۲۱۰) صحیح البخاری: ۶۳۲۰؛ صحیح مسلم: ۲۷۱۴۔

(۱۲۱۱) صحیح البخاری: ۶۳۱۱؛ صحیح مسلم: ۲۷۱۰۔

أُرْسِلْتُ)) "اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کیا اور اپنی جان کو تیرا فرمانبردار کیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا اور اپنی کمر تیری پناہ میں دی، تجھ سے ڈرتے ہوئے اور تیری طرف رغبت کرتے ہوئے تیرے علاوہ نہ کوئی جائے نجات ہے اور نہ کوئی جائے پناہ۔ میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمائی ہے اور تیرے نبی ﷺ پر ایمان لایا جسے تو نے مبعوث فرمایا۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "جو ان کلمات کو رات کے وقت کہے پھر فوت ہو جائے تو وہ دین فطرت پر فوت ہوگا۔"

۱۲۱۲ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سَهِيلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ: ((اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى، مُنْزِلَ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ، اقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ، وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لاتے، تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ((اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى، مُنْزِلَ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ، اقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ، وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ)) "اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے رب اور ہر چیز کے رب، دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے، تورات، انجیل اور قرآن کو نازل کرنے والے، میں ہر شر والی چیز کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جس کی تو پیشانی پکڑے ہوئے ہے، تو ہی اول ہے، تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں اور تو ہی آخر ہے، تیرے بعد کوئی چیز نہیں اور تو ہی ظاہر ہے تیرے اوپر کوئی چیز نہیں اور تو ہی باطن ہے تیرے سوا کوئی چیز نہیں، تو میرا قرضہ ادا کر دے اور مجھے محتاجی سے بے نیاز کر دے۔"

۵۷۶۔ بَابُ: فَضْلُ الدُّعَاءِ عِنْدَ النَّوْمِ

سونے کے وقت دعا کی فضیلت

۱۲۱۳ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ نَامَ عَلَى شِقْوِهِ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ قَالَ: ((اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَقَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَالْجَنَاتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، وَرَغْبَةُ وَرَهْبَةُ إِلَيْكَ، لَا مَنْجَا وَلَا مَلْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِئِكَ الَّذِي أُرْسِلْتُ))، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَهُنَّ ثُمَّ مَاتَ تَحْتَ لَيْلِيهِ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ)).

۱۲۱۲ صحیح مسلم: ۲۷۱۳، سنن ابی داود: ۵۰۵۱۔

۱۲۱۳ صحیح البخاری: ۶۳۱۵۔

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جاتے پھر یہ دعا فرماتے: ((اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَقَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَنَاجَى وَلَا مَلْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَنَبِيِّكَ الَّذِي أُرْسِلْتُ)) "اے اللہ! میں نے اپنی جان کو تیرا مطیع کر دیا اور اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کر دیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا اور اپنی کمر تیری پناہ میں دے دی تیری طرف رغبت کرتے ہوئے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے تیرے علاوہ نہ کوئی جائے نجات ہے اور نہ کوئی کمر تیری پناہ، میں ایمان لایا تیری کتاب پر جو تو نے نازل فرمائی اور تیرے نبی پر جسے تو نے مبعوث فرمایا۔" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اس دعا کو پڑھے گا پھر (اگر) اسی رات میں وہ مر گیا تو دین فطرت پر مرے گا۔"

(۱۲۱۴) (ث: ۳۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ حَجَّاجِ الصَّوَّافِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ، أَوْ أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ ابْتَدَرَهُ مَلَكٌ وَشَيْطَانٌ، فَقَالَ الْمَلَكُ: اخْتِمْ بِخَيْرٍ، وَقَالَ الشَّيْطَانُ: اخْتِمْ بِشَرٍّ، فَإِنْ حَمَدَ اللَّهَ وَذَكَرَهُ أَطْرَدَهُ، وَبَاتَ يَكَلِّهُ، فَإِذَا اسْتَيْقَظَ ابْتَدَرَهُ مَلَكٌ وَشَيْطَانٌ فَقَالَ مِثْلَهُ، فَإِنْ ذَكَرَ اللَّهَ وَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَدَّ إِلَيَّ نَفْسِي بَعْدَ مَوْتِهَا وَلَمْ يَمِثْهَا فِي مَنَامِهَا، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُمَسِّكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا، وَلَكِنَّ زَالَتَا إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُمَسِّكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَوُوفٌ رَحِيمٌ. فَإِنْ مَاتَ مَاتَ شَهِيدًا، وَإِنْ قَامَ فَصَلَّى صَلَّيَ فِي فَضَائِلَ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص اپنے گھر میں یا اپنے بستر کی طرف آتا ہے تو ایک فرشتہ اور ایک شیطان اس کی طرف بڑھتا ہے، فرشتہ کہتا ہے: بھلائی پر خاتمہ کر اور شیطان کہتا ہے: برائی پر خاتمہ کر، پھر اگر اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور اس کا ذکر کیا تو وہ فرشتہ اس شیطان کو بھگا دیتا ہے اور وہ شخص اس حال میں رات گزارتا ہے کہ یہ فرشتہ اس کی (ساری رات) حفاظت کرتا ہے، جب یہ شخص نیند سے بیدار ہوتا ہے تو فرشتہ اور شیطان دونوں اس کی طرف بڑھتے ہیں اور دونوں اسی طرح کہتے ہیں، پھر اگر اس شخص نے اللہ کا ذکر کر لیا اور یہ دعا پڑھ لی: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُمَسِّكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا، وَلَكِنَّ زَالَتَا إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُمَسِّكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَوُوفٌ رَحِيمٌ)) سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے میری جان کو میری موت کے بعد لوٹا دیا اور اسے اس کی نیند میں موت نہ دی، سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو آسمان اور زمین کو تھامے رکھتا ہے کہ وہ اپنی جگہ سے ہٹ نہ جائیں اور اگر وہ ہٹ جائیں تو اس کے بعد کوئی ان دونوں کو نہیں تھامے گا بلاشبہ وہ رحم والا اور بخشنے والا ہے۔ سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو آسمان کو تھامے رکھتا ہے کہ زمین پر گر نہ پڑیں مگر اس کی اجازت کے ساتھ بے شک اللہ لوگوں پر بڑی شفقت والا اور رحمت والا ہے۔ پھر اگر وہ (اسی رات میں) مر گیا تو وہ شہید کی موت مرے گا اور اگر اس نے اٹھ کر نماز (تہجد) پڑھ لی تو بڑی فضیلتوں والی نماز پڑھ لی۔

۵۷۷۔ بَابُ: يَضَعُ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ الْيَمَنِ

اپنے دائیں رخسار کے نیچے ہاتھ رکھے

(۱۲۱۵) حَدَّثَنَا قُيُسَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ الْيَمَنِ، وَيَقُولُ: ((اللَّهُمَّ فِينِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ)).
سیدنا براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب سوئے گا ارادہ فرماتے تو اپنے دائیں رخسار کے نیچے اپنا ہاتھ رکھتے اور یہ دعا پڑھتے: ((اللَّهُمَّ فِينِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ)) "اے اللہ مجھے اس دن اپنے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔"

حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

دوسری سند سے بھی سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت مروی ہے۔

۵۷۸۔ بَابُ:

(سابقہ باب کی مزید وضاحت)

(۱۲۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((حُلَّتَانِ لَا يُحْصِيهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَهُمَا يَسِيرٌ، وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ))، قِيلَ: وَمَا هُمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((كُجْبَرُ أَحَدِكُمْ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا، وَيَحْمَدُ عَشْرًا، وَيُسَبِّحُ عَشْرًا، فَذَلِكَ خَمْسُونَ وَمِائَةٌ عَلَى اللِّسَانِ، وَالْفُؤَادِ وَخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ))، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَعْدُهُنَّ بِيَدِهِ. ((وَإِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ سَبَّحَهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَحَمِدَهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبَّرَهُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، فَبَلَغَ مِائَةً عَلَى اللِّسَانِ، وَالْفُؤَادِ فِي الْمِيزَانِ، فَأَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ أَلْفَيْنِ وَخَمْسِمِائَةِ سَبْعَةٍ؟)) قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ لَا يُحْصِيهِمَا؟ قَالَ: ((يَأْتِي أَحَدَكُمْ الشَّيْطَانُ فِي صَلَاتِهِ، فَيَذْكُرُهُ حَاجَةً كَذَا وَكَذَا، فَلَا يَذْكُرُهُ)).

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "دو چیزیں ایسی ہیں کہ جو مسلمان اس کی پابندی کرے گا۔ تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور وہ دنوں آسان ہیں اور ان دنوں پر عمل کرنے والے تھوڑے ہی ہیں۔" عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! وہ دو چیزیں کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "پہلی چیز یہ ہے کہ (ہر نماز کے بعد دس مرتبہ اللہ اکبر کہے اور دس

مرتبہ الحمد للہ اور دس مرتبہ سبحان اللہ کہے یہ زبان پر تو ایک سو پچاس ہیں اور (قیامت کے دن) ترازو میں ڈیڑھ ہزار ہیں۔“ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا آپ انہیں اپنے ہاتھ سے شمار کرتے تھے (اور دوسری چیز یہ ہے) جب اپنے بستر پر آئے تو تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار اللہ اکبر اور چونتیس بار الحمد للہ کہے یہ زبان پر تو سو (کلمات) ہیں اور (قیامت کے دن) ترازو میں ایک ہزار (نیکیاں) ہیں، پس تم میں سے کون ایسا ہے جو دن رات میں ڈھائی ہزار گناہ کرتا ہو؟“ تو عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص ان کی پابندی نہ کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کسی کے پاس نماز میں شیطان آتا ہے اور اسے ادھر ادھر کی حاجتیں یاد دلاتا ہے لہذا وہ ان اذکار کو نہیں کر پاتا۔“

۵۷۹۔ بَابُ إِذَا قَامَ مِنْ فِرَاشِهِ ثُمَّ رَجَعَ فَلْيَنْفُضْهُ

جب اپنے بستر سے اٹھ کر چلا جائے پھر واپس آئے تو اسے کو جھاڑ لے

(۱۲۱۷) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَاخُذْ ذَاخِلَهُ إِزَارَهُ، فَلْيَنْفُضْ بِهَا فِرَاشَهُ وَلْيَسِّمِ اللَّهَ، فَإِنَّهُ لَا يَعْلَمُ مَا خَلْفَهُ بَعْدَهُ عَلَى فِرَاشِهِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَضْطَجِعَ، فَلْيَضْطَجِعْ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ وَلْيُقِلْ: سُبْحَانَكَ رَبِّي، بِكَ وَضَعْتُ جَنْبِي، وَبِكَ أَرْفَعُهُ، إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَأَغْفِرْ لَهَا، وَإِنْ أُرْسَلَتْهَا فَأَحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر آئے تو اپنی ننگی کے اندر دنی سے اپنے بستر کو جھاڑ لے اور اللہ کا نام لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے پیچھے اس کے بستر پر کوئی چیز آگئی ہو پھر جب لیٹنے کا ارادہ کرے تو اسے چاہے کہ اپنی داہنی کروٹ پر لیٹے اور یہ دعا پڑھے: ((سُبْحَانَكَ رَبِّي، بِكَ وَضَعْتُ جَنْبِي، وَبِكَ أَرْفَعُهُ، إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَأَغْفِرْ لَهَا، وَإِنْ أُرْسَلَتْهَا فَأَحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ))“ ”پاک ہے میرا رب، تیری توفیق سے میں نے اپنا پہلو رکھا تیری ہی توفیق سے اسے اٹھاؤں گا، اگر تو میری جان کو روک لے تو اسے بخش دینا اور اگر تو اسے چھوڑ دے تو اس کی حفاظت فرما جس طرح تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔“

۵۸۰۔ بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا اسْتَيْقَظَ بِاللَّيْلِ

جب رات کو بیدار ہو تو کیا کہے؟

(۱۲۱۸) حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ، عَنْ يَحْيَى - هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ - عَنْ

(۱۲۱۷) صحيح البخاري: ۶۳۲۰؛ صحيح مسلم: ۲۷۱۴۔

(۱۲۱۸) [صحيح] جامع الترمذي: ۳۴۱۶؛ سنن ابن ماجه: ۳۸۷۹؛ سنن النسائي: ۱۶۱۸۔

أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَبِيتُ عِنْدَ بَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَأَعْطَانِي وَضُوءَهُ، قَالَ: فَأَسْمَعُهُ الْهُوَيَّ مِنَ اللَّيْلِ يَقُولُ: ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ))، وَأَسْمَعُهُ الْهُوَيَّ مِنَ اللَّيْلِ يَقُولُ: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)).

سیدنا ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے دروازہ کے پاس رات گزارتا تھا، آپ کو وضو کا پانی لا کر دیتا، کہتے ہیں: میں رات کو کافی دیر تک آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنتا رہتا: ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) ”اللہ نے سن لیا جس نے اس کی حمد بیان کی۔“ اور میں رات کو کافی دیر تک آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنتا رہتا: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)) ”تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔“

۵۸۱۔ بَابُ: مَنْ نَامَ وَبَيْدِهِ عَمْرٌ

جو اس حال میں سو گیا کہ اس کے ہاتھ میں چکنا ہٹ لگی تھی

۱۲۱۹) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْكَابَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ نَامَ وَبَيْدِهِ عَمْرٌ - قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهُ - فَأَصَابَهُ شَيْءٌ، فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اس حال میں سو گیا کہ اس کے ہاتھ میں کوئی چکناٹی لگی ہوئی تھی اور اسے دھویا نہیں پھر اسے کوئی تکلیف دہ چیز پہنچ گئی تو وہ اپنے نفس ہی کو ملامت کرے۔“

۱۲۲۰) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ بَاتَ وَبَيْدِهِ عَمْرٌ، فَأَصَابَهُ شَيْءٌ، فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص نے اس حال میں رات گزاری کہ اس کے ہاتھ میں کوئی چکناٹی لگی ہوئی تھی پھر اسے کوئی چیز پہنچ گئی تو وہ اپنے نفس ہی کو ملامت کرے۔“

۵۸۲۔ بَابُ: إِطْفَاءُ الْمِصْبَاحِ

چراغ کو بجھا دینا

۱۲۲۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ، وَأَوْكِنُوا السَّقَاءَ، وَأَكْفِفُوا الْإِنَاءَ، أَوْ خَمِّرُوا الْإِنَاءَ، وَأَطْفِئُوا

۱۲۱۹) [صحیح] مصنف عبد الرزاق: ۱۹۸۴۰؛ سنن ابن ابی شیبہ: ۲۶۲۱۶۔

۱۲۲۰) [صحیح] سنن أبی داود: ۳۸۵۲؛ سنن الدارمی: ۲۱۰۷؛ سنن ابن ماجہ: ۳۲۹۷۔

۱۲۲۱) صحیح البخاری: ۳۳۱۶؛ موطأ امام مالک: ۲۶۸۶؛ صحیح مسلم: ۲۰۱۲۔
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

الْمِصْبَاحَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ عِلْقًا، وَلَا يَحُلُّ وَكَاءً، وَلَا يَكْشِفُ إِنَاءً، وَإِنَّ الْفَوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى النَّاسِ بَيْتَهُمْ)).

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(رات کے وقت) دروازوں کو بند کر دو، مشکیزوں کے منہ باندھ دو، برتنوں کو اوندھا کر دیا کرو یا برتنوں کو ڈھانپ دیا کرو، چراغ بجھا دیا کرو، کیونکہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھولتا، نہ مشکیزے کے تسمے کھولتا ہے، نہ ہی برتنوں کو کھولتا ہے، کبھی کبھار شریر چوہیا لوگوں پر ان کے گھر جلا دیتی ہے۔“

(۱۲۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَتْ فَأْرَةٌ فَأَخَذَتْ تَجْرُ الْفَتِيلَةَ، فَذَهَبَتْ الْجَارِيَةُ تَزْجُرُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((دَعِيهَا))، فَجَاءَتْ بِهَا وَالْقَتْلُ عَلَى الْخُمْرَةِ الَّتِي كَانَ قَاعِدًا عَلَيْهَا، فَاخْتَرَقَ مِنْهَا مِثْلُ مَوْضِعِ دِرْهَمٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا نِمْتُمْ فَأَطِفُوا سُرُجَكُمْ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدُلُّ مِثْلَ هَذِهِ عَلَى مِثْلِ هَذَا فَتَحْرِقُكُمْ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک چوہیا چراغ کی بتی گھسیتی ہوئی لے آئی ایک بچی اسے روکنے کے لیے دوڑی نبی ﷺ فرمایا: ”اسے چھوڑ دو“ چوہیا اس بتی کو لے آئی اور لا کر اس چٹائی پر ڈال دیا جس پر آپ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے پس ایک درہم کے برابر جگہ جلا دی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم سونے لگو تو اپنے چراغوں کو بجھا دیا کرو۔ کیونکہ شیطان اس جیسی مخلوق کو اس قسم کی باتیں سمجھا دیتا ہے لہذا وہ تمہیں جلا دیتی ہے۔“

(۱۲۲۳) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَقِظَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَإِذَا فَأْرَةٌ قَدْ أَخَذَتْ الْفَتِيلَةَ، فَصَعِدَتْ بِهَا إِلَى السَّفْفِ لِتَحْرِقَ عَلَيْهِمُ الْبَيْتَ، فَلَعَنَهَا النَّبِيُّ ﷺ وَأَحْلَ قَتْلَهَا لِلْمُحْرَمِ.

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات نبی ﷺ نیند سے بیدار ہوئے اچانک دیکھا کہ ایک چوہیا (چراغ کی جلتی ہوئی) بتی منہ میں لے کر چمت پر چڑھ رہی ہے تاکہ گھر کو جلا دے، نبی ﷺ نے اس پر لعنت کی اور محرم (احرام باندھنے والے) کے لیے بھی اس کا قتل حلال قرار دیا۔

۵۸۳۔ بَابُ: لَا تُتْرَكُ النَّارُ فِي الْبَيْتِ حِينَ يَنَامُونَ

سوتے وقت گھر میں جلتی ہوئی آگ نہ چھوڑ دی جائے

(۱۲۲۴) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تُتْرَكُ النَّارُ فِي بَيْتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ)).

(۱۲۲۲) [صحيح] سنن أبي داود: ۵۲۴۷؛ صحيح ابن حبان: ۵۵۱۹۔

(۱۲۲۳) [ضعيف] سنن ابن ماجه: ۳۰۸۹۔ (۱۲۲۴) صحيح البخاري: ۶۲۹۳؛ صحيح مسلم: ۲۰۱۵۔

جناب سالم رضی اللہ عنہ اپنے والد (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”سوئے وقت اپنے گھروں میں (جلتی ہوئی) آگ نہ چھوڑو۔“

(۱۲۲۵) (ث: ۳۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: إِنَّ النَّارَ عَدُوٌّ فَاحْذَرُوهَا. فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَتَّبِعُ نِيرَانَ أَهْلِهِ وَيُطْفِئُهَا قَبْلَ أَنْ يَبْتَئ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”بلاشبہ آگ دشمن ہے لہذا تم اس سے بچو۔“ اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے گھر میں آگ کی طرف خاص دھیان رکھتے تھے اور سونے سے پہلے اسے بجھا دیتے تھے۔

(۱۲۲۶) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ، فَإِنَّهَا عَدُوٌّ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اپنے گھروں میں (جلتی ہوئی) آگ نہ چھوڑو کیونکہ وہ تمہاری دشمن ہے۔“

(۱۲۲۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ أَسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اخْتَرَقَ بِالسَّيْفِ بَيْتَ عَلَى أَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ، فَحَدَّثَ بِذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: ((إِنَّ النَّارَ عَدُوٌّ لَكُمْ، فَإِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوهَا عَنْكُمْ)).

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ میں رات کے وقت ایک گھرانے کے گھروالوں پر جل گیا نبی ﷺ سے واقعہ بیان کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ آگ تمہاری دشمن ہے لہذا جب تم سونے لگو تو اسے اپنے پاس سے بھا دیا کرو۔“

۵۸۴۔ بَابُ: التَّيَمُّنُ بِالْمَطَرِ

بارش سے برکت حاصل کرنا

(۱۲۲۸) (ث: ۳۳۲) حَدَّثَنَا يَشْرُبُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رِيعَةَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ كَانَ إِذَا مَطَرَتِ السَّمَاءُ يَقُولُ: يَا جَارِيَةُ! أَخْرِجِي سَرَجِي، أَخْرِجِي يَابِي، وَيَقُولُ: ﴿وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُبَارَكًا﴾ (۵۰/ق: ۹)

(۱۲۲۵) [صحیح] مسند احمد: ۹۰/۲۔

(۱۲۲۶) صحیح البخاری: ۲۶۹۳، صحیح مسلم: ۲۰۱۵، المستدرک للحاکم: ۲۸۴/۴۔

(۱۲۲۷) صحیح البخاری: ۶۲۹۴، صحیح مسلم: ۲۰۱۶۔

(۱۲۲۸) [صحیح] مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۶۱۷۶۔
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

جناب ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما جب آسمان سے بارش برسی، تو فرماتے: اے بچی! میری زمین نکالو، میرے کپڑے نکالو اور یہ آیت تلاوت کرتے تھے: ﴿وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُّبَارَكًا﴾ ”ہم نے آسمان سے بابرکت پانی اتارا۔“

۵۸۵۔ بَابُ: تَعْلِيقُ السَّوْطِ فِي الْبَيْتِ گھر میں کوڑا لٹکانا

(۱۲۲۹) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ عَلْقَمَةَ أَبُو الْمُغِيرَةِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِتَعْلِيقِ السَّوْطِ فِي الْبَيْتِ .
سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے گھر میں کوڑا (درہ) لٹکانے کا حکم فرمایا۔

۵۸۶۔ بَابُ: غَلْقُ الْبَابِ بِاللَّيْلِ رات کے وقت دروازہ بند کر دینا

(۱۲۳۰) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَقْعَاءُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِيَّاكُمْ وَالسَّمَرُ بَعْدَ هُدُوءِ اللَّيْلِ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي مَا يَبْتَغِي اللَّهُ مِنْ خَلْقِهِ، غَلَقُوا الْأَبْوَابَ، وَأَوْكُوا السَّقَاءَ، وَأَكْفُوا الْإِنَاءَ، وَأَطْفِنُوا الْمَصَابِيحَ)).
سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رات کے ابتدائی حصے کے جانے کے بعد کہ کوئی سے بچو، بلاشبہ تم میں سے کوئی بھی اللہ کی اس مخلوق کو نہیں جانتا جسے وہ (اس وقت) پھیلا دیتا ہے، دروازے بند کر لیا کرو اور مشکیزوں کے منہ باندھ دیا کرو اور برتنوں کو اوندھا کر دیا کرو اور چراغوں کو بجھا دیا کرو۔“

۵۸۷۔ بَابُ: ضَمُّ الصَّبِيَّانِ عِنْدَ فَوْرَةِ الْعِشَاءِ شام ہوتے ہی بچوں کو اپنے پاس بلا لینا

(۱۲۳۱) حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَبِيبُ الْمَعْلَمِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كُفُّوا صَبْيَانَكُمْ حَتَّى تَذْهَبَ فُحْمَةٌ - أَوْ فَوْرَةٌ - الْعِشَاءِ سَاعَةً تَهْبُ الشَّيَاطِينُ)).

(۱۲۲۹) [صحیح] مسند البزار: ۲۰۷۷؛ المعجم الكبير للطبرانی: ۱۰۶۶۹۔

(۱۲۳۰) صحیح مسلم: ۲۰۱۰۔

(۱۲۳۱) صحیح البخاری: ۵۶۲۳؛ صحیح مسلم: ۲۰۱۳؛ المستدرک للحاکم: ۴/ ۲۸۴۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اپنے بچوں کو روکے رکھو، یہاں تک کہ عشاء کی تاریکی یا (دن کا) جوش جاتا رہے، کیونکہ یہ ایسی گھڑی ہے جس میں شیاطین پھیل جاتے ہیں۔“

۵۸۸۔ بَابُ: التَّحْرِيشُ بَيْنَ الْبَهَائِمِ

جانوروں کو آپس میں لڑانا

(۱۲۴۲) (ث: ۳۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُحَرَّشَ بَيْنَ الْبَهَائِمِ. سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کو ناپسند سمجھتے تھے کہ جانوروں کو آپس میں لڑایا جائے۔

۵۸۹۔ بَابُ: نُبَاحُ الْكَلْبِ وَنَهْيُ الْحِمَارِ

کتے کا بھونکنا اور گدھے کا رینگنا

(۱۲۴۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَقْلُوا الْخُرُوجَ بَعْدَ هُدُوءٍ، فَإِنَّ لِلَّهِ ذَوَابَّ يَبْشُرُهَا، فَمَنْ سَمِعَ نُبَاحَ الْكَلْبِ، أَوْ نَهَاقَ حِمَارٍ، فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، فَإِنَّهُمْ يَرَوْنَ مَا لَا تَرَوْنَ)).

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”رات کے تھم جانے کے بعد بہت کم باہر نکلا کرو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے کچھ جانور ہیں جنہیں وہ پھیلا دیتا ہے لہذا جو شخص کتے کے بھونکنے یا گدھے کے رینگنے کی آواز سنے تو اسے چاہیے کہ شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگے کیونکہ یہ جانور وہ چیز دیکھتے ہیں جو تم نہیں دیکھتے۔“

(۱۲۴۴) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكَلَابِ أَوْ نَهَاقَ الْحَمِيرِ مِنَ اللَّيْلِ، فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ، فَإِنَّهُمْ يَرَوْنَ مَا لَا تَرَوْنَ، وَأَجِيفُوا الْأَبْوَابَ، وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا أُجِيفَ وَذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ، وَغَطُّوا الْجَرَارَ، وَأَوْكِنُوا الْقُرْبَ، وَأَكْفِنُوا الْآيَةَ)).

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جب تم رات کو کتوں کا بھونکنا یا گدھوں کا رینگنا سنو تو اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو کیونکہ یہ جانور وہ چیز دیکھتے ہیں جو تم نہیں دیکھتے اور دروازوں کو بند کر دو اور ان پر اللہ کا نام لو کیونکہ شیطان

ایسے دروازے کو نہیں کھولتا جسے بند کرتے ہوئے اللہ کا نام لیا گیا ہو اور گھڑوں کو ڈھانک دو اور مشکیزوں کے منہ باندھ دو اور برتنوں کو اونڈھا کر دو۔

(۱۲۳۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ، قَالَا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. جناب عمر بن علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے بھی دوسری سند سے اسی طرح مروی ہے۔

(۱۲۳۵م) قَالَ ابْنُ الْهَادِ: وَحَدَّثَنِي شَرَحْبِيلُ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَقْلُوا الْخُرُوجَ بَعْدَ هُدُوٍّ، فَإِنَّ لِلَّهِ خَلْقًا يَشْتَهُمْ، فَإِذَا سَمِعْتُمْ نَبَاحَ الْكِلَابِ، أَوْ نَهَاقَ الْحَمِيرِ، فَاسْتَعِيدُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”رات کے قتم جانے کے بعد بہت کم باہر نکلا کرو، بلاشبہ اللہ کی کچھ مخلوق ایسی ہے جسے وہ پھیلا دیتا ہے جب تم کتوں کا بھونکنا یا گدھوں کا رینگنا سنو تو شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔“

۵۹۰۔ بَابُ: إِذَا سَمِعَ الدِّيْكَهَ

جب مرغ کی آواز سنے

(۱۲۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَزٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيْكَهَ مِنَ اللَّيْلِ، فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا، فَاسْلُؤْا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ، وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهَاقَ الْحَمِيرِ مِنَ اللَّيْلِ، فَإِنَّهَا رَأَتْ شَيْطَانًا، فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم رات کو مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ اس نے فرشتے کو دیکھا ہے، اور جب تم رات کو گدھوں کا رینگنا سنو تو شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہے۔“

۵۹۱۔ بَابُ: لَا تَسْبُوا الْبُرْغُوثَ

پسو کو گالی مت دو

(۱۲۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ أَبُو حَاتِمٍ، عَنْ قَتَادَةَ،

(۱۲۳۵) [صحیح] (۱۲۳۵م) [صحیح] مسند أحمد: ۳/ ۳۵۵؛ سنن أبی داود: ۵۱۰۴۔

(۱۲۳۶) صحیح البخاری: ۳۳۰۳؛ صحیح مسلم: ۲۷۲۹۔

(۱۲۳۷) [ضعیف] شعب الإيمان للبيهقي: ۵۱۷۹؛ مسند البزار: ۲۰۴۲۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا لَعَنَ بَرُغوثًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ((لَا تَلْعَنُهُ، فَإِنَّهُ أَيْقَطُ نَبِيٍّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ لِلصَّلَاةِ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے پاس پھوپھ پر لعنت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس پر لعنت نہ کرو کیونکہ اس نے انبیاء کرام میں سے ایک نبی کو نماز کے لیے جگایا تھا۔“

۵۹۲۔ بَابُ: الْقَائِلَةُ

قیلولہ کرنے کا بیان

(۱۲۳۸) (ث: ۳۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ السَّائِبِ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَبُّمَا قَعَدَ عَلَى بَابِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ، فَإِذَا قَاءَ الْقَمَاءُ قَالَ: قُومُوا، فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِلشَّيْطَانِ، ثُمَّ لَا يَمُرُّ عَلَى أَحَدٍ إِلَّا أَقَامَهُ، قَالَ: ثُمَّ بَيْنَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ قِيلَ: هَذَا مَوْلَى بَنِي الْحَسْحَاسِ يَقُولُ الشَّعْرَ، فَدَعَاهُ فَقَالَ: كَيْفَ قُلْتَ؟ فَقَالَ:

وَدَّعَ سُلَيْمَى إِنْ تَجَهَّزْتَ عَارِيًا كَفَى الشَّيْبُ وَالْإِسْلَامُ لِلْمَرْءِ نَاهِيًا فَقَالَ: حَسْبُكَ، صَدَقْتَ، صَدَقْتَ.

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بسا اوقات قریش کے لوگ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے دروازے پر آ بیٹھتے، پھر جب سایہ ڈھل جاتا تو سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے: کھڑے ہو جاؤ، اب باقی ماندہ وقت شیطان کے لیے ہے، پھر وہ جس کسی کے پاس سے گزرتے اسے اٹھا دیتے۔ راوی کہتا ہے: ایک دفعہ وہ ہمارے درمیان اسی طرح کر رہے تھے کہ انہیں کہا گیا: یہ بنو حسان کا غلام ہے جو شعر کہتا ہے چنانچہ آپ (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) نے اسے بلایا اور فرمایا تو کیسے کہتا ہے؟ تو اس نے اپنا یہ شعر سنایا: (اپنی محبوبہ) سلیمی کو چھوڑ دے اگر تو نے جنگ کے لیے تیاری کر رکھی ہے، انسان کے لیے بڑھاپا اور اسلام روکنے کے لیے کافی ہے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تجھے کافی ہے، تو نے سچ کہا، تو نے سچ کہا۔

(۱۲۳۹) (ث: ۳۳۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَحْشِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَمُرُّ بِنِصْفِ النَّهَارِ - أَوْ قَرِيبًا مِنْهُ - فَيَقُولُ: قُومُوا فَيَقْبَلُوا، فَمَا بَقِيَ فَلِلشَّيْطَانِ.

جناب سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ دوپہر کو یا اس کے قریب ہمارے پاس سے گزرا کرتے تو فرماتے: کھڑے ہو جاؤ اور قیلولہ کر لو اب باقی ماندہ وقت شیطان کے لیے ہے۔

(۱۲۴۰) (ث: ۳۳۶) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ حَمِيدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانُوا يُجَمِّعُونَ، ثُمَّ يَقِيلُونَ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگ جمعہ ادا کیا کرتے پھر قیلوہ کیا کرتے تھے۔

(۱۲۴۱) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ شَرَابٌ - حَيْثُ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ - أَعْجَبَ إِلَيْهِمْ مِنَ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ، فَإِنِّي لَأَسْقِي أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُمْ عِنْدَ أَبِي طَلْحَةَ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ، فَمَا قَالُوا: مَتَى؟ أَوْ حَتَّى نَنْظُرَ، قَالُوا: يَا أَنَسُ! أَهْرِفَهَا، ثُمَّ قَالُوا عِنْدَ أُمِّ سَلِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَتَّى أَبْرَدُوا وَاعْتَسَلُوا، ثُمَّ طَيَّبْتُهُمْ أُمُّ سَلِيمٍ، ثُمَّ رَاحُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَإِذَا الْخَبَرُ كَمَا قَالَ الرَّجُلُ. قَالَ أَنَسُ: فَمَا طَعِمُوَهَا بَعْدُ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب شراب حرام ہوئی اس زمانہ میں اہل مدینہ کو پکی کھجور اور گدڑ کھجور کی شراب اچھی لگتی تھی، میں رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کو شراب پلا رہا تھا اس وقت وہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ ایک آدمی گڑ را اس نے کہا: بے شک شراب حرام کر دی گئی ہے۔ پس انہوں نے یہ نہیں کہا کہ کب حرام ہوئی یا ہم پتہ کریں گے (بلکہ) انہوں نے کہا: اے انس! اسے بہادو، پھر انہوں نے سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے ہاں قیلوہ کیا یہاں تک کہ وہ ٹھنڈے ہوئے اور نہائے پھر سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے انہیں خوشبو لگائی، پھر وہ نبی ﷺ کی طرف چل دیے تو معلوم ہوا کہ خبر ویسے ہی تھی جیسے اس آدمی نے کہا تھا۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر اس کے بعد انہوں نے اسے چکھا تک نہیں۔

۵۹۳۔ بَابُ: نَوْمُ آخِرِ النَّهَارِ

دن کے آخری حصے میں سونا

(۱۲۴۲) (ث: ۳۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَسْعَرٌ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ خَوَاتِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَوْمُ أَوَّلِ النَّهَارِ خُرْقٌ، وَأَوْسَطُهُ خُلُقٌ، وَآخِرُهُ حُمَقٌ.

سیدنا خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دن کے اول میں سونا بے وقوفی ہے اور اس کے درمیانی حصے میں سونا اچھی خلعت ہے اور اس کے آخری حصے میں سونا حماقت ہے۔

۵۹۴۔ بَابُ: الْمَادُّةُ

کھانے کی دعوت عام دینا

(۱۲۴۳) (ث: ۳۳۸) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمَلِیح قَالَ: سَمِعْتُ مِمْمُونًا - يَعْنِي ابْنَ مِهْرَانَ -

(۱۲۴۰) صحيح البخاري: ۹۰۵؛ صحيح ابن خزيمة: ۱۸۷۷۔

(۱۲۴۱) صحيح البخاري: ۲۴۶۴، ۴۶۲۰، ۵۵۸۰؛ صحيح مسلم: ۱۹۸۰۔

(۱۲۴۲) [صحيح] مصنف ابن أبي شيبة: ۲۶۶۷۷؛ المستدرک للحاكم: ۴/ ۲۹۳۔ (۱۲۴۳) [صحيح]

قَالَ: سَأَلْتُ نَافِعًا: هَلْ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَدْعُو لِلْمَدِينَةِ؟ قَالَ: لَكِنَّهُ انْكَسَرَ لَهُ بَعِيرٌ مَرَّةً فَتَحَرَّنَاهُ، ثُمَّ قَالَ: اخْشُرْ عَلَيَّ يَعْني أَهْلَ الْمَدِينَةِ، قَالَ نَافِعٌ: فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ! عَلَى أَيِّ شَيْءٍ؟ لَيْسَ عِنْدَنَا خُبْرٌ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، هَذَا عَرَاقٌ، وَهَذَا مَرَقٌ - أَوْ قَالَ: مَرَقٌ وَيَبْضَعُ - فَمَنْ شَاءَ أَكَلْ، وَمَنْ شَاءَ وَدَعَ.

جناب میمون بن مہران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نافع رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کھانے کی دعوت میں لوگوں کو بلایا کرتے تھے؟ تو انہوں نے کہا: ایک دفعہ ایسا ہوا کہ ان کا ایک اونٹ بہت کمزور ہو گیا تو ہم نے اسے ذبح کر ڈالا پھر انہوں نے فرمایا: میرے پاس مدینہ والوں کو جمع کرو، نافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: اے ابو عبد الرحمن! کس چیز پر جمع کرو؟ ہمارے پاس تو روٹی نہیں ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اے اللہ! تمام تعریف تیرے ہی لیے ہیں یہ بڑی ہے اور یہ شوربا ہے۔ یا فرمایا: شوربا اور بوٹیاں ہیں جو چاہے کھا لے اور جو چاہے چھوڑ دے۔

۵۹۵۔ بَابُ: الْخِتَانُ

ختنہ کرنے کا بیان

(۱۲۴۴) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((اخْتَنَنَّ إِبْرَاهِيمُ بَعْدَ ثَمَانِينَ سَنَةً، وَاخْتَنَنَّ بِالْقُدُومِ)) قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: يَعْني مَوْضِعًا.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابراہیم علیہ السلام نے اسی سال کی عمر کے بعد ختنہ کیا اور انھوں نے مقام قدم میں ختنہ کیا تھا۔“ امام بخاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”قدم“ جگہ کا نام ہے۔

۵۹۶۔ بَابُ: خَفْضُ الْمَرْأَةِ

عورت کا ختنہ کرنا

(۱۲۴۵) (ث: ۳۳۹) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَجُوزٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ - جَدَّةُ عَلِيِّ بْنِ عُرَابٍ - قَالَتْ: حَدَّثَنِي أُمُّ الْمُهَاجِرِ قَالَتْ: سَمِعْتُ فِي جَوَارِي مِنَ الرُّومِ، فَعَرَضَ عَلَيْنَا عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْإِسْلَامَ، فَلَمْ يُسَلِّمْ مِنَّا غَيْرِي وَغَيْرُ أُخْرَى، فَقَالَ عُثْمَانُ: اذْهَبُوا فَاخْفِضُوهُمَا، وَطَهِّرُوهُمَا.

(۱۲۴۴) صحيح البخاري: ۶۲۹۸؛ صحيح مسلم: ۲۳۷۰۔

(۱۲۴۵) [ضعيف]

ام مہاجرؓ بیان کرتی ہیں کہ میں روم کی لونڈیوں میں قید کی گئی تھی، سیدنا عثمانؓ نے ہم پر اسلام پیش کیا تو میرے اور ایک دوسری عورت کے سوا کسی نے اسلام قبول نہ کیا، سیدنا عثمانؓ نے فرمایا: ان دونوں کو لے جاؤ ان کا ختنہ کرو اور انہیں پاک کرو۔

۵۹۷۔ بَابُ: الدَّعْوَةُ فِي الْخِتَانِ

ختنہ کے موقع پر دعوت کرنا

(۱۲۴۶) (ث: ۳۴۰) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ قَالَ: خَتَنَنِي ابْنُ عُمَرَ ؓ أَنَا وَنُعَيْمًا، فَذَبَحَ عَلَيْنَا كَبْشًا، فَلَقَدْ رَأَيْنَا وَإِنَّا لَنَجِدُلُ بِهِ عَلَى الصَّبِيَّانِ، أَنْ ذَبَحَ عَنَّا كَبْشًا.

جناب سالمؓ بیان کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے میرا اور نعیمؓ کا ختنہ کرایا اور ہمارے لیے ایک مینڈھا ذبح کیا، پس حقیقت یہ ہے کہ ہم اس کی وجہ سے بچوں پر فخر کیا کرتے تھے کہ ہماری طرف سے (دعوت ختنہ میں) ایک مینڈھا ذبح کیا گیا۔

۵۹۸۔ بَابُ: اللَّهْوُ فِي الْخِتَانِ

ختنہ کے موقع پر کھیل کود

(۱۲۴۷) (ث: ۳۴۱) حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو، أَنَّ بَكِيرًا حَدَّثَهُ، أَنَّ أُمَّ عُلَقَمَةَ أَخْبَرَتْهُ، أَنَّ بَنَاتِ أَخِي عَائِشَةَ يَعْنِي خَيْنَ، فَقِيلَ لِعَائِشَةَ ؓ: أَلَا نَدْعُو لَهُنَّ مَنْ يُلْهِيَهُنَّ؟ قَالَتْ: بَلَى. فَأَرْسَلْتُ إِلَى أَعْرَابِي فَأَتَاهُنَّ، فَمَرَّتْ عَائِشَةُ ؓ فِي السَّبَبِ فَرَأَتْهُ يَتَغَنَّى وَيُحَرِّكُ رَأْسَهُ طَرَبًا. وَكَانَ ذَا شَعْرٍ كَثِيرٍ. فَقَالَتْ: أَفْ، شَيْطَانٌ، أَخْرِجُوهُ، أَخْرِجُوهُ.

ام علقمہؓ بیان کرتی ہیں کہ سیدہ عائشہؓ کی بھتیجیوں کا ختنہ کیا گیا تو سیدہ عائشہؓ سے کہا گیا کہ کیا ہم ان کے لیے ایسے شخص نہ بلائیں جو ان کو کھیل میں لگائیں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، بلا لیں، پس میں (ام علقمہؓ) نے ایک اعرابی کی طرف پیغام بھیجا وہ ان کے پاس آیا، سیدہ عائشہؓ گھر میں سے گذریں تو اسے دیکھا کہ وہ گارہا ہے اور دھن میں سر ہلا رہا ہے، وہ زیادہ بالوں والا تھا، تو سیدہ عائشہؓ نے فرمایا: اف یہ تو شیطان ہے۔ اسے باہر نکالو، اسے باہر نکالو۔

(۱۲۴۶) [ضعیف] مصنف ابن أبي شيبة: ۱۷۱۷۰۔

(۱۲۴۷) [حسن] السنن الكبرى للبيهقي: ۱۰ / ۲۲۴۔

۵۹۹۔ باب: دَعْوَةُ الدَّمِيِّ

ذمی کی دعوت کرنے کا بیان

(۱۲۴۸) (ت: ۳۴۲) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ قَالَ: لَمَّا قَدِمْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ الشَّامَ، أَتَاهُ الدَّهْمَانُ قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! إِنِّي قَدْ صَنَعْتُ لَكَ طَعَامًا، فَأُحِبُّ أَنْ تَأْتِيَنِي بِأَشْرَافِ مَنْ مَعَكَ، فَإِنَّهُ أَقْوَى لِي فِي عَمَلِي، وَأَشْرَفُ لِي، قَالَ: إِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَدْخُلَ كَنَائِسُكُمْ هَذِهِ مَعَ الصُّورِ الَّتِي فِيهَا.

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے غلام اسلم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ ملک شام پہنچے تو آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک کسان آیا اور کہنے لگا: اے امیر المؤمنین! میں نے آپ رضی اللہ عنہ کے لیے کھانا تیار کیا ہے، میں یہ پسند کرتا ہوں کہ آپ رضی اللہ عنہ اپنے سرداروں کے ساتھ میرے پاس تشریف لائیں، اس سے مجھے میرے عمل میں قوت ملے گی اور میری عزت بڑھے گی، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم تمہارے کنیسوں میں ان تصویروں کے ہوتے ہوئے داخل نہیں ہو سکتے جو ان میں ہیں۔

۶۰۰۔ باب: خِتَانُ الْإِمَاءِ

لوٹڈیوں کا ختنہ کرنا

(۱۲۴۹) (ت: ۳۴۳) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَجُوزٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ -جَدَّةُ عَلِيِّ بْنِ غُرَابٍ- قَالَتْ: حَدَّثَنِي أُمُّ الْمُهَاجِرِ قَالَتْ: سَبَّيْتُ وَجَوَارِي مِنَ الرُّومِ، فَعَرَضَ عَلَيْنَا عُثْمَانُ رضی اللہ عنہ الْإِسْلَامَ، فَلَمْ يُسَلِّمْ مِنَّا غَيْرِي وَغَيْرِ أُخْرَى، فَقَالَ: اخْفِضُوهُمَا، وَطَهِّرُوهُمَا، فَكُنْتُ أَخَذُ عُمَانَ.

ام مہاجر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اور روم کی لوٹڈیاں قید ہو کر آئیں، پس عثمان رضی اللہ عنہ نے ہم پر اسلام پیش کیا، میرے اور ایک دوسری عورت کے سوا کسی نے بھی اسلام قبول نہ کیا۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان دونوں کو لے جاؤ اور ان کا ختنہ کرو اور انہیں پاک کرو، میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت کرتی تھی۔

۶۰۱۔ باب: الْخِتَانُ لِلْكَبِيرِ

بڑی عمر والے کا ختنہ کرنا

(۱۲۵۰) (ت: ۳۴۴) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ

(۱۲۴۸) [ضعيف] (۱۲۴۹) [ضعيف]

(۱۲۵۰) [صحیح] موطأ امام مالک: ۲۶۶۸، صحیح ابن حبان: ۶۲۰۴، کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

ابْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اخْتَنَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ ابْنُ عِشْرِينَ وَمِائَةٍ، ثُمَّ عَاشَ بَعْدَ ذَلِكَ ثَمَانِينَ سَنَةً. قَالَ سَعِيدٌ: إِبْرَاهِيمُ أَوَّلُ مَنْ اخْتَنَ، وَأَوَّلُ مَنْ أَصَافَ، وَأَوَّلُ مَنْ قَصَّ الشَّارِبَ، وَأَوَّلُ مَنْ قَصَّ الطُّفْرَ، وَأَوَّلُ مَنْ شَابَ فَقَالَ: يَا رَبِّ مَا هَذَا؟ قَالَ: وَقَارُ، قَالَ: يَا رَبِّ ارْزُقْنِي وَقَارًا.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے ایک سو بیس سال کی عمر میں اپنا ختنہ کیا پھر اس کے بعد وہ اسی سال زندہ رہے۔ سعید (ابن المسیب رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں: سیدنا ابراہیم علیہ السلام وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے ختنہ کیا، آپ علیہ السلام وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے مہمان نوازی کی، آپ علیہ السلام وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے مونچھیں کاٹیں، آپ علیہ السلام ہی وہ پہلے شخص ہیں جن کے بال سفید ہوئے تو عرض کیا: اے میرے پروردگار! یہ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ وقار ہے، عرض کیا: اے میرے پروردگار! میرے وقار میں اضافہ فرمایا۔

(۱۲۵۱) (ث: ۳۴۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: حَدَّثَنِي سَلْمُ بْنُ أَبِي الدَّبَّالِ - وَكَانَ صَاحِبَ حَدِيثٍ - قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: أَمَا تَعَجَّبُونَ لِهَذَا؟ - يَعْنِي: مَالِكُ بْنُ الْمُنْذِرِ - عَمَدًا إِلَى شَيْوُخٍ مِنْ أَهْلِ كَسْكَرٍ أَسْلَمُوا، فَفَتَشَهُمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَخُتِنُوا، وَهَذَا الشَّئَاءُ، قَبْلَغَنِي أَنْ بَعْضُهُمْ مَاتَ، وَلَقَدْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الرُّومِيُّ وَالْحَبَشِيُّ فَمَا فَتَشُوا عَنْ شَيْءٍ.

جناب سالم بن ابوذیال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حسن بصری رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: کیا تم اس شخص یعنی مالک بن منذر رضی اللہ عنہ پر تعجب نہیں کرتے؟ جو کسکری کے بوڑھوں کے پاس گیا جو مسلمان ہوئے ہیں اور ان کی چانچ پڑتال کی پھر ان کے متعلق حکم دیا چنانچہ ان کے ختنے کیے گئے؟ یہ سردی کا موسم ہے اور مجھے یہ خبر پہنچی کہ ان میں سے بعض تو مر گئے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رومی اور حبشی اسلام لائے لیکن اس سلسلے میں ان کی کوئی چانچ پڑتال نہیں کی گئی تھی۔

(۱۲۵۲) (ث: ۳۴۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْبَسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَسْلَمَ أُمِرَ بِالْإِخْتِنَانِ وَإِنْ كَانَ كَبِيرًا.

جناب ابن شہاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی آدمی مسلمان ہوتا تھا تو اسے ختنے کروانے کا حکم دیا جاتا اگر چہ وہ بڑی عمر کا ہی کیوں نہ ہوتا۔

۶۰۲ - بَابُ: الدَّعْوَةُ فِي الْوِلَادَةِ

بچے کی پیدائش پر دعوت کرنا

(۱۲۵۳) (ث: ۳۴۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعُمَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ بِلَالِ بْنِ

(۱۲۵۱) [صحیح] (۱۲۵۲) [صحیح]

(۱۲۵۳) [ضعیف] السنن الكبرى للبيهقي: ۷/ ۲۶۴

كَعْبِ الْعَكِّي قَالَ: زُرْنَا يَحْيَى بْنَ حَسَّانَ فِي قَرْيَتِهِ، أَنَا وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ أَدْهَمَ، وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ قَرِيرٍ، وَمُوسَى بْنُ يَسَارٍ، فَجَاءَنَا بِطَعَامٍ، فَأَمْسَكَ مُوسَى، وَكَانَ صَائِمًا، فَقَالَ يَحْيَى: أَمَّا فِي هَذَا الْمَسْجِدِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي كِنَانَةَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُكْنَى أَبَا قِرْصَافَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرْبَعِينَ سَنَةً، يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا، فَوَلَدَ لِأَبِي غُلَامٌ، فَدَعَاهُ فِي الْيَوْمِ الَّذِي يَصُومُ فِيهِ فَأَفْطَرَ، فَقَامَ إِبْرَاهِيمُ فَكَنَسَهُ بِكَسَائِهِ، وَأَفْطَرَ مُوسَى. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: أَبُو قِرْصَافَةَ اسْمُهُ: جَنْدَرَةُ بْنُ خَيْشَنَةَ.

جناب بلال بن کعب علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں، ابراہیم بن ادہم، عبدالعزیز بن قدیر اور موسیٰ بن یسار رضی اللہ عنہ نے جناب یحییٰ بن حسان، کی ہستی میں ان کی زیارت کی وہ ہمارے لیے کھانا لائے، تو موسیٰ بن یسار رضی اللہ عنہ رک گئے کیوں کہ وہ روزے سے تھے، پس یحییٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: اس مسجد میں بنی کنانہ کے ایک آدمی چالیس سال تک ہمارے امام رہے جو نبی ﷺ کے صحابہ میں سے تھے، ان کی کنیت ابوقرصافہ تھی وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن چھوڑتے تھے۔ میرے والد کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا، تو میرے والد نے انہیں (ابوقرصافہ رضی اللہ عنہ) کو اس دن دعوت دی جس دن وہ روزے سے تھے چنانچہ انھوں نے روزہ توڑ دیا۔ یہ بات سن کر ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ اٹھے اور اپنی چادر سے اس (مسجد) میں جھاڑو دیا اور موسیٰ بن یسار رضی اللہ عنہ نے روزہ کھول دیا۔ ابوعبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ابوقرصافہ کا نام جندره بن خیشنہ رضی اللہ عنہ تھا۔

۶۰۳۔ بَابُ: تَحْنِيكَ الصَّبِيِّ

بچے کو گھسی دینا

(۱۲۵۴) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ذَهَبْتُ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ وُلِدَ، وَالنَّبِيُّ ﷺ فِي عِبَاءَةٍ يَهْنُو بَعِيرًا لَهُ، فَقَالَ: ((مَعَكَ تَمَرَاتٌ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ، فَنَاولْتُهُ تَمَرَاتٍ فَلَاكِهْنَ، ثُمَّ فَعَرَا الصَّبِيَّ، وَأَوَجَرَهُنَّ إِيَّاهُ، فَتَلَمَّظَ الصَّبِيُّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((حُبُّ الْأَنْصَارِ التَّمَرُ))، وَسَمَّاهُ: عَبْدَ اللَّهِ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں عبداللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر نبی ﷺ کی خدمت میں لے گیا جس دن وہ پیدا ہوا تھا، نبی ﷺ اس وقت ایک چغہ پہنے ہوئے اپنے ایک اونٹ کو دوال رہے تھے، مجھے دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا: ”تیرے پاس کھجوریں ہیں؟“ میں نے عرض کیا: جی ہاں! چنانچہ میں نے وہ کھجوریں آپ کو دے دیں۔ آپ ﷺ نے انہیں چبایا پھر بچے کا منہ کھول کر اس میں ڈال دیں بچہ چاٹنے لگا، تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”انصار کی محبوب چیز کھجور ہے۔“ آپ ﷺ نے اس بچے کا نام عبداللہ رکھا۔

٦٠٤ - بَابُ: الدُّعَاءُ فِي الْوِلَادَةِ

ولادت پر دعا دینا

(١٢٥٥) (ت: ٣٤٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا حَزْمٌ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ قُرَّةَ يَقُولُ: لَمَّا وَلَدَ لِي إِبَاسٌ دَعَوْتُ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَأَطَعَمْتُهُمْ، فَدَعَوَا، فَقُلْتُ: إِنَّكُمْ قَدْ دَعَوْتُمْ فَبَارَكَ اللَّهُ لَكُمْ فِيمَا دَعَوْتُمْ، وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَدْعُو بِدُعَاءٍ فَأَمَّنُوا، قَالَ: فَدَعَوْتُ لَهُ بِدُعَاءٍ كَثِيرٍ فِي دِينِهِ وَعَقْلِهِ وَكَذَا، قَالَ: فَإِنِّي لَا تَعْرِفُ فِيهِ دُعَاءَ يَوْمِيذٍ.

جناب معاویہ رضی اللہ عنہ بن قرۃ بیان کرتے ہیں: میرے ہاں میرا بیٹا ایاس رضی اللہ عنہ پیدا ہوا تو میں نے نبی ﷺ کے اصحاب میں سے چند آدمیوں کی دعوت کی اور انہیں کھانا کھلایا، پھر انہوں نے دعا مانگی تو میں نے کہا: بے شک تم نے دعا کی ہے اللہ تعالیٰ تمہاری اس دعا میں برکت دے جو تم نے مانگی ہے اور اب اگر میں دعا کروں تو تم آمین کہنا فرماتے ہیں: پھر میں نے اس کے لیے اس کے دین اور اس کی عقل وغیرہ کے لیے ڈھیروں دعائیں مانگیں۔ فرماتے ہیں: بے شک میں اس (ایاس رضی اللہ عنہ) میں اس دن کی دعاؤں کا اثر پہچانتا ہوں۔

٦٠٥ - بَابُ: مَنْ حَمِدَ اللَّهَ عِنْدَ الْوِلَادَةِ إِذَا كَانَ سَوِيًّا وَلَمْ يَبَالِ ذَكَرًا كَانَ أَوْ اُنْثَى

بیٹا ہو یا بیٹی اس کی صحیح سلامت پیدائش پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنا

(١٢٥٦) (ت: ٣٤٩) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دُكَيْنٍ، سَمِعَ كَثِيرَ بْنَ عُبَيْدٍ قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِذَا وَلِدَ فِيهِمْ مَوْلُودٌ - يَعْنِي: فِي أَهْلِهَا - لَا تَسْأَلُ: عَلَامًا وَلَا جَارِيَةً، تَقُولُ: خَلَقَ سَوِيًّا؟ فَإِذَا قِيلَ: نَعَمْ، قَالَتْ: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

جناب کثیر بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھرانے میں جب کوئی بچہ پیدا ہوتا تو وہ یہ نہ پوچھتیں کہ لڑکا ہے یا لڑکی، صرف یہ پوچھتیں کہ کیا صحیح سلامت پیدا ہوا ہے؟ پس جب بتایا جاتا کہ ہاں تو فرماتیں: الحمد للہ رب العالمین ”تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔“

٦٠٦ - بَابُ: حَلْقُ الْعَانَةِ

زیر ناف بال مونڈنا

(١٢٥٧) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ،

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التِّيمِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((خُمْسُ مِنَ الْفِطْرَةِ: قَصُّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَتَنْفُ الْإِبْطِ، وَالسَّوَاكُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: 'پانچ چیزیں فطرت سے ہیں: مونچھیں تراشنا، ناخن کاٹنا، زیر ناف بال مونڈنا، بغلوں کے بال اکھاڑنا، اور مسواک کرنا۔'

۶۰۷۔ بَابُ: الْوَقْتُ فِيهِ

اس سلسلے میں وقت کا تعین

(۱۲۵۸) (ث: ۳۵۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي رَوَاحٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقْلَعُ أَظْفَارَهُ فِي كُلِّ خَمْسَ عَشْرَةَ لَيْلَةً، وَيَسْتَحْدِفُ فِي كُلِّ شَهْرٍ. جناب نافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما ہر پندرہ دن میں اپنے ناخن کاٹتے تھے۔ اور ہر مہینے (زیر ناف بال مونڈنے کے لیے) استرہ لیتے تھے۔

۶۰۸۔ بَابُ: الْقِمَارُ

جوا کھیلنے کے بیان میں

(۱۲۵۹) (ث: ۳۵۱) حَدَّثَنَا قُرُوبُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُخْتَارِ، عَنْ مَعْرُوفِ بْنِ سَهْلٍ الْبُرْجُمِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي الْمُغِيرَةِ قَالَ: نَزَلَ بِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ فَقَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ كَانَ يُقَالُ: أَيْنَ أَيْسَارُ الْجَزُورِ؟ فَيَجْتَمِعُ الْعَشْرَةُ، فَيَسْتَرُونَ الْجَزُورَ بِعَشْرَةِ فَضْلَانِ إِلَى الْفِصَالِ، فَيُجِيلُونَ السَّهَامَ، فَتَصِيرُ لِسَعَةٍ، حَتَّى تَصِيرَ إِلَى وَاحِدٍ، وَيَغْرَمُ الْآخَرُونَ فَصِيلًا فَصِيلًا، إِلَى الْفِصَالِ فَهُوَ الْمَيْسِرُ. جناب جعفر بن ابی مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ میرے ہاں ٹھہرے تو انھوں نے مجھے بتایا کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا: لوگ یوں کہا کرتے تھے: جوے کا اونٹ کہاں ہے؟ پھر دس آدمی جمع ہوتے اور ایک اونٹ کو دس دودھ چھڑانے کی مدت تک پہنچے ہوئے بچوں کے عوض خرید لیتے، پھر تیر پھینکتے تو نو کے لیے حصہ ہو (اور ایک تیر کا کوئی حصہ مقرر نہ تھا اور تیر پھینکتے رہتے) یہاں تک کہ وہ سب حصے ایک ہی شخص کے ہو جاتے تھے۔ اور باقی ایک ایک دودھ چھڑانے کی مدت تک پہنچا ہوا بچہ تاوان بھرتے پس یہ جوا ہوتا تھا۔

(۱۲۶۰) (ت: ۳۵۲) حَدَّثَنَا الْأَوْيَسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ مُوسَى ابْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: الْمَيْسِرُ الْقِمَارُ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: (قرآن مجید میں لفظ) الْمَيْسِرُ سے مراد جوا کھیلنا ہے۔

۶۰۹۔ بَابُ قِمَارِ الدِّيكِ

مرغ کے ذریعے جوا کھیلنا

(۱۲۶۱) (ت: ۳۵۳) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْنُ قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُنْكَدِرُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رِبْعَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَدَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ رَجُلَيْنِ افْتَمَرَا عَلَى دِيكَيْنِ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ فَأَمَرَ رضی اللہ عنہ بِقَتْلِ الدِّيكَةِ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: أَتَقْتُلُ أُمَّةً نُسَبِّحُ؟ فَتَرَكَهَا.

جناب ربیعہ بن عبد اللہ بن ہدیر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں دو آدمیوں نے مرغوں کے ذریعے جوا کھیلنا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مرغوں کو قتل کرنے کا حکم دیا، اس پر انصار میں سے ایک آدمی نے ان سے عرض کیا: کیا آپ اللہ کی مخلوق میں سے ایک ایسی امت کو قتل کر رہے ہیں جو اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ انہیں چھوڑ دو۔

۶۱۰۔ بَابُ مَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ أَقَامِرُكَ

جس شخص نے اپنے ساتھی سے کہا کہاؤ میں تمہارے ساتھ جوا کھیلوں

(۱۲۶۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلْفِهِ: بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى، فَلْيَقُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ أَقَامِرُكَ، فَلْيَتَصَدَّقْ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے تم میں سے لات اور عزئی کی قسم کھائی تو اسے چاہیے کہ لا الہ الا اللہ کہے اور جس نے اپنے ساتھی سے کہا کہ آؤ میں تمہارے ساتھ جوا کھیلوں تو اسے چاہیے کہ صدقہ کرے۔“

(۱۲۶۰) [صحیح] السنن الکبری للبیہقی: ۱۰/۲۱۳۔

(۱۲۶۱) [ضعیف] العظمة لابی الشیخ الأصہانی: ۲۱۳۲۔

(۱۲۶۲) صحیح البخاری: ۶۳۰۱، ۶۶۵۰؛ صحیح مسلم: ۱۵۴۷۔

۶۱۱۔ بَابُ: قِمَارُ الْحَمَامِ

کبوتر کے ذریعے جوا کھیلنا

(۱۲۶۳) (ث: ۳۵۴) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ الْعُمَرِيِّ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ مُصْعَبٍ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَهُ رَجُلٌ: إِنَّا نَتَرَاهُ بِالْحَمَامِينَ، فَنَكْرَهُ أَنْ نَجْعَلَ بَيْنَهُمَا مُحَلًّا تَخَوُّفَ أَنْ يَذْهَبَ بِهِ الْمُحَلُّ؟ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: ذَلِكَ مِنْ فِعْلِ الصَّبَّانِ، وَتَوْشِكُونُ أَنْ تَتْرُكُوهُ.

جناب حصین بن مصعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: ہم دو کبوتروں میں بازی لگاتے ہیں اور اس بات کو اچھا نہیں سمجھتے کہ اپنے درمیان کوئی ثالث مقرر کر لیں اس ڈر سے کہ کہیں وہ ثالث ہی نہ سب کچھ لے جائے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تو بچوں کا کام ہے، تم اسے جلدی ہی چھوڑ دو گے۔

۶۱۲۔ بَابُ: الْحَدَاءُ لِلنِّسَاءِ

عورتوں (کی سواری تیز کرنے) کے لیے حدی پڑھنا

(۱۲۶۴) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ الْبَرَاءَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَحْدُو بِالرِّجَالِ، وَكَانَ أَنْجَشُهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَحْدُو بِالنِّسَاءِ - وَكَانَ حَسَنَ الصَّوْتِ - فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا أَنْجَشَةُ! رَوَيْدُكَ سَوَقُكَ بِالْقَوَارِيرِ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں سیدنا براء بن مالک رضی اللہ عنہ مردوں کے لیے حدی پڑھا کرتے تھے اور سیدنا انجشہ رضی اللہ عنہ عورتوں کے لیے حدی پڑھا کرتے تھے۔ ان کی آواز پیاری تھی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اے انجشہ! ان شیشوں کے ہانکنے میں نرمی کرو۔“

۶۱۳۔ بَابُ: الْغِنَاءُ

گانا بجانا

(۱۲۶۵) (ث: ۳۵۵) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ

(۱۲۶۳) [ضعيف] السنن الكبرى للبيهقي: ۱۹/۱۰۔

(۱۲۶۴) صحيح البخاري: ۶۲۰۹؛ صحيح مسلم: ۲۳۲۳۔

(۱۲۶۵) [صحيح] مصنف ابن أبي شيبة: ۲۱۱۳۷؛ جامع البيان للطبري: ۲۸۰۴۴۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه، فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ﴾ (٣١/ لقمان: ٦)، قَالَ: الْغِنَاءُ وَأَشْبَاهُهُ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس ارشاد: ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ﴾ ”لوگوں میں ایسا بھی ہے جو بیہودہ باتوں کو خریدتا ہے۔“ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد: گانا بجانا اور اس جیسی چیزیں ہیں۔

١٢٦٦ (٣٥٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، قَالَا: أَخْبَرَنَا قَتَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّهْمِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَفْشُوا السَّلَامَ تَسْلَمُوا، وَالْأَشْرَةُ شَرٌّ)) قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: الْأَشْرَةُ: الْعَبَثُ.

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سلام عام کرو تم سلامت رہو گے اور اشرہ بُر ہے۔“ ابو معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اشرہ سے مراد فضولیات ہیں۔

١٢٦٧ (٣٥٦) حَدَّثَنَا عَصَامٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَرِيزٌ، عَنْ سَلْمَانَ الْأَلْهَانِيِّ، عَنْ فَصَّالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رضي الله عنه، وَكَانَ بِمَجْمَعٍ مِنَ الْمُجَامِعِ، فَبَلَغَهُ أَنَّ أَقْوَامًا يَلْعَبُونَ بِالْكُؤْبَةِ، فَقَامَ غَضَبًا يَنْهَى عَنْهَا أَشَدَّ النَّهْيِ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا إِنَّ اللَّاعِبَ بِهَا لَيَأْكُلُ قَمَرَهَا كَأَكْلِ لَحْمِ الْخَنَزِيرِ، وَمَتَوَصَّى بِالْأَدَمِ. يَغْنِي بِالْكُؤْبَةِ: النَّرْدُ.

جناب سلمان ہالی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ ایک مجمع میں تھے، انہیں خبر پہنچی کہ کچھ لوگ کوبہ سے کھیل رہے ہیں چنانچہ آپ غصے سے کھڑے ہوئے اور انہیں سختی سے منع کیا پھر فرمایا: خبردار بے شک اس کے ساتھ کھیلنے والا یقیناً اس کے جوئے کی آمدنی اس طرح کھاتا ہے جیسے خنزیر کا گوشت کھانے والا اور اس کے خون سے وضو کرنے والا ہو۔“ کوبہ سے مراد نردالی چوسر ہے۔

٦١٤ - بَابُ: مَنْ لَمْ يُسَلِّمْ عَلَى أَصْحَابِ النَّرْدِ

جس نے چوسر کھیلنے والوں کو سلام نہ کیا

١٢٦٨ (٣٥٧) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْحَكَمِ الْقَاضِي قَالَ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ الْوَصَافِيُّ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ عَلِيُّ رضي الله عنه إِذَا خَرَجَ مِنْ بَابِ الْقَصْرِ، فَرَأَى أَصْحَابَ النَّرْدِ، انْطَلَقَ بِهِمْ فَعَقَلَهُمْ مِنْ غُدْوَةٍ إِلَى اللَّيْلِ، فَمِنْهُمْ مَنْ يُعْقَلُ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ. قَالَ: وَكَانَ الَّذِي يُعْقَلُ إِلَى اللَّيْلِ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ بِالْوَرِقِ، وَكَانَ الَّذِي يُعْقَلُ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ الَّذِينَ يَلْعَبُونَ بِهَا، وَكَانَ يَأْمُرُ أَنْ لَا يُسَلِّمُوا عَلَيْهِمْ.

١٢٦٩ [حسن] مسند أحمد: ٤/ ٢٨٦؛ صحيح ابن حبان: ٤٩١.

١٢٦٠ [ضعيف]

١٢٦٨ [ضعيف] مصنف ابن أبي شيبة: ٢٦٢٥٧.

جناب فضیل بن مسلم رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ جب بابِ قصر سے نکلے تو چوسر کھینے والوں کو دیکھا۔ آپ رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لے گئے اور انہیں صبح سے رات تک قید میں ڈال دیا، پھر ان میں سے بعض کو تو آدھے دن تک قید میں رکھا۔ راوی کہتا ہے: اور جن کو رات تک قید میں رکھا یہ وہ لوگ تھے جو چاندی کے سکوں کے ساتھ (جوئے کا) معاملہ کرتے تھے اور جن کو آدھے دن تک قید میں رکھا یہ وہ لوگ تھے جو ان کے ساتھ محض ویسے ہی کھیل رہے تھے۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ انہیں سلام نہ کیا جائے۔

۶۱۵۔ بَابُ: إِيْتَمُ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ

چوسر کھیلنے والے کا گناہ

(۱۲۶۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ)).
سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: ”جو شخص چوسر سے کھیلے، اس نے یقیناً اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی۔“

(۱۲۷۰) (ث: ۳۵۸) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ، عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَهَاتَيْنِ الْكُعْبَتَيْنِ الْمُوسُومَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تُزَجَرَانِ زَجْرًا، فَإِنَّهُمَا مِنَ الْمَيْسِرِ.

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم ان دو نشان زدہ مہروں سے بچو جن سے سختی کے ساتھ منع کیا جاتا ہے کیونکہ یہ دونوں جوئے سے ہیں۔

(۱۲۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، وَقَبِيصَةُ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ ابْنِ بَرِيدَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ شَبِيرٌ فَكَأَنَّمَا صَبَغَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خَنْزِيرٍ وَدَمِهِ)).

جناب ابن بریدہ رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس نے شخص زرد شیر (چوسر) کھیلے تو گویا اس نے اپنے ہاتھوں کو سور کے گوشت اور خون کے ساتھ رنگ لیا۔“

(۱۲۷۲) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، وَمَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبيدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ، فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ)).

(۱۲۶۹) [حسن] موطأ امام مالک: ۲۷۵۲؛ سنن أبی داود: ۴۹۳۸؛ سنن ابن ماجہ: ۳۷۶۲۔

(۱۲۷۰) [صحیح] مصنف ابن أبی شیبہ: ۲۶۱۵۲؛ مسند أحمد: ۴۴۶/۱۔

(۱۲۷۱) [صحیح مسلم: ۲۲۶۰؛ سنن أبی داود: ۴۹۳۹؛ سنن ابن ماجہ: ۳۷۶۳۔

(۱۲۷۲) [حسن] مسند أحمد: ۳۹۴/۴؛ سنن ابن ماجہ: ۳۷۶۲۔

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص چوسر سے کھلا اس نے یقیناً اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔“

۶۱۶۔ بَابُ: الْأَدَبُ وَإِخْرَاجُ الَّذِينَ يَلْعَبُونَ بِالنَّرْدِ، وَأَهْلُ الْبَاطِلِ

ادب سکھانا، چوسر کھیلنے والوں اور اہل باطل کو نکال دینا

(۱۲۷۴) (ث: ۳۵۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ كَانَ إِذَا وَجَدَ أَحَدًا مِنْ أَهْلِهِ يَلْعَبُ بِالنَّرْدِ ضَرَبَهُ، وَكَسَرَهَا.

جناب نافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب اپنے اہل و عیال میں سے کسی کو دیکھتے کہ وہ چوسر کھیل رہا ہے تو اسے مارتے اور چوسر کو توڑ دیتے۔

(۱۲۷۴) (ث: ۳۶۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، أَنَّهُ بَلَغَهَا أَنَّ أَهْلَ بَيْتِ فِي دَارِهَا، كَانُوا سَكَنًا فِيهَا، عِنْدَهُمْ نَرْدٌ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِمْ: لَيْسَ لَمْ تُخْرِجُوها، لَا تُخْرِجَنَّكُمْ مِنْ دَارِي، وَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ.

جناب علقمہ بن ابی علقمہ رضی اللہ عنہ کی والدہ بیان کرتی ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ خبر پہنچی کہ ایک گھر والے جو ان کے گھر میں رہائش پذیر ہیں ان کے پاس چوسر ہے تو آپ رضی اللہ عنہا نے ان کی طرف پیغام بھیجا کہ اگر تم نے اس (چوسر) کو نہیں نکالا تو میں تمہیں ضرور ضرور اپنے گھر سے نکال دوں گی اور ان کی اس حرکت کو ناپسند کیا۔

(۱۲۷۵) (ث: ۳۶۱) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ كَلْثُومٍ بْنُ جَبْرِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: خَطَبَنَا ابْنُ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: يَا أَهْلَ مَكَّةَ! بَلَّغْنِي عَنْ رِجَالٍ مِنْ قُرَيْشٍ أَنَّهُمْ يَلْعَبُونَ بِلُعْبَةٍ يُقَالُ لَهَا: النَّرْدُ شِيرٌ - وَكَانَ أَعْسَرَ - قَالَ اللَّهُ: ﴿إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ﴾ (۵/ المائدة: ۹۰)، وَإِنِّي أَحْلِفُ بِاللَّهِ: لَا أُوتَى بِرَجُلٍ لَعِبَ بِهَا إِلَّا عَاقَبْتُهُ فِي شَعْرِهِ وَبَشَرِهِ، وَأَعْطَيْتُ سَلْبَهُ لِمَنْ أَتَانِي بِهِ.

جناب ربیعہ بن کلثوم بن جبیر رضی اللہ عنہ کے والد بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے مکہ والو! مجھے قریش کے بعض لوگوں کے بارے میں یہ بات پہنچی ہے کہ وہ ایک کھیل کھیلتے ہیں جسے نرد شیر کہا جاتا ہے، یاد رکھو! یہ جوا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ﴾ ”بلاشبہ شراب اور جوا“ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس کھیل کو کھیلنے والا شخص میرے پاس لایا گیا تو میں اسے اس کے بال اور اس کی کھال میں سزا دوں گا (یعنی بال بھی کھینچوں گا اور چمڑی بھی اتاروں گا) اور اس کے بدن کے کپڑے اسے دے دوں گا جو اسے میرے پاس لائے گا۔

(۱۲۷۴) [صحیح] موطأ امام مالک: ۲۷۵۴۔

(۱۲۷۴) [حسن] موطأ امام مالک: ۲۷۵۳؛ السنن الکبریٰ للبیہقی: ۲۱۶/۱۰۔

(۱۲۷۵) [حسن] ذم الملاہی لابن أبی الدنیا: ۸۵؛ السنن الکبریٰ للبیہقی: ۲۱۶/۱۰؛ شعب الإيمان للبیہقی:

(۱۲۷۶) (ث: ۳۶۲) حَدَّثَنَا ابْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ الْحَنْفِيِّ -هُوَ الطَّنَافِصِيُّ- قَالَ: حَدَّثَنِي يَعْلَى بْنُ مُرَّةٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ فِي الَّذِي يَلْعَبُ بِالنَّرْدِ قِمَارًا: كَالَّذِي يَأْكُلُ لَحْمَ الْخَنْزِيرِ، وَالَّذِي يَلْعَبُ بِهِ غَيْرَ الْقِمَارِ كَالَّذِي يَغْمِسُ يَدَهُ فِي دَمِ خَنْزِيرٍ، وَالَّذِي يَجْلِسُ عِنْدَهَا يَنْظُرُ إِلَيْهَا، كَالَّذِي يَنْظُرُ إِلَى لَحْمِ الْخَنْزِيرِ.

جناب یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اس شخص کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا: جو چومر کو جوئے کے طور پر کھیلتا ہے کہ وہ اس شخص کی مانند ہے جو سور کا گوشت کھاتا ہے اور جو شخص اسے بغیر جوئے کے کھیلتا ہے وہ اس کی مانند ہے جو اپنے ہاتھ کو سور کے خون میں ڈبو تا ہے اور جو وہاں بیٹھ کر اس کی طرف دیکھتا رہتا ہے وہ اس کی مانند ہے جو سور کے گوشت کی طرف دیکھتا ہے۔

(۱۲۷۷) (ث: ۳۶۳) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: اللَّاعِبُ بِالْفَصِّينِ قِمَارًا، كَأَكْلِ لَحْمِ الْخَنْزِيرِ، وَاللَّاعِبُ بِهِمَا غَيْرَ قِمَارٍ، كَالْغَامِسِ يَدَهُ فِي دَمِ خَنْزِيرٍ.

سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: دو مہروں کے ساتھ جو اکیلے والا ایسا ہے جیسے سور کا گوشت کھانے والا اور بغیر جوئے کے ان کے ساتھ کھیلنے والا ایسا ہے جیسے سور کے خون میں اپنا ہاتھ ڈبونے والا۔

۶۱۷۔ بَابُ: لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرِ مَرَّتَيْنِ

مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا

(۱۲۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرِ مَرَّتَيْنِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔“

۶۱۸۔ بَابُ: مَنْ رَمَانَا بِاللَّيْلِ

جس نے رات کے وقت ہم پر تیر چلایا

(۱۲۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ،

(۱۲۷۶) [ضعیف] (۱۲۷۷) [صحیح] مصنف ابن أبي شيبة: ۲۶۱۵۴؛ مصنف عبد الرزاق: ۱۹۷۲۹۔

(۱۲۷۸) [صحیح البخاری: ۶۱۳۳؛ صحیح مسلم: ۲۹۹۸۔

(۱۲۷۹) [صحیح] [مسند أحمد: ۲/۳۲۱؛ صحیح ابن ماجہ: ۱۸۱۸؛ صحیح ابن خزيمة: ۱۸۱۸] کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اسلامی احکام کا سب سے بڑا مفت مرکز

عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ رَمَانَا بِاللَّيْلِ فَلَيْسَ مِنَّا)). قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: فِي إِسْنَادِهِ نَظَرٌ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے رات کے وقت ہم پر تیر چلایا وہ ہم میں سے نہیں۔“
امام ابو عبد اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس کی سند محل نظر ہے۔

(۱۲۸۰) حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السَّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں۔“
(۱۲۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السَّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا)).

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں۔“

۶۱۹۔ بَابُ: إِذَا أَرَادَ اللَّهُ قَبْضَ عَبْدٍ بَارِضٍ جَعَلَ لَهُ بِهَا حَاجَةً

جب اللہ بندے کو کہیں موت دینا چاہتا ہے تو وہاں اس کی کوئی ضرورت رکھ دیتا ہے

(۱۲۸۲) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي الْمَلِجِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ - وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ - قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِذَا أَرَادَ اللَّهُ قَبْضَ عَبْدٍ بَارِضٍ جَعَلَ لَهُ بِهَا حَاجَةً)).

جناب ابو الملیح رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے ایک آدمی جسے نبی ﷺ کی صحبت حاصل تھی، سے روایت کرتے ہیں، اس نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب اللہ کسی بندے کو کسی زمین میں موت دینا چاہتا ہے تو اس جگہ اس کی کوئی حاجت پیدا کر دیتا ہے (جب وہ اپنی حاجت پوری کرنے کے لیے وہاں جاتا ہے تو اس کی روح قبض کر لی جاتی ہے)۔“

۶۲۰۔ بَابُ: مَنْ امْتَحَطَ فِي ثَوْبِهِ

جس نے اپنے کپڑے سے ٹاک صاف کی

(۱۲۸۳) (ث: ۳۶۴) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ تَمَحَّطَ فِي ثَوْبِهِ ثُمَّ قَالَ: بَخْ بَخْ، أَبُو هُرَيْرَةَ يَتَمَحَّطُ فِي الْكُتَّانِ، رَأَيْتُنِي أَصْرَعُ بَيْنَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَالْمِنْبَرِ، يَقُولُ النَّاسُ: مَجْنُونٌ، وَمَا بِي إِلَّا الْجُوعُ.

(۱۲۸۰) صحيح مسلم: ۹۸؛ صحيح ابن ماجه: ۲۵۷۵۔ ۱۲۸۱) صحيح البخاري: ۷۰۷۱؛ صحيح مسلم: ۸۹۔

(۱۲۸۲) [صحيح] مسند أحمد: ۳/ ۴۲۹؛ جامع الترمذي: ۲۱۴۷؛ المستدرک للحاکم: ۴۲/ ۱۔

(۱۲۸۳) صحيح البخاري: ۷۳۲۴؛ جامع الترمذي: ۲۳۶۷۔

جناب محمد بن سیرین رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے کپڑے سے ناک صاف کی پھر فرمایا: واہ! واہ! ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کتان کے کپڑے میں ناک صاف کرتا ہے، میں نے خود کو اس حال میں بھی دیکھا ہے کہ میں حجرہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور منبر نبوی کے درمیان گرا ہوتا تھا، لوگ کہتے: دیوانہ ہے حالانکہ مجھے صرف بھوک ہوتی تھی۔

۶۲۱۔ بَابُ: الْوُسْوَسَةُ

وسوسے کے بیان میں

۱۲۸۴ (حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا نَجِدُ فِي أَنْفُسِنَا شَيْئًا مَا نُحِبُّ أَنْ تَتَكَلَّمَ بِهِ وَإِنَّ لَنَا مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ، قَالَ: ((أَوْ قَدْ وَجَدْتُمْ ذَلِكَ؟)) قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: ((ذَلِكَ صَرِيحُ الْإِيمَانِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم اپنے دلوں میں ایسی چیز (وسوسہ) پاتے ہیں جسے ہم زبان پر لانا پسند نہیں کرتے گو ہمارے لیے وہ سب کچھ ہو جس پر سورج طلوع ہوتا ہے (پھر بھی ہم اسے زبان پر لانا پسند نہیں کریں گے)، آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم نے اس بات کو دل میں پایا ہے؟“ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ واضح ایمان ہے۔“

۱۲۸۵ (وَعَنْ جَرِيرٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَخَالِي عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَ: إِنْ أَحَدَنَا يَعْزُضُ فِي صَدْرِهِ مَا لَوْ تَكَلَّمَ بِهِ ذَهَبَتْ آخِرَتُهُ، وَلَوْ ظَهَرَ لَقُتِلَ بِهِ، قَالَ: فَكَبَّرْتُ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: ((إِذَا كَانَ ذَلِكَ مِنْ أَحَدِكُمْ فَلْيُكَبِّرْ ثَلَاثًا، فَإِنَّهُ لَنْ يُجَسَّ ذَلِكَ إِلَّا مُؤْمِنًا)).

جناب شہر بن حوشب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں اور میرا ماموں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور عرض کیا: بے شک ہم میں سے کسی کے سینے میں ایسی بات آتی ہے کہ اگر وہ اسے زبان پر لائے تو اس کی آخرت جاتی رہے اور اگر وہ اسے ظاہر کر دے تو ضرور اس کی وجہ سے وہ قتل کر دیا جائے۔ راوی کہتا ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ سن کر تین مرتبہ اللہ اکبر کہا، پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے بھی اس کے متعلق پوچھا گیا تھا تو انھوں نے فرمایا تھا: ”تم میں سے کسی کو ایسی صورت پیش آئے تو اسے چاہیے کہ تین مرتبہ اللہ اکبر کہے کیونکہ مومن کے سوا اس بات کا احساس کسی کو نہیں ہوتا۔“

۱۲۸۶ (وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ السَّكُونِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ سَعِيدُ بْنُ مَرْزِيَّانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَنْ يَبْرَحَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ عَمَّا لَمْ يَكُنْ، حَتَّى يَقُولُوا: اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ، فَمَنْ خَلَقَ اللَّهُ؟)).

۱۲۸۴ (صحیح مسلم: ۱۳۲؛ صحیح ابن حبان: ۱۴۵۔)

۱۲۸۵ [ضعیف] مستند أبي يعلى: ۴۶۳۰۔ (۱۲۸۶) صحیح البخاری: ۷۲۹۶؛ صحیح مسلم: ۱۳۴۔ کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگ ان چیزوں کے بارے میں سوال کرنا ہرگز نہ چھوڑیں گے جو ہونے والی نہیں، حتیٰ کہ یہ بھی کہیں گے کہ اللہ ہر چیز کو پیدا کرنے والا ہے، لیکن اللہ کو کس نے پیدا کیا؟“

۶۲۲۔ بَابُ: الظَّنُّ

گمان کرنا

(۱۲۸۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ، وَلَا تَجَسَّسُوا، وَلَا تَنَافَسُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بدگمانی سے بچو، بلاشبہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے، ایک دوسرے کی جاسوسی نہ کرو، (دنیا حاصل کرنے کے لیے) بڑھ چڑھ کر مقابلہ نہ کرو، ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھيرو، آپس میں حسد نہ کرو، نہ ہی آپس میں بغض رکھو اور اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔“

(۱۲۸۸) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ مَعَ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ، إِذْ مَرَّ بِهِ رَجُلٌ، فَدَعَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((يَا فُلَانُ! إِنَّ هَذِهِ زَوْجَتِي فُلَانَةٌ))، قَالَ: مَنْ كُنْتُ أَظُنُّ بِهِ، فَلَمْ أَكُنْ أَظُنُّ بِكَ، قَالَ: ((إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْعَلِي مِنْ ابْنِ آدَمَ مَجْرُيَ الدَّمِ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی اہلیہ کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ اچانک ایک آدمی آپ ﷺ کے پاس سے گزرا، تو نبی ﷺ نے اسے بلا کر فرمایا: ”اے فلاں! یہ میری فلاں بیوی ہے۔“ اس آدمی نے کہا: اگر میں کسی کے متعلق بدگمانی کرتا بھی تو آپ ﷺ کے متعلق بدگمانی نہ کرتا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ شیطان ابن آدم کے جسم میں ایسے دوڑتا ہے جیسے خون۔“

(۱۲۸۹) (ث: ۳۶۵) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخُو عُبَيْدِ الْقُرَشِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا يَزَالُ الْمَسْرُوقُ مِنْهُ يَتَطَنَّى حَتَّى يَصِيرَ أَعْظَمَ مِنَ السَّارِقِ.

سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس کی چوری ہوئی ہو وہ بدگمانی کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ خود چور سے بھی بڑھ جاتا ہے۔

(۱۲۸۷) صحيح البخاري: ۶۰۶۶؛ صحيح مسلم: ۲۵۶۳؛ موطأ إمام مالك: ۲۶۴۰۔

(۱۲۸۸) صحيح مسلم: ۲۱۷۴؛ سنن أبي داود: ۴۷۱۹؛ مسند أبي يعلى: ۳۴۷۰۔

(۱۲۸۹) [صحيح] الترغيب والترهيب للأصبهاني: ۶۸۷؛ شعب الإيمان للبيهقي: ۶۷۰۷۔

(۱۲۹۰) (ث: ۳۶۶) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ ابْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنْ بِلَالِ ابْنِ سَعْدٍ الْأَشْعَرِيِّ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَتَبَ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: اكْتُبْ إِلَيَّ فُسَاقَ دِمَشْقَ، فَقَالَ: مَا لِي وَفُسَاقُ دِمَشْقَ؟ وَمِنْ أَيْنَ أَعْرِفُهُمْ؟ فَقَالَ ابْنُهُ بِلَالٌ: أَنَا أَكْتُبُهُمْ، فَكَتَبَهُمْ، قَالَ: مَنْ أَيْنَ عَلِمْتَ؟ مَا عَرَفْتُ أَنَّهُمْ فُسَاقٌ إِلَّا وَأَنْتَ مِنْهُمْ، ابْدَأْ بِنَفْسِكَ، وَلَمْ يُرْسِلْ بِأَسْمَائِهِمْ.

جناب بلال بن سعد اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے ابو درداء رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ مجھے دمشق کے فاسقوں کے بارے میں خط لکھو (کہ کون کون فاسق ہے) تو انہوں نے کہا: مجھے دمشق کے فاسقوں سے کیا تعلق؟ اور میں انہیں کہاں سے پہچانوں؟ اس پر ان کے بیٹے بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: میں انہیں لکھ دیتا ہوں، چنانچہ اس نے ان کے نام لکھ دیے، آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تو نے کہاں سے معلوم کیا؟ (پھر فرمایا:) تو نے ان فاسقوں کو صرف اس لیے پہچانا کہ تو بھی انہی میں سے ہے، تو سب سے پہلے اپنا نام لکھ اور آپ نے ان کے نام نہیں بھیجے۔

۶۲۳۔ بَابُ: حَلْقُ الْجَارِيَةِ وَالْمَرْأَةِ زَوْجَهَا

لوٹنی اور عورت کا اپنے شوہر کے بال مونڈنا

(۱۲۹۱) (ث: ۳۶۷) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنِي سَكِينُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، وَجَارِيَةٍ تَحْلِقُ الشَّعْرَ، وَقَالَ: النَّوْرَةُ تُرْقُّ الْجِلْدَ. جناب سکین بن عبدالعزیز بن قیس رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت ایک لوٹنی ان کے بال مونڈ رہی تھی اور کہا: بال صفا پاؤں جلد کو نرم کر دیتا ہے۔

۶۲۴۔ بَابُ: نَتْفُ الْإِبْطِ

بغلوں کے بال اکھیڑنا

(۱۲۹۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَرَعَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْفِطْرَةُ خَمْسٌ: الْخِثَانُ، وَالْإِسْتِحْدَادُ، وَنَتْفُ الْإِبْطِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”پانچ چیزیں فطرتی ہیں: ختنہ کرنا، زیر ناف بالوں کی صفائی کرنا، بغلوں کے بال اکھیڑنا، مونچھیں کاٹنا اور ناخن تراشنا۔“

(۱۲۹۳) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ ابْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: الْخِتَانُ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَتَنْفُ الضُّبُعِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”پانچ چیزیں فطرت سے ہیں: ختنہ کرنا، زیر ناف بالوں کی صفائی کرنا، ناخن تراشنا، بغلوں کے بال اکھیڑنا اور مونچھیں کاٹنا۔“

(۱۲۹۴) (ث: ۳۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: تَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ، وَتَنْفُ الْإِبْطِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَالْخِتَانُ. سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پانچ چیزیں فطرت سے ہیں: ناخن تراشنا، مونچھیں کاٹنا، بغلوں کے بال اکھیڑنا، زیر ناف بالوں کی صفائی اور ختنہ کرنا۔

۶۲۵۔ بَابُ: حُسْنُ الْعَهْدِ

حسن عہد

(۱۲۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ ثَوْبَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الطُّفَيْلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْسِمُ لَحْمًا بِالْجُعْرَانَةِ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ أَحْمِلُ عَضْوَ الْبَعِيرِ، فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ، فَبَسَطَ لَهَا رِداءَهُ، قُلْتُ: مَنْ هَذِهِ؟ قَالَ: هَذِهِ أُمُّهُ الَّتِي أَرْضَعَتْهُ.

سیدنا ابو طفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو جعرانہ مقام پر گوشت تقسیم کرتے دیکھا اور میں ان دنوں نوعمر تھا، میں نے اونٹ کا ایک عضو اٹھا رکھا تھا کہ ایک عورت آئی آپ نے اس کے لیے اپنی چادر بچھا دی، میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ بتایا گیا کہ یہ نبی ﷺ کی رضاعی ماں (حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا) ہے جس نے آپ ﷺ کو دودھ پلایا تھا۔

۶۲۶۔ بَابُ: الْمَعْرِفَةُ

جان پہچان

(۱۲۹۶) (ث: ۳۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

(۱۲۹۳) [ضعیف] (۱۲۹۴) [صحیح] موطأ امام مالک: ۲۶۶۷: سنن النسائي: ۵۰۴۴۔

(۱۲۹۵) [ضعیف] سنن أبي داود: ۵۱۴۴: المستدرک للحاکم: ۶۱۸/۳۔

(۱۲۹۶) [ضعیف]

قَالَ رَجُلٌ: أَصْلَحَ اللَّهُ الْأَمِيرَ، إِنَّ أَدْنَكَ يَعْرِفُ رَجُلًا فَيُؤَيِّرُهُمُ الْأَذَانُ، قَالَ: عَدَرَهُ اللَّهُ، إِنَّ الْمَعْرِفَةَ لَتَنْفَعُ عِنْدَ الْكَلْبِ الْعَقُورِ، وَعِنْدَ الْجَمَلِ الصَّوُولِ.

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا: اللہ تعالیٰ امیر کی اصلاح فرمائے بے شک آپ ﷺ کا دربان جن لوگوں کو پہچانتا ہے، انہیں اجازت دینے میں ترجیح دیتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اسے معذور کیا ہے، بلاشبہ جان پہچان ایسی چیز ہے جو باولے کتے اور سرکش اونٹ کے پاس بھی نفع دیتی ہے۔

۶۲۷۔ بَابُ: لَعِبِ الصَّبِيَّانِ بِالْحَوْزِ

بچوں کا اخروٹ سے کھیلنا

(۱۲۹۷) (ث: ۳۷۰) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُنَا يُرَخِّصُونَ لَنَا فِي اللَّعِبِ كُلِّهَا، غَيْرِ الْكِلَابِ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: يَعْنِي لِلصَّبِيَّانِ. جناب ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہمارے اصحاب ہمیں کتوں کے علاوہ ہر کھیل کی اجازت دیتے تھے۔ ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یعنی بچوں کے لیے اجازت دیتے تھے۔

(۱۲۹۸) (ث: ۳۷۱) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْخَيْرِ يُكْنَى أَبَا عُقْبَةَ قَالَ: مَرَرْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَرَّةً بِالطَّرِيقِ، فَمَرَّ بِغُلَمَةٍ مِنَ الْحَبَشِ، فَأَخْرَجَ دِرْهَمَيْنِ فَأَعْطَاهُم. اہل خیر کے ایک بزرگ جن کی کنیت ابو عقبہ رضی اللہ عنہ ہے بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک راستے سے گزرا، آپ رضی اللہ عنہما حبشی لڑکوں کے پاس سے گزرے انہیں دیکھا کہ وہ کھیل رہے ہیں تو آپ رضی اللہ عنہما نے دو درہم نکال کر انہیں دیے۔

(۱۲۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُسَرِّبُ إِلَيَّ صَوَاحِبِي يَلْعَبْنَ بِاللَّعِبِ، الْبَنَاتِ الصَّغَارِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ میرے پاس میری سہیلیوں کو بھیجا کرتے تھے جو میرے ساتھ کھیلا کرتی اور وہ چھوٹی بچیاں ہوتی تھیں۔

۶۲۸۔ بَابُ: ذَبْحِ الْحَمَامِ

کبوتروں کو ذبح کرنا

(۱۳۰۰) حَدَّثَنَا شَهَابُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا يَتَّبِعُ حَمَامَةً، قَالَ: ((شَيْطَانٌ يَتَّبِعُ شَيْطَانَةً)).

(۱۲۹۷) [صحیح] (۱۲۹۸) [ضعیف]

(۱۲۹۹) صحیح البخاری: ۶۱۳۰؛ صحیح مسلم: ۲۴۴۰۔

(۱۳۰۰) [حسن] سنن أبی داود: ۴۹۴۰؛ سنن ابن ماجہ: ۳۷۶۵۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جو کبوتری کے پیچھے لگا ہوا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”شیطان شیطانی کے پیچھے لگا ہوا ہے۔“

(۱۴۰۱) (ث: ۳۷۲) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ: كَانَ عُمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا يَخْطُبُ جُمُعَةً إِلَّا أَمَرَ بِقَتْلِ الْكَلَابِ، وَذَبْحِ الْحَمَامِ.

جناب حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اپنے ہر خطبہ جمعہ میں کتوں کو مار ڈالنے اور کبوتروں کو ذبح کرنے کا حکم فرماتے تھے۔

(۱۴۰۱ م) (ث: ۳۷۳) حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَارَكٌ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: يَا أَمْرُ فِينِي خُذْنِيهِ بِقَتْلِ الْكَلَابِ، وَذَبْحِ الْحَمَامِ.

جناب حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو سنا، آپ اپنے خطبہ میں کتوں کو مار ڈالنے اور کبوتروں کو ذبح کرنے کا حکم فرما رہے تھے۔

۶۲۹۔ بَابُ: مَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ فَهُوَ أَحَقُّ أَنْ يَذْهَبَ إِلَيْهِ

جسے کوئی کام ہو اسے خود ہی جانا چاہیے

(۱۴۰۲) (ث: ۳۷۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ ابْنُ خَالِدٍ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ سُلَيْمَانَ بْنَ زَيْدٍ بَنِي ثَابِتٍ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَاءَهُ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِ يَوْمًا، فَأَذِنَ لَهُ وَرَأْسُهُ فِي يَدِ جَارِيَةٍ لَهُ تُرَجِّلُهُ، فَتَرَاعَ رَأْسُهُ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: دَعْهَا تُرَجِّلُكَ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ الْوَأَرْسَلْتُ إِلَيْكَ جِئْتُكَ، فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّمَا الْحَاجَةُ لِي.

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور اندر آنے کی اجازت مانگی، انہوں نے ان کو اجازت دے دی اس وقت ان (زید رضی اللہ عنہ) کا سر ان کی ایک لونڈی کے ہاتھ میں تھا جو انہیں کنگھی کر رہی تھی (سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے تشریف لانے پر) انہوں نے اپنا سر کھینچ لیا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: اسے چھوڑو، وہ تجھے کنگھی لرتی رہے، سیدنا زید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! اگر آپ رضی اللہ عنہ مجھے پیغام بھیج دیتے تو میں آپ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہو جاتا، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: درحقیقت حاجت مجھے تھی (اس لیے میں خود آیا ہوں۔)

(۱۴۰۱) [ضعیف] مصنف عبدالرزاق: ۱۹۷۳۳۔

(۱۴۰۲ م) [ضعیف] شعب الایمان للبیہقی: ۶۵۳۷۔

(۱۴۰) [حسن] السنن الکبری للبیہقی: ۶/۲۴۷۔

۶۳۰۔ بَابُ: إِذَا تَنَحَّعَ وَهُوَ مَعَ الْقَوْمِ

جب لوگوں کے پاس بیٹھے ہوئے تھوکنہ پڑے

(۱۳۰۳) (ت: ۳۷۵) حَدَّثَنَا مُوسَى، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبَّاسٍ الْفَرَسِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِذَا تَنَحَّعَ بَيْنَ يَدَيِ الْقَوْمِ فَلْيَوَارِ بِكَفِّهِ حَتَّى تَقَعَ نُخَامَتُهُ إِلَى الْأَرْضِ، وَإِذَا صَامَ فَلْيَدِّهْنِ، لَا يَرَى عَلَيْهِ أَثَرُ الصَّوْمِ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کسی کو لوگوں کے سامنے تھوکنہ پڑے تو اسے چاہیے کہ تھوک کر اپنی ہتھیلیوں سے چھپالے یہاں تک کہ اس کا بلغم زمین پر گر جائے اور جب کوئی روزہ رکھے تو اسے چاہیے کہ تیل لگا لے تاکہ اس پر روزے کا اثر دکھائی نہ دے۔

۶۳۱۔ بَابُ: إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْقَوْمَ لَا يَقْبَلُ عَلَى وَاحِدٍ

جب کوئی شخص لوگوں سے باتیں کرے تو کسی ایک آدمی کی طرف ہی متوجہ نہ ہو

(۱۳۰۴) (ت: ۳۷۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ: كَانُوا يُحِبُّونَ إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ أَنْ لَا يَقْبَلُ عَلَى الرَّجُلِ الْوَاحِدِ، وَلَكِنْ لِيَعْمَهُمْ. جناب حبیب بن ابی ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ (سلف صالحین) یہ پسند کیا کرتے تھے کہ جب کوئی شخص باتیں کرے تو کسی ایک آدمی کی طرف ہی متوجہ نہ ہو، بلکہ وہ سب کی طرف متوجہ رہے۔

۶۳۲۔ نَابُ: فَضُولُ النَّظَرِ

فضول ادھر ادھر دیکھنا

(۱۳۰۵) (ت: ۳۷۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْأَجْلَحِ، عَنِ ابْنِ أَبِي الْهَدَيْلِ قَالَ: عَادَ عَبْدُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا، وَمَعَهُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَأَمَّا دَخَلَ الدَّارَ جَعَلَ صَاحِبُهُ يَنْظُرُ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ: وَاللَّهِ لَوْ تَفَقَّاتَ عَيْنَاكَ كَانَ خَيْرًا لَكَ.

جناب ابن ابی ہذیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کی عیادت کی، آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ آپ

(۱۳۰۳) [ضعيف] شعب الإيمان للبيهقي: ۶۹۰۲۔

(۱۳۰۴) [حسن] حلية الأولياء لأبي نعيم: ۶۱/۵۔

(۱۳۰۵) [حسن] کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

کے دوستوں میں سے ایک آدمی بھی تھا جب آپ ﷺ گھر میں داخل ہوئے تو آپ کا ساتھی ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ اس پر سیدنا عبداللہ ﷺ نے اسے کہا: اللہ کی قسم! اگر تیری دونوں آنکھیں پھوٹ جائیں تو تیرے لیے بہتر تھا۔

(۱۳۰۶) (ث: ۳۷۸) حَدَّثَنَا خَلَّادٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ نَفْرًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ دَخَلُوا عَلَى ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ، فَرَأَوْا عَلَى خَادِمٍ لَهُمْ طَوْقًا مِنْ ذَهَبٍ، فَنَظَرُوا بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، فَقَالَ: مَا أَفْطَنَكُمْ لِلشَّرِّ! جناب نافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل عراق میں سے کچھ لوگ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آئے تو انھوں نے اپنے ایک خادم پر سونے کا ہار دیکھا اس پر وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے، تو سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم شر کے لیے کتنے تیز ہو۔

۶۳۳۔ بَابُ: فَضُولُ الْكَلَامِ

فضول گفتگو کرنا

(۱۳۰۷) (ث: ۳۲۹) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَا خَيْرَ فِي فَضُولِ الْكَلَامِ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”فضول گفتگو میں کوئی خیر نہیں۔“

(۱۳۰۸) حَدَّثَنَا مَطَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ ابْنُ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((شِرَارُ أُمَّتِي الشَّرَّارُونَ، الْمُتَشَدِّقُونَ، الْمُتَفَهِّقُونَ، وَخِيَارُ أُمَّتِي أَحَاسِنُهُمْ أَخْلَاقًا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری امت کے بدترین وہ لوگ ہیں جو بڑے باتونی، منہ پھٹ اور متکبر ہیں اور میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جو ان میں اخلاق کے اعتبار سے اچھے ہیں۔“

۶۳۴۔ بَابُ: ذُو الْوَجْهَيْنِ

دو رخا آدمی

(۱۳۰۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَنْ شَرَّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ، الَّذِي يَأْتِي هَوْلَاءَ بِوَجْهِهِ، وَهَوْلَاءَ بِوَجْهِهِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لوگوں میں سے بدترین شخص دو رخا آدمی ہے۔ جو ان کے پاس اور چہرے سے آتا ہے اور ان کے پاس اور چہرے سے آتا ہے۔“

(۱۳۰۶) [صحیح] (۱۳۰۷) [ضعیف] حلیۃ الأولیاء لأبی نعیم: ۷/ ۶۵؛ الصمت لابن أبی الدنیا: ۷۸۔

(۱۳۰۸) [صحیح] مسند أحمد: ۲/ ۳۶۹؛ جامع الترمذی: ۲۰۱۸۔

(۱۳۰۹) [صحیح] موطأ إمام مالک: ۲۸۳۴؛ صحیح مسلم: ۲۵۲۶۔

۶۳۵۔ بَابُ: اِثْمُ ذِي الْوَجْهَيْنِ

دورِ رخِ آدمی کا گناہ

۱۳۱۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكَ، عَنْ رُكَيْنٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حَنْظَلَةَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ كَانَ ذَا وَجْهَيْنِ فِي الدُّنْيَا، كَانَ لَهُ لِسَانَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ نَارٍ)) فَمَرَّ رَجُلٌ كَانَ ضَخْمًا، قَالَ: ((هَذَا مِنْهُمْ)).

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص دنیا میں دورِ رخ ہوگا قیامت کے دن اس کی آگ کے لیے دو زبانیں ہوں گی۔“ اس کے بعد ایک موٹا سا آدمی گزرا، آپ نے فرمایا: ”یہ ان میں سے ہے۔“

۶۳۶۔ بَابُ: شَرُّ النَّاسِ مَنْ يَتَّقَى شَرُّهُ

لوگوں میں سے بدترین وہ ہے جس کے شر سے بچا جائے

۱۳۱۱ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَخْبَرَتْهُ: اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((اُذْنُوا لَهُ، بِنَسْ أَخُو الْعُشَيْرَةِ)) فَلَمَّا دَخَلَ أَلَانَ لَهُ الْكَلَامَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قُلْتُ الَّذِي قُلْتُ، ثُمَّ أَلَنْتُ الْكَلَامَ، قَالَ: ((أَيُّ عَائِشَةَ! إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ - أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ - اتِّقَاءَ فُحْشِهِ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے اندر آنے کی اجازت دے دو یہ اپنے قبیلے کا برا آدمی ہے۔“ جب وہ اندر آ گیا تو آپ ﷺ نے اس سے نرم انداز سے گفتگو فرمائی، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے (اس کے متعلق) جو کہا وہ کہا، پھر اس سے نرمی کے ساتھ گفتگو فرمائی؟ آپ ﷺ فرمایا: ”اے عائشہ! بے شک لوگوں میں سے بدترین شخص وہ ہے جسے لوگ اس کی فحش گوئی سے بچتے کے لیے چھوڑ دیں۔“

۶۳۷۔ بَابُ: الْحَيَاءُ

حیا کا بیان

۱۳۱۲ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي السَّوَّارِ الْعَدَوِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ

۱۳۱۰ [حسن] سنن أبی داود: ۴۸۷۳؛ سنن الدارمی: ۲۸۰۶۔

۱۳۱۱ [صحیح] مسند أحمد: ۱۵۸/۶؛ مسند الشهاب للقضاعی: ۱۱۲۴۔

۱۳۱۲ صحیح البخاری: ۶۱۱۷؛ صحیح مسلم: ۳۷۔
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

حُصَيْنٌ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ))، فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ: مَكْتُوبٌ فِي الْحِكْمَةِ: إِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ وَقَارًا، إِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ سَكِينَةً، فَقَالَ لَهُ عِمْرَانُ: أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتُحَدِّثُنِي عَنْ صَحِيفَتِكَ.

سیدنا عمران حصین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”حیا خیر ہی لاتی ہے۔“ تو بشیر بن کعب رضی اللہ عنہ کہنے لگے حکمت میں لکھا ہے کہ بے شک وقار حیا سے ہے، بے شک سکینت حیا سے ہے، اس پر سیدنا عمران رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تجھ سے رسول ﷺ کی حدیث بیان کر رہا ہوں اور تم مجھے اپنے صحیفے سے بیان کرتے ہو۔

(۱۳۱۴) (ث: ۳۸۰) حَدَّثَنَا بِشَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ يَعْلَى ابْنِ حَكِيمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: إِنَّ الْحَيَاءَ وَالْإِيمَانَ قُرْنَا جَمِيعًا، فَإِذَا رُفِعَ أَحَدُهُمَا رُفِعَ الْآخَرُ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بے شک حیا اور ایمان دونوں ساتھ ساتھ ہیں لہذا جب ان میں سے ایک اٹھالیا جاتا ہے تو دوسرا بھی اٹھالیا جاتا ہے۔

۶۳۸۔ بَابُ: الْجَفَاءُ

بداخلاقی کا بیان

(۱۳۱۴) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ، وَالْإِيمَانُ فِي الْحَنَةِ، وَالْبُذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ، وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ)).

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”حیا ایمان میں سے ہے اور ایمان جنت میں (داخل ہونے کا ذریعہ) ہے فحش گوئی بد اخلاقی میں سے ہے اور بد اخلاقی دوزخ میں (لے جانے کا ذریعہ) ہے۔“

(۱۳۱۵) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنِ ابْنِ عَقِيلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ -ابْنِ الْحَنْفِيَّةِ- عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ صَحْمَ الرَّأْسِ، عَظِيمَ الْعَيْنَيْنِ، إِذَا مَشَى تَكَفَّأً، كَأَنَّمَا يَمْشِي فِي صَعِيدٍ، إِذَا التَّقَّتْ، التَّقَّتْ جَمِيعًا.

جناب ابن حنفیہ محمد بن علی رضی اللہ عنہ اپنے والد (سیدنا علی رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بھاری سروالے، موٹی آنکھوں والے تھے، آپ ﷺ جب چلتے تھے تو (آگے کو) جھک کر چلتے تھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اوپر سے نیچے کی طرف اتر رہے ہیں اور جب کسی کی طرف متوجہ ہوتے تو پوری طرح متوجہ ہوتے تھے۔

(۱۳۱۲) [صحیح] المستدرک للحاکم: ۱/۲۲؛ شعب الإيمان للبيهقي: ۷۷۲۷۔

(۱۳۱۴) [صحیح] سنن ابن ماجہ: ۴۱۸۴؛ المستدرک للحاکم: ۱/۵۲۔

(۱۳۱۵) [حسن] مسند أحمد: ۱/۱۰۱؛ جامع الترمذی: ۳۶۳۷۔

۶۳۹۔ بَابُ: إِذَا لَمْ تَسْتَخِيْ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ

جب تجھ میں حیاء نہ رہے تو جو جی چاہے کر

(۱۳۱۶) حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَبِيعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنْ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ الْأَوَّلَى: إِذَا لَمْ تَسْتَخِيْ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ)).

سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: پہلے نبیوں کی تعلیمات میں سے جو بات لوگوں نے پائی وہ یہی ہے کہ جب تجھ میں حیاء نہ رہے تو جو جی چاہے کر۔

۶۴۰۔ بَابُ: الْغَضَبُ

غصے کے بیان میں

(۱۳۱۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرْعَةِ، إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بہادر وہ نہیں جو (لوگوں کو) پچھاڑ دے، درحقیقت بہادر وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھے۔“

(۱۳۱۸) (ث: ۳۸۱) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَبْدُ رَبِّهِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا مِنْ جُرْعَةٍ أَكْثَرَ عِنْدَ اللَّهِ أَجْرًا مِنْ جُرْعَةٍ غِيْظَ كَظْمُهَا عَبْدٌ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے نزدیک اجر کے لحاظ سے کوئی گھونٹ غصے سے بڑھ کر نہیں، جسے بندہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر پی جاتا ہے۔“

۶۴۱۔ بَابُ: مَا يَقُولُ إِذَا غَضِبَ

جب غصہ آئے تو کیا کہے؟

(۱۳۱۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ يَقُولُ: حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ

(۱۳۱۶) صحيح البخاري: ۳۴۸۴؛ سنن أبي داود: ۴۷۹۷۔

(۱۳۱۷) صحيح البخاري: ۶۱۱۴؛ صحيح مسلم: ۲۶۰۹؛ موطأ إمام مالك: ۲۶۳۷۔

(۱۳۱۸) | موقوف | مسند أحمد: ۲/۱۲۸؛ سنن ابن ماجه: ۴۱۸۹۔

(۱۳۱۹) صحيح البخاري: ۶۱۱۵؛ صحيح مسلم: ۲۶۱۰۔
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

ثَابِتٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ رضي الله عنه قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَجَعَلَ أَحَدُهُمَا يَغْضِبُ، وَيَحْمَرُّ وَجْهَهُ، فَظَنَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((إِنِّي لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ هَذَا عَنِّي: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ))، فَقَامَ رَجُلٌ إِلَى ذَاكَ الرَّجُلِ فَقَالَ: تَدْرِي مَا قَالَ؟ قَالَ: ((قُلْ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ))، فَقَالَ الرَّجُلُ: أَمَجْنُونَا تَرَانِي؟

سیدنا سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو آدمی نبی ﷺ کے پاس ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے، پھر ان میں سے ایک کو غصہ آیا اور اس کا چہرہ سرخ ہونے لگا تو نبی ﷺ نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا: "میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ اس کلمہ کو پڑھ لے تو ضرور اس کا غصہ جاتا رہے۔" (وہ کلمہ یہ ہے: ((أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ))) "میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔" یہ سن کر ایک آدمی اس شخص کی طرف اٹھا اور کہا: تجھے معلوم ہے کہ آپ ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "تو ((أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ))) کہہ لے۔" اس پر وہ شخص کہنے لگا: کیا میں تجھے پاگل نظر آتا ہوں؟

۱۳۱۹م) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ قِرَاءَةً، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ ابْنِ ثَابِتٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ صُرَدٍ رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَرَجُلَانِ يَسْتَبَانِ، فَأَحَدُهُمَا أَحْمَرَّ وَجْهَهُ، وَانْتَفَخَتْ أَوْدَاجُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنِّي لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ))، فَقَالُوا لَهُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((تَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ))، قَالَ: وَهَلْ بِي مِنْ جُنُونٍ؟

سیدنا سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ دو آدمیوں نے آپس میں ایک دوسرے کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا پھر ان میں سے ایک کا چہرہ سرخ ہو گیا اور اس کے گلے کی رگیں پھول گئیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "بے شک میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ اسے کہہ لے تو اس کا غصہ جاتا رہے۔" لوگوں نے اس سے کہا: بے شک نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگ لے۔ اس آدمی نے جواب دیا: کیا مجھے جنون لاحق ہے؟

۶۴۲۔ بَابُ: يَسْكُتُ إِذَا غَضِبَ

جب غصہ آئے تو خاموش ہو جائے

۱۳۲۰) حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ قَالَ: حَدَّثَنِي طَاوُؤُسٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((عَلِّمُوا وَيَسِّرُوا، عَلِّمُوا وَيَسِّرُوا))، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. ((وَإِذَا غَضِبْتَ فَاسْكُتْ)) مَرَّتَيْنِ.

۱۳۱۹م) صحيح البخاري: ۶۱۱۵؛ صحيح مسلم: ۲۶۱۰۔

۱۳۲۰) [صحيح] مسند أحمد: ۱/۳۶۵؛ مصنف ابن أبي شيبة: ۲۵۳۷۹۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تعلیم دو اور آسانی پیدا کرو۔“ تین بار ”اور جب تجھے غصہ آئے تو خاموش ہو جا۔“ یہ بات دومرتبہ فرمائی۔

۶۴۳۔ بَابُ: أَحِبِّ حَبِيبَكَ هَوْنًا مَا

اپنے دوست سے ایک حد تک ہی محبت کر

(۱۳۲۱) (ث: ۳۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْكِنْدِيُّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لِابْنِ الْكَوَّاءِ: هَلْ تَذَرِي مَا قَالَ الْأَوَّلُ؟ أَحِبِّ حَبِيبَكَ هَوْنًا مَا، عَسَى أَنْ يَكُونَ بَغِضُكَ يَوْمًا مَا، وَأَبْغَضُ بَغِضُكَ هَوْنًا مَا، عَسَى أَنْ يَكُونَ حَبِيبُكَ يَوْمًا مَا.

جناب محمد بن عبید کندی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ رضی اللہ عنہ ابن کواء رضی اللہ عنہ سے فرما رہے تھے: کیا تجھے معلوم ہوا کہ پہلے زمانے کے لوگوں نے کیا کہا؟ (انھوں نے کہا ہے) تو اپنے دوست سے ایک حد تک محبت کر، ہو سکتا ہے کہ کسی دن تجھے نفرت ہو جائے اور اپنے دشمن سے ایک حد تک ہی نفرت کر، ہو سکتا ہے کہ کسی دن تجھے محبت ہو جائے۔

۶۴۴۔ بَابُ: لَا يَكُنْ بُغْضُكَ تَلَفًا

تیری نفرت ہلاک کر دینے والی نہ ہو

(۱۳۲۲) (ث: ۳۸۳) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَا يَكُنْ حُبُّكَ تَلَفًا، وَلَا بُغْضُكَ تَلَفًا، فَقُلْتُ: كَيْفَ ذَلِكَ؟ قَالَ: إِذَا أَحْبَبْتَ كَلَفْتَ الصَّبِيَّ، وَإِذَا أَبْغَضْتَ أَحْبَبْتَ لِصَاحِبِكَ التَّلَفَ.

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تیری محبت فریفتہ کر دینے والی نہ ہو اور تیری نفرت ہلاک کر دینے والی نہ ہو۔ راوی کہتا ہے: میں نے عرض کیا: یہ کیسے ہوتا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تو محبت کرے تو بچے کی طرح فریفتہ ہونے لگے اور جب نفرت کرے تو اپنے ساتھی کی ہلاکت کو پسند کرے۔

الحمد لله

تم بعون الوهاب وصلى الله على سيدنا محمد وعلى اله وصحبه اجمعين

www.KitaboSunnat.com

الادب المفرد

تأليف

امیر المؤمنین فی الحدیث

ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ



مکتبہ اسلامیہ

لاہور غزنی سٹریٹ اردو بازار فیصل آباد بیسمنٹ سمت بینک کوٹوالی روڈ

042-37244973 - 37232369 041-2631204-2641204

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

(۳۴۹) حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: وَجَدَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حُلَّةً إِسْتَبْرَقَ، فَأَتَى بِهَا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: اشْتَرِ هَذِهِ، وَابْسُهَا عِنْدَ الْجُمُعَةِ، أَوْ حِينَ تَقْدِمُ عَلَيْكَ الْوُقُودُ، فَقَالَ ﷺ: ((إِنَّمَا يَلْبَسُهَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ))، وَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِحُلِّهِ، فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ بِحُلَّةٍ، وَإِلَى أُسَامَةَ بِحُلَّةٍ، وَإِلَى عَلِيٍّ بِحُلَّةٍ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرْسَلْتَ بِهَا إِلَيَّ، لَقَدْ سَمِعْتُكَ تَقُولُ فِيهَا مَا قُلْتَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((تَبِعُهَا، أَوْ تَقْضِي بِهَا حَاجَتَكَ)).

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو مونے ریشم کا ایک جبہ ملا اسے وہ نبی ﷺ کے پاس لائے اور عرض کیا: آپ اسے خرید لیجئے اور اسے جمعہ یا جس وقت آپ کے پاس وفود آئیں تو پہن لیا کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے تو وہ لوگ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔“ پھر اسی قسم کے جبے آپ کے پاس لائے گئے تو آپ نے ان میں سے ایک سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو، ایک سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ کو اور ایک سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے رسول اللہ! آپ نے میرے پاس یہ جبہ بھیجا ہے، حالانکہ میں اس کے بارے میں آپ سے وہ باتیں سن چکا ہوں جو آپ نے فرمائی تھیں؟ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اس کو بیچ دو یا اس کے ذریعہ اپنی کوئی ضرورت پوری کر لو۔“

۱۶۱۔ بَابُ: فَضْلِ الزِّيَارَةِ

زیارت کرنے کی فضیلت

(۳۵۰) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، وَمُؤَسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((زَارَ رَجُلٌ أَخًا لَهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى، فَأَرْصَدَ اللَّهُ لَهُ مَلَكًا عَلَى مَدْرَجَتِهِ، فَقَالَ: أَيَنْ تَرِيدُ؟ قَالَ: أَخًا لِي فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ، فَقَالَ: هَلْ لَهُ عَلَيْكَ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ: لَا، إِنِّي أَحِبُّهُ فِي اللَّهِ، قَالَ: فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكَ، إِنَّ اللَّهَ أَحَبُّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”ایک شخص اپنے بھائی کی زیارت کے لیے کسی دوسری بستی میں گیا تو اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتے کو چوکیدار بنا کے بٹھا دیا، فرشتے نے پوچھا: تمہارا کہاں کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا: اس بستی میں میرا ایک بھائی ہے۔ فرشتے نے کہا: کیا اس کا تیرے اوپر کوئی احسان ہے جس کا تو بدلہ دینے جا رہا ہے؟ اس نے کہا: نہیں، میں تو اس سے صرف اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں، فرشتے نے کہا: بے شک میں تیری طرف اللہ تعالیٰ کا قاصد ہوں کہ بے شک اللہ تعالیٰ تجھ سے اسی طرح محبت کرتا ہے جس طرح تو اس سے محبت کرتا ہے۔“